

# تتمت الحسنة الشريفة

— تصنیف —

امام ابو عبد الرحمن احمد بن شعيب البستي

— شرح —

استاذ العلماء علامه محمد لياقت علي رضوي دامت برکاتہم العالیہ



شرح

جلد دوم

جز سوم

# شرح سنن ابی یوسف

تصنیف

امام ابو عبد الرحمن احمد بن یوسف بن سعید البستانی

شرح

استاذ العلماء

محمد لیاقت علی رضوی

ترجمہ

ابوالعلاء محمد بن محمد بن حسین بن علی بن ابی شیبہ

ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک آیامہ ولبالیہ



زبیر سنٹر ۴۰، اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006

سبیر برادرز

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

نام کتاب \_\_\_\_\_ شرح سنن لبانی شریف

مترجم \_\_\_\_\_ ابو العلاء محمد الدین جہانگیر

کمپوزنگ \_\_\_\_\_ ورڈز میکر

باہتمام \_\_\_\_\_ ملک شبیر حسین

سن اشاعت \_\_\_\_\_ ستمبر 2015ء

سرورق \_\_\_\_\_ لے ایف ایس ایڈورٹائزر وور  
 0322-7202212

طباعت \_\_\_\_\_ اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

ہدیہ \_\_\_\_\_ روپے

اسٹاکسٹ

شیاڈ پبلی کیشنز  
 آفس: 042-37240084  
 ازو بازار لاہور

شبیر برادرز  
 نیو سنٹر، ازو بازار لاہور  
 آفس: 042-37246006

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔



جميع حقوق الطبع محفوظة للناشر

All rights are reserved

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں



## ترتیب

12- کتاب التَّطْبِيقِ	
۳۲	18- باب: رکوع سے اُٹھتے وقت رفع یدین کرنا
۱۷	19- باب: رکوع سے اُٹھنے کے وقت کانوں کی لوتک
۳۳	رفع یدین کرنا
۱۷	20- باب: رکوع سے اُٹھنے کے وقت کندھوں تک رفع
۳۳	رفع یدین کرنا
۱۹	21- باب: رفع یدین نہ کرنے کی رخصت
۳۳	22- باب: جب امام رکوع سے سر اُٹھائے تو کیا کرے؟
۲۰	23- باب: (رکوع سے سر اُٹھاتے وقت) مقتدی کیا
۳۵	پڑھے گا؟
۲۱	24- باب: (نمازی کا) رَبَّنَا وَكَانَ الْحَمْدُ پڑھنا
۲۱	25- باب: رکوع سے سر اُٹھانے کے بعد اور سجدے (سے
۲۲	پہلے) درمیان میں قیام کی مقدار
۲۳	26- باب: (رکوع سے) کھڑے ہونے پر آدمی کیا پڑھے؟
۲۳	27- باب: رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھنا
۲۶	28- باب: فجر کی نماز میں قنوت نازلہ پڑھنا
۲۷	29- باب: ظہر کی نماز میں قنوت نازلہ پڑھنا
۲۸	30- باب: مغرب کی نماز میں قنوت نازلہ پڑھنا
۲۸	31- باب: قنوت نازلہ میں (کفار پر) لعنت کرنا
۲۸	32- باب: قنوت نازلہ میں منافقین پر لعنت کرنا
۲۹	33- باب: قنوت نازلہ پڑھنے کو ترک کرنا
۲۹	34- باب: کنگریوں کو ٹھنڈا کرنا تاکہ ان پر سجدہ کیا جاسکے
۳۰	35- باب: سجدے میں جانے کے لیے تکبیر کہنا
۳۱	36- باب: سجدے کے لیے کیسے جھکا جائے؟
۱۷	تطبيق (کے بارے میں روایات)
۱۷	(تطبيق سے مراد رکوع کے دوران دونوں ہاتھ ملا کر گھٹنوں کے درمیان رکھنا ہے)
۱۷	1- باب: تطبيق سے متعلق روایات
۱۹	2- باب: اس بات (یعنی تطبيق کا) منسوخ ہونا
۲۰	3- باب: رکوع کے دوران گھٹنے کو تھامنا (یعنی گھٹنے پر ہاتھ رکھنا)
۲۱	4- باب: رکوع کے دوران ہتھیلیاں رکھنے کی جگہ
۲۱	5- باب: رکوع کے دوران ہاتھوں کی انگلیاں رکھنے کی جگہ
۲۲	رکوع کرنا نماز میں فرض ہے
۲۳	6- باب: رکوع کے دوران (کہنیوں کو پہلو سے) پرے رکھنا
۲۳	7- باب: رکوع میں اعتدال کرنا
۲۴	8- باب: رکوع کے دوران قرأت کرنے کی ممانعت
۲۶	9- باب: رکوع کے دوران پروردگار کی عظمت کا اعتراف کرنا
۲۷	10- باب: رکوع کے دوران ذکر کرنا
۲۸	11- باب: رکوع کے دوران ایک دوسری قسم کا ذکر
۲۸	12- باب: ایک اور قسم کا ذکر
۲۸	13- باب: رکوع کے دوران ذکر کی ایک اور قسم
۲۹	14- باب: اس کی ایک اور قسم
۲۹	15- باب: ایک اور قسم کا تذکرہ
۳۰	16- باب: رکوع کے دوران ذکر کو ترک کرنے کی اجازت
۳۱	17- باب: رکوع پورا کرنے کا حکم

۶۵	۶۲- باب: سجدے کے دوران قرأت کرنے کی ممانعت	۴۹	37- باب: سجدے میں جانے سے پہلے رفع یدین کرنا
۶۷	63- باب: سجدے کے دوران اہتمام سے دعا مانگنے کا حکم	۵۱	38- باب: سجدے میں جاتے ہوئے رفع یدین نہ کرنا
۶۸	64- باب: سجدے کے دوران دعا مانگنا		39- باب: سجدے میں جاتے ہوئے انسان کے جسم کا کون سا حصہ پہلے زمین سے لگنا چاہیے؟
۶۹	65- باب: ایک دوسری قسم کی دعا	۵۱	40- باب: سجدے میں دونوں ہاتھ چہرے کے مقابل میں رکھنا
۷۰	66- باب: دعا کی ایک اور قسم		41- باب: کتنے اعضاء پر سجدہ کیا جاتا ہے؟
۷۰	67- باب: دعا کی ایک اور قسم	۵۲	42- باب: اس کی وضاحت کا بیان
۷۱	68- باب: دعا کی ایک اور قسم	۵۳	43- باب: پیشانی پر سجدہ کرنا
۷۱	69- باب: دعا کی ایک اور قسم	۵۴	44- باب: ناک پر سجدہ کرنا
۷۲	70- باب: دعا کی ایک اور قسم	۵۵	45- باب: دونوں ہاتھوں پر سجدہ کرنا
۷۲	71- باب: دعا کی ایک اور قسم	۵۵	46- باب: گھٹنوں پر سجدہ کرنا
۷۳	72- باب: دعا کی ایک اور قسم	۵۶	47- باب: دونوں پاؤں پر سجدہ کرنا
۷۳	73- باب: دعا کی ایک اور قسم	۵۶	48- باب: سجدے کے دوران دونوں پاؤں کھڑے کرنا
۷۴	74- باب: دعا کی ایک اور قسم	۵۷	49- باب: سجدے کے دوران پاؤں کی انگلیوں کو موڑ دینا
۷۴	75- باب: دعا کی ایک اور قسم	۵۸	50- باب: سجدے کے دوران دونوں ہاتھ رکھنے کی جگہ
۷۵	76- باب: دعا کی ایک اور قسم	۵۸	51- باب: سجدے کے دوران بازوؤں کو بچھانے کی ممانعت
۷۶	77- باب: سجدے کے دوران تسبیح کی تعداد	۵۹	52- باب: سجدہ کرنے کا طریقہ
۷۶	78- باب: سجدے کے دوران ذکر نہ کرنے کی رخصت		53- باب: سجدے کے دوران دونوں بازوؤں کو پہلو سے الگ رکھنا
۷۸	79- باب: انسان کس حالت میں اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب ہوتا ہے؟	۶۱	54- باب: سجدے میں اعتدال اختیار کرنا
۷۸	80- باب: سجدہ کرنے کی فضیلت	۶۱	55- باب: سجدے کے دوران کمر کو سیدھا رکھنا
	81- باب: اس شخص کا ثواب جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے سجدہ کرتا ہے	۶۲	56- باب: کوئے کی طرح چونچ مارنے کی ممانعت
۸۰		۶۲	57- باب: سجدے کے دوران بال سمیٹنے کی ممانعت
۸۱	82- باب: سجدہ کرنے کی جگہ	۶۲	58- باب: اس شخص کی مثال جو اپنے سر پر بالوں کا جوڑا بنا کر نماز ادا کرتا ہے
	83- باب: کیا ایک سجدے کو دوسرے سجدے سے زیادہ طویل کرنا جائز ہے؟		59- باب: سجدے کے دوران کپڑے کو سمیٹنے کی ممانعت
۸۲		۶۳	60- باب: کپڑوں پر سجدہ کرنا
۸۲	84- باب: سجدے سے اٹھتے وقت تکبیر کہنا	۶۳	61- باب: سجدہ مکمل ادا کرنے کا حکم
۸۳	85- باب: پہلے سجدے سے اٹھتے ہوئے رفع یدین کرنا		
۸۳	86- باب: سجدوں کے درمیان رفع یدین نہ کرنا		
۸۴	87- باب: دو سجدوں کے درمیان دعا مانگنا		

۱۰۷	یدین کرنا	88- باب: دو سجدوں کے درمیان دونوں ہاتھوں کو چہرے کے بالکل سامنے تک اٹھانا
۱۰۸	۳- باب: آخری دو رکعات ادا کرنے کے لیے کھڑے ہونے کے وقت کندھوں تک رفع یدین کرنا	89- باب: دو سجدوں کے درمیان کس طرح سے بیٹھا جائے؟
۱۰۹	۴- باب: نماز کے دوران رفع یدین کرنا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنا	90- باب: دو سجدوں کے درمیان کتنی دیر بیٹھا جائے؟
۱۱۱	۵- باب: نماز کے دوران ہاتھ کے ذریعے سلام کرنا	91- باب: سجدے میں جانے کے لیے تکبیر کہنا
۱۱۲	۶- باب: نماز کے دوران اشارے کے ذریعے سلام کا جواب دینا	92- باب: دو سجدوں کے بعد اٹھتے ہوئے پہلے سیدھا بیٹھنا
۱۱۵	۷- باب: نماز کے دوران کنکریوں پر ہاتھ پھیرنے کی ممانعت	93- باب: اٹھنے کے وقت زمین کا سہارا لینا
۱۱۶	۸- باب: ایک مرتبہ ایسا کرنے کی اجازت	94- باب: دونوں گھٹنوں سے پہلے دونوں ہاتھ زمین سے اٹھانا
۱۱۶	۹- باب: نماز کے دوران آسمان کی طرف نگاہ اٹھانے کی ممانعت	95- باب: کھڑے ہوتے وقت تکبیر کہنا
۱۱۸	۱۰- باب: نماز کے دوران ادھر ادھر توجہ کرنے کی شدید مذمت	96- باب: تشہد کے لیے کس طرح بیٹھا جائے؟
۱۲۰	۱۱- باب: نماز کے دوران دائیں بائیں متوجہ ہونے کی اجازت	97- باب: تشہد میں بیٹھنے کے وقت پاؤں کی انگلیوں کے کنارے قبلہ کی طرف ہونے چاہئیں
۱۲۱	۱۲- باب: نماز کے دوران سانپ یا بچھو کو مار دینا	98- باب: پہلے تشہد میں بیٹھنے کے وقت ہاتھ کون سی جگہ رکھے جائیں؟
۱۲۲	۱۳- باب: نماز کے دوران چھوٹے بچوں کو گود میں اٹھا لینا اور انہیں نیچے اتار لینا	99- باب: تشہد کے دوران نظر رکھنے کی جگہ
۱۲۲	۱۴- باب: (نماز کے دوران) قبلہ کی سمت چند قدم چلنا	100- باب: پہلے تشہد کے دوران انگلی کے ذریعے اشارہ کرنا
۱۲۳	۱۵- باب: نماز کے دوران تالی بجانا	101- باب: پہلے تشہد کا طریقہ
۱۲۳	۱۶- باب: نماز کے دوران سبحان اللہ کہنا	102- باب: تشہد کی ایک دوسری قسم
۱۲۵	۱۷- باب: نماز کے دوران کھانسا	103- باب: تشہد کی ایک اور قسم
۱۲۶	۱۸- باب: نماز کے دوران رونا	104- باب: تشہد کی ایک اور قسم
۱۲۷	۱۹- باب: نماز کے دوران شیطان پر لعنت بھیجنا اور اس سے اللہ کی پناہ مانگنا	105- باب: تشہد کی ایک اور قسم
۱۲۹	۲۰- باب: نماز کے دوران گفتگو کرنا	106- باب: پہلے تشہد کو مختصر پڑھنا
	۲۱- باب: جو شخص دو رکعات ادا کرنے کے بعد بھول کر کھڑا	107- باب: پہلا تشہد نہ پڑھنا
		13- <b>کتاب السنو</b>
		سہو (کے بارے میں روایات)
		۱۰۶- باب: دو رکعات کے بعد کھڑے ہوتے وقت تکبیر کہنا
		۱۰۶- باب: آخری دو رکعات کے لیے اٹھتے ہوئے رفع

۱۶۰	38- باب: اشارہ کے دوران شہادت کی انگلی کو جھکا دینا	۱۳۵	ہو جائے اور تشہد نہ پڑھے وہ کیا کرے گا؟
۱۶۰	39- باب: اشارہ کے وقت نگاہ رکھنے کی جگہ اور انگلی کو حرکت دینا	۱۳۵	سجدہ سہو کے احکام
۱۶۰	40- باب: نماز کے دوران دعا مانگتے ہوئے آسمان کی طرف نگاہ اٹھانے کی ممانعت	۱۳۵	سجدہ سہو کا حکم
۱۶۱	41- باب: تشہد کو واجب قرار دینا	۱۳۶	سجدہ سہو کا طریقہ
۱۶۲	42- باب: تشہد (کے کلمات) کی اسی طرح تعلیم دینا جس طرح قرآن کی کسی سورت کی تعلیم دی جاتی ہے	۱۳۶	نماز میں رہ جانے والے افعال کی اقسام و احکام
۱۶۲	43- باب: تشہد (کس طرح) پڑھا جائے گا؟	۱۳۷	22- باب: جو شخص دو رکعات پڑھنے کے بعد بھول کر سلام پھیر لے اور بات چیت بھی کرے وہ کیا کرے گا؟
۱۶۳	44- باب: تشہد کی ایک اور قسم	۱۳۷	23- باب: دو سجدوں کے بارے میں حضرت ابو ہریرہ سے منقول روایت میں اختلاف (کا تذکرہ)
۱۶۳	45- باب: تشہد کی ایک اور قسم	۱۳۸	24- باب: نمازی کو شک ہو جائے تو جو چیز اسے یاد ہو اس کی بنیاد پر نماز مکمل کر لے
۱۶۴	46- باب: نبی اکرم ﷺ پر سلام بھیجنا	۱۳۸	25- باب: (نماز میں بھولنے کی صورت میں) تخری کرنا
۱۶۴	47- باب: نبی اکرم ﷺ پر سلام بھیجنے کی فضیلت	۱۵۰	26- باب: جو شخص پانچ رکعات ادا کر لیتا ہے وہ کیا کرے؟
۱۶۵	48- باب: نماز کے دوران اللہ تعالیٰ کی عظمت و بڑائی بیان کرنا اور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنا	۱۵۰	27- باب: جب کوئی شخص نماز کے بارے میں بھول جائے تو وہ کیا کرے؟
۱۶۹	49- باب: نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے کا حکم	۱۵۲	28- باب: سجدہ سہو کرتے ہوئے تکبیر کہنا
۱۷۰	50- باب: نبی اکرم ﷺ پر کس طرح درود بھیجا جائے؟	۱۵۲	29- باب: جس رکعت کے ذریعے آدمی اپنی نماز کو مکمل کرتا ہے اس کے بعد بیٹھنے کا طریقہ
۱۷۰	51- باب: درود شریف کی ایک اور قسم	۱۵۳	30- باب: (قعدہ کے دوران) بازو رکھنے کی جگہ
۱۷۲	52- باب: درود شریف کی ایک اور قسم	۱۵۴	31- باب: (قعدہ کے دوران) کہیاں رکھنے کی جگہ
۱۷۳	53- باب: درود شریف کی ایک اور قسم	۱۵۵	32- باب: (قعدہ کے دوران) ہتھیلیاں رکھنے کی جگہ
۱۷۳	54- باب: درود شریف کی ایک اور قسم	۱۵۶	33- باب: (قعدہ کے دوران) شہادت کی انگلی کے علاوہ باقی سب انگلیوں کو سمیٹ لینا
۱۷۵	55- باب: نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے کی فضیلت	۱۵۷	34- باب: دائیں ہاتھ کی (چھوٹی) دو انگلیوں کو اور درمیانی انگلی اور انگوٹھے کے ذریعے حلقہ بنانا
۱۷۶	56- باب: نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے کے بعد دعا میں اختیار ہونا	۱۵۷	35- باب: دائیں بازو کو گھٹنے پر رکھنا
۱۷۷	57- باب: تشہد کے بعد ذکر کرنا	۱۵۸	36- باب: تشہد میں انگلی کے ذریعے اشارہ کرنا
۱۷۷	58- باب: ذکر کے بعد دعا کرنا	۱۵۹	37- باب: دو انگلیوں کے ذریعے اشارہ کرنے کی ممانعت اور کون سی انگلی کے ذریعے اشارہ کیا جائے؟
۱۷۹	59- باب: دعا کی ایک اور قسم		
۱۷۹	60- باب: دعا کی ایک اور قسم		
۱۸۰	61- باب: دعا کی ایک اور قسم		

۲۰۴	86- باب: ان کلمات کو کتنی مرتبہ پڑھا جائے؟	۱۸۰	62- باب: ایک اور قسم کی دعا
۲۰۴	87- باب: سلام پھیرنے کے بعد ذکر کی ایک اور قسم	۱۸۲	63- باب: نماز کے دوران پناہ مانگنا
	88- باب: سلام پھیرنے کے بعد ذکر کرنے اور دعا مانگنے کی ایک اور قسم	۱۸۳	64- باب: دعا کی ایک اور قسم
۲۰۵	89- باب: نماز سے فارغ ہونے کے بعد دعا کی ایک اور قسم	۱۸۳	65- باب: تشہد کے بعد ذکر کی ایک اور قسم
۲۰۶	90- باب: نماز کے بعد پناہ مانگنے سے متعلق کلمات	۱۸۴	66- باب: نماز میں (رکوع و سجود کرتے ہوئے) کمی کرنا
۲۰۶	91- باب: سلام پھیرنے کے بعد پڑھی جانے والی تسبیح کی تعداد	۱۸۴	67- باب: کم از کم کتنے عمل کے ذریعے نماز ادا ہو جاتی ہے؟
۲۰۷	92- باب: تسبیح کی تعداد کے حوالے سے ایک اور روایت	۱۸۵	68- باب: سلام پھیرنا
۲۰۸	93- باب: تسبیح کی تعداد کے حوالے سے ایک اور روایت	۱۸۹	69- باب: سلام پھیرنے کے وقت ہاتھ رکھنے کی جگہ
۲۰۸	94- باب: تسبیح کی تعداد کے حوالے سے ایک اور روایت	۱۸۹	70- باب: دائیں طرف سلام کس طرح پھیرا جائے؟
۲۰۹	95- باب: تسبیح کی (تسبیح کی) ایک اور قسم	۱۹۰	71- باب: بائیں طرف سلام کس طرح پھیرا جائے؟
۲۱۰	96- باب: تسبیح کی ایک اور قسم	۱۹۲	72- باب: ہاتھوں کے ذریعے سلام کرنا
۲۱۱	97- باب: تسبیح (کے کلمات) کو شمار کرنا	۱۹۲	73- باب: مقتدی اسی وقت سلام پھیرے گا جس وقت امام سلام پھیرے گا
۲۱۲	98- باب: سلام پھیرنے کے بعد پیشانی پر ہاتھ نہ پھیرنا	۱۹۳	74- باب: نماز سے فارغ ہونے کے بعد سجدہ کرنا
۲۱۳	99- باب: سلام پھیرنے کے بعد امام کا اپنی جگہ پر بیٹھے رہنا	۱۹۳	75- باب: سلام پھیر لینے کے بعد اور کلام کرنے کے بعد سہو کے دو سجدے کرنا
۲۱۳	100- باب: نماز کے بعد (اپنی جگہ سے) اٹھنا	۱۹۳	76- باب: سلام پھیرنے کے بعد سجدہ سہو کرنا
	101- باب: خواتین (باجماعت) نماز ادا کرنے کے بعد کس وقت اٹھ جائیں گی؟	۱۹۴	77- باب: سلام پھیرنے کے بعد اور اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے کچھ دیر بیٹھے رہنا
۲۱۵	102- باب: امام سے پہلے نماز ختم کرنے کی ممانعت	۱۹۸	78- باب: سلام پھیرنے کے بعد منہ پھیر کر بیٹھنا
	103- باب: جو شخص امام کے نماز مکمل کرنے تک اس کے ساتھ نماز ادا کرتا رہے اس کے اجر و ثواب کا تذکرہ	۱۹۸	79- باب: امام کا سلام پھیرنے کے بعد تکبیر کہنا
۲۱۶	104- باب: امام کو اس بات کی اجازت ہے وہ لوگوں کی گردنیں پھلانگ (کر آگے جاسکتا ہے)	۱۹۹	80- باب: نماز پڑھنے کے بعد معوذات پڑھنے کا حکم
	105- باب: جب کسی شخص سے دریافت کیا جائے کہ کیا تم نے نماز ادا کر لی ہے؟ تو کیا وہ ”نہیں“ کہہ سکتا ہے؟	۲۰۰	81- باب: سلام پھیرنے کے بعد استغفار پڑھنا
	14- کتاب الجمعة	۲۰۱	82- باب: استغفار کے بعد ذکر کرنا
۲۱۹	جمعہ (کے بارے میں روایات)	۲۰۱	83- باب: سلام پھیرنے کے بعد لا الہ الا اللہ پڑھنا
		۲۰۲	84- باب: سلام پھیرنے کے بعد لا الہ الا اللہ پڑھنے اور ذکر کرنے کی تعداد
		۲۰۲	85- باب: نماز کے اختتام پر ایک اور قسم کا کلمہ



باب: جمعہ کا واجب ہونا	۲۱۹	20- باب: جمعہ کے دن جب امام منبر پر موجود ہو تو لوگوں کی	۲۱۹
نماز جمعہ کے احکام	۲۲۱	گردنیں پھلانگ کر جانے کی ممانعت	۲۳۹
نماز جمعہ کا حکم اور اس کی شرائط	۲۲۱	21- باب: جب کوئی شخص جمعہ کے دن اس وقت آئے جب	۲۳۱
خطبہ جمعہ کے احکام	۲۲۳	امام خطبہ دے رہا ہو تو اس شخص کا نماز ادا کر:	۲۵۰
خطبہ کی سنتیں	۲۲۳	22- باب: جمعہ کے دن خاموشی سے خطبہ سننے کے لیے کہنا	۲۵۰
خطبہ سننے کے احکام	۲۲۳	23- باب: جمعہ کے دن خاموش رہنے کی فضیلت اور لغو حرکت	۲۳۳
نماز جمعہ کے لیے چار افراد کی موجودگی شرط ہے	۲۲۵	کو ترک کرنا	۲۵۱
2- باب: جمعہ میں شریک نہ ہونے کی شدید مذمت	۲۲۷	24- باب: خطبہ دینے کا طریقہ	۲۵۱
3- باب: جو شخص کسی عذر کے بغیر جمعہ ترک کر دیتا ہے اس کا کفارہ (کیا ہوگا؟)	۲۲۹	25- باب: امام کا خطبہ دیتے ہوئے جمعہ کے دن غسل کرنے	۲۵۱
4- باب: جمعہ کے دن کی فضیلت کا تذکرہ	۲۳۰	کی ترغیب دینا	۲۵۳
5- باب: جمعہ کے دن نبی اکرم e پر بکثرت درود بھیجنے (کی ترغیب)	۲۳۰	26- باب: جمعہ کے دن امام کا خطبے کے دوران صدقہ کرنے	۲۳۰
6- باب: جمعہ کے دن مسواک کرنے کا حکم	۲۳۲	کی ترغیب دینا	۲۵۳
7- باب: جمعہ کے دن غسل کرنے کا حکم	۲۳۳	27- باب: امام جب منبر پر موجود ہو اس وقت اس کا حاضرین	۲۳۱
8- باب: جمعہ کے دن غسل واجب ہونا	۲۳۳	کو مخاطب کرنا	۲۵۵
9- باب: جمعہ کے دن غسل نہ کرنے کی رخصت	۲۳۵	28- باب: خطبہ کے دوران قرآن کی تلاوت کرنا	۲۵۶
10- باب: جمعہ کے دن غسل کرنے کی فضیلت	۲۳۵	29- باب: جمعہ کے دن خطبہ کے دوران اشارہ کرنا	۲۵۷
11- باب: جمعہ کے لیے (جانے کی) بیہت کا تذکرہ	۲۳۶	30- باب: جمعہ کے دن امام کا خطبہ مکمل کرنے سے پہلے منبر	۲۳۵
12- باب: نماز جمعہ کے لیے چل کر جانے کی فضیلت	۲۳۸	سے نیچے آنا	۲۵۷
13- باب: جمعہ کی نماز کے لیے جلدی جانے (کی ترغیب)	۲۳۸	اپنی گفتگو کو منقطع کرنا اور واپس منبر پر چلے جانا	۲۵۷
14- باب: جمعہ (کی نماز) کا وقت	۲۴۱	31- باب: مختصر خطبہ دینا مستحب ہے	۲۵۸
15- باب: (جمعہ کی نماز کے لیے) اذان دینا	۲۴۳	32- باب: کتنی مرتبہ خطبہ دیا جائے گا؟	۲۵۹
16- باب: جمعہ کے دن جو شخص امام کے آجانے کے بعد (مسجد میں) آئے اس کا (حمیۃ المسجد) کی نماز ادا کرنا	۲۴۵	33- باب: دو خطبوں کے درمیان بیٹھ کر وقفہ کیا جائے گا	۲۶۰
17- باب: امام کے خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہونے کی جگہ	۲۴۶	34- باب: دو خطبوں کے درمیان بیٹھتے وقت خاموش رہنا	۲۶۰
18- باب: امام کا کھڑے ہو کر خطبہ دینا	۲۴۷	35- باب: دوسرے خطبے کے دوران تلاوت کرنا اور ذکر و	۲۶۰
19- باب: امام کے قریب بیٹھنے کی فضیلت	۲۴۸	اذکار کرنا	۲۶۰
		36- باب: منبر سے نیچے آجانے کے بعد بات چیت کرنا	۲۶۱
		اور کھڑے رہنا	۲۶۱
		37- باب: جمعہ کی نماز (میں رکعات کی تعداد)	۲۶۲
		38- باب: جمعہ کی نماز میں سورہ جمعہ اور سورہ المنافقون کی	۲۶۲

۲۸۳	عذر کے بغیر فرض نماز سواری پر ادا نہیں کی جاسکتی	۲۶۲	تلاوت کرنا
۲۸۳	کشمی پر نماز ادا کرنے کا حکم	39-باب:	جمعہ کی نماز میں سورۃ الاعلیٰ اور سورۃ الفاشیہ کی تلاوت کرنا
۲۸۶	2-باب: مکہ مکرمہ میں نماز ادا کرنا	۲۶۳	تلاوت کرنا
۲۸۸	3-باب: مٹی میں نماز ادا کرنا	40-باب:	جمعہ کی نماز میں قرأت کے بارے میں حضرت نعمان بن بشیر کے حوالے سے منقول اختلاف
۲۹۱	4-باب: اس جگہ کا تذکرہ جہاں نماز قصر کر دی جاتی ہے	۲۶۳	41-باب: جو شخص جمعہ کی نماز کی ایک رکعت کو پالے
۲۹۳	5-باب: سفر کے دوران نوافل ادا نہ کرنا	۲۶۳	42-باب: جمعہ کی نماز کے بعد مسجد میں (ادا کی جانے والی) رکعات کی تعداد
<b>16- كِتَابُ الْكُسُوفِ</b>		۲۶۵	43-باب: جمعہ کی نماز کے بعد امام کا نماز ادا کرنا
گرہن (کے وقت ادا کی جانے والی نماز کے بارے میں روایات)		۲۶۶	44-باب: جمعہ کی نماز کے بعد دو طویل رکعات ادا کرنا
۲۹۶	1-سورج اور چاند گرہن ہونا	۲۶۶	45-باب: جمعہ کے دن میں موجود اس مخصوص گھڑی کا تذکرہ جس میں دعا مستجاب ہوتی ہے
۲۹۶	نماز کسوف کے احکام	۲۶۷	ایک اہم عقدے کا حل
۲۹۷	نماز کسوف کا طریقہ	۲۶۷	مخصوص ساعت کی منتقلی
۲۹۸	چاند گرہن کی نماز	<b>15- كِتَابُ تَقْصِيرِ الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ</b>	
۲۹۹	2-سورج گرہن کے وقت تسبیح، تکبیر پڑھنا اور دعا مانگنا	سفر کے دوران قصر نماز ادا کرنے (کے بارے میں روایات)	
۳۰۰	3-باب: سورج گرہن کے وقت نماز ادا کرنے کا حکم	۲۷۵	1-باب: بلا عنوان
۳۰۱	4-باب: چاند گرہن کے وقت نماز ادا کرنے کا حکم	۲۷۵	مسافر کی نماز کے احکام
۳۰۱	5-باب: گرہن کے وقت اُس وقت تک نماز ادا کرنے کا حکم جب تک وہ روشن نہ ہو جائے	۲۷۷	مسافت کی کم از کم حد
۳۰۲	6-باب: گرہن کے وقت ادا کی جانے والی نماز کے بارے میں اعلان کرنا	۲۷۷	سفر کے راستے کے اعتبار کا حکم
۳۰۲	7-باب: نماز کسوف کے دوران صفیں قائم کرنا	۲۷۸	دریائی سفر کا حکم
۳۰۳	8-باب: گرہن سے متعلق نماز کس طرح ادا کی جائے؟	۲۷۸	سنتوں میں قصر نہ ہونا
۳۰۳	9-باب: حضرت عبداللہ بن عباس W کے حوالے سے منقول نماز کسوف کا ایک اور طریقہ	۲۷۹	سفر کے قصد کا شرط ہونا
۳۰۴	10-باب: نماز کسوف کا ایک اور طریقہ	۲۸۰	ٹھہرنے کی نیت کا شرط ہونا
۳۰۵	11-باب: سیدہ عائشہ ۲ کے حوالے سے منقول (نماز کسوف) کی ایک اور قسم	۲۸۰	عیسیٰ بن ابان <small>رضی اللہ عنہ</small> کا واقعہ
۳۰۶	12- (نماز کسوف کے طریقے کی) ایک اور قسم	۲۸۱	عورت محرم کے بغیر سفر نہیں کر سکتی
۳۰۹	13-باب: (نماز کسوف) کی ایک اور قسم	۲۸۲	وطن کی اقسام
۳۱۱		۲۸۳	آبادی سے باہر سواری پر نوافل ادا کرنا

۳۳۹	دعا مانگنا	۳۳۳	14-باب: نماز کسوف کا ایک اور طریقہ
	5-باب: بارش کے نزول کی دعا مانگتے وقت امام کا اپنی پشت	۳۱۵	15-باب: نماز کسوف کی ایک اور قسم
۳۳۱	لوگوں کی طرف کرنا	۳۱۶	16-باب: نماز کسوف کی ایک اور قسم
	6-باب: بارش کے نزول کی دعا مانگتے وقت امام کا اپنی چادر	۳۲۰	17-باب: نماز کسوف میں قرأت کی مقدار (کیا ہوگی؟)
۳۳۱	کو اُٹا دینا	۳۲۱	18-باب: نماز کسوف میں بلند آواز میں قرأت کرنا
۳۳۲	7-باب: امام اپنی چادر کو کس وقت اُٹائے گا؟		19-باب: سورج گرہن کی نماز میں بلند آواز میں قرأت نہ کرنا
۳۳۲	8-باب: امام کا (دعا مانگتے ہوئے) اپنے ہاتھ بلند کرنا	۳۲۲	20-باب: نماز کسوف میں سجدے کی حالت میں کیا پڑھا جائے؟
۳۳۳	9-باب: دعا مانگتے وقت ہاتھ اٹھانے کی کیفیت		21-باب: نماز کسوف میں تشہد پڑھنا اور سلام پھیرنا
۳۳۵	10-باب: دعا کا تذکرہ	۳۲۳	22-باب: نماز کسوف ادا کرنے کے بعد منبر پر بیٹھنا
۳۳۸	11-باب: دعا مانگنے کے بعد نماز ادا کرنا	۳۲۶	23-باب: نماز کسوف میں خطبہ کس طرح دیا جائے گا؟
۳۳۸	12-باب: نماز استسقاء کی کتنی رکعات ہوں گی؟		24-باب: گرہن کے وقت دعا مانگنے کا حکم
۳۳۹	13-باب: نماز استسقاء ادا کرنے کا طریقہ	۳۲۹	25-باب: گرہن کی حالت میں استغفار کرنے کا حکم
۳۵۱	14-باب: نماز استسقاء میں بلند آواز میں قرأت کرنا		<b>سنن نسائی جلد دوم جز چہارم</b>
۳۵۲	15-باب: بارش کے وقت پڑھی جانے والی دعا		<b>17- کتاب الاستسقاء</b>
۳۵۳	16-باب: ستاروں سے بارش طلب کرنے کا حرام ہونا؟؟		بارش کے نزول (کی دعا یا نماز)
	17-باب: جب نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو امام کا بارش ختم ہونے کی دعا مانگنا		کے بارے میں روایات
۳۵۵	18-باب: بارش رکنے کی دعا مانگتے وقت امام کا اپنے ہاتھ بلند کرنا	۳۳۵	1-باب: امام کس وقت بارش کے نزول (کے لیے دعا مانگے گا یا نماز پڑھے گا؟)
۳۵۷		۳۳۵	نماز استسقاء کے احکام
	<b>18- کتاب صَلَاةِ الْخَوْفِ</b>	۳۳۶	نماز استسقاء کا حکم
۳۵۷	نماز خوف سے متعلق روایات	۳۳۶	نماز استسقاء کا خطبہ
۳۵۷	1-باب: بلا عنوان		2-باب: نماز استسقاء ادا کرنے کے لیے امام کا عید گاہ کی طرف جانا
۳۵۸	نماز خوف کے احکام		3-باب: جب امام (بارش کی دعا مانگنے کے لیے) باہر نکلے اس وقت اس کے لیے کون سی حالت اختیار کرنا مستحب ہے
۳۵۸	نماز خوف کی مشروعیت	۳۳۷	
۳۵۸	نماز خوف ادا کرنے کا طریقہ	۳۳۷	
۳۵۹	مغرب کی نماز، نماز خوف کے طور پر ادا کرنا		4-باب: امام کا منبر پر بیٹھ کر بارش کے نزول کے لیے
۳۶۰	نماز خوف کے دوران کوئی دوسرا عمل نہیں کیا جاسکتا	۳۳۸	
	<b>19- کتاب صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ</b>		
۳۷۳	عیدین کی نماز سے متعلق روایات		

۳۸۹	۱۸-باب: خطبہ دیتے ہوئے امام کا کھڑے ہونا	۳۷۴	۱-باب: بلا عنوان
۳۸۹	۱۹-باب: امام کا خطبہ دیتے ہوئے کسی شخص کا سہارا لے کر	۳۷۴	عیدین کی نماز کے احکام
۳۸۹	کھڑا ہونا	۳۷۶	یوم عید کے آداب
۳۹۰	۲۰-باب: خطبے کے دوران امام کا لوگوں کی طرف رخ کرنا	۳۷۶	عید کے دن تکبیر کہنا
۳۹۱	۲۱-باب: خطبہ (سننے) کے لیے خاموش کروانا	۳۷۷	خطبہ عید کے آداب
۳۹۱	۲۲-باب: خطبے کی کیفیت	۳۷۸	ایام تشریق کی تکبیروں سے متعلق احکام
۳۹۱	۲۳-باب: خطبہ کے دوران امام کا صدقہ دینے کی ترغیب	۳۷۸	۲-باب: عید کے اگلے دن (نماز عید ادا کرنے کے لیے)
۳۹۲	دینا	۳۷۹	کلنا
۳۹۵	۲۴-باب: خطبے میں میانہ روی اختیار کرنا	۳۷۹	۳-باب: عیدین کی نماز (میں شرکت کے لیے) نوجوان اور
۳۹۶	۲۵-باب: دو خطبوں کے درمیان بیٹھنا اور اس دوران	۳۷۹	پردہ دار خواتین کا جانا
۳۹۶	خاموشی اختیار کرنا	۳۷۹	۴-باب: حیض والی خواتین کا لوگوں کی نماز کی جگہ سے ا
۳۹۶	۲۶-باب: دوسرے خطبے کے دوران قرأت کرنا اور ذکر کرنا	۳۷۹	لگ رہنا
۳۹۶	۲۷-باب: امام کا خطبے سے فارغ ہونے سے پہلے منبر سے	۳۸۱	۵-باب: عیدین کے لیے زیب و زینت اختیار کرنا
۳۹۶	نیچے آ جانا	۳۸۲	۶-باب: عید کے دن امام سے پہلے نماز ادا کرنا
۳۹۷	۲۸-باب: خطبے سے فارغ ہونے کے بعد امام کا خواتین کو وعظ	۳۸۳	۷-باب: عیدین کی نماز کے لیے اذان نہ دینا
۳۹۷	ونہیحت کرنا اور انہیں صدقہ کرنے کی ترغیب دینا	۳۸۳	۸-باب: عید کے دن خطبہ دینا
۳۹۷	۲۹-باب: عید کی نماز سے پہلے یا اس کے بعد نماز ادا	۳۸۵	۹-باب: خطبے سے پہلے عید کی نماز ادا کرنا
۳۹۸	کرنے (کا حکم)	۳۸۶	۱۰-باب: نیزہ کی طرف رخ کر کے عید کی نماز ادا کرنا
۳۹۸	۳۰-باب: امام کا عید کے دن قربانی کرنا اور قربانی کے	۳۸۶	۱۱-باب: عید کی نماز میں (رکعات کی) تعداد
۳۹۹	جانوروں کی تعداد	۳۸۶	۱۲-باب: عید کی نماز میں سورۃ فاتحہ اور سورۃ اقتربت کی
۳۹۹	۳۱-باب: دو عیدیں ایک ساتھ آنا اور ان میں حاضری	۳۸۶	تلاوت کرنا
۳۹۹	(کا حکم)	۳۸۷	۱۳-باب: عید کی نماز میں سورۃ الاعلیٰ اور سورۃ الغاشیہ کی
۴۰۰	۳۲-باب: جو شخص عید کی نماز میں شریک ہو اس کے لیے جمعہ	۳۸۷	تلاوت کرنا
۴۰۰	کی نماز میں شریک نہ ہونے کی اجازت	۳۸۷	۱۴-باب: عید کے موقع پر نماز عید کے بعد خطبہ دیا جائے گا
۴۰۰	۳۳-باب: عید کے دن دف بجانا	۳۸۷	۱۵-باب: عید کا خطبہ سننے کے لیے بیٹھنے کے بارے میں
۴۰۱	۳۴-باب: عید کے دن امام کے سامنے کھیل کود کرنا	۳۸۸	اختیار ہونا
۴۰۱	۳۵-باب: عید کے دن مسجد میں کرتب دکھانا اور خواتین کا	۳۸۸	۱۶-باب: عید کے خطبے کے لیے (امام کا) زیب و زینت
۴۰۱	انہیں دیکھنا	۳۸۸	اختیار کرنا
۴۰۱	۳۶-باب: عید کے دن غناء سننے اور دف بجانے کی	۳۸۸	۱۷-باب: اونٹ پر بیٹھ کر خطبہ دینا

۴۳۲	اختلاف کا تذکرہ	۴۰۲	اجازت
۴۳۲	12- باب: رات کے نوافل کا آغاز کس چیز کے ذریعے کیا جائے گا؟	۴۰۲	20- <b>کتاب قیام اللیل و تطوع النہار</b>
۴۳۳	13- باب: رات کے وقت نبی اکرم ﷺ کی (نفل) نماز کا تذکرہ	۴۰۳	دن اور رات کے نوافل کے بارے میں روایات
۴۳۳	14- باب: اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام کی رات کی نماز کا تذکرہ	۴۰۳	1- باب: گھروں میں نوافل ادا کرنے کی ترغیب اور اس کی فضیلت
۴۳۳	15- باب: اللہ کے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نماز کا تذکرہ	۴۰۵	نوافل (اور سنت نمازوں) کا بیان
۴۳۷	16- باب: راتوں کو زندہ کرنا (یعنی رات کے وقت نوافل ادا کرنا)	۴۰۵	سنت نمازوں کے احکام
۴۳۷	17- باب: رات کے نوافل کے بارے میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل ہونے والے اختلاف کا تذکرہ	۴۰۶	فجر کی سنتوں کے احکام
۴۳۷	18- باب: نبی اکرم ﷺ رات کے نوافل کا آغاز کیسے کرتے تھے؟	۴۰۶	ظہر کی سنتوں کے احکام
۴۳۳	19- باب: نفل نماز بیٹھ کر ادا کرنا اس حوالے سے ابواسحاق سے منقول اختلاف کا تذکرہ	۴۰۷	دیگر مسنون نمازیں
۴۳۶	20- باب: بیٹھ کر نماز پڑھنے کے مقابلے میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی فضیلت	۴۰۷	صلوۃ التیسح پڑھنے کا طریقہ
۴۳۸	21- باب: لیٹ کر نماز پڑھنے کے مقابلے میں بیٹھ کر نماز پڑھنے کی فضیلت	۴۰۸	بیٹھ کر نوافل ادا کرنا
۴۳۹	22- باب: بیٹھ کر نماز کیسے ادا کی جائے گی؟	۴۱۰	2- باب: رات کے وقت نوافل ادا کرنا
۴۵۰	23- باب: رات کے وقت (نوافل) کے دوران کس طرح سے قرأت کی جائے گی؟	۴۱۰	3- باب: جو شخص رمضان میں ایمان کی حالت میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے (تراویح) کی نماز ادا کرے گا اس کا ثواب
۴۵۰	24- باب: بلند آواز کے مقابلے میں پست آواز میں قرأت کرنے کی فضیلت	۴۱۲	4- باب: رمضان کے مہینے میں قیام کرنا
۴۵۰	25- باب: رات کے نوافل کے دوران قیام رکوع رکوع کے بعد کھڑے ہونے سجدہ کرنے اور دو سجدوں کے	۴۱۲	نماز تراویح کے احکام
		۴۱۲	نماز تراویح کا وقت
		۴۱۹	تراویح ترک کرنے کا حکم
		۴۲۰	تراویح میں چھوٹی سورتوں کی تلاوت
		۴۲۱	5- باب: رات کے وقت نوافل ادا کرنے کی ترغیب دینا
		۴۲۵	6- باب: رات کی نماز کی فضیلت
		۴۲۶	7- باب: سفر کے دوران رات کے وقت نوافل ادا کرنا
		۴۲۷	8- باب: نوافل ادا کرنے کا وقت
		۴۲۸	9- باب: کس چیز کے ذریعے رات کے نوافل کا آغاز کیا جائے
		۴۳۱	10- باب: رات کے وقت بیدار ہونے پر مسواک کرنا
			11- باب: اس روایت کے بارے میں ابو حصین عثمان بن عاصم نامی راوی کے حوالے سے نقل ہونے والے

40-باب: وتر کے بارے میں حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول روایت کے بارے میں زہری سے نقل کرنے والوں کے اختلاف کا تذکرہ ۴۷۳	۴۵۱	درمیان بیٹھنے میں برابری کرنا سنت ہے
41-باب: پانچ وتر کس طرح ادا کیے جائیں گے؟ وتر سے متعلق روایت میں حکم نامی راوی سے اختلاف کا تذکرہ ۴۷۵	۴۵۲	26-باب: رات کی نماز کیسے ادا کی جائے گی؟
42-باب: وتر کی سات رکعات کس طرح ادا کی جائیں گی؟ ۴۷۶	۴۵۶	27-باب: وتر (ادا کرنے) کا حکم
43-باب: نو رکعات وتر کیسے ادا کیے جائیں گے؟ ۴۷۷	۴۵۶	وتر کی نماز کا بیان
44-باب: گیارہ رکعت وتر کس طرح ادا کیے جائیں گے؟ ۴۸۰	۴۵۶	وتر کا حکم
45-باب: تیرہ رکعات وتر ادا کرنا ۴۸۰	۴۵۷	وتر کی قضا لازم ہے
46-باب: وتر کی نماز میں تلاوت ۴۸۱	۴۵۷	وتر کا مستحب وقت
47-باب: وتر کی نماز میں تلاوت (کے بارے میں روایت) کی ایک اور قسم ۴۸۱	۴۵۷	دعائے قنوت پڑھنا
48-باب: اس روایت میں شعبہ سے نقل ہونے والے اختلاف کا تذکرہ ۴۸۲	۴۵۸	وتر کے دوران شک لاحق ہونا
49-اس روایت میں مالک بن مغول سے نقل ہونے والے اختلاف کا تذکرہ ۴۸۳	۴۵۹	28-باب: سونے سے پہلے وتر ادا کرنے کی ترغیب
50-قنادہ کے حوالے سے روایت کرنے میں شعبہ سے نقل ہونے والے اختلاف کا تذکرہ ۴۸۵	۴۵۹	29-باب: ایک ہی رات میں دو مرتبہ وتر کی نماز ادا کرنے کی ممانعت
51-باب: وتر میں دعا مانگنا ۴۸۶	۴۶۰	30-باب: وتر (کی نماز) کا وقت
52-باب: وتر کے دوران دعا مانگتے وقت رفع یدین نہ کرنا ۴۸۸	۴۶۰	31-باب: صبح صادق ہونے سے پہلے وتر ادا کرنے کا حکم
53-باب: وتر کے بعد سجدہ کرنے کی مقدار ۴۸۸	۴۶۲	32-باب: (فجر کی) اذان کے بعد وتر ادا کرنا
54-باب: وتر سے فارغ ہونے کے بعد تسبیح اس روایت کو سفیان کے حوالے سے نقل کرنے والے راویوں کے اختلاف کا تذکرہ ۴۸۸	۴۶۳	33-باب: سواری پر وتر ادا کرنا
55-باب: وتر کی نماز اور فجر کی دو رکعات (سنت) کے درمیان بھی نماز ادا کرنا مباح ہے ۴۹۱	۴۶۶	34-باب: وتر کی تعداد کتنی ہے؟
56-باب: فجر سے پہلے دو رکعات (سنت) باقاعدگی سے ادا کرنا ۴۹۱	۴۶۷	35-باب: ایک رکعت وتر کس طرح (ادا کی جائے گی)؟
	۴۶۹	36-باب: تین وتر کس طرح ادا کیے جائیں گے؟
	۴۷۰	37-وتر کے بارے میں حضرت ابی بن کعب کے حوالے سے منقول روایت کے الفاظ میں نقل کرنے والوں کے اختلاف کا تذکرہ
	۴۷۱	38-وتر کے بارے میں سعید بن جبیر کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس w سے نقل ہونے والی روایت میں ابواسحاق نامی راوی سے نقل کرنے میں راویوں کے اختلاف کا تذکرہ
	۴۷۱	39-وتر کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عباس w کی حدیث میں حبیب بن ابوثابت کے حوالے سے راویوں کے نقل کرنے میں اختلاف کا تذکرہ

۵۲۰	۵- باب: مؤمن کی موت کی (مخصوص) علامت	۴۹۲	57- باب: فجر کی دو رکعات (سنت) کا وقت
۵۲۱	6- باب: موت کی سختی (کا تذکرہ)		58- باب: فجر کی دو رکعات (سنت) ادا کرنے کے بعد دائیں
۵۲۲	7- باب: پیر کے دن انتقال کرنا	۴۹۳	پہلو کے بل لیٹ جانا
	8- باب: اپنی جائے پیدائش کی بجائے کسی اور جگہ		59- باب: جو شخص رات کے وقت نوافل ادا کرنا ترک کر
۵۲۳	انتقال کرنا	۴۹۴	دے، اُس کی مذمت
	9- باب: مؤمن کی انتقال کے وقت کس طرح سے عزت	۴۹۵	60- باب: فجر کی دو رکعات (کے بارے میں روایات)
۵۲۵	افزائی کی جاتی ہے؟		61- باب: جس شخص کا رات کے وقت (نفل) نماز ادا
	10- باب: اس شخص کا بیان جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری	۴۹۹	کرنے کا معمول ہو اور پھر کسی دن اُسے نیند آ جائے
۵۲۶	کو پسند کرتا ہے	۵۰۰	62- باب: آدمی کا نام رضا ہونا
۵۲۹	11- باب: میت کا بوسہ لینا (سنت ہے)		63- باب: جو شخص اپنے بستر پر جائے اور اس کی نیت یہ ہو کہ
۵۳۱	12- باب: میت کو ڈھانپ دینا	۵۰۰	وہ نوافل ادا کرے گا، لیکن پھر وہ سو جائے
۵۳۲	13- باب: میت پر رونے (کا حکم)		64- باب: جو شخص نماز کے وقت سویا رہ جائے یا تکلیف کی
۵۳۳	14- باب: میت پر رونے کی ممانعت	۵۰۱	وجہ سے اُسے ادا نہ کر سکے، وہ کتنی رکعات ادا کرے گا؟
۵۳۶	15- باب: میت پر نوحہ کرنا		65- باب: جس شخص کا رات کا مخصوص وظیفہ قضاء ہو جائے
۵۴۰	16- باب: میت پر رونے کی اجازت	۵۰۱	وہ اس کی قضاء کب کرے گا؟
۵۴۰	17- باب: زمانہ جاہلیت کی طرح چیخ و پکار کرنا		66- باب: جو شخص فرض نماز کے علاوہ روزانہ بارہ رکعات
۵۴۱	18- باب: آواز بلند کرنا	۵۰۲	(سنت) ادا کرے اس کا ثواب کیا ہوگا؟
۵۴۱	19- باب: گال پیٹنا		اس روایت کو سیدہ ام حبیبہ ۲ کے حوالے سے نقل کرنے میں
۵۴۱	20- باب: سر منڈوانا		ناقلین کا اختلاف اور عطاء کے حوالے سے نقل کرنے
۵۴۳	21- باب: گریبان پھاڑنا	۵۰۲	میں ان کا اختلاف
	22- باب: مصیبت کے نزول کے وقت ثواب کی امید رکھنے		67- باب: اسماعیل بن ابوالخالد سے نقل ہونے والے اختلاف
۵۴۳	اور صبر کرنے کی ہدایت	۵۰۸	کا تذکرہ
	23- باب: جو شخص صبر کرے اور ثواب کی امید رکھے اس		21- کتاب الجنائز
۵۴۷	کا اجر و ثواب	۵۱۳	جنائز کے بارے میں روایات
	24- باب: جو شخص اپنے تین بچوں (کے انتقال پر صبر	۵۱۳	1- باب: موت کی آرزو کرنا
۵۴۸	کرتے ہوئے) ثواب کی امید رکھے	۵۱۵	2- باب: موت کے بارے میں دعا کرنا
	25- باب: جس شخص کے تین بچے فوت ہو جائیں (اس	۵۱۶	3- باب: موت کا بکثرت ذکر کرنا
۵۴۸	کا اجر و ثواب)	۵۱۷	4- باب: قریب الموت شخص کو تلقین کرنا
۵۵۱	26- باب: جس شخص کے تین بچے فوت ہو جائیں	۵۱۷	نزع سے متعلق احکام

۵۹۳	53-باب: جنازوں کے ہمراہ چلنے کا حکم	۵۵۱	27-باب: موت کی اطلاع دینا
۵۹۳	54-باب: جنازے کے ساتھ جانے والے شخص کی فضیلت	۵۵۱	28-باب: میت کو پانی اور پھری کے پتوں کے ذریعے غسل دینا
۵۹۴	55-باب: جنازے کے ساتھ سواری پر جانے کی جگہ	۵۵۸	29-باب: میت کو گرم پانی سے غسل دینا
۵۹۵	56-باب: جنازے کے ساتھ پیدل چلنے والے کی جگہ	۵۵۸	30-باب: میت کے ہال کھول دینا
۵۹۶	57-باب: نماز جنازہ ادا کرنے کا حکم	۵۵۸	31-باب: میت کے دائیں طرف کے اعضاء اور وضو کے مقامات کو دھونا
۵۹۶	58-باب: بچوں کی نماز جنازہ ادا کرنا	۵۵۹	32-باب: میت کو طاق تعداد میں غسل دینا
۵۹۷	59-باب: بچوں کی نماز جنازہ ادا کرنا	۵۶۰	33-باب: میت کو پانچ سے زیادہ مرتبہ غسل دینا
۵۹۸	60-باب: مشرکین کی اولاد (کا حکم)	۵۶۰	34-باب: میت کو سات سے زیادہ مرتبہ غسل دینا
۵۹۹	61-باب: شہداء کی نماز جنازہ ادا کرنا	۵۶۱	35-باب: میت کو غسل دیتے ہوئے کافور لگانا
۵۹۹	62-باب: ان (شہداء) کی نماز جنازہ ادا نہ کرنا	۵۶۲	36-باب: کوئی کپڑا میت کے جسم پر لپیٹنا
۶۰۳	63-باب: جس شخص کو سنگسار کیا گیا ہو اس کی نماز جنازہ ادا نہ کرنا	۵۶۳	37-باب: (میت کو) اچھا کفن دینے کا حکم
۶۰۳	64-باب: سنگسار کیے جانے والے شخص کی نماز جنازہ	۵۶۶	38-باب: کون سا کفن بہتر ہے؟
۶۰۳	65-باب: جو شخص وصیت کرتے ہوئے زیادتی کرتا ہے اس کی نماز جنازہ ادا کرنا	۵۶۶	39-باب: نبی اکرم کے کفن (کا تذکرہ)
۶۰۵	66-باب: خیانت کرنے والے شخص کی نماز جنازہ ادا کرنا	۵۶۷	40-باب: کفن میں قمیص پہنانا
۶۰۶	67-باب: مقروض شخص کی نماز جنازہ ادا کرنا	۵۶۷	41-باب: جب احرام والا شخص فوت ہو جائے تو اسے کیسے کفن دیا جائے گا؟
۶۰۸	68-باب: خودکشی کرنے والے شخص کی نماز جنازہ ادا نہ کرنا	۵۷۲	42-باب: کستوری کے بارے میں روایات
۶۰۹	69-باب: منافقین کی نماز جنازہ ادا کرنا	۵۷۳	43-باب: جنازے کی اطلاع دینا
۶۱۰	70-باب: مسجد میں نماز جنازہ ادا کرنا	۵۷۳	44-باب: جنازہ کو جلدی لے جانا
۶۱۲	71-باب: رات کے وقت نماز جنازہ ادا کرنا	۵۸۰	45-باب: جنازے کے لیے قیام کرنے کا حکم
۶۱۳	72-باب: نماز جنازہ میں صفیں قائم کرنا	۵۸۲	46-باب: مشرکین کے جنازے کے لیے قیام کرنا
۶۱۵	73-باب: کھڑے ہو کر نماز جنازہ ادا کرنا	۵۸۴	47-باب: جنازے کے لیے کھڑے نہ ہونے کی اجازت
۶۱۷	74-باب: جب کسی بچے اور خاتون کا جنازہ ایک ساتھ ہو (تو کیا طریقہ ہوگا؟)	۵۸۶	48-باب: مؤمن کا موت کے ذریعے راحت حاصل کرنا
۶۱۷	75-باب: مردوں اور خواتین کے جنازے ایک ساتھ ہونا	۵۸۶	49-باب: کفار سے راحت حاصل کرنا
۶۱۸	76-باب: نماز جنازہ میں کھبیرات کی تعداد	۵۸۷	50-باب: (مرحوم کی) تعریف
۶۲۰	77-باب: (نماز جنازہ کی) دعا	۵۸۹	51-باب: مرحومین کا اچھائی کے علاوہ ذکر کرنے کی ممانعت
۶۲۰	78-باب: اس شخص کی فضیلت جس کی نماز جنازہ 100	۵۹۰	52-باب: مردوں کو برا کہنے کی ممانعت



۶۳۶	۱۰۳- باب: مؤمنین کے لیے دعائے مغفرت کا حکم	۶۳۳	افراد ادا کریں
۶۳۷	۱۰۴- باب: قبروں پر چراغ رکھنے کی شدید مذمت	۶۳۳	۷۹- باب: جو شخص نماز جنازہ ادا کرتا ہے اس کا اجر ثواب
۶۳۷	۱۰۵- باب: قبر پر بیٹھنے کی شدید مذمت	۶۳۵	۸۰- باب: جنازہ رکھے جانے سے پہلے بیٹھ جانا
۶۳۸	۱۰۶- باب: قبروں کو مساجد بنانا منع ہے	۶۳۶	۸۱- باب: جنازے کے لیے ٹھہر جانا (یا بیٹھ جانا)
۶۳۹	۱۰۷- باب: سستی جوتے پہن کر قبروں کے درمیان چلنا مکروہ ہے	۶۳۷	۸۲- باب: شہید کو اس کے خون سمیت دفن کر دینا
۶۳۹	۱۰۸- باب: سستی جوتوں کے علاوہ (دوسری قسم کے جوتے پہننے) کی سہولت	۶۳۷	۸۳- باب: شہید کو کہاں دفن کیا جائے؟
۶۵۰	۱۰۹- باب: قبر میں سوال جواب ہونا	۶۳۸	۸۴- باب: مشرک کو دفن کرنا
۶۵۰	۱۱۰- باب: کافر سے سوال جواب ہونا	۶۳۹	۸۵- باب: (قبر میں) لحد بنانا یا شق کرنا
۶۵۲	۱۱۱- باب: جو شخص پیٹ کی بیماری کی وجہ سے مر جائے	۶۳۹	۸۶- باب: قبر کو گہرا کھودنا مستحب ہے
۶۵۳	۱۱۲- باب: شہید کے بارے میں روایات	۶۳۰	۸۷- باب: قبر کو کشادہ رکھنا مستحب ہے
۶۵۸	۱۱۳- باب: قبر کا ضم کرنا اور بھینچ لینا	۶۳۲	۸۸- باب: لحد میں کپڑا رکھنا
۶۵۸	۱۱۴- باب: قبر کا عذاب	۶۳۲	۸۹- باب: ان اوقات کا تذکرہ جن میں مردوں کو دفن کرنے سے منع کیا گیا ہے
۶۶۰	۱۱۵- باب: قبر کے عذاب سے پناہ مانگنا	۶۳۳	۹۰- باب: ایک ہی قبر میں کئی افراد کو دفن کرنا
۶۶۳	۱۱۶- باب: قبر پر کھجور کی شاخ رکھنا	۶۳۳	۹۱- باب: (قبر میں قبلہ کی سمت میں) کے آگے کیا جائے گا؟
۶۶۳	۱۱۷- باب: مؤمنین کی ارواح (کے بارے میں روایات)	۶۳۵	۹۲- باب: میت کو لحد میں رکھ دینے کے بعد اسے لحد سے باہر نکالنا
۶۷۳	۱۱۸- باب: (قیامت کے دن) دوبارہ اٹھایا جانا	۶۳۵	۹۳- باب: میت کو قبر میں دفن کر دینے کے بعد اسے قبر سے نکالنا
۶۷۶	۱۱۹- باب: اس شخصیت کا تذکرہ جسے سب سے پہلے لباس پہنایا جائے گا	۶۳۶	۹۴- باب: قبر پر نماز جنازہ ادا کرنا
۶۷۸	۱۲۰- باب: تعزیت کرنے کے بارے میں روایات	۶۳۹	۹۵- باب: جنازہ سے فارغ ہونے کے بعد سوار ہونا
۶۷۹	۱۲۱- باب: ایک اور قسم کی روایات	۶۳۹	۹۶- باب: قبر پر اضافہ کرنا
		۶۳۹	۹۷- باب: قبر پر عمارت بنانا
		۶۴۰	۹۸- باب: قبر کو پکا کرنا
		۶۴۰	۹۹- باب: جب قبر بلند کر دی جائے تو اسے برابر کرنا
		۶۴۱	۱۰۰- باب: قبرستان کی زیارت (کے لیے جانا)
		۶۴۲	۱۰۱- باب: مشرک کی قبر پر جانا
		۶۴۲	۱۰۲- باب: مشرکین کے لیے دعائے مغفرت کی ممانعت

## 12 - كِتَابُ التَّطْبِيقِ

### تطبیق (کے بارے میں روایات)

(تطبیق سے مراد رکوع کے دوران دونوں ہاتھ ملا کر گھٹنوں کے درمیان رکھنا ہے)

امام نسائی نے اس کتاب ”تطبیق (کے بارے میں روایات)“ میں 106 تراجم ابواب اور 149 روایات نقل کی ہیں جبکہ مکررات کو حذف کر دیا جائے تو روایات کی تعداد 60 ہوگی۔

#### 1 - باب

#### باب: تطبیق سے متعلق روایات

1028 - أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ أَنَّهُمَا كَانَا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ فِي بَيْتِهِ فَقَالَ أَصَلَّى هُوَ لَاءِ قُلْنَا نَعَمْ . فَأَمَّهُمَا وَقَامَ بَيْنَهُمَا بَغِيرِ آذَانَ وَلَا أَقَامَةٍ . قَالَ إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَاصْنَعُوا هَكَذَا وَإِذَا كُنْتُمْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَلْيَوْمَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيُفْرِشْ كَفِيهِ عَلَى فَيَحْذِيهِ فَكَأَنَّمَا انْظُرُوا إِلَى اخْتِلَافِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆☆ علقمہ اور اسود بیان کرتے ہیں ان دونوں حضرات نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ان کے گھر میں نماز ادا کی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا یہ سب لوگ نماز ادا کر چکے ہیں ہم نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان دونوں حضرات کو نماز پڑھائی اور ان دونوں کے درمیان کھڑے ہوئے انہوں نے نماز سے پہلے کوئی اذان نہیں دی کوئی اقامت نہیں کی۔ پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم تین افراد ہو تو اسی طرح کیا کرو اور جب تم تین سے زیادہ ہو تو تم

1028- تقدم في المساجد، تشييك الاصابع في المسجد (الحديث 718).

نوٹ: ہمارے سامنے ”سنن نسائی“ کا جو نسخہ موجود ہے یہ دار المعرفہ بیروت لبنان سے شائع ہوا ہے اور کتب تحقیق التراث الاسلامی کے محققین نے اس نسخے کی تحقیق کی ہے۔ انہوں نے حاشیے میں اس بات کی وضاحت کی ہے: تطبیق کے باب کو ہم نے ”کتاب“ کے طور پر اس لئے نقل کیا ہے کیونکہ اجماع المفسرین لالفاظ الحدیث النبوی، مطبع کوز السنیہ، تبصر المفسرہ، مطبع کوز السنیہ، و اجماع المفسرین لالفاظ الحدیث النبوی میں یہی طرح مرقوم ہے۔

اور اس نسخے کی وجہ یہ ہے: مطبع مہدیہ مصر میں 1312ھ میں شائع ہونے والی ”سنن نسائی“ کے نسخے میں اس باب کو کتاب التَّطْبِيقِ ہی تحریر کیا گیا ہے یہ اس نسخے کی پہلی جلد کے صفحہ نمبر 158 پر ہے۔

میں سے ایک شخص تمہاری امامت کرنے اور اسے چاہیے کہ وہ اپنی دونوں ہتھیلیاں اپنے زانوں پر رکھے نبی اکرم ﷺ کی انگلیوں کے درمیان کشادگی کا منظر گویا آج بھی میری نگاہ میں ہے۔

شرح

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اس باب کا عنوان ”تطبیق“ تجویز کیا ہے۔ تطبیق سے مراد یہ ہے: آدمی جب رکوع میں جائے تو اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو اکٹھا کر کے انہیں دونوں گھٹنوں کے درمیان رکھ لے اور تشہد میں بھی اس طرح کر لے۔ یہ بات علامہ ابوالحسن سندھی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے حاشیے میں تحریر کی ہے وہ فرماتے ہیں: اس بات پر اتفاق ہے یہ حکم منسوخ ہے جیسا کہ مصنف یعنی امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی آگے چل کر یہی بات بیان کی ہے۔ علامہ سندھی فرماتے ہیں: میں نے جو بات ذکر کی ہے یہ اس بات کا مقتضا ہے جو اس کتاب میں ذکر ہونے والی روایت سے ظاہر رہا ہے۔

لیکن یہ بات بھی ظاہر ہوتی ہے اس میں اختصار پایا جاتا ہے، کیونکہ مسلم شریف میں یہی روایت ذرا تفصیل کے ساتھ منقول ہے۔

...—...—...—...

1029 - أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ الرَّبَاطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَبَانَا عَمْرُو - وَهُوَ ابْنُ أَبِي قَيْسٍ - عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ قَالَا صَلَّيْنَا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فِي بَيْتِهِ فَقَامَ بَيْنَنَا فَوَضَعْنَا أَيْدِينَا عَلَى رُكْبِنَا فَنَزَعَهَا فَخَالَفَ بَيْنَ أَصَابِعِنَا وَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ .

☆☆ ابراہیم نخعی، اسود اور علقمہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں یہ دونوں حضرات بیان کرتے ہیں، ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں ان کے گھر میں نماز ادا کی وہ ہمارے درمیان کھڑے ہو گئے، ہم نے (رکوع کے دوران) اپنے دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھے تو انہوں نے ان ہاتھوں کو وہاں سے اٹھایا، ہماری انگلیوں کو ایک دوسرے کے اندر رکھوایا اور بولے: میں نے نبی اکرم ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

1030 - أَخْبَرَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ أَبَانَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ فَقَامَ فَكَبَّرَ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ طَبَّقَ يَدَيْهِ بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ وَرَكَعَ فَلَمَّا بَلَغَ ذَلِكَ سَعَدًا فَقَالَ صَدَقَ أَخِي قَدْ كُنَّا نَفْعَلُ هَذَا ثُمَّ أَمَرْنَا بِهَذَا يَعْنِي الْإِمْسَاكَ بِالرُّكْبِ .

☆☆ عبدالرحمن بن اسود، علقمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ

1029-تقدم في المساجد، تشبيك الاصابع في المسجد (الحديث 719) .

1030-اخرجه ابو داود في الصلاة، باب من ذكر انه يرفع يديه اذا قام من التين (الحديث 747) . تحفة الاشراف (9469) .

نے ہمیں نماز پڑھنے کا طریقہ تعلیم دیا، آپ کھڑے ہوئے، آپ نے تعبیر کہی، جب آپ ﷺ رکوع میں جانے لگے تو آپ نے دونوں ہاتھ ملائے اور دونوں گھٹنوں کے درمیان رکھ دیئے اور رکوع کیا۔

(راوی کہتے ہیں:) جب اس بات کی اطلاع حضرت سعد بن ابی وقاص (بن ابی وقاص) کو ملی تو وہ بولے: میرے بھائی (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما) نے سچ کہا ہے، پہلے ہم اسی طرح کیا کرتے تھے لیکن پھر ہمیں اس بات کا حکم دے دیا گیا۔ (راوی کہتے ہیں:) یعنی گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے کا حکم دیا گیا۔

## 2 - باب نَسَخِ ذَلِكَ

باب: اس بات (یعنی تطبیق کا) منسوخ ہونا

1031 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي يَغْفُورٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ أَبِي وَجَعَلْتُ يَدَيَّ بَيْنَ رُكْبَتَيْ فَقَالَ لِي اضْرِبْ بِكَفِّكَ عَلَى رُكْبَتَيْكَ . قَالَ ثُمَّ فَعَلْتُ ذَلِكَ مَرَّةً أُخْرَى فَضْرَبَ يَدِي وَقَالَ إِنَّا قَدْ نَهَيْنَا عَنْ هَذَا وَأَمْرُنَا أَنْ نَضْرِبَ بِالْأَكْفِ عَلَى الرُّكْبِ .

☆ ☆ مصعب بن سعد بیان کرتے ہیں میں نے اپنے والد کے پہلو میں نماز ادا کی میں نے اپنے دونوں ہاتھ (رکوع کے دوران) اپنے گھٹنوں کے درمیان رکھے تو انہوں نے مجھ سے فرمایا: تم اپنے دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھو۔ راوی کہتے ہیں: اس کے بعد پھر میں نے ایک مرتبہ ایسا ہی کیا (یعنی دونوں ہاتھ گھٹنوں کے درمیان رکھے) تو انہوں نے میرے ہاتھوں پر مارا اور فرمایا: ہمیں اس بات سے منع کر دیا گیا اور ہمیں یہ حکم دیا گیا کہ ہم (رکوع کے دوران) اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھیں۔

### شرح

تمام فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے: رکوع کے دوران تطبیق کا حکم منسوخ ہے۔ مشہور جنابی فقیہ امام موفق الدین جنابی تحریر کرتے ہیں: اسلاف میں سے بعض حضرات تطبیق کے قائل ہیں اور اس کا طریقہ یہ ہے نمازی اپنی ایک ہتھیلی کو دوسری پر رکھے اور پھر رکوع کے دوران دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں کے درمیان رکھے۔ ابتدائے اسلام میں ایسا ہوتا تھا مگر پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا۔

اس کے بعد ابن قدامہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے جسے امام نسائی رحمہ اللہ نے بھی یہاں نقل کیا ہے۔

مشہور حنفی فقیہ امام ابو جعفر طحاوی نے اپنی کتاب ”شرح معانی الآثار“ کتاب الصلوة میں رکوع میں تطبیق کے موضوع پر ایک

10- اخرجہ البخاری فی الاذان، باب وضع الاكف على الركبتين في الركوع (الحديث 790) بمعناه . واخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب الندب الى وضع الايدي على الركبتين في الركوع و نسخ التطبيق (الحديث 29 و 30 و 31) . واخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب نسخ اليدين على الركبتين (الحديث 867) بنحوه . واخرجه النسائي في التطبيق، نسخ ذلك (الحديث 1032) . واخرجه الترمذی في الصلاة، باب ما جاء في وضع اليدين على الركبتين في الركوع (الحديث 259) مختصراً . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب وضع اليدين على الركبتين (الحديث 873) بنحوه مختصراً . تحفة الاشراف (3929) .

باقاعدہ باب تحریر کیا ہے۔ انہوں نے سب سے پہلے علقمہ اور اسود کے حوالے سے وہی حدیث نقل کی ہے جو اس سے پہلے امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ ذکر کر چکے ہیں۔ اس کے بعد انہوں نے اس روایت کے مختلف طرق بیان کئے ہیں۔ پھر انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے وہ روایت نقل کی ہے جو موقوف ہے اور جسے اگلے باب میں امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے۔

جس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ قول منقول ہے: تمہارے لئے یہ چیز سنت قرار دی گئی ہے، تم گھٹنوں کو تھام کے رکھو۔ اس کے بعد امام طحاوی نے مختلف روایات نقل کی ہیں، جس میں یہ بات مذکور ہے، صحابہ کرام رکوع کرتے ہوئے گھٹنوں کو پکڑا کرتے تھے۔ وہ تطبیق نہیں کیا کرتے تھے۔ ان روایات کو نقل کرنے کے بعد امام طحاوی تحریر کرتے ہیں۔

ہم نے جو کچھ ذکر کیا ہے اس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے، تطبیق کا حکم منسوخ ہے۔\*

1032- أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ مِصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَكَعْتُ فَطَبَّقْتُ فَقَالَ أَبِي إِنَّ هَذَا شَيْءٌ كُنَّا نَفْعَلُهُ ثُمَّ ارْتَفَعْنَا إِلَى الرَّكْبِ ☆ ☆ مصعب بن سعد بیان کرتے ہیں میں رکوع میں گیا، میں نے تطبیق کی تو میرے والد نے فرمایا: یہ طریقہ ہم پہلے استعمال کیا کرتے تھے، پھر ہمیں گھٹنوں کی طرف بلند ہو گئے۔ (یعنی ہم نے گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا شروع کر دیا)۔

### 3- باب الإِمْسَاكِ بِالرُّكْبِ فِي الرُّكُوعِ

باب: رکوع کے دوران گھٹنے کو تھامنا (یعنی گھٹنے پر ہاتھ رکھنا)

1033- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُمَرَ قَالَ سُنَّتُ لَكُمْ الرُّكْبُ فَأَمْسِكُوا بِالرُّكْبِ . ☆ ☆ ابو عبد الرحمن، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے لیے گھٹنوں (کو پکڑنے کو) مسنون قرار دیا گیا ہے، تو تم لوگ گھٹنوں کو پکڑا کرو۔

شرح

اس باب کا عنوان امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ تجویز کیا ہے، رکوع کے دوران گھٹنوں کو پکڑنا چاہئے، کیونکہ سابقہ ابواب میں امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے تطبیق کے بارے میں روایات نقل کی تھیں اور تطبیق کا حکم منسوخ ہونے کے بارے میں اس باب میں انہوں نے

\* (شرح معانی الآثار، کتاب نماز کا بیان باب: رکوع میں تطبیق کا حکم)

1032- تقدم في التطبيق، نسخ ذلك (الحديث 1031).

1033- أخرجه الترمذی في الصلاة، باب ما جاء في وضع اليدين على الركبتين في الركوع (الحديث 258). وأخرجه النسائي في التطبيق،

الإمسالك بالركب في الركوع (الحديث 1034) بنحوه. بحفظه الأشراف (10482).

رکوع کا صحیح طریقہ بیان کیا ہے۔ رکوع کا صحیح طریقہ یہ ہے انسان رکوع میں گھٹنے کو پکڑے گا اس حوالے سے انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ایک ”موقوف“ روایت ذیل کے طور پر پیش کی ہے جس کو انہوں نے دو مختلف اسناد کے ساتھ یہاں نقل کیا ہے۔

1034 - أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ نَصْرِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ قَالَ قَالَ عُمَرُ إِنَّمَا السُّنَّةُ الْأَخْذُ بِالرُّكْبِ .

☆☆ ابو عبد الرحمن سلمی بیان کرتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: (رکوع کے دوران) سنت یہ ہے گھٹنوں کو پکڑا جائے۔

#### 4 - باب مَوَاضِعِ الرَّاحَتَيْنِ فِي الرُّكُوعِ

باب: رکوع کے دوران ہتھیلیاں رکھنے کی جگہ

1035 - أَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ فِي حَدِيثِهِ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَالِمٍ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا مَسْعُودٍ فَقُلْنَا لَهُ حَدَّثَنَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَقَامَ بَيْنَ أَيْدِينَا وَكَبَّرَ فَلَمَّا رَكَعَ وَضَعَ رَاحَتَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَجَعَلَ أَصَابِعَهُ أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ وَجَافَى بِمِرْفَقَيْهِ حَتَّى اسْتَوَى كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقَامَ حَتَّى اسْتَوَى كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ .

☆☆ سالم بیان کرتے ہیں ہم لوگ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے ان سے کہا کہ آپ ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے طریقے کے بارے میں بتائیں وہ ہمارے سامنے کھڑے ہو گئے انہوں نے تکبیر کہی جب وہ رکوع میں گئے تو انہوں نے اپنی دونوں ہتھیلیاں اپنے گھٹنوں پر رکھیں اور اپنی انگلیاں گھٹنوں سے نیچے رکھیں اور اپنی دونوں کہنیاں (پہلو سے) دور رکھیں یہاں تک کہ ہر عضو بالکل سیدھا ہو گیا پھر وہ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے ہوئے کھڑے ہو گئے اور ان کا ہر عضو بالکل سیدھا ہو گیا (یعنی وہ اطمینان سے رکوع میں گئے اور اطمینان سے کھڑے ہو گئے)۔

#### 5 - باب مَوَاضِعِ أَصَابِعِ الْيَدَيْنِ فِي الرُّكُوعِ

باب: رکوع کے دوران ہاتھوں کی انگلیاں رکھنے کی جگہ

1036 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّهَاقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ الْأَصْلِيُّ لَكُمْ كَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَقُلْنَا بَلَى .

1034- تقدم في التطبيق، الامساك بالركب في الركوع (الحديث 1033) .

1035- اخرج ابو داود في الصلاة، باب صلاة من لا يقيم صلبه في الركوع و السجود (الحديث 863) مطولاً . و اخرج النسائي في التطبيق،

باب مواضع اصابع اليدين في الركوع (الحديث 1036) مطولاً و الحديث عند: النسائي في التطبيق، باب التجافي الركوع (الحديث 1037) .

تحفة الاشراف (9985) .

1036- تقدم في التطبيق، باب مواضع الراحتين في الركوع (الحديث 1035) .

فَقَامَ فَلَمَّا رَكَعَ وَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَجَعَلَ أَصَابِعَهُ مِنْ وَّرَائِهِ رُكْبَتَيْهِ وَجَافَى إِبْطِيئِهِ حَتَّى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَامَ حَتَّى اسْتَوَى كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ ثُمَّ سَجَدَ فَجَافَى إِبْطِيئِهِ حَتَّى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ ثُمَّ قَعَدَ حَتَّى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ ثُمَّ سَجَدَ حَتَّى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ ثُمَّ صَنَعَ كَذَلِكَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَهَكَذَا كَانَ يُصَلِّي بِنَا .

☆ ☆ ابو عبد اللہ سالم حضرت عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے فرمایا: کیا میں تم لوگوں کو اسی طرح سے نماز ادا کر کے نہ دکھاؤں جس طرح میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے؟

(راوی کہتے ہیں:) ہم نے جواب دیا: جی ہاں! تو وہ کھڑے ہوئے جب وہ رکوع میں گئے تو انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھے اور اپنی انگلیاں گھٹنوں سے نیچے رکھیں انہوں نے اپنی بغلوں کو کشادہ رکھا (یعنی کہنیوں کو پہلو سے دور رکھا) یہاں تک کہ ان کا ہر عضو اپنی جگہ پر آ گیا پھر انہوں نے اپنا سر اٹھایا اور کھڑے ہوئے یہاں تک کہ ان کا ہر عضو اپنی جگہ پر آ گیا پھر جب وہ سجدے میں گئے تو انہوں نے اپنی بغلوں کو کشادہ رکھا (یعنی کہنی پہلو سے دور رکھی) یہاں تک کہ ان کا ہر عضو اپنی جگہ پر ٹھہر گیا پھر وہ سجدے میں گئے یہاں تک کہ ان کا ہر عضو اپنی جگہ پر ٹھہر گیا پھر انہوں نے چار رکعات کو اسی طرح ادا کیا پھر وہ بولے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اسی طرح نماز پڑھایا کرتے تھے۔

شرح

یہ اور اس کے ساتھ آگے آنے والے ابواب کے تحت نقل ہونے والی روایات میں رکوع کرنے کا طریقہ بیان کیا گیا ہے۔ اس لئے ہم مختصر طور پر رکوع کے احکام بیان کریں گے۔

## رکوع کرنا نماز میں فرض ہے

رکوع کا لغوی مطلب جھک جانا ہے جبکہ شرعی طور پر اس سے مراد سر اور پشت کو ایک ساتھ طریقے سے جھکانا ہے آدمی کے دونوں ہاتھ اس کے گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔ اس کی کم از کم مقدار یہ ہے آدمی اتنا جھک جائے کہ اس کے دونوں ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں اور اس کی کامل ترین مقدار یہ ہے انسان کی کمر اور گردن اس طرح سے سیدھی ہو کہ وہ ایک تختہ ہے۔ رکوع کے دوران دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھنا سنت ہے۔ اس طرح کہ انگلیاں درمیانے طور پر نہ بالکل بند ہوں نہ بالکل کھلی ہوئی ہوں۔

رکوع کے دوران آدمی نہ اپنے سر کو اوپر کی طرف کرے گا نہ نیچے کی طرف اس دوران اپنی کہنیاں اپنے پہلو الگ رکھے گا۔ تاہم یہ حکم مردوں کے لئے ہے خواتین کے لئے حکم یہ ہے وہ خود کو سمیٹ کر رکوع کریں گی۔ رکوع کے فرض ہونے کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے۔

”اے ایمان والو! رکوع کرو۔“ (الحج: 77)

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں ترجمہ الباب میں ہاتھوں کی انگلیوں کا ذکر کیا ہے جبکہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ”صحیح“ میں ہتھیلیاں گھٹنوں پر رکھنے کا ذکر کیا ہے۔

اس کی وضاحت کرتے ہیں علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات تحریر کی ہے: سفیان ثوری، امام اوزاعی، ابن سیرین، حسن بصری، امام ابوحنیفہ، امام شافعی، امام احمد بن حنبل (رحمۃ اللہ علیہم)، ان کے اصحاب یہ سب حضرات (صحیح بخاری میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول) حدیث کی بنیاد پر یہ کہتے ہیں: نمازی جب رکوع کرے گا تو اس وقت اپنے ہاتھوں کے ذریعے اپنے گھٹنے کو پکڑے گا اور اپنی انگلیوں کو کشادہ رکھے گا۔\*

.....

## 6 - باب التَّجَافِي فِي الرُّكُوعِ

باب: رکوع کے دوران (کہنیوں کو پہلو سے) پرے رکھنا

1037 - أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ عُثَيْبَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ الْأُرَيْطِيُّ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيَ قُلْنَا بَلَى - فَقَامَ فَكَبَّرَ فَلَمَّا رَكَعَ جَافَى بَيْنَ ابْطِئِهِ حَتَّى لَمَّا اسْتَعْقَرَ كُلَّ شَيْءٍ مِنْهُ رَفَعَ رَأْسَهُ فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ هَكَذَا وَقَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي .

☆☆ سالم برادریان کرتے ہیں حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تم لوگوں کو دکھاؤں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح نماز ادا کیا کرتے تھے؟ ہم نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے تکبیر کہی جب وہ رکوع میں گئے تو انہوں نے اپنی دونوں بغلوں کو الگ رکھا (یعنی کہنی کو پہلو سے دور رکھا) یہاں تک کہ ان کا ہر عضو اپنی جگہ پر ٹھہر گیا (یعنی انہوں نے اطمینان سے رکوع کیا) پھر انہوں نے اپنا سر اٹھایا اور اسی طرح چار رکعات ادا کیں انہوں نے فرمایا: میں نے اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

## 7 - باب الإِعْتِدَالِ فِي الرُّكُوعِ

باب: رکوع میں اعتدال کرنا

1038 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَكَعَ اعْتَدَلَ فَلَمْ يَنْصِبْ

\* عمدۃ القاری کتاب نماز کے طریقے کے ابواب، باب رکوع کے دوران ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر رکھنا۔



رَأْسُهُ وَلَمْ يُقِنِّعُهُ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ .

☆☆ حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع میں جاتے تھے تو اعتدال کیا کرتے تھے یعنی آپ اپنے سر کو نہ اوپر اٹھاتے تھے اور نہ ہی بالکل جھکا دیتے تھے اور آپ اپنے دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھا کرتے تھے۔

شرح

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں جو روایت نقل کی ہے اس سے ملتی جلتی ایک روایت امام ابن ابی شیبہ نے بھی اپنی ”مصنف“ میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کی ہے، وہ بیان کرتی ہیں۔

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع میں جاتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر کو اوپر کی طرف اٹھاتے نہیں تھے اور نیچے کی طرف جھکاتے بھی نہیں تھے بلکہ سر کو درمیانی حالت میں رکھتے تھے۔“

.....

## 8- باب النَّهْيِ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ

باب: رکوع کے دوران قرأت کرنے کی ممانعت

1039 - أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقِسِيِّ وَالْحَرِيرِ وَخَاتِمِ الذَّهَبِ وَأَنْ أَقْرَأَ وَأَنَا رَاكِعٌ وَقَالَ مَرَّةً أُخْرَى وَأَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کسی (مخصوص قسم کا ریشمی کپڑا) ریشم سونے کی انگٹھی (پہنے) سے منع کیا ہے اور اس بات سے منع کیا ہے میں رکوع کے دوران قرأت کروں۔  
راوی نے ایک مرتبہ الفاظ کچھ مختلف نقل کیے ہیں۔

شرح

اس بات پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے رکوع کے دوران قرأت کرنا ممنوع ہے، کیونکہ رکوع کا مخصوص محل تسبیح کرنا اور ذکر اذکار کرنا ہے۔

1038- اخرجہ البخاری فی الاذان، باب سنة الجلوس فی التشهد (الحديث 828) بمعناه مطولاً . و اخرجہ الترمذی فی الصلاة، باب (منه) (الحديث 304 و 305) مطولاً . و اخرجہ ابن ماجه فی اقامة الصلاة والسنة فيها، باب اتمام الصلاة (الحديث 1061) مطولاً . و الحديث عند: ابي داود فی الصلاة، باب من ذكر التورك في الرابعة (الحديث 963 و 964 و 965) . والنسائي فی التطبيق، باب فتح اصابع الرجلين فی السجود (الحديث 1100) ، و فی السهلو، باب رفع اليدين فی القيام الى الركعتين الآخريتين (الحديث 1180) ، و باب صفة الجلوس فی الركعة التي يقضى فيها الصلاة (الحديث 1261) . و ابن ماجه فی اقامة الصلاة والسنة فيه، باب افتتاح الصلاة (الحديث 803) ، و باب رفع اليدين اذا ركع و اذا رفع راسه من الركوع (الحديث 862) . تحفة الاشراف (11897) .  
1039- انفرد به النسائي و سيأتي فی الزينة، حديث عبدة (الحديث 5198 و 5199 و 5200) تحفة الاشراف (10238 و 19001) .

1040 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتِمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْقِرَاءَةِ رَاكِعًا وَعَنِ الْقِسِيِّ وَالْمَعْصُفِرِ .

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی انگوٹھی پہننے، رکوع کے دوران قرأت کرنے اور قسی اور معصفر (مخصوص قسم کے دو کپڑے) استعمال کرنے سے منع کیا ہے۔

1041 - أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ دَاوُدَ الْمُنْكَدِرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَقُولُ نَهَاكُمْ عَنْ تَخْتِمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقِسِيِّ وَعَنْ لُبْسِ الْمُقَدَّمِ وَالْمَعْصُفِرِ وَعَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ .

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس بات سے منع کیا ہے میں یہ نہیں کہتا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تم لوگوں کو اس بات سے منع کیا ہے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے) سونے کی انگوٹھی پہننے، قسی لباس پہننے، مقدم لباس پہننے، معصفر لباس پہننے اور رکوع کے دوران قرأت کرنے سے منع کیا ہے۔

1042 - أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ حَمَّادٍ رُغْبَةُ عَنِ اللَّيْثِ عَنِ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُولُ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتِمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقِسِيِّ وَالْمَعْصُفِرِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَأَنَا رَاكِعٌ .

☆ ☆ ابراہیم بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی انگوٹھی پہننے، قسی اور معصفر لباس پہننے اور رکوع کے دوران قرأت کرنے سے منع کیا ہے۔

1043 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي

1040- إخراجہ مسلم فی الصلاة، باب النهی عن قراءة القرآن فی الركوع والسجود (الحديث 212 و 213) مختصراً. وإخرجه النسائی فی التطبيق، النهی عن القراءة فی الركوع (الحديث 1041) مطولاً. وباب النهی عن القراءة فی السجود (الحديث 1117) مطولاً، و فی الزینة، خاتم الذهب (الحديث 5187 و 5188)، والنهی عن لبس خاتم الذهب (الحديث 5282) تحفة الاشراف (10194) .

1041- تقدم فی التطبيق، النهی عن القراءة فی الركوع (الحديث 1040) .

1042- إخراجہ مسلم فی الصلاة، باب النهی عن قراءة القرآن من الركوع والسجود (الحديث 210 و 211 و 213) مختصراً، و فی اللباس و الزینة، باب النهی عن لبس الرجل الثوب المعصفر (الحديث 29 و 30 و 31) . وإخرجه ابوداؤد فی اللباس، باب من كرهه (الحديث 4044 و 4045) . وإخرجه الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء فی النهی عن القراءة فی الركوع والسجود (الحديث 264)، و فی لبس، باب ما جاء فی كراهية خاتم الذهب (الحديث 1737) . وإخرجه النسائی فی التطبيق، النهی عن القراءة فی الركوع (الحديث 3 و 10) مختصراً .

و باب النهی عن القراءة فی السجود (الحديث 1118)، و فی الزینة، خاتم الذهب (الحديث 5189 و 5190 و 5193 و 94 و 95) .

علی بن ابی حنیفہ (الحديث 5195 و 5196 و 5197)، والنهی عن لبس خاتم الذهب (الحديث 5283 و 5284 و 28 و 29 و 5287) .

و ذکر النهی عن لبس المعصفر (الحديث 5333) . والحديث عند: الترمذی فی اللباس، باب ما جاء فی كراهية المعصفر (الحديث 1725)، و النسائی فی الزینة، خاتم الذهب (الحديث 5192) . وابن ماجه فی اللباس، باب كراهية المعصفر (الحديث 3602)، و باب النهی عن خاتم الذهب (الحديث 3642) تحفة الاشراف (10179) .

1043- تقدم فی التطبيق، النهی عن القراءة فی السجود (1042) .

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبِّسِ الْقَيْسِيِّ وَالْمُعْصَفِرِ وَعَنْ تَخْتُمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْفِرَاةِ فِي الرُّكُوعِ .  
 ☆ ☆ ابراہیم بن عبد اللہ اپنے والد کے حوالے سے حضرت علیؑ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے قسی اور مصفر پہننے، سونے کی انگوٹھی پہننے اور رکوع میں قرأت کرنے سے منع کیا ہے۔

## 9 - باب تَعْظِيمِ الرَّبِّ فِي الرُّكُوعِ

باب: رکوع کے دوران پروردگار کی عظمت کا اعتراف کرنا

1044 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُهَيْمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّتَارَةَ وَالنَّاسُ صُفُوفٌ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - فَقَالَ "أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مَبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تَرَى لَهُ - ثُمَّ قَالَ - إِلَّا إِنِّي نَهَيْتُ أَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا فَأَمَّا الرُّكُوعُ فَعَظِّمُوا فِيهِ الرَّبَّ وَأَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ فَمَنْ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ ."

☆ ☆ حضرت عبد اللہ بن عباسؓ نے پروردگار کی عظمت کا اعتراف کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے پردہ ہٹایا، لوگ اُس وقت صفوں میں کھڑے ہو کر حضرت ابوبکرؓ کی اقتداء میں نماز ادا کر رہے تھے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! نبوت کے مبشرات میں سے اب صرف سچے خواب ہی باقی رہ گئے ہیں، جنہیں کوئی مسلمان دیکھتا ہے یا جو اسے دکھائے جاتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے اس بات سے منع کیا گیا ہے، میں رکوع یا سجدے کی حالت میں قرأت کروں، جہاں تک رکوع کا تعلق ہے، تو تم اس میں اپنے پروردگار کی عظمت کا اعتراف کرو (یعنی سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ پڑھو) اور جہاں تک سجدے کا تعلق ہے، تو تم اس میں بھرپور طریقے سے دعا مانگو، کیونکہ وہ اس لائق ہے، اسے قبول کیا جائے۔

### شرح

اس حدیث میں اور اس کے بعد آنے والے ابواب کے بعد نقل ہونے والی احادیث میں اس بات کا تذکرہ ہے نبی اکرم ﷺ رکوع کے دوران مختلف الفاظ میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کیا کرتے تھے۔

امام بخاریؒ نے صحیح بخاری میں رکوع کے دوران دعا مانگنے کے بارے میں ایک باب قائم کیا ہے جس میں منقول حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے حافظ بدرالدین محمود عینی تحریر کرتے ہیں:

سجدہ کے دوران اور رکوع کے دوران ذکر کرنا سنت ہے، تاہم اس کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

امام شافعی، امام احمد بن حنبل، اسحاق بن راہویہ، داؤد ظاہری (رحمہم اللہ) اس بات کے قائل ہیں، جن دعاؤں کا تذکرہ

1044- أخرجه مسلم في الصلاة، باب النهي عن قراءة القرآن في الركوع والسجود (الحديث 207). وأخرجه أبو داود في الصلاة، باب في

الدعاء في الركوع والسجود (الحديث 876). وأخرجه النسائي في التطبیق، باب الأمر بالاجتهاد في الدعاء في السجود (الحديث 1119).

بنحوه. والحديث عند: ابن ماجه في تعبير الروایا، باب الروایا الصالحة يراها المسلم أو ترى له (الحديث 3899). تحفة الاشراف (5812).

احادیث میں مذکور ہے نمازی ان میں سے جو چاہے دعا پڑھ سکتا ہے خواہ آدمی فرض نماز ادا کر رہا ہو یا نفل نماز ادا کر رہا ہو۔  
 رکوع اور سجدے کے دوران جو تسبیحات پڑھی جاتی ہیں ان کے شرعی حکم میں بھی فقہائے کے مابین اختلاف پایا جاتا ہے۔  
 امام مالک، امام ابو حنیفہ اور امام شافعی (رضی اللہ عنہم) کے نزدیک ان تسبیحات کو پڑھنا سنت ہے، اگر کوئی ان کو ترک کر دیتا ہے تو  
 وہ گناہ گار نہیں ہوگا اور اس شخص کی نماز درست ہوگی خواہ وہ شخص بھول کر ان تسبیحات کو ترک کر دیتا ہے یا جان بوجھ کر انہیں ترک  
 کرتا ہے، تاہم ان تسبیحات کو جان بوجھ کر ترک کرنا مکروہ ہے۔

امام احمد بن حنبل (رضی اللہ عنہ) اور اسحاق بن راہویہ (رضی اللہ عنہ) کے نزدیک ان تسبیحات کو پڑھنا واجب ہے، اگر کوئی شخص جان بوجھ کر  
 انہیں ترک کر دیتا ہے تو اس کی نماز باطل ہوگی۔ اگر اس نے بھول کر انہیں ترک کیا ہو نماز باطل نہیں ہوگی۔\*  
 اگلی روایات میں امام نسائی (رضی اللہ عنہ) نے وہ الفاظ نقل کئے ہیں جو نبی اکرم ﷺ رکوع کے دوران دعا کے طور پر پڑھتے تھے یا  
 تسبیح کے طور پر پڑھا کرتے تھے۔

## 10 - باب الذِّكْرِ فِي الرُّكُوعِ

باب: رکوع کے دوران ذکر کرنا

1045 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُيَيْدَةَ عَنِ  
 الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْأَخْنَفِ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرٍ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَكَعَ  
 فَقَالَ فِي رُكُوعِهِ "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ" وَفِي سُجُودِهِ "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى"  
 ☆☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی جب آپ ﷺ رکوع میں  
 گئے تو آپ نے رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ پڑھا اور سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى پڑھا۔

## 11 - باب نَوْعِ الْآخَرِ مِنَ الذِّكْرِ فِي الرُّكُوعِ

باب: رکوع کے دوران ایک دوسری قسم کا ذکر

1046 - أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَيَزِيدٌ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ أَبِي

\* عمدة القاری، نماز کے طریقے کے متعلق ابواب، رکوع کے دوران دعا مانگنا۔

1045- تقدم في الافتتاح، تعوذ القاری، اذا مر بآية عذاب (الحديث 1007).

1046- أخرجه البخاری في الاذان، باب الدعاء في الركوع (الحديث 794)، وباب التسيح و الدعاء في السجود (الحديث 817)، وفي  
 المغازي، باب 51. (الحديث 4293)، وفي التفسير، سورة (اذا جاء نصر الله) وباب 2. (الحديث 4968). وأخرجه مسلم في الصلاة،  
 باب ما يقال في الركوع و السجود (الحديث 217). وأخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب في الدعاء في الركوع و السجود (الحديث 877).  
 وأخرجه النسائي في التطبيق، نوع آخر (الحديث 1121)، و نوح آخر (الحديث 1122). وأخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب  
 التسيح في الركوع و السجود (الحديث 889). والحديث عند: البخاری في التفسير، سورة (اذا جاء نصر الله) باب 1. (الحديث  
 4967). و مسلم في الصلاة، باب ما يقال في الركوع و السجود (الحديث 218 و 219). تحفة الاشراف (17635).

الضَّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ "سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي".

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ اپنے رکوع اور سجدے کے دوران بکثرت یہ دعا مانگا کرتے تھے:

”تو پاک ہے (اے) ہمارے پروردگار ہر طرح کی حد تیرے لیے مخصوص ہے اے اللہ! تو میری مغفرت کر دے۔“

## 12 - باب نَوْعِ الْآخِرِ مِنْهُ

باب: ایک اور قسم کا ذکر

1047 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَنْبَأَنِي قَتَادَةُ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ "سُبُوحٌ قُدُوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ".

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ رکوع میں یہ پڑھا کرتے تھے: "وہ ذات انتہائی پاک ہے انتہائی مقدس ہے جو فرشتوں اور روح الامین کا پروردگار ہے۔"

## 13 - باب نَوْعِ الْآخِرِ مِنَ الذِّكْرِ فِي الرُّكُوعِ

باب: رکوع کے دوران ذکر کی ایک اور قسم

1048 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ - يَعْنِي النَّسَائِيَّ - قَالَ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ مَعَاوِيَةَ - يَعْنِي ابْنَ صَالِحٍ - عَنْ أَبِي قَيْسٍ الْكِنْدِيِّ - وَهُوَ عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ - قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قُمْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَلَمَّا رَكَعَ مَكَتَ قَدَرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ "سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ".

☆☆ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک رات میں نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں کھڑا ہو گیا جب آپ رکوع میں گئے تو آپ اتنی دیر رکوع میں ٹھہرے رہے جتنی دیر میں سورۃ البقرۃ تلاوت کی جاسکتی ہے آپ ﷺ رکوع کے دوران یہی پڑھتے رہے:

”پاک ہے وہ ذات! جو غلبہ بادشاہی، کبریائی اور عظمت کی مالک ہے۔“

1047- اخرجہ مسلم فی الصلاة، باب ما یقال فی الرکوع و السجود (الحديث 223 و 224). و اخرجہ ابوداؤد فی الصلاة، باب ما یقول الرجل فی رکوعه و سجوده (الحديث 872) و اخرجہ النسائی فی التطبيق، نوع آخر (الحديث 1133). تحفة الاشراف (17664).  
1048- اخرجہ ابوداؤد فی الصلاة، باب ما یقول الرجل فی رکوعه و سجوده (الحديث 873) مطولاً. و اخرجہ الترمذی فی الشمائل، باب ما جاء فی صوم رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 296) مطولاً. و اخرجہ النسائی فی التطبيق، نوع آخر (الحديث 1131) مطولاً. تحفة الاشراف (10912).

1888

Handwritten header text, possibly a date or location.

Handwritten title or section header.

Handwritten text, possibly a date or reference.

First main paragraph of handwritten text.

Second main paragraph of handwritten text.

Handwritten text, possibly a date or reference.

Handwritten text, possibly a date or reference.

Third main paragraph of handwritten text.

Fourth main paragraph of handwritten text.

Fifth main paragraph of handwritten text.

Sixth main paragraph of handwritten text, including a signature or name at the bottom.

1051 - أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ حُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَذَكَرَ الْآخَرَ قَبْلَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا لَامَ يُصَلِّي تَطَوُّعًا يَقُولُ إِذَا رَكَعَ "اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسَلَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ أَنْتَ رَبِّي خَشَعْتُ سَمْعِي وَبَصَرِي وَلَحْيِي وَذِمِّي وَمَنْعِي وَعَصِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ."

☆ ☆ حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نفل نماز ادا کرنے کے لیے کھڑے ہوتے تھے تو رکوع میں یہ پڑھا کرتے تھے:

"اے اللہ! میں نے تیرے لیے رکوع کیا ہے تجھ پر ایمان لایا ہوں تیری فرمانبرداری اختیار کی ہے میں تجھ پر توکل کرتا ہوں تو میرا پروردگار ہے میری سماعت میری بصارت میرا گوشت میرا خون میرا گودا میرے پٹھے اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکے ہوئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔"

## 16 - باب الرخصة في ترك الذكر في الركوع

باب: رکوع کے دوران ذکر کو ترک کرنے کی اجازت

1052 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى الزُّرْقِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمِّهِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ وَكَانَ بَدْرِيًّا قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمُقُهُ وَلَا يَشْعُرُ ثُمَّ انْصَرَفَ فَاتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ "ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ" قَالَ لَا أَدْرِي فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّلَاثَةِ قَالَ وَالَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ لَقَدْ جَهِدْتُ فَعَلِمْنِي وَأَرْنِي . قَالَ "إِذَا أَرَدْتَ الصَّلَاةَ فَتَوَضَّأْ فَأَحْسِنِ الْوُضُوءَ ثُمَّ قُمْ فَمَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ ثُمَّ كَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ رَأْسَكَ حَتَّى تَطْمَئِنَّ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا فَإِذَا صَنَعْتَ ذَلِكَ فَقَدْ قَضَيْتَ صَلَاتَكَ وَمَا انْتَقَصَتْ مِنْ ذَلِكَ فَإِنَّمَا تَنْقُصُهُ مِنْ صَلَاتِكَ ."

☆ ☆ علی بن یحییٰ اپنے والد کے حوالے سے ان کے چچا حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں یہ بدری صحابی ہیں وہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے اسی دوران ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اس نے

1051- انفرادیہ النسائی . والحديث عند : النسائی فی الافتتاح ، نوح آخر من الذکر و الدعاء بین التکبیر و القراءة (الحديث 897) ، ولی التطبيق ، نوع آخر (الحديث 1127) . تحفة الاشراف (11230) .

1052- اخرجه ابو داؤد فی الصلاة ، باب صلاة من لا یلیم صلبه فی الركوع و السجود (الحديث 857 و 858 و 859 و 860 و 861) . واخرجه الترمذی فی الصلاة ، باب ما جاء فی وصف الصلاة (الحديث 302) . واخرجه النسائی فی التطبيق ، باب الرخصة فی ترک الذکر فی السجود (الحديث 1135) ، وفي السهو ، باب الل ما یجزی من عمل الصلاة (الحديث 1312) . و بالحديث عند : النسائی فی الاذان ، الاقامة لمن یصلی وحده (الحديث 666) . و ابن ماجه فی الطهارة ، و سننها ، باب ما جاء فی الوضوء علی ما امر الله تعالی (الحديث 460) . تحفة الاشراف (3604) .

نماز ادا کی، نبی اکرم ﷺ اس کا جائزہ لے رہے تھے لیکن اسے اس بات کا اندازہ نہیں تھا جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوا تو نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور آپ کو سلام کیا، نبی اکرم ﷺ نے اسے سلام کا جواب دیا اور ارشاد فرمایا: تم والیں جاؤ اور (دو رکوع) نماز ادا کرو، کیونکہ تم نے (صحیح طریقے سے) نماز ادا نہیں کی ہے۔ (ایسا دو یا تین مرتبہ ہوا) راوی کہتے ہیں: مجھے نہیں معلوم دوسری یا شاید تیسری مرتبہ اس شخص نے عرض کی: اس ذات کی قسم! جس نے آپ پر کتاب نازل کی ہے میں نے تو اپنی طرف سے پوری کوشش کی ہے، تو آپ مجھے تعلیم دیں اور مجھے سکھائیں (کہ میں کیسے نماز ادا کروں؟) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم نماز کا ارادہ کرو تو پہلے وضو کرو اور اچھی طرح سے وضو کرو پھر تم کھڑے ہو کر قبلہ کی طرف رخ کرو پھر گھبیر گھبیر پھر قرأت کرو پھر رکوع کرو اور اطمینان سے رکوع کرو پھر اپنے سر کو اٹھاؤ اور سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر سجدے میں جاؤ اور اطمینان سے سجدہ کرو پھر اپنے سر کو اٹھاؤ اور اطمینان سے بیٹھ جاؤ پھر سجدے میں جاؤ اور اطمینان سے سجدہ کرو جب تم ایسا کر لو گے تم اپنی نماز مکمل ادا کر لو گے اگر تم اس میں کمی کرتے ہو تو اسی حساب سے تمہاری نماز میں کمی ہو جائے گی۔

## 17 - باب الْأَمْرِ بِاتِّمَامِ الرُّكُوعِ

باب: رکوع پورا کرنے کا حکم

1053 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ

يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اتِمُّوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ إِذَا رَكَعْتُمْ وَسَجَدْتُمْ."

☆ ☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب تم لوگ رکوع میں جاؤ اور سجدہ کرو، تو رکوع و سجدہ مکمل کیا کرو۔"

شرح

اس حدیث میں رکوع اور سجدے کو مکمل کرنے کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے انسان اطمینان کے ساتھ رکوع اور

سجدہ کرے جلد بازی میں انہیں ادا نہ کرے۔

رکوع اور سجدے کو اطمینان اور اعتدال کے ساتھ ادا کرنا امام ابو حنیفہ اور امام محمد رضی اللہ عنہما کے نزدیک واجب ہے۔

امام ابو یوسف اور امام شافعی رضی اللہ عنہما اس بات کے قائل ہیں، ایک تسبیح کی مقدار کے برابر یعنی ایک مرتبہ "سبحان اللہ" کہنے

میں جتنا وقت لگتا ہے اتنی دیر تک اطمینان اور اعتدال کے ساتھ رکوع اور سجدہ کرنا فرض ہے۔

لیکن اگر کوئی شخص اس اطمینان کو ترک کر دیتا ہے، تو امام ابو حنیفہ اور امام محمد رضی اللہ عنہما کے نزدیک اس کی نماز جائز ہوگی، لیکن

امام ابو یوسف اور امام شافعی رضی اللہ عنہما کے نزدیک نماز جائز نہیں ہوگی۔

امام ابو یوسف اور امام شافعی رضی اللہ عنہما کی دلیل وہ روایت ہے جس میں نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو تیزی سے نماز ادا کرنے



پر نماز دہرانے کا حکم دیا تھا۔

اس کے جواب میں احناف یہ دلیل پیش کرتے ہیں رکوع اور سجدے کا فرض ہونا قرآن کی نص سے ثابت ہے قرآن نے مطلق طور پر رکوع کرنے یا سجدہ کرنے کا حکم دیا ہے۔

جبکہ تیزی کے ساتھ نماز ادا کرنے والے کو دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم دینا خبر واحد سے ثابت ہے اور اصول یہ ہے: خبر واحد کے ذریعے قرآن کے مطلق حکم کو مقید نہیں کیا جاسکتا۔ اس لئے ہم اصل رکوع اور سجدے کو فرض قرار دیں گے تاہم حدیث کے مطابق فتویٰ دیتے ہوئے اطمینان سے رکوع اور سجدہ کرنے کو واجب قرار دیں گے۔

.....

## 18 - باب رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الرَّفْعِ مِنَ الرُّكُوعِ

باب: رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین کرنا

1054 - أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ قَيْسِ بْنِ سُلَيْمٍ الْعَنْبَرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ صَلَّى خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُهُ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا قَالَ "سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" هَكَذَا وَأَشَارَ قَيْسٌ إِلَى نَحْوِ الْأَذْنَيْنِ .

☆☆ علقمہ بن وائل بیان کرتے ہیں میرے والد (حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہما) نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے وہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی تو میں نے آپ کو نماز کے آغاز میں رکوع میں جاتے ہوئے اور اس وقت جب آپ ﷺ نے سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ پڑھا (ان تمام مقامات پر) اس طرح سے رفع یدین کرتے ہوئے دیکھا۔ قیس نامی راوی نے اپنے کانوں کی طرف اشارہ کر کے یہ روایت بیان کی ہے۔

شرح

رکوع سے اٹھنے کے بعد رفع یدین کرنا احناف کے نزدیک منسوخ ہے۔

علامہ ابن عبدالبر اندلسی تحریر کرتے ہیں: ابن القاسم نے امام مالک رحمہ اللہ کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے: ان کے نزدیک نماز کے آغاز میں تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کیا جائے گا اس کے علاوہ رفع یدین نہیں کیا جائے گا۔

وہ فرماتے ہیں: امام مالک رحمہ اللہ نماز میں رفع یدین کرنے کو ضعیف سمجھتے تھے۔

وہ یہ فرماتے تھے: اگرچہ تکبیر تحریمہ میں ہی کیوں نہ ہو (یعنی یہ بھی ضعیف ہے)

اہل کوفہ، امام ابوحنیفہ، سفیان ثوری، حسن بن حمی اور کوفہ کے تمام فقہاء خواہ وہ پہلے زمانوں کے ہوں یا بعد کے ہوں سب اسی بات کے قائل ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما ان کے اصحاب اور ان کے پیروکاروں کا بھی یہی موقف ہے۔

(ابن عبدالبر کہتے ہیں) شیخ ابو عبداللہ محمد بن نصر مروزی بیان کرتے ہیں: میرے علم کے مطابق کوئی بھی شہر ایسا نہیں ہے



وَكَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ .

☆☆ سالم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب نماز شروع کرتے تھے تو دونوں کندھوں تک رفع یدین کیا کرتے تھے پھر جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے تھے تو بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے پھر جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے تھے تو پہلے رَبَّنَا وَكَانَ الْحَمْدُ کہتے تھے (پھر رفع یدین کرتے تھے) تاہم آپ ﷺ دو سجدوں کے درمیان رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

## 21 - باب الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ ذَلِكَ

باب: رفع یدین نہ کرنے کی رخصت

1057 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ أَلَا أُصَلِّيْ بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلِّيْ فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا مَرَّةً وَاحِدَةً .

☆☆ علقمہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تم لوگوں کو نبی اکرم ﷺ کی نماز کے طریقے کے مطابق نماز پڑھاؤں؟ (راوی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے نماز پڑھائی تو صرف ایک مرتبہ (یعنی نماز کے آغاز میں) رفع یدین کیا۔

## 22 - باب مَا يَقُولُ الْإِمَامُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ

باب: جب امام رکوع سے سر اٹھائے تو کیا کرے؟

1058 - أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا كَذَلِكَ أَيْضًا وَقَالَ "سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَكَانَ الْحَمْدُ . " وَكَانَ لَا يَقْعَلُ ذَلِكَ فِي السُّجُودِ .

☆☆ سالم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نماز کا آغاز کرتے تھے تو اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کیا کرتے تھے پھر جب آپ رکوع میں جانے کے لیے تکبیر کہتے تھے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تھے تو بھی اسی طرح رفع یدین کرتے تھے اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ، رَبَّنَا وَكَانَ الْحَمْدُ (اللہ تعالیٰ نے اس کو سن لیا جس نے اس کی حمد بیان کی اے ہمارے پروردگار! حمد تیرے لیے مخصوص ہے) پڑھتے تھے تاہم آپ ﷺ سجدوں کے درمیان ایسا نہیں کرتے تھے (یعنی رفع یدین نہیں کرتے تھے)۔

شرح

احناف کے نزدیک امام "سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" بلند آواز میں پڑھے گا جبکہ "رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ" پست آواز میں پڑھے

گا۔

مشہور روایت کے مطابق حنابلہ کا بھی یہی مذہب ہے۔

تہا نماز ادا کرنے والا شخص بھی یہ دونوں کلمات پڑھے گا۔

تاہم مقتدی کے بارے میں حنابلہ اس بات کے قائل ہیں اور معتد قول کے مطابق احناف بھی اس بات کے قائل ہیں وہ

"رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ" پڑھے وہ "سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" نہیں پڑھے گا۔

جبکہ شوافع کے نزدیک سنت یہ ہے ہر نمازی "سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" اور "رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ" دونوں پڑھے گا خواہ آدمی

تہا نماز ادا کر رہا ہو خواہ کسی کی امامت کر رہا ہو خواہ کسی کا مقتدی ہو۔

اگلے آنے والے ابواب میں امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی موضوع سے متعلق روایات نقل کی ہیں۔

.....

1059 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ أَبِي سَلَمَةَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ "اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ"

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اٹھاتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

"اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! حمد تیرے لیے مخصوص ہے۔"

## 23 - باب مَا يَقُولُ الْمَأْمُومُ

باب: (رکوع سے سر اٹھاتے وقت) مقتدی کیا پڑھے گا؟

1060 - أَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سَقَطَ مِنْ قَرَسٍ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ فَدَخَلُوا عَلَيْهِ يُعَوِّذُونَهُ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ "إِنَّمَا جُعِلَ  
الإمامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ  
الْحَمْدُ"

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے سے دائیں پہلو کے بل گر پڑے (جس

سے آپ کو چوٹ آئی اور آپ صاحب فراش ہو گئے) لوگ آپ کی عیادت کرنے کے لیے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے

نماز کا وقت ہو گیا (نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی) جب آپ ﷺ نے نماز مکمل کر لی تو ارشاد فرمایا: امام کو اس لیے مقرر کیا گیا ہے تاکہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ رکوع میں جائے تو تم بھی رکوع میں جاؤ جب وہ رکوع سے سر اٹھائے تو تم بھی رکوع سے سر اٹھاؤ جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ پڑھے تو تم لوگ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ پڑھو۔

1061 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي نَعِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى الزُّرْقِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ كُنَّا يَوْمًا نُصَلِّي وَرَاءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ "سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ". قَالَ رَجُلٌ وَرَأَاهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ. فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ الْمُتَكَلِّمُ إِنْفًا". فَقَالَ الرَّجُلُ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَقَدْ رَأَيْتُ بِضْعَةَ وَثَلَاثِينَ مَلَكًا يَتَدَرُّونَهَا أَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا أَوْلَى".

☆☆ حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دن ہم نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی جب آپ نے رکوع کے بعد سر اٹھایا تو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ پڑھا آپ کی اقتداء میں نماز پڑھنے والوں میں سے ایک شخص نے یہ کلمات پڑھے:

"اے ہمارے پروردگار! حمد تیرے لیے مخصوص ہے ایسی حمد جو بہت زیادہ ہو جو پاکیزہ ہو جس میں برکت موجود ہو۔"

جب نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کی تو دریافت کیا: یہ جملہ بھی کس نے کہا تھا؟ اس شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے کہا تھا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے تم سے زیادہ فرشتوں کو دیکھا کہ وہ تیزی سے اس کی طرف لپکے تھے تاکہ اسے پہلے نوٹ کریں۔

## 24 - باب قَوْلِهِ "رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ"

باب: (نمازی کا) رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ پڑھنا

1062 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّ مِنْ وَافِقٍ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ".

1061- اخرجہ البخاری فی الاذان، باب . 126 . (الحديث 799) . واخرجه ابوداؤد فی الصلاة، باب ما يستفتح به الصلاة من الدعاء (الحديث 770) . تحفة الأشراف (3605) .

1062- اخرجہ البخاری فی الاذان، باب فضل (اللهم ربنا لك الحمد) (الحديث 796)؛ و فی بدء الخلق باب اذا قال احدكم (آمين) و الملائكة فی السماء فوافقت احدهما الآخري غفرله ما تقدم من ذنبه (الحديث 3228) . واخرجه مسلم فی الصلاة، باب التسميع و التحميد و التامين (الحديث 71) . واخرجه ابوداؤد فی الصلاة، باب ما يقول اذا رفع راسه من الركوع (الحديث 848) . واخرجه الترمذی فی الصلاة، باب منه آخر (الحديث 267) . والحديث عند: النسائی فی التفسير: فاتحة الكتاب، قوله جل ثناؤه (غير المقضوب عليهم ولا الضالين) . تحفة الأشراف (12568) .

عُفِّرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ .“

☆ ☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ پڑھے تو تم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ پڑھو کیونکہ جس شخص کا یہ جملہ پڑھنا فرشتوں کے جملہ پڑھنے کے ساتھ ہوگا اس شخص کے گزشتہ گناہوں کو بخش دیا جائے گا۔“

شرح

ڈاکٹر وہبہ زحلی تحریر کرتے ہیں: احناف کے نزدیک ”اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ“ پڑھنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ اس سے کم فضیلت ”رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ“ کو حاصل ہے۔ اس کے بعد ”رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ“ ہے۔ جبکہ حنابلہ اور مالکیہ کے نزدیک ”رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ“ پڑھا جائے گا۔ جبکہ شوافع کے نزدیک ”رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ“ زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

.....

1063 - أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ حِطَّانِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا مُوسَى قَالَ إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَنَا وَبَيْنَ لَنَا سُتَّةً وَعَلَّمَنَا صَلَاتَنَا فَقَالَ ”إِذَا صَلَّيْتُمْ فَأَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ ثُمَّ لِيَوْمَتِكُمْ أَحَدُكُمْ فَإِذَا كَبَّرَ الْإِمَامُ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَرَأَ (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) فَقُولُوا آمِينَ يُجِبْكُمْ اللَّهُ وَإِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوا وَارْكَعُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ .“ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”فَتِلْكَ بَيْتُكَ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعُ اللَّهُ لَكُمْ فَإِنَّ اللَّهَ قَالَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَإِذَا كَبَّرَ وَسَجَدَ فَكَبِّرُوا وَاسْجُدُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”فَتِلْكَ بَيْتُكَ فَإِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ أَوَّلِ قَوْلِ أَحَدِكُمْ التَّحِيَّاتِ الطَّيِّبَاتِ الصَّلَوَاتِ لِلَّهِ سَلَامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ سَبْعَ كَلِمَاتٍ وَهِيَ تَحِيَّةُ الصَّلَاةِ .“

☆ ☆ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ہمارے سامنے سنتیں بیان کیں اور ہمیں نماز پڑھنے کا طریقہ تعلیم دیا آپ نے ارشاد فرمایا: جب تم نماز پڑھنے لگو تو اپنی صفیں قائم کر لو پھر تم میں سے کوئی ایک شخص تمہاری امامت کرے جب امام تکبیر کہہ دے تو تم لوگ بھی تکبیر کہو اور جب وہ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پڑھے تو تم لوگ آمین کہو اللہ تعالیٰ تمہاری دعا کو قبول کر لے گا پھر جب وہ تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں چلا جائے تو تم لوگ بھی تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں چلے جاؤ امام کو تم سے پہلے رکوع میں جانا چاہیے اور تم سے پہلے (رکوع سے سر کو) اٹھانا

چاہیے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر یہ اُس کے عوض میں ہو جائے گا پھر جب امام سَمِعَ اللّٰهَ یَمُنْ حَمْدَهُ کہے تو تم اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَذَلِكَ الْحَمْدُ کہو اللہ تمہاری (بیان کردہ حمد) کو سن لے گا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی زبانی یہ بات کہی:

”جو شخص اس کی حمد کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے سن لیتا ہے۔“

پھر جب امام تکبیر کہتے ہوئے سجدے میں چلا جائے تو تم بھی تکبیر کہتے ہوئے سجدے میں چلے جاؤ، امام کو تم سے پہلے سجدے میں جانا چاہیے اور تم سے پہلے (سجدے سے) سر کو اٹھانا چاہیے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ اس کے مقابلے میں ہو جائے گا، پھر جب تم بیٹھ جاؤ تو سب سے پہلے تم یہ پڑھو:

”ہر طرح کی پاکیزہ جسمانی اور زبانی عبادات اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، اے نبی! آپ پر سلام ہو اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں، ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر بھی سلام نازل ہو، میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، صرف وہی ایک معبود ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“

یہ سات کلمات ہیں اور یہ نماز کا سلام ہے (یعنی اس کے بعد سلام پھیر دیا جائے گا)

## 25 - باب قَدْرِ الْقِيَامِ بَيْنَ الرَّفْعِ مِنَ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

باب: رکوع سے سر اٹھانے کے بعد اور سجدے (سے پہلے) درمیان میں قیام کی مقدار

1064 - أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ رُكُوعَهُ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَسُجُودَهُ وَمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ .

☆☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ کا رکوع اور آپ کا رکوع سے سر اٹھا کر (کھڑے ہونا) آپ کا سجدہ کرنا اور آپ کا دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا تقریباً ایک جتنا ہوتا تھا۔

شرح

امام نسائی رحمہ اللہ نے اپنی سند سے جو روایت یہاں نقل کی ہے یہی روایت امام بخاری رحمہ اللہ نے ”صحیح بخاری“ میں دو مقام پر

نقل کی ہے۔

1064- أخرجه البخاری فی الاذان، باب حد تمام الرکوع و الاعتدال فیہ و الاطمینان (الحديث 792)، و باب الاطمینان حین یرفع رأسه من الرکوع (الحديث 801). و أخرجه مسلم فی الصلاة، باب اعتدال اركان الصلاة و تخفيفها فی تمام (الحديث 193 و 194) مطولاً . و أخرجه ابو داؤد فی الصلاة، باب طول القيام من الرکوع و بین السجدين (الحديث 854) بنحوه . و أخرجه الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء فی اقامة الصلب اذا رفع رأسه من الرکوع و السجود (الحديث 279 و 280). و أخرجه النسائی فی التطبيق، قدر الجلوس بین السجدين (الحديث 1147)، و فی السهو، جلسة الامام بین التسليم و الانصراف (الحديث 1331) بنحوه . و الحديث عند: البخاری فی الاذان، باب المكث بین السجدين (الحديث 820). و ابی داؤد فی الصلاة، باب طول القيام من الرکوع و بین السجدين (الحديث 852). تحفة الاشراف (1781).

اس کی شرح کرتے ہوئے علامہ ابن بطال رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات تحریر کی ہے:

”مہلب کہتے ہیں اس حدیث میں رکوع، سجدہ، جلسہ کی جو صفات بیان کی گئی ہیں یہ باجماعت نماز کی حالت میں صفت کے طور پر ہے البتہ جو شخص تنہا نماز ادا کر رہا ہو اس کے لئے یہ بات جائز ہوگی کہ دو رکوع اور سجدہ و قیوم سے دگنا لبا کر دے۔ اس بارے میں کم از کم مقدار یہ ہے آدمی رکوع کے درمیان اپنے ہاتھوں کو اپنے گھٹنے پر تکیا لے۔“

## 26 - باب مَا يَقُولُ فِي قِيَامِهِ ذَلِكَ

باب: (رکوع سے) کھڑے ہونے پر آدمی کیا پڑھے؟

1065 - أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ سَيْفٍ الْحَرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَالَ "سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" قَالَ "اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدَ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب "سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" پڑھتے تھے تو پھر یہ پڑھا کرتے تھے:

”اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! حمد تیرے لیے مخصوص ہے جو اتنی ہو جو آسمانوں اور زمین کو بھر دے اور اس کے بعد جس چیز کو تو چاہے اسے بھی بھر دے (یعنی بے حد و شمار حمد تیرے لیے مخصوص ہے)۔“

شرح

امام شافعی اور اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ نے "سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" ، رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ" پڑھنے کے بعد اس طرح کے اذکار کو نماز کے دوران پڑھنے کو مستحب قرار دیا ہے۔ خواہ آدمی فرض نماز ادا کر رہا ہو یا نفل نماز ادا کر رہا ہو۔ تاہم فقہائے احناف کے نزدیک رکوع سے اٹھنے کے بعد قیام کے دوران "سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" اور رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ" کے علاوہ کوئی اور دعا یا ذکر پڑھنا مستحب نہیں ہے۔ احناف نے اس طرح کی روایات کو نوافل پر محمول کیا ہے اور نوافل میں اس طرح کا عمل کیا جاسکتا ہے۔

1066 - أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ

\* شرح ابن بطال رحمۃ اللہ علیہ کتاب نماز کے طریقے سے متعلق ابواب، باب رکوع کو پورا کرنے کی حد اور اس میں اعتدال اور اطمینان کے بارے میں روایت۔

1065- اخرجہ مسلم فی الصلاة، باب ما يقول اذا رفع راسه من الركوع (الحديث 206) تحفة الاشراف (5954) .

1066- انفرده النسائي . تحفة الاشراف (5642) .



نَافِعٍ عَنِ وَهَبِ بْنِ مِينَانَ الْعَدَنِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ السُّجُودَ بَعْدَ الرَّكْعَةِ يَقُولُ "اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِلءَ السَّمَوَاتِ وَمِلءَ الْأَرْضِ وَمِلءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدَ".

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ میں جانے کا ارادہ کرتے تھے اور رکوع کر لیتے تھے تو پھر یہ پڑھتے تھے (یعنی رکوع کے بعد قیام کی حالت میں یہ پڑھتے تھے):  
 "اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! حمد تیرے لیے مخصوص ہے اتنی کہ جو آسمانوں کو بھر دے اور اتنی جو زمین کو بھر دے اور اس کے بعد جس چیز کو تو چاہے اسے بھر دے (یعنی جو بے حد و شمار ہو)۔"

1067 - أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ هِشَامٍ أَبُو أُمَيَّةَ الْحَرَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَطِيَّةِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ قَزَعَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ حِينَ يَقُولُ "سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلءَ السَّمَوَاتِ وَمِلءَ الْأَرْضِ وَمِلءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدَ أَهْلِ الشَّاءِ وَالْمَجْدِ خَيْرًا مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكَلْنَا لَكَ عَبْدًا لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ".

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (رکوع سے سر اٹھانے کے بعد) سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ پڑھنے کے بعد یہ پڑھتے تھے:

"اے ہمارے پروردگار! حمد تیرے لیے مخصوص ہے جو اتنی ہو جو آسمانوں کو بھر دے اور زمین کو بھر دے اور اس کے بعد جو چیز تو چاہے اسے بھر دے تو تعریف اور بزرگی کے لائق ہے سب سے بہترین بات وہ ہے جو تیرے ایک بندے نے کہی ہے دیے ہم سب تیرے ہی بندے ہیں (وہ بات یہ ہے) جسے تو عطاء کر دے اسے کوئی روکنے والا نہیں ہے اور تیرے مقابلے میں کسی کوشش کرنے والے کی کوشش اسے فائدہ نہیں دے سکتی۔"

1068 - أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِي عَبْسٍ عَنْ حُدَيْفَةَ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَسَمِعَهُ حِينَ كَبَّرَ قَالَ "اللَّهُ أَكْبَرُ ذَا الْجَبْرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ". وَكَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ". وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ "لِرَبِّي الْحَمْدُ لِرَبِّي الْحَمْدُ". وَفِي سُجُودِهِ "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى". وَبَيْنَ السُّجُودَتَيْنِ "رَبِّ اغْفِرْ لِي رَبِّ اغْفِرْ لِي". وَكَانَ قِيَامُهُ وَرُكُوعُهُ. وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَسُجُودَهُ وَمَا بَيْنَ السُّجُودَتَيْنِ قَرِيبًا مِّنَ السَّوَاءِ.

1067- اخرجہ مسلم فی الصلاة، باب ما يقول اذا رفع راسه من الركوع (الحديث 205). و اخرجہ ابو داؤد فی الصلاة باب ما يقول اذا رفع راسه من الركوع (الحديث 847). تحفة الاشراف (4281).

1068- اخرجہ ابو داؤد فی الصلاة، باب ما يقول الرجل في ركوعه وسجوده (الحديث 874) مطولاً. و اخرجہ الترمذی فی الشمائل، باب ما جاء في عبادة رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 260) مطولاً. و اخرجہ النسائی فی التطہیق، باب الدعاء بين السجودتين (الحديث 1144). تحفة الاشراف (3395).

۱۵۶ ۱۵۷ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ انہوں نے رات کے وقت نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ نماز ادا کی تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو سنا جب آپ ﷺ نے تکبیر کہی تو یہ کلمات کہے:

”اللہ تعالیٰ کی ذات سب سے بڑی ہے جو قوتِ ہادشاہی، کبریائی اور عظمت سے متصف ہے۔“

پھر نبی اکرم ﷺ نے رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ پڑھا۔

پھر جب آپ ﷺ نے رکوع سے سر اٹھایا تو یہ پڑھا:

”میرے پروردگار کے لیے ہر طرح کی حمد مخصوص ہے، میرے پروردگار کے لیے ہر طرح کی حمد مخصوص ہے۔“

پھر آپ ﷺ نے سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى پڑھا اور دو سجدوں کے درمیان یہ پڑھا:

”اے میرے پروردگار! تو میری مغفرت کر دے! اے میرے پروردگار! تو میری مغفرت کر دے!“

نبی اکرم ﷺ کا قیام کرنا، آپ کا رکوع کرنا، آپ کا رکوع سے سر اٹھا کر (کھڑے ہونا) آپ کا سجدہ کرنا اور آپ کا دو

سجدوں کے درمیان (بیٹھنا) تقریباً ایک جتنا تھا۔

## 27 - باب الْقُنُوتِ بَعْدَ الرُّكُوعِ

باب: رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھنا

1069 - أَخْبَرَنَا اسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا جَبْرِ بْنُ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي مِجَلَزٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ

مَالِكٍ قَالَ قَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوعِ يَدْعُو عَلَى رِجْلِ وَذِكْوَانَ وَعَصِيَّةَ عَصَتِ  
اللَّهِ وَرَسُولَهُ .

☆ ☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ایک ماہ تک رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھی

تھی جس میں آپ نے رِجْلٍ ذِكْوَانَ عَصِيَّةَ قَبِيلِهِ کے خلاف دعائے ضرر کی تھی۔

شرح

آگے چل کر حدیث 1074 کے تحت امام نسائی رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے

یہی روایت امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے۔

اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے حافظ بدر الدین محمود عینی نے یہ بات تحریر کی ہے:

اس حدیث کو ان فقہاء نے دلیل کے طور پر پیش کیا ہے جو یہ کہتے ہیں ظہر، عشاء اور فجر کی نمازوں میں دعائے قنوت پڑھنا

مستحب ہے۔

1069 - أخرجه البخاری فی المغازی ، باب غزوة الرجیع و رعل و ذکوان و بنر معونة (الحديث 3094) . وأخرجه مسلم فی المساجد و

مواضع الصلاة ، باب استحباب القنوت فی جمیع الصلاة اذا نزلت بالمسلمین نازلة (الحديث 299) . والحديث عند : البخاری فی الوتر ، باب

القنوت قبل الركوع و بعده (الحديث 1003) . تحفة الاشراف (1650) .

اور اہل ظاہر اس بات کے قائل ہیں تمام نمازوں میں دعائے قنوت پڑھنا مستحسن ہے۔

امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل اور امام اسحاق بن راہویہ رحمہم اللہ اس بات کے قائل ہیں فجر کی نماز میں رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھی جائے گی۔

شیخ ابن المنذر نے یہ بات بیان کی ہے: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسی طرح منقول ہے۔

امام مالک رحمہم اللہ اور ایک روایت کے مطابق امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ اس بات کے قائل ہیں دعائے قنوت کو رکوع سے پہلے پڑھا جائے گا۔

امام ابو حنیفہ رحمہم اللہ اس بات کے قائل ہیں دعائے قنوت صرف وتر کی نماز میں پڑھی جاسکتی ہے۔

شیخ ابن المنذر فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ، حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بارے میں اسی طرح منقول ہے۔

تابعین میں سے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ، عبیدہ سلمانی، حمید عبداللہ بن مبارک بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

شیخ ابن المنذر نے یہ بات بھی بیان کی ہے: بعض فقہاء کے نزدیک اس بارے میں نمازی کو اختیار ہوگا اگر وہ چاہے تو رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھ لے، اگر چاہے تو رکوع کے بعد پڑھ لے یہ قول امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ سے منقول ہے۔ \*

.....

## 28 - باب الْقُنُوتِ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ

باب: فجر کی نماز میں قنوت نازلہ پڑھنا

1070 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ سُئِلَ هَلْ قَسَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ قَالَ نَعَمْ . فَقِيلَ لَهُ قَبْلَ الرُّكُوعِ أَوْ بَعْدَهُ قَالَ بَعْدَ الرُّكُوعِ .

☆ ☆ ابن سیرین بیان کرتے ہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا تھا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز میں قنوت نازلہ پڑھی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا: رکوع سے پہلے یا اس کے بعد؟ تو انہوں نے فرمایا: رکوع کے بعد۔

\* عمدة القاری، کتاب، نماز کے طریقے سے متعلق ابواب، باب: بلا عنوان۔

1070 - أخرجه البخاری فی الوتر، باب القنوت قبل الرکوع وبعده (الحديث 1001) بنحوه . وأخرجه مسلم فی المساجد و مواضع الصلاة، باب استحباب القنوت فی جميع الصلاة اذا نزلت بالمسلمين نازلة (الحديث 298) مختصراً . وأخرجه ابو داود فی الصلاة، باب القنوت فی الصلوات (الحديث 1444) . والحديث عند: ابن ماجه فی امامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء فی القنوت قبل الرکوع وبعده (الحديث 1184) . تحفة الاشراف (1453) .

1071 - أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ الْمُفْضَلِ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ حَدَّثَنِي بَعْضُ مَنْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ فَلَمَّا قَالَ "سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ قَامَ هُنَيْهَةً .

☆☆ ابن سیرین بیان کرتے ہیں ایک ایسے صاحب جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں فجر کی نماز ادا کی ہے انہوں نے مجھے یہ بات بتائی ہے جب نبی اکرم ﷺ نے دوسری رکعت میں سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ پڑھ لیا تو آپ تھوڑی دیر کھڑے رہے تھے (یعنی اس دوران قنوت نازلہ پڑھتے رہے تھے)۔

1072 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا رَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَالَ "اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَسَلْمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعِيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ بِمَكَّةَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطَأَتَكَ عَلَى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِينِينَ كَسِينَى يُوسُفَ" .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فجر کی نماز میں دوسری رکعت کے بعد جب اپنے سر کو اٹھایا تو یہ دعا مانگی:

"اے اللہ! ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام، عیاش بن ابوربیعہ اور مکہ میں موجود کمزور (مسلمانوں) کو نجات نصیب کر! اے اللہ! مضر قبیلے پر اپنی سختی نازل کر دے اور ان پر حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے کی سی قحط سالی نازل کر دے"۔

1073 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ حِينَ يَقُولُ "سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ" . ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ قَبْلَ أَنْ يَسْجُدَ "اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَسَلْمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعِيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطَأَتَكَ عَلَى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ كَسِينَى يُوسُفَ" . ثُمَّ يَقُولُ "اللَّهُ أَكْبَرُ" . فَيَسْجُدُ وَضَاحِيَةً مُضَرَ يَوْمَئِذٍ مُخَالِفُونَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے نماز کے دوران (کفار کے خلاف) دعائے ضرر کی تھی اس وقت جب آپ ﷺ نے سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ پڑھ لیا تو پھر آپ نے سجدے میں جانے سے پہلے قیام کی حالت میں یہ دعا مانگی:

1071- أخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب القنوت في الصلوات (الحديث 1446)، تحفة الاشراف (15667).

1072- أخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب استحباب القنوت في جميع الصلاة، اذا نزلت بالمسلمين نازلة (الحديث 294). وأخرجه ابن ماجه في القامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في القنوت في صلاة الفجر (الحديث 1244). والحديث عند البخاري في الادب، باب تسمية الوليد (الحديث 6200). تحفة الاشراف (13132).

1073- أخرجه البخاري في الاذان، باب يهوى بالكبير حين يسجد (الحديث 803) مطولا. تحفة الاشراف (13155).

”اے اللہ! ولید بن ولید سلمہ بن ہشام عیاش بن ابوربیعہ اور کمزور مسلمانوں کو نجات نصیب کر دے! اے اللہ! مضر قبیلے پر اپنی سختی نازل کر دے اور ان پر حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے کی سی قحط سالی نازل کر دے۔“

پھر آپ نے اللہ اکبر کہا اور سجدے میں چلے گئے۔

(راوی کہتے ہیں:) اس وقت مضر قبیلے کے افراد نبی اکرم ﷺ کے مخالف تھے۔

## 29 - باب الْقُنُوتِ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ

باب: ظہر کی نماز میں قنوتِ نازلہ پڑھنا

1074 - أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سَلَمٍ الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ قَالَ أَنْبَأَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَا اقْرَبَنَّ لَكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . قَالَ فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقْنُتُ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ . وَصَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ وَصَلَاةِ الصُّبْحِ بَعْدَ مَا يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَيَدْعُو لِلْمُؤْمِنِينَ وَيَلْعَنُ الْكُفْرَةَ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں تمہارے سامنے نبی اکرم ﷺ کی نماز کے طریقے کے مطابق نماز پڑھ کر دکھاتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ظہر کی نماز کی دوسری رکعت میں قنوتِ نازلہ پڑھی پھر عشاء کی نماز میں بھی اور صبح کی نماز میں بھی (دوسری رکعت میں) سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہنے کے بعد قنوتِ نازلہ پڑھی اس میں انہوں نے اہل ایمان کے لیے دعا کی اور کفار پر لعنت کی۔

## 30 - باب الْقُنُوتِ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ

باب: مغرب کی نماز میں قنوتِ نازلہ پڑھنا

1075 - أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ مُرَّةَ ح وَآخِرَنَا عَمْرٍو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ وَسُفْيَانَ قَالَا حَدَّثَنَا عَمْرٍو بْنُ مُرَّةَ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْنُتُ فِي الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ . وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ فجر اور مغرب کی نماز میں قنوتِ نازلہ پڑھتے تھے۔

1074- أخرجه البخاري في الاذان، باب . 126 . (الحديث 797) بسحوه . و أخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب استحباب القنوت في جميع الصلاة، اذا نزلت بالمسلمين نازلة (الحديث 296) بسحوه . و أخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب القنوت في الصلوات (الحديث 1440) . تحفة الاشراف (15421) .

1075- أخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب استحباب القنوت في جميع الصلاة اذا نزلت بالمسلمين نازلة (الحديث 305 و 306) . و أخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب القنوت في الصلوات (الحديث 1441) . و أخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في القنوت في صلاة الفجر (الحديث 401) . تحفة الاشراف (1782) .

ایک راوی نے لفظ ”نبی“ کی جگہ لفظ ”رسول اللہ“ نقل کیا ہے۔

### 31 - باب اللَّعْنِ فِي الْقُنُوتِ

باب: قنوتِ نازلہ میں (کفار پر) لعنت کرنا

1076 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ وَهَشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا - قَالَ شُعْبَةُ لَعَنَ رِجَالًا وَقَالَ هَشَامٌ يَدْعُو عَلَى أَحْيَاءٍ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ - ثُمَّ تَرَكَهُ بَعْدَ الرُّكُوعِ . هَذَا قَوْلُ هَشَامٍ وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا يَلْعَنُ رِجَالًا وَذُكُورًا وَلِحْيَانًا .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ایک ماہ تک قنوتِ نازلہ پڑھی ہے۔

شعبہ نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کچھ افراد پر لعنت کی تھی۔

ہشام نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے عربوں کے کچھ قبیلوں کے خلاف دعائے ضرر کی تھی یہ عمل آپ ﷺ نے رکوع کے بعد کیا تھا، لیکن پھر آپ نے اسے ترک کر دیا تھا۔

یہ الفاظ ہشام نامی راوی کے ہیں۔

جبکہ شعبہ نامی راوی نے قتادہ کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے نبی اکرم ﷺ نے ایک ماہ تک قنوتِ نازلہ پڑھی تھی جس میں آپ رعل، ذکوان اور لیمان قبیلے (کے افراد) پر لعنت کرتے رہے۔

### 32 - باب لَعْنِ الْمُنَافِقِينَ فِي الْقُنُوتِ

باب: قنوتِ نازلہ میں منافقین پر لعنت کرنا

1077 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ مِنَ الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ قَالَ "اللَّهُمَّ اَلْعَن فُلَانًا وَقُلَانًا . " يَدْعُو عَلَى أَنَاسٍ مِنَ الْمُنَافِقِينَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبُهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ) .

1076- اخرجہ البخاری فی المغازی، غزوة الرجیع و رعل و ذکوان ب بشر معونة (الحديث 4089) و اخرجہ مسلم فی المساجد . و مواضع الصلاة، باب استحباب القنوت فی جميع الصلاة اذا نزلت بالمسلمين نازلة (الحديث 303 و 304) و اخرجہ النسائی فی التطبيق، ترك القنوت (الحديث 1078) . و اخرجہ ابن ماجه فی اقامة الصلاة، و السنة فیها، باب ما جاء فی القنوت فی صلاة الفجر (الحديث 1243) . تحفة الاشراف (1273 و 1354) .

1077- اخرجہ النسائی فی التفسیر: سورة آل عمران، قوله تعالى: (ليس لك من الامر شيء) (الحديث 95 و 96) و الحديث عند: البخاری فی المغازی، باب (ليس لك من الامر شيء او يتوب عليهم او يعذبهم فانهم ظالمون) (الحديث 4069)، و باب (ليس لك من الامر شيء) (الحديث 4559)، و فی الاعتصام بالكتاب و السنة، باب قول الله تعالى: (ليس لك من الامر شيء) (الحديث 7346) . تحفة الاشراف (6940) .

☆☆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا اس وقت جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز میں دوسری رکعت میں (رکوع سے) سر اٹھایا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا مانگی:

”اے اللہ! فلاں پر لعنت کر اور فلاں پر لعنت کر۔“

(راوی کہتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چند منافقین کے لیے دعائے ضرر کی تعالٰی تعالیٰ نے یہ حکم نازل کیا:

”تمہارا اس معاملے کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہے، اللہ تعالیٰ انہیں توبہ کی توفیق دے یا انہیں عذاب دے، بیشک وہ لوگ ظالم ہیں۔“

### 33 - باب ترک القنوت

باب: قنوت نازلہ پڑھنے کو ترک کرنا

1078 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا يَدْعُو عَلِيَّ حَتَّىٰ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ ثُمَّ تَرَكَهُ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک قنوت نازلہ پڑھی، جس میں آپ عربوں کے قبیلے کے خلاف دعائے ضرر کرتے رہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ترک کر دیا۔

1079 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ خَلْفٍ - وَهُوَ ابْنُ خَلِيفَةَ - عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقْنُتْ وَصَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ فَلَمْ يَقْنُتْ وَصَلَّيْتُ خَلْفَ عُثْمَانَ فَلَمْ يَقْنُتْ وَصَلَّيْتُ خَلْفَ عَلِيٍّ فَلَمْ يَقْنُتْ ثُمَّ قَالَ يَا بَنِيَّ إِنِّهَا بَدْعَةٌ .

☆☆ حضرت ابو مالک اشجعی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں قنوت نازلہ نہیں پڑھی، پھر میں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی، انہوں نے بھی قنوت نازلہ نہیں پڑھی، پھر میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی، انہوں نے بھی قنوت نازلہ نہیں پڑھی، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی، انہوں نے بھی قنوت نازلہ نہیں پڑھی، میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی، انہوں نے بھی قنوت نازلہ نہیں پڑھی۔

پھر انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے! یہ بدعت ہے۔

### 34 - باب تبريد الحصى للسجود عليه

باب: کنکریوں کو ٹھنڈا کرنا، تاکہ ان پر سجدہ کیا جاسکے

1078-تقدم في التطبيق، باب اللعن في القنوت (1076) .

1079-اخرجه الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء فی ترك القنوت (الحدیث 402 و 403) بمعناه . واخرجه ابن ماجه فی القامة الصلاة و السنة فیها، باب ما جاء فی القنوت فی صلاة الفجر (الحدیث 1241) بمعناه . تحفة الاشراف (4976) .

1080 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَادُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نَصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَأَخَذَ قَبْضَةً مِنْ حَصِيٍّ فِي كَفِّي أَبْرَدُهُ ثُمَّ أَحْوَلَهُ فِي كَفِّي الْآخِرِ فَإِذَا سَجَدْتُ وَضَعْتَهُ لِحَبْهَتِي .

☆ ☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ظہر کی نماز ادا کیا کرتے تھے تو میں مٹھی بھر کنکریاں اپنی ہتھیلی میں لیتا تھا اور انہیں ٹھنڈا کرتا تھا، پھر میں انہیں دوسری ہتھیلی پر رکھتا تھا (پھر میں انہیں اپنے سجدے کی جگہ پر رکھ دیتا تھا) جب میں سجدے میں جاتا تو میں ان پر اپنی پیشانی رکھتا تھا۔

### 35 - باب التَّكْبِيرِ لِلسُّجُودِ

باب: سجدے میں جانے کے لیے تکبیر کہنا

1081 - أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنُ عَرَبِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ غِيلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ صَلَّيْتُ أَنَا وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ خَلْفَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَكَانَ إِذَا سَجَدَ كَبَّرَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ كَبَّرَ وَإِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ أَخَذَ عِمْرَانُ بِيَدِي فَقَالَ لَقَدْ ذَكَّرَنِي هَذَا - قَالَ كَلِمَةً يَعْنِي - صَلَاةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆ ☆ مطرف بیان کرتے ہیں، میں نے اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی، جب وہ سجدے میں گئے تو انہوں نے تکبیر کہی، جب انہوں نے سجدے سے سر اٹھایا تو بھی تکبیر کہی، جب وہ دو رکعات ادا کرنے کے بعد کھڑے ہوئے تو بھی تکبیر کہی، جب انہوں نے اپنی نماز مکمل کر لی تو حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور بولے: انہوں نے مجھے یہ بات یاد دلا دی ہے۔

راوی کہتے ہیں: انہوں نے یہاں ایک کلمہ ذکر کیا تھا، جس کا مطلب یہ تھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نماز پڑھانے کے طریقے نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑھانے کے طریقے کی یاد دلا دی ہے۔

شرح

سجدے میں جاتے وقت اور سجدے سے سر اٹھاتے وقت تکبیر کہنا احادیث سے ثابت ہے۔

بعض روایات سے یہ بات ثابت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں جھکتے وقت اور اٹھتے وقت ہر مرتبہ تکبیر نہیں کرتے تھے۔ جیسا کہ ایک روایت امام ابن ابی شیبہ نے سعید بن عبد الرحمن کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے نقل کی ہے۔

1080-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب في وقت صلاة الظهر (الحديث 399). تحفة الاشراف (2252).

1081-اخرجه البخاري في الاذان، باب تمام التكبير في السجود (الحديث 786)، وباب يكبر وهو ينهض من السجودتين (الحديث 826).

واخرجه مسلم في الصلاة، باب البات التكبير في كل خفض ورفع في الصلاة، الا رقعته من الركوع فيقول فيه سمع الله لمن حمده (الحديث 33).

واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب تمام التكبير (الحديث 835). واخرجه النسائي في السنن، التكبير اذا قام من الركعتين (الحديث 1179) مختصراً. تحفة الاشراف (10848).



تاہم اکثر روایات میں یہ بات ثابت ہے، نبی اکرم ﷺ نماز کے دوران جھکتے وقت اور اٹھتے وقت تکبیر کہا کرتے تھے البتہ رکوع سے اٹھتے وقت آپ "سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" کہا کرتے تھے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی نے یہ بات بیان کی ہے۔ مطرف نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: ایک مرتبہ میں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا ان تکبیرات کو سب سے پہلے کس نے ترک کیا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جب وہ بوڑھے اور کمزور ہو گئے تو انہوں نے انہیں ترک کر دیا۔

(راوی کہتے ہیں:) یہ بھی ہو سکتا ہے، انہوں نے بلند آواز میں تکبیر کہا ترک کیا ہو۔

جبکہ امام طبرانی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ہی یہ بات نقل کی ہے سب سے پہلے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے تکبیرات کو ترک کیا تھا۔

ابو عبید نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: سب سے پہلے زیاد نامی (حکمران) نے تکبیرات کو ترک کیا تھا۔

اس کے بعد آگے چل کر حافظ ابن حجر نے یہ بات بیان کی ہے: بعض اہل علم نے یہ وضاحت کی ہے، ان حضرات نے بلند آواز میں تکبیر کہنے کو ترک کیا تھا البتہ وہ آہستہ آواز میں تکبیر کہا کرتے تھے۔

اس موضوع پر بحث کرتے ہوئے حافظ بدر الدین محمود عینی نے یہ بات تحریر کی ہے:

بنیادی اصول یہ ہے: نماز کے دوران ہر مرتبہ جھکتے وقت اور اٹھتے وقت تکبیر کہی جائے گی۔

نبی اکرم ﷺ صحابہ کرام اور تابعین کے بارے میں جو یہ بات منقول ہے: وہ بعض اوقات نماز کے ایک رکن سے دوسرے رکن کی طرف منتقل ہوتے وقت تکبیر نہیں کہتے تھے، تو اس کی وجہ شاید یہ ہوگی تاکہ یہ واضح ہو جائے کہ ان تکبیرات کو کہنا لازم نہیں ہے اور ان کو ترک کرنا جائز ہے یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ روایت کرنے والے فرد نے ان تکبیرات کو نہ سنا ہو اور یہ بیان کر دیا ہو کہ انہوں نے یہ تکبیرات کہی ہی نہیں تھیں۔

(فتح الباری، عمدۃ القاری، کتاب! نماز کے طریقے سے متعلق ابواب، باب: رکوع میں جاتے وقت تکبیر کو مکمل پڑھنے سے متعلق احادیث کی شرح میں میں یہ بیان منقول ہے)

1082 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَيَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو اسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَرَفَعٍ وَيُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا - يَقَعْلَانِهِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ (نماز کے دوران) ہر مرتبہ جھکتے ہوئے اور ہر مرتبہ

1082- أخرجه البخاری فی الصلاة، باب ما جاء فی التکبیر عند الرکوع و السجود (الحديث 253) بنحوه . و أخرجه النسائی فی التطبيق، باب التکبیر عند الرفع من السجود (الحديث 1141)، و باب التکبیر للسجود (الحديث 1148) بنحوه، و فی السهو، کیف السلام علی الیمین (الحديث 1318) . تحفة الاشراف (9174) .

اُنٹھے ہوئے بکبیر کہا کرتے تھے آپ ﷺ دائیں طرف اور بائیں طرف (یعنی دونوں طرف) سلام پھیرا کرتے تھے۔  
حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہما اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

### 36 - باب كَيْفَ يَخْرُجُ لِلسُّجُودِ

باب: سجدے کے لیے کیسے جھکا جائے؟

1083 - أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَنْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ يُونُسَ - وَهُوَ ابْنُ مَاهِلِكٍ - يُحَدِّثُ عَنْ حَكِيمٍ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا أَحِرَّ إِلَّا قَائِمًا .  
حضرت حکیم رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کے دست اقدس پر اس بات کی بیعت کی تھی کہ میں (سجدے میں جانے کے لیے) اس وقت جھکوں گا جب سیدھا کھڑا ہو چکا ہوں گا۔

شرح

علامہ ابوالحسن سندھی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے یہ بات بیان کرتے ہیں: حدیث کے متن میں استعمال ہونے والا لفظ "أَحِرَّ" لفظ خروار سے ماخوذ ہے جس کا مطلب گرنا ہے یعنی میں سجدے میں اسی وقت جھکوں گا جب میں کھڑا ہوا ہوں گا یعنی میں پہلے رکوع سے کھڑا ہو گا پھر اس کے بعد سجدے کے لئے جھکوں گا۔  
میں رکوع میں سے ہی سجدے کی طرف نہیں جھک جاؤں گا۔  
اس لفظ کا یہ وہ مفہوم ہے جو مصنف نے سمجھا یا ہے تاہم ایک قول کے مطابق اس کا مطلب یہ ہے: میں مرتے دم تک اسلام پر ثابت قدم رہوں گا۔\*

### 37 - باب رَفْعِ الْيَدَيْنِ لِلسُّجُودِ

باب: سجدے میں جانے سے پہلے رفع یدین کرنا

1084 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَضْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ فِي صَلَاتِهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ

\* حاشیہ سندھی بروایت مذکورہ۔

1083 - الفردية النسائي . تحفة الاشراف (3437) .

1084 - الفردية النسائي . والحديث عند: مسلم في الصلاة . باب استحباب رفع اليدين عند المسكين مع تكبيرة الاحرام و الركوع و في الرفع من الركوع و انه لا يفعلها اذا رفع من السجود (الحديث 25 و 26) . و اسی داؤد فی الصلاة . باب من ذكر انه يرفع يديه اذا قام من الفتنين (الحديث 745) . و النسائي في الافتاح . رفع اليدين حال الاذنين (الحديث 879 و 880) . و رفع اليدين للركوع هذا . فروع الاذنين (الحديث 1023) و في التطبيق . باب رفع اليدين عند فروع الاذنين عند الرفع من الركوع (الحديث 1055) . و باب رفع اليدين للسجود (الحديث 1085 و 1086) . و ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها . باب رفع اليدين اذا ركع و اذا رفع راسه من الركوع (859) . تحفة الاشراف (11184) .

الرُّكُوعَ وَإِذَا سَجَدَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ حَتَّى يُعَاذِيَ بِهِمَا فُرُوعَ أُذُنَيْهِ .

☆☆ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے دوران رکوع میں جاتے ہوئے اور رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے سجدے میں جاتے ہوئے اور سجدے سے سر اٹھاتے ہوئے رفع یدین کرتے دیکھا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں کو کانوں کی لوتک بلند کیا تھا۔

شرح

اکثر فقہاء اس بات کے قائل ہیں: سجدے میں جاتے وقت یا دو سجدوں کے درمیان رفع یدین کرنے کا حکم منسوخ ہے۔ علامہ ابن رشد نے یہ بات تحریر کی ہے: بعض محدثین اس بات کے قائل ہیں سجدے میں جاتے وقت اور دو سجدوں کے درمیان میں اٹھتے وقت بھی رفع یدین کیا جائے گا۔

لیکن خود مصنف بھی شاید اس بات کے قائل ہیں رفع یدین کرنے کا حکم منسوخ ہے جیسا کہ اگلے ترجمہ الباب میں انہوں نے اسی بات کا ذکر کیا ہے اور اس کے بعد اس موضوع کی تائید میں حدیث بھی نقل کی ہے۔

...—...—...—...

1085 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ .

☆☆ ایک سند کے ساتھ یہ بات منقول ہے: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو رفع یدین کرتے دیکھا ہے اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

1086 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيهِ وَإِذَا رَكَعَ فَعَلَّ مِثْلَ ذَلِكَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَعَلَّ مِثْلَ ذَلِكَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ فَعَلَّ مِثْلَ ذَلِكَ .

☆☆ ایک اور سند کے ساتھ یہ الفاظ منقول ہیں حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کا آغاز کرتے تھے اس کے بعد انہوں نے حسب سابق حدیث نقل کی ہے تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں: ”پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں جاتے تو بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے جب سجدے سے سر اٹھاتے تھے تو بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔“

## 38 - باب تَرَكَ رَفَعَ اليَدَيْنِ عِنْدَ السُّجُودِ

باب: سجدے میں جاتے ہوئے رفع یدین نہ کرنا

1087 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ الْكُوفِيِّ الْمُحَارِبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ وَكَانَ لَا يَقْعَلُ ذَلِكَ فِي السُّجُودِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے آغاز میں رفع یدین کرتے تھے جب رکوع میں جاتے تھے اس وقت رفع یدین کرتے تھے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تھے اس وقت بھی رفع یدین کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدوں میں (یعنی سجدوں کے درمیان) ایسا نہیں کیا کرتے تھے۔

## 39 - باب أَوَّلِ مَا يَصِلُ إِلَى الْأَرْضِ مِنَ الْإِنْسَانِ فِي سُجُودِهِ

باب: سجدے میں جاتے ہوئے انسان کے جسم کا کون سا حصہ پہلے زمین سے لگنا چاہیے؟

1088 - أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَيْسَى الْقَوْمِيَّ السُّطَامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ - وَهُوَ ابْنُ هَارُونَ - قَالَ أَنْبَأَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَإِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ .

☆☆ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں جانے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھوں سے پہلے گھٹنے (زمین پر) رکھے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھنے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ گھٹنوں سے پہلے (زمین پر سے) اٹھائے۔

شرح

یہاں امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے اس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ آدمی کو سجدے میں جاتے ہوئے پہلے گھٹنے رکھنے چاہئیں پھر اس کے بعد ہاتھ رکھنے چاہئیں۔ امام ابوحنیفہ، امام شافعی اور ایک روایت کے مطابق امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اسی طریقے کے قائل ہیں اور اکثر صحابہ کرام کے بارے میں بھی اسی طرح منقول ہے۔

•••••

1087-انقرده النسائي . تحفة الاشراف (6962) .

1088-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب كيف يضع ركبته قبل يديه (الحديث 838) . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في وضع

الركبتين قبل اليدين في السجود (الحديث 268) . واخرجه النسائي في التعلیق، باب رفع الیدین عن الارض قبل الركبتين (الحديث 1153) .

واخرجه ابن ماجه في الصلاة و السنة فيها، باب السجود (الحديث 882) . تحفة الاشراف (11780) .

1089 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَسَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَيَبْرُكُ كَمَا يَبْرُكُ الْجَمَلُ".

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: "کوئی شخص نماز کے دوران اس طرح بیٹھتا ہے جیسے اونٹ بیٹھتا ہے۔"

شرح

سابقہ حدیث میں امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات ذکر کی تھی کہ رکوع میں جاتے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے گھٹنے رکھتے تھے پھر اس کے بعد ہاتھ زمین پر رکھتے تھے، لیکن اس روایت میں یہ بات مذکور ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ کی طرح بیٹھنے سے منع کیا ہے اور اونٹ کے بیٹھنے کا طریقہ یہ ہے: وہ زمین پر پہلے گھٹنے رکھتا ہے۔

اس روایت کی بنیاد پر امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور ایک قول کے مطابق امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ آدمی جب سجدے میں جانے لگے گا تو پہلے ہاتھ زمین پر رکھے گا اس کے بعد گھٹنے زمین پر رکھے گا۔ یہاں اونٹ کی طرح بیٹھنے سے مراد یہ ہے: آدمی سجدے میں جاتے وقت گھٹنے رکھنے سے پہلے ہاتھ زمین پر رکھے جیسا کہ اگلی حدیث میں یہی بات صراحت کے ساتھ منقول ہے۔

.....

1090 - أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكَّارِ بْنِ بِلَالٍ مِّنْ كِتَابِهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ وَلَا يَبْرُكْ بَرُوكَ الْبَعِيرِ".

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: "جب کوئی شخص سجدے میں جائے تو گھٹنوں سے پہلے دونوں ہاتھ رکھے اور اونٹ کی طرح نہ بیٹھے۔"

40 - بَابُ وَضْعِ الْيَدَيْنِ مَعَ الْوَجْهِ فِي السُّجُودِ

باب: سجدے میں دونوں ہاتھ چہرے کے مقابل میں رکھنا

1091 - أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي عَدُوٍّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَكْعَةً

1089 - أخرجه أبو داود في الصلاة، باب كيف يضع ركبته قبل يديه (الحديث 840) بمعناه، وه (الحديث 841). وأخرجه الترمذي في الصلاة، باب آخر منه (الحديث 269). وأخرجه النسائي في التطبيع، باب أول ما يوصل إلى الأرض من الإنسان في سجوده (الحديث 1090) تحفة الأشراف (13866).

1090 - تقدم في التطبيع، باب أول ما يوصل إلى الأرض من الإنسان في سجوده (الحديث 1089).

قَالَ "إِنَّ الْيَدَيْنِ تَسْجُدَانِ كَمَا يَسْجُدُ الْوَجْهُ فَإِذَا وَضَعَ أَحَدُكُمْ وَجْهَهُ فَلْيَضَعْ يَدَيْهِ وَإِذَا رَفَعَهُ فَلْيَرْفَعْهُمَا".

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: دو ہاتھ بھی سجدہ کرتے ہیں، جس طرح چہرہ سجدہ کرتا ہے، تو جب کوئی شخص اپنے چہرے کو زمین پر رکھے تو دونوں ہاتھ بھی زمین پر رکھے اور جب چہرے کو اٹھائے تو ان دونوں کو بھی اٹھالے۔

### شرح

سجدہ کرنے کا طریقہ یہ ہے: ہاتھوں کی انگلیاں نہ مکمل طور پر بند ہوں اور نہ مکمل طور پر کھلی ہوئی ہوں گی اور ان کا رخ قبلہ کی طرف ہوگا اس بات پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے۔

احناف کے نزدیک سجدہ کرنے کا طریقہ یہ ہے: چہرے کو دونوں ہتھیلیوں کے درمیان رکھا جائے جبکہ احناف کے علاوہ دیگر فقہاء اس بات کے قائل ہیں دونوں ہاتھوں کو کندھوں کے مقابل رکھا جائے گا۔

سجدہ کرنے کے طریقہ میں یہ بات بھی شامل ہے کہ ہاتھ کپڑے سے باہر ہونے چاہئیں اور ہتھیلی پر سہارا لیا جائے۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

## 41- باب عَلَى كَيْفِ السُّجُودِ

باب: کتنے اعضاء پر سجدہ کیا جاتا ہے؟

1092 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ أَمِيرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْضَاءٍ وَلَا يَكُفَّ شَعْرَةَ وَلَا نَيْبَةً.

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا حکم دیا گیا تھا کہ وہ سات اعضاء پر سجدہ کریں (اور نماز کے دوران) اپنے بالوں یا کپڑوں کو میٹھیں نہیں۔

### شرح

یہی روایت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب نماز کے طریقے سے متعلق ابواب 'باب سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے' میں نقل کی ہے۔

1091- أخرجه أبو داؤد في الصلاة، باب أعضاء السجود (الحديث 892). تحفة الاشراف (7547).

1092- أخرجه البخاري في الاذان، باب السجود على سبعة اعظم (الحديث 809) مطولاً. و (الحديث 810) و باب لا يكف شعراً (الحديث 815)، و باب لا يكف ثوبه في الصلاة (الحديث 227 و 228). و أخرجه مسلم في الصلاة، باب أعضاء السجود و النهي عن كف الشعر و الثوب و عقص الراس في الصلاة (الحديث 227 و 228). و أخرجه أبو داؤد في الصلاة، باب أعضاء السجود (الحديث 889 و 890). و أخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في السجود على سبعة أعضاء (الحديث 273). و أخرجه النسائي في التطبيق، باب النهي عن كف الشعر في السجود (الحديث 1112)، و النهي عن كف الثياب في السجود (الحديث 1114). و أخرجه ابن ماجه في إقامة الصلاة و السنة فيها، باب السجود (الحديث 883) مختصراً و الحديث عند: ابن ماجه في إقامة الصلاة و السنة فيها، باب كف الشعر و الثوب في الصلاة (الحديث 1040). تحفة الاشراف (5734).

اس کی شرح لکھتے ہوئے علامہ ابن بطلال رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

”فقہاء کا اس بات پر اتفاق پایا جاتا ہے کہ پیشانی پر سجدہ کرنا فرض ہے۔“

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، عطاء بن ابی رباح، طاؤس، حسن بصری، ابن سیرین، قاسم بن محمد، سالم بن عبداللہ، امام شعبی اور ابن شہاب زہری اس بات کے قائل ہیں جب کوئی شخص پیشانی پر سجدہ کر لیتا ہے اور اس کی ناک زمین پر نہیں لگتی تو یہ اس کے لئے کافی ہوگا۔

امام مالک امام ابو یوسف، امام محمد اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہم بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

ان حضرات کے نزدیک مستحب یہ ہے: پیشانی کے ساتھ ناک پر بھی سجدہ کیا جائے۔

(ابن بطلال رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں) امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں اگر کوئی شخص نماز پڑھتے وقت پیشانی زمین پر نہیں رکھتا اور صرف ناک پر سجدہ کر لیتا ہے تو یہ بھی کافی ہوگا۔

ابن سیرین، طاؤس، ابن القاسم بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

ابراہیم نخعی، عکرمہ، عبدالرحمن بن ابولیلی اور سعید بن جبیر اسی بات کے قائل ہیں؛ پیشانی اور ناک دونوں پر سجدہ کرنا فرض ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے وہ فرماتے ہیں: جو شخص ناک زمین پر نہیں رکھتا اس نے سجدہ نہیں کیا۔

ایک روایت کے مطابق امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہما اس بات کے قائل ہیں ان سات اعضاء پر سجدہ کرنا فرض ہے اور جو شخص ان میں سے بعض اعضاء پر سجدہ کر لیتا ہے۔ (تمام اعضاء پر سجدہ نہیں کرتا) اس کا سجدہ ادا نہیں ہوگا۔

## 42 - باب تَفْسِيرِ ذَلِكَ

باب: اس کی وضاحت کا بیان

1093 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ عَنْ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي رَاهِمٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "إِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مِنْهُ سَبْعَةٌ أَرَابٍ وَجْهَهُ وَكَفَّاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ".

☆ ☆ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے

سنا ہے:

1093- أخرجه مسلم في الصلاة، باب أعضاء السجود والنهي عن كف الشعر والتوب و عقص الرأس في الصلاة (الحديث 491). وأخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب أعضاء السجود (الحديث 891). وأخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في السجود على سبعة أعضاء (الحديث 272). وأخرجه النسائي في التطبيق، باب السجود على القدمين (الحديث 1098) وأخرجه ابن ماجه في إقامة الصلاة، والسنة فيها، باب السجود (الحديث 885). تحفة الاشراف (5126).

”جب بندہ سجدہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ سات اعضاء سجدہ کرتے ہیں اس کا چہرہ اس کی دونوں ہتھیلیاں اس کے دونوں گھٹنے اور اس کے دونوں پاؤں۔“

### 43 - باب السُّجُودِ عَلَى الْجَبِينِ

باب: پیشانی پر سجدہ کرنا

1094 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةَ عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَصُرْتُ عَيْنَايَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَبِينِهِ وَأَنْفِهِ آثَرَ الْمَاءِ وَالطِّينِ مِنْ صُبْحِ لَيْلَةِ إِحْدَى وَعِشْرِينَ . مُخْتَصَرٌ .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے اپنی ان دونوں آنکھوں کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک اور ناک مبارک پر پانی اور مٹی کا نشان اکیسویں رات کی صبح دیکھا تھا۔  
(امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ روایت مختصر ہے۔)

### 44 - باب السُّجُودِ عَلَى الْأَنْفِ

باب: ناک پر سجدہ کرنا

1095 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ وَيُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةَ عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ

1094- أخرجه البخاری فی الاذان، باب هل یصلی الامام یمن حضر؟ و هل یخطب یوم الجمعة فی المطر (الحديث 669) بنحوه، و باب السجود علی الانف و السجود علی الطین (الحديث 813) بنحوه مطولاً . و باب من لم یمسح جبهته و انفه حتی صلی (الحديث 836) بنحوه، و فی فضل لیلۃ القدر، باب التماس لیلۃ القدر فی السبع الاواخر (الحديث 2016) بنحوه مطولاً، و باب تحری لیلۃ القدر فی الوتر من العشر الاواخر (الحديث 2018) مطولاً، و فی الاعتکاف، باب الاعتکاف فی العشر الاواخر و الاعتکاف فی المساجد کلها (الحديث 2027) مطولاً، و باب الاعتکاف و خروج النبی صلی اللہ علیہ وسلم صبیحة عشرين (الحديث 2036) بنحوه مطولاً، و باب من خرج من اعتکافه عن الصبح (الحديث 2040) بنحوه مطولاً . و أخرجه مسلم فی الصیام، باب فضل لیلۃ القدر و الحث علی طلبها و بیان محلها و ارجحی اوقات طلبها (الحديث 213 و 214 و 215 و 216) بنحوه مطولاً . و أخرجه ابو داؤد فی الصلاة، باب السجود علی الانف و الجبهة (الحديث 894 و 395) بنحوه، و باب السجود علی الانف (الحديث 911) بنحوه، و باب فیمن قال لیلۃ احدى و عشرين (الحديث 1382) مطولاً . و أخرجه النسائی فی السهو، باب ترک مسح الجبهة بعد التسليم (الحديث 1355) بنحوه مطولاً . و الحديث عند: ابن ماجه فی الصیام، باب فی لیلۃ القدر (الحديث 1766)، و باب الاعتکاف فی خیمۃ المسجد (الحديث 1775) . تحفة الاشراف (4419) .

1095- أخرجه البخاری فی الاذان، باب السجود علی الانف (الحديث 812) . و أخرجه مسلم فی الصلاة، باب اعضاء السجود و النهی عن کف الشعر و الثوب و عقص الراس فی الصلاة (الحديث 230 و 231) . و أخرجه النسائی فی التطبيق، السجود علی الیدين (الحديث 1096)، و باب السجود علی الرکبتین (الحديث 1097) بنحوه . و أخرجه ابن ماجه فی اقامة الصلاة و السنة فیها، باب السجود (الحديث 884) بنحوه . و الحديث عند: مسلم فی الصلاة، باب اعضاء السجود و النهی عن کف الشعر و الثوب و عقص الراس فی الصلاة (الحديث 229) . تحفة الاشراف (5708) .



رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةٍ - لَا أَكْفُ الشَّعْرَ وَلَا الْيَتَابَ - الْجَبْهَةَ وَالْأَنْفَ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ ."

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: "مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے، میں سات اعضاء پر سجدہ کروں (اور نماز کے دوران) میں اپنے بالوں یا کپڑے کو سمیٹوں نہیں (وہ سات اعضاء یہ ہیں): پیشانی، ناک، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں۔"

#### 45 - باب السُّجُودِ عَلَى الْيَدَيْنِ

باب: دونوں ہاتھوں پر سجدہ کرنا

1096 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ النَّسَائِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةٍ أَكْبَرُ عَلَى الْجَبْهَةِ وَأَشَارَ بِيَدِهِ عَلَى الْأَنْفِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ ."

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: "مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے، میں سات ہڈیوں پر سجدہ کروں، پیشانی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے ناک کی طرف اشارہ کیا، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں کے کنارے۔"

#### 46 - باب السُّجُودِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ

باب: گھٹنوں پر سجدہ کرنا

1097 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ الْمَكِّيُّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الزُّهْرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعٍ - وَنَهَى أَنْ يَكْفِيَ الشَّعْرَ وَالْيَتَابَ - عَلَى يَدَيْهِ وَرُكْبَتَيْهِ وَأَطْرَافِ أَصَابِعِهِ . قَالَ سُفْيَانُ قَالَ لَنَا ابْنُ طَاوُسٍ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى جَبْهَتِهِ وَأَمَرَهَا عَلَى أَنْفِهِ . قَالَ هَذَا وَاحِدٌ وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا حکم دیا گیا تھا کہ آپ سات اعضاء پر سجدہ کریں اور آپ کو اس بات سے منع کیا گیا تھا کہ آپ (نماز کے دوران) اپنے بالوں یا کپڑوں کو سمیٹیں (آپ کو ان اعضاء پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا تھا) دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور (پاؤں کی انگلیوں کے) کنارے۔

سفیان نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: طاؤس کے صاحبزادے نے ہمارے سامنے یہ بات بیان کی ہے، نبی

1096-تقدم في التطبيق، السجود على الانف (1095).

1097-تقدم في التطبيق، السجود على الانف (1095).

اکرم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اپنی پیشانی پر رکھے اور انہیں پھیرتے ہوئے ناک تک لے آئے۔

پھر آپ نے ارشاد فرمایا: یہ ایک ہی (عضو) ہے۔

روایت کے یہ الفاظ محمد بن منصور نامی راوی کے ہیں۔

#### 47 - باب السُّجُودِ عَلَى الْقَدَمَيْنِ

باب: دونوں پاؤں پر سجدہ کرنا

1098 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ اللَّيْثِ قَالَ أُنْبَأَنَا ابْنُ الْهَادِ عَنْ

مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "إِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجْدًا مَعَهُ سَبْعَةُ أَرَابٍ وَجْهَهُ وَكَفَاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ ."

☆☆ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جب بندہ سجدے میں جاتا ہے تو اس کے ساتھ اس کے سات اعضاء سجدہ کرتے ہیں اس کا چہرہ اس کی دونوں

ہتھیلیاں، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں۔"

#### 48 - باب نَصْبِ الْقَدَمَيْنِ فِي السُّجُودِ

باب: سجدے کے دوران دونوں پاؤں کھڑے کرنا

1099 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أُنْبَأَنَا عَبْدَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى

بْنِ حَبَّانَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ

فَأَنْتَهَيْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ وَقَدَمَاهُ مَنْصُوبَتَانِ وَهُوَ يَقُولُ "اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخِطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ

عُقُوبَتِكَ وَبِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَيَّ نَفْسِكَ ."

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں: ایک رات نبی اکرم ﷺ مجھے اپنے پاس

محسوس نہیں ہوئے، میں اٹھ کر آپ کی طرف بڑھی تو آپ ﷺ سجدے کی حالت میں تھے آپ کے دونوں پاؤں کھڑے ہوئے

تھے اور آپ یہ دعا مانگ رہے تھے:

"اے اللہ! میں تیری ناراضگی سے تیری رضا کی تیرے سزا دینے سے تیری معافی کی پناہ مانگتا ہوں اور تیری

گرفت سے تیری پناہ مانگتا ہوں، میں تیری حقیقی ثناء بیان نہیں کر سکتا، تو ویسا ہی ہے، جیسے تو نے خود اپنی ثناء بیان

کی ہے۔"

1098-تقدم في التطبيق، تفسير ذلك (1093).

1099-تقدم في الطهارة، ترك الوضوء من مس الرجل امراته من غير شهوة (الحدیث 169).

## 49 - باب فَتْحُ أَصَابِعِ الرَّجُلَيْنِ فِي السُّجُودِ

باب: سجدے کے دوران پاؤں کی انگلیوں کو موڑ دینا

1100 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَهْوَى إِلَى الْأَرْضِ سَاجِدًا جَافَى عَضُدَيْهِ عَنْ ابْطِينِهِ وَفَتَحَ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ . مُخْتَصَرٌ .

☆☆ حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں جانے کے لیے جب زمین کی طرف جھکتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونوں بازوؤں کو بغلوں سے الگ رکھتے تھے اور پاؤں کی انگلیوں کو موڑ دیتے تھے۔ (امام نسائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت مختصر ہے۔)

## 50 - باب مَكَانِ الْيَدَيْنِ مِنَ السُّجُودِ

باب: سجدے کے دوران دونوں ہاتھ رکھنے کی جگہ

1101 - أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ كُلَيْبٍ يَذْكُرُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَقُلْتُ لَا نُظَرْنَ إِلَى صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ إِبْهَامَيْهِ قَرِيبًا مِنْ أُذُنَيْهِ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ "سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" . ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ فَكَانَتْ يَدَاهُ مِنْ أُذُنَيْهِ عَلَى الْمَوْضِعِ الَّذِي اسْتَقْبَلَ بِهِمَا الصَّلَاةَ .

☆☆ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں مدینہ منورہ آیا، میں نے سوچا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا جائزہ لوں گا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی، آپ نے دونوں ہاتھ بلند کیے یہاں تک کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں انگوٹھوں کو آپ کے کانوں کے قریب دیکھا، پھر جب آپ رکوع میں جانے لگے تو آپ نے تکبیر کہی اور رفع یدین کیا، پھر جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو آپ نے سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور سجدہ میں چلے گئے، آپ کے دونوں ہاتھ آپ کے کانوں کے اسی طرح قریب تھے، جس طرح اس وقت تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کا آغاز کیا تھا۔

1100- اخرجہ ابوداؤد فی الصلاة، باب من ذکر التورک فی الرابعة (الحديث 963 و 964 و 965) مطولا . و اخرجہ الترمذی فی الصلاة، باب (منه) (الحديث 304 و 305) مطولا . و اخرجہ ابن ماجه فی اقامة الصلاة و السنة فيها، باب اتمام الصلاة (الحديث 1061) مطولا . و الحديث عند البخاری فی الاذان، باب سنة الجلوس فی التشهد (الحديث 828) . و النسائی فی الافتتاح، باب الاعتدال فی الركوع (الحديث 1038)، و فی السهو، باب رفع اليدين فی القيام الى الركعتين الآخريين (الحديث 1180)، و باب صفة الجلوس فی الركعة التي يقضى فيها الصلاة (الحديث 1261) . و ابن ماجه فی اقامة الصلاة و السنة فيها، باب افتتاح الصلاة (الحديث 803)، و باب رفع اليدين اذا ركع و اذا رفع راسه من الركوع (الحديث 862) . تحفة الاشراف (11897) .

1101- تقدم فی الافتتاح، باب موضع اليمين من الشمال فی الصلاة (الحديث 888) .

## 51 - باب النَّهْيِ عَنِ بَسْطِ الدِّرَاعَيْنِ فِي السُّجُودِ

باب: سجدے کے دوران بازوؤں کو بچھانے کی ممانعت

1102 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ - وَهُوَ ابْنُ هَارُونَ - قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَلَاءِ - وَاسْمُهُ

أَيُّوبُ بْنُ أَبِي مُسْكِينٍ - عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

”لَا يَفْتَرِشُ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ فِي السُّجُودِ الْفِتْرَاشَ الْكَلْبِ .“

☆ ☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”کوئی بھی شخص سجدے کے دوران اپنے بازوؤں کو کتے کی طرح نہ بچھائے۔“

شرح

یہاں کتے کی طرح بازو بچھانے سے مراد یہ ہے: آدمی ہتھیلیوں کے ساتھ کہنیوں کو بھی زمین پر رکھ لے۔  
سجدہ کرنے کا طریقہ یہ ہے: انسان کی ہتھیلیاں زمین پر ہوں اس کی کہنیاں زمین سے بلند ہوں گی اور پہلو سے الگ ہوں گی۔

مختلف روایات میں یہ بات مذکور ہے کہ مردوں کے لئے حکم یہی ہے کہ وہ سجدے کے دوران اپنے بازو کشادہ رکھیں یعنی پہلوؤں سے الگ رکھیں۔

ترجمہ الباب میں امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے ”سجدہ کرنے کا طریقہ“ عنوان بیان کیا ہے۔

احناف کے نزدیک سجدہ کرنے کا طریقہ یہ ہے: آدمی سجدے میں جاتے وقت پہلے گھٹنے زمین پر رکھے گا۔ اس کے بعد دونوں ہاتھ زمین پر رکھے گا پھر پیشانی زمین پر رکھے گا۔

پیشانی اور ناک دونوں زمین پر رکھے جائیں گے سجدے کے دوران چہرے کو دونوں ہتھیلیوں کے درمیان رکھا جائے گا۔  
آدمی کے ہاتھوں کی انگلیاں نہ مکمل طور پر کھلی ہوں گی نہ مکمل طور پر بند ہوں گی اور ان کا رخ قبلے کی طرف ہوگا۔  
سجدے کے دوران آدمی کے زانوں پیٹ سے دور ہوں گے اور دونوں کہنیاں پہلوؤں سے الگ ہوں گی اور زمین سے بلند ہوں گی۔

اگلے آنے والے ابواب میں امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے انہی احکام کو بیان کیا ہے۔

.....

## 52 - باب صِفَةِ السُّجُودِ

باب: سجدہ کرنے کا طریقہ

1103 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ أَنْبَأَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ وَصَفَ لَنَا الْبِرَاءَ السُّجُودَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ بِالْأَرْضِ وَرَفَعَ عَجِيزَتَهُ وَقَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ .  
 ☆ ☆ ابواسحاق نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے ایک مرتبہ حضرت براء رضی اللہ عنہ نے ہمارے سامنے سجدہ کرنے کا طریقہ ذکر کیا تو انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر رکھے اور اپنی سرین کو بلند کیا اور یہ بات بیان کی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح (سجدہ) کرتے دیکھا ہے۔

1104 - أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ شُمَيْلٍ - هُوَ النَّضْرُ - قَالَ أَنْبَأَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبِرَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى جَحَى .

☆ ☆ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز ادا کرتے تھے تو بازوؤں کو پہلو سے الگ رکھتے تھے۔  
 1105 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكِ ابْنِ بُعَيْنَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى فَرَجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى يَبْدُوَ بِيَاضَ ابْطِينِهِ .

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز ادا کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونوں بازوؤں کو کشادہ رکھتے تھے یہاں تک کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی ظاہر ہو جاتی تھی۔

1106 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَزِيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عِمْرَانَ عَنْ أَبِي مَجَلَزٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْيِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَوْ كُنْتُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَابْصَرْتُ ابْطِينَهُ . قَالَ أَبُو مَجَلَزٍ كَأَنَّهُ قَالَ ذَلِكَ لِأَنَّهُ فِي صَلَاةٍ .

☆ ☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اگر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بالکل سامنے ہوتا تو میں آپ کی بغلوں کو دیکھ سکتا تھا۔

ابو جملونامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے یہ الفاظ اس لیے استعمال کیے ہیں، کیونکہ وہ اس وقت نماز کی حالت میں ہوتے تھے۔

1107 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

1103-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب صفة السجود (الحديث 896). تحفة الاشراف (1864).

1104-الفردبه النسائي. تحفة الاشراف (1902).

1105-اخرجه البخاري في الصلاة، باب يدي طبعه و يجافي في السجود (الحديث 390)، وفي الاذان، باب يدي ضبعية و يجافي في السجود (الحديث 807)، وفي المناقب، باب صفة النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 3564). و اخرج مسلم في الصلاة، باب ما يجتمع صفة الاصلاة و ما يفتح به و يختم به و صفة الركوع و الاعتدال منه و السجود و الاعتدال منه و التشهد بعد كل ركعتين من الرباعية و صفة الجلوس بين السجدين و في التشهد الاول (الحديث 235 و 236). تحفة الاشراف (9157).

1106-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب من ذكر انه يرفع يديه اذا قام من الثنتين (الحديث 746) بنحوه. تحفة الاشراف (12215).

1107-اخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في التجافي في السجود (الحديث 274). و اخرج ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب السجود (الحديث 881) مطولاً. تحفة الاشراف (5142).

بْنِ الْهُرَمِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ أَرَى عَفْرَةَ يُعْطِيهِ إِذَا سَجَدَ .  
 ☆ ☆ عبید اللہ بن عبد اللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی جب آپ ﷺ سجدے میں گئے تو میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی لی۔

### 53 - باب التَّجَافِي فِي السُّجُودِ

باب: سجدے کے دوران دونوں بازوؤں کو پہلو سے الگ رکھنا

1108 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ - وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَصَمِ - عَنْ عَمِّهِ يَزِيدَ - وَهُوَ ابْنُ الْأَصَمِ - عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَجَدَ جَاهِلِي يَدَيْهِ حَتَّى لَوْ أَنَّ بَهْمَةَ أَرَادَتْ أَنْ تَمُرَّ تَحْتَ يَدَيْهِ مَرَّتْ .

☆ ☆ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ جب سجدے میں جاتے تھے تو آپ ﷺ اپنے دونوں بازوؤں کو (پہلو سے) الگ رکھتے تھے یہاں تک کہ اگر کوئی بکری کا بچہ آپ ﷺ کے بازوؤں کے نیچے سے گزرنا چاہتا تو وہ گزر سکتا تھا۔

### 54 - باب الْإِعْتِدَالِ فِي السُّجُودِ

باب: سجدے میں اعتدال اختیار کرنا

1109 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَأَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ وَلَا يَسْطُ أَحَدُكُمْ ذِرَاعِيهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ" .

☆ ☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"سجدے میں اعتدال اختیار کرو اور کوئی بھی شخص اپنے بازو کو اس طرح نہ بچھائے جس طرح کتا اپنے بازو بچھاتا ہے۔"

روایت کے یہ الفاظ اسحاق نامی راوی سے منقول ہیں۔

شرح

سجدے کے دوران اعتدال سے مراد وہی صورت ہے جو رکوع میں اعتدال سے مراد ہوتی ہے جس کا تذکرہ ہم اس سے

1108- أخرجه مسلم في الصلاة، باب ما يجمع صفة الصلاة وما يفتتح به ويختم به و صفة الركوع والاعتدال منه والسجود والاعتدال منه و  
 الطهارة بعد كل ركعتين من الرابعة و صفة الجلوس بين السجدين و في الطهارة الأولى (الحديث 237) و (الحديث 238 و 239) بنحوه .  
 وأخرجه ابنه داود في الصلاة، صفة السجود (الحديث 898) . وأخرجه النسائي في الطهارة، باب كيف الجلوس بين السجدين (الحديث  
 1146) بنحوه . وأخرجه ابن ماجه في إقامة الصلاة و السنة فيها، باب السجود (الحديث 880) . تحفة الأشراف (1808) .  
 1109- تقدم في الافتتاح، الاعتدال في الركوع (الحديث 1027) .

پہلے کر چکے ہیں۔

## 55 - باب إِقَامَةِ الصُّلْبِ فِي السُّجُودِ

باب: سجدے کے دوران کمر کو سیدھا رکھنا

1110 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ قَالَ أَبَانَا عَيْسَى - وَهُوَ ابْنُ يُونُسَ - عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا تُجْزِئُ صَلَاةٌ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ فِيهَا صُلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ".

☆☆ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"وہ نماز درست نہیں ہوتی جس میں آدمی رکوع اور سجدے کے دوران اپنی کمر کو سیدھا نہیں رکھتا۔"

## 56 - باب النَّهْيِ عَنْ نَقْرَةِ الْغُرَابِ

باب: کوءے کی طرح چونچ مارنے کی ممانعت

1111 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ ابْنِ أَبِي هَلَالٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ تَمِيمَ بْنَ مَحْمُودٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ شَيْبَلٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَلَاثٍ عَنْ نَقْرَةِ الْغُرَابِ وَافْتِرَاشِ السَّعِجِ وَأَنْ يُوطِنَ الرَّجُلُ الْمَقَامَ لِلصَّلَاةِ كَمَا يُوطِنُ النَّعِيرَ.

☆☆ حضرت عبدالرحمن بن شہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے تین چیزوں سے منع کیا ہے: کوءے کی طرح

چونچ مارنے سے، درندوں کی طرح (بازو بچھا کر) بیٹھنے سے اور اس بات سے کہ آدمی مسجد میں اپنے نماز پڑھنے کے لیے ایک جگہ کو یوں مخصوص کر لے، جس طرح اونٹ بیٹھنے کی جگہ مخصوص کر لیتا ہے۔

## 57 - باب النَّهْيِ عَنْ كَفِّ الشَّعْرِ فِي السُّجُودِ

باب: سجدے کے دوران بال سمیٹنے کی ممانعت

1112 - أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَصْرِيُّ عَنْ يَزِيدَ - وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ - قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَرَوْحٌ - يَعْنِي ابْنَ الْقَاسِمِ - عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "أُمِرْتُ

1110- تقدم في الإفتاح، إقامة الصلب في الركوع (الحديث 1026).

1111- أخرجه إهوداؤد في الصلاة، باب صلاة من لا يقيم صلبه في الركوع و السجود (الحديث 862). وأخرجه ابن ماجه في إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في توطين المكان في المسجد يصلى فيه (الحديث 1429). تحفة الاشراف (9701).

1112- تقدم في التطبيق، باب على كم السجود (الحديث 1092).

أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةٍ وَلَا أَكْفَّ شَعْرًا وَلَا تَوْبًا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ”مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے، میں سات اعضاء پر سجدہ کروں اور (نماز کے دوران) بال اور کپڑے نہ سمیٹوں۔“

شرح

یہی روایت ذرا سے لفظی اور سند کے اختلاف کے ساتھ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ”صحیح“ میں بھی نقل کی ہے وہاں اس کی شرح کرتے ہوئے حافظ بدرالدین عینی تحریر کرتے ہیں:

اس حدیث میں اس بات کا تذکرہ کیا گیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا حکم دیا گیا تھا کہ آپ (نماز کے دوران) بالوں کو موڑیں گے نہیں اور کپڑوں کو موڑیں گے نہیں۔

(علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں) اس حدیث سے یہ بات پتہ چل جاتی ہے کہ نماز کے دوران بالوں اور کپڑوں کو موڑنا مکروہ ہے۔

ظاہر حدیث کا تقاضا یہی ہے کہ ایسا کرنا صرف نماز کے دوران مکروہ ہوگا۔

قاضی عیاض نے اس کی تردید کرتے ہوئے یہ بات بیان کی ہے: یہ بات جمہور کے خلاف ہے۔

جمہور اس بات کے قائل ہیں، نماز میں یا نماز کے علاوہ ہر حال میں ایسا کرنا مکروہ ہے، تاہم اس بات پر اتفاق ہے کہ ایسا عمل کرنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی ہے۔

تکوین میں یہ ذکر ہے کہ ایسا کرنا مکروہ تنزیہی ہے، اگر کوئی شخص اسی حالت میں نماز پڑھ لیتا ہے، تو اس نے اچھا عمل نہیں کیا، تاہم اس کی نماز ہو جائے گی۔

علامہ ابن تین فرماتے ہیں: ایسا کرنا (نماز کے دوران بالوں اور کپڑوں کو نہ موڑنا) مستحب کے طور پر ہے۔

اگر کسی شخص نے ایسا کیا ہوا ہو اور اسی دوران جماعت کھڑی ہو جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ وہ شخص اسی طرح نماز ادا کر لے۔

...—...—...—...

## 58 - باب مَثَلِ الَّذِي يُصَلِّي وَرَأْسُهُ مَعْقُوصٌ

باب: اس شخص کی مثال جو اپنے سر پر بالوں کا جوڑا بنا کر نماز ادا کرتا ہے

1113 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَادٍ بْنُ الْأَسْوَدِ بْنِ عَمْرٍو السَّرْحِيُّ - مِنْ وَلَدِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي

سَرْحٍ - قَالَ أَبَانَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَبَانَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ أَنَّ كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ عَنْ

1113- أخرجه مسلم في الصلاة، باب أعضاء السجود والنهي عن كف الشعر والترب و عقص الرأس في الصلاة (الحديث 232). وأخرجه

ابوداؤد في الصلاة، باب الرجل يعلو عاقصا شعره (الحديث 647). تحفة الإشراف (6339).



عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ رَأَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ يُصَلِّيَ وَرَأْسُهُ مَعْقُوصٌ مِنْ وَرَائِهِ فَقَامَ فَجَعَلَ يَحُلُّهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ مَا لَكَ وَرَأْسِي قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "إِنَّمَا مَثَلُ هَذَا مَثَلُ الَّذِي يُصَلِّي وَهُوَ مَكْتُوفٌ"

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک دفعہ انہوں نے عبداللہ بن حارث کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا، انہوں نے اپنے بالوں کا جوڑا پیچھے کی طرف بنایا ہوا ہے، تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اٹھے اور انہوں نے اس جوڑے کو کھول دیا، جب عبداللہ بن حارث نے نماز مکمل کی تو وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آئے اور بولے: آپ کا میرے سر کے ساتھ کیا واسطہ ہے؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"اس کی مثال اسی طرح ہے جس طرح نماز ادا کرتے ہوئے کسی کے ہاتھ کندھے پر باندھے ہوئے ہوں۔"

## 59 - باب النَّهْيِ عَنِ كَفِّ الشَّيْبِ فِي السُّجُودِ

باب: سجدے کے دوران کپڑے کو سمیٹنے کی ممانعت

1114 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ الْمَكِّيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ وَنَهَى أَنْ يَكْفِيَ الشَّعْرَ وَاللِّثْيَابَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا حکم دیا گیا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سات اعضاء پر سجدہ کریں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات سے منع کیا گیا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم (نماز کے دوران) بال اور کپڑے سمیٹیں۔

## 60 - باب السُّجُودِ عَلَى الشَّيْبِ

باب: کپڑوں پر سجدہ کرنا

1115 - أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ - هُوَ السَّلْمِيُّ - قَالَ حَدَّثَنِي غَالِبُ الْقَطَّانُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالظُّهَائِرِ سَجْدًا عَلَى لِيَابِنَا إِتْقَاءَ الْحَرِّ .

1114- تقدم في الطهني، باب على كم السجود (الحديث 1092).

1115- أخرجه البخاري في الصلاة، باب السجود على الثوب في شدة الحر (الحديث 385) بنحوه، و في مواضع الصلاة، باب وقت الظهر عند الزوال (الحديث 542)، و في العمل في الصلاة، باب بسط الثوب في الصلاة للسجود (الحديث 1208) بنحوه، و أخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب استحباب تقديم الظهر في أول الوقت في غير شدة الحر (الحديث 191) بنحوه، و أخرجه ابن ماجه في الصلاة، باب الرجل يسجد على ثوبه (الحديث 660) بنحوه، و أخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما ذكر من الرخصة في السجود على الثوب في الحر و البرد (الحديث 584) - و أخرجه ابن ماجه في إقامة الصلاة و السنة فيها، باب السجود على الثوب في الحر و البرد (الحديث 1033) بنحوه - تحفة الأشراف (250).

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم جب نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں ظہر کی نماز ادا کرتے تھے تو گرمی سے بچنے کے لیے اپنے کپڑے پر سجدہ کیا کرتے تھے۔

## 61 - باب الْأَمْرِ بِاتِّمَامِ السُّجُودِ

باب: سجدہ مکمل ادا کرنے کا حکم

1116 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُهُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اتَّمُوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَوَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ خَلْفِ ظَهْرِي فِي رُكُوعِكُمْ وَسُجُودِكُمْ."

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:  
"رکوع اور سجود پورے ادا کیا کرو اللہ کی قسم! میں اپنی پشت کے پیچھے تمہارے رکوع اور سجود کو دیکھ لیتا ہوں۔"

شرح

سجدے کو مکمل کرنے کے حکم کے بارے میں ہم اس سے پہلے یہ بات ذکر کر چکے ہیں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ اس بات کے قائل ہیں۔ قرآن نے صرف رکوع کرنے اور صرف سجدہ کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس اعتبار سے مطلق طور پر رکوع کرنا اور سجدہ کرنا فرض ہوگا۔

تاہم حدیث میں کیونکہ اطمینان کے ساتھ رکوع و سجود کرنے کی شدید تاکید ہے۔ اس لئے اسے واجب قرار دیا جائے گا۔ اور حکم یہ ہے: اگر نماز کے دوران کسی واجب کو ترک کر دیا جاتا ہے تو وہ نماز کامل نہیں ہوتی لیکن ادا ہو جاتی ہے۔ اس کے برعکس اگر نماز میں کسی فرض کو ترک کر دیا جائے تو پھر نماز ادا نہیں ہوتی اور اس کو دوبارہ ادا کرنا لازم ہوتا ہے۔

\*\*\*—\*\*\*

## 62 - باب النَّهْيِ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي السُّجُودِ

باب: سجدے کے دوران قرأت کرنے کی ممانعت

1117 - أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ سَيْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ وَعُثْمَانُ بْنُ عَمَرَ قَالَ أَبُو عَلِيٍّ حَدَّثَنَا وَقَالَ عُثْمَانُ أَنْبَأَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ

1116- انفرادیہ النسائی، والحديث عند: النسائی فی الافتتاح، والاعتدال فی الركوع (الحديث 1027)، و فی التطبیق باب الاعتدال فی السجود (الحديث 1109). وابن ماجه فی اقامة الصلاة والسنة لهما، باب الاعتدال فی السجود (الحديث 892). تحفة الاشراف (1197).  
1117- اخرجہ مسلم فی الصلاة، باب النهی عن قراءة القرآن فی الركوع و السجود (الحديث 212 و 213) مختصراً. و اخرجہ النسائی فی الزیة، خاتم الذهب (الحديث 5172). والحديث عند: النسائی فی التطبیق، النهی عن القراءة فی الركوع. (الحديث 1140 و 1141) و فی الزیة، خاتم الذهب (الحديث 5171). تحفة الاشراف (10194).

أَبِي طَالِبٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ نَهَانِي حَبِيبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَلَاثٍ - لَا أَقُولُ نَهَى النَّاسَ - نَهَانِي عَنْ تَخْتِمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَيْسِيِّ وَعَنْ الْمُعْصَفِرِ الْمُفَدِّمَةِ وَلَا أَقْرَأُ سَاجِدًا وَلَا رَاكِعًا .

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میرے محبوب (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھے تین چیزوں سے منع کیا ہے، میں یہ نہیں تا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اس سے منع کیا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی انگوٹھی پہننے، قسی اور معصفر مقدم پہننے سے منع کیا ہے (اور یہ ہدایت کی ہے) میں رکوع اور سجدے کی حالت میں تلاوت نہ کروں۔

### شرح

اس بات پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے کہ نماز کے دوران رکوع اور سجدے کی حالت میں قرأت کرنے کی ممانعت ہے۔ علامہ ابن رشد تحریر کرتے ہیں: رکوع اور سجدے میں قرآن کی تلاوت کی ممانعت پر تمام علماء کا اتفاق ہے، کیونکہ اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حدیث موجود ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

”جبرائیل نے مجھے اس بات سے منع کر دیا ہے کہ میں رکوع کی حالت میں یا سجدے کی حالت میں قرآن کی تلاوت کروں۔“

امام طبری فرماتے ہیں: یہ حدیث مستند ہے۔ فقہاء نے اسی مسلک کو اختیار کیا ہے۔ بعض تابعین نے رکوع اور سجدے کے دوران قرآن کی تلاوت کو جائز قرار دیا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں کیونکہ ان کے نزدیک یہ حدیث (جس میں رکوع کے دوران یا سجدے کے دوران تلاوت کی ممانعت ہے) یہ روایت مستند نہیں ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

.....

1118 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ ح وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا .

1118- اخرجہ مسلم فی الصلاة، باب النهی عن قراءة القرآن فی الركوع والسجود (الحديث 209 و 210 و 211)، وفي اللباس والزينة، باب النهی عن لبس الرجل الثوب المعصفر (الحديث 31). واخرجہ ابو داؤد فی اللباس، باب من كرهه (الحديث 4045 و 4046). واخرجہ الترمذی فی اللباس، باب ما جاء فی كراهية خاتم الذهب (الحديث 1737). واخرجہ النسائی فی الزينة، خاتم الذهب (5187). والحديث عند: مسلم فی الصلاة، باب النهی عن قراءة القرآن فی الركوع والسجود (الحديث 213)، وفي اللباس والزينة، باب النهی عن لبس الرجل الثوب المعصفر (الحديث 29 و 30). و ابی داؤد فی اللباس، باب من كرهه (الحديث 4044). والترمذی فی الصلاة، باب ما جاء فی النهی عن القراءة فی الركوع والسجود (الحديث 264)، وفي اللباس، باب فی كراهية المعصفر للرجال (الحديث 1725). والنسائی فی التطبيق، النهی عن القراءة فی الركوع (الحديث 1042 و 1043)، وفي الزينة، خاتم الذهب (5177 و 5178 و 5180 و 5181 و 5182 و 5183 و 5184 و 5185)، والنهی عن لبس خاتم الذهب (5272 و 5273 و 5274 و 5275)، و ذكر النهی عن لبس المعصفر (الحديث 5321). وابن ماجه فی اللباس، باب كراهية المعصفر للرجال (الحديث 3602)، وباب

عنه خاتم الذهب (الحديث 3642). تحفة الاشراف (10179).

☆ ☆ حضرت علی رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے اس بات سے منع کیا ہے میں رکوع یا سجدے کی حالت

میں تلاوت کروں۔

### 63 - باب الْأَمْرِ بِالْاجْتِهَادِ فِي الدُّعَاءِ فِي السُّجُودِ

باب: سجدے کے دوران اہتمام سے دعا مانگنے کا حکم

1119 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ أَبَانَا إِسْمَاعِيلُ - هُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ - قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَشَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّتْرَ وَرَأَسَهُ مَعْصُوبٌ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ "اللَّهُمَّ قَدْ بَلَغْتُ - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النَّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةَ يَرَاهَا الْعَبْدُ أَوْ تَرَى لَهُ الْآوَاتِي قَدْ نَهَيْتُ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ فَإِذَا رَكَعْتُمْ فَعَظِمُوا رَبِّكُمْ وَإِذَا سَجَدْتُمْ فَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ فَإِنَّهُ فِيمَنْ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ."

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے پردہ ہٹایا، آپ کے سر مبارک پر پٹی بندھی ہوئی تھی یہ اسی بیماری کا واقعہ ہے جس کے دوران آپ کا وصال ہو گیا، نبی اکرم ﷺ نے دعا مانگی:

"اے اللہ! میں نے تبلیغ کر دی ہے۔"

یہ الفاظ آپ نے تین مرتبہ استعمال کیے۔

(پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نبوت کے مبشرات میں سے اب صرف سچے خواب باقی رہ گئے ہیں جنہیں کوئی بندہ دیکھتا ہے۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) جو انہیں دکھائے جاتے ہیں۔

(نبی اکرم ﷺ نے مزید ارشاد فرمایا:) یاد رکھنا! مجھے رکوع اور سجدے کے دوران قرأت کرنے سے منع کیا گیا ہے جب تم رکوع کرو تو اپنے پروردگار کی عظمت کا اعتراف کرو یعنی (سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ پڑھو) اور جب تم سجدہ کرو تو اس میں اہتمام کے ساتھ دعا مانگو کیونکہ وہ اس لائق ہوگی کہ اسے قبول کر لیا جائے۔

شرح

احناف اس بات کے قائل ہیں: نمازی رکوع کے دوران اور سجدے کے دوران صرف مخصوص تسبیحات پڑھ سکتا ہے یہ حکم فرض نماز کے بارے میں ہے۔

احادیث میں جو یہ مذکور ہے کہ نبی اکرم ﷺ رکوع یا سجدے کے دوران مختلف دعائیں پڑھا کرتے تھے تو وہ نفل نماز پر

محمول ہوگا۔

جبکہ مالکیہ کے نزدیک سجدے کے دوران دعا مانگنا مستحب ہے۔ خواہ وہ دینی امور سے متعلق ہو یا دنیاوی یا اخروی امور سے متعلق ہو خواہ آدمی اپنے حق میں دعا کرے یا اپنے علاوہ کسی اور کے حق میں دعا کرے خواہ بطور خاص کسی کے لئے دعا کرے یا عمومی طور پر کسی حد بندی کے بغیر دعا کر دے۔

حنا بلکہ اس بات کے قائل ہیں سجدے کے دوران صرف ماثور دعائیں اور اذکار پڑھے جاسکتے ہیں۔

جبکہ شوافع اس بات کے قائل ہیں سجدے کے دوران دعا مانگنے کے بارے میں شدید تاکید پائی جاتی ہے۔ اس لئے اہتمام کے ساتھ آدمی کو سجدے کے دوران دعا مانگنی چاہئے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں اگلے ابواب میں مختلف روایات نقل کی ہیں جن میں یہ بات مذکور ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کن الفاظ میں سجدے کے دوران دعا مانگا کرتے تھے۔

اس مسئلے پر بحث کرتے ہوئے علامہ ابن رشد کہتے ہیں: علماء کا اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے کہ آیا رکوع اور سجدے کے بارے میں کوئی متعین الفاظ ہیں جنہیں نمازی پڑھے گا یا کوئی متعین الفاظ نہیں ہیں؟ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں اس حوالے سے کوئی متعین الفاظ نہیں ہیں۔

امام شافعی، امام ابوحنیفہ، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے علاوہ بعض فقہاء اس بات کے قائل ہیں نمازی رکوع کے دوران تین مرتبہ ”سبحان ربی العظیم“ پڑھے گا اور سجدے میں تین مرتبہ ”سبحان ربی الاعلیٰ“ پڑھے گا۔ جیسا کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث میں یہ بات مذکور ہے۔

سفیان ثوری کہتے ہیں میرے نزدیک بہتر یہ ہے: امام سجدے کے دوران یا رکوع کے دوران پانچ مرتبہ ان کلمات کو پڑھے تاکہ مقتدی (اطمینان کے ساتھ) تین مرتبہ ان کلمات کو پڑھ لے۔

.....

## 64 - باب الدُّعَاءِ فِي السُّجُودِ

باب: سجدے کے دوران دعا مانگنا

1120 - أَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ عَنْ أَبِي رَشِيدٍ - وَهُوَ كَرِيبٌ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَشْتُ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ وَبَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فَرَأَيْتُهُ قَامَ لِحَاجَتِهِ فَاتَى الْقُرْبَةَ فَحَلَّ شِنَاقَهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَضُوءًا بَيْنَ الْوُضُوءَيْنِ ثُمَّ أَتَى فَرَأَيْتُهُ

1120- أخرجه البخاري في الدعوات، باب الدعاء إذا أتته من الليل (الحديث 6316) بنحوه. وأخرجه مسلم في صلاة المسافرين وقصرها، باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه (الحديث 187 و 188 و 189). والحديث عند مسلم في الحيض، باب غسل الوجه واليدين إذا استعظ من النوم (الحديث 2) وفي صلاة المسافرين وقصرها، باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه (الحديث 181). وأبو داود في الأدب، باب في النوم على طهارة (الحديث 5043) والترمذي في الشمائل، باب ما جاء في صفة نوم رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 245). وابن ماجه في الطهارة و سنتها، باب وضوء النوم (الحديث 508). تحفة الاشراف (6352).



## 66 - باب نَوْعِ الْاٰخَرِ

باب: دعا کی ایک اور قسم

1122 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ "سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي." يَتَأَوَّلُ الْقُرْآنَ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ رکوع اور سجدہ میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے: "تو پاک ہے اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! حمد تیرے لیے مخصوص ہے اے اللہ! تو میری مغفرت کر دے۔" (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ قرآن کے حکم پر عمل کرنے کے لیے ایسا کیا کرتے تھے۔)

## 67 - باب نَوْعِ الْاٰخَرِ

باب: دعا کی ایک اور قسم

1123 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَبْرِ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَضْجِعِهِ فَجَعَلْتُ التَّمِسُّهُ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ أَتَى بَعْضَ جَوَارِيهِ فَوَقَعَتْ يَدِي عَلَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ وَهُوَ يَقُولُ "اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ ."

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ مجھے اپنے بستر پر محسوس نہیں ہوئے (اندھیرے کے دوران) میں نے آپ کو تلاش کرنے کی کوشش کی مجھے یہ گمان ہوا کہ شاید آپ اپنی کسی کنیز کے پاس تشریف لے گئے ہیں لیکن پھر میرا ہاتھ آپ ﷺ پر پڑا تو آپ اس وقت سجدے کی حالت میں تھے اور یہ پڑھ رہے تھے: "اے اللہ! جو کچھ میں نے خفیہ طور پر کیا اور جو کچھ اعلانیہ طور پر کیا ہے ان کی مغفرت کر دے۔"

1124 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ أَتَى بَعْضَ جَوَارِيهِ فَطَلَبْتُهُ فَإِذَا هُوَ سَاجِدٌ يَقُولُ "رَبِّ اغْفِرْ لِي مَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ ."

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ایک رات مجھے نبی اکرم ﷺ اپنے پاس محسوس نہیں ہوئے تو میں نے یہ گمان کیا کہ شاید آپ ﷺ اپنی کسی کنیز کے پاس تشریف لے گئے ہیں (اندھیرے کی وجہ سے) میں نے آپ کو تلاش کرنے کی کوشش کی تو آپ اس وقت سجدے کی حالت میں تھے اور یہ کہہ رہے تھے:

1122-تقدم في التطبيق، نوع آخر من الذكر في الركوع (الحديث 1046).

1123-انفرده النسائي، و سياتي في التطبيق، لوح آخر (الحديث 1124). تحفة الاشراف (17678).

”اے میرے پروردگار! تو میری مغفرت کر دے اور اس چیز کی جو میں نے پوشیدہ طور پر کی اور جو اعلانیہ طور پر کی۔“

## 68 - باب نَوْعِ الْاٰخِرِ

باب: دعا کی ایک اور قسم

1125 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ - هُوَ ابْنُ مَهْدِيٍّ - قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِي الْمَاجِشُونُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَجَدَ يَقُولُ ”اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَلَكَ أَسَلْتُ وَبِكَ آمَنْتُ سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ فَأَحْسَنَ صُورَتَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَّرَهُ تَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ .“

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں جا کر یہ دعا مانگا کرتے تھے:

”اے اللہ! میں نے تیرے لیے سجدہ کیا اور میں تیرے سامنے جھک گیا، میں تجھ پر ایمان لایا، میرا چہرہ اس ذات کے سامنے سجدے کی حالت میں ہے، جس نے اسے پیدا کیا ہے، شکل و صورت عطا کی ہے اور اچھی شکل و صورت عطا کی ہے، اسے سماعت اور بصارت سے نوازا ہے، اللہ تعالیٰ کی ذات برکت والی ہے، جو سب سے بہترین خالق ہے۔“

## 69 - باب نَوْعِ الْاٰخِرِ

باب: دعا کی ایک اور قسم

1126 - أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عُمَانَ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو حَيَّوَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ ”اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسَلْتُ وَأَنْتَ رَبِّي سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَّرَهُ تَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ .“

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بیان نقل کرتے ہیں: آپ سجدے میں یہ دعا مانگا کرتے تھے:

1124-تقدم في التطبيق، نوع آخر (الحديث 1123) .

1125-اخرجه مسلم في صلاة المسافرين وقصرها، باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه (الحديث 201 و 202) مطولاً . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب ما يستفتح به الصلاة من الدعاء (الحديث 760 و 761) . مطولاً . واخرجه الترمذي في الدعوات، باب منه (الحديث 3421 و 3422) . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة والسنة فيها، باب سجود القرآن (الحديث 1054) . والحديث عند: ابي داؤد في الصلاة، باب من ذكر انه يرفع يديه اذا قام من الثنتين (الحديث 744)، و باب ما يقول الرجل اذا سلم (الحديث 1509) . والترمذي في الصلاة، باب ما يقول الرجل اذا رفع راسه من الركوع (الحديث 266) . والنسائي في الافتتاح، نوع آخر من الذكرو الدعاء بين التكبير والقراءة (الحديث 896) . وابن ماجه في اقامة الصلاة والسنة فيها، باب رفع اليدين اذا ركع و اذا رفع راسه من الركوع (الحديث 864) . تحفة الاشراف (10228) .

1126-الفرديه النسائي . تحفة الاشراف (3050) .



”اے اللہ! میں نے تیرے لیے سجدہ کیا، میں تجھ پر ایمان لایا، میں تیرا فرمانبردار ہوا، تو میرا پروردگار ہے، میرا چہرہ اس ذات کے سامنے سجدے میں ہے، جس نے اسے پیدا کیا ہے، اسے شکل و صورت عطا کی ہے، اسے سماعت اور بصارت عطا کی ہے، برکت والی ہے، اللہ کی ذات جو بہترین خالق ہے۔“

## 70 - باب نَوْعِ الْآخَرِ

باب: دعا کی ایک اور قسم

1127 - أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عُمَرَ قَالَ قَالَ أَنبَاءُ ابْنِ حَمِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَذَكَرَ الْآخَرَ قَبْلَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمَزٍ الْأَعْرَجِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يُصَلِّي تَطَوُّعًا قَالَ إِذَا سَجَدَ ”اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسَلَمْتُ اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَّرَهُ تَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ.“

☆☆ حضرت محمد بن مسلمہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت جب کھڑے ہو کر نوافل ادا کر رہے ہوتے تھے، تو آپ سجدے میں یہ دعا مانگا کرتے تھے:

”اے اللہ! میں نے تیرے لیے سجدہ کیا، میں تجھ پر ایمان لایا، میں تیرا فرمانبردار ہوا، اے اللہ! تو میرا پروردگار ہے، میرا چہرہ اس ذات کے سامنے سجدے میں ہے، جس نے اسے پیدا کیا ہے اور اسے شکل و صورت دی اور اسے سماعت اور بصارت سے نوازا ہے، تو اللہ تعالیٰ کی ذات برکت والی ہے جو بہترین خالق ہے۔“

## 71 - باب نَوْعِ الْآخَرِ

باب: دعا کی ایک اور قسم

1128 - أَخْبَرَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَوَّارٍ الْقَاضِي وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ ”سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَّرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ.“

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت سجدہ تلاوت میں یہ دعا مانگا کرتے تھے: ”میرا چہرہ اس ذات کے سامنے سجدے کی حالت میں ہے، جس نے اپنی قدرت و طاقت سے اے سماعت و بصارت سے نوازا ہے۔“

1127- انفرديه النسائي . والحديث عند: النسائي في الالتحاق، نوح آخر من الذكر والدعاء بين التكبير والقراءة (الحديث 897)، ونوع آخر (الحديث 1051) تحفة الاشراف (11230).

1128- اخرجہ ابو داؤد في الصلاة، باب ما يقول اذا سجد (الحديث 1414). واخرجه الترمذی في الصلاة، باب ما يقول في سجود القرآن (الحديث 580)، وفي الدعوات، باب ما يقول في سجود القرآن (الحديث 3425). تحفة الاشراف (16083).

## 72 - باب نَوْعِ الْاٰخَرِ

باب: دعا کی ایک اور قسم

1129 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَاكَ جَرِيرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَوَجَدْتُهُ وَهُوَ سَاجِدٌ وَصُدُورُ قَدَمَيْهِ نَحْوَ الْقِبْلَةِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ "أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخِطِكَ وَأَعُوذُ بِمَعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَيَّ نَفْسِكَ ."

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ایک رات مجھے محسوس ہوا کہ نبی اکرم ﷺ میرے پاس نہیں ہیں (میں نے آپ کو تلاش کرنے کی کوشش کی) تو آپ ﷺ اس وقت سجدے کی حالت میں تھے آپ کے پاؤں کا اگلا حصہ قبلہ کی سمت میں تھا۔

میں نے آپ کو یہ کہتے ہوئے سنا:

"(اے اللہ!) میں تیری ناراضگی کے مقابلے میں تیری رضا کی پناہ مانگتا ہوں میں تیری سزا کے مقابلے میں تیری معافی کی پناہ مانگتا ہوں میں تیری گرفت کے مقابلے میں تیری ذات کی پناہ مانگتا ہوں میں تیرا ثناء نہیں کر سکتا تو ویسا ہی ہے جیسے تو نے خود اپنی ذات کی ثنا کی ہے۔"

## 73 - باب نَوْعِ الْاٰخَرِ

باب: دعا کی ایک اور قسم

1130 - أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمُصَيَّبِيُّ الْمُقْسِمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ ذَهَبَ إِلَيَّ بَعْضِ نِسَائِهِ فَتَحَسَّسْتُهُ فَإِذَا هُوَ رَاكِعٌ أَوْ سَاجِدٌ يَقُولُ "سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ ."

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ایک رات نبی اکرم ﷺ مجھے اپنے پاس محسوس نہیں ہوئے تو میں نے یہ گمان کیا کہ شاید آپ ﷺ اپنی کسی دوسری زوجہ محترمہ کے پاس تشریف لے گئے ہیں میں نے (اندھیرے کی وجہ سے) آپ کو تلاش کیا تو آپ ﷺ رکوع کی حالت میں تھے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) سجدے کی حالت میں تھے اور پڑھ رہے تھے:

1129-اخرجه الترمذی فی الدعوات، باب . 76 . (الحديث 3493) . تحفة الاشراف (17585) .

1130-اخرجه مسلم فی الصلاة، باب ما يقال فی الركوع و السجود (الحديث 221) . واخرجه النسائی فی عشرة النساء، باب الغيرة

(الحديث 3971 و 3972)، و هو فی عشرة النساء من الكبرى، الغيرة (الحديث 23 و 24) . تحفة الاشراف (16256) .

”اے اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔“

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: (میں نے کہا کہ) میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! میں کیا سوچ رہی تھی اور آپ کیا کر رہے ہیں۔

### 74 - باب نَوْعِ الْاٰخَرِ

باب: دعا کی ایک اور قسم

1131 - أَخْبَرَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسِ الْكِنْدِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عَاصِمَ بْنَ حُمَيْدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قُمْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَدَأَ فَاسْتَاكَ وَتَوَضَّأْتُ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى فَبَدَأَ فَاسْتَفْتَحَ مِنَ الْبُقْرَةِ لَا يَمُرُّ بِأَيَّةِ رَحْمَةٍ إِلَّا وَقَفَ وَسَأَلَ وَلَا يَمُرُّ بِأَيَّةِ عَذَابٍ إِلَّا وَقَفَ يَتَعَوَّذُ ثُمَّ رَكَعَ فَمَكَتُ رَاكِعًا بِقَدْرِ قِيَامِهِ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ ”سُبْحَانَ ذِي الْجَبْرُوتِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ“ ثُمَّ سَجَدَ بِقَدْرِ رُكُوعِهِ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ ”سُبْحَانَ ذِي الْجَبْرُوتِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ“ ثُمَّ قَرَأَ آلَ عِمْرَانَ ثُمَّ سُورَةَ ثُمَّ سَجَدَ فَعَلَّ مِثْلَ ذَلِكَ.

☆ ☆ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑا ہوا (یعنی نماز ادا کرنے کے لیے کھڑا ہوا) آپ نے پہلے مسواک کی پھر وضو کیا پھر کھڑے ہو کر نماز ادا کرنا شروع کی نماز شروع کی تو آپ نے سورۃ البقرۃ پڑھنی شروع کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم رحمت کے موضوع پر جس آیت کی تلاوت کرتے تھے وہاں ٹھہر کر رحمت کے حصول کی دعا مانگا کرتے تھے اور عذاب سے متعلق جس آیت کو تلاوت کرتے تھے وہاں ٹھہر کر اس عذاب سے پناہ مانگتے تھے پھر آپ رکوع میں چلے گئے اور آپ رکوع میں اتنی دیر ٹھہرے رہے جتنی دیر آپ نے قیام کیا تھا آپ اپنے رکوع کے دوران یہ پڑھتے رہے: ”پاک ہے وہ ذات جو غلبہ بادشاہی کبریائی اور عظمت کی مالک ہے۔“

پھر آپ سجدے میں چلے گئے اور اتنی دیر سجدے میں رہے جتنی دیر رکوع میں رہے تھے سجدے میں آپ یہ پڑھتے رہے: ”پاک ہے وہ ذات جو غلبہ بادشاہی کبریائی اور عظمت کی مالک ہے۔“

(پھر اگلی رکعت میں) آپ نے سورۃ آل عمران کی تلاوت کی پھر ایک اور سورت کی تلاوت کی پھر ایک اور سورت کی تلاوت کی (اور ہر رکعت میں) آپ نے اسی طرح کیا (پھر اسی طرح طویل سجدہ اور طویل رکوع کیا)۔

### 75 - باب نَوْعِ الْاٰخَرِ

باب: دعا کی ایک اور قسم

1131- أخرجه أبو داود في الصلاة، باب ما يقول الرجل في ركوعه وسجوده (الحديث 873). وأخرجه الترمذي في الشمائل، باب ما جاء في صوم رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 296). والحديث عند: النسائي في التطبيق، نوع آخر من الذكر في الركوع (الحديث 1048). تحفة الاشراف (10912).

1132 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْأَخْنَفِ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرٍ عَنْ حَدِيثِهِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَاسْتَفْتَحَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ فَقَرَأَ بِمِائَةِ آيَةٍ لَمْ يَرْكَعْ فَمَضَى فَلَمَّا يَخْتِمُهَا لِي الرَّكَعَتَيْنِ فَمَضَى قُلْتُ يَخْتِمُهَا ثُمَّ يَرْكَعُ فَمَضَى حَتَّى قَرَأَ سُورَةَ النَّسَاءِ ثُمَّ قَرَأَ سُورَةَ آلِ عِمْرَانَ ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّنْ قِيَامِهِ يَقُولُ لِي رُكُوعِهِ "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ". ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ "سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ". وَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى". لَا يَمُرُّ بِآيَةٍ تَخْوِيفٍ أَوْ تَعْظِيمٍ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا ذَكَرَهُ.

☆☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک رات میں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی تو نبی اکرم ﷺ نے سورۃ البقرۃ پڑھنی شروع کی، آپ ﷺ نے تقریباً ایک سو آیات کی تلاوت کی، رکوع میں نہیں گئے، آپ مسلسل تلاوت کرتے رہے، میں نے یہ سوچا کہ شاید آپ دو رکعات میں سورت کو مکمل کر لیں گے، آپ قرأت کرتے رہے، میں نے سوچا کہ آپ ایک رکعت میں اسے پوری کر لیں گے اور پھر رکوع میں جائیں گے، لیکن آپ پھر قرأت کرتے رہے، یہاں تک کہ آپ ﷺ نے سورۃ البقرۃ کے بعد سورۃ النساء کی تلاوت کی، پھر سورۃ آل عمران کی تلاوت کی، پھر آپ رکوع میں چلے گئے، تو اتنا ہی مبارک رکوع کیا، جتنی دیر آپ نے قیام کیا تھا، آپ رکوع میں یہ پڑھتے رہے:

"پاک ہے میرا پروردگار جو عظیم ہے، پاک ہے میرا پروردگار جو عظیم ہے۔"

پھر آپ نے سر اٹھایا اور یہ پڑھا:

"اللہ تعالیٰ نے اس کی بات سن لی جس نے اس کی حمد بیان کی، اے ہمارے پروردگار! ہر طرح کی حمد تیرے لیے مخصوص ہے۔"

نبی اکرم ﷺ نے خاصی دیر تک قیام کیا اور سجدے میں چلے گئے اور آپ نے طویل سجدہ کیا سجدے میں آپ نے یہ

پڑھا:

"پاک ہے میرا پروردگار! جو بلند و برتر ہے، پاک ہے میرا پروردگار! جو بلند و برتر ہے، پاک ہے میرا پروردگار! جو بلند و

برتر ہے۔"

(قیام کی حالت میں) آپ خوف سے متعلق جس آیت کی تلاوت کرتے تھے، یا اللہ تعالیٰ کی عظمت کے بارے میں جس

آیت کی بھی تلاوت کرتے تھے، تو آپ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے۔

76 - باب نَوْعِ الْآخَرِ

باب: دعا کی ایک اور قسم

1133 - أَخْبَرَنَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ "سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ".

☆☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ رکوع اور سجدے میں یہ پڑھا کرتے تھے: "انتہائی پاک، انتہائی صاف ستھری ہے وہ ذات جو فرشتوں اور روح کا پروردگار ہے۔"

## 77 - باب عَدَدِ التَّسْبِيحِ فِي السُّجُودِ

باب: سجدے کے دوران تسبیح کی تعداد

1134 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ وَهَبِ بْنِ مَانُوسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشَبَّ صَلَاةَ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هَذَا الْفَتَى - يَعْنِي عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ - فَحَزَرْنَا فِي رُكُوعِهِ عَشْرَ تَسْبِيحَاتٍ وَفِي سُجُودِهِ عَشْرَ تَسْبِيحَاتٍ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے اس نوجوان کو سب سے زیادہ نبی اکرم ﷺ کی نماز کے مشابہہ نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے (حضرت انس رضی اللہ عنہ کی مراد عمر بن عبدالعزیز تھے)۔  
(راوی کہتے ہیں:) ہم نے عمر بن عبدالعزیز کے رکوع کا جائزہ لیا تو وہ اس میں تقریباً دس مرتبہ تسبیح پڑھتے تھے اسی طرح وہ سجدے میں بھی تقریباً دس مرتبہ تسبیح پڑھتے تھے۔

## 78 - باب الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ الذِّكْرِ فِي السُّجُودِ

باب: سجدے کے دوران ذکر نہ کرنے کی رخصت

1135 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ أَبُو يَحْيَى بِمَكَّةَ - وَهُوَ بَصْرِيُّ - قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا هَمَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ بِنِ مَالِكِ بْنِ رَافِعِ بْنِ

1133 - اخرجہ مسلم فی الصلوة، باب ما یقال فی الركوع و السجود (الحديث 223 و 224) . و اخرجہ ابو داؤد فی الصلوة، باب ما یقول الرجل فی رکوعه، و سجوده (الحديث 872) . و الحديث عند: النسائی فی التطبيق، نوع آخر منه (الحديث 1047) . تحفة الاشراف (17664)

1134 - اخرجہ ابو داؤد فی الصلوة، باب مقدر الركوع و السجود (الحديث 888) . تحفة الاشراف (859) .

1135 - اخرجہ ابو داؤد فی الصلوة، باب صلاة من لا یقیم صلیه فی الركوع و السجود (الحديث 857 و 858 و 859 و 860 و 861) . و اخرجہ الترمذی فی الصلوة، باب ما جاء فی وصف الصلوة (الحديث 302) . و اخرجہ النسائی فی التطبيق، باب الرخصة فی ترك الذکر فی الركوع (الحديث 1052) ، و فی السهو، باب اقل ما یجزی من عمل الصلوة (الحديث 1312 و 1313) . و الحديث عند: النسائی فی الاذنان، الاقامة لمن یصلی وحده (الحديث 666) . و ابن ماجه فی الطهارة و سننها، باب ما جاء فی الوضوء علی ما امر الله تعالی (الحديث 460) تحفة الاشراف (3604)

مَالِكٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمِّهِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَنَحْنُ حَوْلَهُ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَأَتَى الْقِبْلَةَ فَصَلَّى فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "وَعَلَيْكَ أَذْهَبَ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ" فَذَهَبَ فَصَلَّى فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمُقُ صَلَاتَهُ وَلَا يَدْرِي مَا يَعِيبُ مِنْهَا فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "وَعَلَيْكَ أَذْهَبَ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ" فَاعَادَهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا عِيبٌ مِنْ صَلَاتِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّهَا لَمْ تَتِمَّ صَلَاةٌ أَحَدِكُمْ حَتَّى يُسْبِغَ الْوُضُوءَ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَيَغْسِلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَيَمْسَحَ بِرَأْسِهِ وَرِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ يُكَبِّرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيَحْمَدَهُ وَيَمَجِّدَهُ" قَالَ هَمَّامٌ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ "وَيَحْمَدُ اللَّهُ وَيَمَجِّدُهُ وَيُكَبِّرُهُ" قَالَ فَكِلَاهُمَا قَدْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ قَالَ "وَيَقْرَأُ مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ مِمَّا عَلَّمَهُ اللَّهُ وَآذِنَ لَهُ فِيهِ ثُمَّ يُكَبِّرُ وَيَرْكَعُ حَتَّى تَطْمَئِنَّ مَفَاصِلُهُ وَتَسْتَرِحِيَ ثُمَّ يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ يَسْتَوِي قَائِمًا حَتَّى يُقِيمَ صَلْبَهُ ثُمَّ يُكَبِّرُ وَيَسْجُدُ حَتَّى يُمَكِّنَ وَجْهَهُ" وَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ "جَبْهَتَهُ حَتَّى تَطْمَئِنَّ مَفَاصِلُهُ وَتَسْتَرِحِيَ وَيُكَبِّرُ فَيَرْفَعُ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا عَلَى مَقْعَدَتِهِ وَيُقِيمَ صَلْبَهُ ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَسْجُدُ حَتَّى يُمَكِّنَ وَجْهَهُ وَيَسْتَرِحِيَ فَإِذَا لَمْ يَقْعَلْ هَكَذَا لَمْ تَتِمَّ صَلَاتُهُ" .

☆☆ حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آس پاس بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران ایک شخص وہاں آیا اس نے قبلہ کی طرف رخ کیا اور نماز پڑھنا شروع کر دی جب اس نے نماز مکمل کی تو وہ آیا اور اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اور حاضرین کو سلام کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: تم پر یہ لازم ہے تم واپس جا کر دوبارہ نماز ادا کرو کیونکہ تم نے (صحیح طور پر) نماز ادا نہیں کی ہے وہ شخص چلا گیا اور اس نے دوبارہ نماز ادا کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نماز کا جائزہ لیتے رہے لیکن اس شخص کو یہ اندازہ نہیں ہو سکا کہ اس کی نماز میں غلطی کیا ہے؟ جب اس شخص نے اپنی نماز مکمل کی تو وہ آیا اور اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اور حاضرین کو سلام کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: تم پر لازم ہے تم واپس جا کر نماز ادا کرو کیونکہ تم نے (صحیح طریقے سے) نماز ادا نہیں کی ہے تو اس شخص نے دو مرتبہ یا شاید تین مرتبہ اس نماز کو دہرایا پھر اس شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ کو میری نماز میں کون سی چیز ٹھیک محسوس نہیں ہوئی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی بھی شخص کی نماز اس وقت تک مکمل نہیں ہوتی جب تک وہ اچھی طرح وضو نہیں کرتا بالکل اسی طرح جیسے اللہ تعالیٰ نے اسے حکم دیا ہے وہ اپنے چہرے کو دونوں بازوؤں کو کہنیوں تک دھوتا نہیں ہے اپنے سر کا مسح نہیں کرتا اپنے دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھوتا نہیں ہے پھر وہ اللہ تعالیٰ کی حمد و کبریائی اور بزرگی بیان نہیں کرتا ہے۔

یہاں پر ہمام نامی راوی نے الفاظ کچھ مختلف نقل کیے ہیں جس کا مطلب یہ ہے: پھر وہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتا ہے بزرگی کا تذکرہ کرتا ہے اس کی کبریائی بیان کرتا ہے۔ (اس کے بعد تمام راویوں نے یہی الفاظ نقل کیے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

پھر اس شخص کو جو قرآن آتا ہو جس کا علم اللہ تعالیٰ نے اسے عطا کیا ہو وہ اس کی تلاوت کرنے پھر وہ تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں چلا جائے یہاں تک کہ اس کے تمام جوڑ مطمئن ہو جائیں اور ڈھیلے ہو جائیں پھر وہ شخص سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ پڑھے اور سیدھا کھڑا ہو جائے یہاں تک کہ اس کی پشت سیدھی ہو جائے پھر وہ تکبیر کہتے ہوئے سجدے میں چلا جائے یہاں تک کہ اپنے چہرے کو زمین پر رکھ دے۔

ایک راوی نے یہاں ”چہرے“ کی بجائے ”پیشانی“ کا لفظ استعمال کیا ہے (اس کے بعد حدیث کے یہ الفاظ ہیں: ) ”یہاں تک کہ اس کے جوڑ مطمئن ہو جائیں اور ڈھیلے ہو جائیں پھر وہ تکبیر کہتے ہوئے اپنے سر کو اٹھائے اور اپنی سرین کے بل سیدھا ہو کر بیٹھ جائے اس کی کربالکل سیدھی ہو پھر وہ تکبیر کہتے ہوئے دوبارہ سجدے میں جائے اپنے چہرے کو زمین پر رکھ دے یہاں تک کہ اس کے اعضاء ڈھیلے ہو جائیں۔ جو شخص ایسا نہیں کرتا اس کی نماز مکمل نہیں ہوتی۔“

## 79 - باب أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

باب: انسان کس حالت میں اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب ہوتا ہے؟

1136 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرٍو - يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ - عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ سُمَيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ”أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ سَاجِدٌ فَكَثِّرُوا الدُّعَاءَ.“

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”انسان اپنے پروردگار کے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب انسان سجدے کی حالت میں ہوتا ہے تو سجدے کے دوران تم لوگ بکثرت دعا کیا کرو۔“

## 80 - باب فَضْلِ السُّجُودِ

باب: سجدہ کرنے کی فضیلت

1137 - أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ هِشَالِ بْنِ زِيَادِ الدِّمَشْقِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيُّ قَالَ كُنْتُ ابْنِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْضُوئِهِ وَبِحَاجَتِهِ فَقَالَ ”سَلِّبْنِي.“ قُلْتُ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ. قَالَ ”أَوْغَيْرَ ذَلِكَ.“

1136 - اخرجه مسلم في الصلاة، باب ما يقال في الركوع و السجود (الحديث 215). تحفة الاشراف (12565).

1137 - اخرجه مسلم في الصلاة، باب فضل السجود والحث عليه (الحديث 226). و اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب وقت قيام النبي صلى الله عليه وسلم من الليل (الحديث 1320). و الحديث عند: الترمذی في الدعوات، باب منه (الحديث 3416). و النسائی في قيام الليل و تطرع النهار، باب ذكر ما يستفتح به القيام (الحديث 1617). و ابن ماجه في الدعاء باب ما يدعو به اذا اتبه من الليل (الحديث 3879). تحفة الاشراف (3603).

قُلْتُ هُوَ ذَاكَ قَالَ "فَاعِنِّي عَلَى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ ."

☆☆ حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آپ کے وضو کے لیے اور قضائے حاجت کے لیے پانی لایا کرتا تھا ایک مرتبہ آپ نے فرمایا: تم مجھ سے کچھ مانگو! میں نے عرض کی: میں جنت میں آپ کا ساتھ مانگتا ہوں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا اس کے علاوہ اور کچھ بھی مانگتا ہے؟ میں نے عرض کی: یہی کافی ہے! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر تم بکثرت سجد کے ذریعے اپنی ذات کے بارے میں میری مدد کرو۔

### شرح

اس حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ قابل غور ہیں۔

”تم مجھ سے سوال کرو یعنی مجھ سے مانگو۔“

اس کے جواب میں حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ کے یہ الفاظ قابل غور ہیں۔

”میں جنت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ چاہتا ہوں۔“

اس کے جواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ سوال قابل غور ہے۔

”کیا اس کے علاوہ کچھ اور بھی؟“

اس حدیث میں اس بات کی صراحت موجود ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا تھا: ”مجھ سے مانگو“ اور یہ بھی صراحت موجود ہے کہ صحابی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جنت مانگی تھی جو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے عظیم ترین نعمت ہے اور اس کے مقابلے میں پوری دنیا کے تمام مال و اسباب کی کوئی حیثیت نہیں ہے! کیونکہ جنت کی تمام نعمتیں دائمی ہیں جبکہ دنیا کے اندر ملنے والی ہر چیز عارضی ہوتی ہے۔

قابل غور بات یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کا سوال کرنے پر حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ کو یہ نہیں فرمایا: یہ تم کیا شرک کر رہے ہو؟ تمہیں تو اللہ تعالیٰ سے جنت مانگنی چاہئے۔

اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: تم اس کے علاوہ کچھ اور بھی مانگنا چاہتے ہو؟ یہ الفاظ اس بات پر دلالت کرتے ہیں! اگر حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ کچھ اور مانگتے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہ بھی عطا کر سکتے تھے۔

یہاں آپ کے ذہن میں یہ سوال آسکتا ہے کہ حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ نے کوئی اور سوال کیوں نہیں کیا؟ تو اس کی وجہ شاید یہ ہوگی کہ جنت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ اللہ تعالیٰ کی عظیم ترین نعمت ہے اور جب عظیم ترین نعمت مل جائے تو پھر انسان کو کسی کم مرتبے کی نعمت کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی ہے۔

اس حدیث سے بالواسطہ طور پر یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ ان حضرات میں سے ایک ہیں جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں جنت کی بشارت دے دی تھی۔



## 81 - باب ثَوَابِ مَنْ سَجَدَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ سَجْدَةً

باب: اس شخص کا ثواب جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے سجدہ کرتا ہے

1138 - أَخْبَرَنَا أَبُو عَمَارٍ الْحُسَيْنِيُّ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ أَنْبَأَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ هِشَامٍ الْمُعِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مَعْدَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيُّ قَالَ لَقِيتُ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ ذَلَّنِي عَلَى عَمَلٍ يَنْفَعُنِي أَوْ يَدْخِلُنِي الْجَنَّةَ فَسَكَتَ عَنِّي مَلِيًّا ثُمَّ التَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالسُّجُودِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ." قَالَ مَعْدَانُ ثُمَّ لَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَسَأَلْتُهُ عَمَّا سَأَلْتُ عَنْهُ ثَوْبَانَ فَقَالَ لِي عَلَيْكَ بِالسُّجُودِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ."

☆☆☆ معدان بن طلحہ یحمری بیان کرتے ہیں میری ملاقات نبی اکرم ﷺ کے غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو میں نے عرض کی: آپ کسی ایسے عمل کے بارے میں میری رہنمائی کریں جو مجھے نفع دے۔ (راوی کو یہ شک ہے) شاید یہ الفاظ ہیں: جو مجھے جنت میں داخل کر دے تو وہ کچھ دیر خاموش رہے اور پھر میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: تم بکثرت سجدہ کیا کرو کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جو بندہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ایک سجدہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے ایک درجے کو بلند کر دیتا ہے اور اس کے ایک گناہ کو ختم کر دیتا ہے۔"

معدان نامی راوی بیان کرتے ہیں: پھر میری ملاقات حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو میں نے ان سے اسی چیز کے بارے میں دریافت کیا جو حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا تھا (یعنی کسی ایسے عمل کے بارے میں میری رہنمائی کیجئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے) تو انہوں نے ارشاد فرمایا: تم سجدہ کرنے کا معمول بنا لو کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جو بندہ اللہ کی رضا کے لیے ایک سجدہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس ایک سجدے کی وجہ سے اس شخص کے ایک درجے کو بلند کر دیتا ہے اور اس کے ایک گناہ کو ختم کر دیتا ہے۔"

شرح

اس بات کا احتمال موجود ہے کہ روایت کے متن میں استعمال ہونے والے لفظ "اللہ تعالیٰ کے لئے سجدہ کرنے" سے مراد

1138- أخرجه مسلم في الصلاة، باب فضل السجود والحث عليه (الحديث 225) بنحوه مختصراً. وأخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في كثرة الركوع والسجود وفضله (الحديث 388 و 389). وأخرجه ابن ماجه في القامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في طول القيام في الصلوات (الحديث 1423) بنحوه مختصراً. تحفة الاشراف (2112 و 10965).

## 82 - باب مَوْضِعِ السُّجُودِ

باب: سجدہ کرنے کی جگہ

1139 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لَوْيْنُ بِالْمَصِيصَةِ عَنْ حَمَادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مَعْمَرٍ وَالتَّعْمَانِ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ فَحَدَّثَتْ أَحَدَهُمَا حَدِيثَ الشَّفَاعَةِ وَالْآخَرَ مُنْصِتٌ قَالَ فَتَأْتِي الْمَلَائِكَةُ فَتَشْفَعُ وَتَشْفَعُ الرَّسُلُ وَذَكَرَ الصِّرَاطُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُجِيزُ فَإِذَا فَرَعَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ خَلْقِهِ وَأَخْرَجَ مِنَ النَّارِ مَنْ يُرِيدُ أَنْ يُخْرِجَ أَمَرَ اللَّهُ الْمَلَائِكَةَ وَالرَّسُلَ أَنْ تَشْفَعَ فَيَعْرِفُونَ بِعَلَامَاتِهِمْ إِنَّ النَّارَ تَأْكُلُ كُلَّ شَيْءٍ مِمَّنْ آدَمَ إِلَّا مَوْضِعَ السُّجُودِ فَيَصَّبُ عَلَيْهِمْ مِنْ مَاءِ الْجَنَّةِ فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْجِبَّةُ فِي حِمِيلِ السَّيْلِ".

☆☆ عطاء بن یزید بیان کرتے ہیں میں حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا ان دونوں صاحبان میں سے ایک نے شفاعت سے متعلق حدیث بیان کی جبکہ دوسرے صاحب خاموش تھے۔ (حدیث بیان کرنے والے صحابی نے بتایا:) پھر فرشتے آئیں گے اور وہ شفاعت کریں گے اور انبیاء کرام بھی شفاعت کریں گے انہوں نے اس میں پل صراط کا بھی ذکر کیا انہوں نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"اس پل پر سے سب سے پہلے میں گزروں گا جب اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کا فیصلہ کر دے گا اور پھر کچھ لوگوں جہنم سے نکالنا چاہے گا تو اللہ تعالیٰ فرشتوں اور انبیاء کرام کو یہ حکم دے گا کہ وہ شفاعت کریں تو ان (اہل جہنم کو) ان کی مخصوص نشانی کی وجہ سے پہچانا جائے گا کیونکہ جہنم کی آگ ابن آدم کی ہر چیز کو کھالے گی صرف سجدے کی جگہ کو نہیں کھا سکے گی پھر ان لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں لایا جائے گا اور ان پر جنت کا پانی ڈالا جائے گا تو وہ یوں پھوٹ پڑیں گے جس طرح سیلابی پانی کی گزرگاہ میں سے کوئی دانا (پھوٹ کر) پودا بن جاتا ہے۔"

شرح

یہاں سجدے کے مقام سے مراد وہ اعضاء ہیں جو سجدے کے دوران زمین کے ساتھ لگتے ہیں اور یہ سات اعضاء ہیں: چہرہ جس میں پیشانی اور ناک دونوں شامل ہیں۔ دونوں ہاتھ دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں۔

1139- أخرجه البخاری فی الرقاق، باب الصراط جسر جهنم (الحديث 6573) مطولاً، وفي التوحيد، باب قول الله تعالى: (وجوه يومئذ ناظرة التي ربهاناظرة) (الحديث 7437) مطولاً. وأخرجه مسلم في الايمان، باب معرفة طريق الروية (الحديث 299) مطولاً. تحفة الاشراف (14213).

## 83 - باب هل يجوز أن تكون سجدة أطول من سجدة

باب: کیا ایک سجدے کو دوسرے سجدے سے زیادہ طویل کرنا جائز ہے؟

1140 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ حَارِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ الْبَصْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِحْدَى صَلَاتِي الْعِشَاءِ وَهُوَ حَامِلٌ حَسَنًا أَوْ حُسَيْنًا فَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَهُ ثُمَّ كَبَّرَ لِلصَّلَاةِ فَصَلَّى فَسَجَدَ بَيْنَ ظَهْرَانِي صَلَاتِهِ سَجْدَةً أَطَالَهَا . قَالَ أَبِي فَرَفَعْتُ رَأْسِي وَإِذَا الضَّبِّيُّ عَلَى ظَهْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ سَاجِدٌ فَرَجَعْتُ إِلَى سُجُودِي فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ قَالَ النَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ سَجَدْتَ بَيْنَ ظَهْرَانِي صَلَاتِكَ سَجْدَةً أَطَلَّتْهَا حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ قَدْ حَدَثَ أَمْرٌ أَوْ أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْكَ . قَالَ "كُلُّ ذَلِكَ لَمْ يَكُنْ وَلَكِنَّ ابْنِي ارْتَحَلَنِي فَكَرِهْتُ أَنْ أُعَجِّلَهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ ."

☆☆ عبد اللہ بن شداد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: شام کی دو نمازوں میں سے کسی ایک نماز میں نبی اکرم ﷺ ہمارے سامنے (یعنی مسجد میں) تشریف لائے آپ ﷺ نے اس وقت حضرت حسن رضی اللہ عنہما یا شاید حضرت حسین رضی اللہ عنہما کو اٹھایا ہوا تھا نبی اکرم ﷺ آگے بڑھے آپ ﷺ نے انہیں (یعنی حضرت حسن رضی اللہ عنہما یا حضرت حسین رضی اللہ عنہما کو) ایک طرف کھڑا کیا اور نماز کے لیے تکبیر کہہ دی پھر آپ ﷺ نے نماز ادا کرنا شروع کی نماز کے دوران نبی اکرم ﷺ نے ایک سجدہ خاصا طویل کیا۔ راوی کہتے ہیں: میرے والد نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے اپنا سر اٹھا کر دیکھا تو وہ بچہ اس وقت نبی اکرم ﷺ کی پشت پر سوار تھا اور نبی اکرم ﷺ اس وقت سجدے کی حالت میں تھے میں واپس سجدے میں چلا گیا جب نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کر لی تو لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ نے نماز کے دوران ایک طویل سجدہ کیا یہاں تک کہ ہم نے یہ گمان کیا کہ شاید کوئی سانحہ لاحق ہو گیا ہے یا آپ کی طرف وحی نازل ہونا شروع ہو گئی ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان میں سے کچھ بھی نہیں ہوا، بلکہ میرا یہ بچہ مجھ پر سوار ہو گیا تھا تو مجھے یہ بات اچھی نہیں لگی کہ جب تک یہ خود نیچے نہیں اترتا میں اسے پہلے نیچے اتار دوں۔

## 84 - باب التكبير عند الرفع من السجود

باب: سجدے سے اٹھتے وقت تکبیر کہنا

1141 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ وَيَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَا حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ وَعَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْبِرُ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَرَفَعٍ وَقُعُودٍ وَيُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ "السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ ."

حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ . قَالَ وَرَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا - يَفْعَلَانِ ذَلِكَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات یاد ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران ہر مرتبہ جھکتے ہوئے اور اٹھتے ہوئے قیام کرتے ہوئے اور بیٹھتے ہوئے تکبیر کہا کرتے تھے اور آپ دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیرا کرتے تھے اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا کرتے تھے (سلام پھیرنے کے وقت) آپ کے رخسار مبارک کی سفیدی نظر آ جایا کرتی تھی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ بھی بیان کرتے ہیں میں نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو بھی ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

## 85 - باب رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الرَّفْعِ مِنَ السَّجْدَةِ الْأُولَى

باب: پہلے سجدے سے اٹھتے ہوئے رفع یدین کرنا

1142 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ كُلَّهُ يَعْنِي رَفَعَ يَدَيْهِ .

☆☆ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تھے تو رفع یدین کرتے تھے جب رکوع میں جاتے تھے تو بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے جب رکوع سے سر اٹھاتے تھے تو بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے اور جب سجدے سے سر اٹھاتے تھے تو بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے (راوی کہتے ہیں: یعنی ان تمام مواقع پر رفع یدین کیا کرتے تھے۔

## 86 - باب تَرْكِ ذَلِكَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

باب: سجدوں کے درمیان رفع یدین نہ کرنا

1143 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ وَبَعْدَ الرُّكُوعِ وَلَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ .

☆☆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کا آغاز کرتے

1142-تقدم في التطبيق، باب رفع اليدين للسجود (الحديث 1084) .

1143-اخرجه مسلم في الصلاة، باب استحباب رفع اليدين حذو المنكبين مع تكبيرة الاحرام و الركوع و في الرفع من الركوع و انه لا يفعله اذا رفع من السجود (الحديث 21) . و اخرجه ابو داود في الصلاة، باب رفع اليدين في الصلاة (الحديث 721) . و اخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في رفع اليدين عند الركوع . الحديث 255 . و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب رفع اليدين اذا ركع و اذا رفع راسه من الركوع (الحديث 858) . و الحديث عند: النسائي في الافتتاح، باب رفع اليدين للركوع حذو المنكبين (الحديث 1024) . تحفة الاشراف (6816) .

تھے تو تکبیر کہتے ہوئے رفع یدین کرتے تھے جب رکوع میں جاتے تھے رکوع کے بعد بھی (آپ رفع یدین کرتے تھے) تاہم آپ دو سجدوں کے درمیان رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

## 87 - باب الدُّعَاءِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

باب: دو سجدوں کے درمیان دعا مانگنا

1144 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي حَمْرَةَ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ عَبَسِ عَنْ حُدَيْفَةَ أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ إِلَى جَنْبِهِ فَقَالَ "اللَّهُ أَكْبَرُ ذُو الْمَلَكُوتِ وَالْجَبْرُوتِ وَالْكَبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ . " ثُمَّ قَرَأَ بِالْبَقْرَةِ ثُمَّ رَكَعَ فَكَانَ رُكُوعَهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ فَقَالَ فِي رُكُوعِهِ "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ . " وَقَالَ حِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ "لِرَبِّي الْحَمْدُ لِرَبِّي الْحَمْدُ . " وَكَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى . " وَكَانَ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ "رَبِّ اغْفِرْ لِي رَبِّ اغْفِرْ لِي . "

☆☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے پہلو میں کھڑے ہو گئے نبی اکرم ﷺ نے یہ کلمات پڑھے:

"اللہ تعالیٰ کی ذات سب سے بڑی ہے جو بادشاہی غلبہ کبریائی اور عظمت سے متصف ہے۔"

پھر نبی اکرم ﷺ نے سورۃ البقرۃ کی تلاوت کی پھر آپ رکوع میں چلے گئے آپ ﷺ کا رکوع بھی آپ کے قیام جتنا تھا آپ ﷺ رکوع میں یہ پڑھتے رہے:

"پاک ہے میرا پروردگار جو عظیم ہے پاک ہے میرا پروردگار جو عظیم ہے۔"

جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو آپ ﷺ نے یہ پڑھا:

"ہر طرح کی حمد میرے پروردگار کے لیے مخصوص ہے ہر طرح کی حمد میرے پروردگار کے لیے مخصوص ہے۔"

آپ ﷺ نے سجدے میں یہ پڑھا:

"پاک ہے میرا پروردگار جو بلند و برتر ہے پاک ہے میرا پروردگار جو بلند و برتر ہے۔"

نبی اکرم ﷺ دو سجدوں کے درمیان یہ پڑھتے رہے:

"اے میرے پروردگار! تو میری مغفرت کر دے! اے میرے پروردگار! تو میری مغفرت کر دے۔"

شرح

احناف کے نزدیک دونوں سجدوں کے درمیان دعا مانگنا سنت نہیں ہے بالکل اسی طرح جس طرح رکوع سے اٹھنے کے بعد دعا مانگنا سنت نہیں ہے۔

اسی طرح فرض نماز میں رکوع اور سجدے کے دوران دعا مانگنا بھی مسنون نہیں ہے۔

رکوع یا سجدے کے دوران دعا مانگنے کے بارے میں جو روایات منقول ہیں احناف کے نزدیک اس سے مراد نفل نماز یا تہجد کی نماز ہے۔

فقہائے مالکیہ نے بھی سجدوں کے درمیان دعا مانگنے کو نماز کے واجبات میں شامل نہیں کیا جب کہ شوافع اور حنابلہ کے نزدیک دونوں سجدوں کے درمیان دعا مانگنا مشروع ہے بلکہ بعض حنابلہ نے اسے واجب قرار دیا ہے اور اس کے کم از کم الفاظ یہ ہیں: آدمی ایک مرتبہ کہے۔

”اے میرے پروردگار تو میری مغفرت کر دے۔“

اور ان کے نزدیک اس کی کامل صورت کی کم از کم مقدار یہ ہے: آدمی تین مرتبہ یہ کلمات پڑھے۔

یہ بالکل اسی طرح ہے جس طرح سجدے کی تسبیح میں کامل کی کم از کم مقدار تین مرتبہ پڑھنا ہے۔

اس بارے میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے روایات منقول ہیں جن میں سے

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یہاں ذکر کیا ہے۔

## 88 - باب رَفْعِ الْيَدَيْنِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ تَلْقَاءَ الْوَجْهِ

باب: دو سجدوں کے درمیان دونوں ہاتھوں کو چہرے کے بالکل سامنے تک اٹھانا

1145 - أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُوسَى الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ كَثِيرٍ أَبُو سَهْلٍ الْأَزْدِيُّ قَالَ

صَلَّى إِلَى جَنْبِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ بِيَمِينِي فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ فَكَانَ إِذَا سَجَدَ السَّجْدَةَ الْأُولَى فَرَفَعَ رَأْسَهُ مِنْهَا رَفَعَ يَدَيْهِ تَلْقَاءَ وَجْهِهِ فَأَنْكَرْتُ أَنَا ذَلِكَ فَقُلْتُ لَوْ هَيْبُ بْنُ خَالِدٍ إِنْ هَذَا يَصْنَعُ شَيْئًا لَمْ أَرِ أَحَدًا يَصْنَعُهُ .

فَقَالَ لَهُ وَهَيْبُ تَصْنَعُ شَيْئًا لَمْ نَرِ أَحَدًا يَصْنَعُهُ . فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ رَأَيْتُ أَبِي يَصْنَعُهُ وَقَالَ أَبِي

رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَصْنَعُهُ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهُ .

☆ ☆ ابوہل نصر بن کثیر ازوی بیان کرتے ہیں ”مثنیٰ میں ”مسجد خیف“ میں عبداللہ بن طاؤس نے میرے پہلو میں نماز

ادا کی جب پہلا سجدہ کرنے کے بعد انہوں نے سر اٹھایا تو اپنے دونوں ہاتھ چہرے تک بلند کیے (اور دعا مانگی) مجھے یہ بات بہت

عجیب محسوس ہوئی تو میں نے وہیب بن خالد سے کہا: انہوں نے ایک ایسی حرکت کی ہے جو میں نے کسی اور کو کرتے ہوئے نہیں

دیکھا۔ وہیب نے ان سے یہ بات کہی: آپ نے ایک ایسا کام کیا ہے جو ہم نے کسی اور کو کرتے ہوئے نہیں دیکھا تو عبداللہ بن

طاؤس نے جواب دیا: میں نے اپنے والد (طاؤس) کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے اور میرے والد نے یہ بات بیان کی ہے میں

نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے میں

نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

## 89- باب کَیْفَ الْجُلُوسِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

باب: دو سجدوں کے درمیان کس طرح سے بیٹھا جائے؟

1146 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ دُحَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَصَمِّ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِّ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ حَوَى بِيَدَيْهِ حَتَّى يُرَى وَضَحَ إِبْطِيئِهِ مِنْ وَرَائِهِ وَإِذَا قَعَدَ أَطْمَأَنَّ عَلَى فِخْذِهِ الْيُسْرَى .

☆☆ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ جب سجدے میں جاتے تھے تو اپنے دونوں بازو (پہلو سے) دور رکھتے تھے یہاں تک کہ آپ کے پیچھے سے آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آ جاتی تھی پھر جب آپ بیٹھتے تھے تو بائیں زانوں کے بل اطمینان سے بیٹھتے تھے۔

## 90- باب قَدْرِ الْجُلُوسِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

باب: دو سجدوں کے درمیان کتنی دیر بیٹھا جائے؟

1147 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكُوعُهُ وَسُجُودُهُ وَقِيَامُهُ بَعْدَ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ .

☆☆ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کی نماز میں آپ کا رکوع کرنا آپ کا سجدہ کرنا سجدے سے سر اٹھانے کے بعد قیام کرنا اور دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا تقریباً ایک جتنا ہوتا تھا۔

## 91- باب التَّكْبِيرِ لِلْسُّجُودِ

باب: سجدے میں جانے کے لیے تکبیر کہنا

1148 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنِ الْأَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْبِرُ فِي كُلِّ رَفْعٍ وَوَضْعٍ وَقِيَامٍ وَقُعُودٍ وَأَبُو

1146- آخر جہ مسلم فی الصلاة، باب ما یجمع صفة الصلاة و ما یفتح به و یختم به و صفة الركوع و الاعتدال منه و السجود و الاعتدال منه و التشهد بعد کل رکعتین من الرباعية و صفة الجلوس بین السجدتین و فی التشهد الاول (الحديث 238) . و الحديث عند مسلم فی صلاة، باب ما یجمع صفة الصلاة و ما یفتح به و یختم به و صفة الركوع و الاعتدال منه و السجود و الاعتدال منه و التشهد بعد کل رکعتین من الرباعية و صفة الجلوس بین السجدتین و فی التشهد الاول (الحديث 239) . و ابی داؤد فی الصلاة، باب صفة السجود (الحديث 898) . و النسائی فی التطبيق، باب التجالی فی السجود (الحديث 1108) و ابن ماجہ فی إقامة الصلاة و السنة فیها باب السجود (الحديث 880) . تحفة الاشراف (18083)

1147- تقدم فی التطبيق، قدر القيام بین الرفع من الركوع و السجود (الحديث 1064) .

1148- تقدم فی التطبيق، باب التكبير للسجود (الحديث 1082) .

بُکْرٍ وَعَمْرٍ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ .

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (نماز کے دوران) ہر مرتبہ اٹھتے ہوئے اور بیچے جاتے ہوئے تکبیر کہا کرتے تھے خواہ کھڑے ہونے کے لیے ہو یا بیٹھنے کے لیے۔

حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

1149 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُجَيْنٌ - وَهُوَ ابْنُ الْمُثَنَّى - قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عَقِيلٍ عَنِ

ابن شہاب قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرُكِعُ ثُمَّ يَقُولُ "سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" حِينَ يَرْفَعُ صُلْبَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ "رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ" ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَهْوِي سَاجِدًا ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَسْجُدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي الصَّلَاةِ كُلِّهَا حَتَّى يَقْضِيَهَا وَيُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ مِنَ الشَّيْئِينَ بَعْدَ الْجُلُوسِ .

☆☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو جیسے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں جاتے تو آپ تکبیر کہتے پھر آپ جب رکوع سے اٹھتے پست کو اٹھاتے (یعنی کھڑے ہوتے) تو سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ پڑھتے پھر قیام کی حالت میں ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ پڑھتے پھر تکبیر کہتے ہوئے سجدہ میں چلے جاتے پھر جب آپ سجدے سے سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے پھر جب دوبارہ سجدے میں جاتے تو تکبیر کہتے پھر جب آپ دوبارہ سجدہ سے سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پوری نماز میں اسی طرح کیا کرتے تھے یہاں تک کہ نماز کو مکمل کر لیتے تھے۔

دورکعات پڑھنے کے بعد قعدہ پڑھنے کے بعد جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے تو اس وقت بھی تکبیر کہتے تھے۔

## 92 - باب الاستواء للجلوس عند الرفع من السجدة

باب: دو سجدوں کے بعد اٹھتے ہوئے پہلے سیدھا بیٹھنا

1150 - أَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ جَاءَنَا أَبُو

سُلَيْمَانَ مَالِكُ بْنُ الْحَوِيرِثِ إِلَى مَسْجِدِنَا فَقَالَ أُرِيدُ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

1149- أخرجه البخارى فى الاذان، باب التكبير اذا قام من السجود (الحديث 789). وأخرجه مسلم فى الصلاة، باب اثبات التكبير فى كل خفض ورفع فى الصلاة الا رفعه من الركوع فىقول فيه: سمع الله لمن حمده (الحديث 28 و 29). والحديث عند: ابى داؤد فى الصلاة، باب افتتاح الصلاة (الحديث 738). تحفة الاشراف (14862).

1150- أخرجه البخارى فى الاذان، باب من صلى بالناس وهو لا يريد الا ان يعلمهم صلاة النبى صلى الله عليه وسلم وسنه (الحديث 677) بسنحوه، وباب الاطمانية حين يرفع راسه من الركوع (الحديث 802) بسنحوه، وباب المكث بين السجدة (الحديث 818) بمعناه، وباب كيف يعتمد على الارض اذا قام من الركعة (الحديث 824) بسنحوه. وأخرجه ابوداؤد فى الصلاة، باب النهوض فى القرد (الحديث 842 و 843). وأخرجه النسائى فى التطبيق، باب الاعتماد على الارض عند النهوض (الحديث 1152). تحفة الاشراف (11185).



يُصَلِّي . قَالَ فَقَعَدَ فِي الرُّكْعَةِ الْأُولَى حِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ الْآخِرَةِ .

☆ ☆ ابو قتادہ بیان کرتے ہیں حضرت ابوسلمان مالک بن حویرث رضی اللہ عنہما ہماری اس مسجد میں تشریف لائے انہوں نے یہ ارشاد فرمایا: میں یہ چاہتا ہوں کہ میں تمہیں دکھاؤں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کس طرح نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے؟ (انہوں نے نماز ادا کر کے دکھائی) پہلی رکعت میں دوسرا سجدہ کرنے کے بعد جب انہوں نے سر اٹھایا تو وہ پہلے بیٹھے تھے (اور پھر کھڑے ہوئے)۔

شرح

دو سجدوں کے بعد ذرا سی دیر کے لئے بیٹھ کر پھر کھڑے ہونے کو فقہاء کی اصطلاح میں ”جلسہ استراحت“ کہا جاتا ہے۔ جلسہ استراحت کے بارے میں فقہاء کی آراء مختلف ہیں بعض روایات سے یہ بات ثابت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جلسہ استراحت کیا کرتے تھے۔ مشہور قول کے مطابق شوافع کے نزدیک جلسہ استراحت ”سنت“ ہے۔ جبکہ جمہور کے نزدیک جلسہ استراحت مستحب نہیں ہے۔

... ..

1151 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَبَانَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَإِذَا كَانَ فِي وَتْرٍ مِنْ صَلَاتِهِ لَمْ يَنْهَضْ حَتَّى يَسْتَوِيَ جَالِسًا . ☆ ☆ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے آپ ایک رکعت ادا کرنے کے بعد اس وقت تک نہیں اٹھتے تھے جب تک پہلے سیدھے ہو کر بیٹھ نہیں جاتے تھے۔

93 - بَابُ الْإِعْتِمَادِ عَلَى الْأَرْضِ عِنْدَ النَّهْوِضِ

باب: اٹھنے کے وقت زمین کا سہارا لینا

1152 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ يَأْتِينَا فَيَقُولُ أَلَا أَحَدٌ كُمْ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُصَلِّي فِي غَيْرِ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ فِي أَوَّلِ الرُّكْعَةِ اسْتَوَى قَاعِدًا ثُمَّ قَامَ فَاعْتَمَدَ عَلَى الْأَرْضِ . ☆ ☆ ابو قتادہ بیان کرتے ہیں حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہما ہمارے پاس تشریف لائے انہوں نے ارشاد فرمایا: کیا

1151-اخرجه البخاری فی الاذان، باب من استوی قاعدًا فی وتر من صلاته لم نهض (الحديث 823). واخرجه ابو داؤد فی الصلاة، باب النهوض فی الفرد (الحديث 844). واخرجه الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء كيف النهوض من السجود (الحديث 287). تحفة الاشراف (11183).

1152-اخرجه البخاری فی الاذان، باب كيف يعتمد على الارض اذا قام من الركعة (الحديث 824). والحديث عند البخاری فی الاذان، باب من صلى بالناس وهو لا يريد الا ان يعلمهم صلاة النبي صلى الله عليه وسلم وسنته (الحديث 677)، وباب الاطمینة حين يرفع راسه من الركوع (الحديث 802)، وباب المكث بين السجدين (الحديث 818). وباب داؤد فی الصلاة، باب النهوض فی الفرد (الحديث 842) و (843). و النسائی فی الطہری، باب الاستواء للجلوس عند الرفع من السجدين (الحديث 1150). تحفة الاشراف (11185).

میں تمہیں نبی اکرم ﷺ کی نماز کے طریقے کے بارے میں نہ بتاؤں؟ پھر حضرت مالک رضی اللہ عنہ نے نماز ادا کی حالانکہ اس وقت نماز کا وقت نہیں تھا، جب انہوں نے پہلی رکعت میں دوسرے سجدے کے بعد سر اٹھایا تو پہلے سیدھے ہو کر بیٹھے اور پھر زمین پر سہارا لیتے ہوئے کھڑے ہوئے۔

## 94 - باب رَفَعَ الْيَدَيْنِ عَنِ الْأَرْضِ قَبْلَ الرَّكْعَتَيْنِ

باب: دونوں گھٹنوں سے پہلے دونوں ہاتھ زمین سے اٹھانا

1153 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَبَانَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَبَانَا شَرِيكٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُثَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَإِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ .

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَمْ يَقُلْ هَذَا عَنْ شَرِيكٍ غَيْرَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ .

☆☆ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا، جب آپ سجدے میں گئے تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے پہلے دونوں گھٹنے زمین پر رکھے اور جب آپ (سجدے سے) اٹھے تو آپ ﷺ نے دونوں گھٹنوں سے پہلے دونوں ہاتھ اٹھائے۔

امام نسائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اس روایت کو شریک کے حوالے سے صرف یزید بن ہارون نے نقل کیا ہے، باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

### شرح

مشہور حنفی علامہ حسن بن عمار شربلالی اپنی مشہور کتاب ”نور الایضاح“ میں نماز کی سنتوں پر بحث کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں:

سجدے میں جاتے ہوئے گھٹنوں کو پھر ہاتھوں کو پھر چہرے کو (زمین پر رکھنا) اور پھر سجدے سے اٹھتے ہوئے اس کے برعکس کرنا (یعنی پہلے چہرہ اٹھانا پھر ہاتھ اٹھانا اور پھر گھٹنے اٹھانا سنت ہے۔)\*

اس عبارت کی وضاحت کرتے ہوئے خود مصنف نے اپنی شرح ”امداد الفتحاح“ میں یہ بات تحریر کی ہے:

اس کے برعکس سے مراد یہ ہے: آدمی پہلے اپنا چہرہ اٹھائے پھر دونوں ہاتھ اٹھائے پھر دونوں گھٹنے اٹھائے۔

اس وقت جب آدمی قیام کے لئے اٹھتا ہے یہ اس صورت میں ہوگا کہ جب آدمی صحت مند ہو اور ایسا کر سکتا ہو۔

لیکن اگر وہ کمزور ہو، عمر رسیدہ ہو اور اس کے لئے دونوں ہاتھوں سے پہلے گھٹنے رکھنا ممکن نہ ہو تو پہلے دونوں ہاتھ رکھے گا اور ان کا

سہارا لے کر سجدے میں جائے گا اور سجدے سے اٹھے گا۔ اس بارے میں بنیادی اصول حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان ہے۔

\* نور الایضاح: کتاب نماز کا بیان، فصل! نماز کی سنتیں۔

”میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ ﷺ سجدے میں گئے تو آپ ﷺ نے دونوں ہاتھوں سے پہلے دونوں گھٹنے (زمین پر رکھے) اور جب آپ ﷺ اٹھے تو آپ ﷺ نے دونوں گھٹنوں سے پہلے دونوں ہاتھ زمین سے اٹھائے۔“  
اس روایت کو چاروں سنن کے مصنفین نے نقل کیا ہے۔ \*

## 95 - باب التَّكْبِيرِ لِلنُّهُوضِ

باب: کھڑے ہوتے وقت تکبیر کہنا

1154 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُصَلِّي بِهِمْ فَيَكْبِرُ كُلَّمَا خَفِضَ وَرَفَعَ فَإِذَا انْصَرَفَ قَالَ وَاللَّهِ إِنِّي لَا شَبَهَكُمْ صَلَاةَ بَرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .  
☆ ☆ ابو سلمہ بیان کرتے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے انہیں نماز پڑھائی اور ہر مرتبہ اٹھتے ہوئے اور جھکتے ہوئے تکبیر کہی جب انہوں نے نماز مکمل کر لی تو ارشاد فرمایا: میں نماز پڑھنے کے معاملے میں تم سب سے زیادہ نبی اکرم ﷺ سے مشابہت رکھتا ہوں۔

1155 - أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَسَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَوَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُمَا صَلَّيَا خَلْفَ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - فَلَمَّا رَكَعَ كَبَّرَ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ وَكَبَّرَ وَرَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ حِينَ قَامَ مِنَ الرَّكَعَةِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَقْرَبُكُمْ شَبَهًا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَالَتْ هَذِهِ صَلَاتُهُ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا . وَاللَّفْظُ لِسَوَّارٍ .

☆ ☆ ابو بکر بن عبد الرحمن اور ابو سلمہ بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں ان دونوں حضرات نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی جب وہ رکوع میں گئے تو انہوں نے تکبیر کہی جب انہوں نے رکوع سے سر اٹھایا تو سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ پڑھا پھر جب وہ سجدے میں گئے تو انہوں نے تکبیر پڑھی پھر جب انہوں نے سجدے سے سر اٹھایا تو انہوں نے تکبیر کہی پھر جب وہ ایک رکعت ادا کر لینے کے بعد کھڑے ہوئے تو اس وقت بھی تکبیر کہی نماز سے (فارغ ہو جانے کے بعد) انہوں نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! میں تم سب سے زیادہ بہتر طور پر نبی اکرم ﷺ کی نماز کے طریقے کے مطابق نماز ادا کرتا ہوں، نبی اکرم ﷺ اسی طرح نماز ادا کرتے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔

\* امداد الفتاح شرح نور الایضاح، کتاب نماز کا بیان، فعل نماز کی سنتیں۔

1154 - أخرجه البخاری فی الاذان، باب اتمام التكبیر فی الركوع (الحديث 785) . وأخرجه مسلم فی الصلاة، باب البات التكبیر فی كل خفض ورفع فی الصلاة، الارتفاع من الركوع فيقول فيه: سمع الله لمن حمده (الحديث 27) . تحفة الاشراف (15247) .

1155 - أخرجه البخاری فی الاذان، باب يهوى بالتكبیر حين يسجد (الحديث 803) بنحوه مطولاً . وأخرجه ابو داود فی الصلاة، باب تمام التكبیر (الحديث 836) بنحوه مطولاً . تحفة الاشراف (14864) .

روایت کے یہ الفاظ سوار بن عبداللہ نامی راوی کے ہیں۔

## 96 - باب كَيْفَ الْجُلُوسِ لِلتَّشَهُدِ الْأَوَّلِ

باب: تشہد کے لیے کس طرح بیٹھا جائے؟

1156 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَىٰ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ

اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ مِنْ سُنَّةِ الصَّلَاةِ أَنْ تَضْجَعَ رِجْلَكَ الْيُسْرَى وَتَنْصِبَ الْيَمْنَى .

☆☆☆ عبداللہ بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نماز میں سنت یہ ہے تم اپنے بائیں پاؤں کو بچھا لو اور دائیں پاؤں کو کھڑا کر لو۔

شرح

حافظ بدرالدین محمود عینی تحریر کرتے ہیں:

نمازی کے بیٹھنے کا مسنون طریقہ یہ ہے: نمازی اپنے دائیں پاؤں کو کھڑا کر لے گا اور بائیں پاؤں کو موڑ کر بیٹھے گا۔

تاہم نمازی کے بیٹھنے کے طریقے کے بارے میں فقہاء کے مابین اختلاف پایا جاتا ہے۔

امام مالک رضی اللہ عنہ کے نزدیک کا طریقہ یہ ہے: دائیں پاؤں کو کھڑا کر کے بائیں پاؤں کو موڑ کر بیٹھا جائے گا۔

پہلے اور دوسرے قعدہ دونوں میں زمین پر بیٹھا جائے گا۔

امام مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو تورک منقول ہے اس کا یہی طریقہ ہے۔

علامہ ابن عبدالبر نے یہ بات تحریر کی ہے: اس حوالے سے امام مالک رضی اللہ عنہ کے نزدیک مرد اور خواتین کا حکم برابر ہے۔

امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہما اس بات کے قائل ہیں نمازی پہلے قعدہ میں اسی طرح بیٹھے گا جبکہ دوسرے قعدہ میں

وہ بائیں پاؤں پر بیٹھے گا اور دائیں پاؤں کو کھڑا کر لے گا۔ \*

احناف اس بات کے قائل ہیں: دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کی طرح تشہد میں بیٹھا جائے گا اور وہ طریقہ یہی ہے کہ

آدمی دائیں پاؤں کو کھڑا کرے گا اور بائیں پاؤں کو بچھا لے گا۔

گویا کہ پہلے تشہد میں احناف شوافع اور حنابلہ "افتراش" کے قائل ہیں جبکہ شوافع اور حنابلہ کے نزدیک دوسرے تشہد میں

"تورک" کیا جائے گا اور پہلے اور دوسرے تشہد میں "تورک" کے طور پر بیٹھا جائے گا۔

.....

\* عمدة القاری: کتاب: نماز کے طریقے سے متعلق ابواب، باب تشہد میں بیٹھنے کا طریقہ۔

1156-اخرجه البخاری فی الاذان، باب سنة الجلوس فی التشهد (الحديث 827) مطولا. واخرجه ابو داؤد فی الصلاة، باب كيف الجلوس فی

التشهد (الحديث 958 و 959 و 960 و 961) و (962) بمعناه مختصراً. و اخرجه النسائی فی التطبيق، باب الاستقبال باطراف اصابع

القدم القبلة عند القعود للتشهد (الحديث 1157) بنحوه. تحفة الاشراف (7269).

## 97 - باب الاستقبالِ باطرافِ أصابعِ القدمِ القبلة عند القعود للشَّهيد

باب: تشہد میں بیٹھنے کے وقت پاؤں کی انگلیوں کے کنارے قبلہ کی طرف ہونے چاہئیں

1157 - أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ يَحْيَى أَنَّ الْقَاسِمَ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ - وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ - عَنْ أَبِيهِ قَالَ مِنْ سُنَّةِ الصَّلَاةِ أَنْ تَنْصِبَ الْقَدَمَ الْيُمْنَى وَاسْتَقْبَالَهُ بِأَصَابِعِهَا الْقِبْلَةَ وَالْجُلُوسُ عَلَى الْيُسْرَى .

☆☆ عبد اللہ بن عبد اللہ اپنے والد (حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نماز میں سنت یہ ہے تم اپنے دائیں پاؤں کو کھڑا رکھو اور اس کی انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف ہونا چاہیے اور تم بائیں ٹانگ پر بیٹھو۔

## 98 - باب مَوْضِعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الْجُلُوسِ لِلتَّشْهِدِ الْأَوَّلِ

باب: پہلے تشہد میں بیٹھنے کے وقت ہاتھ کون سی جگہ رکھے جائیں؟

1158 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْمُقْرِي قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ آتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُهُ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا فَتَحَ الصَّلَاةَ حَتَّى يُحَازِيَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَإِذَا جَلَسَ فِي الرُّكْعَتَيْنِ أَضْجَعَ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْيُمْنَى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فِخْذِهِ الْيُمْنَى وَنَصَبَ أُصْبُعَهُ لِلدُّعَاءِ وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فِخْذِهِ الْيُسْرَى . قَالَ ثُمَّ آتَيْتُهُمْ مِنْ قَابِلٍ فَرَأَيْتُهُمْ يَرْفَعُونَ أَيْدِيَهُمْ فِي الْبِرَاسِ .

☆☆ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ کو نماز میں اور رکوع میں جانے کے وقت دونوں کندھوں تک رفع یدین کرتے ہوئے دیکھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعات ادا کرنے کے بعد بیٹھے تو آپ نے اپنے بائیں پاؤں کو بچھالیا اور دائیں پاؤں کو کھڑا رکھا آپ نے اپنا پایاں ہاتھ دائیں زانوں پر رکھا اور دعا کے لیے اس کی انگلی کو کھڑا کر لیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا پایاں ہاتھ بائیں زانوں پر رکھا تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر اگلے سال جب میں ان حضرات کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے ان کو دیکھا وہ لوگ اپنی چادروں کے اندر ہی رفع یدین کر رہے تھے۔

1157- الفردية النسائي . والحديث عند: البخاري في الاذان، باب سنة الجلوس في التشهد (الحديث 827) . واهي داود في الصلاة، باب كيف الجلوس في التشهد (الحديث 958 و 959 و 960 و 961 و 962) . و النسائي في الطهارة، باب كيف الجلوس للتشهد الاول (الحديث 1156) . تحفة الاشراف (7269) .

1158- اخرجه النسائي في السهو، باب لفة الجلوس في الركعة التي يقضى فيها الصلاة (الحديث 1262) . والحديث عند: ابني داود في الصلاة، باب رفع اليدين في الصلاة (الحديث 728) . تحفة الاشراف (11783) .

تشہد میں بیٹھنے کا طریقہ یہ ہے: آدمی اپنے دونوں ہاتھ اپنے زانوں اور گھٹنوں کے قریب رکھے گا۔ اس طرح کہ اس کی انگلیاں گھٹنوں کے سرے کے قریب ہوں۔  
 دونوں سجدوں کے درمیان آدمی انگلیوں کو کچھ کشادہ رکھے گا مکمل طور پر بند بھی نہیں کرے گا اور مکمل کھلا بھی نہیں رکھے گا۔ صحیح قول کے مطابق آدمی بیٹھتے ہوئے گھٹنوں کو نہیں پکڑے گا۔  
 شوافع اور حنابلہ کے نزدیک بھی یہی سنت ہے۔  
 تاہم مالکیوں کی رائے کچھ مختلف ہے۔

.....

## 99 - باب مَوْضِعِ الْبَصْرِ فِي التَّشَهُدِ

باب: تشہد کے دوران نظر رکھنے کی جگہ

1159 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ - وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ - عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي مَرِيَمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَعَاذِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يُحْرِكُ الْحَصَى بِيَدِهِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ لَا تُحْرِكِ الْحَصَى وَأَنْتَ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّ ذَلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ وَلَكِنْ اصْنَعْ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ . قَالَ وَكَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ قَالَ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فِخْدِهِ الْيُمْنَى وَأَشَارَ بِأَصْبُعِهِ الَّتِي تَلَى الْإِبْهَامَ فِي الْقِبْلَةِ وَرَمَى بِبَصَرِهِ إِلَيْهَا أَوْ نَحْوَهَا ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ .

☆☆ علی بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو اپنے ہاتھ کے ذریعے کنکریوں کو الٹ پلٹ کرتے ہوئے دیکھا، جب اس شخص نے نماز مکمل کی تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سے کہا: جب تم نماز پڑھ رہے ہو تو کنکریوں کو حرکت نہ دیا کرو، کیونکہ یہ شیطانی کام ہے، تم ویسے ہی کیا کرو جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے۔ اس شخص نے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیا کیا کرتے تھے؟ تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنا دایاں ہاتھ دائیں زانوں پر رکھا اور انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی کے ذریعے قبلہ کی طرف اشارہ کیا، انہوں نے اپنی نگاہ اس انگلی پر رکھی اور پھر یہ بات بیان کی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے۔

1159- الفردیہ النسائی . والحديث عند: مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب صفة الجلوس في الصلاة و كيفية وضع اليدين على الفخذين (الحديث 116) . رابى داؤد في الصلاة، باب الاشارة في التشهد (الحديث 987) . والنسائی في السهو، باب موضع الكفين (الحديث 1265)، وباب الاصابع من اليد اليمنى دون السبابة (الحديث 1266) . تحفة الاشراف (7351) .

## 100 - باب الإِشَارَةِ بِالْأَصْبُعِ فِي التَّشْهَدِ الْأَوَّلِ

باب: پہلے تشہد کے دوران انگلی کے ذریعے اشارہ کرنا

1160 - أَحْمَدُ بْنُ زَكْرِيَّا بْنُ يَحْيَى السَّجَزِيُّ - يُعْرَفُ بِخَطِّ السُّنَّةِ نَزَلَ بِدِمَشْقَ أَحَدُ الْيَقَاتِ - قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْسَى قَالَ أَخْبَانَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا مَحْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ أَخْبَانَا عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ فِي الْيَقَاتِينَ أَوْ فِي الْأَرْبَعِ يَضَعُ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ أَشَارَ بِأَصْبُعِهِ .

☆☆ عامر بن عبد اللہ اپنے والد (حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب دو رکعات پڑھنے کے بعد یا چار رکعت پڑھنے کے بعد قعدہ میں بیٹھتے تھے تو آپ اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے تھے اور ایک انگلی کے ذریعے اشارہ کیا کرتے تھے۔

شرح

احناف کے نزدیک حکم یہ ہے: آدمی تشہد کے دوران شہادت کے کلمات پڑھتے ہوئے دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کرے گا۔

آدمی "لا الہ" پڑھتے وقت انگلی کو اٹھائے گا اور "الا اللہ" پڑھنے کے بعد اس انگلی کو دوبارہ نیچے رکھ دے گا تاکہ انگلی کو اٹھانے وقت اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کے معبود ہونے کی نفی کی طرف اشارہ ہو اور انگلی کو رکھتے وقت اللہ تعالیٰ کے معبود ہونے کے اثبات کی طرف اشارہ ہو جائے۔

جبکہ فقہائے مالکیہ کے نزدیک تشہد کے شروع سے آدمی شہادت کی انگلی کے ذریعے درمیانے درجے کی حرکت کے ساتھ آدمی دائیں سے بائیں طرف اشارہ کرے گا۔

شوافع کے نزدیک بھی آدمی دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کرے گا لیکن یہ صرف "الا اللہ" پڑھتے وقت کرے گا اور انگلی کو حرکت نہیں دے گا۔

.....

## 101 - باب كَيْفَ التَّشْهَدِ الْأَوَّلِ

باب: پہلے تشہد کا طریقہ

1161 - أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ عَنِ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَقُولَ إِذَا جَلَسْنَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ "التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ

وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ  
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ .“

☆☆☆ حضرت عبداللہ ﷺ (بن مسعود) بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے، جب ہم دو رکعات پڑھنے کے بعد بیٹھ جائیں تو یہ پڑھیں:

”ہر طرح کی زبانی، جسمانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں، اے نبی! آپ پر سلام ہو اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں، ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر بھی سلام ہو، میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“

شرح

نماز کے دوران تشہد میں کون سے کلمات پڑھے جائیں گے؟ اس حوالے سے فقہاء کے مابین اختلاف پایا جاتا ہے۔ جیسا کہ امام نسائی ﷺ نے اگلے آنے والے ابواب میں تشہد کے مختلف کلمات نقل کئے ہیں۔ تشہد کے کلمات کے بارے میں تین روایات زیادہ مشہور ہیں۔

ایک روایت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے جس کے کلمات امام نسائی ﷺ نے یہاں مذکورہ بالا حدیث میں نقل کئے ہیں۔

امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ اور اہل کوفہ کے نزدیک تشہد میں یہ کلمات پڑھنا بہتر ہے۔ دیگر فقہاء اور محدثین میں سے امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ اور اکثر محدثین نے اسی کو ترجیح دی ہے۔

تشہد کے دوسرے کلمات حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہیں، جنہیں امام نسائی ﷺ نے آگے چل کر نقل کیا ہے۔

تشہد کے ان کلمات کو امام شافعی اور ان کے اصحاب نے ترجیح دی ہے۔

تشہد کے تیسرے کلمات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہیں، وہ لوگوں کو برسر منبر ان کی تعلیم دیا کرتے تھے۔ ان کلمات کو امام مالک رضی اللہ عنہ نے ترجیح دی ہے۔

\*\*\*

1162 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ يُحَدِّثُ

1161- اخرجہ الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء فی التشهد (الحديث 289) . واخرجه النسائي فی التطيق، كيف التشهد الاول (الحديث

1165) . واخرجه ابن ماجه فی اقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء فی التشهد (الحديث 899 م) مطولاً . تحفة الاشراف (9181) .

1162- اخرجہ ابو داؤد فی الصلاة، باب التشهد (الحديث 969) . واخرجه الترمذی فی النکاح، باب ما جاء فی خطبة النکاح (الحديث

1105) مطولاً . واخرجه النسائي فی التطيق، كيف التشهد الاول (الحديث 1163 و 1164) . واخرجه ابن ماجه فی فقرة الصلاة والسنة فيها،

باب ما جاء فی التشهد (الحديث 899 م) . تحفة الاشراف (9505) .



عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا لَا نَدْرِي مَا نَقُولُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ غَيْرَ أَنْ نُسَبِّحَ وَنُكَبِّرَ وَنُحَمِّدَ رَبَّنَا وَأَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِمَ فَوَاحِشَ الْغَيْرِ وَخَوَانِمَهُ فَقَالَ "إِذَا قَعَدْتُمْ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ فَقُولُوا التَّحِيَّاتِ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتِ وَالطَّيِّبَاتِ السَّلَامَ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامَ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَلِتَخَيَّرَ أَحَدُكُمْ مِنَ الدُّعَاءِ أَعَجَبَهُ إِلَيْهِ فَلْيَدْعُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ ."

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہمیں یہ نہیں پتہ تھا کہ ہم دو رکعات پڑھنے کے بعد کیا پڑھا کریں؟ ہم صرف تسبیح پڑھ لیتے تھے، تکبیر پڑھ لیتے تھے، اپنے پروردگار کی حمد بیان کر لیتے تھے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نیکی کے آغاز اور اس کے اختتام کے بارے میں آگاہ کیا۔ (یعنی عبادت کرنے کا طریقہ سکھایا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جب تم دو رکعات پڑھنے کے بعد بیٹھ جاؤ تو یہ پڑھو:

ہر طرح کی زبانی، جسمانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں، اے نبی! آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام ہو، اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں آپ پر نازل ہوں اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر بھی سلام ہو، میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔"

اس کے بعد تمہیں اس بارے میں اختیار ہے جو آدمی کو پسند ہو وہ اللہ تعالیٰ سے مانگ لے۔

1163 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُدَ فِي الصَّلَاةِ وَالتَّشَهُدَ فِي الْحَاجَةِ فَأَمَّا التَّشَهُدُ فِي الصَّلَاةِ "التَّحِيَّاتِ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتِ وَالطَّيِّبَاتِ السَّلَامَ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامَ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ . " إِلَى الْخَيْرِ التَّشَهُدِ .

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ (بن مسعود) بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز کے دوران تشہد پڑھنے کا اور حاجت کے وقت تشہد پڑھنے کا طریقہ تعلیم دیا ہے۔

جہاں تک نماز کے دوران تشہد کا تعلق ہے (تو اس کے الفاظ یہ ہیں):

"ہر طرح کی زبانی، جسمانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں، اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں آپ پر نازل ہوں اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر بھی سلام ہو، میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے

بندے اور اس کے رسول ہیں۔“

1164 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى - وَهُوَ ابْنُ آدَمَ - قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَتَشَهَّدُ بِهَذَا فِي الْمَكْحُوبَةِ وَالنَّطُوعِ وَيَقُولُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا مَنْصُورٌ وَحَمَادٌ عَنْ أَبِي وَإِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .  
یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1165 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ زَيْدَ بْنَ أَبِي أَنَيْسَةَ الْجَزْرِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا إِسْحَاقَ حَدَّثَهُ عَنِ الْأَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَعْلَمُ شَيْئًا فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "قُولُوا فِي كُلِّ جَلْسَةٍ التَّحِيَّاتِ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتِ وَالطَّيِّبَاتِ السَّلَامَ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامَ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ."

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے ہیں، ہمیں پہلے کسی چیز کا علم نہیں تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے یہ فرمایا کہ جب تم قعدہ میں بیٹھا کرو تو یہ پڑھا کرو:

"ہر طرح کی زبانی، جسمانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں اے نبی! آپ پر سلام ہو اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں، ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر بھی سلام ہو، میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔"

1166 - أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَبَلَةَ الرَّافِقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ - وَهُوَ ابْنُ عَمْرٍو - عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَيْسَةَ عَنْ حَمَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا لَا نَدْرِي مَا نَقُولُ إِذَا صَلَّيْنَا فَعَلَّمَنَا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَوَامِعَ الْكَلِمِ فَقَالَ لَنَا "قُولُوا التَّحِيَّاتِ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتِ وَالطَّيِّبَاتِ السَّلَامَ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامَ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ . " قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ قَالَ زَيْدٌ عَنْ حَمَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يُعَلِّمُنَا هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا يُعَلِّمُنَا الْقُرْآنَ .

1164-اخرجه البخاری فی الدعوات، باب الدعاء فی الصلاة (الحديث 6328). واخرجه مسلم فی الصلاة، باب التشهد الاول (الحديث 55 و 56 و 57). واخرجه النسائی فی التَّطْبِيقِ، كيف التشهد الاول (الحديث 1168 و 1169)، وفي السهو، باب ايجاب التشهد (الحديث 1276) مطولاً. واخرجه ابن ماجه فی اقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء فی التشهد (الحديث 899م). تحفة الاشراف (9242 و 9296).

1165-تقدم فی التَّطْبِيقِ، كيف التشهد الاول (الحديث 1161).

1166-انفرد به النسائی، وسائی فی التَّطْبِيقِ، كيف التشهد الاول (الحديث 1167). تحفة الاشراف (9413).

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نہیں جانتے تھے نماز کے دوران (تسبیح میں) ہمیں کیا پڑھنا چاہیے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جامع کلمات سکھائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا: تم یہ پڑھا کرو:

”ہر طرح کی جسمانی، زبانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں، اے نبی! آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام ہو اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں، ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر بھی سلام ہو، میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“

علمہ بیان کرتے ہیں، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ہمیں ان کلمات کی تعلیم اسی طرح دیا کرتے تھے، جس طرح وہ ہمیں قرآن کی تعلیم دیا کرتے تھے۔

1167 - أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدِ الرَّقِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا حَارِثُ بْنُ عَطِيَّةَ - وَكَانَ مِنْ زُهَادِ النَّاسِ - عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَقُولُ السَّلَامَ عَلَى اللَّهِ السَّلَامَ عَلَى جِبْرِيلَ السَّلَامَ عَلَى مِيكَائِيلَ - فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا تَقُولُوا السَّلَامَ عَلَى اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ وَلَكِنْ قُولُوا التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامَ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامَ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ -"

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، پہلے جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کیا کرتے تھے (اس کے دوران) ہم یہ کہا کرتے تھے: اللہ تعالیٰ پر سلام ہو، حضرت جبریل پر سلام ہو، حضرت میکائیل پر سلام ہو، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ نہ کہا کرو کہ اللہ تعالیٰ پر سلام ہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ خود سلامتی عطا کرنے والا ہے، بلکہ تم یہ پڑھا کرو: ”ہر طرح کی زبانی، جسمانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں، اے نبی! آپ پر سلام ہو اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں، ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر بھی سلام ہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔“

1168 - أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ - هُوَ الدُّسْتَوَائِيُّ - عَنْ حَمَّادٍ عَنِ أَبِي وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا نَصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُولُ السَّلَامَ عَلَى اللَّهِ السَّلَامَ عَلَى جِبْرِيلَ السَّلَامَ عَلَى مِيكَائِيلَ - فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا تَقُولُوا السَّلَامَ عَلَى اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ وَلَكِنْ قُولُوا التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامَ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ"

1167-تقدم في التطبيق، كيف النشهد (الحديث 1166) .

1168-تقدم في التطبيق، كيف النشهد الاول (الحديث 1164) .

اللَّهُ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ .“

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کرتے ہوئے یہ پڑھا کرتے تھے:

”اللہ تعالیٰ پر سلام ہو، حضرت جبریل پر سلام ہو! حضرت میکائیل پر سلام ہو!“

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ یہ نہ کہو کہ اللہ تعالیٰ پر سلام ہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ خود سلامتی عطاء کرنے والا ہے بلکہ تم

یہ پڑھو:

”ہر طرح کی زبانی، جسمانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں، اے نبی! آپ پر سلام ہو اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں، ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر بھی سلام ہو، میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔“

1169 - أَخْبَرَنَا بَشْرُ بْنُ خَالِدِ الْعَسْكَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ وَمَنْصُورٍ وَحَمَّادٍ وَمُعِيزَةَ وَأَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي التَّشْهَدِ “التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ .“

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو هَاشِمٍ غَرِيبٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ تشہد کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں (اس کے الفاظ یہ ہیں):

”ہر طرح کی زبانی، جسمانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں، اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں، ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر بھی سلام ہو، میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔“

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: اس روایت کا ایک راوی ابو ہاشم غریب ہے۔

1169- اخرجہ البخاری فی الاذان، باب التَّشْهَدِ فِي الْاٰخِرَةِ (الحدیث 831) مطولاً، وباب ما یتخیر من الدعاء بعد التَّشْهَدِ (الحدیث 853) مطولاً، و فی الاستئذان، باب السَّلَامِ اسْمٍ مِنْ اسْمَاءِ اللَّهِ تَعَالَى: (الحدیث 6230) مطولاً، و فی الدعوات، باب الدعاء فی الصَّلَاةِ . (الحدیث 6328) مطولاً، و فی التَّوْحِيدِ، باب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (السَّلَامُ الْمُرْمَن) (الحدیث 7381) مطولاً . و اخرجہ مسلم فی الصَّلَاةِ، باب التَّشْهَدِ فِي الصَّلَاةِ، (الحدیث 55 و 56 و 57 و 58) مطولاً . و اخرجہ ابوداؤد فی الصَّلَاةِ، باب التَّشْهَدِ (الحدیث 968) مطولاً . و اخرجہ النسائی فی التَّطْبِيقِ، كَيْفَ التَّشْهَدِ الْاَوَّلِ (الحدیث 1164 و 1168)، و فی السُّهُورِ، باب اِيْجَابِ التَّشْهَدِ (الحدیث 1276) مطولاً، و باب كَيْفَ التَّشْهَدِ (الحدیث 1278)، و باب تَخْيِيرِ الدَّعَاءِ بَعْدَ الصَّلَاةِ عَلٰی النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (الحدیث 1297) مطولاً . و اخرجہ ابن ماجه فی اِقَامَةِ الصَّلَاةِ وَ السُّنَّةِ فِيْهَا، باب مَا جَاءَ فِي التَّشْهَدِ (الحدیث 899) مطولاً . تحفة الاشراف (9242 و 9245 و 9293 و 9296 و 9314) .

1170 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا الْفَضْلُ بْنُ ذَكْوَانَ قَالَ حَدَّثَنَا سَيْفُ الْمَكِّيُّ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ يَقُولُ عَلَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُدَ كَمَا يَعْلَمُنَا السُّورَةُ مِنَ الْقُرْآنِ وَكَفَّهُ بَيْنَ يَدَيْهِ "التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ".

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تشہد کے کلمات اسی طرح سکھائے تھے جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں قرآن کی کسی سورت کی تعلیم دیا کرتے تھے آپ کی پھیلی اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تھی (تشہد کے کلمات یہ ہیں):

”ہر طرح کی زبانی، مالی، جسمانی عبادت صرف اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں، اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں، ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر سلام ہو، میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔“

## 102 - باب نَوْعِ الْآخِرِ مِنَ التَّشَهُدِ

### باب تشہد کی ایک دوسری قسم

1171 - أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو قَدَامَةَ السَّرْحَيْسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ حِطَّانِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ الْأَشْعَرِيَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَنَا فَعَلَّمَنَا سُنَّتَنَا وَبَيَّنَّ لَنَا صَلَاتَنَا فَقَالَ "اقِيمُوا صُفُوفَكُمْ ثُمَّ لِيَوْمَكُمْ أَحَدُكُمْ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَالَ (وَلَا الضَّالِّينَ) فَقُولُوا آمِينَ يُجِبْكُمْ اللَّهُ وَإِذَا كَبَّرَ الْإِمَامُ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوا وَأَرَكَعُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَرُكِعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ". قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "فَتَبْلُكَ بِتَبْلِكَ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعُ اللَّهُ لَكُمْ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ إِذَا كَبَّرَ الْإِمَامُ وَسَجَدَ فَكَبِّرُوا وَأَسْجُدُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ". قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

1170- أخرجه البخاري في الاستئذان، باب الأعداء باليد (الحديث 6265) مطولاً. وأخرجه مسلم في الصلاة، باب التشهد في الصلاة (الحديث 59). تحفة الأشراف (9338).

1171- أخرجه مسلم في الصلاة، باب التشهد في الصلاة (الحديث 62 و 63 و 64) مطولاً وأخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب التشهد (الحديث 972 و 973) مطولاً وأخرجه النسائي في التطبيق، باب قوله ربنا ولك الحمد (الحديث 1063) مطولاً، وروح آخر من التشهد (الحديث 1172) مختصراً، وفي السهو، نوع آخر من التشهد (الحديث 1279). وأخرجه ابن ماجه في الإمامة الصلاة و السنة فيها، وأخرجه ابن ماجه في الإمامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في التشهد (الحديث 901) مختصراً. و الحديث عند: النسائي في الإمامة، مباحرة الامام (الحديث 829). وابن ماجه في الإمامة الصلاة و السنة فيها، باب اذا قرأ الامام فانصتوا (الحديث 847). تحفة الأشراف (8987).

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "فَعَلَّكَ بِعَلَّكَ فَيَاذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ أَوَّلِ قَوْلِ أَحَدِكُمْ أَنْ يَقُولَ التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ."

☆ ☆ حطان بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے سنتوں کی تعلیم دی ہے ہمارے سامنے نماز کا طریقہ بیان کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنی صفیں قائم کیا کرو اور تم میں سے کوئی ایک شخص تمہاری امامت کیا کرے جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو جب وہ ولا الصَّالِحِينَ کہے تو تم آمین کہو تو اللہ تعالیٰ تمہاری دعا کو قبول کرے گا جب امام تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں جائے تو تم بھی تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں جاؤ امام کو تم سے پہلے رکوع میں جانا چاہیے اور تم سے پہلے رکوع سے اٹھنا چاہیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ اس کے برابر ہو جائے گا جب امام سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ پڑھے تو تم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ پڑھو تو اللہ تعالیٰ تمہاری یہ دعا قبول کرے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی زبانی یہ بات بیان کی ہے اللہ تعالیٰ اس شخص کی بات کو سن لیتا ہے جو اس کی حمد بیان کرتا ہے پھر جب امام تکبیر کہتے ہوئے سجدے میں چلا جائے تو تم بھی تکبیر کہتے ہوئے سجدہ میں چلے جاؤ امام کو تم سے پہلے سجدے میں جانا چاہیے اور تم سے پہلے سجدے سے اٹھنا چاہیے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ اس کے بدلے میں ہو جائے گا جب پہلا قعدہ آئے تو اس میں تم نے سب سے پہلے یہ پڑھنا ہے:

"ہر طرح کی زبانی، جسمانی، مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں اے نبی! آپ پر سلام ہو اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں ہوں، ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر سلام ہو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔"

(یہاں تشہد کے کلمات میں لفظ "لله" ابتدائی کلمات کے بعد استعمال ہوا ہے یہ فرق ہے جو دوسرے تشہد میں مذکور نہیں ہے۔)

### 103 - باب نَوْعِ الْآخِرِ مِنَ التَّشْهِدِ

باب: تشہد کی ایک اور قسم

1172 - أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ أَبِي غَلَابٍ - وَهُوَ يُونُسُ بْنُ جُبَيْرٍ - عَنْ حِطَّانِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُمْ صَلَّوْا مَعَ أَبِي مُوسَى فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ أَوَّلِ قَوْلِ أَحَدِكُمْ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ."

☆ ☆ حطان بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں ان لوگوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی تو انہوں نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے جب قعدہ ہو تو تمہیں پہلے یہ پڑھنا چاہیے:

”ہر طرح کی زبانی، جسمانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں اے نبی! آپ پر سلام ہو اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر بھی سلام ہو میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔“

## 104 - باب نَوْعِ الْآخِرِ مِنَ التَّشْهَدِ

باب: تشہد کی ایک اور قسم

1173 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَطَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشْهَدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا الْقُرْآنَ وَكَانَ يَقُولُ: "التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلَّهِ سَلَامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ."

☆ ☆ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تشہد کی تعلیم اسی طرح دیا کرتے تھے جس طرح آپ ہمیں قرآن کی تعلیم دیا کرتے تھے آپ یہ پڑھتے تھے:

”برکت والی زبانی، جسمانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں اے نبی! آپ پر سلام ہو اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر بھی سلام ہو میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔“

## 105 - باب نَوْعِ الْآخِرِ مِنَ التَّشْهَدِ

باب: تشہد کی ایک اور قسم

1174 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ أَيْمَنَ - وَهُوَ ابْنُ نَابِلٍ - يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشْهَدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنْ

1173- أخرجه مسلم في الصلاة، باب التشهد في الصلاة (الحديث 60 و 61) و أخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب التشهد (الحديث 974) .  
 وأخرجه الترمذی في الصلاة، باب منه أيضا (الحديث 290) . وأخرجه ابن ماجه في إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في التشهد (الحديث 900) . والحديث عند: النسائی في السهو، تعليم التشهد كتعليم السورة من القرآن (الحديث 1277) . تحفة الاشراف (5750) .  
 1174- أخرجه النسائی في السهو، نوع آخر من التشهد (الحديث 1280) وأخرجه ابن ماجه في إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في التشهد (الحديث 902) . تحفة الاشراف (2665) .

الْقُرْآنِ "بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ  
السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَسْأَلُ اللَّهَ  
الْجَنَّةَ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ"

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تشہد کی تعلیم اسی طرح دیا کرتے تھے جس  
طرح آپ ہمیں قرآن کی تعلیم دیا کرتے تھے (اس کے کلمات یہ ہیں):

"اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی مدد سے (میں یہ کہتا ہوں): ہر طرح کی زبانی  
مالی اور جسمانی عبادات اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں! اے نبی! آپ پر سلام ہو اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں  
ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر بھی سلام ہو! میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی  
معبود نہیں! میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں! میں اللہ تعالیٰ  
سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور جہنم سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں۔"

## 106 - باب التَّخْفِيفِ فِي التَّشْهَدِ الْأَوَّلِ

باب: پہلے تشہد کو مختصر پڑھنا

1175 - أَخْبَرَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ أَيُّوبَ الطَّالِقَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ  
عَوْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي الرُّكْعَتَيْنِ كَأَنَّهُ عَلَى الرَّضْفِ - قُلْتُ حَتَّى يَقُومَ قَالَ ذَلِكَ يُرِيدُ .  
☆☆ ابو عبیدہ بن عبد اللہ اپنے والد (حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہلی دو  
رکعات کے بعد جب تشہد کے لیے بیٹھتے تھے تو ایسے لگتا تھا کہ آپ گرم پتھر پر بیٹھے ہیں (یعنی جلدی کھڑے ہو جایا کرتے  
تھے)۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے استاد سے دریافت کیا: (کیا اس سے مراد یہ ہے؟) جلدی کھڑے ہو جایا کرتے  
تھے؟ تو استاد نے یہ جواب دیا: ان کی مراد یہ ہی ہے۔

## 107 - باب تَرْكِ التَّشْهَدِ الْأَوَّلِ

باب: پہلا تشہد نہ پڑھنا

1176 - أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنُ عَرَبِيِّ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ

1175 - اخبره ابو داؤد في الصلاة، باب تخفيف القعود (الحديث 995) - واخرجه الترمذی في الصلاة، باب ما جاء في مقدار القعود في

الركعتين الاولين (الحديث 366) - تحفة الاشراف (9609) .



الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فَقَامَ فِي الشَّفْعِ الْيَدِيِّ كَانَ يُرِيدُ أَنْ يَجْلِسَ فِيهِ فَمَضَى فِي صَلَاتِهِ حَتَّى إِذَا كَانَ فِي آخِرِ صَلَاتِهِ سَجَدًا سَجَدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ ثُمَّ سَلَّمَ.

☆ ☆ حضرت ابن محسین رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نماز ادا کرتے ہوئے دو رکعات پڑھنے کے بعد جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھنا تھا اس وقت بیٹھے نہیں بلکہ کھڑے ہو گئے اور آپ نے اپنی نماز جاری رکھی یہاں تک کہ آپ نے نماز کے آخر میں سجدہ سو کیا یہ آپ نے سلام پھیرنے سے پہلے کیا تھا پھر آپ نے سلام پھیر دیا۔

### شرح

حضرت ابن محسین رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ”صحیح بخاری“ میں نقل کیا ہے۔ حافظ بدرالدین محمود عینی تحریر کرتے ہیں:

”اس حدیث میں یہ بات مذکور ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعات ادا کرنے کے بعد کھڑے ہو گئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس قعدہ کی طرف نہیں آئے تھے تاہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد میں سجدہ سو کر لیا تھا اس سے یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے کہ دو رکعات کے بعد تشہد میں بیٹھنا فرض نہیں ہے واجب ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ سو کیا تھا۔“

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں ترجمہ الباب میں جو یہ عنوان قائم کیا ہے جن فقہاء کے نزدیک پہلا تشہد واجب نہیں ہے۔ اس سے ان کی مراد یہ ہے: یہ فرض نہیں ہے بلکہ واجب ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ترک کرنے کی وجہ سے سجدہ سو کیا تھا۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

ڈاکٹر وہبہ زحیلی نے یہ بات تحریر کی ہے: پہلے تشہد کے مشروع ہونے پر فقہاء کا اتفاق ہے۔

تاہم جمہور کے نزدیک دونوں تشہد سنت ہیں جبکہ احناف کے نزدیک یہ دونوں واجب ہیں۔ اس کی دلیل یہ ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حکم دیا ہے اور اس کو ادا نہ کرنے پر سجدہ سو کیا ہے۔

تاہم تشہد کے بارے میں احکام میں فقہاء کے مابین بعض جزوی اختلافات پائے جاتے ہیں جس کا تذکرہ ڈاکٹر وہبہ زحیلی نے تفصیل کے ساتھ کیا ہے جس کا یہ مقام تحمل نہیں ہو سکتا۔

♦♦♦♦♦

1176-اخرجه البخاری فی الاذان، باب من لم ير التشهد الاول واجبا (الحديث 829) بنحوه، و باب التشهد فی الاولى (الحديث 830) بنحوه مختصراً، و فی السهو، باب ما جاء فی السهو اذا قام من ركعتی الفريضة، (الحديث 1224 و 1225) بنحوه، و باب من يكثر فی سجدة السهو (الحديث 1230) و فی الايمان و النذور، باب اذا حثت ناسياً فی الايمان (الحديث 6670) بنحوه. و اخرجه مسلم فی المساجد و مواضع الصلاة، باب السهو فی الصلاة و السجود له (الحديث 85 و 86 و 87). و اخرجه ابو داؤد فی الصلاة، باب من قام من شيتين و لم يتشهد (الحديث 1034 و 1035) بنحوه. و اخرجه الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء فی سجدة السهو قبل التسليم (الحديث 391) بنحوه. و اخرجه النسائی فی التَّطْبِيقِ، باب ترك التشهد الاول (الحديث 1177)، و فی السهو، ما يفعل من قام من اثنتين ناسياً و لم يتشهد (الحديث 1221 و 1222) و باب التكبیر فی سجدة السهو (الحديث 1260) و اخرجه ابن ماجه فی القامز الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء فیمن قام من اثنتين ساهياً (الحديث 1206 و 1207) بنحوه. نعمة الاشراف (9154).

1177 - أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ سَيْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ذُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى قَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَسَبَّحُوا فَمَضَى فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ .

☆☆ حضرت ابن محسین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرتے ہوئے دو رکعات کے بعد تشهد میں بیٹھنے کی بجائے کھڑے ہو گئے لوگوں نے سبحان اللہ کہہ کر آپ کو متوجہ کرنا چاہا آپ نے اپنی نماز جاری رکھی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے دو مرتبہ سجدہ سہو کیا اور پھر سلام پھیر دیا۔

## 13 - کتاب السہو

سہو (کے بارے میں روایات)

امام نسائی نے اس کتاب ”سہو (کے بارے میں روایات)“ میں 105 تراجم ابواب اور 190 روایات نقل کی ہیں جبکہ مکررات کو حذف کر دیا جائے تو روایات کی تعداد 87 ہوگی۔

## 1 - باب التَّكْبِيرِ إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكَعَتَيْنِ

باب: دو رکعات کے بعد کھڑے ہوتے وقت تکبیر کہنا

1178 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصَمِ قَالَ سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ التَّكْبِيرِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ يُكْبَرُ إِذَا رَكَعَ وَإِذَا سَجَدَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكَعَتَيْنِ -

فَقَالَ حُطَيْمٌ عَمَّنْ تَحْفَظُ هَذَا فَقَالَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا - ثُمَّ سَكَتَ . فَقَالَ لَهُ حُطَيْمٌ وَعُثْمَانُ قَالَ وَعُثْمَانُ -

☆ ☆ عبد الرحمن بن اہم بیان کرتے ہیں، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نماز کے دوران تکبیر کہنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: جب آدمی رکوع میں جائے گا، جب سجدہ میں جائے گا، جب سجدے سے سر اٹھائے گا، جب دو رکعات کے بعد کھڑا ہوگا (تو ان تمام مقامات پر) تکبیر کہے گا۔

حطیم نامی راوی نے دریافت کیا: یہ بات آپ کو کس حوالے سے یاد ہے؟ انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یاد ہے، پھر حضرت انس رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے، تو حطیم نے ان سے کہا: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ (کے حوالے سے بھی یاد ہے)۔

شرح

اس ترجمہ الباب کا بنیادی موضوع بھی یہی ہے کہ بنیادی اصول یہ ہے: رکوع سے اٹھنے کے علاوہ نماز کے دوران ہر مرتبہ

جھکتے وقت اور اٹھتے وقت تکبیر کہنا سنت ہے۔

ہم اس سے پہلے اس بات کی وضاحت کر چکے ہیں، بعض روایات سے یہ بات ثابت ہے کہ نبی اکرم ﷺ بعض اوقات یہ تکبیر نہیں کہا کرتے تھے تاہم جمہور نے ان روایات کو ترجیح دی ہے جن میں تکبیر کہنے کا اثبات موجود ہے۔

...—...—...—...

1179 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا غِيلَانُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ مُطْرِفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَلَّى عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَكَانَ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ حَفْضٍ وَرَفَعَ يَتِمُّ التَّكْبِيرَ - فَقَالَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ لَقَدْ ذَكَرْتَنِي هَذَا صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

☆ ☆ مطرف بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں، حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ جب نماز پڑھتے تو ہر مرتبہ جھکتے ہوئے اور اٹھتے ہوئے تکبیر کہتے تھے اور مکمل تکبیر کہتے تھے (نماز کے بعد) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی: انہوں نے مجھے نبی اکرم ﷺ کے نماز پڑھانے (کا طریقہ) یاد دلایا ہے۔

## 2 - باب رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الْقِيَامِ إِلَى الرَّكَعَتَيْنِ الْآخِرَتَيْنِ

باب: آخری دو رکعات کے لیے اٹھتے ہوئے رفع یدین کرنا

1180 - أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّورَقِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ السُّجُودَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَازِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا صَنَعَ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ.

☆ ☆ حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ جب دو رکعات کے بعد کھڑے ہوتے تھے تو آپ تکبیر کہتے ہوئے دونوں کندھوں تک رفع یدین کرتے تھے بالکل اسی طرح جس طرح آپ نماز کے آغاز میں ایسا کیا کرتے تھے۔

شرح

پہلا قعدہ کر لینے کے بعد آخری دو رکعات کے لئے اٹھتے وقت رفع یدین کرنا احناف کے نزدیک سنت نہیں اور ایک

1179-تقدم في التطبيق، باب التكبير للسجود (الحديث 1081) -  
1180-اخرجه الترمذی في الصلاة، باب (منه) (الحديث 304 و 305) مطولاً. واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة والسنة فيها، باب رفع اليدين اذا ركع و اذا رفع راسه من الركوع (الحديث 862) مطولاً، وباب التمام الصلاة (الحديث 1061) مطولاً. اخرج البخاري في الاذان، باب سنة الجلوس في التشهد (الحديث 828). و ابو داؤد في الصلاة، باب من ذكر التورك في الرابعة (الحديث 963 و 964 و 965) - والنسائي في التطبيق، باب الاعتدال في الركوع (الحديث 1038)، وباب فتح اصابع الرجلين في السجود (الحديث 1100)، وفي السهو، باب صفة الجلوس في الركعة التي يقضى فيها الصلاة (الحديث 1261). وابن ماجه في اقامة الصلاة والسنة فيها، باب افتتاح الصلاة (الحديث 803) تحفة الاشراف (11897).

روایت کے مطابق امام مالک رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

کیونکہ احناف اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک صرف نماز کے آغاز میں تکبیر تحریمہ کہتے وقت رفع یدین کیا جائے گا البتہ امام شافعی نے رفع یدین والی احادیث کو ترجیح دی ہے۔

ان کے نزدیک دیگر مقامات کی طرح پہلا قعدہ پڑھنے کے بعد تیسری رکعت کے لئے اٹھتے وقت رفع یدین کیا جائے گا۔ احناف اس بات کے قائل ہیں: رفع یدین کے بارے میں جو بھی روایات منقول ہیں وہ تمام منسوخ ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل یہی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر تحریمہ کے علاوہ دیگر مقامات پر رفع یدین کو ترک کر دیا تھا۔

جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں نماز ادا کی ہے۔ یہ حضرات صرف نماز کے آغاز میں رفع یدین کرتے تھے۔ یہ روایت ہم اس سے پہلے بھی ذکر کر چکے ہیں۔

.....

### 3 - باب رَفْعِ الْيَدَيْنِ لِلْقِيَامِ إِلَى الرَّكْعَتَيْنِ الْآخِرَتَيْنِ حَدُّو الْمُنْكَبِينَ

باب: آخری دو رکعات ادا کرنے کے لیے کھڑے ہونے کے وقت کندھوں تک رفع یدین کرنا

1181 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ عُيَيْدَ اللَّهِ - وَهُوَ ابْنُ

عُمَرَ - عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكُعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكُوعِ وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ يَرْفَعُ يَدَيْهِ كَذَلِكَ حَدُّو الْمُنْكَبِينَ -

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ جب نماز شروع کرتے تھے جب رکوع میں جاتے تھے جب دو رکعات ادا کرنے کے بعد کھڑے ہوتے تھے تو اس وقت رفع یدین کیا کرتے تھے اور کندھوں تک ہاتھ اٹھایا کرتے تھے۔

شرح

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں ترجمہ الباب میں رفع یدین کا تذکرہ کیا ہے یہ رفع یدین امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سنت ہے۔ اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک رفع یدین کرتے ہوئے کندھوں تک ہاتھ اٹھائے جاتے ہیں۔ اس لئے یہ حکم امام شافعی کے نزدیک ہوگا۔

احناف کے نزدیک صرف نماز کے آغاز میں رفع یدین کیا جاتا ہے اور اس میں بھی دونوں کانوں کی لوتک ہاتھ بلند کئے

جاتے ہیں۔

## 4 - باب رَفَعِ الْيَدَيْنِ وَحَمْدِ اللَّهِ وَالشَّاءِ عَلَيْهِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز کے دوران رفع یدین کرنا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنا

1182 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَزِيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ - وَهُوَ ابْنُ عُمَرَ - عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ انْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّحُ بَيْنَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةَ فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَأَمَرَهُ أَنْ يَجْمَعَ النَّاسَ وَيَوْمَهُمْ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَرَقَ الصُّفُوفَ حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ الْمَقْدَمِ وَصَفَّحَ النَّاسُ بِأَبِي بَكْرٍ لِيُؤَذِّنُوهُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَضِعُ فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا أَكْثَرُوا عَلِمَ أَنَّهُ قَدْ نَابَهُمْ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِمْ فَالْتَفَتَ فَإِذَا هُوَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ كَمَا أَنْتَ فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرِيُّ وَتَقَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ "مَا كُنْتُ إِذْ أَوْمَأْتُ إِلَيْكَ أَنْ تُصَلِّيَ" فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا كَانَ يَنْبَغِي لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُؤَمَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ "مَا بِالْكُمِّ صَفَّحْتُمْ إِنَّمَا التَّصْفِيحُ لِلنِّسَاءِ". ثُمَّ قَالَ "إِذَا نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي صَلَاتِكُمْ فَسَبِّحُوا".

☆☆ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بنوعمر و بن عوف کے درمیان صلح کروانے کے لیے تشریف لے گئے، اسی دوران نماز کا وقت ہو گیا، مؤذن حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور انہیں یہ کہا کہ وہ لوگوں کو اکٹھا کر کے انہیں نماز پڑھا دیں (انہوں نے نماز پڑھانی شروع کی) تو اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے، آپ صفوں کے درمیان میں سے گزرتے ہوئے پہلی صف میں آ گئے، لوگوں نے تالی بجا کر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو متوجہ کرنے کی کوشش کی تاکہ انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے بارے میں بتا سکیں، لیکن حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نماز کے دوران ادھر ادھر توجہ نہیں کرتے تھے، جب تالیاں بکثرت بجنے لگیں، تو انہیں پتہ چل گیا، کہ نماز کے دوران کچھ مختلف ہوا ہے، جب انہوں نے توجہ کی تو وہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا، کہ تم جس حالت میں ہو ویسے ہی رہو، تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کر کے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی، یعنی اس بات پر کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ان سے فرمایا تھا (کہ تم اپنی جگہ پر رہو) پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اٹھے قدموں پیچھے آ گئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آگے ہو گئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی، جب آپ نے نماز ادا کر لی تو آپ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جب میں نے تمہاری طرف اشارہ کیا تھا تو تم نے نماز کیوں نہیں پڑھائی؟ تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ابو قحافہ کے بیٹے کی یہ مجال نہیں ہے، وہ اللہ کے رسول کی امامت کرے، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے

1182- أخرجه مسلم في الصلاة، باب تقدم الجماعة من يصلي بهم إذا تآخروا الإمام ولم يعافروا مفسدة بالتقديم (الحديث 102). تحفة

یہ فرمایا: تم لوگوں نے تالیاں کیوں بجائیں؟ تالیاں بجانے کا حکم خواتین کے لیے ہے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جب نماز کے دوران ایسی کوئی ضرورت پیش آجائے تو تم سبحان اللہ کہہ دیا کرو۔

### شرح

یہ روایت امام مالک رحمہ اللہ نے اپنی ”موطا“ میں سے نقل کی ہے۔ اس کی شرح کرتے ہوئے علامہ ابن عبدالبر اندلسی تحریر کرتے ہیں:

اس روایت میں جس نماز کا ذکر ہے وہ عصر کی نماز تھی اور اذان دینے والے شخص حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے۔

اس حدیث سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ جب نماز کے اس کے مستحب وقت سے فوت ہو جانے کا اندیشہ ہو تو پھر امام کا انتظار نہیں کیا جائے گا اگرچہ امام زیادہ فضیلت ہی کیوں نہ رکھتا ہو۔

اس سے یہ بات بھی ثابت ہو جاتی ہے کہ اقامت کہنے کا حق مؤذن کو ہی ہو گا وہ ہی اس کا زیادہ حقدار ہے۔

اس حدیث سے یہ بات بھی ثابت ہو جاتی ہے کہ اگر مرد نماز کے دوران تالی بجا دیتا ہے (یعنی امام کو متوجہ کرنے کے لئے ایسا کرتا ہے) تو اس کی نماز نہیں ٹوٹے گی کیونکہ ان حضرات کو دوبارہ نماز ادا کرنے کا حکم نہیں دیا گیا تھا۔ انہیں صرف یہ کہا گیا تھا اگر نماز کے دوران ضرورت پیش آجائے تو پھر وہ ”سبحان اللہ“ کہہ دیا کریں۔

اس حدیث سے یہ بات بھی ثابت ہو جاتی ہے کہ آدمی کے فضائل میں یہ بات شامل ہے کہ وہ نماز کے دوران ادھر ادھر توجہ نہ کرے۔

کیونکہ اس میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی صفت کے طور پر یہ بات بیان کی گئی ہے۔

اور جب لوگوں نے زیادہ تالیاں بجائیں تو پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ متوجہ ہوئے تھے۔

اس میں اس بات کی بھی دلیل موجود ہے نماز کے دوران کسی صورت حال کے پیش آنے پر مختصر سالتفات کرنا نماز کو فاسد نہیں

کرتا کیونکہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو نماز دہرانے کا حکم نہیں دیا گیا تھا۔

اس سے یہ بات بھی ثابت ہو جاتی ہے کہ نماز کے دوران ہاتھ کے ساتھ اشارہ کرنے یا آنکھ کے ساتھ اشارہ کرنے سے

نماز کو کوئی نقصان نہیں ہوتا۔

اس حدیث سے یہ بات بھی ثابت ہو جاتی ہے نماز کے دوران حمد بیان کرنے کے لئے، شکر ادا کرنے کے لئے، دعا کرنے

کے لئے یا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عاجزی و انکساری کا اظہار کرنے کے لئے دونوں ہاتھ بلند کرنے سے نماز کو کوئی نقصان نہیں

ہوتا۔

جہاں تک نماز کے دوران حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے ہٹ جانے اور نبی اکرم ﷺ کے آگے بڑھ جانے کا تعلق ہے تو

اکثر علماء کے نزدیک یہ صرف نبی اکرم ﷺ کی خصوصیت ہے کیونکہ تمام علماء اس بات پر متفق ہیں ایک ہی نماز میں دو امام نہیں

ہو سکتے۔ صرف ایک صورت ہو سکتی ہے وہ یہ کہ امام کو کوئی حدت لاحق ہو جائے جس کے نتیجے میں امام کی نماز منقطع ہو جائے تو پھر

وہ کسی کو اپنا نائب بنا سکتا ہے۔

اس کے علاوہ اس روایت سے اور بھی بہت سے مسائل ثابت ہوتے ہیں جن کا تذکرہ علامہ ابن عبدالبر نے کیا ہے۔\* یہی حدیث امام مسلم نے بھی اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے۔ اس کی وضاحت کرتے ہوئے امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث سے ثابت ہونے والے مختلف احکام بیان کئے ہیں جن میں سے ایک حکم یہ بھی ہے وہ فرماتے ہیں:

اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جب کوئی (امام یا بزرگ) کسی تابع کو کوئی حکم دے جس متبوع سے یہ خواہ ہو کہ متبوع اس تابع کی عزت افزائی کرنا چاہتا ہے تو تابع کو اس بات کا حق حاصل ہوگا کہ وہ اس پر عمل نہ کرے کیونکہ اس صورت میں حکم کی مخالفت لازم نہیں آتی بلکہ یہ ادب تو اضع عاجزی اور انکساری کے طور پر ہوگا۔

اس حدیث سے یہ بات بھی ثابت ہو جاتی ہے کہ اکابرین کے ساتھ رہتے ہوئے ادب اختیار کرنا چاہئے۔\*\* یہی حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے۔ اس کی شرح کرتے ہوئے حافظ بدرالدین محمود عینی نے یہ بات بھی بیان کی ہے:

اس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے نماز کے دوران ”سبحان اللہ“ کہنا اور ”الحمد للہ“ کہنا جائز ہے کیونکہ یہ چیز اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تعلق رکھتی ہے۔

اگر کوئی شخص ”الحمد للہ“ کہتا ہے اور اس کے ذریعے چھینکنے والے کو جواب دینے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی نماز فاسد ہونے کے بارے میں مشائخ کے دوران اختلاف پایا جاتا ہے۔

محیط برہانی میں یہ بات تحریر ہے کہ اگر چھینکنے والا شخص اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتا ہے اور دل میں پڑھتا ہے زبان کو حرکت نہیں دیتا تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت منقول ہے: اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی، لیکن اگر وہ زبان کو حرکت دے دیتا ہے تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔\*\*\*

...—...—...—...

## 5 - باب السَّلَامِ بِالْأَيْدِي فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز کے دوران ہاتھ کے ذریعے سلام کرنا

1183 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمُسَيْبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ

\* الاستاذ کار لا بن عبدالبر، باجماعت نماز، باب ضرورت کے وقت نماز کے دوران ادھر ادھر توجہ کرنا یا تالی بجانا

\*\* حاشیہ نووی صحیح مسلم، نماز کا بیان، باب: جب امام موجود نہ ہو تو جماعت کے حاضرین کا کسی شخص کو امامت کے لئے آگے کر دینا۔

\*\*\* عمدة القاری، کتاب اذان کا بیان، باب جو شخص لوگوں کی امامت کرنے لگے اور پھر پہلا امام آجائے۔

1183-اخرجه مسلم في الصلاة، باب الامر بالسكون في الصلاة، والنهي عن الاشارة باليد و رفعها عند السلام و اتمام الصوف الاول و التراص

فيها و الامر بالا اجتماع (الحديث 119) مطولاً. و اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب النظر في الصلاة (الحديث 912) بنحوه، و باب في السلام

(1000). تحفة الاشراف (2128).



عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ رَاغِبُونَ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَالَ "مَا بَالُكُمْ لَا تَقُولُونَ فِي الصَّلَاةِ كَمَا كَانَتْ أَدْنَابُ الْخَيْلِ الشَّمْسِ اسْكُنُوا فِي الصَّلَاةِ".

☆☆ حضرت جابر بن سرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، ہم نے اس وقت نماز کے دوران ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا وجہ ہے ان لوگوں نے نماز کے دوران یوں ہاتھ اٹھائے ہوئے ہیں جیسے وہ بد کے ہوئے گھوڑے کی دم ہوتے ہیں، تم لوگ نماز کے دوران سکون سے رہا کرو۔

1184 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ابْنِ الْقَيْطِيَّةِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا نَصَلِّيُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلِّمُ بِيَدَيْنَا فَقَالَ "مَا بَالُ هَؤُلَاءِ يُسَلِّمُونَ بِأَيْدِيهِمْ كَمَا كَانَتْ أَدْنَابُ خَيْلِ شَمْسٍ أَمَا يَكْفِي أَحَدَهُمْ أَنْ يَضَعَ يَدَهُ عَلَى فِجْذِهِ ثُمَّ يَقُولَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ".

☆☆ حضرت جابر بن سرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم پہلے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کرتے ہوئے اپنے ہاتھوں کے ذریعے سلام کیا کرتے تھے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا وجہ ہے یہ لوگ اپنے ہاتھوں کے ذریعے یوں سلام کرتے ہیں جیسے (وہ ہاتھ) بد کے ہوئے گھوڑوں کی دم ہیں، کیا ان کے لیے اتنا کافی نہیں ہے وہ اپنے ہاتھ اپنے دونوں زانوں پر رکھیں اور پھر السلام علیکم، السلام علیکم کہہ دیں۔

## 6 - باب رَدِّ السَّلَامِ بِالْإِشَارَةِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز کے دوران اشارے کے ذریعے سلام کا جواب دینا

1185 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ نَابِلِ بْنِ صَاحِبِ الْعَبَاءِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ صُهَيْبِ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَرَرْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَصَلِّيُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيَّ إِشَارَةً وَلَا أَعْلَمُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ بِأَصْبِعِهِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، نبی اکرم ﷺ کے صحابی حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: وہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس سے گزرا، آپ اس وقت نماز ادا کر رہے تھے میں نے آپ کو سلام کیا، تو آپ نے اشارے کے ذریعے مجھے سلام کا جواب دیا۔

(راوی کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق آپ ﷺ نے انگلی کے ذریعے اشارہ کیا تھا۔)

1184-اخرجه مسلم في الصلاة، باب الامر بالسكون في الصلاة والنهي عن الاشارة باليد ورفعها عند السلام و اتمام الصفوف الاول التراص فيها و الامر بالاجتماع (الحديث 120 و 121). و اخرجه ابو داود في الصلاة، باب في السلام (الحديث 998 و 999)، و اخرجه النسائي في السنن، باب موضع اليدين عند السلام (الحديث 1317). و باب السلام باليد (الحديث 1325). تحفة الاشراف (2207).

1185-اخرجه ابو داود في الصلاة، باب رد السلام في الصلاة (الحديث 925). و اخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في الاشارة في الصلاة (الحديث 367). تحفة الاشراف (4966).

## شرح

امام ابو جعفر طحاوی بیان کرتے ہیں: ہمارے اصحاب (یعنی فقہائے احناف) فرماتے ہیں۔ جب آدمی (نماز کے دوران) کلام کے ذریعے سلام کا جواب دیدے تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی، لیکن اگر وہ اشارے کے ذریعے سلام کا جواب دیتا ہے تو اس نے غلط حرکت کی ہے، تاہم اس کی نماز مکمل ہو جائے گی۔ سفیان ثوری فرماتے ہیں: آدمی سلام کا جواب نہیں دے گا، جب تک نماز ادا نہیں کر لیتا۔ جب وہ نماز ادا کر لے گا تو سلام کا جواب دے گا۔

امام مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نمازی کو سلام کرنے اور نمازی کے اشارے کے ساتھ جواب دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ امام شافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نمازی نماز کے دوران اشارے کے ذریعے سلام کا جواب دے سکتا ہے۔\* اس کے بعد امام طحاوی نے دونوں قسم کے موقف کی تائید میں زوایات نقل کی ہیں۔ بعض روایات ایسی ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارے کے ذریعے نماز کے دوران سلام کا جواب دیا ہے جبکہ بعض روایات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب نہیں دیا تھا اور نماز مکمل کرنے کے بعد یہ وضاحت کی کہ چونکہ میں نماز ادا کر رہا تھا۔ اس لئے میں نے سلام کا جواب نہیں دیا تھا۔

ان میں سے ایک روایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی منقول ہے جس کو امام نسائی رضی اللہ عنہ نے اسی باب میں نقل کیا ہے۔

احناف اس بات کے قائل ہیں: جن روایات میں یہ بات مذکور ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب نماز کے دوران اشارے کے ساتھ دے دیا تھا یا تو وہ ابتدائے زمانہ پر محمول ہوں گی یا پھر یہ ہو سکتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اشارہ کیا تھا اس سے مراد نماز کے دوران سلام کا جواب دینا نہ ہو بلکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سلام کرنے والے کو منع کر رہے ہوں۔

.....

1186 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ الْمَكِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْجِدَ قُبَاءَ لِيُصَلِّيَ فِيهِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ رِجَالٌ يُسَلِّمُونَ عَلَيْهِ فَسَأَلَتْ صُحْبِيًّا وَكَانَ مَعَهُ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْهِ قَالَ كَانَ يُشِيرُ بِيَدِهِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرنے کے لیے مسجد قبا میں تشریف لے گئے (وہاں آپ نے نماز شروع کی) وہاں کچھ افراد بھی مسجد میں آگئے تاکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کریں اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ بھی تھے (بعد میں) میں نے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا گیا تھا

\* مختصر اختلاف العلماء جزء اول مسئلہ: نماز کے دوران سلام کا جواب دینا۔

تو آپ نے کیا کیا تھا؟ (کیونکہ آپ تو اس وقت نماز ادا کر رہے تھے) تو حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: نبی اکرم ﷺ نے ہاتھ کے ذریعے اشارہ کر کے (سلام کا جواب دیا تھا)۔

1187 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ - يَعْنِي ابْنَ جَرِيرٍ - قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّ سَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَرَدَّ عَلَيْهِ .

☆☆ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو سلام کیا، نبی اکرم ﷺ اس وقت نماز ادا کر رہے تھے لیکن نبی اکرم ﷺ نے انہیں سلام کا جواب دیا۔

1188 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَةٍ ثُمَّ أَذْرَكْتُهُ وَهُوَ يُصَلِّي فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَأَشَارَ إِلَيَّ فَلَمَّا فَرَغَ دَعَانِي فَقَالَ "إِنَّكَ سَلَّمْتَ عَلَيَّ إِنْفَاءً وَأَنَا أُصَلِّي . " وَأِنَّمَا هُوَ مُوجَّهٌ يَوْمَئِذٍ إِلَى الْمَشْرِقِ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے مجھے کسی کام سے بھیجا، میں جب واپس آیا تو نبی اکرم ﷺ نماز ادا کر رہے تھے میں نے آپ کو سلام کیا، تو آپ ﷺ نے مجھے اشارے کے ذریعے جواب دیا، جب آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے، تو آپ ﷺ نے مجھے بلایا اور ارشاد فرمایا: ابھی جب تم نے مجھے سلام کیا تھا میں اس وقت نماز پڑھ رہا تھا۔ (راوی کہتے ہیں: اس وقت آپ کا رخ مبارک مشرق کی طرف تھا) یعنی یہ کسی سفر کا واقعہ ہے۔

1189 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَنَاشِمِ الْبُعْلَبَكِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ شَابُورٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَيْتُهُ وَهُوَ يُسِيرُ مُشْرِقًا أَوْ مُغْرِبًا فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَأَشَارَ بِيَدِهِ ثُمَّ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَأَشَارَ بِيَدِهِ فَانصَرَفْتُ فَنَادَانِي "يَا جَابِرُ . " فَنَادَانِي النَّاسُ يَا جَابِرُ . فَاتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي سَلَّمْتُ عَلَيْكَ فَلَمْ تَرُدَّ عَلَيَّ . فَقَالَ "إِنِّي كُنْتُ أُصَلِّي . "

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے مجھے بھیجا، پھر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ مشرق یا شاید مغرب کی طرف رخ کر کے سفر کر رہے تھے، پھر میں نے آپ ﷺ کو سلام کیا، تو آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے میری طرف اشارہ کیا، میں نے پھر آپ کو سلام کیا، تو آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے اشارہ کیا، میں وہاں سے واپس آ گیا، بعد میں نبی اکرم ﷺ نے مجھے آواز دی: اے جابر! لوگوں نے بھی مجھے آواز دی: جابر! میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے آپ کو سلام کیا تھا تو آپ ﷺ نے مجھے سلام کا جواب نہیں دیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں (اس وقت) نماز ادا کر رہا تھا۔

1187- الفردية النسائي . تحفة الاشراف (10367) .

1188- اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة ، باب تحريم الكلام في الصلاة و نسخ ما كان من اباحته (الحديث 361) . واخرجه ابن ماجه في الامة الصلاة و السنة فيها ، باب المصلي يسلم عليه كيف يرد (الحديث 1018) . تحفة الاشراف (2913) .

1189- الفردية النسائي . تحفة الاشراف (2898) .

## 7 - باب النهي عن مسح الحصى في الصلاة

باب: نماز کے دوران کنکریوں پر ہاتھ پھیرنے کی ممانعت

1190 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَالْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنِ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلَا يَمْسَحِ الْحَصَى فَإِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهُ".

☆☆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: "جب کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو تو وہ کنکریوں پر ہاتھ نہ پھیرے، کیونکہ رحمت اس کے بالمقابل ہوتی ہے۔"

شرح

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں جو روایت نقل کی ہے: روایت امام ترمذی نے بھی نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات منقول ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے دوران کنکریوں پر ہاتھ پھیرنے کو ناپسند قرار دیا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے اگر آدمی نے انتہائی ضروری ایسا کرنا ہو تو صرف ایک مرتبہ ایسا کر سکتا ہے گویا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ایک مرتبہ کنکریوں پر ہاتھ پھیرنے کی رخصت ہے۔ اور اہل علم کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جاتا ہے۔

(جامع ترمذی، نماز سے متعلق ابواب، نماز کے دوران کنکریوں پر ہاتھ پھیرنے کے بارے میں جو منقول ہے) امام ترمذی نے جس روایت کی طرف اشارہ کیا ہے اسے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے۔ اس پر بحث کرتے ہوئے حافظ بدرالدین محمود عینی تحریر کرتے ہیں:

اس حدیث سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ ایک مرتبہ کنکریوں پر ہاتھ پھیرنے کی اجازت ہے۔

جن حضرات نے اس کی اجازت دی ہے ان میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ

شامل ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نماز کے دوران یہ عمل کر لیا کرتے تھے۔

تابعین میں سے ابراہیم نخعی اور ابوصالح نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

خطابی نے اپنی کتاب "معالم السنن" میں اکثر علماء کے حوالے سے اس کے مکروہ ہونے کی روایت نقل کی ہے۔

1190-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب في مسح الحصى في الصلاة (الحديث 945). واخرجه الترمذی في الصلاة، باب ما جاء في كراهية

مسح الحصى في الصلاة (الحديث 379). واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب مسح الحصى في الصلاة (الحديث

1027). تحفة الاشراف (11997).

صحابہ کرام میں سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اس کو مکروہ قرار دیا ہے۔

تابعین میں سے حسن بصری اور ان کے بعد جمہور علماء نے بھی اسے مکروہ قرار دیا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ نے شرح صحیح مسلم میں یہ بات لکھی ہے۔ اس عمل کے مکروہ ہونے پر علماء کا اتفاق ہے کیونکہ یہ طرز عمل تواضع کے منافی ہے اور یہ عمل کرنے کے نتیجے میں نمازی کی توجہ منتشر ہو جاتی ہے۔

(یعنی کہتے ہیں) میں یہ کہتا ہوں: نووی کا یہ کہنا کہ اس بات پر اتفاق ہے یہ چیز محل نظر ہے۔ امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور وہ خود بھی نماز کے دوران یہ عمل کر لیا کرتے تھے۔

اسی طرح تلوح نامی کتاب میں اسلاف کی ایک جماعت سے یہ بات منقول ہے وہ حضرات نماز کے دوران سجدے کی جگہ پر ایک مرتبہ ہاتھ پھیر کر کنکریاں ٹھیک کر لیا کرتے تھے۔

البتہ ایک مرتبہ سے زیادہ مرتبہ کرنے کو وہ لوگ مکروہ سمجھتے تھے۔

اہل ظاہر نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ ایک مرتبہ سے زیادہ جو شخص ایسا کرتا ہے وہ حرام ہوگا۔\*

حضرت معقیب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو روایت امام بخاری رحمہ اللہ نے نقل کی ہے وہ روایت اگلے باب میں امام نسائی رحمہ اللہ نے بھی نقل کر دی ہے۔

.....

## 8 - باب الرُّخْصَةِ فِيهِ مَرَّةٌ

باب: ایک مرتبہ ایسا کرنے کی اجازت

1191 - أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَقِّبٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَأَعْلَا فَمَرَّةً".

☆☆ حضرت معقیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"اگر تم نے ضرورت ہی ایسا کرنا ہو تو ایک مرتبہ کر لو (یعنی ایک مرتبہ کنکریوں پر ہاتھ پھیر کر انہیں ٹھیک کیا جاسکتا ہے)۔"

## 9 - باب النَّهْيِ عَنِ رَفْعِ الْبَصْرِ إِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز کے دوران آسمان کی طرف نگاہ اٹھانے کی ممانعت

\* عمدة القاری نوائل کے بارے میں روایات، باب: نماز کے دوران کنکریوں پر ہاتھ پھیرنا

1191- أخرجه البخاری فی العمل فی الصلاة، باب مسح الحصى فی الصلاة (الحديث 1207) بنحوه و أخرجه مسلم فی المساجد و مواضع الصلاة، باب كراهة مسح الحصى و تسوية التراب فی الصلاة (الحديث 47 و 48 و 49) بنحوه . و أخرجه ابن ماجه فی إقامة الصلاة و السنة فيها، باب مسح الحصى فی الصلاة (الحديث 1026) . تحفة الاشراف (11485) .

1192 - أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَشُعَيْبُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ يَحْيَى - وَهُوَ ابْنُ سَعِيدِ الْقَطَّانُ - عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَرْفَعُونَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فِي صَلَاتِهِمْ -" فَاشْتَدَّ قَوْلُهُ فِي ذَلِكَ حَتَّى قَالَ "كَيْتَبُهُنَّ عَنْ ذَلِكَ أَوْ لَتُخَطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ -"

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"لوگوں کو کیا ہو گیا ہے وہ نماز کے دوران آسمان کی طرف نگاہیں اٹھا لیتے ہیں۔"

نبی اکرم ﷺ نے اس بارے میں سختی کرتے ہوئے یہ بات ارشاد فرمائی:

"یا تو لوگ اس سے باز آ جائیں یا ان کی بینائی رخصت ہو جائے گی۔"

### شرح

امام نسائی رحمہ اللہ نے یہاں جو روایت نقل کی ہے اسے امام بخاری رحمہ اللہ نے بھی اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے۔ اس کی وضاحت کرتے ہوئے صحیح بخاری کے شارح علامہ ابن بطلال رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں:

"فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ نماز کے دوران آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھنا مکروہ ہے۔"

ابن سیرین کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ بھی پہلے نظر اٹھا کر دیکھ لیا کرتے تھے: یہ آیت نازل ہو گئی۔

"وہ لوگ جو اپنی نمازوں کے دوران عاجزی اختیار کرتے ہیں۔" (مومنون آیت: 2)

اس آیت کے نازل ہو جانے کے بعد آپ ﷺ نظر میں جھکا کر رکھا کرتے تھے۔

اس روایت کو امام حاکم نے اپنی "مستدرک" میں نقل کیا ہے۔

جسے علامہ ابن بطلال رحمہ اللہ نے یہاں تحریر کیا ہے۔

اسی حکم کی وضاحت کرتے ہوئے حافظ بدر الدین محمود عینی تحریر کرتے ہیں: بالاتفاق نماز کے دوران آسمان کی طرف دیکھنا

مکروہ ہے۔

ابن حزم ظاہری اس بات کے قائل ہیں ایسا کرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ (علامہ عینی رحمہ اللہ کہتے ہیں) لیکن یہ موقف

درست نہیں ہے۔

نماز کے باہر دعا کرنے کے دوران آسمان کی طرف دیکھنے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔\*

\*\*\*

1193 - أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

\* صحیح بخاری، کتاب! نماز کے طریقے سے متعلق ابواب، باب: نماز کے دوران آسمان کی طرف نگاہ اٹھانا مع شرح از ابن بطلال و علامہ عینی

1192-اخرجه البخاری فی الاذان، باب رفع البصر الی السماء فی الصلاة (الحديث 75) و اخرجه ابو داؤد فی الصلاة، باب النظر فی الصلاة

(الحديث 913) . و اخرجه ابن ماجه فی اقامة الصلاة و العنة فیها، باب الخشوع فی الصلاة (الحديث 1044) . تحفة الاشراف (1173) .

1193-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (15634) .

أَنَّ رَجُلًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلَا يَرَفَعُ بَصْرَهُ إِلَى السَّمَاءِ أَنْ يُلْتَمَعَ بَصْرُهُ".

☆ ☆ عبید اللہ بن عبد اللہ ایک صحابی کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد

فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جب کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو تو اس وقت وہ اپنی نگاہ کو آسمان کی طرف نہ اٹھائے، کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کی بینائی

رخصت ہو جائے۔“

## 10 - باب التَّشْدِيدِ فِي الْإِلْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز کے دوران ادھر ادھر توجہ کرنے کی شدید مذمت

1194 - أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْأَحْوَصِ يُحَدِّثُنَا فِي مَجْلِسِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَابْنِ الْمُسَيَّبِ جَالِسًا أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا يَزَالُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مُقْبِلًا عَلَى الْعَبْدِ فِي صَلَاتِهِ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ فَإِذَا صَرَفَ وَجْهَهُ انْصَرَفَ عَنْهُ".

☆ ☆ ابن شہاب زہری بیان کرتے ہیں ابو احوص نے ہمیں سعید بن مسیب کی محفل میں یہ حدیث سنائی، جبکہ وہاں سعید بن مسیب بھی موجود تھے۔ ابو احوص نے یہ بات بیان کی ہے، انہوں نے حضرت ابو زر غفاری رضی اللہ عنہ کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے، نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جب تک بندہ نماز ادا کرنے کے دوران ادھر ادھر توجہ نہیں کرتا، اس وقت تک اللہ تعالیٰ بندے کی طرف متوجہ رہتا ہے اور جب بندہ اپنا چہرہ گھمائی لیتا ہے (یعنی دائیں بائیں کرتا ہے) تو اللہ تعالیٰ اس سے توجہ ہٹا لیتا ہے۔“

شرح

امام نسائی رحمہ اللہ نے اس باب میں دو روایات نقل کی ہیں۔ پہلی روایت حضرت ابو زر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے جبکہ دوسری روایت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول ہے۔

امام نسائی رحمہ اللہ نے اس کی مختلف اسناد نقل کی ہیں اور اس بات کی وضاحت کی ہے۔ یہ روایت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے اپنے قول کے طور پر منقول ہے۔

اس حدیث پر بحث کرتے ہوئے حافظ بدر الدین محمود عینی نے یہ بات تحریر کی ہے:

”ابن بزیہ کہتے ہیں اس عمل کو شیطان کا اچک لینا اس لئے کہا گیا ہے، کیونکہ نماز کے اتنے حصے کے دوران اللہ تعالیٰ کی طرف سے نمازی کی توجہ منقطع ہو جاتی ہے۔“

اس بات پر اتفاق ہے کہ ایسا کرنا مکروہ تنزیہی ہے تاہم بعض شوافع کے نزدیک ایسا کرنا حرام ہے۔\*

.....

1195 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ أَشْعَثِ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْإِلْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ "أَخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الصَّلَاةِ".

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ سے نماز کے دوران ادھر ادھر دیکھنے کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"یہ ایک اچکنا ہے شیطان نماز کو (اس طرح) اچک لیتا ہے۔"

1196 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَشْعَثِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

1197 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَشْعَثِ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

1198 - أَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعَاوِيَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ - وَهُوَ ابْنُ مَعْنٍ - عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ إِنَّ الْإِلْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الصَّلَاةِ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نماز کے دوران ادھر ادھر متوجہ ہونا ایک اچکنا ہے شیطان اس کے ذریعے نماز کو اچک لیتا ہے۔

\* عمدة القاری: کتاب: نماز سے متعلق ابواب، باب: نماز کے دوران ادھر ادھر متوجہ کرنا

1195- اخرجہ البخاری فی الاذان، باب الالتفات فی الصلاة (الحديث 751)، و فی بدء الخلق، باب صفة ابليس و جنوده (الحديث 3291). و اخرجہ ابو داؤد فی الصلاة، باب الالتفات فی الصلاة (الحديث 910). و اخرجہ الترمذی فی الصلاة، باب ما ذکر فی الالتفات فی الصلاة (الحديث 590). و اخرجہ النسائی فی السهو، باب التشديد فی الالتفات فی الصلاة (الحديث 1191 و 1197)، و (الحديث 1198) موقوفاً تحفة الاشراف (17661).

1196- تقدم فی السهو، باب التشديد فی الالتفات فی الصلاة (الحديث 1195).

1197- تقدم فی السهو، باب التشديد فی الالتفات فی الصلاة (الحديث 1195).

1198- تقدم فی السهو، باب التشديد فی الالتفات فی الصلاة (الحديث 1195).



## 11 - باب الرُّخْصَةِ فِي الْإِلْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ يَمِينًا وَشِمَالًا

باب: نماز کے دوران دائیں بائیں متوجہ ہونے کی اجازت

1199 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ اشْتَكَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْنَا وَرَأَاهُ وَهُوَ قَاعِدٌ وَأَبُو بَكْرٍ يُكَبِّرُ يُسْمِعُ النَّاسَ تَكْبِيرَهُ فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا فَرَأَانَا قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْنَا فَقَعَدْنَا فَصَلَّيْنَا بِصَلَاتِهِ فَعُوذًا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ "إِنْ كُنْتُمْ إِنْفَا تَفْعَلُونَ فِعَلِ فَارِسَ وَالرُّومَ يَقُومُونَ عَلَيَّ مُلُوكِهِمْ وَهُمْ قُعُودٌ فَلَا تَفْعَلُوا اتَّمُوا بِأَمْتِكُمْ إِنْ صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَإِنْ صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا ."

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہو گئے، ہم نے آپ کی اقتداء میں نماز ادا کی آپ بیٹھ کر نماز ادا کر رہے تھے جبکہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ کی تکبیر کی آواز لوگوں تک پہنچا رہے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف توجہ کی تو ہم اس وقت کھڑے ہوئے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اشارہ کیا کہ ہم بیٹھ جائیں، تو ہم نے آپ کی نماز کی پیروی کرتے ہوئے بیٹھ کر نماز ادا کی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا تو ارشاد فرمایا: تم لوگ ابھی جو کر رہے تھے یہ اہل ایران اور اہل روم کا طریقہ ہے وہ لوگ اپنے بادشاہوں کے لیے اسی طرح کھڑے رہتے ہیں جبکہ بادشاہ بیٹھے رہتے ہیں تم لوگ ایسا نہ کیا کرو تم لوگ اپنے امام کی پیروی کیا کرو اگر وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھا رہا ہو تو تم لوگ بھی کھڑے ہو کر نماز ادا کرو اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھا رہا ہو تو تم بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو۔

1200 - أَخْبَرَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ يَمِينًا وَشِمَالًا وَلَا يَلْوِي عُنُقَهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران دائیں اور بائیں طرف توجہ کر لیا کرتے تھے تاہم آپ اپنی گردن مبارک موڑ کر پیچھے کی طرف نہیں دیکھتے تھے۔

## شرح

اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے علامہ ابوالحسن سندھی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک قول کے مطابق یہ عمل نفل نماز کے دوران تھا اور اس میں اس بات کا بھی احتمال موجود ہے کہ فرض نماز میں بھی ایسا کر لیتے ہوں۔

حاصل کلام یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا التفات کرنا کسی مصلحت کے پیش نظر تھا اور اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر وقت حضور قلب کی ایسی کیفیت حاصل تھی جو کامل طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف ہی مہذول رہتی تھی۔ باقی حقیقت حال کے

1199-اخرجه مسلم في الصلاة، باب التمام المأموم بالامام (الحديث 84). واخرجه ابو داود في الصلاة، باب الامام يصلي من قعود (الحديث 606) مختصراً. واخرجه ابن ماجه في القامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في الما جعل الامام ليؤتم به (الحديث 1240). تحفة الاشراف (2906).

1200-اخرجه الترمذی في الصلاة، باب ما ذكر في الالتفات في الصلاة (الحديث 587 و 588) بنحوه. تحفة الاشراف (6014).

بارے میں اللہ تعالیٰ زیادہ بہتر جانتا ہے۔

## 12 - باب قَتْلِ الْحَيَّةِ وَالْعُقْرَبِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز کے دوران سانپ یا بچھو کو مار دینا

1201 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُهَيْبَانَ وَبَزِيدَ - وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ - عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ ضَمُّمِ بْنِ جَوْسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَمْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْأَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ -  
 ☆ ☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے دوران دو سیاہ چیزیں (یعنی سانپ اور بچھو) مار دینے کا حکم دیا ہے۔

شرح

روایت کے متن میں استعمال ہونے والے لفظ ”دو سیاہ چیزوں“ کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابوالحسن سندھی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس سے مراد سانپ اور بچھو ہیں۔ ان دونوں پر لفظ سیاہ کا اطلاق اس لئے کیا گیا ہے کیونکہ سانپ بچھو پر غالب ہوتا ہے یا اس کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ مدینہ منورہ کے بچھو سیاہی مائل ہوتے ہیں۔  
 اکثر حضرات نے اس روایت کی بنیاد پر نماز کے دوران ان جانوروں کو مار دینے کی رخصت کا نتیجہ اخذ کیا ہے کیونکہ ان کو مار دینے سے نماز فاسد نہیں ہوتی لیکن یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس رخصت کی بنیاد پر نماز کو فاسد کرنے کے گناہ کی نفی ہوتی ہے۔ جہاں تک نماز کے باقی رہنے کا تعلق ہے تو اس پر یہ رخصت دلالت نہیں کرتی ہے۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1202 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ - وَهُوَ ابْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ - عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ ضَمُّمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْأَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ -

☆ ☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے دوران دو سیاہ چیزیں مار دینے کا حکم دیا ہے (یعنی سانپ اور بچھو کو مارنے کا حکم دیا ہے)۔

1201- اخرجہ ابو داؤد فی الصلاة، باب العمل فی الصلاة (الحديث 921) بنحوه . و اخرجہ الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء فی قتل الحیة و العقرب فی الصلاة (الحديث 390) و اخرجہ النسائی فی السہو، باب قتل الحیة و العقرب فی الصلاة (الحديث 1202) . و اخرجہ ابن ماجہ فی اقامة الصلاة و السنة فیہا، باب ما جاء فی قتل الحیة و العقرب فی الصلاة (الحديث 1245) . تحفة الاشراف (13513) .  
 1202- تقدم فی السہو، باب قتل الحیة و العقرب فی الصلاة (الحديث 1201) .

## 13 - باب حَمْلِ الصَّبَايَا فِي الصَّلَاةِ وَوَضْعِهِنَّ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز کے دوران چھوٹے بچوں کو گود میں اٹھالینا اور انہیں نیچے اتار لینا

1203 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةً فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا وَإِذَا قَامَ رَفَعَهَا .  
 ☆ ☆ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر رہے تھے آپ نے (اپنی نواسی) سیدہ امامہ رضی اللہ عنہا کو گود میں اٹھایا ہوا تھا جب آپ سجدے میں گئے تو آپ نے انہیں نیچے اتار دیا پھر جب آپ کھڑے ہوئے تو دوبارہ اٹھالیا۔

1204 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّاسِ وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ بِنْتَ أَبِي الْعَاصِ عَلَى عَاتِقِهِ فَإِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا فَإِذَا فَرَغَ مِنْ سُجُودِهِ أَعَادَهَا .  
 ☆ ☆ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات یاد ہے: ایک مرتبہ آپ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت حضرت ابو العاص رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی سیدہ امامہ (جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نواسی بھی تھیں) انہیں کندھے پر اٹھایا ہوا تھا جب آپ رکوع میں گئے تو آپ نے انہیں نیچے اتار دیا جب سجدہ سے فارغ ہوئے (یعنی دوبارہ کھڑے ہوئے) تو ان کو دوبارہ اٹھالیا۔

## 14 - باب الْمَشْيِ أَمَامَ الْقِبْلَةِ حُطَى يَسِيرَةً

باب: (نماز کے دوران) قبلہ کی سمت چند قدم چلنا

1205 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بُرْدُ بْنُ سِنَانَ أَبُو الْعَلَاءِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ اسْتَفْتَحْتُ الْبَابَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي تَطَوُّعًا وَالْبَابُ عَلَى الْقِبْلَةِ فَمَشَى عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ يَسَارِهِ فَفَتَحَ الْبَابَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى مُصَلَّاهُ .  
 ☆ ☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے دروازہ کھٹکھٹایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت نفل نماز ادا کر رہے تھے دروازہ چونکہ قبلہ کی سمت میں تھا اس لیے آپ دائیں طرف سے یا بائیں طرف سے چلتے ہوئے آئے اور آپ نے دروازہ کھول دیا پھر آپ واپس اپنی جائے نماز پر تشریف لے گئے۔

1203-تقدم (الحديث 710)

1204-تقدم (الحديث 710)

1205-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب العمل في الصلاة (الحديث 922) بنحوه . و اخرجه الترمذی في الصلاة، باب ذكر ما يحوز من المشي و العمل في صلاة التطوع (الحديث 601) بنحوه . تحفة الاشراف (16417) .

## شرح

اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے حافظ بدرالدین محمود عینی تحریر کرتے ہیں:

یہ روایت اس صورت حال پر محمول ہوگی کہ نبی اکرم ﷺ دروازہ کھولنے کے لئے تین قدم سے کم چلے ہوں گے کیونکہ دروازہ آپ ﷺ کی جائے نماز کے قریب تھا نبی اکرم ﷺ نے ایک دست مبارک کے ساتھ دروازہ کھولا ہوگا۔

اس کی وجہ یہ ہے: نماز کے دوران مسلسل تین قدم چلنا دونوں ہاتھوں کے ساتھ دروازہ کھولنا عمل کثیر ہے اور عمل کثیر کے نتیجے میں نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

ہمارے فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے: اگر کوئی نمازی دروازہ بند کر دیتا ہے تو اس سے نماز فاسد نہیں ہوگی۔ کھولتا ہے تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی کیونکہ عام طور پر دروازہ کھولنے کے لئے دونوں ہاتھ استعمال کئے جاتے ہیں۔ اور یہ عمل کثیر ہے۔ یہاں تک کہ اگر کوئی شخص ایک دروازہ کھول دے تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔\*

...—...—...—...

## 15 - باب التَّصْفِيقِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز کے دوران تالی بجانا

1206 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ".

زَادَ ابْنُ الْمُثَنَّى "فِي الصَّلَاةِ".

☆ ☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"(امام کو متوجہ کرنے کے لیے) سجان اللہ کہنے کا حکم مردوں کے لیے ہے اور تالی بجانے کا حکم عورتوں کے لیے ہے۔"

ابن شہین نامی راوی نے یہ الفاظ اضافی نقل کیے ہیں: "نماز کے دوران"۔

## شرح

باجماعت نماز ادا کرتے ہوئے مقتدی کو اس بات کا حق حاصل ہے کہ وہ امام کو اس کے سہو کی طرف متوجہ کرے۔ اس حدیث میں یہی مسئلہ بیان ہوا ہے۔

\* عمدة القاری

1206 - اخبرنا البخاری فی العمل فی الصلاة، باب التصفيق للنساء (الحديث 1203). واخرجه مسلم فی الصلاة، باب تسبيح الرجل و تصفيق المرأة اذا ناهما شيء فی الصلاة (الحديث 106). واخرجه ابو داؤد فی الصلاة، باب التصفيق فی الصلاة (الحديث 939). واخرجه ابن ماجه فی اقامة الصلاة و السنة فيها، باب التسبيح للرجال فی الصلاة و التصفيق للنساء (الحديث 1034). تحفة الاشراف (15141).

اس مسئلے پر بحث کرتے ہوئے علامہ ابن رشد تحریر کرتے ہیں:

علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ سنت یہ ہے: جب کوئی شخص (یعنی امام) نماز کے دوران بھول جائے تو ”سبحان اللہ“ کہہ کر اسے متوجہ کیا جائے گا اور یہ حکم مردوں کے لئے ہے، کیونکہ حدیث میں یہ الفاظ ہیں۔

”کیا وجہ ہے؟ میں نے دیکھا کہ تم بکثرت تالیاں بجا رہے تھے۔“

جس شخص کو نماز کے دوران کوئی ضرورت پیش آئے تو وہ ”سبحان اللہ“ کہہ دے گا تو اس کی طرف توجہ ہو جائے گی۔

”تالی بجانے کا حکم خواتین کے لئے ہے۔“

تاہم خواتین کے لئے اس حوالے سے کیا حکم ہے؟ اس بارے میں فقہاء کے مابین اختلاف پایا جاتا ہے۔

امام مالک رضی اللہ عنہ اور فقہاء کی ایک جماعت اس بات کی قائل ہے کہ ”سبحان اللہ“ کہہ کر امام کو متوجہ کرنے کا حکم مردوں اور

خواتین دونوں کے لئے ہے۔

جبکہ امام شافعی اور فقہاء کا ایک گروہ اس بات کا قائل ہے کہ مرد ”سبحان اللہ“ کہیں گے اور خواتین تالی بجائیں گی۔\*

...—...—...—...

1207 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ".

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”نماز کے دوران (امام کو متوجہ کرنے کے لیے) سبحان اللہ کہنے کا حکم مردوں کے لیے ہے اور تالی بجانے کا حکم خواتین کے لیے ہے۔“

## 16 - باب التَّسْبِيحِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز کے دوران سبحان اللہ کہنا

1208 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضِيلُ بْنُ عِيَّاضٍ عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَأَبَانَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ".

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

\* باریہ الجہد: باب بجدہ سو کے احکام، فصل سادس: کن الفاظ میں امام کی توجہ سو کی طرف کر دئی جائے گی؟

1207- اخرجہ مسلم فی الصلاة، باب تسبیح الرجل و تصفیق المرأة اذا ناهما شیء فی الصلاة (الحديث 106م) . تحفة الاشراف (13349)

1208- الفردبه النسائي . تحفة الاشراف (12418) .

” (نماز کے دوران امام کو متوجہ کرنے کے لیے) سبحان اللہ کہنے کا حکم مردوں کے لیے ہے اور تالی بجانے کا حکم خواتین کے لیے ہے۔“

1209 - أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَوْفٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ".  
 ☆ ☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

” (نماز کے دوران امام کو متوجہ کرنے کے لیے) سبحان اللہ کہنے کا حکم مردوں کے لیے ہے اور تالی بجانے کا حکم عورتوں کے لیے ہے۔“

## 17 - باب التَّحْنُحِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز کے دوران کھانسا

1210 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَدَّامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْمُعْبِرَةِ عَنِ الْحَارِثِ الْعُكْلِيِّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُجَيْعٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ لِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةٌ آتِيَهُ فِيهَا فَإِذَا آتَيْتُهُ اسْتَأْذَنْتُ أَنْ وَجَدْتُهُ يُصَلِّي فَتَحَنَّنَ دَخَلْتُ وَإِنْ وَجَدْتُهُ فَارِغًا آذَنْ لِي .

☆ ☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں ایک مخصوص وقت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تھا جب میں اس مخصوص وقت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اندر آنے کی اجازت مانگتا تھا اگر آپ اس وقت نماز پڑھ رہے ہوتے تو آپ کھٹکھا دیتے تھے تو میں اندر آ جاتا تھا اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت نماز نہیں پڑھ رہے ہوتے تھے تو مجھے (لفظی طور پر) اندر آنے کی اجازت دیتے تھے۔

شرح

فقہاء کے نزدیک نماز کو توڑنے والے امور پر بحث کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں:

کلام کرنے، یعنی دو حروف ادا کرنے، اگرچہ ان کا مفہوم بھی پتہ نہ چل سکے یا ایک حرف ادا کرنے، جس کے ساتھ جنبی کو نماز کے بارے میں پتہ چل جائے، خواہ آدمی جان بوجھ کر ایسا کرے یا بھول چوک کر ایسا کرے (اس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے) اس کے بعد ڈاکٹر زحیلی نے اس مسئلے کی تائید میں روایات نقل کی ہیں۔

آگے چل کر وہ یہ بات تحریر کرتے ہیں: نماز کو توڑ دینے والے کلام میں کسی عذر کے بغیر کھٹکھارنا بھی شامل ہے۔

آگے چل کر ڈاکٹر زحیلی تحریر کرتے ہیں: اگر کسی عذر کی وجہ سے کھٹکھا جائے جیسے کوئی شخص طبیعت میں بہتری محسوس

1209- انفرادیہ النسائی . تحفة الاشراف (14488) .

1210- اخرجه النسائی فی السہو، التَّحْنُحِ فِي الصَّلَاةِ (الحديث 1211) بنحوه . واخرجه ابن ماجه فی الادب ، باب الاستئذان (الحديث

3708) مختصراً . تحفة الاشراف (10202) .

کرے تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔

جس طرح اس صورت میں فاسد نہیں ہوگی اگر کوئی شخص کسی صحیح غرض کی وجہ سے کھٹکھارتا ہے جیسے آواز کو بہتر کرنے کے لئے یا امام کو ٹھیک عمل کی طرف متوجہ کرنے کے لئے تو ان سب صورتوں میں صحیح قول کے مطابق نماز فاسد نہیں ہوگی۔ \*

.....

1211 - أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عِيَّاشٍ عَنْ مَعْبُورَةَ عَنِ الْحَارِثِ الْعُكْلِيِّ عَنِ ابْنِ نَجْعِي قَالَ قَالَ عَلِيٌّ كَانَ لِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدْخَلَانِ مَدْخَلٌ بِاللَّيْلِ وَمَدْخَلٌ بِالنَّهَارِ فَكُنْتُ إِذَا دَخَلْتُ بِاللَّيْلِ تَنَحَّحْتُ لِي .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کے میرے دو مخصوص وقت تھے ایک دن کا مخصوص وقت تھا اور ایک رات کا مخصوص وقت تھا تو جب میں رات کے وقت آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا تو آپ کھٹکھا کر (مجھے اندر آنے کی اجازت دیتے تھے)۔

1212 - أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِينَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِي شُرَحْبِيلٌ - يَعْنِي ابْنَ مُدْرِكَةَ - قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَجْعِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ لِي عَلِيٌّ كَانَتْ لِي مَنْزِلَةٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَكُنْ لِأَحَدٍ مِنَ الْخَلَائِقِ فَكُنْتُ إِتِيهِ كُلَّ سَحَرٍ فَأَقُولُ السَّلَامَ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَإِنْ تَنَحَّحَ انْصَرَفْتُ إِلَى أَهْلِي وَإِلَّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں مجھے نبی اکرم ﷺ کا جو قرب حاصل تھا وہ مخلوق میں سے کسی اور کو حاصل نہیں تھا میں روزانہ صبح کے وقت آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا اور یہ عرض کرتا تھا: اے نبی! آپ پر سلام ہو اگر آپ کھٹکھا دیتے تو میں اپنے گھر واپس چلا جاتا تھا ورنہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتا تھا۔

## 18 - باب الْبُكَاءِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز کے دوران رونا

1213 - أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ مَطَرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي وَلِجَوْفِهِ أَرِيْزٌ كَأَرِيْزِ الْمَرْجَلِ يَعْنِي يَبْكِي .

☆☆ مطرف اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ اس وقت

\* الفقہ الاسلامی: ساتویں فصل! نماز کے مہلات اور مقدمات

1211-تقدم (الحديث 1210) .

1212-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (10292) .

1213-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب البكاء في الصلاة (الحديث 904) بنحوه . واخرجه الترمذی في الشمائل، باب ما جاء في بكاء رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 305) . تحفة الاشراف (5347) .

نماز ادا کر رہے تھے تو آپ ﷺ کے سینے سے یوں آواز آ رہی تھی جیسے ہنڈیا اٹکنے کی آواز آتی ہے۔  
(راوی کہتے ہیں:) یعنی آپ ﷺ رورہے تھے۔

## 19 - باب لَعْنِ اِبْلِيسَ وَالتَّعَوُّذِ بِاللّٰهِ مِنْهُ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز کے دوران شیطان پر لعنت بھیجنا اور اس سے اللہ کی پناہ مانگنا

1214 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْحَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي التَّرْدَاءِ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَسَمِعْنَاهُ يَقُولُ "أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ" ثُمَّ قَالَ "أَلَعَنَّكَ بَلْعَنَةِ اللَّهِ" ثَلَاثًا وَبَسَطَ يَدَهُ كَأَنَّهُ يَتَنَاوَلُ شَيْئًا فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ سَمِعْنَاكَ تَقُولُ فِي الصَّلَاةِ شَيْئًا لَمْ نَسْمَعْكَ تَقُولُهُ قَبْلَ ذَلِكَ وَرَأَيْنَاكَ بَسَطْتَ يَدَكَ .  
قَالَ "إِنَّ عَلَوَّ اللَّهِ اِبْلِيسَ جَاءَ بِشَهَابٍ مِنْ نَارٍ لِيَجْعَلَهُ فِي وَجْهِ فَقُلْتُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلْتُ أَلَعَنَّكَ بَلْعَنَةِ اللَّهِ فَلَمْ يَسْتَأْخِرْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ ارْذُتْ أَنْ أَخْذَهُ وَاللَّهِ لَوْلَا دَعْوَةُ أَحِينَا سُلَيْمَانَ لَأَصْبَحَ مُوتَقًا بِهَا يَلْعَبُ بِهِ وَلَدَانُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ."

☆☆ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نماز ادا کر رہے تھے ہم نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:  
"میں تم سے (یعنی تمہارے شر سے) اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔"

پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"میں تم پر اللہ کی لعنت بھیجتا ہوں۔"

آپ نے یہ کلمات تین مرتبہ کہے پھر آپ نے اپنے ہاتھ کو آگے بڑھایا یوں جیسے آپ کوئی چیز پکڑنا چاہتے ہیں جب آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم نے آپ کو نماز کے دوران ایک ایسی بات کہتے ہوئے سنا ہے جو اس سے پہلے ہم نے آپ کو کہتے ہوئے نہیں سنا اور ہم نے آپ کو دیکھا تھا کہ آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک آگے بڑھایا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کا دشمن شیطان ابھی آگ کے ایک انگارے کو ساتھ لے کر آیا تھا تا کہ وہ میرے چہرے پر لگائے تو میں نے یہ پڑھا: میں تم سے (بچنے کے لیے) اللہ کی پناہ مانگتا ہوں (یہ تین مرتبہ پڑھا) پھر میں نے یہ کہا: میں تم پر اللہ کی لعنت بھیجتا ہوں تین مرتبہ پڑھنے کے باوجود وہ پیچھے نہیں ہوا تو میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں اسے پکڑ لیتا ہوں اللہ کی قسم! اگر میرے بھائی حضرت سلیمان (علیہ السلام) کی دعا نہ ہوتی تو وہ یہاں بندھا ہوا ہوتا اور مدینہ منورہ کے بچے اس کے ساتھ کھیل رہے ہوتے۔

شرح

روایت کے یہ الفاظ "میں تم سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں" اس بات پر دلالت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے نماز کے دوران



شیطان کو مخاطب کیا تھا۔

اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابوالحسن سندھی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ الفاظ اس بات کا فائدہ دیتے ہیں، شیطان کو مخاطب کرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی ہے۔

جبکہ فقہاء نے مطلق طور پر یہ بات بیان کی ہے: ایسی صورت میں نماز ٹوٹ جاتی ہے، تو یہ ہو سکتا ہے کہ فقہاء نے اس روایت کو اس زمانے پر محمول کیا ہو جب نماز کے دوران کلام کرنا جائز ہوتا تھا۔

یہی روایت امام مسلم نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے۔ اس کی وضاحت کرتے ہوئے صحیح مسلم کے حاشیہ نگار امام نووی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں۔

قاضی فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا۔

”میں تم پر اللہ کی لعنت کرتا ہوں یا میں تم سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔“

اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ نماز کے دوران کسی دوسرے شخص کے لئے دعا بھی کی جاسکتی ہے اور کسی دوسرے شخص کے لئے دعائے ضرر بھی کی جاسکتی ہے (یعنی بددعا بھی دی جاسکتی ہے)

اور خطاب کے صیغے کے ساتھ ایسا کیا جاسکتا ہے۔ اس بارے میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد ابن شعبان کی رائے مختلف ہے۔

وہ یہ کہتے ہیں: اس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

(نووی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ہمارے اصحاب (یعنی شافعی فقہاء) بھی فرماتے ہیں: کسی دوسرے کے لئے خطاب کے صیغے کے ساتھ دعا کرنے کے نتیجے میں نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ جیسے کوئی شخص چھینکنے والے کو جواب دیتے ہوئے یہ کہتا ہے۔

”اللہ تم پر رحم کرنے“ یا سلام کرنے والے کو جواب دیتے ہوئے یہ کہہ دے ”تم پر بھی سلامتی ہو“ یا اس کی مانند دوسرے کلمات کہے تو ان کے ساتھ نماز ٹوٹ جائے گی۔

اس سے پہلے کا باب (یعنی صحیح مسلم کے باب جس میں نماز کے دوران کلام کے حرام ہونے کے بارے میں روایات ہیں) جس میں نمازی کو سلام کا جواب دینے کے بارے میں روایات ہیں وہ بھی ہمارے اصحاب کے فتویٰ کی تائید کرتی ہیں۔

تو اس حدیث کی تاویل یہ کی جائے گی یا اسے اس صورتحال پر محمول کیا جائے گا کہ یہ واقعہ نماز کے دوران کلام کے حرام ہونے سے پہلے کا ہے یا کوئی دوسری تاویل کی جائے گی۔\*

.....

## 20 - باب الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز کے دوران گفتگو کرنا

1215 - أَخْبَرَنَا كَثِيرُ بْنُ عَبِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّلَاةِ وَقُمْنَا مَعَهُ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَمَحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا أَحَدًا . فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلأَعْرَابِيِّ "لَقَدْ تَحَجَّرَتْ وَاسِعًا . " يُرِيدُ رَحْمَةَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ .

☆☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرنے کے لیے کھڑے ہو گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ہم بھی کھڑے ہو گئے، ایک دیہاتی نے نماز کے دوران یہ کہا:

"اے اللہ! تو مجھ پر رحم کر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحم کر اور ہمارے ساتھ اور کسی پر رحم نہ کرنا۔"

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دیہاتی سے فرمایا: تم نے ایک وسیع چیز کو محدود کر دیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد اللہ تعالیٰ کی رحمت تھی۔

شرح

اس بات پر فقہاء کا اتفاق ہے کہ ابتدائے اسلام میں نماز کے دوران کلام کر لینا جائز تھا اور بعد میں اس سے منع کر دیا گیا تاہم ایک ذیلی صورت کے بارے میں کلام کرنے کے حکم میں اختلاف پایا جاتا ہے وہ ذیلی صورت یہ ہے: اگر کوئی ایسا معاملہ ہو جو نماز کی درستگی سے تعلق رکھتا ہو، اس کے بارے میں اگر کوئی مقتدی امام کے ساتھ کلام کرے، تو کیا نماز ٹوٹ جائے گی؟ یا نہیں ٹوٹے گی۔

فقہاء کے مابین اس اختلاف کی بنیادی وجہ یہ ہے: بعض روایات میں یہ بات مذکور ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے دوران سہو ہو گیا، حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ نے نماز ختم ہونے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ اس بات کی طرف مبذول کروائی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہیں سجدہ سہو کر لیا۔

اگر نماز کے دوران کلام کرنا مفسد ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ کو کلام کرنے کی وجہ سے انہیں نماز دوبارہ ادا کرنے کا حکم دیتے۔

فقہاء میں سے امام مالک اور امام اوزاعی رضی اللہ عنہما اس روایت کی بنیاد پر یہ کہتے ہیں: نماز کی مصلحت کے پیش نظر کلام کرنا جائز ہے تاہم احناف نے اس کو بھی ممنوع قرار دیا ہے۔

احناف اس بات کے قائل ہیں: حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ کا واقعہ ابتدائے زمانہ پر محمول ہوگا، جب نماز کے دوران کلام

کرنے کی اجازت تھی جب نبی اکرم ﷺ نے صراحت کے ساتھ نماز میں کلام کرنے سے منع کر دیا تو اب اس کی اجازت باقی نہیں رہے گی۔

فقہائے احناف اس بات کے قائل ہیں: آدمی نماز کے دوران جان بوجھ کر، بھول کر، ناواقفیت کی بنیاد پر غلطی سے زبردستی جس بھی صورت میں کلام کرے گا اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

اس اعتبار سے یہاں متن میں ذکر ہونے والی روایت بھی ابتدائی زمانے پر محمول ہوگی۔ جب نماز کے دوران کلام کرنے کی اجازت تھی۔

.....

1216 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ أَحْفَظُهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَمَحْمَدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا أَحَدًا . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَقَدْ تَحَجَّرَتْ وَابِعًا ."

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی مسجد میں داخل ہوا، اس نے دو رکعات نماز ادا کی اور یہ دعا مانگی:

"اے اللہ! تو مجھ پر رحم کر اور حضرت محمد ﷺ پر رحم کر اور ہمارے ساتھ کسی اور پر رحم نہیں کرتا۔"

تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تم نے ایک وسیع چیز کو تنگ کر دیا ہے۔"

1217 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السَّلَمِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا حَدِيثٌ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ فَجَاءَ اللَّهُ بِالْإِسْلَامِ وَإِنَّ رِجَالًا مِنَّا يَتَطَيَّرُونَ . قَالَ "ذَاكَ شَيْءٌ يَجِدُونَهُ فِي صُدُورِهِمْ فَلَا يَصُدُّهُمْ . " وَرِجَالٌ مِنَّا يَأْتُونَ الْكُفَّانَ . قَالَ "فَلَا تَأْتُوهُمْ . " قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَرِجَالٌ مِنَّا يَخْطُونَ . قَالَ "كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخْطُ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ . " قَالَ وَبَيْنَا أَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ بِرَحْمَتِكَ اللَّهُ فَحَدَّثَنِي الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ وَالْكُلَّ أُمِّيَاهُ مَا لَكُمْ تَنْظُرُونَ إِلَيَّ قَالَ فَضْرَبَ الْقَوْمُ بِأَيْدِيهِمْ عَلَيَّ أَفْخَازِهِمْ فَلَمَّا رَأَيْتَهُمْ يَسْكُرُونِي

1216- اخرجہ ابو داؤد فی الطہارۃ، باب الارض یصیبا البول (الحديث 380) مطولاً . و اخرجہ الترمذی فی الطہارۃ، باب ما جاء فی البول یصیب الارض (الحديث 147) مطولاً . تحفة الاشراف (13139) .

1217- اخرجہ مسلم فی المساجد و مواضع الصلاة، باب تحريم الكلام فی الصلاة و نسخ ما كان من اباحتہ (الحديث 33) و اخرجہ ابو داؤد فی الصلاة، باب تسمیت العاطس فی الصلاة (الحديث 930) . و الحديث عند: مسلم فی السلام، باب تحريم الكهانة و تلبین (الحديث 121) . و ابی داؤد فی الايمان و النذور، باب فی الرقة البومنة (الحديث 3282)، و فی الطب، باب فی الخط و زجر الطير (الحديث 3909) . تحفة الاشراف (11378) .

لِكَيْ سَكْتُ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَانِي أَبِي وَأُمِّي هُوَ مَا ضَرَبَنِي وَلَا كَهَرَنِي وَلَا سَبَّنِي مَا رَأَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ أَحْسَنَ تَعْلِيمًا مِنْهُ قَالَ "إِنَّ صَلَاتَنَا هَذِهِ لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ إِنَّمَا هُوَ التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَتِلَاوَةُ الْقُرْآنِ". قَالَ ثُمَّ أَطَّلَعْتُ إِلَى غُنَيْمَةَ لِي تَرَ عَاهَا جَارِبَةَ لِي فِي قَبْلِ أَحَدٍ وَالْحَوَائِبَةَ وَإِنِّي أَطَّلَعْتُ فَوَجَدْتُ الذَّنْبَ قَدْ ذَهَبَ مِنْهَا بِشَاةٍ وَأَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي آدَمَ كَمَا يَأْسَفُونَ فَصَكَّحْتُهَا صَكَّةً ثُمَّ انْصَرَفْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَعَظَّمَ ذَلِكَ عَلَيَّ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا غَنَيْتُهَا قَالَ "ادْعُهَا". فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ". قَالَتْ فِي السَّمَاءِ. قَالَ "فَمَنْ أَنَا". قَالَتْ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ "إِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ فَأَعِيقُهَا".

☆☆ حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم لوگ زمانہ جاہلیت کے قریب ہیں پھر اللہ تعالیٰ نے اسلام کی دولت سے نوازا، ہم میں سے بعض لوگ پرندوں کے ذریعے قال حاصل کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ ایک ایسی چیز ہے جو ان کی اپنی خام خیالی ہے اس کا اثر کوئی نہیں ہوتا۔ (میں نے عرض کی:) ہم میں سے بعض لوگ ایسے ہیں جو کابھوں کے پاس بھی چلے جاتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ان کے پاس نہ جاؤ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم میں سے بعض لوگ لکیریں کھینچتے ہیں (یعنی علم رمل جانتے ہیں)۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک نبی بھی یہ علم جانتے تھے تو جس شخص کی لکیر ان کے خط کے مطابق ہوتی ہے اس کا نتیجہ ٹھیک ہو جاتا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی نماز کے دوران حاضرین میں سے ایک صاحب کو چھینک آگئی تو میں نے انہیں رجمک اللہ کہہ دیا تو لوگوں نے مجھے گھور کر دیکھا میں نے کہا: تمہاری ماں تمہیں روئے! تم مجھے اس طرح کیوں دیکھ رہے ہو؟ تو کچھ لوگوں نے اپنے ہاتھ اپنے زانوں پر مارے جب میں نے انہیں دیکھا کہ وہ مجھے خاموش کرنے کے لیے ایسا کر رہے ہیں تو میں خاموش ہو گیا جب نبی اکرم ﷺ نے نماز کھل کی تو آپ ﷺ نے مجھے بلایا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! آپ ﷺ نے نہ مجھے مارا نہ جھڑکا نہ بُرا کہا میں نے آپ ﷺ سے پہلے اور آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ سے اچھا معلم کوئی نہیں دیکھا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہماری یہ نماز جو ہے اس میں عام لوگوں کی طرح کی گفتگو ہونا مناسب نہیں ہے اس میں تسبیح پڑھی جاتی ہے، تکبیر کہی جاتی ہے، قرآن کی تلاوت کی جاتی ہے۔

راوی کہتے ہیں: پھر میں اپنے بکریوں کے ریوڑ کے پاس چلا گیا جسے میری ایک کنیز اُحد پہاڑ اور جوانیہ کے آس پاس چرا رہی تھی جب میں وہاں پہنچا تو مجھے پتہ چلا کہ اس ریوڑ میں سے ایک بکری کو کوئی بھیڑیا لے گیا ہے میں بھی ایک انسان ہوں عام لوگوں کی طرح مجھے بھی غصہ آ جاتا ہے میں نے اس کنیز کو تھپڑا مارا پھر میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اس بارے میں بتایا تو آپ نے اس پر ناراضگی کا اظہار کیا میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا میں اسے آزاد نہ کر دوں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے بلاؤ! نبی اکرم ﷺ نے اس کنیز سے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟ کنیز نے جواب دیا: آسمان میں نبی

اکرم ﷺ نے دریافت کیا: میں کون ہوں؟ کثیر نے عرض کی: آپ اللہ کے رسول ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ مؤمنہ ہے، تم اسے آزاد کر دو۔

### شرح

یہی روایت امام مسلم نے اپنی ”صحیح“ میں بھی نقل کی ہے وہاں اس کی شرح کرتے ہوئے امام نووی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں: علماء نے یہ بات بیان بیان کی ہے: جاہلیت سے مراد وہ زمانہ ہے جو شریعت کی آمد سے پہلے کا تھا لوگوں نے اس کا نام جاہلیت اس لئے رکھا تھا کیونکہ اس دوران بہت سی جاہلانہ رسمیں پائی جاتی تھیں۔

کاہنوں کے پاس جانے کی وضاحت کرتے ہوئے علماء نے یہ بات بیان کی ہے۔ کاہنوں کے پاس جانے سے اس لئے منع کیا گیا کیونکہ وہ لوگ غیب کے بارے میں بات کرتے ہیں ان کی پیشینگوئی بعض اوقات درست ثابت ہوتی ہے تو آدمی کے فتنے میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہے، کیونکہ اس صورت میں وہ لوگوں کو بہت سے شرعی معاملات کے بارے میں غلط فہمی کا شکار کر دیں گے۔

مستند احادیث سے یہ بات ثابت ہے کہ کاہنوں کے پاس جانا منع ہے۔ ان کی باتوں کی تصدیق کرنا منع ہے۔ وہ لوگ جو مٹھائی وغیرہ دیتے ہیں وہ منع ہے اور اس کے حرام ہونے پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے۔ ایک جماعت نے ان تمام امور کے حرام ہونے کے بارے میں اجماع کا قول نقل کیا ہے: جس میں امام ابو محمد بغوی بھی شامل ہیں۔

بغوی فرماتے ہیں: اہل علم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ (کاہن کی مٹھائی سے مراد اس کا معاوضہ ہے) کہانت کروانے والا شخص اس سے جو چیز لیتا ہے وہ حرام ہے، کیونکہ کہانت کا فعل باطل ہے اور معاوضہ لینا جائز نہیں ہے۔

خطابی کہتے ہیں حدیث میں یہ بات منقول ہے: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے) ”جو شخص کاہن کے پاس آتا ہے اور اس کی کہی ہوئی بات کی تصدیق کرتا ہے تو وہ اس چیز سے بری الذمہ ہو جاتا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ پر نازل کیا ہے۔“

عربوں میں مختلف قسم کے کاہن ہوتے تھے جو اس بات کے دعوے دار تھے کہ انہیں بہت ساری چیزوں کے بارے میں پتہ ہوتا ہے۔ ان میں سے بعض لوگ یہ کہتے تھے کہ ان کے پاس کوئی جن ہے جو انہیں مستقبل کی خبریں بتا دیتا ہے۔ ان میں سے بعض اس بات کے دعویدار تھے کہ انہیں فہم ایسی عطا کی گئی ہے جس کے ذریعے وہ مستقبل کے بارے میں جان لیتے ہیں۔ ان میں سے کچھ لوگ خود کو ”عراف“ کہتے تھے یہ وہ لوگ تھے جو یہ گمان کرتے تھے: وہ اسباب کے مقدمات کے ذریعے امور کی معرفت حاصل کر لیتے تھے اور ان مقدمات کے ذریعے اس معرفت پر استدلال کرتے تھے جیسے اس چیز کی معرفت فلاں چیز کس نے چوری کی ہے یا اس چیز کی معرفت کہ فلاں شخص نے اپنی بیوی پر جو الزام لگایا ہے اس کی حقیقت کیا ہے؟ اور اس طرح کے

دیگر معاملات وغیرہ۔

بعض لوگ خود کو نجومی کہتے تھے۔ حدیث میں جو ممانعت ہے وہ ان سب لوگوں کے پاس جانے کے بارے میں ہے اور ان کی بات کی طرف رجوع کرنے یا ان کی بات کی تصدیق کرنے کے بارے میں ہے۔

(نوی کہتے ہیں) یہ سب خطابی کا کلام ہے اور یہ بہت بہترین گفتگو ہے۔

روایت کے یہ الفاظ جس شخص کی ”لیکن اس کے موافق ہوتی ہے“ اس پر بحث کرتے ہوئے امام نووی رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں: اس کے مفہوم کے بارے میں علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔ صحیح قول یہ ہے: اس کا مفہوم یہ ہے جس شخص کی لکیر اس کے موافق ہو تو اس کے لئے یہ عمل مباح ہوگا لیکن ہمارے پاس ایسا کوئی طریقہ نہیں ہے جس سے ہم اس کی موافقت کے بارے میں یقینی علم حاصل کر سکیں۔ اس لئے ہمارے لئے یہ مباح نہیں ہے۔

اور مقصد یہ ہے: ایسا کرنا بھی حرام ہے کیونکہ یہ مباح صرف اس صورت میں ہو سکتا ہے جب موافقت کا یقین ہو اور ہمارے پاس اس بارے میں کوئی یقین نہیں ہے۔

روایت کے متن میں استعمال ہونے والے لفظ ”جوانیہ“ کے تلفظ کے بارے میں امام نووی رحمہ اللہ نے مختصری بحث کی ہے پھر اس بات کی وضاحت کی ہے یہ اُحد پہاڑ کے نزدیک مدینہ منورہ کے شمال میں ایک جگہ ہے۔

روایت کے یہ الفاظ (اللہ تعالیٰ) آسمان میں ہے۔ اس کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ نووی فرماتے ہیں: یہ حصہ احادیث صفات سے تعلق رکھتا ہے اور صفات کے مسئلے کے بارے میں اہل علم کے دو گروہ ہیں جن کا تذکرہ کتاب الایمان میں کئی مرتبہ ہو چکا ہے۔ ایک گروہ اس بات کا قائل ہے ان صفات کے مفہوم پر غور و فکر کے بغیر ایمان لایا جائے گا۔

اور اس بات کا اعتقاد رکھا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ کی مانند اور کچھ نہیں ہو سکتا اور وہ مخلوق کے لئے مخصوص تمام چیزوں سے پاک ہے۔

دوسرا گروہ اس بات کا قائل ہے کہ اس کی ایسی تاویل کی جائے گی جو اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق ہو۔\*

.....

1218 - أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ

حَدَّثَنِي الْحَارِثُ بْنُ شَيْبَةَ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يُكَلِّمُ صَاحِبَةَ فِي الصَّلَاةِ بِالْحَاجَةِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ

\* حاشیہ نووی علی صحیح مسلم

1218- أخرجه البخاری فی العمل فی الصلاة، باب ما ينهی من الكلام فی الصلاة (الحدیث 1200)، وفی التفسیر، باب (وقوموا لله قانتین) (الحدیث 4534). وأخرجه مسلم فی المساجد و مواضع الصلاة، باب تحريم الكلام فی الصلاة و نسخ ما كان من اباحتہ (الحدیث 35). وأخرجه ابو داؤد فی الصلاة، باب النهی عن الكلام فی الصلاة (الحدیث 949). وأخرجه الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء فی نسخ الكلام فی الصلاة (الحدیث 405)، وفی تفسیر القرآن، باب (ومن سورة البقرة) (الحدیث 2986) مختصراً. وأخرجه النسائی فی التفسیر: سورة البقرة، قوله جل ثناؤه (وقوموا لله قانتین) (الحدیث 67). تحفة الاشراف (3661).

الْوَسْطَى وَقَوْمُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ) فَأَمْرًا بِالسُّكُوتِ .

☆☆ حضرت زید بن ارم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں پہلے کوئی شخص نماز کے دوران اپنے ساتھی سے کسی کام کے بارے میں بات چیت کر لیا کرتا تھا یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوگئی:

”نمازوں کی حفاظت کرو اور درمیانی نماز کی بھی اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں احرام کے ساتھ کھڑے رہو۔“

تو ہمیں خاموشی اختیار کرنے کا حکم دیا گیا۔

1219 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غَنِيَّةٍ - وَاسْمُهُ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ - وَالْقَاسِمُ بْنُ يَزِيدَ الْجَرَمِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ كُثَيْبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ - وَهَذَا حَدِيثٌ الْقَاسِمِ - قَالَ كُنْتُ أُنَبِّئُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَأَسْلَمْتُ عَلَيْهِ فِيرُدُّ عَلَيَّ فَاتَيْتُهُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي فَلَمْ يَرُدُّ عَلَيَّ فَلَمَّا سَلَّمَ أَشَارَ إِلَى الْقَوْمِ فَقَالَ ”إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ - يَعْنِي - أَحَدَتْ فِي الصَّلَاةِ أَنْ لَا تَكَلَّمُوا إِلَّا بِذِكْرِ اللَّهِ وَمَا يَتَّبِعِي لَكُمْ وَأَنْ تَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ .“

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں پہلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اگر اس وقت نماز پڑھ رہے ہوتے تھے میں آپ کو سلام کرتا تھا تو آپ جواب دے دیا کرتے تھے ایک مرتبہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ کو سلام کیا آپ اس وقت نماز ادا کر رہے تھے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سلام کا جواب نہیں دیا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا تو آپ نے حاضرین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے نماز کے بارے میں یہ نیا حکم دیا ہے تم لوگ نماز کے دوران صرف اللہ کا ذکر کرو اور تمہارے لیے مناسب یہ ہے تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں خاموش کھڑے رہو۔

شرح

یہ حدیث احناف کے اس موقف پر دلالت کرتی ہے کہ نماز کے دوران کلام کرنا مطلق طور پر منع ہے۔

.....

1220 - أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي وَإِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا نَسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيرُدُّ عَلَيْنَا السَّلَامَ حَتَّى قَدِمْنَا مِنْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدُّ عَلَيَّ فَأَخَذَنِي مَا قَرُبَ وَمَا بَعُدَ فَجَلَسْتُ حَتَّى إِذَا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ ”إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحَدِّثُ مِنْ أَمْرِهِ مَا يَشَاءُ وَإِنَّهُ قَدْ أَحَدَتْ مِنْ أَمْرِهِ أَنْ لَا يُتَكَلَّمُ فِي الصَّلَاةِ .“

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں پہلے ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو (نماز کے دوران) سلام کیا کرتے تھے تو آپ سلام کا جواب دے دیا کرتے تھے یہاں تک کہ ہم حبشہ کی سرزمین سے (مدینہ منورہ) آئے اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو

1219- انفرادہ النسائي . تحفة الاشراف (9543) .

1220- اخرجہ ابو داؤد فی الصلاة، باب رد السلام فی الصلاة (الحديث 924) . تحفة الاشراف (9272) .

سلام کیا تو آپ ﷺ نے مجھے جواب نہیں دیا میں اس پر بہت پریشان ہوا میں وہیں بیٹھا رہا یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کر لی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جو بھی چاہے نیا حکم دے سکتا ہے اس نے اس حوالے سے نیا حکم یہ دیا ہے نماز کے دوران کلام نہیں کیا جائے گا۔

## 21- باب مَا يَفْعَلُ مَنْ قَامَ مِنْ اثْنَتَيْنِ نَاسِيًا وَلَمْ يَتَشَهَّدْ

باب: جو شخص دو رکعات ادا کرنے کے بعد بھول کر کھڑا ہو جائے اور تشهد نہ پڑھے وہ کیا کرے گا؟

1221- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ بَحِينَةَ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ وَنَظَرْنَا تَسْلِيمَهُ كَبَّرَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيمِ ثُمَّ سَلَّمَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن محسنہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں دو رکعات پڑھائیں اور پھر آپ کھڑے ہو گئے آپ بیٹھے نہیں آپ کے ہمراہ لوگ بھی کھڑے ہو گئے جب آپ نے نماز مکمل کی اور ہم آپ کے سلام پھیرنے کے منتظر تھے اس وقت آپ نے تکبیر کہتے ہوئے دو مرتبہ سجدہ سہو کیا پھر آپ ﷺ سلام پھیرنے سے پہلے بیٹھے رہے (یعنی تشهد کے کلمات پڑھتے رہے) پھر آپ نے سلام پھیرا۔

### شرح

امام ابو جعفر طحاوی تحریر کرتے ہیں: ہمارے اصحاب (یعنی فقہائے احناف) نے یہ بات بیان کی ہے: جب کوئی شخص بیٹھنے کی جگہ کھڑا ہو جائے یا کھڑے ہونے کی جگہ بیٹھ جائے یا نماز کے دوران بھول کر سلام پھیر دے یا سورہ فاتحہ پڑھنی ترک کر دے یا اسے مؤخر کر دے یا کوئی تشهد یا دعائے قنوت یا عیدین کی تکبیرات چھوڑ دے یا کوئی شخص امام تھا اور پست قرأت والی نماز میں اس نے بلند آواز میں قرأت کر لی یا بلند آواز والی میں پست آواز میں قرأت کر لی تو ان سب صورتوں میں اس نمازی پر سجدہ سہو کرنا لازم ہوگا۔

اگر کوئی شخص نماز کے دوران اٹھتے وقت یا جھکتے وقت کی کوئی تکبیر چھوڑ دیتا ہے یا کوئی اور ذکر ترک کر دیتا ہے جو مذکورہ بالا صورتوں کے علاوہ ہو تو ایسی صورت میں سجدہ سہو لازم نہیں ہوگا۔\*

سجدہ سہو کے احکام

سجدہ سہو کا حکم

مسئلہ: سجدہ سہو کرنا واجب ہے۔ (تیسرا)

1221- تقدم (الحديث 1176) -

\* مختصر اختلاف العلماء (مسئلہ) کن صورتوں میں سجدہ سہو لازم ہوتا ہے



مسئلہ: یہی قول صحیح ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ: سجدہ سہو کرنا اُس وقت واجب ہوتا ہے جب وقت میں اس کی گنجائش ہو اگر کسی شخص کے ذمے صبح کی نماز میں سجدہ سہو کرنا لازم تھا اور اُس نے سجدہ سہو نہیں کیا اور پہلا سلام پھیرنے کے فوراً بعد سورج نکل آیا تو سجدہ سہو اُس سے ساقط ہو جائے گا۔

مسئلہ: اسی طرح اگر کوئی شخص عصر کے بعد قضاء نماز پڑھ رہا تھا اور اُس میں اُس سے سہو ہو گیا اور اُس کے سجدہ سہو کرنے سے پہلے ہی سورج مدھم پڑ گیا تو اُس سے سجدہ سہو ساقط ہو جائے گا۔

مسئلہ: نماز میں جس بھی چیز پر بناء کرنا ممنوع ہو جب وہ صورت حال سلام پھیرنے کے بعد پائی جائے تو سجدہ سہو ساقط ہو جائے گا۔ (بحر الرائق)

مسئلہ: سجدہ سہو سلام پھیرنے کے بعد کیا جائے گا وہ سہو نماز میں اضافے کی شکل میں ہو یا کمی کی شکل میں ہو۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو کر لیتا ہے تو ہمارے نزدیک جائز ہے، اصول کی روایت یہی ہے تاہم وہ دوسرے سلام پھیرے گا یہی قول صحیح ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ: لیکن جمہور اس بات کے قائل ہیں ایک طرف سلام پھیرنے کے بعد سجدہ سہو کیا جائے گا اور اصل میں اسی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ (کافی)

مسئلہ: (وہ ایک سلام) دائیں طرف پھیرا جائے گا۔ (زہدی)

### سجدہ سہو کا طریقہ

مسئلہ: اس کا طریقہ یہ ہوگا کہ پہلا سلام پھیرنے کے بعد ”اللہ اکبر“ کہتے ہوئے آدمی سجدے میں چلا جائے گا پھر اُس میں سجدے کی تسبیح پڑھے گا پھر اسی طرح دوسرا سجدہ کرے گا پھر اُس کے بعد تشهد کو دوبارہ پڑھے گا پھر سلام پھیر دے گا۔ (محیط)

مسئلہ: تشهد کے قعدہ میں درود شریف بھی نہیں پڑھے گا اور دعا بھی نہیں مانگی جائے گی یہی قول صحیح ہے جبکہ بعض حضرات اس بات کے قائل ہیں پہلے قعدہ میں یہ پڑھ لیا جائے گا۔ (تبیین)

مسئلہ: زیادہ احتیاط اس بات میں ہے کہ دونوں قعدوں میں اسے پڑھ لیا جائے۔ (قاضی خان)

مسئلہ: فرض اور نفل نماز میں سہو کا حکم برابر ہے۔ (محیط)

مسئلہ: فتاویٰ میں یہ بات تحریر ہے کہ سہو کے دونوں قعدوں کے بعد قعدہ کرنا نماز کا رکن نہیں ہے اور سہو کے دو سجدے کرنے کے بعد قعدہ کا حکم اس لیے ہے تاکہ نماز قعدہ پر ختم ہو اگر کوئی شخص قعدہ کو چھوڑ کر کھڑا ہو جاتا ہے اور چلا جاتا ہے تو اُس کی نماز فاسد نہیں ہوگی، حلوانی نے یہی کہا ہے۔

## نماز میں رہ جانے والے افعال کی اقسام و احکام

مسئلہ: اصول یہ ہے: نماز میں جو افعال رہ جاتے ہیں ان کی تین قسمیں ہیں: فرض سنت واجب۔

مسئلہ: اگر کوئی فرض چھوٹ جاتا ہے اور اس کی قضاء ممکن ہو تو قضاء کرے گا ورنہ نماز فاسد شمار ہوگی۔

مسئلہ: اگر کوئی سنت چھوٹ جاتی ہے تو نماز فاسد نہیں ہوگی کیونکہ نماز فرائض کے ذریعے پوری ہو جاتی ہے اور وہ ادا ہو چکی

ہے اس لیے سنت ترک ہونے پر سجدہ سہو کا حکم نہیں دیا جائے گا۔

مسئلہ: لیکن اگر کوئی واجب چھوٹ جاتا ہے تو اگر وہ بھول کے رہ گیا تھا تو سجدہ سہو کا حکم دیا جائے گا اگر کسی شخص نے جان

بوجھ کر کوئی واجب ترک کر دیا تو سجدہ سہو کا حکم نہیں دیا جائے گا بلکہ (وہ شخص از سر نو نماز پڑھے گا)۔ (تاتاریخانیہ)

نماز کے دوران کسی واجب کو بھول کر چھوڑ دینے یا واجب میں تاخیر کرنے یا فرض میں تاخیر کرنے یا کسی فرض کو مقدم کرنے

یا کسی فرض کو دوبارہ ادا کر لینے یا کسی واجب کو تبدیل کر لینے سے سجدہ سہو لازم ہو جاتا ہے۔ (کافی)

مسئلہ: اگر کوئی شخص نماز کے دوران تعویذ، تسمیہ، ثناء، جھکنے یا اٹھنے کے وقت کی تکبیریں ترک کر دیتا ہے تو سجدہ سہو واجب

نہیں ہوگا۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص بھول کر بائیں طرف پہلے سلام پھیر دیتا تو سجدہ سہو واجب نہیں ہوگا۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص بھول کر قومہ چھوڑ دیتا ہے رکوع سے سیدھا ہی سجدے میں چلا جاتا ہے تو قاضی خان میں یہ بات مذکور

ہے: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس پر سجدہ سہو واجب ہوگا۔ (بخاری)

.....

1222 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمَزٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ

بُعَيْنَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَامَ فِي الصَّلَاةِ وَعَلَيْهِ جُلُوسٌ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

قَبْلَ التَّسْلِيمِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن یحییہ رحمۃ اللہ علیہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ نماز کے

دوران جب آپ نے بیٹھنا تھا آپ اس وقت کھڑے ہو گئے پھر آپ نے سلام پھیرنے سے پہلے قعدہ کی حالت میں دو مرتبہ

سجدہ سہو کیا۔

## 22 - بَابُ مَا يَفْعَلُ مَنْ سَلَّمَ مِنْ رَكَعَتَيْنِ نَاسِيًا وَتَكَلَّمَ

باب: جو شخص دو رکعات پڑھنے کے بعد بھول کر سلام پھیر لے اور بات چیت بھی کرے وہ کیا کرے گا؟

1223 - أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ - وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ - قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

سَيْرِينَ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ صَلَّى بِنَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى صَلَاتِي الْعَشِيِّ . قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ

وَلَكِنِّي نَسِيتُ - قَالَ - فَصَلَّى بِنَا رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَأَنْطَلَقَ إِلَى خَشْبَةِ مَعْرُوضَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ بِيَدِهِ عَلَيْهَا كَأَنَّهُ غَضَبَانُ وَخَرَجَتِ السَّرْعَانُ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالُوا أَقْصَرِتِ الصَّلَاةَ وَفِي الْقَوْمِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا - فَهَابَاهُ أَنْ يُكَلِّمَاهُ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ فِي يَدَيْهِ طَوْلٌ قَالَ كَانَ يُسَمَّى ذَا الْيَدَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ النَّسِيَتْ أَمْ قُصِرَتِ الصَّلَاةُ قَالَ "لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تُقْصِرِ الصَّلَاةَ" قَالَ وَقَالَ "أَكَمَا قَالَ ذُو الْيَدَيْنِ" قَالُوا نَعَمْ - فَجَاءَ فَصَلَّى الَّذِي كَانَ تَرَكَهُ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ ثُمَّ سَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ كَبَّرَ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں فجر یا عشاء کی نماز پڑھا رہے تھے۔

راوی کہتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بتائی تھی، لیکن مجھے یہ بات بھول گئی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو رکعات پڑھانے کے بعد سلام پھیر دیا، پھر آپ مسجد میں رکھی ہوئی لکڑی کے پاس تشریف لے آئے، آپ نے غضب کی حالت میں اپنا دست مبارک اس پر رکھا، کچھ جلد باز لوگ مسجد کے دروازوں سے باہر چلے گئے اور یہ بولے: نماز مختصر ہو گئی ہے، حاضرین میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے، لیکن انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرنے کی جرأت نہ ہوئی، حاضرین میں ایک ایسے صاحب بھی موجود تھے جن کے ہاتھ کچھ لمبے تھے اور انہیں ذوالیدین کہا جاتا تھا، انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا آپ بھول گئے ہیں یا نماز مختصر ہو گئی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہ تو میں بھولا ہوں اور نہ ہی نماز مختصر ہوئی ہے۔

راوی کہتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا ذوالیدین ٹھیک کہہ رہا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (مصلی پر) تشریف لائے اور جو رکعات باقی رہ گئی تھیں، وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ادا کیں، پھر آپ نے سلام پھیرا، پھر آپ نے تکبیر کہی اور سجدے میں چلے گئے، جس طرح آپ عام سجدہ کیا کرتے تھے یا شاید اس سے طویل تھا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور تکبیر کہی، پھر آپ تکبیر کہتے ہوئے سجدے میں چلے گئے، جس طرح آپ عام طور پر سجدہ کرتے تھے یا اس سے طویل سجدہ کیا، پھر آپ نے تکبیر کہتے ہوئے اپنا سر اٹھالیا۔

.....

1224 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

سَيْرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْصَرَفَ مِنَ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ أَقْصَرِتِ

1223- أخرجه البخاری فی الصلاة، باب تشبیک الاصابع فی المسجد وغیره (الحديث 482). وأخرجه ابو داؤد فی الصلاة، باب السهو فی السجدين (الحديث 1011). وأخرجه النسائی فی السهو، ذکر الاختلاف علی ابی هريرة فی السجدين (الحديث 1234) مختصراً. وأخرجه ابن ماجه فی اقامة الصلاة و السنة فیها، باب لیمن سلم من اثنتين او ثلاث ساهیا (الحديث 1214) بنحوه. تحفة الاشراف (14469).

1224- أخرجه البخاری فی الاذان، باب هل یأخذ الامام اذا شك بقول الناس (الحديث 714)، فی السهو، باب من لم یتشهد فی سجدة فی السهو (الحديث 1228)، و فی اخبار الاحاد، باب ما جاء فی الجازة غیر الواحد الصدوق فی الاذان و الصلاة و الصوم و الفرائض و الاحکام (الحديث 7250).

و أخرجه ابو داؤد فی الصلاة باب السهو فی السجدين (399). تحفة الاشراف (14449).

الصَّلَاةَ أَمْ نَسِيتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ". فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ.

فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى النَّتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ سَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات پڑھنے کے بعد سلام پھیر دیا تو حضرت ذوالیہدین رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یا رسول اللہ! کیا نماز مختصر ہو گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا ذوالیہدین ٹھیک کہہ رہا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات ادا کیں پھر آپ نے سلام پھیرا اور پھر تکبیر کہتے ہوئے سجدہ میں چلے گئے اور آپ نے اپنے عام سجدوں کے برابر یا اس سے طویل سجدے کیے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر اٹھایا اور پھر اپنے عام سجدوں کی مانند یا اس سے کچھ طویل سجدہ کیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنا سر مبارک) اٹھالیا۔

1225 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَسَلَّمَ فِي رَكَعَتَيْنِ فَقَامَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ أَقْصِرَتِ الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْ نَسِيتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "كُلُّ ذَلِكَ لَمْ يَكُنْ". فَقَالَ قَدْ كَانَ بَعْضُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ. فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ "أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ". فَقَالُوا نَعَمْ. فَاتَمَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَقِيَ مِنَ الصَّلَاةِ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ التَّسْلِيمِ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں عصر کی نماز پڑھا رہے تھے، آپ نے دو رکعات پڑھنے کے بعد سلام پھیر دیا تو حضرت ذوالیہدین رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے، انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا نماز مختصر ہو گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دونوں میں سے کچھ بھی نہیں ہوا، انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! دونوں میں سے کچھ ایک تو ہوا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی طرف توجہ کی اور دریافت کیا: کیا ذوالیہدین ٹھیک کہہ رہا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے باقی رہنے والی نماز مکمل کی اور پھر قعدہ کی حالت میں سلام پھیرنے کے بعد دو مرتبہ سجدہ سہو کیا۔

1226 - أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبِيدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَبِي أُسَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ

1225- أخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب السهو في الصلاة والسجود له (الحديث 99). تحفة الاشراف (14944).  
1226- أخرجه البخاري في الاذان، باب هل ياخذ الامام اذا شك بقول الناس (الحديث 715)، وفي السهو، باب اذا سلم في ركعتين او في ثلاث فمسجد سجدتين مثل سجوده الصلاة او اطول (الحديث 1227). - وأخرجه ابو داود في الصلاة، باب السهو في السجدتين (الحديث 1014) مختصراً. تحفة الاشراف (14952).

سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةَ الظُّهْرِ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَالُوا أَقْصِرَتِ الصَّلَاةُ فَقَامَ وَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز دو رکعات ادا کرنے کے بعد سلام پھیر دیا لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا نماز مختصر ہو گئی ہے؟ تو آپ کھڑے ہو گئے اور آپ نے دو مزید رکعات ادا کرنے کے بعد سلام پھیرا اور پھر دو مرتبہ سجدہ سہو کر لیا۔

1227 - أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ حَمَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمًا فَسَلَّمَ فِي رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَذْرَكَهُ ذُو الشِّمَالَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ انْقَصَبَتِ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيتَ فَقَالَ "لَمْ تُنْقِصِ الصَّلَاةَ وَلَمْ أَنَسَ . قَالَ بَلَى وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ . قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَصْدَقُ ذُو الْيَدَيْنِ . قَالُوا نَعَمْ . فَصَلَّى بِالنَّاسِ رَكَعَتَيْنِ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کرتے ہوئے دو رکعات پڑھنے کے بعد سلام پھیر دیا پھر جب آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے دریافت کیا: یا رسول اللہ! کیا نماز مختصر ہو گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز بھی مختصر نہیں ہوئی اور میں بھی نہیں بھولا ہوں انہوں نے عرض کی: جی ہاں! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے! (ایسا ہوا ہے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کی: کیا ذوالیدین ٹھیک کہہ رہا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو روک جانے والی دو رکعات پڑھائیں۔

1228 - أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ مُوسَى الْفَرَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو ضَمْرَةَ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَسِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ فِي سَجْدَتَيْنِ . فَقَالَ لَهُ ذُو الشِّمَالَيْنِ أَقْصِرَتِ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَصْدَقُ ذُو الْيَدَيْنِ . قَالُوا نَعَمْ . فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَمَّ الصَّلَاةَ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ (نماز پڑھاتے ہوئے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھول گئے اور آپ نے دو رکعات پڑھنے کے بعد سلام پھیر دیا تو حضرت ذوالشمالین نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یا رسول اللہ! کیا نماز مختصر ہو گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا ذوالیدین ٹھیک کہہ رہا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ نے نماز مکمل کی۔

1229 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَبَانَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ

1227- الفردبه النسائي . بحلة الاشراف (14991) .

1228- الفردبه النسائي . بحلة الاشراف (15344) .

عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَابْنُ بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ أَوْ الْمَغْرِبَ فَلَسَّكُمْ فِي رَكَعَتَيْنِ وَالنَّصْرَفَ . فَقَالَ لَهُ ذُو الشِّمَالَيْنِ بْنُ عَمْرِو أَنْقَصَتِ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَا يَقُولُ ذُو الْيَدَيْنِ . " فَقَالُوا صَدَقَ يَا نَبِيَّ اللَّهُ . فَاتَمَّ بِهِمُ الرُّكَعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ نَقَصَ .

أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ بْنَ سُلَيْمَانَ بْنَ أَبِي حَفْصَةَ

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر یا شاید عصر کی نماز ادا کی (یہاں پر شک راوی کو ہے) تو آپ نے دو رکعات پڑھنے کے بعد سلام پھیر دیا۔ حضرت ذوالشمالین بن عمرو نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یا رسول اللہ! کیا نماز مختصر ہو گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ذوالیدین کیا کہہ رہا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ ٹھیک کہہ رہا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو باقی رہ جانے والی دو رکعات پڑھا کر نماز کو مکمل کیا۔

1230 - أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَلَّغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ فَقَالَ لَهُ ذُو الشِّمَالَيْنِ نَحْوَهُ . قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي هَذَا الْخَبْرَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ . قَالَ وَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ .

ایک اور سند کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات نماز ادا کرنے کے بعد (سلام پھیر دیا) تو حضرت ذوالشمالین نے آپ کی خدمت میں عرض کی۔ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

## 23 - باب ذِكْرِ الْإِخْتِلَافِ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فِي السَّجْدَتَيْنِ

باب: دو سجدوں کے بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت میں اختلاف (کا تذکرہ)

1231 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ وَابْنِ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَابْنِ أَبِي حَفْصَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا يَسْجُدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ السَّلَامِ وَلَا بَعْدَهُ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: اس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو سلام پھیرنے سے پہلے اور نہ ہی سلام پھیرنے کے بعد (سجدہ سہو) کیا تھا۔

1229- الفردبه النسائي . تحفة الاشراف (14859) .

1230- اخرجہ ابو داؤد فی الصلاة، باب السهو فی السجدين (الحديث 1013) . تحفة الاشراف (13180) .

1231- الفردبه النسائي . تحفة الاشراف (13222) .

## شرح

سجدہ ہو کب کیا جائے گا؟ اس بارے میں فقہاء کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے امام طحاوی تحریر کرتے ہیں: ہمارے اصحاب (فقہائے احناف) اور سفیان ثوری کہتے ہیں: یہ سلام پھیرنے کے بعد کئے جائیں گے۔ امام مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سہونماز میں کسی کی کسی کے حوالے سے ہو تو سلام پھیرنے سے پہلے کئے جائیں اگر نماز میں کسی اضافے کے حوالے سے ہو تو سلام پھیرنے کے بعد کئے جائیں گے۔ طحاوی کہتے ہیں امام مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس بارے میں کوئی اختلاف منقول نہیں ہے کہ یہ کسی اضافے کی وجہ سے ہوں یا کسی کی وجہ سے ہوں۔ سلام پھیرنے سے پہلے ہی کئے جائیں گے۔ امام شافعی اور امام اوزاعی رضی اللہ عنہما اس بات کے قائل ہیں سجدہ ہو سلام پھیرنے سے پہلے کیا جائے گا۔ \*

...—...—...—...

1232 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَادٍ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَانَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ يَوْمَ ذِي الْيَلْدَيْنِ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ السَّلَامِ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جس دن حضرت ذوالیدین نے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) سے بھولنے کے بارے میں دریافت کیا تھا (اس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) نے سلام پھیرنے کے بعد دو سجدہ ہو کیے تھے۔

1233 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَادٍ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَانَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ بھی منقول ہے۔

1234 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ وَحَدَّثَنِي ابْنُ عَوْنٍ وَخَالِدُ الْحَدَّاءُ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِيهِ وَهُمَا بَعْدَ التَّسْلِيمِ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (نماز) میں بھولنے پر سلام پھیرنے کے بعد سجدہ ہو کیا تھا۔

1235 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ

\* مختصر اختلاف العلماء، مسئلہ: سجدہ ہو کے احکام

1232- الفردية النسائي . تحفة الاشراف (14159) .

1233- الفردية النسائي . تحفة الاشراف (14498) .

1234- تقدم (الحدیث 1223) .

أَخْبَرَنِي أَسْعَثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ لَسَهَا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ .

☆ ☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو نماز پڑھائی آپ بھول گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ سجدہ سہو کیا اور پھر سلام پھیرا۔

1236 - أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَسْعَثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَدَّاءُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ مِنَ الْعَصْرِ فَدَخَلَ مَنْزِلَهُ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْخُرْبَاقُ فَقَالَ يَعْْنِي نَقَصَتِ الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَخَرَجَ مُغْضَبًا يَجْرُ رِدَائَهُ فَقَالَ "أَصْدَقَ . " قَالُوا نَعَمْ . فَقَامَ فَصَلَّى تِلْكَ الرَّكَعَةَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْهَا ثُمَّ سَلَّمَ .

☆ ☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز میں تین رکعات پڑھنے کے بعد سلام پھیر دیا پھر آپ اپنے گھر تشریف لے گئے ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس شخص کا نام خرباق تھا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا نماز کم ہو گئی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غصے کے عالم میں اپنی چادر کو کھینچتے ہوئے باہر تشریف لائے اور دریافت کیا: کیا یہ ٹھیک کہہ رہا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ نے ایک رکعت ادا کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا پھر دو مرتبہ سجدہ سہو کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا۔

## 24 - باب اِتِّمَامِ الْمُصَلِّيِّ عَلَى مَا ذَكَرَ إِذَا شَكَّ

باب: نمازی کو شک ہو جائے تو جو چیز اسے یاد ہو اس کی بنیاد پر نماز مکمل کر لے

1237 - أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ عَنْ عَرَبِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَلِغِ الشَّكَّ وَلْيَبْنِ عَلَى الْيَقِينِ فَإِذَا اسْتَيْقَنَ بِالْإِتِّمَامِ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَإِنْ كَانَ صَلَّى خَمْسًا شَفَعْنَا لَهُ صَلَاتَهُ وَإِنْ صَلَّى أَرْبَعًا كَانَتْ تَرْغِيمًا لِلشَّيْطَانِ . "

☆ ☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

1235- اخرجہ ابو داؤد فی الصلاة، باب سجدة السهو فیہما تشهد و تسليم (الحديث 1039) . و اخرجہ الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء فی التشهد فی سجدة السهو (حديث 395) . تحفة الاشراف (10885) .

1236- اخرجہ مسلم فی المساجد و مواضع الصلاة، باب السهو فی الصلاة و السجود له (الحديث 101 و 102) . و اخرجہ ابو داؤد فی الصلاة، باب السهو فی السجدة (الحديث 1018) . و اخرجہ النسائی فی السهو، السلام بعد سجدة السهو (الحديث 330) و اخرجہ ابن ماجہ فی القامة الصلاة و السنة فیہا، باب لیمن سلم من لتین او ثلاث ساهیا (الحديث 1215) . تحفة الاشراف (10882) .

1237- اخرجہ مسلم فی المساجد و مواضع الصلاة، باب السهو فی الصلاة و السجود له (الحديث 88) بنحوہ . و اخرجہ ابو داؤد فی الصلاة، باب اذا ش فی التین و الثلاث، (الحديث 1024) و (الحديث 1026 و 1027) بمعناه مرسلًا . و اخرجہ النسائی فی السهو، باب اتمام المصلی علی ما ذکر اذا شك (الحديث 1238) . و اخرجہ ابن ماجہ فی القامة الصلاة و السنة فیہا، باب ما جاء فیمن شك فی صلاته فرجع الی الحقین (الحديث 1210) . تحفة الاشراف (4163) .



”جب کسی شخص کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو جائے تو وہ شک کو بے بنیاد قرار دے اور یقین کو نماز کی بنیاد قرار دے جب اسے نماز مکمل ہونے کا یقین ہو جائے تو پھر وہ دوسرے سجدہ ہو کرے جبکہ وہ بیٹھا ہوا ہو اگر اس نے پہلے پانچ رکعات ادا کی تھیں تو یہ دو سجدے اس کی نماز کو جفت کر دیں گے اگر اس نے پہلے چار رکعات ادا کی تھیں تو یہ دو سجدے شیطان کی رسوائی کا باعث ہوں گے۔“

1238 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُجَّيْنُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ - وَهُوَ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ - عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا لَمْ يَلِدْ أَحَدُكُمْ صَلَّى ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا فَلْيَصِلْ رُكْعَةً ثُمَّ يَسْجُدْ بَعْدَ ذَلِكَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَإِنْ كَانَ صَلَّى خَمْسًا شَفَعْنَا لَهُ صَلَاتَهُ وَإِنْ صَلَّى أَرْبَعًا كَانَتْ تَرْغِيمًا لِلشَّيْطَانِ -“

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جب کسی شخص کو یہ پتہ نہ چل سکے کہ اس نے تین رکعات ادا کی ہیں یا چار رکعات ادا کی ہیں تو وہ ایک رکعت ادا کر کے آخر میں سجدہ ہو کر لے جبکہ وہ بیٹھا ہوا ہو اگر اس نے پانچ رکعات ادا کی ہوں گی تو یہ دو سجدے اس کی نماز کو جفت کر دیں گے اگر اس نے چار ادا کی ہوں گی تو یہ دونوں سجدے شیطان کی رسوائی کا باعث ہوں گے۔“

## 25 - باب التَّحْرِي

باب: (نماز میں بھولنے کی صورت میں) تحری کرنا

1239 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُقْضَلٌ - وَهُوَ ابْنُ مُهَلَّبٍ - عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا شَكَ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَتَحَرَّ الَّذِي يَرَى أَنَّهُ الصَّوَابُ فَيَتَمَّهُ ثُمَّ - يَعْنِي - يَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ -“

وَلَمْ أَفْهَمُ بَعْضَ حُرُوفِهِ كَمَا أَرَدْتُ -“

☆☆ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

ہے:)

”جب کسی شخص کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو جائے تو وہ اس بارے میں تحری کرے اور اس صورت کو دیکھے جو اسے ٹھیک محسوس ہوتی ہے تو اس کی بنیاد پر نماز کو مکمل کر لے اور پھر دوسرے سجدہ ہو کر لے۔“

1238-تقدم (الحدیث 1237) .

1239-أخرجه البخاری فی الصلاة، باب التوجه نحو القبلة حيث كان (الحدیث 401) مطولاً و فی الايمان و النفور، باب اذا حثت ناسی فی الايمان (الحدیث 6671) بمعناه مطولاً . و أخرجه مسلم فی المساجد و مواضع الصلاة، باب السهو فی الصلاة و السجود له (الحدیث 89 و 90) مطولاً . و أخرجه ابو داؤد فی الصلاة، باب اذا صلى خمساً (الحدیث 1020) مطولاً . و أخرجه النسائی فی السهو، باب العجری (الحدیث 1240 و 1241 و 1242 و 1243) و أخرجه ابن ماجه فی الامانة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء فیمن شك فی صلاحه فعجری الصواب (الحدیث 1211) مطولاً، و (الحدیث 1212) . تحفة الاشراف (9451) .

اس روایت کے راوی کہتے ہیں: مجھے اس کے بعد کے الفاظ ٹھیک طرح سے سمجھ نہیں آسکے تھے۔

### شرح

انسان سے بھول چوک ہو جاتی ہے اگر کوئی شخص نماز کے دوران یہ بھول جاتا ہے کہ اس نے کتنی رکعات ادا کی ہیں؟ تو اس کے لئے حکم یہ ہے: وہ غالب گمان قائم کرنے کی کوشش کرے۔

اگر وہ کسی غالب گمان تک پہنچ جاتا ہے تو اس کے مطابق نماز ادا کر لے، اگر غالب گمان اختیار کرنے میں ناکام رہتا ہے تو کم از کم جتنی مقدار کی رکعات کو وہ درست سمجھتا ہے اس کے حساب سے وہ بقیہ نماز ادا کر لے اور آخر میں سجدہ سہو کر لے۔

سجدہ سہو کو نماز میں ہونے والی کمی کو پورا کرنے کے لئے مشروع کیا گیا ہے تاکہ یہ دوبارہ نماز ادا کرنے کا فدیہ بن سکے تاہم اس کے لئے حکم یہ ہے: چھوڑا جانے والا عمل ”فرض“ نہیں ہونا چاہئے۔

اسی طرح نماز میں اگر کوئی اضافہ ہو جاتا ہے تو اس صورت میں بھی سجدہ سہو کیا جاسکتا ہے لیکن یہ سب اس صورت میں ہے کہ وہ کمی یا اضافہ بھول چوک کے نتیجے میں ہو۔

اگر کوئی شخص جان بوجھ کر نماز میں کوئی کمی یا بیشی کر لیتا ہے، یعنی کوئی ایسی کمی بیشی جو فرائض سے تعلق رکھتی ہے تو اس صورت میں سجدہ سہو مشروع نہیں ہوگا۔ اس کی وجہ یہ ہے: بھول چوک کر کمی یا بیشی کرنے والا شخص معذور شمار ہوتا ہے لیکن جان بوجھ کر کمی بیشی کرنے والے کو معذور شمار نہیں کیا جاسکتا۔ اس لئے اس کے حق میں سجدہ سہو بھی مشروع نہیں ہوگا۔

احناف اس بات کے قائل ہیں: نماز میں ہونے والی کمی بیشی کے نتیجے میں سجدہ سہو کرنا واجب ہے اگر کوئی شخص سجدہ سہو ترک کر دیتا ہے تو وہ گناہ گار ہوگا تاہم اس کی نماز باطل نہیں ہوگی۔ یاد رہے کہ یہ حکم اس صورت میں ہے کہ جب وہ کسی واجب کے بارے میں ہو۔

اگر کوئی شخص کسی فرض کو بھول کر ترک کر دیتا ہے تو اب اس کی نماز باطل ہو جائے گی اور اسے نئے سرے سے نماز پڑھنا ہوگی۔

احناف کے علاوہ باقی تمام فقہاء اس بات کے قائل ہیں سجدہ سہو کرنا سنت ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے آگے جو روایات نقل کی ہیں ان میں سے زیادہ تر کا بنیادی موضوع یہی ہے کہ اگر نماز کے دوران سہو لاحق ہو جاتا ہے تو سجدہ سہو کے ذریعے اس کی تلافی کی جاسکتی ہے۔

.....

1240 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَتَحَرَّ وَيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا يَفْرُغُ".

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:  
 ”جب کسی شخص کو اپنی نماز میں شک ہو جائے تو وہ تحری کرے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد دو مرتبہ سجدہ سہو  
 کرے۔“

1241 - أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَتَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ  
 عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَادَ أَوْ نَقَصَ فَلَمَّا سَلَّمَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ حَدَّثَ فِي  
 الصَّلَاةِ شَيْءٌ قَالَ "لَوْ حَدَّثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ أَتَيْتُكُمْ وَهِيَ لَكِنِّي إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَنَسَى كَمَا تَنْسَوْنَ فَأَيُّكُمْ مَا  
 شَكَّ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَنْظُرْ آخِرِي ذَلِكَ إِلَى الصَّوَابِ فَلَيْتُمْ عَلَيْهِ ثُمَّ لَيْسَلِمَ وَلَيْسَجُدَّ سَجْدَتَيْنِ ."

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کرتے ہوئے اس میں کچھ اضافہ کر دیا  
 کچھ کمی کی جب آپ نے سلام پھیر دیا تو ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا نماز کے بارے میں کوئی نیا حکم نازل ہوا ہے؟ نبی  
 اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر نماز کے بارے میں کوئی نیا حکم نازل ہوتا تو میں تمہیں آگاہ کر دیتا، لیکن میں بھی ایک انسان ہوں  
 میں بھی بھول جاتا ہوں، تو جب کسی شخص کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو جائے تو وہ اس بات کا جائزہ لے کہ سب سے زیادہ  
 مناسب صورت حال کیا ہے؟ جو صحیح ہونے کے قریب ہو پھر اس کی بنیاد پر وہ اپنی نماز کو مکمل کر لے اور سلام پھیرنے کے بعد دو  
 مرتبہ سجدہ سہو کرے۔

1242 - أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُلَيْمَانَ الْمَجَالِدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضِيلُ - يَعْنِي ابْنَ عِيَّاضٍ -  
 عَنْ مَنصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً فَرَادَ فِيهَا  
 أَوْ نَقَصَ فَلَمَّا سَلَّمَ قُلْنَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ هَلْ حَدَّثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ قَالَ "وَمَا ذَاكَ . " فَذَكَرْنَا لَهُ الَّذِي فَعَلَ فَتَنَى  
 رَجُلًا فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَسَجَدَ سَجْدَتِي السَّهْوِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ "لَوْ حَدَّثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ لَأَنبَأْتُكُمْ  
 بِهِ . " ثُمَّ قَالَ "إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَنَسَى كَمَا تَنْسَوْنَ فَأَيُّكُمْ شَكَّ فِي صَلَاتِهِ شَيْئًا فَلْيَتَحَرَّ الَّذِي يَرَى أَنَّهُ صَوَابٌ ثُمَّ  
 لَيْسَلِمَ ثُمَّ لَيْسَجُدَّ سَجْدَتِي السَّهْوِ ."

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کرتے ہوئے ایک رکعت  
 زیادہ ادا کر لی یا ایک کم ادا کی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو ہم نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! کیا نماز کے بارے میں کوئی نیا  
 حکم نازل ہوا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا ہوا؟ تو ہم نے آپ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا جو آپ نے کیا تھا تو نبی  
 اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاؤں مبارک کو دوہرا کیا، قبلہ کی طرف رخ کیا اور دو مرتبہ سجدہ سہو کر لیا، پھر آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے  
 اور ارشاد فرمایا: اگر نماز کے بارے میں کوئی نیا حکم نازل ہوا ہوتا تو میں تمہیں اس کے بارے میں بتا دیتا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد  
 فرمایا: میں بھی ایک انسان ہوں، میں بھی اسی طرح بھول جاتا ہوں جس طرح تم بھول جاتے ہو، تو جب کسی شخص کو اپنی نماز کے

بارے میں شک ہو جائے تو وہ اس بات کا جائزہ لے کہ کون سی صورت درست ہوگی پھر وہ (اس کے مطابق) نماز ادا کرنے کے بعد سلام پھیر کر سجدہ سہو کرے۔

1243 - أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ مَنْصُورٌ وَقَرَأْتُهُ عَلَيْهِ وَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ رَجُلًا عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةَ الظُّهْرِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ فَقَالُوا أَحَدَتْ فِي الصَّلَاةِ حَدَّثَ قَالَ "وَمَا ذَاكَ" فَأَخْبَرُوهُ بِصَنِيعِهِ فَفَنِي رَجُلُهُ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ فَقَالَ "إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَنَسَى كَمَا تَنَسَوْنَ فَإِذَا نَسِيتُ فذَكِّرُونِي" . وَقَالَ "لَوْ كَانَ حَدَّثَ فِي الصَّلَاةِ حَدَّثَ أَنْبَأْتُكُمْ بِهِ" . وَقَالَ "إِذَا أَوْهَمَ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَتَحَرَّ أَقْرَبَ ذَلِكَ مِنَ الصَّوَابِ ثُمَّ لِيْتَمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ يَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز ادا کی (اور اس میں ایک رکعت کم یا شاید ایک رکعت زیادہ ادا کی) نماز سے فارغ ہونے کے بعد جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی طرف رخ کیا تو لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا نماز کے بارے میں کوئی نیا حکم نازل ہوا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا ہوا ہے؟ تو صحابہ کرام نے آپ کو آپ کے طرز عمل کے بارے میں بتایا (یعنی نماز میں جو کمی یا اضافہ ہو گیا تھا اس کے بارے میں بتایا) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا پاؤں مبارک موڑا، قبلہ کی طرف رخ کیا اور دو مرتبہ سجدہ سہو کرنے کے بعد سلام پھیر دیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی طرف رخ کیا اور ارشاد فرمایا: میں بھی ایک انسان ہوں، میں بھی اسی طرح بھول جاتا ہوں، جس طرح تم لوگ بھول جاتے ہو تو جب میں بھول جاؤں تو تم لوگ مجھے یاد کروادیا کرو۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا: اگر نماز کے بارے میں کوئی نیا حکم نازل ہوا ہوتا تو میں تمہیں اس کے بارے میں بتا دیتا، جب کسی شخص کو اپنی نماز کے بارے میں وہم ہو جائے تو وہ اس بات کا جائزہ لے کہ کون سی صورت حال درست ہونے کے زیادہ قریب ہے؟ پھر اس کی بنیاد پر وہ نماز کو مکمل کرے اور پھر دو مرتبہ سجدہ سہو ادا کرے۔

1244 - أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يَقُولُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ مَنْ أَوْهَمَ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابِ ثُمَّ يَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا يَفْرُغُ وَهُوَ جَالِسٌ .

☆☆ ابوداؤد بیان کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے جس شخص کو اپنی نماز میں وہم ہو جائے وہ درست صورت اختیار کرنے کی کوشش کرے پھر نماز سے فارغ ہونے کے بعد جب وہ بیٹھا ہو اس وقت وہ دو مرتبہ سجدہ سہو کرے۔

1245 - أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مِسْعَرٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

1243-تقدم (الحديث 1239) .

1244-الفردية النسائي، وسالي (الحديث 1245) . تحفة الاشراف (9241) .

1245-تقدم (الحديث 1244) .

مَنْ شَكَ أَوْ أَوْهَمَ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ ثُمَّ لَيْسَ جُزْءٌ سَجْدَتَيْنِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کسی شخص کو شک ہو جائے یا وہم ہو جائے تو وہ درست صورت اختیار کرنے کی کوشش کرے اور دو مرتبہ سجدہ سہو کرے۔

1246 - أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانُوا يَقُولُونَ إِذَا أَوْهَمَ يَتَحَرَّى الصَّوَابَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ .

☆☆ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں علماء یہ فرماتے ہیں: جب کسی شخص کو نماز میں وہم ہو جائے تو وہ درست صورت اختیار کرنے کی کوشش کرے اور دو مرتبہ سجدہ سہو کرے۔

1247 - أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسَافِعٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ شَكَ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ ."

☆☆ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جب کسی شخص کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو جائے تو وہ سلام پھیرنے کے بعد دو مرتبہ سجدہ سہو کرے۔"

1248 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَاشِمٍ أَبَانَا الْوَلِيدُ أَبَانَا ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسَافِعٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ شَكَ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ ."

☆☆ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جس شخص کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو جائے تو وہ سلام پھیرنے کے بعد دو مرتبہ سجدہ سہو کرے۔"

1249 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسَافِعٍ أَنَّ مُصْعَبَ بْنَ شَيْبَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ شَكَ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ ."

☆☆ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جب کسی شخص کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو جائے تو وہ سلام پھیرنے کے بعد دو مرتبہ سجدہ سہو کرے۔"

1250 - أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ وَرَوْحٌ - هُوَ ابْنُ عَبَّادَةَ - عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ

1246- أخرجه ابن أبي شيبة في الصلوات، في الرجل يصلي فلا يدري زاد أو نقص (26/2). وقد لفت الحافظ المزني في كتاب تحفة

الأشرف بمعرفة الأطراف لهذا الحديث، وكان عليه أن يضعه في كتاب المراسيل، فيما أرسله إبراهيم بن يزيد النخعي (ج 13/ ص 136 - 142).

1247- أخرجه أبو داود في الصلاة، باب من قال: بعد التسليم (الحديث 1033). وأخرجه النسائي في السهو، باب التحري (الحديث 1248 و 1249 و 1250). تحفة الأشرف (5224).

1248- تقدم (الحديث 1247). 1249- تقدم (الحديث 1247).

أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْفَعٍ أَنَّ مِصْعَبَ بْنَ شَيْبَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ شَكَ فِي صَلَاتِهِ فَلَيْسَ جُزْءًا مَسْجُودًا سَجْدَتَيْنِ".

قَالَ حَجَّاجٌ "بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ". وَقَالَ رَوْحٌ "وَهُوَ جَالِسٌ".

☆☆ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جب کسی شخص کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو جائے تو وہ دو مرتبہ سجدہ سہو کر لے۔"

یہاں حجاج نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: وہ سلام پھیرنے کے بعد ایسا کرے۔

جبکہ روح نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: جب وہ بیٹھا ہوا ہو (اس وقت سجدہ سہو کرے)۔

1251 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي شَهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي جَاءَهُ الشَّيْطَانُ فَلَبَسَ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ حَتَّى لَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى فَإِذَا

وَجَدَ أَحَدَكُمْ ذَلِكَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ".

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جب کوئی شخص نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو شیطان اس کے پاس آتا ہے اور اس کی نماز کو اس پر مشتبہ کر دیتا

ہے یہاں تک کہ اسے یہ پتہ نہیں چلتا کہ اس نے کتنی رکعات ادا کی ہیں؟ جب کسی شخص کو اس طرح کی صورت حال کا

سامنا ہو وہ جب بیٹھا ہوا ہو اس وقت سجدہ سہو کرے (یعنی نماز کے آخر میں قعدہ کے دوران سجدہ سہو کر لے)۔"

1252 - أَخْبَرَنَا بَشْرُ بْنُ هَلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ

أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ أَذْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهُ

ضُرَاطًا فَإِذَا قُضِيَ التَّوْبُ أَقْبَلَ حَتَّى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ حَتَّى لَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى فَإِذَا رَأَى أَحَدَكُمْ ذَلِكَ

فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ".

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب نماز کے لیے اذان دی

جاتی ہے تو شیطان چلا جاتا ہے اس کی ہوا خارج ہو رہی ہوتی ہے پھر جب تہویب (یعنی اقامت) مکمل ہوتی ہے تو وہ پھر آ جاتا

ہے اور آدمی کے دل میں طرح طرح کے خیالات پیدا کرتا ہے یہاں تک کہ آدمی کو یہ بھی پتہ نہیں چلتا کہ اس نے کتنی نماز ادا کی

ہے؟ تو جب کسی کو اس طرح کی صورت حال کا سامنا ہو تو (وہ نماز کے آخر میں) دو مرتبہ سجدہ سہو کرے۔

1250-تقدم (الحديث 1247).

1251-اخرجه البخارى فى السهو، باب السهو فى الفرض والتطوع (الحديث 1232). واخرجه مسلم فى المساجد ومواضع الصلاة، باب

السهو فى الصلاة والسجود له (الحديث 82). واخرجه ابو داود فى الصلاة، باب من قال بعم على اكير ظنه (الحديث 1030). تحفة

الاشراف (15244).

1252 اخرج البخارى فى السهو، باب اذا لم يزر كم صلى. ثلاثا او اربعا. سجد سجدتين وهو جالس (الحديث 1231). واخرجه مسلم فى

المساجد ومواضع الصلاة، باب السهو فى الصلاة والسجود له (الحديث 83). تحفة الاشراف (15423).

## 26 - باب مَا يَفْعَلُ مَنْ صَلَّى خَمْسًا

باب: جو شخص پانچ رکعات ادا کر لیتا ہے وہ کیا کرے؟

1253 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى - قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيلَ لَهُ أَزِيدَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ "وَمَا ذَاكَ" . قَالُوا صَلَّيْتَ خَمْسًا . فَشَنَى رِجْلَهُ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز میں پانچ رکعات ادا کر لیں تو آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: کیا نماز میں اضافہ کر دیا گیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا ہوا؟ لوگوں نے بتایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ رکعات ادا کر لی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا پاؤں مبارک موڑا اور دو مرتبہ سجدہ سہوا کر لیا۔

1254 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ أَنبَانَا ابْنُ شَمِيلٍ قَالَ أَنبَانَا شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ وَمُغِيرَةَ عَنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى بِهِمُ الظُّهْرَ خَمْسًا فَقَالُوا إِنَّكَ صَلَّيْتَ خَمْسًا . فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ظہر کی نماز میں پانچ رکعات پڑھادیں، لوگوں نے عرض کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ رکعات ادا کر لی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرنے کے بعد جبکہ آپ بیٹھے ہوئے تھے آپ نے دو مرتبہ سجدہ سہوا ادا کر لیا۔

1255 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مِفْضَلُ بْنُ مَهْلَهْلِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ صَلَّى عَلْقَمَةُ خَمْسًا فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ مَا فَعَلْتُ . قُلْتُ بِرَأْسِي بَلَى . قَالَ وَأَنْتَ يَا أَعْوَزُ فَقُلْتُ نَعَمْ . فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى خَمْسًا فَوَشَّوْشَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَقَالُوا لَهُ أَزِيدَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ "لَا" . فَأَخْبَرُوهُ فَشَنَى رِجْلَهُ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ "إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أُنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ" .

1253-اخرجه البخاری فی الصلاة، باب ما جاء فی القبلة (الحديث 404)، و فی السهو، باب اذا صلى خمسًا (الحديث 1226)، و فی الاحاد، باب ما جاء فی اجازة خبر الواحد الصلوة فی الاذان والصلاة والصوم والفرائض والاحكام (الحديث 7249). واخرجه مسلم فی المساجد ومواضع الصلاة، باب السهو فی الصلاة والسجود له (الحديث 91). واخرجه ابو داؤد فی الصلاة، باب اذا صلى خمسًا (الحديث 1019). واخرجه الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء فی سجدة السهو بعد السلام والكلام (الحديث 392). واخرجه النسائی فی السهو، باب ما يفعل من صلى خمسًا (1254) واخرجه ابن ماجه فی السجدة السهو، باب ما فعل من صلى الظهر خمسًا و هو ساه (الحديث 1205). تحفة الاشراف (9411).

1254-تفرده المصنف من طریق مغيرة بن مقسم تحفة الاشراف (9449).

1255-اخرجه مسلم فی المساجد ومواضع الصلاة، باب السهو فی الصلاة والسجود له (الحديث 92) بنحوه مطولاً. واخرجه ابو داؤد فی الصلاة، باب اذا صلى خمسًا (الحديث 1022) مختصرًا. واخرجه النسائی فی السهو، باب ما يفعل من صلى خمسًا (الحديث 1257). تحفة الاشراف (9409).

☆☆ ابراہیم بن سوید بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ علقمہ نے پانچ رکعات پڑھادیں جب انہیں کہا گیا تو انہوں نے فرمایا: میں نے تو ایسا نہیں کیا، تو میں نے سر کے اشارے سے انہیں کہا کہ آپ نے ایسا ہی کیا ہے انہوں نے دریافت کیا: اے اعور! (یہ لفظ تالائق کے طور پر استعمال ہوا ہے) کیا تم بھی یہی کہتے ہو؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! تو انہوں نے دو مرتبہ سجدہ سہو کر لیا، پھر انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات بیان کی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ پانچ رکعات ادا کر لی تھیں، تو حاضرین نے ایک دوسرے سے سرگوشیاں کیں، پھر انہوں نے آپ کی خدمت میں عرض کی: کیا نماز میں اضافہ ہو گیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں! پھر لوگوں نے آپ کو اس بارے میں بتایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا پاؤں مبارک موڑا اور دو مرتبہ سجدہ سہو کر لیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں بھی ایک انسان ہوں، یہی بھی اسی طرح بھول جاتا ہوں، جس طرح تم لوگ بھول جاتے ہو۔

1256 - أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِعْوَلٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ بْنَ قَيْسٍ فِي صَلَاتِهِ فَذَكَرُوا لَهُ بَعْدَ مَا تَكَلَّمْتَ فَقَالَ أَكْذَلِكُ يَا أَعْوَرُ قَالَ نَعَمْ . فَحَلَّ حُبُوتَهُ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتِي السَّهْوِ وَقَالَ هَكَذَا فَعَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . قَالَ وَسَمِعْتُ الْحَكَمَ يَقُولُ كَانَ عَلْقَمَةُ صَلَّى خَمْسًا .

☆☆ شععی بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نماز کے دوران علقمہ بن قیس کو سہو ہو گیا، لوگوں نے ان کے کلام کر لینے کے بعد ان سے یہ ذکر کیا، تو انہوں نے فرمایا: اے (اعور)! کیا ایسا ہی ہے؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! تو علقمہ بن قیس سیدھے ہو کر بیٹھے اور دو مرتبہ سجدہ سہو کر لیا اور بیان کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں میں نے حکم نامی راوی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے، علقمہ نے انہیں پانچ رکعات پڑھادی تھیں۔

1257 - أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ عَلْقَمَةَ صَلَّى خَمْسًا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُؤَيْدٍ يَا أَبَا شَبْلٍ صَلَّيْتَ خَمْسًا . فَقَالَ أَكْذَلِكُ يَا أَعْوَرُ فَسَجَدَ سَجْدَتِي السَّهْوِ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا فَعَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ ابراہیم بن سوید نامی راوی بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ علقمہ نے پانچ رکعات پڑھادی تھیں، جب انہوں نے سلام پھیرا تو ابراہیم بن سوید نے کہا: اے ابو شبل! آپ نے پانچ رکعات ادا کی ہیں، انہوں نے فرمایا: اے اعور! کیا ایسا ہی ہے؟ (جب میں نے اثبات میں سر ہلایا) تو انہوں نے دو مرتبہ سجدہ سہو کیا، پھر یہ بات بیان کی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس طرح کی صورت حال میں) ایسا ہی کیا تھا۔

1256-فات الحافظ المزني في كتابه تحفة الاشراف بمعرفة الاطراف هذا الحديث ، وكان يمكن ان يضعه في موضع الحديث التالي ، اى في مسند عبد الله بن مسعود (ج 7 / ص 94) حيث ان الحديث التالي غير مذكور فيه ابن مسعود كما ترى ، ومع ذلك فقد ذكره المزني في هذا الموضوع ، ولعله وهم في ذكره الحديث التالي ، وكان حقه ان يجعل هذين الحديثين في كتاب المراسيل ، في مراسيل علقمة بن قيس النخعي (ج 13 / ص 314) .



1258 - أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ النَّهْشَلِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى إِحْدَى صَلَاتِي الْعِشِيِّ خَمْسًا فَقِيلَ لَهُ أَرَأَيْتَ لِي الصَّلَاةِ فَقَالَ "وَمَا ذَاكَ" قَالُوا صَلَّيْتَ خَمْسًا قَالَ "إِنَّمَا آتَا بَشْرَ النَّسِيِّ كَمَا تَنْسُونَ وَأَذْكَرُ كَمَا تَذْكُرُونَ" فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ انْقَلَبَ .

☆☆ عبد الرحمن بن اسود اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز میں پانچ رکعات پڑھا دیں تو آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: کیا نماز میں اضافہ ہو گیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا ہوا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: آپ نے پانچ رکعات ادا کر لی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں بھی ایک انسان ہوں، میں بھی اسی طرح بھول جاتا ہوں جس طرح تم لوگ بھول جاتے ہو اور اسی طرح یاد رکھتا ہوں، جس طرح تم لوگ یاد رکھتے ہو پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ سجدہ سہو کیا اور نماز ختم کی۔

## 27 - باب مَا يَفْعَلُ مَنْ نَسِيَ شَيْئًا مِّنْ صَلَاتِهِ

باب: جب کوئی شخص نماز کے بارے میں بھول جائے تو وہ کیا کرے؟

1259 - أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُونُسَ مَوْلَى عُثْمَانَ عَنْ أَبِيهِ يُونُسَ أَنَّ مُعَاوِيَةَ صَلَّى إِمَامَهُمْ فَقَامَ فِي الصَّلَاةِ وَعَلَيْهِ جُلُوسٌ فَسَبَّحَ النَّاسُ فَتَمَّ عَلَى قِيَامِهِ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ أَنْ أَتَمَّ الصَّلَاةَ ثُمَّ قَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "مَنْ نَسِيَ شَيْئًا مِّنْ صَلَاتِهِ فَلْيَسْجُدْ مِثْلَ هَاتَيْنِ السَّجْدَتَيْنِ" .

☆☆ محمد بن یوسف اپنے والد یوسف کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھاتے ہوئے جب بیٹھنا تھا تو وہ بیٹھنے کی بجائے کھڑے ہو گئے (لوگوں نے سبحان اللہ کہہ کر انہیں متوجہ کرنا چاہا) لیکن وہ قیام کی حالت میں رہے (نماز مکمل کرنے کے بعد) جب وہ بیٹھے ہوئے تھے تو انہوں نے دو مرتبہ سجدہ سہو کر لیا، پھر وہ منبر پر بیٹھے اور یہ بات بیان کی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جو شخص اپنی نماز میں کچھ بھول جائے وہ ان دو سجدوں کی مانند سجدہ کرے۔"

## 28 - باب التَّكْبِيرِ فِي سَجْدَتِي السَّهْوِ

باب: سجدہ سہو کرتے ہوئے تکبیر کہنا

1260 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الشَّرْحِ قَالَ أُنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٍو وَيُونُسُ وَاللَّيْثُ أَنَّ

1258- أخرجه مسلم في المساجد ومواضع الصلاة، باب السهو في الصلاة والسجود له (الحديث 93). تحفة الاشراف (9171).

1259- الفردية النسائي. تحفة الاشراف (11452).

ابن شہاب أخبرہم عن عبد الرحمن الأعرج أن عبد الله ابن بھینة حدثه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قام في الثلثين من الظهر فلم يجلس فلما قضى صلاته سجدة سجدة كثير في كل سجدة وهو جالس قبل أن يسلم وسجدهما الناس معه مكان ما نسي من الجلوس .

☆☆ حضرت عبداللہ بن محسنہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں دو رکعات پڑھنے کے بعد کھڑے ہو گئے آپ بیٹھے نہیں جب آپ نے نماز مکمل کر لی تو دو مرتبہ سجدہ سہو کیا اور دونوں مرتبہ سجدہ کرتے ہوئے آپ نے تکبیر کہی یہ سجدے آپ نے قعدہ کے دوران سلام پھیرنے سے پہلے کیے تھے آپ کے ہمراہ لوگوں نے بھی یہ دو سجدے کیے یہ اس کا عوض تھا جو آپ بیٹھنا بھول گئے تھے۔

## 29 - باب صفة الجلوس في الركعة التي يقضى فيها الصلاة

باب: جس رکعت کے ذریعے آدمی اپنی نماز کو مکمل کرتا ہے اس کے بعد بیٹھنے کا طریقہ

1261 - أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّورَقِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَنْقُضِي فِيهِمَا الصَّلَاةَ آخِرَ رَجُلَهُ الْيُسْرَى وَقَعَدَ عَلَى شِقِيهِ مُتَوَرِّكًا ثُمَّ سَلَّمَ .

☆☆ حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب ان دو رکعات کو ادا کر لیتے تھے جن کے ذریعے آپ اپنی نماز کو مکمل کرتے تھے تو پھر آپ اپنے بائیں پاؤں کو پیچھے کر کے (یعنی دائیں پاؤں کے نیچے سے نکال کر) اس پہلو

1260- أخرجه البخاری فی الاذان، باب من لم ير التشهد الاول واجباً (الحديث 829) بنحوه، فی السهو، باب ما جاء فی السهو اذا قام من ركعتي الفريضة (الحديث 1224) بنحوه، و باب من يكبر في سجدة السهو (الحديث 1230)، و فی الايمان و النذور، باب اذا حثت ناسياً فی الايمان (الحديث 6670) بنحوه . و أخرجه مسلم فی المساجد و مواضع الصلاة، باب السهو فی الصلاة و السجود له (الحديث 85 و 86) بنحوه . و أخرجه ابو داؤد فی الصلاة، باب من قام من لنتين و لم يتشهد (الحديث 1034 و 1035) بنحوه . و أخرجه الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء فی سجدة السهو قبل التسليم (الحديث 391) . و أخرجه النسائی فی السهو، ما يفعل من قام من اثنتين ناسياً و لم يتشهد (الحديث 1221) بنحوه، و الحديث عند: البخاری فی الاذان، باب التشهد فی الاولى (الحديث 830)، و فی السهو، باب ما جاء فی السهو، باب ما جاء فی اذا قام من ركعتي الفريضة (الحديث 1225) . و مسلم فی المساجد و مواضع الصلاة، باب السهو فی الصلاة و السجود له (الحديث 87) . و النسائی فی التطبيق، باب ترك التشهد الاول (الحديث 1176 و 1177)، و فی السهو، ما يفعل من قام من اثنتين ناسياً و لم يتشهد (الحديث 1222) و ابن ماجه فی اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء فیمن قام من اثنتين ساهياً (الحديث 1206 و 1207) . تحفة الاشراف (9154) .

1261- أخرجه البخاری فی الاذان، باب سنة الجلوس فی التشهد (الحديث 828) بمعناه مطولاً . و أخرجه ابو داؤد فی الصلاة، باب من ذكر التورك في الرابعة (الحديث 963 و 965) بنحوه مطولاً . و أخرجه الترمذی فی الصلاة، باب (منه) (الحديث 304 و 305) مطولاً . و أخرجه ابن ماجه فی اقامة الصلاة و السنة فيها، باب امام الصلاة (الحديث 1061) مطولاً . و الحديث عند: ابی داؤد فی الصلاة، باب من ذكر التورك في الرابعة (الحديث 964) . و النسائی فی التطبيق، باب الاعتدال فی الركوع (الحديث 1038)، و باب فتح اصابع الرجلين فی السجود (الحديث 1100)، و فی السهو، باب رفع اليدين فی القيام الى الركعتين الآخريين (الحديث 1180) . و ابن ماجه فی اقامة الصلاة و السنة فيها، باب افتتاح الصلاة (الحديث 803)، و باب رفع اليدين اليدين اذا ركع و اذا رفع راسه من الركوع (الحديث 862) . تحفة الاشراف (11897) .

کے بل تورک کے طور پر بیٹھتے تھے۔

### شرح

نماز میں تشہد کے دوران بیٹھنے کے بارے میں دو طریقے منقول ہیں:

ایک طریقے کو "افتراش" کہا جاتا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے: آدمی اپنا دایاں پاؤں کھڑا کر دے اور بائیں ٹانگ بچھا کر پنڈلی پر سیرین رکھ کر بیٹھ جائے۔

دوسرا طریقہ: "تورک" والا ہے اس سے مراد یہ ہے: آدمی دائیں پاؤں کو سیدھا کھڑا نہیں کرے گا بلکہ ذرا میڑھا کرے گا اور بائیں ٹانگ کو دائیں پنڈلی کے نیچے سے باہر کی طرف نکال لے گا۔

احناف اس بات کے قائل ہیں: پہلے تشہد اور دوسرے تشہد دونوں میں "افتراش" کے طور پر بیٹھنا سنت ہے۔

جبکہ شوافع اور حنابلہ اس بات کے قائل ہیں آخری تشہد میں تورک کے طور پر بیٹھنا سنت ہے۔ ان کے نزدیک تورک سے

مراد یہی ہے کہ بائیں ٹانگ کو دائیں پنڈلی کے نیچے سے گزار کر دائیں طرف باہر نکال دیا جائے۔

حنابلہ اس بات کے قائل ہیں آخری تشہد میں تورک اس وقت کیا جائے گا جب نماز میں دو تشہد ہوں اس اعتبار سے فجر

کی نماز میں حنابلہ کے نزدیک تورک نہیں کیا جائے گا۔\*

.....

1262 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُثَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَإِذَا جَلَسَ أَضْجَعَ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْيُمْنَى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فِجْذِهِ الْيُسْرَى وَيَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فِجْذِهِ الْيُمْنَى وَعَقَلَتْهُنَّيْنِ الْوُسْطَى وَالْإِبْهَامَ وَأَشَارَ .

☆ ☆ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے آغاز میں رکوع میں جاتے وقت

رکوع سے سر اٹھانے کے وقت رفع یدین کرتے ہوئے دیکھا ہے جب آپ بیٹھتے تھے تو آپ اپنی دائیں ٹانگ کو بچھا دیتے تھے اور بائیں ٹانگ کو کھڑا رکھتے تھے آپ اپنا بائیں ہاتھ بائیں زانو پر اور دایاں ہاتھ دائیں زانو پر رکھتے تھے انگوٹھے اور درمیانی انگلیوں کے ذریعے حلقہ بنا کر (شہادت کی انگلی کے ذریعے) اشارہ کیا کرتے تھے۔

### 30 - باب مَوْضِعِ الدِّرَاعَيْنِ

باب: (قعدہ کے دوران) بازو رکھنے کی جگہ

1263 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ مَيْمُونِ الرَّقِئِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ - وَهُوَ ابْنُ يُونُسَ الْفَرِّيَابِيُّ - قَالَ

\* نفس اللغة الاسلامی: چھٹی فصل: نماز کی سنتیں اور اس کا طریقہ

1262 تقدم في التطبيق؛ باب موضع اليدين عند الجلوس للتحديث الاول (الحديث 1158) .

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ فَأَفْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَوَضَعَ ذِرَاعَيْهِ عَلَى فِخْذَيْهِ وَأَشَارَ بِالسَّبَابَةِ يَدْعُو بِهَا .

☆☆ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے دوران قعدہ کی حالت میں دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بائیں ٹانگ کو بچھا دیا تھا اور اپنے دونوں بازو اپنے زانو پر رکھے تھے آپ نے شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کرتے ہوئے دعا مانگی تھی (یعنی شہد کے کلمات پڑھے تھے)۔

### 31 - باب مَوْضِعِ الْمِرْفَقَيْنِ

باب: (قعدہ کے دوران) کہنیاں رکھنے کی جگہ

1264 - أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ أَبَانَا بَشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كَلْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ قُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ إِلَى صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَصِلِي فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى حَادَا أَذُنَيْهِ ثُمَّ أَخَذَ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَهُمَا مِثْلَ ذَلِكَ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا مِثْلَ ذَلِكَ فَلَمَّا سَجَدَ وَضَعَ رَأْسَهُ بِذَلِكَ الْمَنْزِلِ مِنْ يَدَيْهِ ثُمَّ جَلَسَ فَأَفْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فِخْذِهِ الْيُسْرَى وَحَدَّ مِرْفَقَهُ الْأَيْمَنِ عَلَى فِخْذِهِ الْيُمْنَى وَقَبَضَ ثُنْتَيْنِ وَحَلَّقَ وَرَأَيْتُهُ يَقُولُ هَكَذَا وَأَشَارَ بِبِشْرٍ بِالسَّبَابَةِ مِنَ الْيُمْنَى وَحَلَّقَ الْإِبْهَامَ وَالْوَسْطَى .

☆☆ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے آپ نے کس طرح نماز ادا کی تھی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تھے آپ نے قبلہ کی طرف رخ کیا تھا پھر آپ نے دونوں ہاتھ کانوں تک بلند کیے تھے پھر آپ نے دائیں ہاتھ کے ذریعے بائیں ہاتھ (یعنی کلائی) کو پکڑ لیا تھا پھر جب آپ رکوع میں جانے لگے تو آپ نے اسی طرح رفع یدین کیا پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھے جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو اسی طرح رفع یدین کیا جب آپ سجدے میں گئے تو آپ نے اپنا سر زمین پر رکھا اور اپنے ہاتھوں کے مقابلے میں اسی جگہ پر رکھا (جہاں تک آپ نے رفع یدین کیا تھا یعنی آپ کے دونوں ہاتھ چہرے کے مقابلے میں تھے) پھر آپ تشریف فرما ہوئے تو آپ نے اپنی بائیں ٹانگ کو بچھا لیا اور آپ نے اپنے بائیں ہاتھ کو بائیں زانو پر رکھا اور دائیں کہنی کو دائیں زانو پر رکھا پھر آپ نے اپنی انگلیاں بند کر کے ان کے ذریعے حلقہ بنایا اور میں نے آپ کو اسی طرح اشارہ کرتے ہوئے دیکھا۔

بشر نامی راوی نے دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کیا اور انگوٹھے اور بقیہ انگلیوں کے ذریعے حلقہ بنایا

تھا۔

## 32 - باب مَوْضِعِ الْكُفَّيْنِ

باب: (تعدہ کے دوران) ہتھیلیاں رکھنے کی جگہ

1265 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي مَرْثَمٍ - شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ - ثُمَّ لَقِيْتُ الشَّيْخَ فَقَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ أَبِي عُمَرَ فَقَلَّبْتُ الْحَصَى فَقَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ لَا تَقْلِبِ الْحَصَى لِإِنَّ تَقْلِيْبَ الْحَصَى مِنَ الشَّيْطَانِ وَالْفَعْلُ كَمَا رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ . فُلْتُ وَكَيْفَ رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ قَالَ هَكَذَا وَنَصَبَ الْيُمْنَى وَأَضْجَعَ الْيُسْرَى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى لِحْيِهِ الْيُمْنَى وَيَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى لِحْيِهِ الْيُسْرَى وَأَشَارَ بِالسَّبَابَةِ .

☆☆☆ علی بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں نماز ادا کی میں نے (نماز کے دوران) کنکریوں کو الٹا پلٹا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے فرمایا: تم (نماز کے دوران) کنکریاں نہ الٹا یا کرو کیونکہ (نماز کے دوران) کنکریاں الٹانا شیطانی کام ہے تم ویسا ہی کیا کرو جیسا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا ہے۔ (راوی کہتے ہیں:) میں نے دریافت کیا کہ آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا کرتے ہوئے دیکھا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: (اس طرح کرتے ہوئے) دیکھا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دائیں پاؤں کو کھڑا کیا بائیں ٹانگ کو بچھا دیا بائیں ہاتھ بائیں زانو پر رکھا اور دایاں ہاتھ دائیں زانو پر رکھا اور شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کیا۔

شرح

اس روایت سے پہلے کی دو روایات اور اس کے بعد آگے آنے والی چند روایات کا بنیادی موضوع یہ ہے: جب آدمی نماز کے دوران تشہد میں بیٹھے گا اس وقت ہاتھ کے رکھنے کی صورت کیا ہوگی؟ اور تشہد میں کلمہ شہادت پڑھتے وقت اشارہ کیا جائے گا یا نہیں کیا جائے گا؟ اگر کیا جائے گا تو کون سی انگلی کے ذریعے کیا جائے گا؟

اس موضوع پر بحث کرتے ہوئے مشہور جناب فقیہ شیخ ابن قدامہ تحریر کرتے ہیں:

(ماتن فرماتے ہیں:) پھر وہ شخص اپنی بائیں ہتھیلی بائیں زانوں پر رکھے گا اور دائیں ہتھیلی کو دائیں زانوں پر رکھے گا وہ اپنے انگوٹھے اور درمیانی انگلی (یعنی شہادت کی انگلی کے ساتھ والی انگلی) کے ذریعے حلقہ بنا کر شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کرے گا۔

(ابن قدامہ متن کے ان الفاظ کی وضاحت کرتے ہیں) ان میں یہ حکم بھی شامل ہے کہ نمازی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ جب وہ تشہد کے لئے بیٹھے گا تو اپنا بائیں ہاتھ اپنے زانوں پر رکھے گا۔ اس طرح کہ اس کی انگلیاں کھلی ہوئی ہوں اور وہ ایک

دوسرے کے ساتھ ملی ہوئی ہوں۔ ان کا رخ قبلہ کی طرف ہونا چاہئے۔

اسی طرح وہ اپنا دایاں ہاتھ اپنے دائیں زانوں پر رکھے گا اور اس میں سب سے چھوٹی اور اس کے ساتھ والی انگلی کو سمیٹ لے گا اور انگوٹھے اور شہادت کے ساتھ والی درمیانی انگلی کے ذریعے حلقہ بنائے گا اور پھر شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کرے گا یہ وہ انگلی ہے جو انگوٹھے کے ساتھ ہوتی ہے۔

اس کے بعد ابن قدامہ نے اس کی تائید میں روایات نقل کی ہیں جن میں سے چند ایک روایات کا تذکرہ امام نسائی رحمہ اللہ نے بھی یہاں کر دیا ہے۔

.....

### 33 - باب قَبْضِ الْأَصَابِعِ مِنَ الْيَمْنَى دُونَ السَّبَابَةِ

باب: (قعدہ کے دوران) شہادت کی انگلی کے علاوہ باقی سب انگلیوں کو سمیٹ لینا

1266 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ وَأَنَا أَعْبْتُ بِالْحَصَى فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ نَهَانِي وَقَالَ اصْنَعْ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ. قُلْتُ وَكَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ قَالَ كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ كَفَّهُ الْيَمْنَى عَلَى فِخْدِهِ وَقَبْضَ - يَعْنِي أَصَابِعَهُ كُلَّهَا - وَأَشَارَ بِأَصْبُعِهِ الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى فِخْدِهِ الْيُسْرَى.

☆☆ علی بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے نماز کے دوران کنکریوں کو الٹ پلٹ کرتے ہوئے دیکھا جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو انہوں نے مجھے ایسا کرنے سے منع کیا اور ارشاد فرمایا: تم ویسا ہی کیا کرو جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے میں نے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح کیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران جب قعدہ میں بیٹھتے تھے تو آپ دائیں ہاتھ کو دائیں زانو پر رکھتے تھے اور اسے سمیٹ لیتے تھے یعنی اس کی انگلیوں کو سمیٹ لیتے تھے اور پھر آپ انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی یعنی (شہادت کی انگلی) کے ذریعے اشارہ کرتے تھے جبکہ آپ اپنی بائیں ہتھیلی کو بائیں زانوں پر رکھتے تھے۔

### 34 - باب قَبْضِ الشِّتَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الْيَمْنَى وَعَقْدِ الْوُسْطَى وَالْإِبْهَامِ مِنْهَا

باب: دائیں ہاتھ کی (چھوٹی) دو انگلیوں کو اور درمیانی انگلی اور انگوٹھے کے ذریعے حلقہ بنانا

1267 - أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّ وَائِلَ بْنَ حُجْرٍ قَالَ قُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ إِلَى صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يُصَلِّي لَنْظُرْتُ إِلَيْهِ فَوَصَفَ قَالَ ثُمَّ قَعَدَ وَافْتَرَشَ وَجِلَّهُ الْيُسْرَى وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى فِخْدِهِ وَرُكْبَتِهِ الْيُسْرَى

1266-تقدم في التطبيق، باب موضع البصر في التشهد (الحديث 1159).

1267-تقدم في الافتتاح، باب موضع اليمين من الشمال من الصلاة (الحديث 888).

وَجَعَلَ حَدَّ مِرْفَقِهِ الْيَمَنِ عَلَى فِعْلِهِ الْيُمْنَى ثُمَّ قَبَضَ النَّعْتَيْنِ مِنْ أَصَابِعِهِ وَخَلَّقَ حَلَقَةً لَمْ تَلْعَ أَصْبَعَهُ لَرَأَيْتَهُ يُحَرِّكُهَا يَدْعُو بِهَا . مُخْتَصَرٌ .

☆☆ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے یہ سوجھا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ضرور جائزہ لوں گا کہ آپ کس طرح نماز ادا کرتے ہیں؟ میں نے آپ کا جائزہ لیا (پھر اس کے بعد اس روایت کو بیان کرتے ہوئے) حضرت وائل رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اپنی بائیں ٹانگ کو بچھایا، آپ نے اپنی بائیں ہتھیلی کو اپنے بائیں زانوں پر رکھا اور بائیں گھٹنے پر رکھا، جبکہ دائیں کہنی کو دائیں زانو پر رکھتے ہوئے آپ نے چھوٹی دو انگلیوں کو سمیٹ لیا اور پھر حلقہ بنا کر شہادت کی انگلی کو اٹھایا، میں نے آپ کو اس انگلی کو حرکت دیتے ہوئے اور اس کے ہمراہ دعا مانگتے ہوئے دیکھا۔  
(امام نسائی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:) یہ روایت مختصر ہے۔

### 35 - باب بَسْطِ الْيُسْرَى عَلَى الرُّكْبَةِ

باب: دائیں بازو کو گھٹنے پر رکھنا

1268 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَرَفَعَ أَصْبَعَهُ الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ فَدَعَا بِهَا وَيَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ بِاسِطْهَا عَلَيْهَا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران جب بیٹھتے تھے تو آپ اپنے دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں پر رکھ لیتے تھے، آپ انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی کو اٹھاتے تھے اور اس کے ہمراہ دعا کرتے تھے جبکہ آپ کا بایاں ہاتھ آپ کے بائیں گھٹنے پر ہوتا تھا، آپ نے اسے بچھایا ہوا ہوتا تھا۔

1269 - أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي زِيَادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُشِيرُ بِأَصْبَعِهِ إِذَا دَعَا وَلَا يُحَرِّكُهَا .

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَزَادَ عَمْرُو قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو كَذَلِكَ وَيَتَحَامَلُ بِيَدِهِ الْيُسْرَى عَلَى رِجْلِهِ الْيُسْرَى .

☆☆ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے ہوئے انگلی کے ذریعے اشارہ کرتے تھے لیکن آپ اسے حرکت نہیں دیتے تھے۔

1268- أخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب صلة الجلوس في الصلاة و كيفية وضع اليدين على الفخذين (الحديث 114) .  
وأخرجه الترمذی في الصلاة، باب ما جاء في الإشارة في العشاء (الحديث 294) . وأخرجه ابن ماجه في إمامة الصلاة و السنة فيها، باب الإشارة في العشاء (الحديث 913) . تحفة الاشراف (8128) .

1269- أخرجه ابو داود في الصلاة، باب الإشارة في العشاء (الحديث 989 و 990) . تحفة الاشراف (5264) .

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح دعا مانگتے ہوئے دیکھا ہے آپ نے اپنا بایاں دست مبارک بائیں ٹانگ پر رکھا ہوا تھا۔

### 36 - باب الإِشَارَةِ بِالْأَصْبُعِ فِي التَّشْهِيدِ

باب: تشہد میں انگلی کے ذریعے اشارہ کرنا

1270 - أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمَّارِ الْمُوصِلِيِّ عَنِ الْمُعَاظِيِّ عَنِ عِصَامِ بْنِ قَدَامَةَ عَنْ مَالِكٍ - وَهُوَ ابْنُ نُمَيْرٍ الْخُزَاعِيُّ - عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاصِعًا يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فِخْذِهِ الْيُمْنَى فِي الصَّلَاةِ وَيُشِيرُ بِأَصْبُعِهِ .

☆ ☆ مالک بن نمیر خزاعی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے دوران اپنا دایاں ہاتھ اپنے دائیں زانو پر رکھے دیکھا ہے آپ اپنی انگلی کے ذریعے اشارہ کر رہے تھے۔

### 37 - باب النَّهْيِ عَنِ الْإِشَارَةِ بِأَصْبُعَيْنِ وَبِأَيْ أُصْبُعٍ يُشِيرُ

باب: دو انگلیوں کے ذریعے اشارہ کرنے کی ممانعت اور کون سی انگلی کے ذریعے اشارہ کیا جائے؟

1271 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَيْسَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَدْعُو بِأَصْبُعَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَحِذْ أَحِذْ" .

☆ ☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص دو انگلیوں کے ذریعے (اشارہ کرتے ہوئے) دعا مانگ رہا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک کے ذریعے کرو ایک کے ذریعے کرو۔

شرح

اس بات پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے کہ تشہد کے دوران کلمہ شہادت پڑھتے وقت اشارہ کرتے ہوئے ایک انگلی کے ذریعے اشارہ کیا جائے گا اور وہ شہادت کی انگلی ہے۔

.....

1272 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "وَأَنَا أَدْعُو بِأَصَابِعِي" فَقَالَ "أَحِذْ أَحِذْ" .

1270 - أخرجه أبو داود في الصلاة ، باب الإشارة في التشهد (الحديث 991) بمعناه . و أخرجه النسائي في السهو ، باب احشاء السبابة في الإشارة (الحديث 1273) بمعناه . و أخرجه ابن ماجه في الامة الصلاة ، باب الإشارة في التشهد (الحديث 911) . تحفة الاشراف (11710) .

1271 - أخرجه الترمذی في الدعوات ، باب 105 . (الحديث 3557) . تحفة الاشراف (12865) .

1272 - أخرجه أبو داود في الصلاة ، باب الدعاء (الحديث 1499) . تحفة الاشراف (3850) .



وَأَشَارَ بِالسَّبَابَةِ .

☆☆ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرنے میں اس وقت اپنی انگلیوں کے ذریعے اشارہ کر کے دعا مانگ رہا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک کے ذریعے کرو ایک کے ذریعے کرو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت کی انگلی کی طرف اشارہ کیا۔

## 38 - بَابِ إِحْنَاءِ السَّبَابَةِ فِي الْإِشَارَةِ

باب: اشارہ کے دوران شہادت کی انگلی کو جھکا دینا

1273 - أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الصُّوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ قَدَامَةَ الْجَدَلِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ نَمِيرٍ الْخَزَاعِيُّ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا فِي الصَّلَاةِ وَاضِعًا ذِرَاعَهُ الْيُمْنَى عَلَى فِخْذِهِ الْيُمْنَى رَافِعًا أُصْبُعَهُ السَّبَابَةَ قَدْ أَخْنَاهَا شَيْئًا وَهُوَ يَدْعُو .

☆☆ حضرت مالک بن نمیر خزاعی بیان کرتے ہیں ان کے والد نے انہیں یہ حدیث بتائی ہے ان کے والد نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے دوران قعدہ کی حالت میں دیکھا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دایاں ہاتھ اپنے دائیں زانو پر رکھا ہوا تھا آپ نے اپنی شہادت کی انگلی کو اٹھایا ہوا تھا آپ نے پھر اسے کچھ نیچے کیا اور آپ دعا مانگ رہے تھے۔

## 39 - بَابِ مَوْضِعِ الْبَصْرِ عِنْدَ الْإِشَارَةِ وَتَحْرِيكِ السَّبَابَةِ

باب: اشارہ کے وقت نگاہ رکھنے کی جگہ اور انگلی کو حرکت دینا

1274 - أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَعَدَ فِي الشَّهَادَةِ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى فِخْذِهِ الْيُسْرَى وَأَشَارَ بِالسَّبَابَةِ لَا يُجَاوِزُ بَصْرَةَ إِشَارَتِهِ .

☆☆ عامر بن عبد اللہ اپنے والد (حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب قعدہ میں تشریف فرما ہوتے تھے تو آپ اپنا بائیں ہاتھ بائیں زانو پر رکھتے تھے اور انگلی کے ذریعے اشارہ کرتے تھے آپ کی نگاہ اس وقت اشارہ پر ہوتی تھی۔

شرح

نماز کے دوران نمازی کی نظر کہاں ہونی چاہئے؟ اس موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے امام ابو جعفر طحاوی تحریر کرتے ہیں۔

1273-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب الاشارة في التشهد (الحديث 991) . والحديث عند: النسائي في السهو، باب الاشارة بالا صغ في التشهد (الحديث 1270) . وابن ماجه في القامة الصلاة و السنة فيها، باب الاشارة في التشهد (الحديث 911) . تحفة الاشراف (11710) .

1274-اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب صفة الجلوس في الصلاة و كيفية وضع اليدين على الفخذين (الحديث 112 و 113) مختصراً . و اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب الاشارة في التشهد (الحديث 988) مختصراً . تحفة الاشراف (5263) .

ہمارے اصحاب (فقہائے احناف) کہتے ہیں، سفیان ثوری، حسن بن حی اور امام شافعی رحمہم اللہ اس بات کے قائل ہیں: مستحب یہ ہے: آدمی کی نظر اس کے سجدے کی جگہ ہونی چاہئے۔  
جبکہ امام مالک رحمہم اللہ یہ فرماتے ہیں: آدمی کی نظر قبلہ کی سمت ہونی چاہئے۔  
شریک بن عبداللہ فرماتے ہیں: قیام کے دوران سجدے کی جگہ پر ہونی چاہئے رکوع میں قدموں کی طرف ہونی چاہئے۔  
سجدے کے دوران ناک پر ہونی چاہئے اور قعدہ کے دوران گود میں ہونی چاہئے۔\*

.....

#### 40 - باب النهی عن رفع البصر إلى السماء عند الدعاء في الصلاة

باب: نماز کے دوران دعا مانگتے ہوئے آسمان کی طرف نگاہ اٹھانے کی ممانعت

1275 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ عَنْ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لِيَنْتَهِينَ أَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِ أَبْصَارِهِمْ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ إِلَى السَّمَاءِ أَوْ لِيُخَطَفْنَ أَبْصَارُهُمْ".

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"نماز کے دوران لوگ دعا مانگتے وقت آسمان کی طرف نگاہ اٹھانے سے باز آ جائیں ورنہ ان کی بینائی رخصت ہو جائے

گی۔

شرح

امام نسائی رحمہم اللہ نے یہاں جو روایت نقل کی ہے یہ روایت امام بخاری رحمہم اللہ نے اپنی "صحیح" میں بھی نقل کی ہے۔ اس کی شرح کرتے ہوئے صحیح بخاری کے شارح علامہ ابن بطلال رحمہم اللہ تحریر کرتے ہیں۔

"فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ نماز کے دوران آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھنا مکروہ ہے۔"

ابن سیرین نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھ لیتے تھے یہاں تک کہ یہ آیت

نازل ہوگئی۔

"وہ لوگ اپنی نمازوں میں خشوع اختیار کرتے ہیں۔"

تو اس آیت کے نازل ہو جانے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر جھکا کر رکھتے تھے اور آسمان کی طرف نہیں اٹھاتے تھے۔\*

اسی حدیث کی شرح کرتے ہوئے حافظ بدر الدین محمود عینی نے یہ بات تحریر کی ہے: نماز کے دوران آسمان کی طرف نگاہ

\* مختصر اختلاف العلماء (مسئلہ) نمازی کی نظر کہاں ہونی چاہئے

1275- أخرجه مسلم في الصلاة، باب النهي عن رفع البصر إلى السماء في الصلاة (الحدیث 118). مجلة الإشراف (13631).

\* شرح ابن بطلال رحمہم اللہ کتاب: لہار کے طریقے سے متعلق ابواب، باب: نماز کے دوران آسمان کی طرف نگاہ اٹھانا

اٹھا کر دیکھنے کے کر وہ ہونے پر سب کا اتفاق ہے۔ بعض حضرات کے نزدیک اس صورت میں نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ تاہم ان کا یہ قول صحیح نہیں ہے۔\*\*

## 41- باب إيجاب التَّشَهُدِ

باب: تشہد کو واجب قرار دینا

1276- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو عُبَيْدٍ اللَّهِ الْمَخْزُومِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ وَمَنْصُورٍ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا نَقُولُ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ أَنْ يُفْرَضَ التَّشَهُدُ السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ السَّلَامُ عَلَى جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا تَقُولُوا هَكَذَا فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ السَّلَامُ وَلَكِنْ قُولُوا التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ."

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تشہد (کے کلمات) فرض ہونے سے پہلے ہم لوگ نماز میں یہ پڑھا کرتے تھے:

"اللہ تعالیٰ پر سلام ہو! حضرت جبریل پر سلام ہو! حضرت میکائیل پر سلام ہو!"۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اس طرح نہ پڑھو، کیونکہ اللہ تعالیٰ تو خود سلامتی عطاء کرنے والا ہے، تم اس طرح پڑھو:

"ہر طرح کی زبانی، جسمانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں، اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں، ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی سلام ہو! میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔"

\*\* عمدة القاری، کتاب نماز سے متعلق ابواب، باب: نماز کے دوران آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کے دیکھنا۔

1276- أخرجه البخاری فی الاذان، باب التَّشَهُدِ فِي الْآخِرَةِ (الحديث 831)، و باب ما يتخير من الدعاء بعد التَّشَهُدِ (الحديث 835)، وفي الاستئذان، باب السلام اسم من أسماء الله تعالى (الحديث 6230)، و في الدعوات، باب الدعاء في الصلاة (الحديث 6328) و يخرجہ مسلم فی الصلاة، باب التَّشَهُدِ فِي الصَّلَاةِ (الحديث 55 و 56 و 57 و 58) . و أخرجه ابو داؤد فی الصلاة، باب التَّشَهُدِ (الحديث 968) . و أخرجه النسائی فی السہو، باب كيف التَّشَهُدِ (1278)، و باب تخيير الدعاء بعد الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 1297) و أخرجه ابن ماجه فی اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في التَّشَهُدِ (الحديث 899) و الحديث عند: النسائی فی التطبيق كيف التَّشَهُدِ الاول (الحديث 1164 و 1169) . تحفة الاشراف (9245 و 9296) .

## شرح

اس کے بعد آنے والی چند ایک روایات ”تشہد“ کے بارے میں ہیں۔

تشہد کے بارے میں حکم یہ ہے: تشہد کی مقدار میں قعدہ کرنا احناف کے نزدیک فرض ہے۔ خواہ آدمی اس دوران تشہد کے کلمات پڑھے یا تشہد کے کلمات نہ پڑھے۔

جبکہ آخری قعدہ کے دوران تشہد کے کلمات پڑھنا احناف کے نزدیک واجب ہے جیسا کہ علامہ حسن بن عمار شرنبلالی نے ”نور الايضاح“ میں نماز کے واجبات میں اس بات کا تذکرہ کیا ہے۔

اگلا مسئلہ یہ ہے: تشہد کے کلمات کا حکم کیا ہے؟

اس موضوع پر بحث کرتے ہوئے ابن قدامہ نے تشہد کے وہی کلمات نقل کئے ہیں جو امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں اس حدیث میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کئے ہیں۔

ان کلمات کو نقل کرنے کے بعد ابن قدامہ تحریر کرتے ہیں:

یہ وہ تشہد ہے جس کی تعلیم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو دی تھی۔

ہمارے امام (احمد بن حنبل) کے نزدیک تشہد کے یہی کلمات مختار ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور ان کے بعد آنے والے تابعین میں سے اکثر اہل علم کے نزدیک اسی کو اختیار کیا جائے گا۔ یہ

بات امام ترمذی نے بیان کی ہے۔

سفیان ثوری، اسحاق بن راہویہ، امام ابو ثور اہل رائے یعنی (فقہائے احناف) اور مشرق کے رہنے والے اکثر حضرات اسی

تشہد کے قائل ہیں۔

جبکہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تشہد کے افضل ترین کلمات وہ ہیں جو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول

ہیں۔

اس کے بعد ابن قدامہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول تشہد کے کلمات کا ابتدائی حصہ نقل کرنے کے بعد یہ بات

نقل کی ہے۔ اس کے بعد کے تمام کلمات حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول تشہد کی مانند ہیں۔

امام شافعی فرماتے ہیں: تشہد کے افضل ترین کلمات وہ ہیں جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہیں۔

اس کے بعد ابن قدامہ نے اس کے الفاظ نقل کئے ہیں۔

اس کے بعد ابن قدامہ تحریر کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت ”متفق علیہ“ ہے اور اس

کے بارے میں امام ترمذی نے یہ فرمایا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت دیگر حوالوں سے بھی منقول

ہے۔

اور تشہد کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول یہ سب سے زیادہ مستند حدیث ہے۔

تشہد کے ان کلمات کو نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی نقل کیا ہے اور اکثر اہل علم کا معمول اس کے مطابق ہے لہذا اس کو اختیار کرنا اور اس کو مقدم قرار دینا متعین ہو جائے گا۔

جہاں تک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت کا تعلق ہے تو انہوں نے یہ روایت نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے نقل نہیں کی ہے بلکہ یہ ان کا اپنا قول ہے اور اکثر اہل علم کا عمل اس کے برخلاف ہے تو پھر اجماع کیسے ہو سکتا ہے؟\*

.....

## 42 - باب تَعْلِيمِ التَّشْهَدِ كَتَعْلِيمِ السُّورَةِ مِنَ الْقُرْآنِ

باب: تشہد (کے کلمات) کی اسی طرح تعلیم دینا جس طرح قرآن کی کسی سورت کی تعلیم دی جاتی ہے

1277 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْلَمُنَا التَّشْهَدَ كَمَا يَعْلَمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ تشہد کے کلمات اسی طرح سکھایا کرتے تھے جس طرح آپ ہمیں قرآن کی کوئی سورت سکھایا کرتے تھے۔

## 43 - باب كَيْفَ التَّشْهَدُ

باب: تشہد (کس طرح) پڑھا جائے گا؟

1278 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ - وَهُوَ ابْنُ عِيَّاضٍ - عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ السَّلَامُ فَإِذَا قَعَدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ لِيَتَخَيَّرَ بَعْدَ ذَلِكَ مِنَ الْكَلَامِ مَا شَاءَ ."

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ (بن مسعود) بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"اللہ تعالیٰ تو خود سلامتی عطاء کرنے والا ہے تو جب کوئی شخص (نماز کے دوران) قعدہ میں بیٹھے تو وہ یہ پڑھے:

"ہر طرح کی زبانی، جسمانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں اے نبی! آپ پر سلام ہو اللہ تعالیٰ کی

رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں، ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر بھی سلام ہو! میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ اللہ

\* المعنی لابن قدامہ کتاب: نماز کا بیان، تشہد اور اس کے بارے میں روایات

1277-تقدم فی التطبيق، نوع آخر من التشهد (الحديث 1173) .

1278-تقدم فی التطبيق، كيف التشهد الاول (الحديث 1169) .

تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور اس بات کی بھی گواہی دیتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔“

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) اس کے بعد آدمی کو اختیار ہے، وہ جو چاہے کلام کرے (یعنی جو چاہے دعا مانگ لے)۔

#### 44 - باب نَوْعِ الْاَحْرَمِ مِنَ الشَّهِيدِ

##### باب: تشہد کی ایک اور قسم

1279 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ ح وَابْنِ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ حِطَّانِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ الْأَشْعَرِيَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَظَّنَا فَعَلَّمَنَا سُنتَنَا وَبَيَّنَّ لَنَا صَلَاتَنَا فَقَالَ "إِذَا قُمْتُمْ فِي الصَّلَاةِ فَأَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ ثُمَّ لِيَوْمَتِكُمْ أَحَدُكُمْ فَإِذَا كَثُرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَالَ (وَلَا الضَّالِّينَ) فَقُولُوا آمِينَ يُجِبْكُمْ اللَّهُ ثُمَّ إِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوا وَارْكَعُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَرُكِعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ." قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "فَتِلْكَ بِتِلْكَ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ إِذَا كَبَّرَ وَمَسَّحَ فَكَبِّرُوا وَاسْجُدُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ." قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "فَتِلْكَ بِتِلْكَ وَإِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ قَوْلِ أَحَدِكُمْ أَنْ يَقُولَ التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ."

☆ ☆ حطان بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے نبی اکرم ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے سنت کی تعلیم دی اور نماز کا طریقہ بیان کیا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو جاؤ تو اپنی صفیں درست کر لو پھر کوئی ایک شخص تمہاری امامت کرے جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو جب وہ "وَلَا الضَّالِّينَ" کہے تو تم آمین کہو اللہ تعالیٰ تمہاری دعا کو قبول کرے گا جب وہ تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں چلا جائے تو تم بھی تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں چلے جاؤ امام کو تم سے پہلے رکوع میں جانا چاہیے اور تم سے پہلے اٹھنا چاہیے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ اس کے بدلے میں ہو جائے گا۔ جب امام سمع اللہ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم رَبَّنَا وَكَذَلِكَ الْحَمْدُ کہو۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی زبانی یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

1279 - أخرجه مسلم في الصلاة، باب الشاهد في الصلاة، الحديث 62 و 63 و 64، مطبوعاً، وأخرجه أبو داود في الصلاة، باب الشاهد، الحديث 972 و 973، مطبوعاً، وأخرجه النسائي في المنطق، باب قول ربنا ولك الحمد، الحديث 1063، مطبوعاً، ونوع آخر من الشاهد، الحديث 1171، مطبوعاً، ونوع آخر من الشاهد، الحديث 1172، مطبوعاً، وأخرجه ابن ماجه في الامعة الصلاة، باب ما جاء في الشاهد، الحديث 901، مطبوعاً، والحديث عند: النسائي في الامامة، مناقرة الامام، الحديث 829، وابن ماجه في الامعة الصلاة، باب ما جاء في الشاهد، باب اذا قرأ الامام فاتصوا، الحديث 847، نسخة المشراف (8987).

”جو اس کی حمد بیان کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی حمد سن لیتا ہے“

پھر جب امام تکبیر کہتے ہوئے سجدہ میں چلا جائے، تم لوگ بھی تکبیر کہتے ہوئے سجدہ میں چلے جاؤ، امام کو تم سے پہلے سجدے میں جانا چاہیے اور تم سے پہلے سجدے سے سر اٹھانا چاہیے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ اس کے مقابلے میں ہوگا، پھر جب قعدہ کا وقت ہو تو تم لوگ یہ پڑھو:

”ہر طرح کی زبانی، جسمانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں، اے نبی! آپ پر سلام ہو! اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں، ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر بھی سلام ہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“

#### 45 - باب نَوْعِ الْآخِرِ مِنَ التَّشْهِدِ

باب: تشہد کی ایک اور قسم

1280 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّمَنُ بْنُ نَابِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشْهِدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ "بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَسْأَلُ اللَّهَ الْجَنَّةَ وَأَعُوذُ بِهِ مِنَ النَّارِ."

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَا نَعْلَمُ أَحَدًا تَابَعَ أَيُّمَنُ بْنُ نَابِلٍ عَلَىٰ هَذِهِ الرِّوَايَةِ وَأَيُّمَنُ عِنْدَنَا لَا بَأْسَ بِهِ وَالْحَدِيثُ خَطَأٌ وَبِاللَّهِ التَّوْفِيقُ .

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ ہمیں تشہد کے کلمات اسی طرح تعلیم دیا کرتے تھے جس طرح آپ ہمیں قرآن کی کوئی سورت تعلیم دیا کرتے تھے (وہ کلمات یہ ہیں):

”اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی مدد سے (میں یہ کہتا ہوں) کہ ہر طرح کی زبانی، جسمانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں، اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں، ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو، میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں، میں اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور جہنم سے اس کی پناہ مانگتا ہوں۔“

امام نسائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہمارے علم کے مطابق کسی بھی شخص نے اس روایت میں ایمن بن نابل کی متابعت نہیں کی

ہے۔ جبکہ ہمارے نزدیک ایمن نامی راوی میں کوئی حرج نہیں ہے تاہم اس حدیث میں غلطی پائی جاتی ہے باقی توفیق اللہ تعالیٰ کی مدد سے ہی حاصل ہوتی ہے۔

## 46 - باب السَّلَامِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم ﷺ پر سلام بھیجنا

1281 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ الْوَرَّاقُ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدٍ ح وَأَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ زَادَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ فِي الْأَرْضِ يُبَلِّغُونِي مِنْ أُمَّتِي السَّلَامَ."

☆☆ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: "اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے زمین میں سیر کرتے رہتے ہیں جو میری امت کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں۔"

شرح

اس روایت میں امام نسائی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے کی فضیلت کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ بات بیان کی ہے: اللہ تعالیٰ نے کچھ فرشتے اس کام کے لئے مخصوص کئے ہیں جو زمین میں گھومتے پھرتے رہتے ہیں اور جب نبی اکرم ﷺ کی امت کا کوئی فرد آپ ﷺ کی خدمت میں ہدیہ درود و سلام پیش کرتا ہے تو وہ فرشتے اس درود کو نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیتے ہیں۔

.....

## 47 - باب فَضْلِ التَّسْلِيمِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم ﷺ پر سلام بھیجنے کی فضیلت

1282 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ الْكَوْسَجُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ قَالَ قَالَ قَدِيمٌ عَلَيْنَا سُلَيْمَانُ مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ زَمَنَ الْحَجَّاجِ فَحَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ وَالْبُشَيْرِيُّ فِي وَجْهِهِ فَقُلْنَا إِنَّا لَنَرَى الْبُشَيْرِيَّ فِي وَجْهِكَ .  
فَقَالَ "إِنَّهُ آتَانِي الْمَلِكُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ رَبَّكَ يَقُولُ أَمَا يُرْضِيكَ أَنَّهُ لَا يُصَلِّي عَلَيْكَ أَحَدٌ إِلَّا صَلَّيْتُ

1281- الفردية النسائي . تحفة الاشراف (9204) .  
1282- الفردية النسائي ، وسياتى فى السهو ، باب الفضل فى الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم ( الحديث 1294 ) . تحفة الاشراف



عَلَيْهِ عَشْرًا وَلَا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ أَحَدٌ إِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا .“

☆☆ سائب نامی راوی بیان کرتے ہیں حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے غلام سلیمان حجاج کے زمانہ حکومت میں ہمارے پاس آئے اور انہوں نے عبد اللہ بن ابوظلمہ کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے یہ بات بیان کی ہے ایک دن نبی اکرم ﷺ تشریف لائے تو آپ کے چہرے سے خوشی کے تاثرات عیاں تھے ہم نے عرض کی: ہم آپ کے چہرے پر خوشی کے تاثرات دیکھ رہے ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس ایک فرشتہ آیا اور وہ بولا: اے حضرت محمد ﷺ! آپ کے پروردگار نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کیا آپ اس بات سے راضی نہیں ہیں جو شخص آپ ﷺ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا میں اس پر دس رحمتیں نازل کروں گا اور جو شخص آپ پر ایک مرتبہ سلام بھیجے گا میں اس پر دس مرتبہ سلام بھیجوں گا۔

...—...—...—...

## 48 - باب التَّحْمِيدِ وَالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز کے دوران اللہ تعالیٰ کی عظمت و بڑائی بیان کرنا اور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنا

1283 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شَرِيحٍ عَنْ أَبِي هَانِئٍ أَنَّ أَبَا عَلِيٍّ الْجَنْبِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ فَضَالََةَ بْنَ عُبَيْدٍ يَقُولُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُو فِي صَلَاتِهِ لَمْ يُسَجِّدِ اللَّهَ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "عَجَلْتَ أَيُّهَا الْمُصَلِّي .“ ثُمَّ عَلَّمَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُصَلِّي فَمَجَّدَ اللَّهَ وَحَمِدَهُ وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اذْعُ نَجَبٌ وَسَلُّ نَعَطٌ .“

☆☆ حضرت فضالہ بن عبید اللہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو نماز کے دوران دعا کرتے ہوئے سنا اس نے اس دعا میں نہ تو اللہ تعالیٰ کی بزرگی بیان کی اور نہ ہی نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے نمازی! تم نے جلد بازی کا مظاہرہ کیا ہے پھر نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو تعلیم دیا (کہ دعا کس طرح مانگی جاتی ہے) ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو سنا جس نے نماز پڑھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بزرگی بیان کی اس کی حمد بیان کی پھر اس نے نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم دعا مانگو تمہاری دعا قبول ہوگی تم سوال کرو تمہیں دیا جائے گا۔

شرح

اس روایت میں نماز کے دوران درود بھیجنے کا تذکرہ ہے۔

نماز کے دوران درود شریف پڑھنے کا حکم کیا ہے؟ اس بارے میں فقہاء کے مابین اختلاف پایا جاتا ہے۔

احناف اس بات کے قائل ہیں: نماز کے دوران درود ابراہیمی پڑھنا سنت ہے۔

مالکیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں، دوسرے قعدہ میں تشهد پڑھ لینے کے بعد نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنا سنت ہے۔

شوافع اور حنابلہ اس بات کے قائل ہیں آخری تشهد میں نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنا واجب ہے۔

جہاں تک نبی اکرم ﷺ کی آل پر درود بھیجنے کا تعلق ہے، تو وہ شوافع کے نزدیک سنت ہے۔

جبکہ حنابلہ کے نزدیک یہ بھی واجب ہے۔

اس بات پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے کہ نبی اکرم ﷺ پر نماز کے دوران درود بھیجتے ہوئے درود ابراہیمی پڑھا جائے گا کیونکہ

نبی اکرم ﷺ نے خود ایک سوال کے جواب میں اسی کی ترغیب دی تھی۔

درود شریف کے الفاظ میں لفظی اختلاف کا تذکرہ نسائی نے یہاں مختلف روایات میں کر دیا ہے۔

...—...—...—...

## 49 - باب الأمر بالصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم

باب: نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے کا حکم

1284 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةَ عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنِ ابْنِ

الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَعِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُجَمِرِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ الْأَنْصَارِيِّ - وَعَبْدُ اللَّهِ

بْنُ زَيْدِ الْأَيْدِيِّ أَرَى النَّدَاءَ بِالصَّلَاةِ - أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ آتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسٍ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهُ بِشِيرُ بْنُ سَعْدٍ أَمَرْنَا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

فَكَيْفَ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَمَنَيْنَا أَنَّهُ لَمْ يَسْأَلْهُ ثُمَّ قَالَ "قُولُوا اللَّهُمَّ

صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا

بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَالسَّلَامُ كَمَا عَلِمْتُمْ "

☆☆ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی محفل میں ہمارے

پاس تشریف لائے، تو حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ پر درود

بھیجنے کا حکم دیا ہے، تو ہم آپ پر کیسے درود بھیجیں؟ تو نبی اکرم ﷺ خاموش رہے یہاں تک کہ ہم نے یہ آرزو کی کہ ان صاحب

نے آپ ﷺ سے یہ سوال نہ کیا ہوتا، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ یہ پڑھا کرو:

"اے اللہ! تو حضرت محمد ﷺ اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر درود نازل کر، جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی

1284- أخرجه مسلم في الصلاة، باب الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم بعد التشهد (الحديث 65). وأخرجه أبو داود في الصلاة،

باب الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم بعد التشهد (الحديث 980 و 981). وأخرجه الترمذي في تفسير القرآن، باب (ومن سورة

الاحزاب) (الحديث 3220). تحفة الاشراف (10007).

آل پر درود نازل کیا اور تو حضرت محمد ﷺ اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر برکت نازل کر جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر تمام جہانوں میں برکت نازل کی بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے۔  
(نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سلام کا طریقہ تم جانتے ہو۔)

## 50 - باب كَيْفَ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم ﷺ پر کس طرح درود بھیجا جائے؟

1285 - أَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرًا أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ وَنُسَلِّمَ أَمَّا السَّلَامُ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ نُصَلِّيُ عَلَيْكَ قَالَ "قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ".

☆ ☆ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی گئی: ہمیں حکم دیا گیا ہے ہم آپ پر درود بھیجیں اور سلام بھیجیں جہاں تک سلام بھیجنے کا تعلق ہے تو اس کا تو ہمیں علم ہے ہم آپ پر درود کس طرح بھیجیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہ پڑھو:

"اے اللہ! تو حضرت محمد ﷺ پر درود نازل کر جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر درود نازل کیا اور تو حضرت محمد ﷺ پر برکت نازل کر جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر برکت نازل کی۔"

## 51 - باب نَوْعِ الْاٰخَرُ

باب: درود شریف کی ایک اور قسم

1286 - أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِينَارٍ مِنْ كِتَابِهِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ قَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ الصَّلَاةُ قَالَ "قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَحَسْبِيَ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ".

1285- الفردية النسائي . تحفة الاشراف (9998) .

1286- اخرجه البخارى فى الانبياء ، باب . 10 . ( الحديث 3370 ) بسننوه ، وفى التفسير ، باب ( ان الله و ملائكته يصلون على النبي ، يا ايها الذين امنوا صلوا عليه و سلموا تسليما ) ( الحديث 4797 ) ، وفى الدعوات ، باب الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم ( الحديث 6357 ) . و اخرجه مسلم فى الصلاة ، باب الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم بعد التشهد ( الحديث 66 و 67 و 68 ) . و اخرجه ابو داود فى الصلاة ، باب الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم بعد التشهد ( الحديث 976 و 977 و 978 ) و اخرجه الترمذى فى الصلاة ، باب ما جاء فى صفة الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم ( الحديث 483 ) . و اخرجه النسائي فى السنن ، نوع آخر ( الحديث 1287 و 1288 ) . و اخرجه ابن ماجه فى القامة الصلاة و السنة فيها ، باب الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم ( الحديث 904 ) . تحفة الاشراف ( 11113 ) .

قَالَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى وَنَحْنُ نَقُولُ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ .

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا بِهِ مِنْ كِتَابِهِ وَهَذَا خَطَأً .

☆☆ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ پر سلام بھیجنے کے طریقے کا تو

ہمیں پتہ ہے، تو ہم درود کس طرح بھیجیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ پڑھو:

”اے اللہ! تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نازل کر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر بھی درود نازل کر، جس طرح تو نے

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر درود نازل کیا، بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے اے اللہ! تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر برکت نازل کر، جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر برکت نازل کی، بے

شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے۔“

اس روایت کے ایک راوی عبدالرحمن بن ابولیلی بیان کرتے ہیں ہم یہ کہتے ہیں: ان کے ہمراہ ہمارے اوپر بھی (رحمت اور

برکت) نازل کر۔

امام نسائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں راوی نے اپنی کتاب میں سے اس حدیث کو ہمارے سامنے بیان کیا ہے، لیکن اس میں

غلطی ہے۔

1287 - أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ قَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ الصَّلَاةُ

عَلَيْكَ قَالَ ”قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ

حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ

مَجِيدٌ“ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَنَحْنُ نَقُولُ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ .

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَهَذَا أَوْلَى بِالصَّوَابِ مِنَ الَّذِي قَبْلَهُ وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا قَالَ فِيهِ عَمْرُو بْنُ مُرَّةٍ غَيْرَ هَذَا

وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ .

☆☆ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ پر سلام بھیجنے کے طریقے کا تو

ہمیں پتہ چل گیا ہے، آپ پر درود کس طرح بھیجیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ پڑھو:

”اے اللہ! تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر درود نازل کر، جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر

اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر درود نازل کیا، بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے اے اللہ! تو حضرت

محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر برکت نازل کر، جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام

کی آل پر برکت نازل کی، بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے۔“

عبدالرحمن بن ابولیلی بیان کرتے ہیں ہم یہ کہتے ہیں: ان کے ہمراہ ہمارے اوپر بھی رحمت اور برکت نازل کر۔  
امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: یہ والی روایت پہلی روایت کے مقابلے میں زیادہ درست ہے اور ہمارے علم کے مطابق کسی نے بھی اس کی سند میں عمرو بن مرہ کا تذکرہ نہیں کیا (جیسا کہ سابقہ روایت کی سند میں کیا گیا ہے) باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔  
1288 - أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ قَالَ لِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ أَلَا أَهْدِي لَكَ هَدِيَّةً قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ عَرَفْنَا كَيْفَ السَّلَامِ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ قَالَ "قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ."

☆ ☆ عبدالرحمن بن ابولیلی بیان کرتے ہیں حضرت کعب بن عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں ایک تحفہ نہ دوں؟ (وہ تحفہ یہ حدیث ہے) ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ پر سلام کیسے بھیجنا ہے اس کا تو ہمیں پتہ چل گیا ہے تو ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ پڑھو:

"اے اللہ! تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر درود نازل کر جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر درود نازل کیا بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے اے اللہ! تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر برکت نازل کر جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر برکت نازل کی بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے۔"

## 52 - باب نَوْعُ الْآخَرِ

باب: درود شریف کی ایک اور قسم

1289 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُجَمِّعُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكَ قَالَ "قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ."

☆ ☆ موسیٰ بن طلحہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ پر درود کیسے بھیجا جائے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ یہ پڑھو:

"اے اللہ! تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر درود نازل کر جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر درود نازل کیا ہے بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے اور تو حضرت

محمد ﷺ اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر برکت نازل کر جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر برکت نازل کی ہے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے۔

1290 - أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَيْسَى قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ وَجَلًا آتَى نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَالَ كَيْفَ نُصَلِّيُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ "قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ".

☆☆ موسیٰ بن طلحہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: اے اللہ کے نبی! ہم آپ پر درود کس طرح بھیجیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہ پڑھو:

"اے اللہ! تو حضرت محمد ﷺ اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر درود نازل کر جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر درود نازل کیا ہے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے اور تو حضرت محمد ﷺ اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر برکت نازل کر جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر برکت نازل کی تھی ہے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے۔"

1291 - أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ الْأَمْوِيُّ فِي حَدِيثِهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ خَارِجَةَ قَالَ أَنَا سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "صَلُّوا عَلَيَّ وَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ وَقُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ".

☆☆ موسیٰ بن طلحہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت زید بن خارجہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا تھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: تم لوگ مجھ پر درود بھیجو اور دعا مانگتے ہوئے اہتمام کرو اور یہ پڑھو:

"اے اللہ! تو حضرت محمد ﷺ اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر درود نازل کر۔"

## 53 - باب نَوْعِ الْاٰخَرِ

باب: درود شریف کی ایک اور قسم

1292 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ - وَهُوَ ابْنُ مُضَرَ - عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ قَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكَ قَالَ "قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ

1290- تقدم في السُّهُو، نوع آخر (الحديث 1289) .

1291- الفردية النسائية، و أخرجه في عمل اليوم و الليلة، كيف الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 53) مختصراً . تحفة الاشراف (3746) .

1292- أخرجه البخاري في الطهيرة، باب (ان الله و ملائكة يصلون على النبي يا ايها الذين امنوا صلوا عليه وسلموا تسليماً) (الحديث 4798)، و في الدهرات، باب الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 6358) . و أخرجه ابن ماجه في الامامة الصلاة و السنة فيها، باب الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 903) . تحفة الاشراف (4093) .

عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارَكْتَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ ہمیں پتہ چل گیا ہے، ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کس طرح بھیجیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ پڑھو:

”اے اللہ! تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نازل کر جو تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں، اسی طرح جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر درود نازل کیا تھا اور تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر برکت نازل کی، جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر برکت نازل کی تھی۔“

## 54 - باب نَوْعُ الْاٰخَرُ

باب: درود شریف کی ایک اور قسم

1293 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ وَالْحَارِثُ بْنُ مَسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرٍو بْنِ سُلَيْمِ الزُّرْقِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو حَمِيدٍ السَّاعِدِيُّ أَنَّهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نُصَلِّيُ عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ .“ فِي حَدِيثِ الْحَارِثِ ”كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارَكْتَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ .“ قَالَا جَمِيعًا ”كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ .“ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنبَانًا قُتَيْبَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ مَرَّتَيْنِ وَلَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ قَدْ سَقَطَ عَلَيْهِ مِنْهُ شَطْرٌ .

☆☆ حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم آپ پر درود کس طرح بھیجیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ یہ پڑھو:

”اے اللہ! تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کی ازواج اور ان کی ذریت پر درود نازل کر۔“

حارث نامی راوی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر درود نازل کیا اور تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کی ازواج اور ان کی

ذریت پر برکت نازل کر۔“

اس کے بعد دونوں طرح کے راویوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

1293- أخرجه البخاری فی الانبیاء، باب 10 . (الحديث 3369)، وفي الدعوات، باب هل يصلى على غير النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 6360) . وأخرجه مسلم في الصلاة، باب الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم بعد التشهد (الحديث 69) . وأخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم بعد التشهد (الحديث 979) . وأخرجه النسائي في التفسير: سورة الانعام، بركة اللذرية (الحديث 188) . وأخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة والسنة فيها، باب الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 905) . تحفة الاشراف . (11896) .

”جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر برکت نازل کی بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے۔“  
امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: قتیبہ نامی راوی نے یہ روایت دو مرتبہ ہمارے سامنے بیان کی ہے ہو سکتا ہے شاید انہوں نے نقل کرتے ہوئے کوتاہی کر دی ہو۔

## 55 - باب الْفَضْلِ فِي الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی فضیلت

1294 - أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ - يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ - قَالَ أَنْبَأَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ سُلَيْمَانَ مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ وَالْبَشْرُ يُرَى فِي وَجْهِهِ فَقَالَ "إِنَّهُ جَانِبِي جَبْرِيلُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَمَا يُرْضِيكَ يَا مُحَمَّدُ أَنْ لَا يُصَلِّيَ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِكَ إِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَلَا يُسَلِّمَ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِكَ إِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا".

☆☆☆ عبد اللہ بن ابوظلم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ کے چہرے سے خوشی کے تاثرات نمایاں تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جبریل میرے پاس آئے اور بولے: (اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے محمد! کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تمہاری اُمت کا جو فرد تم پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا، میں اس پر دس مرتبہ درود بھیجوں گا اور تمہاری اُمت کا جو شخص تم پر ایک مرتبہ سلام بھیجے گا، میں اس پر دس مرتبہ سلام نازل کروں گا۔

1295 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَأَحَدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا".

☆☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: "جو شخص ایک مرتبہ مجھ پر درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمتیں نازل کرتا ہے۔"

1296 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ بَرِيدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيئَاتٍ وَرُفِعَتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ".

☆☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

1294-تقدم في السهو فضل التسليم على النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 1282) .

1295-اخرجه مسلم في الصلاة، باب الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم بعد التشهد (الحديث 70) . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب

في الاستغفار (الحديث 1530) . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في فضل الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 485) .

تحفة الاشراف (13974) .

1296-اخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة، ما يقول اذا انتهى الى قوم فجلس اليهم (الحديث 362 و 363) . تحفة الاشراف (244) .



”جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل کرتا ہے اور اس کے دس گناہوں کو معاف کر دیتا ہے اور اس کے دس درجات کو بلند کرتا ہے۔“

## 56 - باب تَخْيِيرِ الدُّعَاءِ بَعْدَ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے کے بعد دعا میں اختیار ہونا

1297 - أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورِيُّ وَعَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا إِذَا جَلَسْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ قُلْنَا السَّلَامَ عَلَى اللَّهِ مِنْ عِبَادِهِ السَّلَامَ عَلَى فَلَانٍ وَفُلَانٍ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”لَا تَقُولُوا السَّلَامَ عَلَى اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ وَلَكِنْ إِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامَ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامَ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ فَإِنَّكُمْ إِذَا قُلْتُمْ ذَلِكَ أَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ لِيَتَخَيَّرَ مِنَ الدُّعَاءِ بَعْدَ اعْتِجَابِهِ إِلَيْهِ يَدْعُو بِهِ .“

☆☆ حضرت عبداللہ ﷺ بیان کرتے ہیں ہم نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز میں جب قعدہ کیا کرتے تھے تو ہم یہ

کہتے تھے:

”اللہ تعالیٰ کے بندوں کی طرف سے اللہ تعالیٰ پر سلام ہو فلاں فلاں پر سلام ہو۔“

تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہ نہ کہو کہ اللہ تعالیٰ پر سلام ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ تو خود سلامتی عطا کرنے والا ہے جب کوئی شخص قعدہ میں بیٹھا کرے تو یہ پڑھا کرے:

”ہر طرح کی زبانی، جسمانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اے نبی! آپ پر سلام ہو! اللہ تعالیٰ کی رحمتیں

اور اس کی برکتیں نازل ہوں، ہم پر اور اللہ کے تمام بندوں پر بھی سلام ہو۔“

جب تم یہ کہہ دو گے تو زمین اور آسمان میں موجود ہر نیک بندے تک یہ سلام پہنچ جائے گا (پھر تم یہ پڑھو):

”میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں

کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔“

(پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:) اس کے بعد دعا کے بارے میں آدمی کو اختیار ہے جو دعا سے پسند ہو وہ اسے مانگ

1297- أخرجه البخاري في الاذان، باب ما جاء بتخير من الدعاء بعد العشاء (الحديث 835)، وفي الاستئذان، باب السلام اسم من أسماء الله تعالى (الحديث 6230) بنحوه . وأخرجه مسلم في الصلاة، باب العشاء (الحديث 58) بنحوه . وأخرجه أبو داود في الصلاة، باب العشاء (الحديث 968) . وأخرجه النسائي في السهو، كيف العشاء (1278) مختصراً . والحديث عند البخاري في الاذان، باب العشاء في الآخرة (الحديث 831) . والنسائي في العطيبي، كيف العشاء الأول (الحديث 1169)، وفي السهو، باب إيجاب العشاء (الحديث 1276) . وابن ماجه في المائل الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في العشاء (الحديث 899) . تحفة الاشراف (9245) .

سکتا ہے۔

## 57 - باب الدِّكْرِ بَعْدَ التَّشْهِدِ

باب: تشہد کے بعد ذکر کرنا

1298 - أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ بْنُ وَكَيْعٍ بْنُ الْجَرَّاحِ أَخُو سُفْيَانَ بْنِ وَكَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَتْ أُمُّ سَلِيمٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَّمَنِي كَلِمَاتٍ أَدْعُو بِهِنَّ فِي صَلَاتِي . قَالَ "سَبِّحِي اللَّهَ عَشْرًا وَاحْمَدِيهِ عَشْرًا وَكَبِّرِيهِ عَشْرًا ثُمَّ سَلِيهِ حَاجَتِكَ يَقُلْ نَعَمْ نَعَمْ ."

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ مجھے ایسے کلمات سکھائیں جن کے ساتھ میں نماز میں دعا مانگا کروں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دس دفعہ سبحان اللہ پڑھا کرو دس مرتبہ الحمد للہ پڑھا کرو اور دس دفعہ اللہ اکبر پڑھا کرو۔ پھر تم اپنی ضرورت کا سوال کیا کرو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: ٹھیک ہے ٹھیک ہے (یعنی تمہاری وہ ضرورت پوری ہوگی)۔

## 58 - باب الدُّعَاءِ بَعْدَ الدِّكْرِ

باب: ذکر کے بعد دعا کرنا

1299 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ خَلِيفَةَ عَنْ حَفْصِ بْنِ أَخِي أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا - يَعْنِي - وَرَجُلٌ قَائِمٌ يُصَلِّيُ فَلَمَّا رَكَعَ وَسَجَدَ وَتَشَهَّدَ دَعَا فَقَالَ فِي دُعَائِهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِيعُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ إِنِّي أَسْأَلُكَ . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ "تَذَرُونَنِي بِمَا دَعَا . " قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ . قَالَ "وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ دَعَا اللَّهُ بِاسْمِهِ الْعَظِيمِ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أُعْطِيَ ."

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا جبکہ ایک آدمی کھڑا ہو کر نماز ادا کر رہا تھا جب وہ رکوع میں گیا اور اس نے سجدہ کیا پھر تشہد پڑھا تو اس نے اپنی دعا میں یہ کہا: "اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ہر طرح کی حمد تیرے لیے مخصوص ہے اور تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے تو بہت زیادہ احسان کرنے والا ہے تو آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والا ہے اے جلال اور اکرام والی ذات! اے

1298- أخرجه الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء فی صلاة التسيب (الحديث 481). تحفة الاشراف (185).

1299- انفرد به النسائي. والحديث عند: ابی داؤد فی الصلاة، باب الدعاء (الحديث 1495). تحفة الاشراف (551).

زندہ! اے بذات خود موجود! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں۔“

نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب سے دریافت کیا: کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ اس شخص نے کس چیز کے وسیلے سے دعا مانگی ہے؟ اصحاب نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! اس نے اللہ تعالیٰ کے اس عظیم نام کے وسیلے سے دعا مانگی ہے جب اس اسم کی برکت سے دعا مانگی جائے تو اللہ تعالیٰ اسے قبول کرتا ہے اور جب اس کے وسیلے سے کچھ مانگا جائے تو اللہ تعالیٰ عطاء کرتا ہے۔

### شرح

نماز کے آخر میں تشہد اور درود شریف پڑھ لینے کے بعد دعا پڑھنے کے بارے میں احناف کے نزدیک حکم یہ ہے اس موقع پر وہ دعا مانگی جاسکتی ہے جو قرآن میں مذکور ہے یا وہ دعا مانگی جاسکتی ہے جو نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔ احناف کے علاوہ دیگر آئمہ اس بات کے قائل ہیں اس دوران دنیا اور آخرت کی بھلائی کی دعا مانگی جاسکتی ہے تاہم نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے منقول دعا مانگنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے اور مستحب یہ ہے: دعا میں عمومیت کو اختیار کیا جائے یعنی اپنے ساتھ دیگر مسلمانوں کے لئے بھی دعا کی جائے۔

اس صورت میں یہ دعا جلد قبول ہوتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے مختلف طرح کی دعائیں منقول ہیں جو آپ ﷺ نماز کے دوران مانگا کرتے تھے جن میں سے چند ایک کا تذکرہ امام نسائی رحمہ اللہ نے اگلی روایات میں کیا ہے۔ احناف اس بات کے قائل ہیں: نماز کے دوران دعا مانگتے ہوئے ایسی دعا مانگنا جو لوگوں کے کلام کے ساتھ مشابہت رکھتی ہو جائز نہیں ہے۔ جیسے یہ دعا مانگنا۔

”اے اللہ! مجھے فلاں چیز عطا کر دے۔“

اسی طرح ایسی دعا مانگنا بھی جائز نہیں ہے جس کا حصول لوگوں سے ناممکن نہ ہو جیسے یہ کہنا

”اے اللہ! فلاں عورت سے میری شادی کر دے۔“

احناف کے نزدیک نماز کے دوران اس نوعیت کی دعا مانگنا مکروہ تحریمی ہے۔

احناف کے علاوہ دیگر تمام فقہاء اس بات کے قائل ہیں انسان اس دوران جو چاہے وہ دعا مانگ سکتا ہے۔

.....

1300 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيدَ أَبُو يَزِيدَ الْبَصْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمَعْلَمُ عَنِ ابْنِ بَرِيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي حَنْظَلَةُ بْنُ عَلِيٍّ أَنَّ مِحْجَنَ بْنَ الْأَدْرَعِ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ إِذَا رَجُلٌ لَدَى قَضَى صَلَاتِهِ وَهُوَ يَتَشَهَّدُ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ يَا اللَّهُ

بِأَنَّكَ الْوَاحِدُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ أَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَقَدْ غُفِرَ لَكَ . فَلَا تَأْتِ ."

☆ ☆ مجن بن اورع یہاں کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ مسجد میں داخل ہوئے تو وہاں ایک شخص اپنی نماز مکمل کر رہا تھا اور وہ تشہد پڑھ رہا تھا اس نے دعا مانگی:

"اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس وجہ سے کہ تو ایک ہے، یکتا ہے، بے نیاز ہے، جس نے کسی کو جنم نہیں دیا اور نہ ہی اسے جنم دیا گیا اور اس کا کوئی بھی ہم سر نہیں ہے (میں تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں) تو میرے گناہوں کی مغفرت کر دے، بے شک تو بڑا مغفرت کرنے والا ہے۔"

تو نبی اکرم ﷺ نے تین مرتبہ یہ ارشاد فرمایا: اس کی مغفرت ہو گئی ہے۔

## 59 - باب نَوْعُ الْآخَرِ مِنَ الدُّعَاءِ

باب: دعا کی ایک اور قسم

1301 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي . قَالَ "قُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاعْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ."

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: آپ مجھے کوئی ایسی دعا سکھائیں جو میں نماز میں مانگا کروں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ مانگا کرو:

"اے اللہ! میں نے اپنے اوپر بہت زیادہ ظلم کیا اور گناہوں کی مغفرت صرف تو ہی کر سکتا ہے، تو اپنی بارگاہ سے مجھے مغفرت عطا کر دے، مجھ پر رحم کر، بے شک تو مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔"

## 60 - باب نَوْعُ الْآخَرِ مِنَ الدُّعَاءِ

باب: دعا کی ایک اور قسم

1302 - أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ حَيَّوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ

1301- اخرجہ البخاری فی الاذان، باب الدعاء قبل السلام (الحدیث 834)، و فی الدعوات، باب الدعاء فی الصلاة (الحدیث 6326) .  
 و اخرجہ مسلم فی الذکر و الدعاء و التوبة و الاستغفار، باب استصحاب خفض الصوت بالذکر (الحدیث 48) . و اخرجہ الترمذی فی الدعوات،  
 باب . 97 . (الحدیث 3531) . تحفة الاشراف (6606) .  
 1302- اخرجہ ابو داؤد فی الصلاة، باب فی الاستغفار (الحدیث 1522) . تحفة الاشراف (11333) .

مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيِّ عَنِ الصَّنَابِيحِيِّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ أَخَذَ بِيَدِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "إِنِّي لَأُحِبُّكَ يَا مُعَاذُ". فَقُلْتُ وَأَنَا أُحِبُّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "فَلَاتَدْعُ أَنْ تَقُولَ فِي كُلِّ صَلَاةٍ رَبِّ اعْنِي عَلَيَّ ذِكْرَكَ وَشُكْرَكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ".

☆☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ تھاما اور ارشاد فرمایا: اے معاذ! میں تم سے محبت کرتا ہوں، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں بھی آپ سے محبت کرتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نماز کے بعد یہ کلمات کہنا نہ چھوڑنا:

"اے میرے پروردگار! تو اپنے ذکر کے لیے اپنے شکر کے لیے اور اچھی طرح سے اپنی عبادت کرنے کے لیے میری مدد فرما۔"

## 61 - باب نَوْعُ الْآخِرِ مِنَ الدَّعَاءِ

باب: دعا کی ایک اور قسم

1303 - أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سَعِيدِ الْجَرِيرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي صَلَاتِهِ "اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْأَمْرِ وَالْعَزِيمَةَ عَلَى الرَّشْدِ وَأَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَأَسْأَلُكَ قَلْبًا سَلِيمًا وَلِسَانًا صَادِقًا وَأَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ".

☆☆ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں یہ دعا مانگا کرتے تھے:

"اے اللہ! میں تجھ سے معاملات میں ثابت قدمی اور ہدایت پر عزیمت کا سوال کرتا ہوں، میں تیری نعمت پر شکر کرنے اور اچھے طریقے سے تیری عبادت کرنے کا سوال کرتا ہوں، میں تجھ سے صحیح دل اور سچی زبان کا سوال کرتا ہوں، میں تجھ سے ہر اس چیز کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں جو تیرے علم میں ہے اور میں ہر اس چیز کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو تیرے علم میں ہے اور میں اس چیز سے تیری مغفرت طلب کرتا ہوں جو تیرے علم میں ہے۔"

## 62 - باب نَوْعُ الْآخِرِ

باب: ایک اور قسم کی دعا

1304 - أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنِ عَرَبِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّى بِنَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ صَلَاةً فَأَوْجَزَ فِيهَا فَقَالَ لَهُ بَعْضُ الْقَوْمِ لَقَدْ خَفَّفْتَ أَوْ أَوْجَزْتَ الصَّلَاةَ. فَقَالَ أَمَا عَلَى ذَلِكَ فَقَدْ دَعَوْتُ فِيهَا بِدَعَوَاتٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَامَ تَبِعَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ

هُوَ أَبِي غَيْرَ أَنَّهُ كُنِيَ عَنْ نَفْسِهِ فَسَأَلَهُ عَنِ الدُّعَاءِ ثُمَّ جَاءَ فَأَخْبَرَ بِهِ الْقَوْمَ "اللَّهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبِ وَقُدْرَتِكَ عَلَيِ الْخَلْقِ أَحْبَبْتَنِي مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِي وَتَوَلَّيْتَنِي إِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِي اللَّهُمَّ وَأَسْأَلُكَ خَشِيْعَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَأَسْأَلُكَ كَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الرِّضَا وَالرِّضَا وَالرِّضَا وَالرِّضَا وَأَسْأَلُكَ الْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنَى وَأَسْأَلُكَ نَعِيمًا لَا يَنْفَدُ وَأَسْأَلُكَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ وَأَسْأَلُكَ الرِّضَاءَ بَعْدَ الْقَضَاءِ وَأَسْأَلُكَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَأَسْأَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ وَالشُّوقَ إِلَى لِقَائِكَ فِي غَيْرِ ضَرَاءٍ مُضْرَّةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ اللَّهُمَّ زَيْنًا بِرَبِّنَا الْإِيمَانَ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُهْتَدِينَ ."

☆☆ عطاء بن سائب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی اور بہت مختصر نماز پڑھائی، بعض لوگوں نے کہا: آپ نے تو بڑی مختصر نماز پڑھائی ہے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) تو حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے باوجود میں نے اس میں کئی دعائیں پڑھ لی ہیں جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہیں۔

(راوی کہتے ہیں:) حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ اٹھ کر چلے گئے ان میں سے ایک صاحب بھی ان کے پیچھے گئے۔

(راوی کہتے ہیں:) جانے والے وہ فرد میرے والد تھے لیکن انہوں نے اپنی ذات کا تذکرہ اشارے کے طور پر کیا، انہوں

نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے اس دعا کے بارے میں دریافت کیا، پھر وہ آئے اور انہوں نے حاضرین کو بھی اس دعا کے بارے میں بتایا (دعا کے الفاظ یہ ہیں:)

"اے اللہ! میں غیب کے بارے میں تیرے علم اور مخلوق پر تیری قدرت کے وسیلے سے یہ دعا مانگتا ہوں کہ تو مجھے اس وقت تک زندہ رکھنا جب تک کے بارے میں تو یہ جانتا ہو کہ زندگی میرے لیے بہتر ہے اور مجھے اس وقت موت دے دینا، جب تو یہ علم رکھتا ہو کہ موت میرے لیے بہتر ہے، اے اللہ! میں تجھ سے غیب اور شہادت میں تیری خشیت کا سوال کرتا ہوں، میں رضامندی اور ناراضگی کے عالم میں حق بات کا تجھ سے سوال کرتا ہوں، میں خوشحالی یا غربت میں میانہ روی کا تجھ سے سوال کرتا ہوں، میں تجھ سے ایسی نعمتوں کا سوال کرتا ہوں جو ختم نہ ہوں اور میں تجھ سے آنکھوں کی ایسی ٹھنڈک کا سوال کرتا ہوں جو ٹھنڈک منقطع نہ ہو، میں تیرا فیصلہ جاننے کے بعد اس پر راضی رہنے کا تجھ سے سوال کرتا ہوں اور میں مرنے کے بعد زندگی کی ٹھنڈک کا تجھ سے سوال کرتا ہوں، میں تیرے دیدار کی لذت کا تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں حاضری کے شوق کا تجھ سے سوال کرتا ہوں، جس میں نقصان پہنچانے والا کوئی ضرر نہ ہو اور گمراہ کرنے والا کوئی فتنہ نہ ہو، اے اللہ! تو ہمیں ایمان کی آرائش سے آراستہ کر دے اور ہمیں ہدایت یافتہ رہنمائی کرنے والا بنا دے۔"

1305 - أَخْبَرَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِي قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي

هَاشِمِ الْوَاسِطِيِّ عَنْ أَبِي مَجَلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ صَلَّى عَمَارُ بْنُ يَاسِرٍ بِالْقَوْمِ صَلَاةً أَحْفَهَا فَكَانَتْهُمْ  
 أَنْكَرُوهَا فَقَالَ أَلَمْ أُتِمَّ الرَّكُوعَ وَالسُّجُودَ قَالُوا بَلَى . قَالَ أَمَا إِنِّي دَعَوْتُ فِيهَا بِدُعَاءٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهِ "اللَّهُمَّ يَعْلَمُكَ الْغَيْبَ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ أَحْيَيْنِي مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّيْنِي إِذَا  
 عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِي وَأَسْأَلُكَ خَشِيَّتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَكَلِمَةَ الْإِخْلَاصِ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ  
 وَأَسْأَلُكَ نَعِيمًا لَا يَنْقُذُ وَقَرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقُطُ وَأَسْأَلُكَ الرِّضَاءَ بِالْقَضَاءِ وَبِرَدَّ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى  
 وَجْهِكَ وَالشُّوقَ إِلَى لِقَائِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ ضَرَاءٍ مُضِرَّةٍ وَفِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ اللَّهُمَّ زَيِّنَا بِزِينَةِ الْإِيمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً  
 مُهْتَدِينَ ."

☆☆ قیس بن عباد بیان کرتے ہیں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے حاضرین کو نماز پڑھائی، انہوں نے مختصر نماز ادا کی،  
 لوگوں نے اس حوالے سے اعتراض کیا، تو انہوں نے فرمایا: کیا میں نے رکوع و سجود مکمل نہیں کیے، لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو  
 انہوں نے فرمایا: میں نے تو اس میں وہ دعا بھی مانگی ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مانگا کرتے تھے (جس کے الفاظ یہ ہیں:)

"اے اللہ! غیب سے متعلق تیرے علم اور مخلوق پر تیری قدرت کے حوالے سے میں یہ دعا مانگتا ہوں کہ جب تک تو  
 یہ سمجھے کہ زندگی میرے حق میں بہتر ہے، تو مجھے زندہ رکھ اور جب تو یہ سمجھے کہ اب موت میرے لیے بہتر ہے، تو  
 مجھے موت دے دینا، میں غیب اور شہادت ہر حالت میں تیری خشیت کا تجھ سے سوال کرتا ہوں، رضامندی اور  
 ناراضگی کے عالم میں اخلاص کی بات کا تجھ سے سوال کرتا ہوں، میں تجھ سے ایسی نعمت مانگتا ہوں جو کبھی ختم نہ ہو اور  
 آنکھوں کی ایسی ٹھنڈک مانگتا ہوں جو منقطع نہ ہو اور تیرا فیصلہ جاننے کے بعد تجھ سے راضی رہنے کا تجھ سے سوال کرتا  
 ہوں اور مرنے کے بعد زندگی کی ٹھنڈک کا اور تیری ذات کے دیدار کی لذت کا اور تیری بارگاہ میں حاضری کے شوق  
 کا تجھ سے سوال کرتا ہوں اور میں ہر نقصان پہنچانے والی تکلیف سے گمراہ کرنے والی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا  
 ہوں، اے اللہ! ہمیں ایمان کی آرائش سے آراستہ کر دے اور ہمیں ہدایت یافتہ رہنا بنا دے۔"

### 63 - باب التَّعَوُّذِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز کے دوران پناہ مانگنا

1306 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ قُرَّةَ بِنِ  
 نَوْفَلٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ حَدِيثِي بِشَيْءٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِهِ . فَقَالَتْ نَعَمْ  
 كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ ."

1306- انفرادیہ النسائی . والحديث عند: مسلم في الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار (الحديث 65 و 66) . وابی داؤد في الصلاة، باب في

الاستعاذة (الحديث 1550) . والنسائی في الاستعاذة، الاستعاذة من شر ما عمل و ذكر الاختلاف على هلال (الحديث 5540 و 5541) .

والاستعاذة من شر ما لم يعمل (الحديث 5542 و 5543) . وابن ماجه في الدعاء ، باب ما تعوذ منه رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث

3839) . تحفة الاشراف (17430) .

☆☆ فروہ بن نوفل بیان کرتے ہیں میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے گزارش کی کہ مجھے کوئی ایسی بات بتائیں جو نبی اکرم ﷺ دعا کے طور پر نماز میں مانگتے تھے تو انہوں نے فرمایا: ٹھیک ہے نبی اکرم ﷺ یہ مانگا کرتے تھے: "اے اللہ! میں نے جو عمل کیا ہے اس کے شر سے اور جو نہیں کیا اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔"

## 64 - باب نَوْعِ الْاٰخَرِ

باب: دعا کی ایک اور قسم

1307 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَقَالَ "نَعْمَ عَذَابِ الْقَبْرِ حَقٌّ". قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيُ صَلَاةً بَعْدَ الْآ تَعَوَّذَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ سے قبر کے عذاب کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: جی ہاں! قبر کا عذاب حق ہے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں اس کے بعد میں نے ہمیشہ دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ ہر نماز کے بعد قبر کے عذاب سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

1308 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ "اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَائِمِ وَالْمَغْرَمِ". فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ مَا أَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيدُ مِنَ الْمَغْرَمِ فَقَالَ "إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَاخْلَفَ".

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نماز میں یہ دعا کرتے تھے:

"اے اللہ! میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں، میں دجال کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں، میں زندگی اور موت کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اے اللہ! میں گناہ اور قرض سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔"

ایک صاحب نے آپ کی خدمت میں عرض کی: آپ قرض سے بہت زیادہ پناہ مانگتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی جب قرض لیتا ہے تو بولتے ہوئے جھوٹ بول دیتا ہے جب وعدہ کرتا ہے تو اس کی خلاف ورزی کر لیتا ہے۔

1307 - اخبرنا البخاری فی الجنائز، باب ما جاء فی عذاب القبر (الحديث 1372) مطولاً . واخرجه مسلم فی المساجد ومواضع الصلاة، باب

استحباب التعوذ من عذاب القبر، (الحديث 126) بنحوه مطولاً . تحفة الاشراف (17660) .

1308 - اخبرنا البخاری فی الاذان، باب الدعاء قبل السلام (الحديث 832)، و فی الاستقراض، باب من استعاذ من الدين (الحديث 2397)

مختصراً . واخرجه مسلم فی المساجد ومواضع الصلاة، باب ما يستعاذ منه فی الصلاة (الحديث 129) . واخرجه ابو داؤد فی الصلاة، باب

الدعاء فی الصلاة، باب الدعاء فی الصلاة (الحديث 880) . تحفة الاشراف (16463) .



1309 - أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمَّارِ الْمُؤَصِّلِيِّ عَنِ الْمُعَالِي عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ح وَآبَانَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ عَنْ عَيْسَى بْنِ يُونُسَ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَائِشَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا تَشَهَّدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ أَرْبَعٍ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ ثُمَّ يَدْعُوا لِنَفْسِهِ بِمَا بَدَأَ لَهُ "

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جب کوئی شخص تشہد پڑھ رہا ہو تو وہ چار چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگے، جہنم کے عذاب سے قبر کے عذاب سے زندگی اور موت کی آزمائش سے اور دجال کے شر سے اس کے بعد جو اپنے لیے مناسب سمجھے وہ دعا کرے۔"

## 65 - باب نَوْعِ الْآخِرِ مِنَ الدِّكْرِ بَعْدَ التَّشْهِدِ

باب: تشہد کے بعد ذکر کی ایک اور قسم

1310 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي صَلَاتِهِ بَعْدَ التَّشْهِدِ "أَحْسَنُ الْكَلَامِ كَلَامُ اللَّهِ وَأَحْسَنُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "

☆☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد الباقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں تشہد کے بعد یہ کلمات کہا کرتے تھے:

"سب سے بہتر کلام اللہ کا کلام ہے اور بہترین ہدایت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت ہے۔"

## 66 - باب تَطْفِيفِ الصَّلَاةِ

باب: نماز میں (رکوع و سجود کرتے ہوئے) کمی کرنا

1311 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ - وَهُوَ ابْنُ يَغُولٍ - عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ حُدَيْفَةَ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي فَطَفَّفَ فَقَالَ لَهُ حُدَيْفَةُ مُنْذُ كَمْ تُصَلِّي هَذِهِ الصَّلَاةَ قَالَ مُنْذُ أَرْبَعِينَ عَامًا . قَالَ مَا صَلَّيْتُ مُنْذُ أَرْبَعِينَ سَنَةً وَتَوَمَّتَ وَأَنْتَ تُصَلِّي هَذِهِ الصَّلَاةَ لِمَتَّ عَلَى غَيْرِ فِطْرَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيُخَفِّفُ وَيَتَمُّ وَيُحْسِنُ .

☆☆ زید بن وہب حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو

1309-اخرجه مسلم في المساجد ومواضع الصلاة، باب ما يستعاذ منه في الصلاة (الحديث 128 و 130) . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب ما يقول بعد التشهد (الحديث 983) . واخرجه ابن ماجه في القامة الصلاة و السنة فيها، باب ما يقال في التشهد و الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 909) . تحفة الاشراف (14587) .

1310-الفردبه النسائي . تحفة الاشراف (2618) .

1311-اخرجه البخاري في الاذان، باب اذا لم يتم الركوع (الحديث 791) بمعناه مختصراً . تحفة الاشراف (3329) .

نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا وہ (رکوع و سجود) میں کمی کر رہا تھا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس سے دریافت کیا کہ تم کتنے عرصے سے اس طرح نماز ادا کر رہے ہو؟ اس نے جواب دیا: چالیس سال سے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے ان چالیس سالوں میں کبھی بھی (صحیح طرح) نماز ادا نہیں کی اگر تم اسی طریقے سے نماز ادا کرتے ہوئے فوت ہو گئے تو تم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے خلاف عمل کرتے ہوئے فوت ہو گے۔

پھر انہوں نے فرمایا: آدمی نماز میں قرأت مختصر کر لے لیکن اسے مکمل ادا کرے اور اچھی طرح سے ادا کرے (یہ نماز پڑھنے کا صحیح طریقہ ہے)۔

## 67 - باب اقل ما یجزئ من عمل الصلوة

باب: کم از کم کتنے عمل کے ذریعے نماز ادا ہو جاتی ہے؟

1312 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ - وَهُوَ ابْنُ يَحْيَى - عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمِّ لَهُ بَدْرِيِّ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمُقُهُ وَنَحْنُ لَا نَشْعُرُ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ فَسَلَّمَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ" - فَرَجَعَ فَصَلَّى ثُمَّ أَقْبَلَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ" - مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا - فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ وَالَّذِي أَكْرَمَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ جِهَدْتُ فَعَلِمْنِي فَقَالَ "إِذَا قُمْتَ تُرِيدُ الصَّلَاةَ فَتَوَضَّأْ فَأَحْسِنْ وَضُوءَكَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ ثُمَّ ارْكَعْ فَاطْمِئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْقَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْقَعْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْقَعْ ثُمَّ ارْقَعْ ثُمَّ افْعَلْ كَذَلِكَ حَتَّى تَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِكَ" .

☆☆ علی بن یحییٰ اپنے والد کے حوالے سے ان کے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں جو بدری صحابی ہیں۔ انہوں نے یہ بات بیان کی ہے ایک شخص مسجد میں آیا اس نے نماز ادا کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نماز کا جائزہ لیتے رہے ہمیں اس بات کا احساس نہیں ہو سکا جب وہ شخص نماز پڑھ کر فارغ ہوا تو اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم واپس جاؤ اور دوبارہ نماز ادا کرو کیونکہ تم نے (صحیح طرح سے) نماز ادا نہیں کی وہ شخص واپس گیا اس نے نماز ادا کی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم واپس جاؤ اور (دوبارہ) نماز ادا کرو کیونکہ تم نے (صحیح طرح سے) نماز ادا نہیں کی۔

1312- أخرجه أبو داود في الصلاة، باب صلاة من لا يقم صلبه في الركوع والسجود (الحديث 857 و 858 و 859 و 860 و 861) . وأخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في وصف الصلاة (الحديث 302) . وأخرجه النسائي في التطبيق، باب الرخصة في ترك الذكر في الركوع (الحديث 1052)، وباب الرخصة في ترك الذكر في السجود (الحديث 1135)، وفي السهو، باب أقل ما يجزي من عمل الصلاة (الحديث 1313) . والحديث عند النسائي في الأذان، الإقامة لمن يصلي وحده (الحديث 666) و ابن ماجه في الطهارة و سنتها، باب ما جاء في الوضوء على ما أمر الله تعالى (الحديث 460) . نسخة الاشراف (3604) .

(راوی کہتے ہیں:) ایسا دو مرتبہ یا شاید تین مرتبہ ہوا تو اس شخص نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو عزت عطا کی ہے یا رسول اللہ! میں نے اپنی پوری کوشش کی ہے تو آپ مجھے سکھائیں (کہ میں کس طرح نماز ادا کروں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم نماز کے ارادے سے اٹھنے لگو تو پہلے وضو کرو اور اچھی طرح سے وضو کرو پھر قبلہ کی طرف رخ کر کے تکبیر کہو قرأت کرو پھر رکوع کرو اور اطمینان سے رکوع کرو پھر سر کو اٹھاؤ اور یا کل سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر سجدہ میں جاؤ اور اطمینان سے سجدہ کرو اور پھر اٹھو اور اطمینان سے بیٹھ جاؤ پھر سجدہ میں جاؤ اور اطمینان سے سجدہ کرو پھر اٹھو اور پھر اسی طرح کرتے رہو یہاں تک کہ اپنی نماز مکمل کر لو۔

1313 - أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ بْنُ رَافِعِ بْنِ مَالِكِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَمِّ لَهُ بَدْرِي قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمُقُهُ فِي صَلَاتِهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ لَهُ "ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ". فَرَجَعَ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ "ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ". حَتَّى كَانَ عِنْدَ الثَّلَاثَةِ أَوْ الرَّابِعَةِ فَقَالَ وَالَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ لَقَدْ جَهَدْتُ وَحَرَصْتُ فَأَرِنِي وَعَلِّمْنِي. قَالَ "إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تُصَلِّيَ فَتَوَضَّأْ فَأَحْسِنْ وَضُوءَكَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ قَاعِدًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ فَإِذَا اتَّمَمْتَ صَلَاتَكَ عَلَيَّ هَذَا فَقَدْ تَمَّتْ وَمَا انْتَقَصَتْ مِنْ هَذَا فَإِنَّمَا تَنْتَقِصُهُ مِنْ صَلَاتِكَ."

☆☆ علی بن یحییٰ اپنے والد کے حوالے سے ان کے چچا کا جو ایک بدری صحابی ہیں یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ مسجد میں بیٹھا ہوا تھا ایک شخص اندر آیا اس نے دو رکعات نماز ادا کی پھر وہ آیا اور اس نے نبی اکرم ﷺ کو سلام کیا نبی اکرم ﷺ اس کی نماز کا جائزہ لے رہے تھے آپ ﷺ نے اسے سلام کا جواب دیا اور پھر ارشاد فرمایا: تم واپس جاؤ اور نماز ادا کرو کیونکہ تم نے (صحیح طرح سے) نماز ادا نہیں کی ہے وہ شخص واپس گیا اس نے نماز ادا کی پھر اس نے نبی اکرم ﷺ کو سلام کیا نبی اکرم ﷺ نے سلام کا جواب دیا پھر آپ نے ارشاد فرمایا: تم واپس جاؤ اور دوبارہ نماز ادا کرو کیونکہ تم نے (صحیح طرح سے) نماز ادا نہیں کی ہے۔ (راوی کہتے ہیں:) یہاں تک کہ تیسری یا چوتھی مرتبہ اس شخص نے عرض کی: اس ذات کی قسم جس نے آپ پر کتاب نازل کی ہے میں نے اپنی پوری کوشش کی ہے اور میری یہ خواہش بھی تھی (کہ میں صحیح نماز ادا کر لوں) اب آپ مجھے دکھائیں اور آپ مجھے سکھائیں کہ (مجھے کس طرح نماز ادا کرنی چاہیے؟) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم نماز ادا کرنے کا ارادہ کرو تو وضو کرو اور اچھی طرح وضو کرو پھر قبلہ کی طرف رخ کرو اور پھر تکبیر کہتے ہوئے قرأت کرو پھر

رکوع میں چلے جاؤ اور اطمینان سے رکوع کرو اور پھر سجدے میں جاؤ اور اطمینان سے سجدہ کرو اور پھر اٹھو اور سیدھے بیٹھ جاؤ اور پھر سجدے میں جاؤ اور اطمینان سے سجدہ کرو پھر اٹھو جب تم اس طریقے سے اپنی نماز کو مکمل کرو گے تو نماز مکمل ہو جائے گی اگر کوئی کمی کرو گے تو اس حساب سے تمہاری نماز میں کمی ہو جائے گی۔

1314 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ قُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أُنَبِّئِي عَنْ وَتَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . قَالَتْ كُنَّا نَعُدُّ لَهُ سِوَاكَهُ وَطُهُورَهُ فَيَعْتَهُ اللَّهُ لِمَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي ثَمَّانِ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ فِيهِنَّ إِلَّا عِنْدَ الثَّامِنَةِ فَيَجْلِسُ فَيَذْكُرُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَيَدْعُو ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا يُسْمِعُنَا .

☆☆ سعد بن ہشام بیان کرتے ہیں میں نے عرض کی: اے ام المؤمنین! آپ مجھے نبی اکرم ﷺ کی وتر کی نماز کے بارے میں بتائیے! تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: ہم نبی اکرم ﷺ کے لیے مسواک اور (وضو کا پانی) تیار کر کے رکھتے تھے رات کے وقت جس وقت بھی اللہ تعالیٰ آپ کو بیدار کرتا آپ بیدار ہو جاتے پھر مسواک کرتے وضو کرتے اور آٹھ رکعات ادا کیا کرتے تھے آپ ﷺ ان کے درمیان قعدہ نہیں کرتے تھے صرف آٹھویں رکعت کے بعد قعدہ میں بیٹھے تھے پھر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے پھر دعا کرتے تھے پھر بلند آواز میں سلام پھیرا کرتے تھے۔

## 68 - باب السلام

باب: سلام پھیرنا

1315 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ - يَعْنِي ابْنَ دَاوُدَ الْهَاشِمِيَّ - قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ - وَهُوَ ابْنُ سَعْدٍ - قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ - وَهُوَ ابْنُ الْمُسَوِّزِ الْمَخْرَمِيُّ - عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ .

☆☆ عامر بن سعد اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) سے یہ روایت نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیرا کرتے تھے۔

شرح

آخری قعدے میں تشهد درود شریف اور دعا پڑھ لینے کے بعد نماز سے باہر آنے کے لئے پہلا سلام پھیرنا مالکیوں کے

1314- اخرجہ النسائی فی قیام اللیل و تطوع النہار، کیف الوتر یتسع (الحدیث 1719) . (الحدیث 1720) مطولاً . و اخرجہ ابن ماجہ فی إقامة الصلاة و السنة فیہا، باب ماجاء فی الوتر بثلاث و خمس و سبع و تسع (الحدیث 1191) بنحوہ مطولاً . تحفة الاشراف (16107) .  
1315- اخرجہ مسلم فی المساجد و مواضع الصلاة، باب السلام للتحلیل من الصلاة عند فراغها و کیفیتہ (الحدیث 119) بنحوہ . و اخرجہ النسائی فی السہو، باب السلام (الحدیث 1316) . و اخرجہ ابن ماجہ فی إقامة الصلاة و السنة فیہا، باب التسليم (الحدیث 915) . تحفة الاشراف (3866) .

نزدیک اور شوافع کے نزدیک فرض ہے۔

جبکہ حنابلہ کے نزدیک دونوں سلام پھیرنا فرض ہے۔

البتہ نماز جنازہ، نفل نماز، سجدہ تلاوت اور سجدہ شکر کا حکم مختلف ہے، کیونکہ ان میں ایک سلام پھیر کر بھی نماز کو ختم کیا جاسکتا ہے۔ تاہم مالکیوں اور شوافع کے نزدیک پہلے سلام کے ذریعے نماز ختم ہو جاتی ہے۔

جبکہ حنابلہ کے نزدیک دوسرے سلام کے ذریعے نماز ختم ہوتی ہے۔

احناف اس بات کے قائل ہیں: نماز کے آخر میں سلام پھیرنا فرض نہیں ہے بلکہ یہ واجب ہے اور دونوں طرف سلام پھیرنا واجب ہے۔

تمام فقہاء کے نزدیک سنت یہ ہے: دائیں طرف اور بائیں طرف دونوں طرف منہ موڑ کر اس طرح سلام کیا جائے یہاں تک کہ پیچھے بیٹھے ہوئے شخص کو آدمی کے زخسار کی سفیدی نظر آجائے۔

جمہور اس بات کے قائل ہیں سلام پھیرتے وقت ”السلام علیکم ورحمۃ اللہ“ کہا جائے گا۔

مالکیوں کے نزدیک لفظ ”وبرکاتہ“ کا بھی اضافہ کیا جائے گا۔

شوافع اور حنابلہ اس بات کے قائل ہیں لفظ ”السلام علیکم“ قبلہ کی طرف رخ کرتے ہوئے شروع کیا جائے اور پھر دائیں طرف منہ موڑتے ہوئے ”ورحمۃ اللہ“ کہتے ہوئے سلام کو مکمل کیا جائے گا۔

احناف اور حنابلہ کے نزدیک سنت یہ ہے: پہلا سلام بلند آواز میں پھیرا جائے گا اور دوسرا سلام پھیرتے وقت آواز نسبتاً پست رکھی جائے گی۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سنت یہ ہے: مقتدی امام کی موافقت کرتے ہوئے سلام پھیر دے گا، جس طرح سلام پھیرنے کے علاوہ نماز کے دیگر ارکان و انتقالات میں امام کی موافقت کرتا ہے۔

جبکہ امام ابو یوسف، امام محمد اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک حکم یہ ہے: امام کے سلام پھیرنے کے بعد مقتدی سلام پھیرے گا۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے آگے آنے والے ابواب میں جو روایات نقل کی ہیں وہ سلام پھیرنے کے موضوع سے متعلق ہیں۔ اس بارے میں فقہاء کی آراء اور ان کے اختلاف کا اجمالی تذکرہ ہم نے یہاں کر دیا ہے۔

.....

1316 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَخْرَمِيُّ

عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنْتُ أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتَّى يُرَى بِيَاضَ حَلْيِهِ .

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ هَذَا لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ نَجِيحٍ وَالِدُ عَلِيِّ بْنِ سَدْرَةَ مَتْرُوكٌ الْحَدِيثُ .

☆ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بیان کرتے ہیں میں نبی اکرمؐ کو دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھرتے ہوئے دیکھتا تھا یہاں تک کہ آپ کے رخسار مبارک کی سفیدی نظر آ جایا کرتی تھی۔  
امام نسائیؒ بیان کرتے ہیں: اس روایت کا راوی عبد اللہ بن جعفر اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔  
جبکہ علی بن مدینی کے والد عبد اللہ بن جعفر (نامی راوی) متروک الحدیث ہیں۔

## 69 - باب مَوْضِعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ السَّلَامِ

باب: سلام پھیرنے کے وقت ہاتھ رکھنے کی جگہ

1317 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الْقِبْطِيَّةِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا السَّلَامَ عَلَيْكُمْ السَّلَامَ عَلَيْكُمْ .  
وَأَمَّا مِسْعَرٌ بِيَدِهِ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ فَقَالَ "مَا بَالُ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَرْمُونَ بِأَيْدِيهِمْ كَأَنَّهَا أذُنَابُ الْخَيْلِ الشَّمْسِ أَمَا يَكْفِي أَنْ يَضَعَ يَدَهُ عَلَى فِجْدِهِ ثُمَّ يُسَلِّمَ عَلَى أَحِبِّهِ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ ."  
☆ حضرت جابر بن سمرہؓ بیان کرتے ہیں جب ہم نبی اکرمؐ کی اقتداء میں نماز ادا کیا کرتے تھے تو ہم السلام علیکم، السلام علیکم کہا کرتے تھے۔

مسعر نامی راوی نے اپنے ہاتھ کے ذریعے دائیں طرف اور بائیں طرف اشارہ کر کے دکھایا (کہ اس طرح سلام کیا کرتے تھے)۔

تو نبی اکرمؐ نے ارشاد فرمایا: ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جو اپنے ہاتھوں کے ذریعے اس طرح اشارہ کرتے ہیں جیسے یہ ہتھکڑیوں کی ڈم ہیں، کیا اتنا کافی نہیں ہے وہ شخص اپنا ہاتھ اپنے زانو پر رہنے دے اور پھر دائیں طرف موجود اور بائیں طرف موجود اپنے بھائی کو سلام کرے۔

## 70 - باب كَيْفَ السَّلَامِ عَلَى الْيَمِينِ

باب: دائیں طرف سلام کس طرح پھیرا جائے؟

1318 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ

1317- تقدم في السهو، باب السلام بالأيدي في الصلاة (الحديث 1184) .

1318- أخرجه النسائي في المنطق، باب التكبير عند الرفع من السجود (الحديث 1141) بنحوه . و الحديث عند: الترمذی فی الصلاة، باب ما

حاء فی التكبير عند الركوع و السجود (الحديث 253) . و النسائي فی المنطق، باب تكبير للسجود (الحديث 1082)، باب التكبير

للسجود (1148) . تحفة الاشراف (9174) .

الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنِ الْأَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْتَبُ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ وَقِيَامٍ وَقُعُودٍ وَيُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ "السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ". حَتَّى يُرَى بَيَاضَ خَدِّهِ وَرَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا - يَفْعَلَانِ ذَلِكَ -

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ (بن مسعود) بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو (نماز کے دوران) ہر مرتبہ جھکتے ہوئے اور اٹھتے ہوئے قیام کی حالت میں قعدہ میں جاتے ہوئے تکبیر کہتے ہوئے دیکھا ہے آپ دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیرا کرتے تھے اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا کرتے تھے یہاں تک کہ آپ کے رخسار مبارک کی سفیدی نظر آجایا کرتی تھی۔

(حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) میں نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو بھی ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

1319 - أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّعْفَرَانِيُّ عَنْ حَجَّاجٍ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَنبَأَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَانَ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَانَ - أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ كُلَّمَا وَضَعَ اللَّهُ أَكْبَرَ كُلَّمَا رَفَعَ ثُمَّ يَقُولُ "السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ عَنْ يَمِينِهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ عَنْ تِسَارِهِ".

☆☆ واسع بن حبان بیان کرتے ہیں انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر مرتبہ نیچے جاتے ہوئے اللہ اکبر کہتے تھے اور اٹھتے ہوئے بھی اللہ اکبر کہتے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم (نماز کے آخر میں) دائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے السلام علیکم ورحمۃ اللہ اور بائیں طرف سلام (سلام پھیرتے ہوئے) السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے تھے۔

## 71 - بَابُ كَيْفِ السَّلَامِ عَلَى الشِّمَالِ

باب: بائیں طرف سلام کس طرح پھیرا جائے؟

1320 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ - يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيُّ - عَنْ عَمْرٍو بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَانَ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَانَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَمْرٍو أَخْبِرْنِي عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَانَتْ قَالَ فَذَكَرَ التَّكْبِيرَ قَالَ يَعْنِي وَذَكَرَ "السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ عَنْ يَمِينِهِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ عَنْ تِسَارِهِ".

☆☆ واسع بن حبان بیان کرتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ کہا: آپ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز

1319- الفردية النسائي، و سياتي في السهو، كيف الاسلام على الشمال (الحديث 1320). تحفة الاشراف (8553).

1320- تقدم في السهو، كيف السلام على اليمين (الحديث 1319).

کے بارے میں بتائیں کہ وہ کیسی تھی؟

راوی بیان کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے تکبیر کا تذکرہ کیا اور سلام پھیرنے کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ دائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا کرتے تھے اور بائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے السلام علیکم کہتے تھے۔

1321 - أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ عَنِ ابْنِ دَاوُدَ - يَعْنِي عَبْدَ اللَّهِ بْنَ دَاوُدَ الْخُرَيْبِيَّ - عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَاتِبِي أَنْظُرِي إِلَى بَيَاضِ خَدِّهِ عَنْ يَمِينِهِ "السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ" وَعَنْ يَسَارِهِ "السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ".

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: آپ کے رخسار مبارک کی سفیدی کا منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے آپ اپنے دائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا کرتے تھے اور بائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے تھے۔

1322 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَدَمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عُيَيْدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ حَتَّى يَتَلَوَّ بِبَيَاضِ خَدِّهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتَّى يَتَلَوَّ بِبَيَاضِ خَدِّهِ. ☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ دائیں جانب سلام پھیرتے تھے یہاں تک کہ آپ کے رخسار مبارک کی سفیدی ظاہر ہو جاتی تھی اور بائیں طرف سلام پھیرتے تھے یہاں تک کہ آپ کے رخسار مبارک کی سفیدی ظاہر ہو جاتی تھی (یعنی نظر آ جاتی تھی)۔

1323 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . أَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ "السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ" حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ مِنْ هَاهُنَا وَبَيَاضُ خَدِّهِ مِنْ هَاهُنَا .

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا کرتے تھے یہاں تک کہ آپ کے رخسار مبارک کی سفیدی اس طرف بھی اور اس طرف بھی نظر آتی تھی۔

1324 - أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ أَنْبَأَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ

1321- أخرجه أبو داود في الصلاة، باب في السلام (الحدیث 996) بنحوه . وأخرجه الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء فی التسليم فی الصلاة (الحدیث 295) . وأخرجه النسائی فی السهو، کیف السلام علی الشمال (1322) مختصراً، و (1323 و 1324) بنحوه . وأخرجه ابن ماجه فی الامه الصلاة و السنة فیها، باب التسليم (الحدیث 914) بنحوه . تحفة الاشراف (9504) .

1322- تقدم فی السهو، کیف السلام علی الشمال (الحدیث 1321) .

1323- تقدم فی السهو، کیف السلام علی الشمال (الحدیث 1321) .

1324- تقدم فی السهو، کیف السلام علی الشمال (الحدیث 1321) .



قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَاقَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ وَأَبِي الْأَخْوَصِ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ "السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ" حَتَّى يُرَى بَيَاضَ خَدِّهِ الْأَيْمَنِ وَعَنْ يَسَارِهِ "السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ" حَتَّى يُرَى بَيَاضَ خَدِّهِ الْأَيْسَرِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے السلام علیکم ورحمۃ اللہ علیہ کرتے تھے یہاں تک کہ آپ کے دائیں رخسار کی سفیدی نظر آ جاتی تھی اور جب بائیں طرف سلام پھیرتے تھے تو بھی السلام علیکم ورحمۃ اللہ علیہ کرتے تھے یہاں تک کہ آپ کے بائیں رخسار کی سفیدی بھی دکھائی دیتی تھی۔

## 72 - باب السَّلَامِ بِالْيَدَيْنِ

باب: ہاتھوں کے ذریعے سلام کرنا

1325 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ فُرَاتِ الْقَزَازِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ - وَهُوَ ابْنُ الْقُبَيْطِيَّةِ - عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا إِذَا سَلَّمْنَا قُلْنَا بِأَيْدِينَا السَّلَامَ عَلَيْكُمْ السَّلَامَ عَلَيْكُمْ - قَالَ - فَظَرَّ الْيَنَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "مَا شَأْنُكُمْ تُشِيرُونَ بِأَيْدِيكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ إِذَا سَلَّمَ أَحَدُكُمْ فَلْيَلْتَفِتْ إِلَى صَاحِبِهِ وَلَا يُؤْمِئْ بِبِيَدِهِ" .

☆☆ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی جب ہم نے سلام پھیرا تو ہم نے ہاتھوں کے ذریعے (اشارہ کرتے ہوئے) السلام علیکم السلام علیکم کہا۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف دیکھا تو ارشاد فرمایا: یہ کیا معاملہ ہے تم ہاتھوں کے ذریعے اشارہ کر رہے ہو یوں جیسے یہ سرکش گھوڑوں کی دم ہوتے ہیں جب کسی شخص نے سلام پھیرنا ہو تو وہ اپنے ساتھی کی طرف منہ کرے اور ہاتھ کے ذریعے اشارہ نہ کرے۔

## 73 - باب تَسْلِيمِ الْمَأْمُومِ حِينَ يُسَلِّمُ الْإِمَامُ

باب: مقتدی اسی وقت سلام پھیرے گا جس وقت امام سلام پھیرے گا

1326 - أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَهُ قَالَ أَخْبَرَنِي

1325-تقدم في السهو، باب السلام بالأيدي في الصلاة (الحديث 1184) .  
1326-أخرجه البخاري في الأذان، باب إذا زار الإمام قومًا فأمهم (الحديث 686) مختصرًا، و باب يسلم حين يسلم الإمام (الحديث 838) مختصرًا، و باب من لم يرد السلام على الإمام و اكتفى بتسليم الصلاة (الحديث 839 و 840)، و في التهجد، باب صلاة التواضع جماعة (الحديث 1185 و 1186) مطولًا . و الحديث عند: البخاري في الصلاة، باب إذا دخل بيتًا يصلح حيث شاء أو حيث امر ولا يتجسس (الحديث 424)، و باب المساجد في البيوت (الحديث 425)، و في الأذان، باب الرخصة في المطر و العلة أن يصلح في رحله (الحديث 667)، و في المغازي، باب 12 . (الحديث 4009 و 4010)، و في الأطمعة، باب الخزية (الحديث 5401)، و في الرقاق، باب العمل الذي يتغنى به وجه الله (الحديث 6423)، و في استنابة المرتدين و المعاندين و قتالهم، باب ما جاء في المتأولين (الحديث 6938) . و مسلم في الإيمان، باب الدليل على أن من مات على التوحيد دخل الجنة قطعًا (الحديث 54 و 55)، و في المساجد و مواضع الصلاة، باب الرخصة في التخلف عن الجماعة بعذر (الحديث 263 و 264 و 265) . و النسائي في الإمامة، إمامة الأعمى (الحديث 787)، و الجماعة لناقلة (الحديث 843) . و ابن ماجه في المساجد و الجماعات، باب المساجد في الدور (الحديث 754) . تحفة الاشراف (9450) .

مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ سَمِعْتُ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كُنْتُ أُصَلِّي بِقَوْمِي بَنِي سَالِمٍ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنِّي قَدْ أَنْكَرْتُ بَصْرِي وَإِنَّ السُّيُولَ تَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَ مَسْجِدِ قَوْمِي فَلَوِ دِدْتُ أَنَّكَ جِئْتَ فَصَلَّيْتَ فِي بَيْتِي مَكَانًا اتَّخِذُهُ مَسْجِدًا . قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "سَأَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ . " فَعَدَا عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - مَعَهُ بَعْدَ مَا اشْتَدَّ النَّهَارُ فَاسْتَأْذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنْتُ لَهُ فَلَمْ يَجْلِسْ حَتَّى قَالَ "إِنِّي تَحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ . " فَأَشْرَفْتُ لَهُ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي أُحِبُّ أَنْ يُصَلِّيَ فِيهِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْنَا خَلْفَهُ ثُمَّ سَلَّمَ وَسَلَّمْنَا حِينَ سَلَّمَ .

☆☆ حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں اپنے قبیلے بنو سالم کو نماز پڑھایا کرتا تھا میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: میری نظر کمزور ہو گئی ہے میرے (گھر) اور میرے محلے کی مسجد کے درمیان نالے بہتے ہیں تو میری یہ خواہش ہے آپ میرے گھر میں تشریف لائیں اور میرے گھر میں کسی جگہ نماز پڑھیں تاکہ میں جگہ کو ابھی نماز ادا کرنے کے لیے مخصوص کر لوں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر اللہ نے چاہا تو میں ایسا کر لوں گا اگلے دن نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے آپ کے ساتھ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی تھے اس وقت دن چڑھ چکا تھا نبی اکرم ﷺ نے اندر آنے کی اجازت طلب کی میں نے آپ کو اجازت پیش کی آپ ﷺ تشریف فرما نہیں ہوئے اور فرمایا کہ تم کہاں یہ پسند کرتے ہو کہ میں تمہارے گھر میں اس جگہ نماز ادا کروں؟ میں نے اس حصے کی طرف اشارہ کیا جہاں میری یہ خواہش تھی کہ آپ وہاں نماز ادا کریں نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے ہم نے آپ کے پیچھے صف بنالی پھر آپ نے سلام پھیرا جب آپ نے سلام پھیرا تو ہم نے بھی سلام پھیر دیا۔

## 74 - باب السُّجُودِ بَعْدَ الْفَرَاحِ مِنَ الصَّلَاةِ

باب: نماز سے فارغ ہونے کے بعد سجدہ کرنا

1327 - أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ حَمَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذُنُبٍ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَيُونُسُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ ابْنَ شَهَابٍ أَخْبَرَهُمْ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَقْرَعَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ وَيَسْجُدُ سَجْدَةً قَدَرًا مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ خَمْسِينَ آيَةً قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ . وَبَعْضُهُمْ يَزِيدُ عَلَى بَعْضٍ فِي الْحَدِيثِ .

مُخْتَصَرٌ

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ عشاء کی نماز کے بعد سے فجر کی نماز تک کے درمیانی عرصے میں گیارہ رکعات ادا کیا کرتے تھے آپ ایک رکعت کے ذریعے انہیں وتر بنا لیا کرتے تھے آپ بعض اوقات اتنا طویل

سجدہ کیا کرتے تھے، جتنی دیر میں کوئی شخص پچاس آیتوں کی تلاوت کرتا ہے۔

(امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:) بعض راویوں نے اس کے الفاظ میں کمی بیشی کی ہے۔ یہ روایت مختصر ہے۔

## 75 - باب سَجْدَتِي السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ وَالْكَلَامِ

باب: سلام پھیر لینے کے بعد اور کلام کرنے کے بعد سہو کے دو سجدے کرنا

1328 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَدَمَ عَنْ حَفْصِ بْنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَكَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتِي السَّهْوِ .

☆☆ حضرت عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا، پھر گفتگو کی، پھر دو مرتبہ سجدہ سہو کیا۔

## 76 - باب السَّلَامِ بَعْدَ سَجْدَتِي السَّهْوِ

باب: سلام پھیرنے کے بعد سجدہ سہو کرنا

1329 - أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا ضَمُّصَمُ بْنُ

جَوْسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتِي السَّهْوِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ سَلَّمَ . قَالَ ذَكَرَهُ فِي حَدِيثِ ذِي الْيَدَيْنِ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا، پھر آپ نے دو مرتبہ سجدہ سہو کیا، جبکہ

آپ بیٹھے ہوئے تھے، پھر آپ نے سلام پھیرا۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: اس کا تذکرہ انہوں نے حضرت ذوالیذین رضی اللہ عنہ کی حدیث میں کیا ہے۔

شرح

فقہاء کے مابین اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے کہ سجدہ سہو سلام پھیرنے سے پہلے کیا جاتا ہے یا سلام پھیرنے کے

بعد کیا جاتا ہے؟

اس ترجمہ الباب سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ سجدہ سہو کر لینے کے بعد سلام پھیرا جائے گا۔

احناف اس بات کے قائل ہیں: سجدہ سہو سلام پھیرنے کے بعد کیا جائے گا یعنی سجدہ سہو کرنے سے پہلے ایک طرف سلام

پھیر دیا جائے گا۔

جبکہ شوافع اس بات کے قائل ہیں پہلے سجدہ سہو کیا جائے گا، اس کے بعد سلام پھیرا جائے گا۔

اس بارے میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا موقف یہ ہے: اگر نماز میں کسی کمی کی وجہ سے سجدہ سہو لازم ہوا تھا تو سلام پھیرنے سے

1328- أخرجه مسلم في المساجد ومواضع الصلاة، باب السهو في الصلاة والسجود له (الحديث 96) بمعناه مطولا . وأخرجه الترمذي في

الصلاة، باب ما جاء في سجدة السهو بعد السلام والكلام (الحديث 353) بنحوه . تحفة الاشراف (9426) .

1329- انفرده النسائي . والحديث عند: ابي داود في الصلاة، باب السهو في السجدين (الحديث 1016) تحفة الاشراف (13514) .

پہلے سجدہ سہو کیا جائے گا اگر نماز میں کسی اضافے کی وجہ سے سجدہ سہو ہوا تھا تو سلام پھیرنے کے بعد سجدہ سہو کیا جائے گا۔  
امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا اس بارے میں موقف یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جن صورتوں میں سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو کیا تھا ان صورتوں میں سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو کیا جائے گا اور جن صورتوں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرنے کے بعد سجدہ سہو کیا تھا ان صورتوں میں سلام پھیرنے کے بعد سجدہ سہو کیا جائے گا۔

یہ بات مستحب ہے کہ نماز پڑھ لینے کے بعد امام اور مقتدی کچھ دیر بیٹھے رہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس حوالے سے ایک ترجمہ الباب قائم کیا ہے جس کا عنوان انہوں نے یہ تجویز کیا ہے ”سلام پھیرنے کے بعد امام کا لوگوں کی طرف رخ کرنا“  
اس ترجمہ الباب کے تحت انہوں نے سب سے پہلے حضرت سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔  
”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز ادا کر لیتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف رخ مبارک کر لیتے تھے۔“  
اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے علامہ ابن بطل رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات تحریر کی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔

علماء نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف اس لئے رخ کر لیا کرتے تھے تاکہ لوگ اس دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسائل وغیرہ دریافت کر لیں اس کی ایک حکمت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ کی طرف پیٹھے کر لیتے تھے تاکہ مسجد میں داخل ہونے والا شخص یہ بات جان لے کہ اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا نہیں کر رہے ہیں۔  
اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ کی طرف رخ کر کے بیٹھے رہتے تو یہ احتمال موجود تھا کہ کوئی دیکھنے والا گمان کرتا کہ شاید آپ نماز ادا کر رہے ہیں۔

نماز ادا کر لینے کے بعد اپنی جگہ پر امام کے بیٹھے رہنے کے بارے میں فقہاء کے مابین ذیلی اختلافات پائے جاتے ہیں۔  
امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس حوالے سے بھی ایک ترجمہ الباب قائم کیا ہے جس کا عنوان یہ ہے۔  
”سلام پھیرنے کے بعد امام کا اپنی جائے نماز پر ٹھہرے رہنا۔“  
اس ترجمہ الباب کی وضاحت کرتے ہوئے حافظ بدالدین محمود یعنی تحریر کرتے ہیں:

اس کا مطلب یہ ہے: یہ باب اس بیان میں ہے کہ آیا امام اپنی نماز کی جگہ پر نماز ادا کر لینے کے بعد ٹھہرا رہا ہے؟ یعنی وہ جگہ جہاں اس نے فرض نماز ادا کی تھی تو سلام پھیرنے کے بعد وہاں ٹھہرا رہا ہے۔  
اس سے مراد یہی ہے کہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد کیا وہ وہاں ٹھہر سکتا ہے؟ اس کے وہاں ٹھہرنے کا حکم عام ہے۔ خواہ وہ کسی ذکر کرنے کے لئے ہو یا دعا کے لئے ہو یا کسی چیز کی تعلیم دینے کے لئے ہو یا نفل ادا کرنے کے لئے ہو۔  
امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ترجمہ الباب میں اس بات کی وضاحت نہیں کی ہے کہ یہ ٹھہرنا ان کے نزدیک مستحب ہے یا مکروہ ہے؟

تاہم اس بارے میں اسلاف کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے جس کا تذکرہ ہم آگے چل کر کریں گے۔

آگے چل کر اس موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے حافظ یعنی تحریر کرتے ہیں: علماء نے اس مسئلے کے بارے میں اختلاف کیا

ہے۔

اکثر علماء جیسے کہ ابن بطلال رضی اللہ عنہ نے ان علماء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے۔ انہوں نے امام کے لئے اس طرح سے ٹھہرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

اس وقت وہ امام مقرر شدہ ہو البتہ اگر کسی علت کی وجہ سے وہ کچھ دیر کے لئے ٹھہر جاتا ہے تو اس کا حکم مختلف ہوگا جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا کیا ہے۔

ابن بطلال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہما اسی بات کے قائل ہیں۔

امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ یہ کہتے ہیں ہر وہ نماز جس کے بعد نفل ادا کئے جاتے ہیں ان میں امام کھڑا ہو جائے گا اور جن نمازوں کے بعد نوافل ادا نہیں کئے جاتے ہیں جیسے عصر کی نماز یا صبح کی نماز ہے تو اس نماز میں امام کو اختیار ہے (یعنی اگر چاہے تو بیٹھا رہے اگر چاہے تو کھڑا ہو جائے)

پھر علامہ یعنی رضی اللہ عنہ نے امام ابن شیبہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیرنے کے بعد اپنی جگہ پر اتنی دیر بیٹھتے تھے جتنی دیر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے تھے۔  
”اے اللہ! تو سلامتی عطا کرنے والا ہے۔ سلامتی تجھ سے ہی حاصل کی جاسکتی ہے۔ اے جلال اور اکرام والی ذات! تو برکت والا ہے۔“

اسی طرح حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ بات بھی نقل کی ہے۔

”جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز مکمل کر لیتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تیزی سے منتقل ہوتے تھے یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر نوافل ادا کرنے لگتے تھے یا (وہاں سے اٹھ کر چلے جاتے تھے)“

(سعید بن جبیر کہتے ہیں) نماز مکمل کر لینے کے بعد امام (مدینہ منورہ کے حساب سے) مشرق یا مغرب کی رخ کر لے وہ قبلہ کی طرف رخ نہ کرے۔

اس کے علاوہ علامہ یعنی رضی اللہ عنہ نے اور کچھ آثار بھی نقل کئے ہیں جس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ قول بھی شامل ہے۔

”سلام پھیرنے کے بعد امام کا اس جگہ بیٹھے رہنا بدعت ہے۔“

(یعنی مزید تحریر کرتے ہیں) فقہاء کی ایک جماعت اس بات کی قائل ہے کہ جب امام سلام پھیر دے تو کھڑا ہو جائے اور امام کی اقتدا میں جن لوگوں نے نماز ادا کی ان کے لئے یہ بات جائز ہے کہ وہ امام کے کھڑے ہونے سے پہلے ہی کھڑے ہو جائیں۔

...—...—...—...

الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى ثَلَاثًا ثُمَّ سَلَّمَ فَقَالَ الْخِرْبَاقِيُّ إِنَّكَ صَلَّيْتَ ثَلَاثًا . فَصَلَّى بِهِمُ الرُّكْعَةَ الْبَاقِيَةَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتِي السَّهْوِ ثُمَّ سَلَّمَ .

☆ ☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین رکعات پڑھانے کے بعد سلام پھیر دیا۔ حضرت خرباق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین رکعات ادا کی ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے باقی رہ جانے والی ایک رکعت ان لوگوں کو پڑھائی پھر آپ نے سلام پھیرا پھر دو مرتبہ سجدہ سہو کیا۔

## 77 - باب جَلْسَةِ الْإِمَامِ بَيْنَ التَّسْلِيمِ وَالْإِنْصِرَافِ

باب: سلام پھیرنے کے بعد اور اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے کچھ دیر بیٹھے رہنا

1331 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي كَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ رَمَقْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاتِهِ فَوَجَدْتُ قِيَامَهُ وَرُكُوعَهُ وَاعْتِدَالَهُ بَعْدَ الرُّكْعَةِ فَسَجَدْتَهُ فَجَلَسْتَهُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ فَسَجَدْتَهُ فَجَلَسْتَهُ بَيْنَ التَّسْلِيمِ وَالْإِنْصِرَافِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ .

☆ ☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا غور سے جائزہ لیتا رہا تو مجھے پتہ چلا کہ آپ کا قیام آپ کا رکوع کرنا آپ کا کھڑے ہونا آپ کا سجدہ کرنا دو سجدوں کے درمیان آپ کا بیٹھنا اور آپ کا پھر سجدہ کرنا اور سلام پھیرنے کے بعد اور اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے بیٹھنا یہ سب تقریباً ایک جتنے تھے۔

1332 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ عَنْ يُونُسَ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ أَخْبَرْتَنِي هُنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ الْفِرَاسِيَّةُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ النَّسَاءَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ إِذَا سَلَّمَتْ مِنَ الصَّلَاةِ قُضِمْنَ وَتَبَّتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ صَلَّى مِنَ الرِّجَالِ مَا شَاءَ اللَّهُ فَإِذَا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ الرِّجَالُ .

1330- تقدم في السهو، ذكر الاختلاف على أبي هريرة في السجدين (الحديث 1236).

1331- أخرجه مسلم في الصلاة، باب اعتدال أركان الصلاة وتخفيفها في تمام (الحديث 193). وأخرجه أبو داود في الصلاة، باب طول القيام من الركوع وبين السجدين (الحديث 854). والحديث عند البخاري في الأذان، باب حد تمام الركوع والاعتدال فيه والأطمانيّة (الحديث 792)، وباب الأطمانيّة حين يرفع راسه من الركوع (الحديث 801) وباب المكث بين السجدين (الحديث 820). ومسلم في الصلاة، باب اعتدال أركان الصلاة وتخفيفها في تمام (الحديث 194). وأبو داود في الصلاة، باب طول القيام من الركوع وبين السجدين (الحديث 852). والترمذي في الصلاة، باب ما جاء في إقامة الصلب إذا رفع راسه من الركوع والسجود (الحديث 279 و 280). والنسائي في التطبيق، قدر القيام بين الركوع والسجود (الحديث 1064)، وقدر الجلوس بين السجدين (الحديث 1147). تحفة الأشراف (1781).

1332- أخرجه البخاري في الأذان، باب التسليم (الحديث 837) مختصراً. وباب مكث الإمام في مصلاه بعد السلام (الحديث 849) مختصراً. باب انتظار الناس قيام الإمام العالم (الحديث 866)، وباب صلاة النساء خلف الرجال (الحديث 870) مختصراً. وأخرجه أبو داود في الصلاة، باب انصراف النساء قبل الرجل من الصلاة (الحديث 1040) بنحوه مختصراً. وأخرجه ابن ماجه في إقامة الصلاة والسنة فيها، باب الانصراف من الصلاة (الحديث 932) بنحوه مختصراً. تحفة الأشراف (18289).

☆☆ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں خواتین (باجماعت نماز ادا کرنے کے بعد) سلام پھیرنے کے فوراً بعد اٹھ جایا کرتی تھیں، جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی اقتداء میں نماز ادا کرنے والے مرد حضرات کچھ دیر بیٹھے رہتے تھے، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ سے اٹھتے تھے، تو مرد حضرات بھی اٹھ جایا کرتے تھے۔

## 78 - باب الْأَنْحِرَافِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ

باب: سلام پھیرنے کے بعد منہ پھیر کر بیٹھنا

1333 - أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ فَلَمَّا صَلَّى انْحَرَفَ . ☆☆ جابر بن یزید اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں فجر کی نماز ادا کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف رخ کر کے تشریف فرما ہوئے۔

شرح

یہاں روایت کے متن میں استعمال ہونے والے لفظ ”انحراف“ سے مراد یہ ہے: قبلہ کی جہت سے اپنا رخ موڑ لینا اور لوگوں کی طرف منہ کر لینا یا کسی دوسری طرف رخ کر لینا اس کے حکم کی وضاحت ہم سابقہ حدیث کی شرح میں کر چکے ہیں۔

.....

## 79 - باب التَّكْبِيرِ بَعْدَ تَسْلِيمِ الْإِمَامِ

باب: امام کا سلام پھیرنے کے بعد تکبیر کہنا

1334 - أَخْبَرَنَا بَشْرُ بْنُ خَالِدٍ الْعَسْكَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي مَعْبُدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا كُنْتُ أَعْلَمُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّكْبِيرِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز مکمل ہونے کا علم تکبیر (کی آواز سن کر) ہوتا تھا۔

شرح

اس حدیث میں یہ بات مذکور ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیرنے کے بعد تکبیر کہا کرتے تھے۔ اس حدیث کی شرح کرتے

1333- اخرجہ ابو داؤد فی الصلاة، باب الامام ينحرف بعد التسليم (الحدیث 614) بسحوه . و اخرجہ الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء فی الرجل یصلی وحده لم ینزل الجماعة (الحدیث 219) مطولا . تحفة الاشراف (11823) .

1334- اخرجہ البخاری فی الاذان، باب الذکر بعد الصلاة (الحدیث 842) . و اخرجہ مسلم فی المساجد و مواضع الصلاة، باب الذکر بعد الصلاة (الحدیث 120 و 121) . و اخرجہ ابو داؤد فی الصلاة، باب التكبير بعد الصلاة (الحدیث 1002) . تحفة الاشراف (6512) .

ہوئے امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں: امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ اس بات کی دلیل ہے جیسا کہ بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: فرض نماز ادا کر لینے کے بعد بلند آواز سے تکبیر کہنا اور ذکر کرنا مستحب ہے۔

متاخرین میں سے جن حضرات نے اسے مستحب قرار دیا ہے ان میں ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ بھی شامل ہیں۔ ابن بطال رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے یہ بات نقل کی ہے مذاہب متبوعہ کے اصحاب اور ان کے شاگرد و دیگر فقہاء اس بات پر متفق ہیں، تکبیر کہتے ہوئے اور ذکر کرتے ہوئے بلند آواز کرنا مستحب نہیں ہے۔ امام شافعی نے اس روایت کو اس صورت حال پر محمول کیا ہے کہ صرف کچھ عرصے کے لئے بلند آواز میں ذکر کیا جاتا تھا تاکہ لوگوں کو ذکر کرنے کا طریقہ پتہ چل جائے اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ وہ لوگ ہمیشہ بلند آواز میں ہی ذکر کرتے رہیں۔

وہ فرماتے ہیں: امام اور مقلدوں کو اس بارے میں اختیار ہے اگر چاہے تو نماز سے فارغ ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے لے لیکن وہ پست آواز میں ایسا کرے گا لیکن اگر امام کوئی ایسا ہو کہ جس کے بارے میں اس بات کا احتمال ہو کہ اس سے علم حاصل کرنا چاہئے تو پھر وہ بلند آواز میں ذکر کرے گا یہاں تک کہ اسے پتہ چل جائے کہ لوگوں نے اس سے اس چیز کا علم حاصل کر لیا ہے پھر وہ پست آواز میں ذکر کرنا شروع کر دے گا۔

امام شافعی نے اس روایت کو اس صورت پر محمول کیا ہے۔\*

حنبلی فقہ امام موفق الدین ابن قدامہ نے سلام پھیرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے اور دعا کرنے کو مستحب قرار دیا ہے۔

ہمارے زمانے میں نماز کے بعد بلند آواز میں ذکر کرنا اہل سنت کا علامتی شعار ہے اور اس شعار پر اہل سنت کے مخالفین کی طرف سے کچھ لے دے ہوتی ہے تاہم علمائے اہل سنت نے اس موضوع پر تفصیل سے اپنی تحقیقات پیش کی ہیں جنہیں یہاں نقل کرنا طوالت کا باعث ہوگا۔

مختصر یہ کہا جاسکتا ہے کہ نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے اور اس کی ممانعت کی کوئی دلیل موجود نہیں ہے۔ اس لئے اسے معمول کے طور پر اختیار کرنے پر طعن نہیں کیا جاسکتا۔

...—...—...—...

## 80 - باب الْأَمْرِ بِقِرَاءَةِ الْمُعَوِّذَاتِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ مِنَ الصَّلَاةِ

باب: نماز پڑھنے کے بعد معوذات پڑھنے کا حکم

1335 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ

\* حاشیہ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ روایت مذکورہ

1335- أخرجه أبو داؤد في الصلاة، باب الاستغفار (الحديث 1523). وأخرجه الترمذی في فضائل القرآن، باب ما جاء في الموتين (الحديث

2903). تحفة الأشراف (9940).



رَبَّاحٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْرَأَ الْمَعْوِذَاتِ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ.  
☆☆ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہدایت کی تھی کہ میں ہر نماز کے بعد معوذات پڑھا کروں۔

## شرح

اس ترجمہ الباب اور اس کے بعد آنے والے تراجم ابواب میں امام نسائی رحمہ اللہ نے جو روایات نقل کی ہیں وہ مختلف صحابہ کرام کے حوالے سے منقول ہیں اور ان سب کا موضوع یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرنے کے بعد کون سی تکبیر پڑھتے تھے؟ یا کن الفاظ میں دعا مانگا کرتے تھے؟ یا کون سے کلمات پڑھا کرتے تھے؟ جن میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوتا تھا۔

نماز ادا کر لینے کے بعد اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا اور ماثور دعائیں مانگنا سنت ہے خواہ یہ فرض نماز کے فوراً بعد مانگی جائیں جب کہ اس کے بعد کوئی سنت ادا نہ کرنی ہو جیسے فجر یا عصر کی نماز ہے یا فرض نماز کے بعد سنتیں ادا کر لینے کے بعد یہ ذکر اذکار کیا جائے جیسے ظہر، مغرب اور عشاء کی نماز ہے۔

ان کلمات کی ایک قسم استغفار ہے۔

دوسری قسم دعا ہے۔

تیسری قسم تسبیح و تحمید ہے۔

چوتھی قسم قرآن کی مختلف سورتیں ہیں جن میں آیت الہکسی، سورہ اخلاص، معوذتین خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اور اس کے علاوہ اپنی ذات اور تمام مسلمانوں کے لئے دعا کرنا شامل ہے۔

...—...—...—...

## 81- باب الإِسْتِغْفَارِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ

باب: سلام پھیرنے کے بعد استغفار پڑھنا

1336- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي شَدَّادُ أَبُو عَمَّارٍ أَنَّ أَبَا أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا وَقَالَ "اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ".

1336- اخرجہ مسلم فی المساجد و مواضع الصلاة، باب استحباب الذكر بعد الصلاة و بیان صفته (الحديث 135). و اخرجہ ابو داؤد فی الصلاة، باب ما يقول الرجل اذا سلم (الحديث 1513) بنحوه. و اخرجہ الترمذی فی الصلاة، باب ما يقول اذا سلم من الصلاة (الحديث 300). و اخرجہ ابن ماجہ فی اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما يقال بعد التسليم (الحديث 928). تحفة الاشراف (2099).

☆☆ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز مکمل کر لیتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تین مرتبہ استغفار پڑھتے تھے اور یہ دعا پڑھتے تھے:

”اے اللہ! تو سلامتی عطاء کرنے والا ہے سلامتی تجھ سے ہی حاصل ہو سکتی ہے تو برکت والا ہے اے جلال اور اکرام والی ذات۔“

## 82 - باب الذِّكْرِ بَعْدَ الْإِسْتِغْفَارِ

باب: استغفار کے بعد ذکر کرنا

1337 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَمُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ صُدْرَانَ عَنْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَائِشَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَلَّمَ قَالَ "اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ".

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

”اے اللہ! تو سلامتی عطاء کرنے والا ہے سلامتی تجھ ہی سے حاصل ہو سکتی ہے اے جلال اور اکرام والی ذات۔“

## 83 - باب التَّهْلِيلِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ

باب: سلام پھیرنے کے بعد لا الہ الا اللہ پڑھنا

1338 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُجَاعٍ الْمُرُودِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَلِيَّ هَذَا الْمُنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ يَقُولُ "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ أَهْلَ النِّعْمَةِ وَالْفَضْلِ وَالشَّاءِ الْحَسَنِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ".

☆☆ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے منبر پر یہ بات بیان کی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تھے تو یہ کلمات

پڑھتے تھے:

1337- اخرجہ مسلم فی المساجد و مواضع الصلاة، باب استحباب الذکر بعد الصلاة و بیان صفته (الحديث 136). و اخرجہ ابو داؤد فی الصلاة، باب ما يقول الرجل اذا سلم (الحديث 1512). و اخرجہ الترمذی فی الصلاة، باب ما يقول اذا سلم من الصلاة (الحديث 298). و اخرجہ النسائی فی اليوم و الليلة، باب ما يقول اذا قضی صلاته (الحديث 96). و اخرجہ ابن ماجه فی اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما يقال بعد التسليم (الحديث 924). تحفة الاشراف (16187).

1338- اخرجہ مسلم فی المساجد و مواضع الصلاة، باب استحباب الذکر بعد الصلاة و بیان صفته (الحديث 140 و 141) بنحوه. و اخرجہ ابو داؤد فی الصلاة، باب ما يقول الرجل اذا سلم (الحديث 1506 و 1507). و اخرجہ النسائی فی السهو، عدد التهليل و الذکر بعد التسليم (الحديث 1339) و فی عمل اليوم و الليلة، نوع آخر (الحديث 128). تحفة الاشراف (5285).

”اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے بادشاہی اسی کے لیے مخصوص ہے حمد اسی کے لیے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے اللہ تعالیٰ کی مدد اور مرضی کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں وہ نعمت عطاء کرنے والا ہے، فضل کرنے والا ہے اور اچھی نساء کے لائق ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہم دین کو اسی کے لیے خالص کرتے ہیں خواہ یہ بات کفار کو پسند نہ آئے۔“

## 84 - باب عَدَدِ التَّهْلِيلِ وَالذِّكْرِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ

باب: سلام پھیرنے کے بعد لا الہ الا اللہ پڑھنے اور ذکر کرنے کی تعداد

1339 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يُهْلِلُ فِي ذُبُرِ الصَّلَاةِ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ - ثُمَّ يَقُولُ ابْنُ الزُّبَيْرِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهْلِلُ بِهِنَّ فِي ذُبُرِ الصَّلَاةِ .

☆☆ ابو زبیر بیان کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نماز کے بعد ان کلمات کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی الوہیت کا اعتراف کیا کرتے تھے:

”اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے بادشاہی اسی کے لیے مخصوص ہے حمد اسی کے لیے مخصوص ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے ہر طرح کی نعمت اسی کی عطاء کردہ ہے اور فضل اسی کی طرف سے حاصل ہوتا ہے اور اچھی تعریف اسی کے لیے مخصوص ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے (ہم دین کو اسی کے لیے خالص کرتے ہوئے) یہ اعتراف کرتے ہیں چاہے یہ بات کافروں کو پسند نہ آئے۔“

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد ان کلمات کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی الوہیت کا اعتراف کیا کرتے تھے۔

## 85 - باب نَوْعِ الْآخِرِ مِنَ الْقَوْلِ عِنْدَ انْقِضَاءِ الصَّلَاةِ

باب: نماز کے اختتام پر ایک اور قسم کا کلمہ

1340 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ عَبْدِ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ وَسَمِعْتُهُ مِنْ عَبْدِ

الْمَسْلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ كِلَاهُمَا سَمِعَهُ مِنْ وَرَادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةَ إِلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَخْبَرَنِي بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . لَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ."

☆ ☆ وراہ جو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے سیکرٹری تھے انہوں نے یہ بات بیان کی ہے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ آپ مجھے کسی ایسی چیز کے بارے میں بتائیں جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سن رکھی ہو؟ تو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز مکمل کر لیتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

"اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے بادشاہی اسی کے لیے مخصوص ہے حمد اسی کے لیے مخصوص ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اے اللہ! جسے تو دے اسے کوئی روکنے والا نہیں ہے اور جسے تو نہ دے اسے کوئی دینے والا نہیں ہے اور تیری مرضی کے خلاف کوشش کرنے والی کی کوشش اس کے کسی کام نہیں آسکتی۔"

1341 - أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قُدَّامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْمُسَيْبِ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ وَرَادٍ قَالَ كَتَبَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ إِلَى مُعَاوِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ ذُبُرَ الصَّلَاةِ إِذَا سَلَّمَ "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ."

☆ ☆ وراہ بیان کرتے ہیں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز میں سلام پھیرنے کے بعد یہ پڑھا کرتے تھے:

"اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے بادشاہی اسی کے لیے مخصوص ہے حمد اسی کے لیے مخصوص ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اے اللہ! جسے تو دے اسے کوئی روکنے والا نہیں ہے جسے تو نہ دے اسے کوئی دینے والا نہیں ہے اور تیری مرضی کے مقابلے میں کوشش کرنے والے کی کوشش اس کے کسی کام نہیں آسکتی۔"

1340- أخرجه البخاری فی الاذان، باب الذكر بعد الصلاة (الحديث 844)، و فی الدعوات، باب الدعاء بعد الصلاة (الحديث 6330)، و فی الرقاق، باب ما يكره من قيل و قال (الحديث 6473) مختصراً، و فی القدر، باب لا مانع لما اعطى الله (الحديث 6615) مختصراً. و فی الاعتصام بالكتاب و السنة، باب ما يكره من كثرة السؤال و من تكلف ما لا يعنيه (الحديث 7292) مطولاً. و أخرجه مسلم فی المساجد و مواضع الصلاة، باب استحباب الذكر بعد الصلاة و بيان صفة (الحديث 137 و 138). و أخرجه ابو داؤد فی الصلاة، باب ما يقول الرجل اذا سلم (الحديث 1505). و أخرجه النسائي فی السهو، كم مرة يقول ذلك (الحديث 1342)، و فی عمل اليوم و الليلة، ما يقول عند انصرافه من الصلاة (الحديث 129) من نفس الطريق، و أخرجه النسائي فی السهو، نوع آخر من القول عند انقضاء الصلاة (الحديث 1341). تحفة الاشراف (11535).

## 86 - باب گم مرّۃ یقول ذلک

باب: ان کلمات کو کتنی مرتبہ پڑھا جائے؟

1342 - أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمُجَالِدِيُّ قَالَ أَنْبَأَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنْبَأَنَا الْمُغِيرَةُ وَذَكَرَ أَخْرَجَ وَأَنْبَأَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنْبَأَنَا غَيْرٌ وَاحِدٍ مِنْهُمْ الْمُغِيرَةُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ وَرَادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ أَنَّ مُعَاوِيَةَ كَتَبَ إِلَى الْمُغِيرَةِ أَنْ أَكْتُبَ إِلَيْ بِحَدِيثٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَكَتَبَ إِلَيْهِ الْمُغِيرَةُ أَنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ عِنْدَ انْصِرَافِهِ مِنَ الصَّلَاةِ "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ" . ثَلَاثَ مَرَّاتٍ .

☆ ☆ وراہ جو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے ایک سیکرٹری ہیں وہ بیان کرتے ہیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ آپ مجھے ایسی کوئی حدیث تحریر کر کے بھیجیں جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہو تو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے انہیں جوابی خط میں تحریر کیا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے بعد یہ کلمات کو پڑھتے ہوئے سنا ہے: "اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے بادشاہی اسی کے لیے مخصوص ہے حمد اسی کے لیے مخصوص ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔" (راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کو تین مرتبہ پڑھا کرتے تھے۔)

## 87 - باب فَوَعُ الْخَرُّ مِنَ الذِّكْرِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ

باب: سلام پھیرنے کے بعد ذکر کی ایک اور قسم

1343 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّاعِنِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ الْخُرَازِيُّ مَنْصُورُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ سُلَيْمَانَ - قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَكَانَ مِنَ الْحَافِيَيْنِ - عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا جَلَسَ مَجْلِسًا أَوْ صَلَّى تَكَلَّمَ بِكَلِمَاتٍ فَسَأَلَتْهُ عَائِشَةُ عَنِ الْكَلِمَاتِ فَقَالَ "إِنْ تَكَلَّمْتَ بِخَيْرٍ كَانَ طَابَعًا عَلَيْهِنَّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَإِنْ تَكَلَّمْتَ بِغَيْرِ ذَلِكَ كَانَ كَفَّارَةً لَهُ

1341-تقدم (الحدیث 1340) .

1342-انفرد به النسائي، وخرجه في عمل اليوم الليلة، ما يقول عند انصرافه من الصلاة (الحدیث 129) من نفس الطريق . و الحدیث عند البخاری في الاذان، باب الذكر بعد الصلاة (الحدیث 844)، وفي الدعوات، باب الدعاء بعد الصلاة (الحدیث 6330)، وفي الرقاق، باب ما يكره من قيل وقال (الحدیث 6473)، وفي القدر، باب لا مانع لما اعطى الله (الحدیث 6615)، وفي الاعتصام بالكتاب والسنة، باب ما يكره من كثرة السؤال و من تكلف ما لا يعنيه (الحدیث 7292) . ومسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب استحباب الذكر بعد الصلاة و بيان صفته (الحدیث 137 و 138) و ابی داؤد في الصلاة، باب ما يقول الرجل اذا سلم (الحدیث 1505) . والنسائي في السهو، نوع آخر من القول عند انقضاء الصلاة (الحدیث 1340 و 1341) . تحفة الاشراف (11535) .

1343-اخرجه النسائي في عمل اليوم و الليلة، ما يختم تلاوة القرآن (الحدیث 308)، و ما يقول اذا جلس في مجلس كثر فيه لفظه (الحدیث 400) . تحفة الاشراف (16335) .

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ .“

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ جب کسی محفل میں تشریف فرما ہوتے یا نماز ادا کر لیتے تو کچھ کلمات پڑھا کرتے تھے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ سے ان کلمات کے بارے میں دریافت کیا، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (آدی نے اگر محفل کے دوران) کوئی اچھی بات کی ہوگی، تو یہ کلمات قیامت تک کے لیے محفوظ ہو جائیں گے جن پر مہر لگی ہوگی، اگر اس نے کوئی غلط بات کی ہوگی، تو یہ کلمات اس غلط بات کا کفارہ بن جائیں گے (وہ کلمات یہ ہیں):  
”تو پاک ہے اے اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے، میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور میں تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔“

## 88 - باب نَوْعِ الْخَرُّ مِنْ الذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ

باب: سلام پھیرنے کے بعد ذکر کرنے اور دعائے مانگنے کی ایک اور قسم

1344 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا قُدَامَةُ عَنْ جَسْرَةَ قَالَتْ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَتْ إِنَّ عَذَابَ الْقَبْرِ مِنَ الْبَوْلِ . فَقُلْتُ كَذَبَتْ . فَقَالَتْ بَلَى إِنَّا لَنَقْرِضُ مِنْهُ الْجِلْدَ وَالشَّوْبَ . فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّلَاةِ وَقَدِ ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُنَا فَقَالَ ”مَا هَذَا“ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَتْ فَقَالَ ”صَدَقَتْ“ فَمَا صَلَّى بَعْدَ يَوْمٍ صَلَاةً إِلَّا قَالَ فِي ذُبُرِ الصَّلَاةِ ”رَبِّ جَبْرَيْلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ أَعَذَّنِي مِنْ حَرِّ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ .“

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ایک یہودی عورت میرے پاس آئی اس نے یہ کہا: (پیشاب کے چھینٹوں کی وجہ سے) قبر میں عذاب ہوتا ہے میں نے کہا: تم غلط کہہ رہی ہو اس نے جواب دیا: ایسا ہی ہے (یعنی واقعی عذاب ہوتا ہے) (ہمارے ہاں) تو یہ رواج ہے اگر کسی کپڑے یا چمڑے پر پیشاب کے چھینٹے پڑ جائیں (تو ہم قہقہے کے ذریعے اس چمڑے یا کپڑے کو کاٹ دیتے ہیں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم ﷺ اس وقت نماز ادا کرنے کے لیے تشریف لے گئے ہوئے تھے جب ہماری آواز بلند ہوئی (تو آپ تشریف لائے) آپ ﷺ نے دریافت کیا: کیا معاملہ ہے؟ میں نے آپ کو اس چیز کے بارے میں بتایا جو اس یہودی عورت نے کہا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس نے ٹھیک کہا ہے۔

(سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:) اس کے بعد نبی اکرم ﷺ جب بھی نماز ادا کیا کرتے تھے، تو نماز کے بعد یہ کلمات پڑھا

کرتے تھے:

”اے جبریل، میکائیل، اسرافیل کے پروردگار! تو مجھے جہنم کی گرمی اور قبر کے عذاب سے محفوظ رکھنا۔“

## 89 - باب نَوْعِ الْخُرْمِ مِنَ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْإِنْصِرَافِ مِنَ الصَّلَاةِ

باب: نماز سے فارغ ہونے کے بعد دعا کی ایک اور قسم

1345 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَادٍ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَرْوَانَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ كَعْبًا حَلَفَ لَهُ بِاللَّهِ الَّذِي فَلَقَ الْبَحْرَ لِمُوسَى أَنَا لَنَجِدُ فِي التَّوْرَةِ أَنَّ دَاوُدَ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ "اللَّهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِينِي الَّذِي جَعَلْتَهُ لِي عِصْمَةً وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي جَعَلْتَ فِيهَا مَعَاشِي اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ مَسْخَطِكَ وَأَعُوذُ بِعَفْوِكَ مِنْ نِقْمَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ" قَالَ وَحَدَّثَنِي كَعْبٌ أَنَّ صَهْبِيًّا حَدَّثَهُ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُهُنَّ عِنْدَ انْصِرَافِهِ مِنْ صَلَاتِهِ .

☆☆ عطاء بن ابومروان اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت کعب بن العتیبہ نے اللہ کے نام کی قسم اٹھا کر یہ بات بیان کی: وہ اللہ جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے سمندر کو چیر دیا تھا (انہوں نے بتایا) ہم نے تورات میں یہ بات پڑھی ہے اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام جب نماز مکمل کرتے تھے تو یہ پڑھا کرتے تھے:

"اے اللہ! تو میرے دین کو میرے لیے ٹھیک کرنے کے لیے جسے تو نے میرے لیے (اپنے عذاب سے) بچاؤ کا ذریعہ بنایا ہے اور میرے لیے میری دنیا کو بھی ٹھیک کرنے کے لیے جس میں تو نے مجھے زندہ رہنے (کا موقع دیا ہے) اے اللہ! میں تیری ناراضگی کے مقابلے میں تیری رضامندی کی تیری سزا کے مقابلے میں تیری معافی کی تیری گرفت کے مقابلے میں تیری ذات کی پناہ مانگتا ہوں جسے تو دے اسے کوئی روکنے والا نہیں ہے اور جسے تو نہ دے اسے کوئی دینے والا نہیں ہے اور تیری مرضی کے مقابلے میں کوشش کرنے والے کی کوئی کوشش اس کے کسی کام نہیں آسکتی۔"

راوی بیان کرتے ہیں حضرت کعب بن العتیبہ نے یہ بات بھی بیان کی ہے حضرت صہیب بن سنان نے انہیں یہ بات بتائی تھی کہ نبی اکرم ﷺ نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ کلمات پڑھا کرتے تھے۔

## 90 - باب التَّعَوُّذِ فِي دُبْرِ الصَّلَاةِ

باب: نماز کے بعد پناہ مانگنے سے متعلق کلمات

1346 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَثْمَانَ الشَّحَامِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ كَانَ أَبِي يَقُولُ فِي دُبْرِ الصَّلَاةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ فَكُنْتُ أَقُولُهُنَّ فَقَالَ أَبِي أَيُّ بَنِي إِسْرَائِيلَ - أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ فِي عَمَلِ الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ، الاستعاذة في دبر الصلوات (الحديث 137). وما يقول إذا راى قرية يريد دخولها (الحديث 543 و 544 و 545 و 546 و 547). تحفة الاشراف (4971).  
1346 - انفرديه النسائي، وسيايى فى الاستعاذة، الاستعاذة من الفقر (الحديث 5480). تحفة الاشراف (11706).

عَمَّنْ أَخَذَتْ هَذَا قُلْتُ عَنْكَ . قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُهُنَّ فِي ذُبُرِ الصَّلَاةِ .  
 ☆☆ مسلم بن ابوبکرہ بیان کرتے ہیں میرے والد نماز کے بعد یہ پڑھا کرتے تھے:

”اے اللہ! میں کفر، غربت، قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

(راوی کہتے ہیں:) میں نے بھی ان کلمات کو پڑھنا شروع کر دیا، ایک دن میرے والد نے مجھ سے دریافت کیا: اے میرے بیٹے! تم نے یہ کلمات کس سے سیکھے ہیں؟ میں نے جواب دیا: آپ سے، تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نماز کے بعد یہ کلمات پڑھا کرتے تھے۔

## 91- باب عَدَدِ التَّسْبِيحِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ

باب: سلام پھیرنے کے بعد پڑھی جانے والی تسبیح کی تعداد

1347- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنُ عَرَبِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”حَلَّتَانِ لَا يُحْصِيهِمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَهُمَا يَسِيرٌ وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيلٌ“ . قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ يُسَبِّحُ أَحَدُكُمْ فِي ذُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا وَيَحْمَدُ عَشْرًا وَيَكْبِرُ عَشْرًا فَهِيَ خَمْسُونَ وَمِائَةٌ فِي اللِّسَانِ وَالْفُؤَادِ وَخَمْسُمِائَةٍ فِي الْمِيزَانِ“ . وَأَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُهُنَّ بِيَدِهِ ”وَإِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ أَوْ مَضَجِهِ سَبَّحَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَحَمِدَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَهِيَ مِائَةٌ عَلَى اللِّسَانِ وَالْفُؤَادِ فِي الْمِيزَانِ“ . قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”فَأَيُّكُمْ يَعْمَلُ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ الْفَيْنِ وَخَمْسُمِائَةٍ سَيِّئَةً“ . قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ لَا نُحْصِيهِمَا فَقَالَ ”إِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْتِي أَحَدَكُمْ وَهُوَ فِي صَلَاتِهِ فَيَقُولُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا وَيَأْتِيهِ عِنْدَ مَنْامِهِ فَيُنِمُّهُ“ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”دُعوات ایسی ہیں، جنہیں جو بھی مسلمان باقاعدگی سے اختیار کرے گا وہ جنت میں داخل ہو جائے گا اور یہ دونوں کام بہت آسان ہیں، لیکن اس پر عمل کرنے والے لوگ بہت تھوڑے ہیں۔“

راوی بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”پانچ نمازوں میں سے ہر ایک نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ پڑھنا، دس مرتبہ الحمد للہ پڑھنا اور دس مرتبہ اللہ اکبر پڑھنا، پانچ نمازوں کے بعد یہ زبان سے پڑھنے کے حوالے سے پچاس ہوں گے، لیکن میزان میں ایک ہزار پانچ سو ہوں گے۔“

1347- أخرجه أبو داؤد في الأدب، باب في التسبيح عند النوم (5065). وأخرجه الترمذی في الدعوات، باب (منه) (الحديث 3410). وأخرجه ابن ماجه في إقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما يقال بعد التسليم (الحديث 926). تحفة الأشراف (8638).



(راوی بیان کرتے ہیں:) میں نے نبی اکرم ﷺ کو اپنی انگلیوں پر انہیں شمار کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دوسرا عمل یہ ہے) جب کوئی شخص اپنے بستر پر جائے تو وہ 33 مرتبہ سبحان اللہ 33 مرتبہ الحمد للہ

اور 34 مرتبہ اللہ اکبر پڑھے۔

زبان سے پڑھنے کے حوالے سے یہ ایک سو ہوں گے اور نامہ اعمال میں یہ ایک ہزار ہوں گے۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کون ایسا شخص ہے جو روزانہ ایک ہزار پانچ سو گناہ کرتا

ہے؟ عرض کی گئی: یا رسول اللہ! ہم تو اتنی گنتی بھی نہیں کر سکتے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: شیطان کسی شخص کے پاس آتا ہے

جب وہ شخص نماز ادا کر رہا ہوتا ہے تو شیطان یہ کہتا ہے: تم فلاں چیز کو یاد کرو فلاں چیز کو یاد کرو اسی طرح جب آدمی سونے لگتا ہے

پھر اس کے پاس آتا ہے اور اسے سلا دیتا ہے۔

## 92 - باب نَوْعِ الْآخِرِ مِنْ عَدَدِ التَّسْبِيحِ

باب: تسبیح کی تعداد کے حوالے سے ایک اور روایت

1348 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ أَبِي سَبَاطٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مُعَقَّبَاتٌ لَا يَخِيبُ

قَائِلُهُنَّ يُسَبِّحُ اللَّهُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَيَحْمَدُهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَيَكْبِرُهُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ ."

☆ ☆ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"(نماز کے) بعد پڑھے جانے والے کچھ اذکار ایسے ہیں جنہیں پڑھنے والا شخص نقصان نہیں اٹھاتا آدمی ہر نماز کے بعد

33 مرتبہ سبحان اللہ 33 مرتبہ الحمد للہ اور 34 مرتبہ اللہ اکبر کہے۔

## 93 - باب نَوْعِ الْآخِرِ مِنْ عَدَدِ التَّسْبِيحِ

باب: تسبیح کی تعداد کے حوالے سے ایک اور روایت

1349 - أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ حِرَازٍ التِّرْمِذِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنِ ابْنِ إِدْرِيسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَنٍ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ أَلْحَاحٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أَمُرُوا أَنْ يُسَبِّحُوا دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ

وَيَحْمَدُوا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَيَكْبِرُوا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَأَتَى رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي مَنْامِهِ فَقِيلَ لَهُ أَمَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُسَبِّحُوا دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدُوا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَكْبِرُوا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ

1348- أخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب استحباب الذكر بعد الصلاة و بيان صفته (الحديث 144 و 145) بنحوه . و أخرجه

الترمذی فی الدعوات، باب (منه) (الحديث 3412) . و أخرجه النسائی فی عمل اليوم و الليلة، ذکر حدیث کعب بن عجره فی المعقبات

الحديث (155) و (الحديث 156) موقوفاً . تحفة الاشراف (11115) .

1349- أخرجه النسائی فی عمل اليوم و الليلة، نوع آخر (الحديث 157) . تحفة الاشراف (3736) .

قَالَ نَعَمْ . قَالَ فَاجْعَلُوهَا خَمْسًا وَعِشْرِينَ وَاجْعَلُوهَا فِيهَا التَّهْلِيلَ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ "اجْعَلُوهَا كَذَلِكَ ."

☆☆ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں صحابہ کرام کو یہ ہدایت کی گئی تھی کہ وہ ہر نماز کے بعد 33 مرتبہ سبحان اللہ 33 مرتبہ الحمد للہ 34 مرتبہ اللہ اکبر کہیں۔

ایک انصاری نے خواب میں کسی شخص کو دیکھا اس انصاری سے یہ کہا گیا اللہ کے رسول نے تمہیں یہ حکم دیا ہے تم لوگ ہر نماز کے بعد 33 مرتبہ سبحان اللہ 33 مرتبہ الحمد للہ اور 34 مرتبہ اللہ اکبر کہا کرو؟ انصاری نے جواب دیا: جی ہاں! تو اس شخص نے (خواب میں) یہ کہا: تم ان کو 25، 25 مرتبہ کر لو اور ان میں لا الہ الا اللہ کو (25 مرتبہ پڑھنا) شامل کر لو۔

اگلے دن وہ انصاری نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس بات کا تذکرہ آپ کے سامنے کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسی طرح کرو (یعنی ان کلمات کو اسی طرح 25، 25 مرتبہ پڑھ لیا کرو)۔

1350 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ أَبُو زُرْعَةَ الرَّازِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْفَضِيلِ بْنِ عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي زَوَادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا رَأَى فِيمَا يَرَى النَّائِمُ قِيلَ لَهُ يَا شَيْءٍ أَمْرُكُمْ نَبِيكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمْرًا أَنْ نُسَبِّحَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَنُحَمِّدَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَنُكَبِّرَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فِتْلِكَ مِائَةً . قَالَ سَبَّحُوا خَمْسًا وَعِشْرِينَ وَاحْمَدُوا خَمْسًا وَعِشْرِينَ وَكَبَّرُوا خَمْسًا وَعِشْرِينَ وَهَلَّلُوا خَمْسًا وَعِشْرِينَ فِتْلِكَ مِائَةً فَلَمَّا أَصْبَحَ ذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "افْعَلُوا كَمَا قَالَ الْأَنْصَارِيُّ ."

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ ایک شخص نے خواب دیکھا اس شخص سے خواب میں پوچھا گیا: تمہارے نبی نے تمہیں کس بات کی ہدایت کی ہے؟ اس شخص نے جواب دیا: انہوں نے ہمیں یہ حکم دیا ہے ہم 33 مرتبہ سبحان اللہ 33 مرتبہ الحمد للہ اور 34 مرتبہ اللہ اکبر پڑھیں تو یہ ایک سو ہو جائیں گے۔ اس شخص نے (خواب میں) یہ کہا: تم لوگ 25 مرتبہ سبحان اللہ پڑھو 25 مرتبہ الحمد للہ پڑھو 25 مرتبہ اللہ اکبر پڑھو اور 25 مرتبہ لا الہ الا اللہ پڑھو تو یہ بھی 100 ہو جائیں گے۔ اگلے دن اس شخص نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ انصاری جس طرح کہہ رہا ہے تم لوگ اسی طرح کیا کرو۔

## 94 - باب نَوْعِ الْخُرْمِ مِنْ عَدَدِ التَّسْبِيحِ

باب: تسبیح کی تعداد کے حوالے سے ایک اور روایت

1351 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ كُرَيْبًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ

عَلَيْهَا وَهِيَ فِي الْمَسْجِدِ تَدْعُوْنَهُمْ مَرَّيْنِهَا قَرِيْبًا مِّنْ نِّصْفِ النَّهَارِ فَقَالَ لَهَا "مَا زِلْتِ عَلَيَّ حَالِكٍ" .  
 قَالَتْ نَعَمْ . قَالَ "أَلَا أَعْلَمُكَ - يَعْنِي - كَلِمَاتٍ تَقُوْلِيْنَهُنَّ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ خَلْقِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ خَلْقِهِ  
 سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ خَلْقِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ رِضًا نَفْسِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ رِضًا نَفْسِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ رِضًا نَفْسِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ  
 زِنَةَ عَرْشِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ زِنَةَ عَرْشِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ  
 سُبْحَانَ اللَّهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم  
 ﷺ ان کے پاس سے گزرے وہ اس وقت اپنی جائے نماز پر بیٹھی ہوئی وظیفہ پڑھ رہی تھیں پھر دوپہر کے قریب نبی اکرم ﷺ  
 ان کے پاس سے گزرے تو ان سے دریافت کیا: کیا تم اس وقت سے ابھی تک اسی حالت میں ہو؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں!  
 نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں نہ سکھاؤں! (راوی کہتے ہیں: یعنی ایسے کلمات نہ سکھاؤں) کہ جنہیں تم پڑھ لو (وہ کلمات  
 یہ ہیں:)

"اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی تعداد کے برابر میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر میں اس  
 کی پاکی بیان کرتا ہوں اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر اس کی پاکی بیان کرتا ہوں اس کی ذات کی رضامندی کے  
 مطابق میں اس کی پاکی بیان کرتا ہوں اس کی ذات کی رضامندی کے مطابق اس کی پاکی بیان کرتا ہوں اس کی  
 ذات کی رضامندی کے مطابق اس کی پاکی بیان کرتا ہوں اس کے عرش کے وزن جتنی میں اس کی پاکی بیان کرتا  
 ہوں اس کے عرش کے وزن جتنی میں اس کی پاکی بیان کرتا ہوں اس کے کلمات کی سیاہی جتنی میں اس کی پاکی  
 بیان کرتا ہوں اس کے کلمات کی سیاہی جتنی میں اس کی پاکی بیان کرتا ہوں"۔

## 95 - باب نَوْعُ الْآخِرِ

باب: (تسبیح کی) ایک اور قسم

1352 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَتَابٌ - هُوَ ابْنُ بَشِيرٍ - عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ عِكْرِمَةَ وَمَجَاهِدٍ عَنِ  
 ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ الْفُقَرَاءُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْأَغْنِيَاءَ يُصَلُّونَ كَمَا  
 نَصَلِّي وَيُصُومُونَ كَمَا نَصُومُ وَلَهُمْ أَمْوَالٌ يَتَصَدَّقُونَ وَيُنْفِقُونَ . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا صَلَّيْتُمْ  
 فَقُولُوا سُبْحَانَ اللَّهِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَاللَّهُ أَكْبَرُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَشْرًا  
 فَإِنَّكُمْ تُدْرِكُونَ بِذَلِكَ مَنْ سَبَقَكُمْ وَتَسْبِقُونَ مَنْ بَعْدَكُمْ" .

1351- اخرجہ مسلم فی الذکر و الدعاء و التوبۃ و الاستغفار، باب التسبیح اول النهار و عند النوم (الحديث 79) مختصراً . و اخرجہ الترمذی  
 فی الدعوات، باب . 104 . (الحديث 3555) . و اخرجہ النسائی فی عمل الیوم و اللیلۃ، نوع آخر (الحديث 156) . و اخرجہ ابن ماجہ فی  
 الادب، باب فضل التسبیح (الحديث 3808) تحفة الاشراف (15788) .

1352- اخرجہ الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء فی التسبیح فی ادبار الصلاة (الحديث 410) . تحفة الاشراف (6068) .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: کچھ غریب لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! امیر لوگ اسی طرح نماز ادا کرتے ہیں جس طرح ہم نماز پڑھتے ہیں وہ لوگ اسی طرح روزے رکھ لیتے ہیں جس طرح ہم روزہ رکھتے ہیں لیکن ان کے پاس مال موجود ہے جسے وہ صدقہ کرتے ہیں خرچ کرتے ہیں (جبکہ ہم ایسا نہیں کر سکتے تو ان کا اجر و ثواب ہم سے زیادہ ہو جاتا ہے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم نماز ادا کرو تو 33 مرتبہ سبحان اللہ 33 مرتبہ الحمد للہ 33 مرتبہ اللہ اکبر اور 10 مرتبہ لا الہ الا اللہ پڑھ لیا کرو۔  
(نیکیاں کمانے کے حوالے سے) جو لوگ تم سے آگے نکل گئے ہیں تم ان تک پہنچ جاؤ گے اور جو لوگ تم سے پیچھے ہیں تم ان سے آگے نکل جاؤ گے۔

## 96 - باب نَوْعِ الْخَرُ

باب: تسبیح کی ایک اور قسم

1353 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ - يَعْنِي ابْنَ طَهْمَانَ - عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي عُلْقَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ سَبَّحَ فِي ذُبُرِ صَلَاةِ الْعَدَاةِ مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ وَهَلَّلَ مِائَةَ تَهْلِيلَةٍ غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ وَكَوَّ كَانَتْ مِثْلَ زَيْدِ الْبَحْرِ".

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جو شخص صبح کی نماز کے بعد 100 مرتبہ سبحان اللہ 100 بار لا الہ الا اللہ پڑھتا ہے اس شخص کے گناہوں کو بخش دیا جاتا ہے اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔"

## 97 - باب عَقْدِ التَّسْبِيحِ

باب: تسبیح (کے کلمات) کو شمار کرنا

1354 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ وَالْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّارِعُ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ حَدَّثَنَا عَثَامُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ التَّسْبِيحَ -

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تسبیح (کے کلمات) کو شمار کرتے ہوئے

1353- اخرجہ النسائی فی عمل الیوم واللیلۃ، والتسبیح و التکبیر و التهلل و التحمید دہر الصلوات (الحديث 140). تحفة الاشراف

(15452)

1354- اخرجہ ابو داؤد فی الصلاة، باب التسبیح بالحصی (الحديث 1502). و اخرجہ الترمذی فی الدعوات، باب (منه) (الحديث 3411).

تحفة الاشراف (8637).

دیکھا ہے۔

## 98 - باب تَرْكِ مَسْحِ الْجَبْهَةِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ

باب: سلام پھیرنے کے بعد پیشانی پر ہاتھ نہ پھیرنا

1355 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ - وَهُوَ ابْنُ مُضَرَ - عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الْاَلْدِيِّ فِي وَسْطِ الشَّهْرِ إِذَا كَانَ مِنْ حِينِ يَمْضِي عِشْرُونَ لَيْلَةً وَيَسْتَقْبِلُ اِحْدَى وَعِشْرِينَ يَرْجِعُ اِلَى مَسْكِنِهِ وَيَرْجِعُ مَنْ كَانَ يُجَاوِرُ مَعَهُ ثُمَّ اِنَّهُ اَقَامَ فِي شَهْرِ جَاوَرَ فِيهِ تِلْكَ اللَّيْلَةَ الَّتِي كَانَ يَرْجِعُ فِيهَا فَخَطَبَ النَّاسَ فَاَمَرَهُمْ بِمَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ "اِنِّي كُنْتُ اُجَاوِرُ هَذِهِ الْعَشْرَ ثُمَّ بَدَا لِي اَنْ اُجَاوِرَ هَذِهِ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ فَمَنْ كَانَ اَعْتَكَفَ مَعِيَ فَلْيَبْتِ فِي مُعْتَكِفِهِ وَقَدْ رَاَيْتُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ فَاَنْسَيْتُهَا فَالْتِمَسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فِي كُلِّ وَاَسْرٍ وَقَدْ رَاَيْتُنِي اَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ . " قَالَ أَبُو سَعِيدٍ مَطْرُنًا لَيْلَةَ اِحْدَى وَعِشْرِينَ فَوَكَفَ الْمَسْجِدَ فِي مُصَلَّى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ وَقَدْ اَنْصَرَفَ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَوَجْهُهُ مُبْتَلٌ طِينًا وَمَاءً .

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مہینے کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے جب ۲۰ دن گزر جاتے اور اکیسویں رات آتی، تو آپ اپنی رہائش گاہ واپس تشریف لے جایا کرتے اور آپ کے ہمراہ جس شخص نے بھی اعتکاف کیا ہوتا، وہ بھی واپس اپنے گھر چلا جایا کرتا تھا۔

ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اعتکاف کیا اور جس رات آپ نے واپس جانا تھا، اس رات آپ وہیں ٹھہرے رہے آپ نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے انہیں ان چیزوں کی ہدایت کی جو اللہ کو منظور تھا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اس عشرے میں اعتکاف کیا کرتا تھا، اب مجھے یہ مناسب لگا ہے، میں اس آخری عشرے میں بھی اعتکاف کروں، جس شخص نے میرے ساتھ اعتکاف کرنا ہو، وہ میرے ساتھ اعتکاف کی جگہ پر بیٹھا رہے، میں اس رات (یعنی شب قدر) کو دیکھا، لیکن پھر وہ مجھے بھلا دی گئی تو تم اسے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ میں نے اس کے بارے میں (خواب میں دیکھا ہے) کہ میں اس (رات) میں پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اکیسویں رات بارش ہو گئی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی مخصوص جگہ پر سے مسجد کی چھت ٹپکتی رہی، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز پڑھ کر فارغ ہوئے، تو میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ کے چہرہ مبارک پر مٹی اور پانی (کا نشان) موجود تھا۔

## 99 - باب قُعودِ الإمامِ فِي مُصَلَاةٍ بَعْدَ التَّسْلِيمِ

باب: سلام پھیرنے کے بعد امام کا اپنی جگہ پر بیٹھے رہنا

1356 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ سِمَاكِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ قَعَدَ فِي مُصَلَاةٍ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ .

☆☆ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ فجر کی نماز ادا کر لینے کے بعد سورج نکلنے تک اپنی جائے

نماز پر بیٹھے رہتے تھے۔

1357 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ وَذَكَرَ آخَرَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ

حَرْبٍ قَالَ قُلْتُ لِحَبِيبِ بْنِ سَمُرَةَ كُنْتَ تُجَالِسُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ جَلَسَ فِي مُصَلَاةٍ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَيَتَحَدَّثُ أَصْحَابُهُ يَذْكُرُونَ حَدِيثَ الْجَاهِلِيَّةِ وَيُنْشِدُونَ الشُّعْرَ وَيُضْحَكُونَ وَيَتَسَمَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ سماک بن حرب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ لوگ نبی اکرم ﷺ کے

ساتھ بیٹھے رہا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ فجر کی نماز ادا کر لینے کے بعد سورج نکلنے تک اپنی جائے نماز پر تشریف فرما رہتے تھے اس دوران آپ کے اصحاب بات چیت کرتے رہتے تھے وہ زمانہ جاہلیت کی باتیں یاد کیا کرتے تھے شعر سنایا کرتے تھے اور ہنسا کرتے تھے لیکن نبی اکرم ﷺ صرف مسکرایا کرتے تھے۔

## 100 - باب الْإِنْصِرَافِ مِنَ الصَّلَاةِ

باب: نماز کے بعد (اپنی جگہ سے) اٹھنا

1358 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ السَّيِّدِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ كَيْفَ

انْصَرَفَ إِذَا صَلَّيْتُ عَنْ يَمِينِي أَوْ عَنْ يَسَارِي قَالَ أَمَا أَنَا فَأَكْثَرُ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِينِهِ .

1356-اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب فضل الجلوس في صلاة بعد الصبح و فضل المساجد (الحديث 287) . و اخرجہ الترمذی فی الصلاة، باب ذکر ما يستحب من الجلوس فی المسجد بعد صلاة الصبح حتى تطلع الشمس (الحديث 585) . تحفة الاشراف (2168) .

1357-اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب فضل الجلوس في صلاة بعد الصبح و فضل المساجد (الحديث 286) بنحوه، و في الفضائل، باب تسميه صلى الله عليه وسلم و حسن عشرته (الحديث 69) بنحوه . و اخرجہ ابو داؤد في الصلاة، باب صلاة الضحى (الحديث 1294) مختصراً . و اخرجہ النسائي في عمل اليوم و الليلة، القعود في المسجد بعد الصلاة و ذكر حديث الجاهلية (الحديث 170) تحفة الاشراف (2155) .

1358-اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب جواز الانصراف من الصلاة عن اليمين و الشمال (الحديث 60) و (الحديث 61) مختصراً . تحفة الاشراف (227) .

☆☆ سدی بیان کرتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سوال کیا جب میں نماز ادا کر لیتا ہوں تو میں کس طرف سے اٹھوں اپنے دائیں طرف سے یا اپنے بائیں طرف سے؟ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اکثر دائیں طرف سے اٹھتے ہوئے دیکھا ہے۔

شرح

اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابوالحسن سندھی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہاں جو بات نقل کی ہے وہ ان کے اپنے مشاہدے سے تعلق رکھتی ہے۔ اس کے بعد اگلی روایت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔ ان دونوں روایات میں تناقض نہیں پایا جاتا۔

اور ان دونوں حدیثوں سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات دائیں طرف سے اٹھا کرتے تھے اور بعض اوقات بائیں طرف سے اٹھا کرتے تھے اور یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ دونوں صورتیں جائز ہیں۔ جہاں تک حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کا تعلق ہے تو انہوں نے اس چیز کو غلط قرار دیا ہے کہ کوئی شخص یہ اعتقاد کر لے کہ ان دونوں میں سے کسی بھی ایک متعین طرف سے اٹھنا واجب ہے۔ اور اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ یہ غلطی ہے۔

مناسب یہ ہے: آدمی اس طرف سے اٹھے جہاں سے اٹھنا اس کے لئے آسان ہو ویسے دائیں طرف سے اٹھنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ تاہم اس کو واجب قرار نہیں دیا جائے گا۔

بظاہر یہ محسوس ہوتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بائیں طرف سے اٹھنے کی ضرورت اکثر پیش آتی تھی کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گھر بائیں طرف تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں سے اٹھ کر گھر کی طرف جانا ہوتا تھا۔ اسی لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اوقات بائیں طرف جایا کرتے تھے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔\*

.....

1359 - أَخْبَرَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَا يَجْعَلَنَّ أَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ مِنْ نَفْسِهِ جُزْئًا يَرَى أَنَّ حَتْمًا عَلَيْهِ أَنْ لَا يَنْصَرِفَ إِلَّا عَنْ يَمِينِهِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ النَّصْرَافِ عَنِ يَسَارِهِ .

\* حاشیہ سندھی پر روایت مذکورہ

1359- أخرجه البخاری فی الاذان، باب الانتعال و الانصراف عن اليمين و الشمال (الحديث 852) بنحوه . و أخرجه مسلم فی صلاة المسافرين و قصرها، باب جواز الانصراف من الصلاة عن اليمين و الشمال (الحديث 59) . و أخرجه ابو داؤد فی الصلاة، باب كيف الانصراف من الصلاة (الحديث 1042) بنحوه . و أخرجه ابن ماجه فی الصلاة و السنة فيها، باب الانصراف من الصلاة (الحديث 930) . تحفة الاشراف (9177) .

☆☆ اسود روایت کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کوئی بھی شخص اپنی ذات کے حوالے سے شیطان کا حصہ مقرر نہ کرے یعنی وہ اس چیز کو لازم نہ سمجھے کہ وہ صرف دائیں طرف سے ہی اٹھ سکتا ہے کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو کئی مرتبہ بائیں طرف سے اٹھتے ہوئے دیکھا ہے۔

1360 - أَخْبَرَنَا اسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَنْبَاْنَا بَقِيَّةُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّبَيْرِيُّ اَنْ مَكْحُوْلًا حَدَّثَهُ اَنْ مَسْرُوْقَ بَنِ الْاَجْدَعِ حَدَّثَهُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا وَقَاعِدًا وَيُصَلِّي حَافِيًا وَمُنْتَعِلًا وَيَنْصَرِفُ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو کھڑے ہو کر بھی پانی پیتے دیکھا ہے اور بیٹھ کر بھی پانی پیتے دیکھا ہے۔ آپ نے ننگے پاؤں بھی نماز ادا کی ہے اور جوتا پہن کر بھی ادا کی ہے۔ (نماز سے فارغ ہونے کے بعد) آپ دائیں طرف سے بھی اٹھ جایا کرتے تھے اور بائیں طرف سے بھی اٹھ جایا کرتے تھے۔

## 101 - باب الْوَقْتِ الَّذِي يَنْصَرِفُ فِيهِ النِّسَاءُ مِنَ الصَّلَاةِ

باب: خواتین (باجماعت) نماز ادا کرنے کے بعد کس وقت اٹھ جائیں گی؟

1361 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ اَنْبَاْنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النِّسَاءُ يُصَلِّينَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ فَكَانَ اِذَا سَلَّمَ اَنْصَرَفْنَ مُتَلَفِعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ فَلَا يَعْرِفْنَ مِنَ الْغَلَسِ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں خواتین نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کرتی تھیں جیسے ہی آپ سلام پھیرتے تھے تو خواتین اپنی چادریں لپیٹ کر واپس چلی جایا کرتی تھیں اور اندھیرے کی وجہ سے انہیں پہچانا نہیں جاسکتا تھا۔

## 102 - باب النَّهْيِ عَنْ مُبَادَرَةِ الْاِمَامِ بِالْاِنْصِرَافِ مِنَ الصَّلَاةِ

باب: امام سے پہلے نماز ختم کرنے کی ممانعت

1362 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ "اِنَّنِي اِمَامُكُمْ فَلَا تَبَادَرُوْنِي بِالرُّكُوْعِ وَلَا بِالسُّجُوْدِ وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالْاِنْصِرَافِ فَاِنِّي اَرَاكُمْ مِنْ اَمَامِي وَمِنْ خَلْفِي . " ثُمَّ قَالَ "وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ رَاَيْتُمْ مَا رَاَيْتُمْ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا . " فَلَمَّا مَا رَاَيْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ "رَاَيْتُ الْجَنَّةَ

1360-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (17652) .

1361-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (16521) .

1362-اخرجه مسلم في الصلاة، باب تحريم الامام بركوع او سجود و نحوهما (الحديث 112 و 113) . تحفة الاشراف (1577) .



وَالنَّارَ -

☆ ☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی پھر آپ ہماری طرف رخ کر کے بیٹھ گئے آپ نے ارشاد فرمایا: میں تمہارا امام ہوں تم مجھ سے پہلے رکوع میں نہ جاؤ سجدے میں نہ جاؤ کھڑے نہ ہو اور نماز ختم نہ کرو (یعنی سلام نہ پھیرو) کیونکہ میں تمہیں اپنے آگے بھی اور پیچھے بھی دیکھ لیتا ہوں پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! جو چیز میں نے دیکھی ہے اگر تم دیکھ لو تو تم تھوڑا ہنسا کرو اور زیادہ رویا کرو۔ (راوی کہتے ہیں:) ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ نے کیا دیکھا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے جنت اور جہنم کو دیکھا ہے۔

### 103 - باب ثَوَابِ مَنْ صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ

باب: جو شخص امام کے نماز مکمل کرنے تک اس کے ساتھ نماز ادا کرتا رہے اس کے اجر و ثواب کا تذکرہ

1363 - أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَشْرٌ - وَهُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ - قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ صُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَضَانَ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَبْقَى سَبْعٌ مِنَ الشَّهْرِ فَقَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ نَحْوُ مَنْ ثَلَاثِ اللَّيْلِ ثُمَّ كَانَتْ سَادِسَةٌ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا فَلَمَّا كَانَتْ الْخَامِسَةَ قَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ نَحْوُ مَنْ شَطْرَ اللَّيْلِ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ نَقَلْنَا قِيَامَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ - قَالَ "إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ حُسِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ" - قَالَ ثُمَّ كَانَتْ الرَّابِعَةَ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا فَلَمَّا بَقِيَ ثَلَاثٌ مِنَ الشَّهْرِ أَرْسَلَ إِلَى بَنَاتِهِ وَنِسَائِهِ وَحَشَدَ النَّاسَ فَقَامَ بِنَا حَتَّى خَشِينَا أَنْ يَفُوتَنَا الْفَلَاحُ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا شَيْئًا مِنَ الشَّهْرِ - قَالَ دَاوُدُ قُلْتُ مَا الْفَلَاحُ قَالَ السُّحُورُ -

☆ ☆ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رمضان کے روزے رکھنا شروع کیے لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں (تراویح کی) نماز نہیں پڑھائی یہاں تک کہ مہینہ ختم ہونے میں سات دن باقی رہ گئے تو آپ ہمیں تقریباً ایک تہائی رات گزرنے تک (تراویح کی نماز) پڑھاتے رہے پھر جب چھ دن باقی رہ گئے (یعنی اگلی رات آئی) تو آپ نے ہمیں (تراویح کی) نماز نہیں پڑھائی پھر جب پانچ دن باقی رہ گئے (یعنی اگلی رات آئی) تو آپ نے ہمیں (تراویح کی) نماز پڑھائی اور تقریباً نصف رات تک پڑھاتے رہے ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! اگر آپ اس رات میں مزید قیام کرتے (تو بڑی مہربانی ہوتی) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص امام کی اقتداء میں نماز ادا کر رہا ہو اور نماز ختم ہونے تک وہ امام کی اقتداء میں نماز ادا کرتا رہے تو اس کے نامہ اعمال میں اس پوری رات کے نامہ اعمال کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے۔

1363- اخبرنا ابو داؤد فی الصلاة، باب فی قیام شهر رمضان (الحديث 1375). واخرجه الترمذی فی الصوم، باب ما جاء فی قیام شهر رمضان (الحديث 806). واخرجه النسائی فی قیام اللیل و تطوع النهار، باب قیام شهر رمضان (الحديث 1604). واخرجه ابن ماجه فی اقام الصلاة و السنة فیها، باب ما جاء فی قیام شهر رمضان (الحديث 1327). تحفة الاشراف (11903).

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر جب چار راتیں باقی رہ گئیں (یعنی اگلی رات آئی) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں (تراویح کی) نماز نہیں پڑھائی، جب مہینہ ختم ہونے میں تین دن باقی رہ گئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادیوں اور اپنی ازواج کو بھی بلوایا اور لوگوں کو بھی اکٹھا کیا، پھر آپ نے ہمیں (تراویح کی) نماز پڑھائی (اور اتنی دیر تک پڑھاتے رہے) کہ ہمیں یہ اندیشہ ہوا کہ شاید اب ہم سحری نہیں کر سکیں گے، اس کے بعد اس مہینے میں آپ نے ہمیں (کبھی بھی تراویح کی) نماز نہیں پڑھائی۔

داؤد نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے استاد سے دریافت کیا: (اس حدیث میں) لفظ ”فلاح“ کا مطلب کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: سحری۔

## 104 - باب الرُّخْصَةِ لِلْإِمَامِ فِي تَخْطِي رِقَابِ النَّاسِ

باب: امام کو اس بات کی اجازت ہے، وہ لوگوں کی گردنیں پھلانگ (کر آگے جاسکتا ہے)

1364 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ الْخَرَّابِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنِ السُّوَلِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بِالْمَدِينَةِ ثُمَّ انْصَرَفَ يَتَخَطَّى رِقَابِ النَّاسِ سَرِيعًا حَتَّى تَعَجَّبَ النَّاسُ لِسُرْعَتِهِ فَتَبِعَهُ بَعْضُ أَصْحَابِهِ فَدَخَلَ عَلَيَّ بَعْضُ أَرْوَاجِهِ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ ”إِنِّي ذَكَرْتُ وَأَنَا فِي الْعَصْرِ شَيْئًا مِنْ تَبْرِ كَانَ عِنْدَنَا فَكَّرَهُتُ أَنْ يَبِيَّتْ عِنْدَنَا فَأَمَرْتُ بِقِسْمَتِهِ“

☆☆ حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے مدینہ منورہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں عصر کی نماز ادا کی، جب آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے، تو آپ تیزی سے چلتے ہوئے لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے تشریف لے گئے، آپ کی تیزی پر بعض لوگ حیران بھی ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب آپ کے پیچھے بھی گئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک زوجہ محترمہ کے ہاں تشریف لے گئے، پھر آپ تشریف لائے، تو آپ نے ارشاد فرمایا: عصر کی نماز پڑھتے ہوئے مجھے یہ بات یاد آئی کہ میرے پاس کچھ سونا موجود ہے، تو مجھے یہ بات اچھی نہیں لگی کہ وہ رات بھر میرے ہاں رہے، تو اب میں نے اسے تقسیم کرنے کا حکم دے دیا ہے۔

## 105 - باب إِذَا قِيلَ لِلرَّجُلِ هَلْ صَلَّيْتَ هَلْ يَقُولُ لَا

باب: جب کسی شخص سے دریافت کیا جائے کہ کیا تم نے نماز ادا کر لی ہے؟ تو کیا وہ ”نہیں“ کہہ سکتا ہے؟

1365 - أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا حَدَّثَنَا خَالِدٌ - وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ - 1364 - أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْأَذَانِ، بَابٍ مِنْ صَلَّى بِالنَّاسِ فَذَكَرَ حَاجَةَ فَتَعْطَاهُمْ (الحدیث 851) بسحوہ . و فی العمل فی الصلاة، باب یفکر الرجل الشیء فی الصلاة (الحدیث 1221)، و فی الزکاة، باب من احب تعجیل الصدقة من یومها (الحدیث 1430)، و فی الاستئذان، باب من اسرع فی مشیة لحاجة او لهدی (الحدیث 6275) . تحفة الاشراف (9906) .

عَنْ هِشَامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَوْمَ الْخَنْدَقِ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ جَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا كَذَبْتُ أَنْ أُصَلِّيَ حَتَّى كَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "فَوَاللَّهِ مَا صَلَّيْتُهَا" فَنَزَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَطْحَانَ فَتَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ وَتَوَضَّأْنَا لَهَا فَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ .

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں غزوہ خندق کے دن سورج غروب ہونے کے بعد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کفار کو برا کہنا شروع کیا انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! سورج غروب ہونے تک میں عصر نماز ادا نہیں کر سکا، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! میں نے بھی اسے ادا نہیں کیا ہے۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) پھر ہم نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ بطحان آئے، نبی اکرم ﷺ نے نماز کے لیے وضو کیا، ہم نے بھی نماز کے لیے وضو کیا، پھر نبی اکرم ﷺ نے سورج غروب ہونے کے بعد عصر کی نماز ادا کی، پھر اس کے بعد آپ نے مغرب کی نماز ادا کی۔

### شرح

اس حدیث میں غزوہ خندق کا ذکر کیا گیا ہے جس کا نام غزوہ احزاب بھی ہے۔ یہ غزوہ 4ھ میں پیش آیا تھا جس میں کفار کے ایک بڑے لشکر نے مسلمانوں پر حملہ کیا تھا۔ دشمن کی طرف سے حملے کے خوف کی شدت کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ چار نمازیں نہیں ادا کر سکے تھے۔ جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں روایت منقول ہے جسے امام ترمذی نے نقل کیا ہے۔

...—...—...—...

1365-اخرجه البخاری فی مواقیب الصلاة، باب من صلی بالناس جماعة بعد ذهاب الوقت (الحديث 596)، باب قضاء الصلوات الاولى فلاولى (الحديث 598) مختصراً، وفى الاذان، باب قول الرجل ما صلينا (الحديث 641)، وفى الخوف، باب الصلاة عند مناهضة الحصون و لقا لعدو (الحديث 945)، وفى المغازي، باب غزوة الخندق و هى الاحزاب (الحديث 4112). واخرجه مسلم فى المساجد و مواضع الصلاة، باب الدليل لمن قال الصلاة الوسطى فى صلاة العصر (الحديث 209). واخرجه الترمذی فى الصلاة، باب ما جاء فى الرجل تفوت الصلوات بايهن يبدأ (الحديث 180). تحفة الاشراف (3150).

## 14 - كِتَابُ الْجُمُعَةِ

جمعہ (کے بارے میں روایات)

امام نسائی نے اس کتاب ”جمعہ (کے بارے میں روایات)“ میں 45 تراجم ابواب اور 65 روایات نقل کی ہیں جبکہ مکررات کو حذف کر دیا جائے تو روایات کی تعداد 36 ہوگی۔

## 1 - باب اِجَابِ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کا واجب ہونا

1366 - أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”نَحْنُ الْأَخْرُونَ السَّابِقُونَ بِيَدِ انْتِهَمُ أَوْ تَوَا الْكِتَابِ مِنْ قَبْلِنَا وَأَوْتِيَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ وَهَذَا الْيَوْمُ الَّذِي كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِمْ فَاخْتَلَفُوا فِيهِ فَهَذَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ - يَعْنِي يَوْمَ الْجُمُعَةِ - فَالنَّاسُ لَنَا فِيهِ تَبِعَ الْيَهُودَ غَدًا وَالنَّصَارَى بَعْدَ غَدٍ“

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”ہم بعد والے بھی ہیں اور پہلے والے بھی ہیں وہ اس طرح سے کہ ان لوگوں کو پہلے کتاب دی گئی اور ہمیں ان کے بعد دی گئی (تو اس حساب سے ہم بعد والے ہیں) اور یہ دن جسے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر لازم قرار دیا تھا تو اس دن کے بارے میں ان لوگوں نے اختلاف کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس دن کے بارے میں ہماری رہنمائی کی۔ (راوی کہتے ہیں: یعنی جمعہ کا دن۔) (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اس حوالے سے لوگ ہمارے پیروکار ہیں یہودیوں کا دن کل کا ہے (یعنی ہفتہ کا دن ہے) اور عیسائیوں کا برسوں کا ہے (یعنی اتوار کا دن ہے)۔“

1366-اخرجه البخاری فی الجمعة، باب هل علی من لم یشہد الجمعة غسل من النساء و الصبيان و غیرہم (الحديث 896)، و فی احادیث الانبياء، باب 54. (الحديث 3486). و اخرجه مسلم فی الجمعة، باب هداية هذه الامة ليوم الجمعة، و باب الطيب و السواك يوم الجمعة (الحديث 9) (19/585 م). و اخرجه النسائی فی الجمعة من الكبرى، فضل يوم الجمعة (الحديث 1). تحفة الاشراف (13522 و 13683).

## شرح

لفظ ”جمعہ“ کا لغوی معنی اکٹھا کرنا یا اکٹھے ہونا ہے۔ جمعہ کے دن کو جمعہ کیوں کہا جاتا ہے؟ اس کے بارے میں مختلف اقوال

ہیں۔

بعض روایات سے یہ بات ثابت ہے کہ جمعہ کے دن کو جمعہ اس لئے کہا جاتا ہے، کیونکہ اس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے عنصر خاکی کی تخلیق کو مکمل کیا تھا۔

اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں: اس کا مطلب یہ ہے: ہم زمانے کے اعتبار سے آخری ہیں، لیکن قدر و منزلت کے اعتبار سے پہلے ہیں۔ مراد یہ ہے: یہ امت دنیا میں اپنے وجود کے اعتبار سے بعد میں ہے، یعنی سابقہ امتوں کے مقابلے میں بعد میں ہے، لیکن آخرت میں یہ ان سے سبقت لے جائے گی کیونکہ میدان حشر میں سب سے پہلے انہیں لایا جائے گا سب سے پہلے ان کا حساب ہوگا سب سے پہلے ان کے بارے میں فیصلہ کیا جائے گا۔ سب سے پہلے یہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے منقول اگلی حدیث میں صراحت کے ساتھ یہ الفاظ ہیں۔

”اہل دنیا میں ہم بعد والے ہیں اور قیامت کے دن ہم پہلے ہوں گے جن کا فیصلہ دیگر مخلوقات سے پہلے کر دیا جائے گا۔“

روایت کے یہ الفاظ ”انہوں نے اس بارے میں اختلاف کیا“ کی وضاحت کرتے ہوئے امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابن بطال رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں۔ اس سے یہ مراد ہرگز نہیں ہے کہ ان لوگوں پر جمعہ کا دن بعینہ فرض کیا گیا تھا اور انہوں نے اسے ترک کر دیا۔ اس کی وجہ یہ ہے: جس شخص پر اللہ تعالیٰ کوئی چیز لازم کر دے تو کسی کے لئے بھی اس کو ترک کرنا جائز نہیں ہے۔ جبکہ وہ شخص مومن ہو اور یہ روایت اس بات پر دلالت کرتی ہے ویسے اللہ بہتر جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر جمعہ کا دن فرض کیا تھا اور یہ بات ان کے اختیار پر چھوڑ دی تھی تاکہ وہ اس مخصوص دن میں اپنے شریعت کے کاموں کو قائم کریں۔

تو انہوں نے اس بارے میں اختلاف کیا کہ وہ کون سا دن ہونا چاہئے تو انہیں جمعہ کے دن کی طرف ہدایت نہیں دی گئی۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بات کا امکان موجود ہے کہ انہیں صراحت کے ساتھ اس بات کا حکم دیا گیا ہو اور پھر انہوں نے اس بارے میں اختلاف کیا ہو کہ کیا یہ دن متعین طور پر ان پر لازم ہے یا انہیں اس بات کا اختیار ہے کہ وہ اس کی جگہ کوئی دوسرا دن متعین کر لیں۔ انہوں نے اس بارے میں اجتہاد کیا تو ان سے غلطی ہو گئی۔

ابن ابی حاتم نے سدی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں ہے۔

”بے شک ہفتہ کا دن ان لوگوں پر مقرر کیا گیا ہے جنہوں نے اس کے بارے میں اختلاف کیا۔“

سدی فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے یہودیوں پر جمعہ کا دن لازم قرار دیا تھا۔ وہ لوگ آئے اور انہوں نے عرض کی۔ اے حضرت موسیٰ علیہ السلام! اللہ تعالیٰ نے ہفتے کے دن کوئی چیز پیدا نہیں کی تھی۔ (اس لئے عبادت کا مخصوص دن ہفتہ ہونا چاہئے) تو آپ

اسے ہمارے لئے مقرر کر دیں، تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے وہ دن ان کے لئے مقرر کر دیا۔\*

اس حدیث پر گفتگو کرتے ہوئے علامہ سندھی تحریر کرتے ہیں۔

روایت کے یہ الفاظ ”یہ دن“ اس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر جمعے کا دن اور اس دن عبادت کرنا عینم فرض قرار دیا تھا۔ انہوں نے اپنے لئے یہ بات اختیار کی کہ اللہ تعالیٰ ان کے لئے اسے تبدیل کر کے ملتے کا دن کر دے اور یہ دعا قبول ہوئی۔

اور ایسے لوگوں سے یہ بات بعید بھی نہیں ہے جنہوں نے اپنے نبی سے یہ فرمائش کر دی تھی کہ آپ ہمارے لئے ایک معبود

بنا دیں۔

جمعہ کی نماز فرض عین ہے اور جو شخص اس کا منکر ہو اس کو کافر قرار دیا جائے گا کیونکہ جمعے کی نماز کی فرضیت قطعی دلیل کے ذریعے ثابت ہے اور جمعے کی نماز اپنی جگہ مستقل فرض کی حیثیت رکھتی ہے یہ ظہر کی نماز کا بدل نہیں ہے۔

جمعے کی نماز سب سے افضل نماز ہے اور جمعے کا دن سب سے افضل دن ہے۔ اس کے فضائل مختلف احادیث میں منقول ہیں جن میں سے چند ایک کا تذکرہ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یہاں کیا ہے۔

جمعے کی فرضیت کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے۔

”اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کے لئے اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر (یعنی نماز) کی طرف تیزی سے

جاؤ۔“ (البقرہ: ۹)

اسی طرح جمعے کی اہمیت احادیث سے بھی ثابت ہوتی ہے چند ایک روایات کا تذکرہ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اگلے ابواب میں

کیا ہے۔

جو شخص جمعے کی نماز ادا نہیں کرتا وہ شدید عقاب کا مستحب قرار پاتا ہے، کیونکہ جو لوگ جمعے کی نماز میں شریک نہیں ہوئے تھے

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا تھا: ”میرا یہ جی چاہتا ہے کہ میں کسی شخص کو یہ ہدایت کروں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور میں جا کر ان لوگوں کو ان کے گھروں سمیت آگ لگا دوں جو جمعہ میں شریک نہیں ہوئے۔“

نماز جمعہ کے احکام

نماز جمعہ کا حکم اور اس کی شرائط

مسئلہ: جمعہ کی نماز فرض عین ہے۔ (تہذیب)

مسئلہ: اس کے لازم ہونے کے لیے نمازی میں کچھ شرائط ہونی چاہئیں، یعنی وہ آزاد ہو، مذکور ہو، مقیم ہو اور تندرست ہو۔

(کافی)

مسئلہ: اُسے چل کر جمعہ میں (شریک ہونے کے لیے) جانے کی قدرت بھی حاصل ہو۔ (بجرائق)

مسئلہ: ”میں“ ہونا بھی شرط ہے۔ (ترتاشی)

مسئلہ: اسی لیے کسی غلام، مسافر، بیمار پر جمعہ لازم نہیں ہوگا۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: اس بات پر اتفاق ہے کہ لنگڑے شخص پر جمعہ واجب نہیں ہوگا۔ (محیط)

مسئلہ: اگر اُسے اٹھا کر مسجد تک لے جانے والا کوئی شخص موجود ہو تو بھی اُس پر جمعہ واجب نہیں ہوگا۔ (زاہدی)

مسئلہ: تاہم بعض پر بھی جمعہ لازم نہیں ہوگا، خواہ اُس کا ہاتھ پکڑ کر مسجد لے جانے والا کوئی شخص موجود ہو۔ (سراجیہ)

مسئلہ: جو شخص بہت زیادہ عمر رسیدہ ہو چکا ہو اور وہ مسجد تک نہ جاسکتا ہو اُس کا حکم بھی بیمار کی مانند ہوگا، اُس پر جمعہ لازم

نہیں ہوگا۔

مسئلہ: اگر بارش بہت زیادہ برس رہی ہو یا کسی ظالم حکمران کا خوف ہو اور آدمی روپوشی کی زندگی گزار رہا ہو تو اُس سے جمعہ

ساقط ہو جائے گا۔ (فتح القدیر)

مسئلہ: آقا کو اس بات کی اجازت ہے کہ وہ اپنے غلام کو جمعہ باجماعت نماز اور نماز عید میں شریک ہونے سے روک دے۔

مسئلہ: جس شخص پر جمعہ ادا کرنا فرض نہیں ہے، اگر وہ اُسے ادا کر لیتا ہے تو اُس کا فرض ادا ہو جائے گا۔ (کنز)

مسئلہ: جمعہ لازم ہونے کے لیے چند ایسی شرائط بھی ہیں جن کا تعلق نمازی کی ذات کے ساتھ نہیں ہے۔

مسئلہ: اُن میں سے ایک شرط مصر (بڑے شہر) کا ہونا ہے۔ (کانی)

مسئلہ: ظاہر الروایۃ کے مطابق مصر (بڑے شہر) سے مراد وہ جگہ ہے جہاں قاضی موجود ہو جو حدود کو قائم کر سکتا ہو اور شرعی

احکام کو جاری کر سکتا ہو اور اُس جگہ کی آبادی کم از کم مٹی کے برابر ہو۔ (ظہیریہ قاضی خان، خلاصہ تاتارخانیہ)

مسئلہ: حدود قائم کرنے سے مراد یہ ہے: حدود قائم کرنے کی قدرت اسے حاصل ہونی چاہیے۔ (غیاثیہ)

مسئلہ: جس طرح شہر میں جمعہ ادا کرنا لازم ہے، اسی طرح شہر کی قریبی آبادی میں بھی جمعہ ادا کیا جاسکتا ہے، اس سے مراد وہ

آبادی ہے جو مصلحت کے پیش نظر شہر سے متصل ہوتی ہے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: دیہات کا رہنے والا شخص جب شہر میں آجائے اور جمعے کے دن وہاں رہنے کی نیت کر لے تو اُس پر جمعہ پڑھنا لازم

ہو جائے گا کیونکہ اُس دن کے اعتبار سے وہ شخص شہر کے رہنے والوں کے حکم میں شمار ہوگا، لیکن اگر وہ شہر میں آنے کے بعد یہ

نیت کرتا ہے کہ وہ اسی دن جمعے کا وقت شروع ہونے سے پہلے یا شروع ہو جانے کے بعد وہاں سے واپس چلا جائے گا تو جمعہ

پڑھنا واجب نہیں ہوگا، البتہ اگر وہ جمعہ پڑھ لے گا تو اُسے اجر و ثواب حاصل ہوگا۔ (قاضی خان، تجنیس، محیط)

مسئلہ: جن لوگوں پر جمعہ پڑھنا واجب نہیں ہے، یعنی جو چھوٹے دیہاتوں اور ویرانوں میں رہتے ہیں وہ جمعہ کے دن ظہر کی

نماز باجماعت ادا کریں گے، اُس سے پہلے اذان دیں گے، اقامت بھی کہیں گے۔

مسئلہ: اگر جمعہ کے دن بارش بہت زیادہ ہو اور لوگ جمعہ میں شریک نہ ہو سکیں، تو یہ جائز ہے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: جمعہ لازم ہونے کے لیے ایک شرط یہ ہے: حاکم موجود ہونا چاہیے خواہ وہ عادل ہو یا ظالم ہو۔ (تاتارخانیہ)

مسئلہ: یا پھر حاکم کی طرف سے کوئی امیر، قاضی یا خطیب مقرر ہونا چاہیے۔ (یعنی شرح ہدایہ)  
 مسئلہ: جمعہ کی نماز کے لیے ایک شرط یہ ہے: ظہر کا وقت ہونا چاہیے، اگر جمعہ کی نماز پڑھنے کے دوران ظہر کا وقت ختم ہو جاتا ہے تو جمعہ کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ (محیط)

### خطبہ جمعہ کے احکام

مسئلہ: اس حوالے سے ایک حکم نماز کا خطبہ ہے، اگر جمعہ کو خطبے کے بغیر پڑھا جاتا ہے یا وقت سے پہلے خطبہ پڑھ لیا جاتا ہے تو یہ جائز نہیں ہوگا۔ (کافی)

مسئلہ: خطبہ میں کچھ چیزیں فرض ہیں اور کچھ سنتیں ہیں، خطبہ میں دو چیزیں فرض ہیں۔

مسئلہ: پہلا فرض وقت کا ہونا ہے اور وقت سے مراد زوال کے بعد کا وقت ہے اور نماز جمعہ سے پہلے کا وقت ہے اس لیے اگر کوئی شخص زوال کا وقت شروع ہونے سے پہلے یا جمعہ کی نماز ادا کرنے کے بعد جمعہ کا خطبہ پڑھتا ہے تو یہ جائز نہیں ہوگا۔ (یعنی شرح کنز)

مسئلہ: اس کا دوسرا فرض یہ ہے: خطبے کے دوران اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا چاہیے۔ (عبر الائق)

مسئلہ: اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے ذکر کے قصد سے خطبہ دینے کا ارادہ کرتے ہوئے صرف ”الحمد للہ“ یا ”لا الہ الا اللہ“ یا ”سبحان اللہ“ کہتا ہے تو یہ بھی کافی ہوگا۔ (متون)

### خطبہ کی سنتیں

مسئلہ: خطبہ میں پندرہ چیزیں سنت ہیں:

- (i) طہارت ہونا، لہذا بے وضو یا جنبی شخص کے خطبہ جمعہ پڑھنا مکروہ ہوگا۔
- (ii) کھڑے ہو کر خطبہ پڑھنا۔ (عبر الائق)
- (iii) اگر کوئی شخص بیٹھ کر یا لیٹ کر خطبہ پڑھتا ہے تو یہ جائز ہوگا۔
- (iv) لوگوں کی طرف رخ کرنا۔
- (v) خطبہ شروع کرنے سے پہلے دل میں اعوذ باللہ پڑھنا۔
- (vi) خطبے کی آواز لوگوں تک پہنچانا، اگر لوگوں تک آواز نہیں پہنچتی تو یہ بھی جائز ہوگا۔
- (vii) خطبے کا آغاز الحمد للہ سے کرنا۔
- (viii) اللہ تعالیٰ کی شان کے مطابق اس کی حمد و ثناء بیان کرنا۔
- (ix) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجنا۔
- (x) کلمہ شہادت پڑھنا۔
- (xi) (حاضرین کو) وعظ و نصیحت کرنا۔



- (xi) قرآن کے بعض حصے کی تلاوت کرنا۔  
 اگر کوئی شخص خطبے کے دوران قرآن کے کسی بھی حصے کی تلاوت نہیں کرتا تو یہ انتہائی غلط حرکت ہوگی۔  
 (xii) دوسرے خطبے کے دوران اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء دوبارہ بیان کرنا اور نبی اکرم ﷺ پر دوبارہ درود بھیجنا۔  
 (xiii) مسلمان مرد و خواتین کے لیے دعائے خیر کرنا۔  
 (xiv) مختصر خطبہ دینا، یعنی اتنا خطبہ ہو جو طویل مفصل سے تعلق رکھنے والی کسی ایک سورت کی تلاوت کے برابر ہو اس سے زیادہ طویل خطبہ دینا مکروہ ہے۔

(xv) دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھا جانا۔ (بحر الرائق)

- مسئلہ: دونوں خطبوں کے درمیان تین آیات کی تلاوت کے برابر بیٹھا جائے گا۔ (سراج الوہاج)  
 مسئلہ: شمس الائمہ سرخسی فرماتے ہیں: دونوں خطبوں کے درمیان اتنی دیر بیٹھا جائے گا جتنی دیر میں آرام کے ساتھ بیٹھنے کے بعد تمام اعضاء اپنی اپنی جگہ پر ٹھہر جائیں اس سے زیادہ دیر نہ بیٹھا جائے اور پھر آدمی کھڑا ہو جائے۔ (تاتارخانیہ)  
 مسئلہ: شمس الائمہ کے قول کو مختار قرار دیا گیا ہے۔ (غیاثیہ)  
 مسئلہ: صحیح قول کے مطابق دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھنے کو ترک کرنا انتہائی غلط ہے۔ (قدیہ)  
 مسئلہ: خطبہ دینے سے پہلے (منبر) پر بیٹھنا سنت ہے۔ (یعنی شرح کنز)  
 مسئلہ: خطبہ دینے والے شخص کے لیے یہ بات شرط ہے کہ وہ جمعہ کی نماز کی امامت کی صلاحیت رکھتا ہو۔ (زاہدی)  
 مسئلہ: خطبہ دینے والے کے لیے یہ بات سنت ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے منبر پر کھڑا ہو کر خطبہ دے اور اس کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ بلند آواز میں خطبہ دے البتہ پہلے خطبے کی بہ نسبت دوسرے خطبے میں آواز کو پست رکھا جائے گا۔ (بحر الرائق)

- مسئلہ: دوسرے خطبے کا آغاز ”الحمد لله نحمده ونستعينه“ سے کیا جائے گا اور اس خطبے کے دوران چاروں خلفائے راشدین اور نبی اکرم ﷺ کے دونوں چچا (یعنی حضرت عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہما) کا ذکر کیا جائے گا۔  
 مسئلہ: یہ مستحسن ہے اور شروع سے معمول چلا آ رہا ہے۔ (تجنیس)  
 مسئلہ: خطبہ دینے کے دوران کوئی بھی دوسرا کام کرنا مکروہ ہے البتہ نیکی کا حکم دیا جاسکتا ہے۔ (فتح القدير)

### خطبہ سننے کے احکام

- مسئلہ: جس وقت امام خطبہ پڑھنے کے لیے آ جاتا ہے اس وقت تک نمازی نہ نماز پڑھیں گے اور نہ کوئی کلام کریں گے۔  
 صاحبین یہ کہتے ہیں: امام کے آ جانے کے بعد اور خطبہ شروع کرنے سے پہلے یا خطبہ ختم کر لینے کے بعد اور نماز شروع کرنے سے پہلے کلام کرنے اور نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (کانی)  
 مسئلہ: اس بارے میں ہر کلام کا حکم برابر ہوگا، خواہ آدمی آپس میں بات چیت کرے، سبحان اللہ پڑھے، چھینک کا جواب

دے یا سلام کا جواب دے۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: جس شخص تک امام کی آواز نہیں آرہی اُس کے لیے بھی خاموش رہنا ضروری ہے۔ (تمیمن)

مسئلہ: جو چیزیں نماز کے دوران حرام ہوتی ہیں وہ خطبہ کے دوران بھی حرام ہوں گی اس لیے امام خطبہ دینے کے دوران کچھ کھایا پانی نہیں سکتا۔

مسئلہ: نمازیوں کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ وہ خطبہ سنتے وقت امام کی طرف رخ کر لیں۔ (غلامہ)

مسئلہ: اکثر مشائخ اسی بات کے قائل ہیں پورا خطبہ سننا واجب ہے اور خطبے کے دوران امام کے قریب ہونا دور ہونے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ (محیط)

مسئلہ: تاہم امام کے قریب ہونے کے لیے لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر آگے نہیں جایا جائے گا۔

مسئلہ: خطبہ سننے کے دوران گھٹنے اوپر اٹھا کر چارزانوں ہو کر جس طرح سے چاہے بیٹھا جاسکتا ہے البتہ نماز میں قعدہ کی

طرح بیٹھنا مستحب ہے۔ (معراج الدرایہ مضمرات)

مسئلہ: اگر کوئی شخص نوافل ادا کر رہا ہو اور اس دوران امام خطبہ شروع کر دے تو اگر اُس نے ایک سجدہ نہیں کیا تھا تو نماز کو ختم

کردنے اگر سجدہ کر چکا ہو تو دو رکعات مکمل کرنے کے بعد نماز ختم کرے۔ (تقیہ)

نماز جمعہ کے لیے چار افراد کی موجودگی شرط ہے

مسئلہ: جمعہ کے صحیح ہونے کے لیے ایک شرط یہ ہے: امام کے علاوہ کم از کم تین آدمی موجود ہونے چاہئیں۔ (تمیمن)

مسئلہ: تاہم اس میں یہ شرط نہیں ہے کہ خطبہ کے وقت بھی وہ سب لوگ موجود ہوں۔ (فتح القدر)

مسئلہ: جمعہ کی نماز باجماعت میں شریک ہونے والے ان کم از کم افراد کے لیے یہ بات شرط ہے کہ وہ بھی امام بننے کی

صلاحیت رکھتے ہوں اس اعتبار سے اگر خواتین یا نابالغ لڑکے موجود ہوں تو جمعہ ادا کرنا جائز نہیں ہوگا۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: لیکن اگر امام کے علاوہ تین افراد میں سے کوئی غلام ہو یا مسافر ہو یا بیمار ہو یا گونگا ہو تو جمعہ صحیح ہوگا۔ (محیط سرخی)

مسئلہ: جمعہ کے صحیح ہونے کی ایک شرط یہ ہے: اُس میں شرکت کا اذن عام ہونا چاہیے یعنی مسجد کے دروازے ہر ایک کے

لیے کھلے ہوں اور سب لوگوں کو اندر آنے کی اجازت ہو اگر کچھ لوگ مسجد میں آنے کے بعد دروازہ بند کر لیں اور باہر سے

آنے والوں کو روک دیں تو اس طرح جمعہ ادا کرنا جائز نہیں ہوگا۔

مسئلہ: جب کسی شخص کو کوئی عذر لاحق نہ ہو اور وہ جمعہ سے پہلے ظہر کی نماز ادا کر لے تو ایسا کرنا مکروہ ہوگا۔ (کنز)

مسئلہ: بیمار شخص، مسافر شخص اور قیدی کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ وہ امام کے جمعہ سے فارغ ہونے تک ظہر کی نماز ادا نہ

کریں لیکن اگر وہ تاخیر نہیں کرتے اور ادا کر لیتے ہیں تو صحیح قول کے مطابق ایسا کرنا مکروہ ہوگا۔ (وجہ کروری)

مسئلہ: اگر کوئی شخص اس طرح کی صورت حال میں ظہر کی نماز ادا کر چکا ہو پھر وہ جمعہ میں شریک ہونے کے لیے چلا جائے

اور جمعہ کی نماز باجماعت ادا کر لے تو ظہر کی نماز باطل شمار ہوگی خواہ وہ شخص معذور ہی کیوں نہ ہو جیسے مسافر بیمار یا غلام۔

مسئلہ: لیکن اگر وہ جمعہ کی نماز میں شریک نہیں ہو پاتا تو اس بات کا جائزہ لیا جائے گا کہ جب وہ گھر سے نکلا تھا تو اس وقت امام جمعہ کی نماز پڑھ کر فارغ ہو چکا تھا یا نہیں ہوا تھا؟ اگر امام اس وقت جمعہ کی نماز پڑھ کے فارغ ہو چکا ہو تو اس بات پر اتفاق ہے کہ اس کی ظہر کی نماز باطل نہیں ہوگی، لیکن جب وہ گھر سے نکلا تھا، اگر اس وقت امام جمعہ کی نماز ادا کر رہا تھا تو اس کی ظہر کی نماز امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک باطل ہوگی جبکہ صاحبین کی رائے مختلف ہے۔

مسئلہ: لیکن اس صورت حال میں اگر وہ شخص جمعہ کے ارادے سے نہیں نکلا تھا تو اس بات پر اتفاق ہے کہ اس کی ظہر کی نماز باطل نہیں ہوگی۔ (کافی)

مسئلہ: جمعہ کے دن پہلی اذان ہونے کے ساتھ ہی خرید و فروخت کو چھوڑ دینا اور جمعے کی نماز کی تیاری کرنا واجب ہے جبکہ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں دوسری اذان کے وقت نماز جمعہ کے لیے چل کر جانا واجب ہوگا اور خرید و فروخت حرام ہوگی۔

مسئلہ: جب خطیب منبر پر بیٹھ چکا ہو تو اس کے سامنے اذان دی جائے گی اور اس کا خطبہ مکمل ہونے کے بعد اقامت کہی جائے گی یہی طریقہ معمول چلا آ رہا ہے۔ (بحر الرائق)

مسئلہ: جمعے کی نماز کی دو رکعات ہیں ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی ایک سورت پڑھی جائے گی اور جمعے کی نماز میں بلند آواز میں قرأت کی جائے گی۔ (میطہ سرخی)

مسئلہ: جمعہ کی نماز میں شریک ہونے سے پہلے تیل لگانا اور خوشبو استعمال کرنا مستحب ہے، اگر میسر ہو جائے تو صاف سترے سفید کپڑے پہننا مستحب ہے اور جمعہ کی نماز میں پہلی صف میں بیٹھنا مستحب ہے۔ (معراج الدراریہ)

.....

1367 - أَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَضَلَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنِ الْجُمُعَةِ مَنْ كَانَ قَبْلَنَا فَكَانَ لِلْيَهُودِ يَوْمَ السَّبْتِ وَكَانَ لِلنَّصَارَى يَوْمَ الْأَحَدِ فَجَاءَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِنَا فَهَذَا نَا لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ فَجَعَلَ الْجُمُعَةَ وَالسَّبْتِ وَالْأَحَدِ وَكَذَلِكَ هُمْ لَنَا تَبَعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَنَحْنُ الْأَحْرُونَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا وَالْآوَلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمَقْضَى لَهُمْ قَبْلَ الْخَلْقِ".

☆ ☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"اللہ تعالیٰ نے جمعہ کے حوالے سے ہم سے پہلے لوگوں کو گمراہی میں رہنے دیا، یہودیوں کا مخصوص دن ہفتے کا دن

ہے اور عیسائیوں کا مخصوص دن اتوار کا دن ہے پھر اللہ تعالیٰ ہمیں لے آیا، تو اس نے جمعے کے دن کے بارے میں

1367- اخرجہ مسلم فی الجمعة، باب ہدایة هذه الامة لیوم الجمعة (الحديث 22 و 23). فی الایمان، باب ادنی اهل الجنة منزلة فیہا (

الحديث 329). و اخرجہ النسائی فی الجمعة من الکبری، فضل یوم الجمعة (الحديث 3) و اخرجہ ابن ماجہ فی القامة الصلوة و السنة فیہا،

باب فی فرض الجمعة (الحديث 1083). تحفة الاشراف (3311).

ہماری رہنمائی کی تو اس نے جمعہ ہفتہ اور اتوار کو (مختلف مذاہب میں مخصوص مذہبی دن) بنا دیا۔  
قیامت کے دن بھی وہ لوگ اسی طرح ہمارے پیروکار ہوں گے ہم دنیا میں آنے کے حوالے سے بعد والے ہیں  
لیکن قیامت کے دن پہلے والے ہوں گے کہ ہمارا حساب ساری مخلوق سے پہلے ہو جائے گا۔

شرح

جمعے کی فرضیت کے بارے میں امام دارقطنی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے نبی  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کرنے سے پہلے جمعے کی نماز کے لئے اذان دلوائی تھی لیکن آپ مکہ میں جمعہ ادا نہیں کر سکے تھے تو آپ نے  
حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو (مدینہ منورہ) خط لکھا تو حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے جمعہ قائم کیا پھر نبی  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لے آئے۔

حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے زوال کے بعد جمعے کی نماز پڑھائی تھی۔

حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو جمعے کی نماز کے لئے اکٹھا کیا تھا۔ حضرت مصعب رضی اللہ عنہ کیونکہ باہر سے آئے  
تھے۔ وہ ان لوگوں کو نماز پڑھایا کرتے تھے۔ قرآن کی تلاوت سکھایا کرتے تھے۔ اسلامی احکام کی تعلیم دیا کرتے تھے اور انہیں  
قاری صاحب کہا جاتا تھا تو حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو بلایا تھا اور حضرت مصعب نے انہیں نماز پڑھائی تھی۔

1367B - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعَاذِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ  
بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ أَوَّلَ جُمُعَةٍ جُمِعَتْ بَعْدَ جُمُعَةِ جُمِعَتْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِمَكَّةَ جُمُعَةً بَجُورَاتَا بِالْبَحْرَيْنِ قَرْيَةً لِعَبِيدِ الْقَيْسِ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم نے مکہ میں جو جمعہ کی نمازیں ادا کی تھیں ان کے بعد سب سے پہلے  
بحرین کے علاقے ”جواثی“ میں جمعہ قائم ہوا تھا۔ جو عبد القیس قبیلے کی بستی تھی۔

## 2 - باب التَّشْدِيدِ فِي التَّخَلْفِ عَنِ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ میں شریک نہ ہونے کی شدید مذمت

1368 - أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ  
سُفْيَانَ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِي الْجَعْدِ الضَّمْرِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ”مَنْ تَرَكَ  
ثَلَاثَ جُمُعٍ تَهَاوَنًا بِهَا طَبَعَ اللَّهُ عَلَى قَلْبِهِ .“

☆☆ حضرت ابو جعد ضمری رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص جمعہ

1367م- أخرجه النسائي في الجمعة من الكبرى، أول الجمعة جمعت (الحديث 4) تحفة الاشراف (14360).

1368- أخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب التشديد في ترك الجمعة (الحديث 1052) و أخرجه الترمذی في الصلاة، باب ما جاء في ترك الجمعة  
من غير عنر (الحديث 500) و أخرجه النسائي في الجمعة من الكبرى، التشديد في التخلّف عن الجمعة (الحديث 5) و أخرجه ابن ماجه  
في إقامة الصلاة و السنة فيها، باب من ترك الجمعة من غير عنر (الحديث 1125). تحفة الاشراف (11883).

کو کم حیثیت سمجھتے ہوئے تین جمعے ترک کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔

شرح

اس حدیث میں اس بات کی شدید مذمت بیان کی گئی ہے کہ اگر کوئی شخص جمعے کی نماز ادا نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس شخص کے دل پر مہر لگا دی جاتی ہے اور اس شخص کا دل بتدریج غافل ہوتا چلا جاتا ہے۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

1368B - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَادٍ قَالَ أَلْبَانَا ابْنُ وَهَبٍ قَالَ أَلْبَانَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ أَبِي سَيْدٍ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثًا مِنْ غَيْرِ ضَرُورَةٍ طَبَعَ اللَّهُ عَلَى قَلْبِهِ."

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص بلا ضرورت تین جمعے ترک کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔

1369 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنِ الْحَضْرَمِيِّ بْنِ لَاحِقٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مِينَاءَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ وَابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ عَلَى أَعْوَادٍ مِنْبَرِهِ "لَيْسَتْ هِيَ أَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ أَوْ لَيْسَتْ هِيَ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ وَلَيْكُونَنَّ مِنَ الْغَافِلِينَ."

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنے منبر پر یہ

ارشاد فرمایا تھا:

"لوگ جمعے کی نماز ترک کرنے سے یا تو باز آ جائیں گے یا پھر اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا اور وہ لوگ غافل لوگوں میں شامل ہو جائیں گے۔"

1370 - أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْمُفَضَّلُ بْنُ قِصَالَةَ عَنْ عِيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَّجِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "رَوَّاحُ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ."

1368م-اخرجه النسائي في الجمعة من الكبرى، التشديد في التخلف عن الجمعة (الحديث 6) و اخرج ابن ماجه في اقامة الصلاة والسنة

فيها، باب ليمن ترك الجمعة من غير عذر (الحديث 1126) تحفة الاشراف (2363) .

1369-اخرجه مسلم في الجمعة، باب التغليب في ترك الجمعة (الحديث 40) و اخرج النسائي في الجمعة من الكبرى، التشديد في التخلف

عن الجمعة (الحديث 7) . و اخرج ابن ماجه في المساجد و الجماعات، باب التغليب في التخلف عن الجماعة (الحديث 794) . تحفة

الاشراف (6696) :

1370-اخرجه ابو داود في الطهارة، باب في الفسل يوم الجمعة (الحديث 342) و اخرج النسائي في الجمعة من الكبرى، التشديد في التخلف

عن الجمعة (الحديث 8) . تحفة الاشراف (15806) .

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جمعہ کی نماز ادا کرنے کے لیے جانا ہر بالغ شخص پر لازم ہے“

شرح

اس روایت میں استعمال ہونے والے لفظ ”مکتم“ سے مراد بالغ ہے۔

...—...—...—...

### 3 - باب كَفَّارَةٌ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ عُدْرٍ

باب: جو شخص کسی عذر کے بغیر جمعہ ترک کر دیتا ہے اس کا کفارہ (کیا ہوگا؟)

1371 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ قَدَامَةَ بِنِ

وَبَرَةَ عَنْ سَمُرَةَ بِنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ عُدْرٍ فَلْيَصِدَّقْ بِدِينَارٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَيَنْصِفْ دِينَارٍ"

☆ ☆ حضرت سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جو شخص کسی عذر کے بغیر جمعہ ترک کر دیتا ہے اسے ایک دینار صدقہ کرنا چاہیے، اگر اس کے پاس وہ نہ ہو تو اسے

نصف دینار صدقہ کرنا چاہیے۔“

شرح

اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابوالحسن سندھی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک دینار صدقہ دینے کی ترغیب دینے کی

وجہ یہ ہے: نیکیاں گناہوں کو ختم کر دیتی ہیں اور بظاہر یہی محسوس ہوتا ہے کہ یہاں حکم استحباب کے لئے ہے۔

یہی وجہ ہے کہ آدمی کو اس بات کا اختیار دیا گیا ہے کہ وہ ایک درہم صدقہ کرے یا نصف درہم صدقہ کرے۔

(یاد رہے کہ متن میں ایک دینار یا نصف دینار کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں لیکن علامہ سندھی نے اسی طرح تحریر کیا ہے)

تاہم اس کے ساتھ اس شخص کے لئے توبہ کرنا بھی ضروری ہوگا کیونکہ توبہ ہی اس کے گناہ کو ختم کرے گی، باقی اللہ بہتر جانتا

ہے۔\*

1371- اخرجہ ابو داؤد فی الصلاة، باب كفارة من تركها (الحديث 1053) و (الحديث 1054) بمعناه مرسلًا و اخرجہ النسائی فی الجمعة من

الكبرى، كفارة من ترك الجمعة من غير عذر (الحديث 9) . تحفة الاشراف (4631) .

1371م- اخرجہ النسائی فی الجمعة من الكبرى، كفارة من ترك الجمعة من غير عذر (الحديث 10) و اخرجہ ابن ماجہ فی اقامة الصلاة و السنة

فيها، باب فيمن ترك الجمعة من غير عذر (الحديث 1128) . تحفة الاشراف (4599) .

\* حاشیہ سندھی پر روایت مذکورہ 1371

## 4 - باب ذِکْرِ فَضْلِ یَوْمِ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے دن کی فضیلت کا تذکرہ

1372 - أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَتَيْتَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا."

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جن دنوں میں سورج طلوع ہوتا ہے ان سب دنوں میں جمعہ کا دن سب سے بہترین ہے اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا اسی دن انہیں جنت میں داخل کیا گیا اور اسی دن انہیں وہاں سے نکالا گیا۔"

شرح

اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں اس حدیث سے بعض حضرات نے یہ استدلال کیا ہے کہ جمعہ کا دن عرفہ کے دن سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے اور شیخ ابن العربی نے جزم کے ساتھ یہ بات بیان کی ہے اور ہمارے نزدیک بھی یہی صورت ہے۔

دوسرا قول یہ ہے: عرفہ کا دن زیادہ فضیلت رکھتا ہے اور یہ قول زیادہ مستند ہے۔

قرطبی فرماتے ہیں: جمعے کا دن تمام دنوں سے زیادہ فضیلت رکھنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اسے کسی متعین دن کی طرف واپس کیا جائے اس کی وجہ یہ ہے: اپنی ذات کے اعتبار سے تمام دن برابر کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان کو کسی دوسرے دن کے مقابلے میں اپنی ذاتی خصوصیات کی علت حاصل ہوتی ہے جو ایک زائد امر ہے جو اس کے اپنے وجود سے زائد ہے۔

جمعہ کا دن وہ ہے جو عبادات کی جنس کے لئے مخصوص کیا گیا ہے۔ جس میں جمعے کی نماز ادا کی جاتی ہے۔ لوگ اکٹھے ہوتے ہیں جس کے دوائی ہیں اور اس میں لوگ دعائیں مانگتے ہیں جن میں ان کی حالت اسی طرح ہو جاتی ہے جس طرح عرفہ کے دن کی ہوتی ہے تاکہ بعض دوسرے لوگوں کے ساتھ مل کر بعض لوگوں کی دعا بھی قبول ہو جائے۔

اور بعض لوگوں کے ہمراہ دیگر لوگوں کی بھی مغفرت ہو جائے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

"جمعہ غریبوں کا حج ہے۔"

یعنی ان لوگوں کو اس دن میں وہ کچھ حاصل ہو جاتا ہے جو اہل عرفہ کو حاصل ہوتا ہے۔

پھر یہ پہلو بھی ہے کہ فرشتے اس دن (مسجد میں حاضر ہوتے ہیں) اور نماز پڑھنے والوں کے ثواب کو تحریر کرتے ہیں۔ اسی

لئے اس دن کو "حاضری کا دن" کہا جاتا ہے۔

پھر اس دن میں عارف لوگوں کے قلوب کو زیادہ الطاف، اضافی انوار و تجلیات حاصل ہوتے ہیں اسی لئے اس دن کو "یوم المرید" کہا جاتا ہے۔

پھر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس دن میں بطور خاص ایک مخصوص گھڑی رکھی ہے جو صرف اس دن میں ہوتی ہے۔ پھر یہ پہلو بھی ہے کہ اس دن میں کئی عظیم امور رونما ہوئے یعنی اسی دن میں حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش ہوئی جو تمام بشریت کی اصل ہیں کیونکہ ان کی اولاد میں سے انبیاء، اولیاء اور نیک لوگ پیدا ہوئے پھر اسی دن انہیں جنت سے باہر لے جایا گیا کیونکہ اس باہر نکلنے کی وجہ سے ہی اللہ تعالیٰ کی معرفت اور اس کی بندگی کا اظہار انسانوں کی طرف سے ہوا۔ یہ اس کے احترام یا مخالفت کے ہمراہ تھا۔ اسی دن میں حضرت آدم علیہ السلام کا انتقال ہوا کیونکہ اسی مرنے کی وجہ سے انسان کو اجر حاصل ہوتا ہے۔ اور وہ اپنی جائے امان کی طرف پہنچ جاتا ہے۔ اور اپنے مستقل ٹھکانے کی طرف واپس چلا جاتا ہے جہاں سے نکل کر وہ واپس آیا تھا۔

جو شخص ان تمام معنی کو سمجھنے کی کوشش کرے گا وہ اس دن کی فضیلت اور اس کی خصوصیت کو جان لے گا۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

1372B - أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ أُنْبَأَنَا نُوحٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ مَسْمَرَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مُتَعَمِّدًا فَعَلَيْهِ دِينَارٌ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَيَنْصِفِ دِينَارٍ - وَفِي مَوْضِعِ الْخَرَلَيْسِ فِيهِ مُتَعَمِّدًا -

☆ ☆ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص جان بوجھ کر جمعہ ترک کر دے اس پر ایک دینا یا نصف دینار کی ادائیگی لازم ہوگی۔ ایک مقام پر (یعنی ایک روایت کے مطابق) لفظ "جان بوجھ کر" منقول نہیں ہے۔

## 5 - باب إِكْتِنَارِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود بھیجنے (کی ترغیب)

1373 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْجُعْفِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنَعَائِيِّ عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَفِيهِ قُبِضَ وَفِيهِ الْفَتْخَةُ وَفِيهِ الصَّعْقَةُ فَأَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ -" قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ نُعْرَضُ صَلَاتَنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَوَمَّتْ أَيْ يَهُوُلُونَ قَدْ بَلَيْتَ -

1373- أخرجه أبو داؤد في الصلاة، باب فضل يوم الجمعة و ليلة الجمعة (الحدیث 1047)، و باب في الاستغفار (الحدیث 1531) مختصراً. وأخرجه النسائي في الجمعة من الكبرى، الأمر باكتنار الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم في يوم الجمعة (الحدیث 12). وأخرجه ابن ماجه في القامة الصلاة و السنة فيها، باب في فضل الجمعة (الحدیث 1085)، وفي الصحاح، باب ذكر وفاته و دفنه صلى الله عليه وسلم (الحدیث 1636). تحفة الاشراف (1736) -



قَالَ "إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ ."

☆ ☆ حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”تمہارے دنوں میں سب سے زیادہ فضیلت جمعے کے دن کو حاصل ہے اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا اسی دن اُن کا انتقال ہوا اسی دن صور پھونکا جائے گا اور اسی دن قیامت آئے گی تو تم اس دن (مجھ پر) بکثرت درود بھیجا کرو کیونکہ تمہارا درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔“

لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارا درود آپ کی خدمت میں کیسے پیش کیا جائے گا جبکہ آپ تو بوسیدہ ہو چکے ہوں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے زمین پر یہ بات حرام کر دی ہے وہ انبیاء کے اجسام کو کھالے۔

شرح

اس حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن درود پاک کی کثرت کرنے کی ترغیب دی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعے کے دن کو سب سے افضل دن قرار دیا ہے اور اس بات کی وضاحت کی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش اسی دن ہوئی تھی اور ان کا انتقال بھی اسی دن ہوا تھا۔ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش کا تذکرہ سابقہ روایت میں بھی ہے تاہم ان کا انتقال بھی اسی دن ہوا تھا یہ اس روایت میں مذکور ہے۔

اس میں مزید یہ وضاحت ہے کہ اسی دن صور پھونکا جائے گا اور قیامت آئے گی۔ اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی وضاحت کی ہے کہ تمہارا درود شریف میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ اس سے پہلے امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کر چکے ہیں اللہ تعالیٰ کے کچھ مخصوص فرشتے ہیں جو زمین میں گھومتے پھرتے رہتے ہیں اور وہ میری امت کی طرف سے سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت حدیث 1281 کے تحت نقل کی ہے۔

یہاں اس بات کی وضاحت ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بیان کی تو لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ! درود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کیسے پیش کیا جائے گا؟ جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بوسیدہ ہو چکے ہوں گے۔ اس کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابوالحسن سندھی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے: یہاں بوسیدہ ہونے سے مراد مر جانا ہے اور یہ لفظ کنایہ کے طور پر استعمال ہوا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر یہ چیز حرام قرار دی ہے تو یہ اس بات کا کنایہ ہے انبیائے کرام اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں۔

.....

## 6 - باب الْأَمْرِ بِالسَّوَاكِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے دن مسواک کرنے کا حکم

1374 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ أَبِي هِلَالٍ وَبَكْرَ بْنَ الْأَشَّحِ حَدَّثَاهُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "الْفَسَلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحَلِّمٍ وَالسَّوَاكُ وَيَمَسُّ مِنَ الطِّيبِ مَا قَلَّزَ عَلَيْهِ . " إِلَّا أَنَّ بَكْرًا لَمْ يَذْكُرْ عَبْدَ الرَّحْمَنِ وَقَالَ فِي الطِّيبِ "وَلَوْ مِنْ طِيبِ الْمَرْأَةِ . "

☆ ☆ عبد الرحمن بن ابوسعید اپنے والد (حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا ہے:

"جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ شخص پر لازم ہے اور مسواک کرنا اور جس قدر دل کے خوشبو استعمال کرنا (بھی اس کے لیے مستحب ہے)۔"

یہاں بکیر نامی راوی نے عبد الرحمن نامی راوی کا تذکرہ نہیں کیا اور روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"(آدی کو) خوشبو لگانا چاہیے خواہ خواتین کی مخصوص خوشبو لگائے۔"

شرح

اس حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن کے آداب بیان کرتے ہوئے اس میں مسواک کا تذکرہ بھی کیا ہے۔ ویسے بنیادی طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی ترغیب دی ہے کہ ہر نماز کے وقت مسواک کرنی چاہئے جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان منقول ہے۔

"اگر مجھے اپنی امت کے مشقت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کی ہدایت کرتا۔"

تو اس عمومی حدیث میں جمعہ کی نماز بھی شامل ہوگی، لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں بطور خاص جمعہ کے دن مزید اہتمام کے ساتھ مسواک کرنے کی ہدایت بھی کی ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے: جمعہ کا دن وہ دن ہے جسے (یوم مشہود) کہا جاتا ہے۔ یعنی اس دن فرشتے بھی حاضر ہوتے ہیں۔ دیگر روایات سے یہ بات ثابت ہے کہ فرشتے بیٹھ کر امام کا خطبہ سنتے ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

"جس شخص نے لہسن یا کوئی اور بدبودار چیز کھائی ہوئی ہو وہ مسجد میں نہ آئے کیونکہ جس چیز سے انسانوں کو تکلیف محسوس ہوتی ہے اس سے فرشتوں کو بھی اذیت ہوتی ہے"

1374- اخرجہ مسلم فی الجمعة، باب الطيب و السواك يوم الجمعة (الحديث 4). و اخرجہ ابو داؤد فی الطهارة، باب فی الفسل يوم الجمعة (الحديث 344). و اخرجہ النسائی فی الجمعة، باب الهیة للجمعة (الحديث 1382)، و فی الجمعة من الکبری، السواك يوم الجمعة (الحديث 13)، و الهیة للجمعة (الحديث 34). و الحديث عزاء المزی فی تحفة الاشراف للبخاری (880 تعلقاً) عقب حدیث شعبة عن ابی بکر بن المنکدر عن عمرو بن سلیم عن ابی سعید. و رواء اللیث عن خالد عن ابن ابی هلال عن ابی بکر بن المنکدر عن عمرو بن سلیم، عن عبد الرحمن بن ابی سعید عن ابیه به. و تعقبه الحافظ فی الفتح (365/2) بقوله: لم انف علی هذا التعلیق فی شيء من النسخ التي وقعت لنا من الصحيح، ولا ذکره ابو مسعود ولا خلف. تحفة الاشراف (4116).

تو کیونکہ جمعہ کے دن فرشتے بکثرت حاضر ہوتے ہیں اس لئے نبی اکرم ﷺ نے بطور خاص جمعہ کے دن مسواک کرنے کی ترغیب دی ہے تاکہ اگر کسی شخص کے منہ میں کسی چیز کی بو ہو تو وہ زائل ہو جائے۔“

## 7 - باب الأمر بالغسل يوم الجمعة

باب: جمعہ کے دن غسل کرنے کا حکم

1375 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ".

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: "جب کوئی شخص جمعہ پڑھنے کے لیے آئے تو اسے پہلے غسل کر لینا چاہیے۔"

## 8 - باب إيجاب الغسل يوم الجمعة

باب: جمعہ کے دن غسل واجب ہونا

1376 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ".

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: "جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ شخص پر لازم ہے۔"

1377 - أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بَشْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "عَلَى كُلِّ رَجُلٍ مُسْلِمٍ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ غُسْلُ يَوْمٍ وَهُوَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ".

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

1375- اخرجہ البخاری فی الجمعة، باب فضل الغسل يوم الجمعة (الحديث 877). و اخرجہ النسائی فی الجمعة من الکبری، الغسل يوم الجمعة (الحديث 22) تحفة الاشراف (8381).

1376- اخرجہ البخاری فی الاذان، باب وضوء الصبيان و متى يجب عليهم الغسل و الطهور و حضورهم الجماعة و العیدین و الجنائز و صفوفهم (الحديث 857)، باب هل علی من لم يشهد الجمعة غسل من النساء و الصبيان و غيرهم (الحديث 895)، و فی الشهادات، باب بلوغ الصبيان و شهادتهم (الحديث 2665). و اخرجہ مسلم فی الجمعة، باب وجوب غسل الجمعة علی کل بالغ من الرجال و بیان ما امروا به (الحديث 5). و اخرجہ ابو داؤد فی الطهارة، باب فی الغسل يوم الجمعة (الحديث 341). و اخرجہ النسائی فی الجمعة من الکبری، ايجاب الغسل للجمعة (الحديث 26) و اخرجہ ابن ماجه فی اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء فی الغسل يوم الجمعة (الحديث 1089). تحفة الاشراف (4161).

1377- اخرجہ النسائی فی الجمعة الکبری، ايجاب الغسل للجمعة (الحديث 27). تحفة الاشراف (2706).

”ہر مسلمان شخص پر ہفتے میں ایک دن غسل کرنا لازم ہے اور یہ جمعے کا دن ہے۔“

## 9 - باب الرخصة في ترك الغسل يوم الجمعة

باب: جمعہ کے دن غسل نہ کرنے کی رخصت

1378 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُمْ ذَكَرُوا غُسْلَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ إِنَّمَا كَانَ النَّاسُ يَسْكُنُونَ الْعَالِيَةَ فَيَحْضُرُونَ الْجُمُعَةَ وَبِهِمْ وَبَسَخَ فَإِذَا أَصَابَهُمُ الرُّوحُ سَطَعَتْ أَرْوَاحُهُمْ فَيَتَأَذَى بِهَا النَّاسُ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "أَوْ لَا يَغْتَسِلُونَ."

☆ ☆ قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ کچھ لوگوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے غسل کرنے کا تذکرہ کیا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: پہلے لوگ نواحی علاقوں میں رہا کرتے تھے جب وہ جمعہ کے لیے آیا کرتے تھے تو ان کے جسم پر میل پھیل ہوتا تھا جب ہوا ان سے ٹکراتی تھی تو ان کی بو پھیل جایا کرتی تھی جس کی وجہ سے بعض لوگوں کو اذیت ہوتی تھی اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ لوگ غسل کیوں نہیں کر لیتے۔

1379 - أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهَا وَنِعِمَّتْ وَمَنْ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ أَفْضَلُ." قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَسَنُ عَنْ سَمُرَةَ كِتَابًا وَلَمْ يَسْمَعْ الْحَسَنُ مِنْ سَمُرَةَ إِلَّا حَدِيثَ الْعَقِيْقَةِ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ .

☆ ☆ حضرت سرہ رضی اللہ عنہ (بن جنذب) بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ”جو شخص جمعہ کے دن وضو کر لے تو یہ کافی ہے اور ٹھیک ہے، لیکن اگر وہ شخص غسل کر لے تو غسل کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔“

امام نسائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حسن بصری نے حضرت سرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے تحریری روایات نقل کی ہیں (ویسے حسن بصری نے حضرت سرہ رضی اللہ عنہ سے صرف عقیقہ کے بارے میں منقول حدیث سنی ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے)

## 10 - باب فضل غسل يوم الجمعة

باب: جمعہ کے دن غسل کرنے کی فضیلت

1378- اخرجہ النسائی فی الجمعة الكبرى، الرخصة فی ترك الغسل يوم الجمعة (الحديث 29). تحفة الاشراف (1/469).  
1379- اخرجہ ابو داؤد فی الطهارة، باب فی الرخصة فی ترك الغسل يوم الجمعة (الحديث 354). واخرجہ الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء فی الوضوء يوم الجمعة (الحديث 497). واخرجہ النسائی فی الجمعة من الكبرى، الرخصة فی ترك الغسل يوم الجمعة (الحديث 30) تحفة الاشراف (4587).

1380 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ وَهَارُونُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ بَكَّارٍ بْنِ بِلَالٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُسَهَّرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنَعَالِيِّ عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ غَسَلَ وَاغْتَسَلَ وَغَدَا وَابْتَكَّرَ وَقَدَّأَ مِنَ الْإِمَامِ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلٌ سَنَةٍ صِيَامُهَا وَقِيَامُهَا ."

☆☆ حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جمعہ کے دن جو شخص غسل کرے صاف کپڑے پہنے نماز کے لیے جلدی چلا جائے، امام کے قریب بیٹھے اور کوئی لغو حرکت نہ کرے تو اسے ہر ایک قدم کے عوض ایک سال کے روزوں اور نوافل کا ثواب ملتا ہے۔"

شرح

اس روایت میں جمعہ کے دن غسل کرنے کی فضیلت کا تذکرہ ہے۔

جمہور علماء کے نزدیک جمعہ کے دن غسل کرنا سنت ہے، جبکہ فقہائے مالکیہ کے نزدیک جمعہ کے دن غسل کرنا مستحب ہے۔

اگرچہ ایک روایت میں یہ بات مذکور ہے کہ جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ شخص پر واجب ہے، لیکن یہاں لفظ واجب کو سنت ہونے پر محمول کیا گیا ہے۔

کیونکہ ایک اور حدیث میں یہ بات مذکور ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔

"جو شخص جمعہ کے دن وضو کر لیتا ہے تو یہ بھی اچھا ہے، لیکن جو شخص غسل کر لے تو غسل کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔"

روایت کے یہ الفاظ اس بات پر دلالت کرتے ہیں، جمعہ کے دن غسل کرنا مستحب ہے، کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی

ترغیب دی ہے اور یہ حدیث قولی سے ثابت ہے اس لئے اسے سنت قرار دیا جائے۔

.....

## 11 - باب الْهَيْئَةِ لِلْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے لیے (جانے کی) ہیئت کا تذکرہ

1381 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَأَى حُلَّةً فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ اشْتَرَيْتَ هَذِهِ فَلَبِستَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خَلْقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ ."

1380- أخرجه أبو داؤد في الطهارة، باب في الغسل يوم الجمعة (الحديث 345 و 346). وأخرجه الترمذی في الصلاة، باب ما جاء في فضل الغسل يوم الجمعة (الحديث 496). وأخرجه النسائی في الجمعة، فضل المشی الى الجمعة (الحديث 1383). و باب الفضل في الدنویں الامام (الحديث 1397)، و فی الجمعة من الكبرى، فضل الغسل (الحديث 31)، و فضل المشی الى الجمعة (الحديث 35)، و الدنویں من الامام يوم الجمعة (الحديث 66 و 67)، و فضل الانصات و ترك اللغو (الحديث 73) و أخرجه ابن ماجه في الامامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في فضل يوم الجمعة (الحديث 1087). تحفة الاشراف (1735).

عَمَرَ مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَسَوْتِنِيهَا وَقَدْ قُلْتَ لِي حُلَّةٌ عَطَارِدٌ مَا قُلْتَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا". فَكَسَاهَا عُمَرُ أَخَاهُ مُشْرِكًا بِمَكَّةَ .

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک حلہ (فروخت ہوتے ہوئے) دیکھا تو عرض کی: یا رسول اللہ! اگر آپ اسے خرید لیں اور جمعہ کے دن یا جب دُفود آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں اس دن اسے پہن لیا کریں (تو یہ مناسب ہوگا)۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے وہ شخص پہنے گا جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اسی طرح کے کچھ حلے پیش کیے گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے ایک حلہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھی عطاء کر دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ آپ مجھے پہننے کے لیے دے رہے ہیں حالانکہ آپ نے عطارد (نامی تاجر) کے حلے کے بارے میں فلاں بات ارشاد فرمائی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ میں تمہیں پہننے کے لیے نہیں دے رہا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ حلہ اپنے ایک مشرک بھائی کو پہننے کے لیے بھجوا دیا جو مکہ میں رہتا تھا۔

### شرح

اس حدیث سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ جمعہ کے دن اہتمام کے ساتھ صاف ستھرا لباس پہننا چاہئے اور اس میں بطور خاص امام کے لئے اس بات کی زیادہ تاکید ہے، کیونکہ اسے لوگوں کو خطاب کرنا ہوتا ہے۔ اس لئے اس کا لباس باقی لوگوں کی بہ نسبت صاف اور بہتر ہونا چاہئے۔

...—...—...—...

1382 - أَخْبَرَنِي هَارُونَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ الْمُنْكَدِرِ أَنَّ عَمْرَو بْنَ سُلَيْمٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِنَّ الْفُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَالسَّوَاكِ وَأَنْ يَمَسَّ مِنَ الطَّيِّبِ مَا يَقْدِرُ عَلَيْهِ".

☆ ☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ شخص پر لازم ہے، مسواک کرنا اور جس شخص کو میسر ہو اس کے لیے خوشبو لگانا (بھی

لازم ہے)۔"

1381- أخرجه البخاری فی الجمعة، باب یلبس احسن ما یجد (الحديث 886)، و فی الہیة، باب ہدیة ما یکرہ لبسها (الحديث 2612)۔  
 وأخرجه مسلم فی اللباس و الزینة، باب ترحیم استعمال اناء الذهب و الفضة علی الرجل و النساء و عاتم الذهب و الحریر علی الرجل و اباحتہ للنساء و اباحتہ العلم و نحوه للرجل ما لم یزد علی اربع اصابع (الحديث 6)، وأخرجه ابو داؤد فی الصلاة، باب اللبس للجمعة (الحديث 1076)۔ وأخرجه النسائی فی الجمعة من الكبرى، الہیة للجمعة (الحديث 32)۔ تحفة الاشراف (8335)۔  
 1382- تقدم (الحديث 1374)۔

## 12 - باب فضل المَشْيِ إِلَى الْجُمُعَةِ

باب: نماز جمعہ کے لیے چل کر جانے کی فضیلت

1383 - أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الْأَشْعَثِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَوْسَ بْنَ أَوْسٍ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَغَسَلَ وَغَدَا وَابْتَكَرَ وَمَشَى وَلَمْ يَرَ كُتْبَ وَدَنَا مِنَ الْإِمَامِ وَأَنْصَتَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ ."

☆☆ حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہما جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد

فرمائی ہے:

"جو شخص جمعہ کے دن غسل کر کے صاف کپڑے پہنے اور نماز ادا کرنے کے لیے جلدی چلا جائے اور پیدل چل کر جائے سوار ہو کر نہ جائے وہ امام کے قریب جا کر بیٹھے اور خاموش رہے کوئی لغو حرکت نہ کرے تو اسے ہر ایک قدم کے عوض میں ایک سال کے (نفلی اعمال) کا ثواب ملتا ہے۔"

شرح

اس حدیث میں جمعہ کے دن جمعہ کی نماز ادا کرنے کے لئے جانے کی فضیلت موجود ہے تاہم اس میں ذیلی طور پر جمعہ کے دیگر آداب کا بھی تذکرہ کر دیا گیا ہے۔ جس میں پہلا ادب یہ ہے: جمعہ کے دن غسل کرنا چاہئے۔  
دوسرا ادب یہ ہے: انسان کو جلدی جمعہ پڑھنے کے لئے چلے جانا چاہئے۔  
تیسرا ادب یہ ہے: جمعہ کی نماز ادا کرنے کے لئے پیدل جانا چاہئے سوار ہو کر نہیں جانا چاہئے۔  
چوتھا ادب یہ ہے: امام کے قریب ہو کر بیٹھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔  
پانچواں ادب یہ ہے: خاموش رہ کر خطبہ سنا چاہئے۔  
چھٹا ادب یہ ہے: اس دوران یعنی مسجد میں آجانے کے بعد جمعہ کی نماز ادا کرنے تک کوئی لغو حرکت نہیں کرنی چاہئے۔

...—...—...—...

## 13 - باب التَّبَكُّيرِ إِلَى الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کی نماز کے لیے جلدی جانے (کی ترغیب)

1384 - أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ نَصْرِ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْأَعْرَابِيِّ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَعَدَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلَى أَبْوَابِ

الْمَسْجِدِ فَكَبَرُوا مِنْ جَاءِ إِلَى الْجُمُعَةِ فَإِذَا عَرَجَ الْإِمَامُ طَوَّاتِ الْمَلَائِكَةُ الصُّحُفَ . قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "الْمُهَيَّبُ إِلَى الْجُمُعَةِ كَالْمُهَيَّبِ بَدَنَةً ثُمَّ كَالْمُهَيَّبِ بَقَرَةً ثُمَّ كَالْمُهَيَّبِ شَاةً ثُمَّ كَالْمُهَيَّبِ بَطَّةً ثُمَّ كَالْمُهَيَّبِ دَجَاجَةً ثُمَّ كَالْمُهَيَّبِ بَيْضَةً ."

☆ ☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جب جمعہ کا دن آتا ہے تو فرشتے مسجد کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں اور وہ جمعہ کے لیے آنے والے افراد کے

نام (نوٹ کرتے ہیں) پھر جب امام آ جاتا ہے تو فرشتے اپنے صحیفے لپیٹ لیتے ہیں۔"

(راوی بیان کرتے ہیں): نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جمعہ کے دن جلدی جانے والا شخص اس طرح ہے جیسے کوئی شخص اونٹ قربان کر دے یا (صدقہ کر دے) پھر اس کے بعد

والا شخص اس طرح ہے جیسے کوئی شخص گائے قربان کر دے یا (صدقہ کر دے) پھر اس کے بعد والا شخص اس طرح ہے جیسے کوئی

شخص بکری قربان کر دے یا (صدقہ کر دے) پھر اس کے بعد والا شخص اس طرح ہے جیسے وہ بطن قربان کر دے یا (صدقہ کر

دے) پھر اس کے بعد والا اس طرح ہے جیسے وہ مرغی (قربان کر دے یا) صدقہ کر دے پھر اس کے بعد والا شخص اس طرح ہے

جیسے کوئی شخص اٹھ صدقہ کر دے۔"

### شرح

اس روایت میں اس بات کی تاکید موجود ہے کہ انسان کو جمعہ کے دن جمعہ کی نماز ادا کرنے کے لئے جلدی مسجد میں چلے

جانا چاہئے۔

اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات تحریر کی ہے: حافظ ابو نعیم نے اپنی کتاب

"الحلیہ" میں یہ روایت نقل کی ہے۔

"جمعہ کے دن اللہ تعالیٰ فرشتوں کو نور کے صحیفوں اور نور کے قلموں کے ہمراہ بھیجتا ہے۔"

حافظ ابن حجر کہتے ہیں یہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اس دن مسجد کے باہر آنے والے وہ فرشتے حفاظت کے لئے مقرر

فرشتوں کے علاوہ ہوتے ہیں۔

روایت کے یہ الفاظ "جب امام آ جاتا ہے تو فرشتے اپنے صحیفے لپیٹ لیتے ہیں۔"

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے: فرشتے وہ والے صحیفے لپیٹتے ہیں جس میں جمعہ کے لئے جلدی آنے سے

متعلق فضیلت درج ہوتی ہے۔ خطبہ سننے یا نماز میں شامل ہونے یا ذکر کرنے یا دعائیں کہنے یا خشوع و خضوع وغیرہ سے متعلق صحیفے

نہیں لپیٹے جاتے ہیں کیونکہ حفاظت پر مامور فرشتے (یعنی کراما کاتین) ان چیزوں کو نوٹ کرتے ہیں۔

1384- المعرجہ فی المسجد و البکیر فی الجمعة، باب الاستماع الی الخطبة (الحديث 929)، و فی بدء الخلق، باب ذکر الملائكة (الحديث 3211)

مختصراً . و المعرجہ مسلم فی الجمعة، باب فضل المعراج یوم الجمعة (الحديث 24) . و المعرجہ النسائی فی الجمعة من البکیر، فروع الملائكة

یوم الجمعة علی باب المسجد و البکیر الی الجمعة و الفضل فی ذلك (الحديث 39 و 40) . تحفة الاشراف (13465) .





## 14 - باب وَقْتِ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ (کی نماز) کا وقت

1387 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَانَ مَا قَرَّبَ بَدَنَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَانَ مَا قَرَّبَ بَقْرَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّلَاثَةِ فَكَانَ مَا قَرَّبَ كَيْشًا وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَانَ مَا قَرَّبَ دَجَاجَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَانَ مَا قَرَّبَ بَيْضَةً فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ."

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جو شخص غسل جنابت کی طرح غسل کر کے نماز کے لیے چلا جائے تو گویا اس نے اونٹ قربان کیا (یا صدقہ کیا) جو شخص دوسری گھڑی میں جاتا ہے گویا اس نے گائے صدقہ کی جو شخص تیسری گھڑی میں جاتا ہے گویا اس نے دنبہ صدقہ کیا جو شخص چوتھی گھڑی میں جاتا ہے گویا اس نے مرغی صدقہ کی جو شخص پانچویں گھڑی میں جاتا ہے گویا اس نے اٹھ صدقہ کیا پھر جب امام آ جاتا ہے تو فرشتے (خطبہ سننے کے لیے) حاضر ہو جاتے ہیں اور غور سے خطبہ سنتے ہیں۔

1388 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَادٍ بِنُ الْأَسْوَدِ بْنِ عَمْرٍو وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْجَلَّاحِ مَوْلَى عَبْدِ الْعَزِيزِ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "يَوْمَ الْجُمُعَةِ اثْنَتَا عَشْرَةَ سَاعَةً لَا يُوْجَدُ فِيهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ شَيْئًا إِلَّا آتَاهُ إِيَّاهُ فَالْتَمِسُوهَا إِحْرَ سَاعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ."

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جمعہ کے دن ۱۲ گھنٹیاں ہوتی ہیں ان میں جو بھی مسلمان بندہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی چیز مانگ رہا ہو تو اللہ تعالیٰ وہ چیز اسے عطا کر دیتا ہے تم (اس مخصوص گھنٹی کو) عصر کے بعد آخری ساعت میں تلاش کرو۔"

1389 - أَخْبَرَتْنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عِيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ

1387- اخرجہ البخاری فی الجمعة، باب فضل الجمعة (الحديث 881). واخره مسلم فی الجمعة، باب الطيب و السواك يوم الجمعة (الحديث 10). واخرجه ابو داود فی الطهارة، باب فی الغسل يوم الجمعة (الحديث 351). واخرجه النسائی فی الجمعة من الکبری، وقت الجمعة (الحديث 43) واخرجه الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء فی التکبير الی الجمعة (الحديث 499). تحفة الاشراف (12569). 1388- اخرجہ ابو داود فی الصلاة، باب الاجابة اية ساعة هی فی يوم الجمعة (الحديث 1048). واخرجه النسائی فی الجمعة من الکبری، وقت الجمعة (الحديث 44). تحفة الاشراف (3157). 1389- اخرجہ مسلم فی الجمعة، باب صلاة الجمعة حين نزول الشمس (الحديث 28 و 29). واخرجه النسائی فی الجمعة من الکبری، وقت الجمعة (الحديث 45). تحفة الاشراف (2602).

ثُمَّ نَرْجِعُ فَنُرِيحُ نَوَاضِحَنَا . قُلْتُ آيَةٌ مَسَاعِيَةٌ قَالَ زَوَالُ الشَّمْسِ .

☆☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد الباقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ہم لوگ جمعہ کی نماز ادا کیا کرتے تھے پھر جب ہم واپس جاتے تھے تو اس وقت باغ میں پانی دینے والے اونٹوں کو آرام دیا کرتے تھے۔

(راوی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) میں نے دریافت کیا: یہ کون سا وقت ہوتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: یہ زوال کا وقت ہوتا

تھا۔

1390 - أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ يَعْلَى بْنِ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ إِيَّاسَ بْنَ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا نَصَلِّيُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَرْجِعُ وَكَيْسَ لِلْحِطَّانِ فِيَّ يُسْتَظَلُّ بِهِ .

☆☆ ایاس بن سلمہ اپنے والد حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں جب جمعہ کی نماز ادا کر کے واپس جاتے تھے تو دیواروں کا سایہ نہیں ہوتا تھا کہ اس سایہ میں آیا جاسکے۔

شرح

اکثر فقہاء اس بات کے قائل ہیں جمعے کی نماز کا وقت وہی ہے جو ظہر کی نماز کا وقت ہے یعنی یہ زوال کے بعد شروع ہوتا ہے اور اس وقت تک باقی رہتا ہے جب تک ظہر کا وقت باقی رہتا ہے جو اکثر فقہاء کے نزدیک ایک مثل ہے جبکہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک دو مثل ہے۔

جمہور کے نزدیک زوال سے پہلے جمعہ ادا کرنا درست نہیں ہے تاہم حنابلہ کی رائے اس بارے میں مختلف ہے وہ یہ کہتے ہیں زوال سے کچھ پہلے بھی جمعے کی نماز ادا کی جاسکتی ہے اور اس کا ابتدائی وقت وہ ہے جو عید کی نماز کا ابتدائی وقت ہے۔

امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے اپنے موقف کی تائید عبد اللہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کی۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کی تو یہ حضرات نصف النہار ہونے تک خطبے اور نماز سے فارغ ہو جایا کرتے تھے۔

لیکن جمہور کی دلیل یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہی بات ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جمعے کی نماز اس وقت ادا کرتے تھے جب سورج مغرب کی جانب ڈھل جاتا تھا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلفائے راشدین کا بھی یہی معمول رہا۔

1390- أخرجه البخاري في المغازي، باب غزوة الحديبية (الحديث 4168). وأخرجه مسلم في الجمعة، باب صلاة الجمعة حين نزول الشمس (الحديث 31 و 32) بسنحه. وأخرجه أبو داود في الصلاة، باب في وقت الجمعة (الحديث 1085) وأخرجه النسائي في الجمعة من الكبرى، وقت الجمعة (الحديث 46). وأخرجه ابن ماجه في الأمانة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في وقت الجمعة (الحديث 1100). تحفة الأشراف (4512).

جمہور کی دوسری دلیل یہ ہے: جمعہ اور ظہر یہ دونوں فرض ہیں اور ان دونوں کا وقت ایک ہی ہے۔

ان کے وقت میں کوئی اختلاف نہیں ہے، تو جب ظہر کا وقت زوال کے بعد شروع ہوتا ہے تو جمعے کا بھی یہی وقت ہونا

چاہئے۔

## 15 - باب الْأَذَانِ لِلْجُمُعَةِ

باب: (جمعہ کی نماز کے لیے) اذان دینا

1391 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ الْأَذَانَ كَانَ أَوَّلَ حِينَ يَجْلِسُ الْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَلَمَّا كَانَ فِي خِلَافَةِ عُثْمَانَ وَكَثُرَ النَّاسُ أَمَرَ عُثْمَانُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالْأَذَانِ الثَّلَاثِ فَأَذِنَ بِهِ عَلَى الزُّورَاءِ فَكَبَّتِ الْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ .

☆ ☆ سائب بن یزید بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے دور

خلافت میں جب امام منبر پر بیٹھ جاتا تھا تو اس وقت پہلی اذان دی جاتی تھی جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا عہد خلافت آیا اور لوگوں کی آبادی زیادہ ہو گئی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن تیسری اذان دینے کا حکم دیا تو زوراء کے مقام پر یہ اذان دی گئی۔ اس کے بعد یہی معمول رائج ہو گیا۔

شرح

امام نسائی رضی اللہ عنہ نے یہاں جو روایت نقل کی ہے یہی روایت امام بخاری رضی اللہ عنہ نے بھی اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے۔ اس روایت میں سائب بن یزید نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں جمعہ کی اذان اس وقت دی جاتی تھی جس وقت آپ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہو جایا کرتے تھے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں بھی یہی معمول رہا۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں لوگوں کی تعداد زیادہ ہو گئی تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے تیسری اذان دلوائی۔ یہاں تیسری اذان سے مراد جمعہ کی دوسری اذان ہے اور اسے تیسری اس لئے کہا گیا ہے کیونکہ عربوں کے محاورے میں اذان

1391- (خرجه البخاری فی الجمعة، باب الاذان يوم الجمعة (الحدیث 912)، و باب المودن الواحد يوم الجمعة (الحدیث 913) بنحوه، و باب

الجلوس على المنبر عند التاذين (الحدیث 915) بنحوه، و باب التاذين عند الخطبة (الحدیث 916) . و اخرجه ابو داؤد فی الصلاة، باب التداء

يوم الجمعة (الحدیث 1087 و 1088 و 1089 و 1090) . و اخرجه الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء فی اذان الجمعة (الحدیث 516)

بنحوه . و اخرجه النسائی فی الجمعة، باب الاذان للجمعة (الحدیث 1392 و 1393) بنحوه، و فی الجمعة من الكبرى، الاذان يوم الجمعة (

الحدیث 48 و 49 و 50) . و اخرجه ابن ماجه فی اقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء فی الاذان يوم الجمعة (الحدیث 1135) بنحوه . تحفة

الاشراف (3799) .

اور اقامت دونوں کو اذان کہہ دیا جاتا ہے جیسا کہ نبی اکرم ﷺ کی حدیث میں بھی یہ بات منقول ہے: دو اذانوں یعنی (اذان اور اقامت) کے درمیان نماز ادا کی جاسکتی ہے۔

تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اصل میں دوسری اذان کا اضافہ کیا تھا۔

یہ روایت ان مہربانوں کے لئے لکھ کر یہ ہے جو اس بات کے قائل ہیں جو کام نبی اکرم ﷺ نے نہیں کیا ہے وہ مطلق طور پر بدعت ہے۔

اس پر یہ کہا جاتا ہے نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

”تم پر میری سنت اور خلفائے راشدین کی سنت کی پیروی کرنا لازم ہے۔“

لیکن سوال یہ ہے: شارع نبی اکرم ﷺ کی ذات ہے نبی اکرم ﷺ کے علاوہ اور کوئی فرد شارع نہیں ہو سکتا۔ نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اپنے تمام مقام و مرتبہ کے باوجود شارع نہیں بن سکتے تو اگر ان کے لئے اس بات کی اجازت موجود ہے کہ وہ کسی ایسے عمل کو معمول کے طور پر باقاعدگی سے اختیار کر سکتے ہیں جسے معمول کے طور پر نبی اکرم ﷺ نے اختیار نہیں کیا تو بعد میں آنے والوں کے لئے یہ ممانعت کہاں سے ثابت ہوئی؟

اس بارے میں بنیادی اصول یہ ہے: جس چیز کو شریعت نے فرض، واجب یا سنت قرار دیا ہے وہ فرض واجب یا سنت قرار دی جائے گی اور جس کو حرام، مکروہ تحریمی یا مکروہ تنزیہی قرار دیا ہے وہ دلیل کی بناء پر حرام، مکروہ تحریمی یا مکروہ تنزیہی ہوگی اور جو کام اپنی اصل کے اعتبار سے مستحب ہوتا ہے اسے مستحب قرار دیا جائے اگرچہ اس کو معمول کے طور پر اختیار کر لیا جائے۔

.....

1392 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي شَهَابٍ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ أَخْبَرَهُ قَالَ إِنَّمَا أَمَرَ بِالتَّأْذِينِ الثَّلَاثِ عُثْمَانُ حِينَ كَثُرَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ وَلَمْ يَكُنْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ مُؤَذِّنٍ وَاحِدٍ وَكَانَ التَّأْذِينُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حِينَ يَجْلِسُ الْإِمَامُ .

☆☆ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں تیسری اذان کا آغاز حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حکم کے تحت ہوا تھا جب اہل مدینہ کی آبادی زیادہ ہو گئی تھی نبی اکرم ﷺ کا مؤذن تو ایک ہی ہوا کرتا تھا اور جمعہ کے دن (پہلی اذان) اس وقت دی جاتی تھی جب امام (منبر پر) بیٹھ جاتا تھا۔

1393 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كَانَ يَلَالُ يُؤَذِّنُ إِذَا جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَإِذَا نَزَلَ أَقَامَ ثُمَّ كَانَ كَذَلِكَ فِي زَمَنِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا .

☆☆ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت بلال رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن اس وقت اذان دیتے تھے جب

نبی اکرم ﷺ منبر پر تشریف فرما ہو جاتے تھے جب آپ ﷺ منبر سے نیچے اترتے تھے تو حضرت بالال علیؓ مذاق مت کہہ دیتے تھے۔ اس کے بعد حضرت ابو بکر اور حضرت عمرؓ کے زمانہ میں بھی ایسا ہی ہوتا رہا۔

## 16 - باب الصَّلَاةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِمَنْ جَاءَ وَقَدْ خَرَجَ الْإِمَامُ

باب جمعہ کے دن جو شخص امام کے آجانے کے بعد (مسجد میں) آئے اس کا (تحیۃ المسجد) کی نماز ادا کرنا  
1394 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَقَدْ خَرَجَ الْإِمَامُ فَلْيُصَلِّ رَكَعَتَيْنِ". قَالَ شُعْبَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"(جمعہ کے دن) جب کوئی شخص (مسجد میں) آئے حالانکہ امام آپکا ہو تو اس شخص کو دو رکعت (تحیۃ المسجد) ادا کر لینی چاہیے۔"

شعبہ نامی راوی نے روایت کے الفاظ میں "جمعہ کے دن" کے الفاظ نقل کیے ہیں۔

## شرح

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اس روایت کو امام بخاری رحمہ اللہ نے بھی اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے۔ وہاں اس کی وضاحت کرتے ہوئے صحیح بخاری کے شارح علامہ ابن بطال رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں:

"اس حدیث کے مفہوم کے بارے میں فقہاء کے مابین اختلاف پایا جاتا ہے فقہاء کے ایک گروہ نے اس کے ظاہر کے مطابق اس کا مفہوم بیان کیا ہے۔"

وہ یہ کہتے ہیں: جب کوئی شخص ایسے وقت میں مسجد میں آئے جب امام خطبہ دے رہا ہو تو اس شخص کو چاہئے کہ مختصر طور پر دو رکعت ادا کر لے یہ ایک ایسی سنت ہے جو معمول ہے۔

حسن بصری اور کچھول اسی بات کے قائل ہیں۔

امام شافعی، امام احمد بن حنبل، اسحاق بن راہویہ، ابو ثور اور اصحابِ خواہر کا بھی یہی مذہب ہے۔

امام اوزاعی رحمہ اللہ کہتے ہیں جو شخص اپنے گھر میں دو رکعت ادا کر چکا ہو بعد میں وہ مسجد میں آئے اور امام اس وقت خطبہ دے رہا ہو تو اس شخص کو چاہئے کہ وہ بیٹھ جائے لیکن اگر اس نے اپنے گھر میں دو رکعت نماز ادا نہیں کی تھی تو اسے مسجد میں آنے کے بعد دو رکعت نماز ادا کر لینی چاہئے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے جس شخص کو یہ ہدایت کی تھی اس نے گھر میں دو رکعت نماز ادا

1394 - حرجہ البصری فی التہجد، باب ما جاء فی الطلوع منی منی (الصحیح 166)، و حرجہ مسہمی للجمعة، باب التحیة و الامعة بحضرة الصحیفة 57، و حرجہ النسائی فی الجمعة من البصری، الصلاة الجمعة وقد خرج الإمام للصحیفة 57، تحفة الاستوف

نہیں کی تھی۔ اس لئے نبی اکرم ﷺ نے اسے حکم دیا تھا کہ وہ دو رکعات نماز ادا کر لے۔

اس حوالے سے تیسرا قول شیخ ابو جابر کا ہے وہ یہ کہتے ہیں اگر آپ چاہیں تو دو رکعات ادا کر لیں اور آپ چاہیں تو (دو رکعات ادا کئے بغیر) بیٹھ جائیں۔

چوتھا قول جمہور کا ہے جو اس بات کے قائل ہیں جب آپ مسجد میں آئیں اور امام اس وقت خطبہ دے رہا ہو تو آپ بیٹھ جائیں گے دو رکعات نماز ادا نہیں کریں گے۔

صحابہ کرام میں سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اسی بات کے قائل ہیں۔

تابعین میں سے عطاء بن ابی رباح، ابراہیم نخعی، ابن سیرین، قاضی شریح، عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیب بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

امام مالک رضی اللہ عنہ اور لیث بن سعد کا بھی یہی موقف ہے۔

اس کے بعد ابن بطلان رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ روایات نقل کی ہیں ان حضرات کے نزدیک جب امام خطبہ دے رہا ہو اس وقت نماز ادا نہیں کی جائے گی۔

یہاں یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے: اگر خطبے کے دوران نماز ادا کرنا منع ہے تو نبی اکرم ﷺ نے اس شخص کو نماز ادا کرنے کا حکم کیوں دیا تھا؟

جمہور نے اس کی وجہ یہ بیان کی ہے: اس شخص نے پھٹے پرانے کپڑے پہنے ہوئے تھے اور نبی اکرم ﷺ نے یہ ارادہ کیا کہ لوگ اس کی ظاہری ہیئت کو دیکھ کر اس کو صدقہ و خیرات کر دیں۔\*

.....

## 17 - باب مقام الإمام فی الخطبة

باب: امام کے خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہونے کی جگہ

1395 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَادٍ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ قَالَ أَنبَانَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ يَسْتَبِدُّ إِلَى جَذَعِ نَخْلَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَلَمَّا صُنِعَ الْمِنْبَرُ وَاسْتَوَى عَلَيْهِ اضْطَرَبَتْ تِلْكَ السَّارِيَةُ كَحَنِينِ النَّاقَةِ حَتَّى سَمِعَهَا أَهْلَ الْمَسْجِدِ حَتَّى نَزَلَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْتَقَهَا فَسَكَتَتْ .

\* شرح ابن بطلان، کتاب جمعہ کا بیان، باب: جب امام کسی شخص کو دیکھے کہ وہ آیا ہے اور امام اس وقت خطبہ دے رہا ہو تو امام اسے دو رکعت ادا کرنے کی ہدایت کرے

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب خطبہ دیتے تھے تو پہلے کھجور کے تنے سے ٹیک لگاتے تھے جو مسجد کا ایک ستون بھی تھا جب منبر بنوایا گیا تو نبی اکرم ﷺ اس پر تشریف فرما ہوئے تو وہ ستون مضطرب ہو گیا اور اونٹنی کی طرح بلبلانے لگا یہاں تک کہ مسجد میں موجود افراد نے اس کی آواز کو سنا، نبی اکرم ﷺ منبر سے اتر کر اس کے پاس گئے آپ نے اسے اپنے ساتھ لپٹا لیا تو وہ خاموش ہو گیا۔

شرح

اس حدیث میں اس بات کا بیان موجود ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ کے لئے منبر شریف نہیں تیار کیا گیا تھا تو اس سے پہلے آپ ﷺ کھجور کے ایک تنے کے ساتھ ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے اور اس میں یہ بات مذکور ہے کہ جب آپ ﷺ کا منبر بنا لیا گیا اور آپ ﷺ اس پر تشریف فرما ہوئے تو کھجور کا وہ تنے آپ ﷺ کی جدائی میں رونے لگا یہاں تک کہ اہل مسجد نے بھی اس کی آواز سنی نبی اکرم ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے آپ ﷺ نے اسے اپنے ساتھ چمٹا لیا تو وہ خاموش ہو گیا۔

یہ بات نبی اکرم ﷺ کا معجزہ ہے کہ کھجور کا تنے آپ کے فراق میں رونے لگ پڑا تھا۔  
ویسے بھی ایک روایت میں آپ ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے۔

”سرکش جنوں اور انسانوں کے علاوہ ہر چیز یہ بات جانتی ہے کہ میں اللہ کا نبی ہوں۔“

...—...—...—...

## 18 - باب قِيَامِ الْإِمَامِ فِي الْخُطْبَةِ

باب: امام کا کھڑے ہو کر خطبہ دینا

1396 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَعْبُ الرَّحْمَنِ بْنِ أُمِّ الْحَكَمِ يَخْطُبُ قَاعِدًا فَقَالَ انظُرُوا إِلَى هَذَا يَخْطُبُ قَاعِدًا وَقَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا) .

☆☆ حضرت ابو عبیدہ بیان کرتے ہیں: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے اس وقت عبد الرحمن بن أم حکم بیٹھ کر خطبہ دے رہا تھا تو حضرت کعب رضی اللہ عنہ بولے: اس کو دیکھو ذرا! یہ بیٹھ کر خطبہ دے رہا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: ”اور جب ان لوگوں نے تجارت کی چیز اور دلچسپی کی چیز کو دیکھا تو اس کی طرف چلے گئے اور تمہیں کھڑا چھوڑ دیا۔“

(اس آیت میں تو اس بات کا تذکرہ ہے نبی اکرم ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے)



شرح

اس بات پر فقہاء کا اتفاق ہے کہ جمعہ کی نماز کے لئے خطبہ ہونا شرط ہے۔ تاہم خطبہ کی شرائط کے بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

جمعہ کی نماز کے لئے خطبہ نماز سے پہلے دیا جاتا ہے اس کی مقدار اتنی ہونی چاہئے جتنی دیر میں طویل مفصل سے تعلق رکھنے والی کسی سورت کی تلاوت کی جاسکتی ہے۔ دو خطبے دیئے جائیں گے اور ان کے درمیان میں امام بیٹھ جائے گا۔ یہ بیٹھنا تین آیات کی تلاوت کے برابر ہوگا۔ دونوں خطبے بلند آواز میں دیئے جائیں گے۔

تاہم دوسرے خطبے میں آواز نسبتاً پست رکھی جائے گی امام کھڑا ہو کر خطبہ دے گا۔ اس کا رخ لوگوں کی طرف ہوگا۔ باوضو اور پاک حالت میں خطبہ دے گا۔ ستر عورت ڈھانپا ہوا ہوگا۔ یہ خطبہ دینا لازم ہے اگرچہ جمعے کے دن تمام حاضرین بہرے ہوں یا سوائے ہوئے ہوں۔

اگر امام بیٹھ کر خطبہ دے دیتا ہے یا بے وضو حالت میں خطبہ دے دیتا ہے تو ایسا کرنا جائز ہوگا کیونکہ مقصد حاصل ہو گیا جو وعظ و نصیحت کرنا تھا تاہم ایسا کرنا مکروہ ہوگا کیونکہ یہ موروث طریقے اور سنت کے خلاف ہے۔

روایت کے متن میں حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے موقف کی تائید میں سورۃ جمعہ کی جو آیت پیش کی ہے اس میں یہ الفاظ ان کی دلیل ہیں۔

”اور انہوں نے تمہیں کھڑا ہوا چھوڑ دیا۔“

یعنی وہ لوگ جب اٹھ کر وہاں سے چلے گئے اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قیام کی حالت میں خطبہ دے رہے تھے۔ احادیث سے بھی یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ کھڑے ہو کر ہی خطبہ دیا ہے۔ بیٹھ کر خطبہ دینا آپ سے ثابت نہیں ہے۔

.....

## 19 - باب الْفَضْلِ فِي الدُّنْيَا مِنَ الْإِمَامِ

باب: امام کے قریب بیٹھنے کی فضیلت

1397 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ الْحَارِثِ

يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنَعَانِيِّ عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسِ الثَّقَفِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ

عَسَلَ وَاعْتَسَلَ وَابْتَسَّرَ وَغَدَا وَدَنَا مِنَ الْإِمَامِ وَأَنْصَتَ ثُمَّ لَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ كَأَجْرِ سَنَةِ صِيَامِهَا

وَقِيَامِهَا."

☆☆ حضرت اوس بن اوس ثقفی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص (جمعہ کے دن) غسل کر کے صاف سترے پڑے پہن کر جلدی نماز کے لیے چلا جاتا ہے اور امام کے قریب جا کر بیٹھتا ہے اور خاموش رہتا ہے اور کوئی لغو حرکت نہیں کرتا تو اسے ہر ایک قدم کے عوض میں ایک سال کے نقلی روزوں اور نماز کا ثواب ملتا ہے۔“

شرح

اس روایت میں جمعہ کے دن کے آداب کا تذکرہ کیا گیا ہے اور ان آداب میں یہ بات بھی شامل ہے کہ انسان جمعہ کے دن غسل کر کے جلدی مسجد میں چلا جائے اور امام کے قریب بیٹھنے کی کوشش کرے تاکہ زیادہ توجہ اور غور کے ساتھ امام کا خطبہ سن سکے۔

.....

## 20 - باب النَّهْيِ عَنِ تَخَطِّي رِقَابِ النَّاسِ وَالْإِمَامِ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے دن جب امام منبر پر موجود ہو تو لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر جانے کی ممانعت

1398 - أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ بَيَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ صَالِحٍ عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا إِلَى جَانِبِهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ جَاءَ رَجُلٌ يَتَخَطَّى رِقَابِ النَّاسِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَيُّ اجْلِسْ فَقَدْ أَذَيْتَ"

☆☆ ابوزاہریہ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک جمعہ کے دن میں ان کے

ساتھ بیٹھا ہوا تھا تو انہوں نے بتایا: ایک دفعہ ایک شخص لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: اے آدمی! تم بیٹھ جاؤ! تم اذیت دے رہے ہو۔

شرح

سابقہ روایت میں یہ بات بیان کی گئی تھی کہ جمعہ کے دن جلدی غسل کر کے مسجد میں جانا مرغوب ہے اور امام کے قریب بیٹھنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ اس روایت میں یہ بات بیان کی گئی ہے کہ امام کے قریب جانے کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ بعد میں آنے والا شخص پہلے سے آنے والے لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر انہیں ایذا پہنچا کر امام کے قریب بیٹھنے کی کوشش کرے بلکہ آگے بیٹھنے کا حق ان لوگوں کا ہے جو جلدی آجائیں بعد میں آنے والے شخص کے لئے حکم یہ ہے: وہ پیچھے بیٹھ جائے۔

نماز جمعہ کے آداب میں یہ بات شامل ہے کہ خاموشی کے ساتھ غور سے امام کا خطبہ سنا جائے جمعہ کے دن جمعے کی نماز کے دوران کوئی بھی لغو حرکت کرنے سے منع کیا گیا ہے لغو سے مراد وہ کام ہوتا ہے جو بے فائدہ ہو اور جو صحیح کام کے خلاف ہو۔

لغو کام میں یہ بات بھی شامل ہے کہ جب امام خطبہ دے رہا ہو اس وقت کوئی شخص بات چیت شروع کر دے اور دوسرا شخص

1398- أخرجه أبو داؤد في الصلاة، باب تخطى رقاب الناس يوم الجمعة (الحديث 1118). وأخرجه النسائي في الجمعة من الكبرى، النهي عن تخطى رقاب الناس و الإمام على المنبر يوم الجمعة (الحديث 68). تحفة الأشراف (5188).

اسے ٹوکتے ہوئے یہ کہہ دے: تم خاموش رہو۔

اکثر فقہاء کے نزدیک جمعے کے خطبے کو خاموشی سے سننا واجب ہے اور اس کی دلیل وہ روایات ہیں جو امام نسائی رحمہ اللہ نے یہاں اس حوالے سے نقل کی ہیں۔

اگر کوئی شخص امام کے خطبے کے دوران کلام کرتا ہے تو وہ ایک غلط حرکت کا ارتکاب کرتا ہے، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس کی جمعے کی نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

\*\*\*

## 21 - باب الصلاة يوم الجمعة لمن جاء والامام يخطب

باب: جب کوئی شخص جمعہ کے دن اس وقت آئے جب امام خطبہ دے رہا ہو تو اس شخص کا نماز ادا کرنا

1399 - أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ وَيُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ لَهُ "أَرَكَمْتَ رَكْعَتَيْنِ" قَالَ لَا - قَالَ "فَارْكَعْ"

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص آیا اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن منبر پر خطبہ دے رہے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے دریافت کیا: تم نے دو رکعات نماز پڑھ لی ہے؟ اس نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم پڑھ لو۔

## 22 - باب الانصات للخطبة يوم الجمعة

باب: جمعہ کے دن خاموشی سے خطبہ سننے کے لیے کہنا

1400 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ أَنْصِتْ فَقَدْ لَغَا"

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: "جو شخص جمعہ کے دن اپنے ساتھی سے امام کے خطبے کے دوران یہ کہے: تم خاموش رہو تو اس شخص نے بھی لغو حرکت کی"

1401 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ

1399 - اخرجه مسلم في الجمعة، باب التحية والامام يخطب (الحديث 56). تحفة الاشراف (2557).

1400 - اخرجه البخاري في الجمعة، باب الانصات يوم الجمعة والامام يخطب (الحديث 394). وخرجه مسلم في الجمعة، باب في الانصات يوم الجمعة في الخطبة (الحديث 11). وخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في كراهية الكلام والامام يخطب (الحديث 512). وخرجه النسائي في الجمعة، باب الانصات للخطبة يوم الجمعة (الحديث 1401)، وفي الجمعة من الكبرى، الانصات للخطبة (الحديث 70 و71). تحفة الاشراف (13206).

عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ أَنْصِتْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ".

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: "جب تم نے جمعہ کے دن اپنے ساتھی سے یہ کہا کہ تم خاموش رہو جبکہ امام اس وقت خطبہ دے رہا ہو تو تم نے لغو حرکت کی۔"

## 23 - باب فَضْلِ الْإِنْصَاتِ وَتَرْكِ اللَّغْوِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے دن خاموش رہنے کی فضیلت اور لغو حرکت کو ترک کرنا

1402 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ زِيَادِ بْنِ كُثَيْبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ الْقُرَيْعِ الضَّبِّيِّ - وَكَانَ مِنَ الْقُرَاءِ الْأَوَّلِينَ - عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَا مِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَمَا أُمِرْتُمْ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ حَتَّى يَأْتِيَ الْجُمُعَةَ وَيُنْصِتُ حَتَّى يَقْضَى صَلَاتَهُ إِلَّا كَانَ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهُ مِنَ الْجُمُعَةِ".

☆☆ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:

"جو شخص جمعہ کے دن اسی طرح پاک صاف ہوتا ہے جس طرح اسے حکم دیا گیا ہے پھر وہ اپنے گھر سے نکلتا ہے یہاں تک کہ جمعہ کی نماز کے لیے آتا ہے اور خاموش رہتا ہے یہاں تک کہ اپنی نماز کو مکمل کر لیتا ہے تو یہ چیز اس کے سابقہ جمعہ سے لے کر اس جمعے تک کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے۔"

## 24 - باب كَيْفِيَّةِ الْخُطْبَةِ

باب: خطبہ دینے کا طریقہ

1403 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "عَلَّمَنَا خُطْبَةَ الْحَاجَةِ الْحَمْدُ لِلَّهِ نَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَسَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يَضِلَّ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ يقرأ ثلاث آيات

1401-تقدم (الحديث 1400).

1402-اخرجه النسائي في الجمعة من الكبرى، فضل الانصات و ترك اللغو (الحديث 72). تحفة الاشراف (4508).

1403-اخرجه ابو داؤد في النكاح، باب في خطبة النكاح (الحديث 2118). واخرجه النسائي في عمل اليوم و الليلة، ما يستحب من الكلام

عند الحاجة (الحديث 491 و 492)، و في الجمعة من الكبرى، كيف الخطبة (الحديث 61). تحفة الاشراف (9618).

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ) (يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ وَقِيًّا) (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا) .

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو عُبَيْدَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيهِ شَيْئًا وَلَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَلَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ وَائِلِ بْنِ حُنَيْرٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ حاجت (یعنی نکاح کا خطبہ) دینے کا طریقہ تعلیم دیا تھا (جس کے الفاظ یہ ہیں):

”ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے، ہم اسی سے مدد طلب کرتے ہیں، اسی سے مغفرت طلب کرتے ہیں، ہم اپنے نفوس کے شر اور اپنے اعمال کی بُرائی سے اسی کی پناہ مانگتے ہیں، جسے اللہ تعالیٰ ہدایت نصیب کر دے، اے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے وہ گمراہ رہنے دے، اے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا، میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے، میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“

اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین آیات تلاوت کیں:

”اے ایمان والو! تم اللہ سے اتنا ڈرو جس طرح اس سے ڈرنے کا حق ہے اور جب تم مرنے لگو تو تم مسلمان ہونا۔“

”اے لوگو! تم اپنے اس پروردگار سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا ہے اور اس نے اس جان سے اس کا جوڑا بنایا اور پھر ان دونوں کے ذریعے بہت سے مردوں اور خواتین کو پھیلا دیا، اس اللہ سے ڈرو جس کے وسیلے سے تم ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور رشتہ داری (کے حقوق) کا خیال رکھنے کے (حوالے سے بھی ڈرو) بے شک اللہ تعالیٰ تمہارا نگہبان ہے۔“

”اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سچی بات کہو۔“

امام نسائی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: ابو عبیدہ نامی راوی نے اپنے والد (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما) سے کوئی حدیث نہیں سنی ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے صاحبزادے عبدالرحمن نے بھی اپنے والد سے کوئی حدیث نہیں سنی ہے۔ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہما کے صاحبزادے عبدالجبار نے بھی اپنے والد سے کوئی حدیث نہیں سنی ہے۔

شرح

یہاں روایت کے متن میں استعمال ہونے والے لفظ ”خطبہ حاجت“ سے مراد نکاح کے وقت دیا جانے والا خطبہ ہے۔ جمعہ کے خطبے کے بارے میں یہ بات مستحب ہے کہ امام اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے۔ حاضرین کو وعظ و نصیحت

سے متعلق آیات اور احادیث سنائے۔ اس کے علاوہ انہیں وعظ و نصیحت کرے، انہیں نیکی کے کام کرنے کی ترغیب دے۔ برائی سے بچنے کی تلقین کرے وغیرہ

اہل سنت کے معمولات میں یہ بات شامل ہے کہ وہ جمعہ کے خطبہ میں چاروں خلفاء راشدین، خاتونِ جنت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ، حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ، حضرت عباس رضی اللہ عنہ، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا نام لے کر اور دیگر تمام مہاجرین اور انصار اور قیامت تک آنے والے ان کے تمام پیروکاروں کے لئے عمومی طور پر دعا کرتے ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے تابع کے طور پر ہوتی ہے۔

.....

## 25- باب حَضِّ الْإِمَامِ فِي خُطْبَتِهِ عَلَى الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: امام کا خطبہ دیتے ہوئے جمعہ کے دن غسل کرنے کی ترغیب دینا

1404- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ نَافِعٍ عَنِ

ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ"

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا آپ نے فرمایا: جب کوئی شخص جمعہ کے لیے آئے تو وہ غسل کرے۔

شرح

اس حدیث سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ جمعہ کے دن خطبہ دیتے ہوئے امام لوگوں کو شرعی مسائل سے آگاہ کرے گا۔ اس کے علاوہ معمولاتِ حیات میں مستحبات کو اختیار کرنے کی بھی تلقین کرے گا۔

.....

1405- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَسِيطٍ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنِ

الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ سُنَّةٌ وَقَدْ حَدَّثَنِي بِهِ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تَكَلَّمَ بِهَا عَلَى الْمِنْبَرِ -

☆ ☆ ابراہیم بن نسیط بیان کرتے ہیں انہوں نے ابن شہاب سے جمعہ کے دن غسل کے بارے میں دریافت کیا تو

انہوں نے جواب دیا: یہ سنت ہے سالم بن عبداللہ نے اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے یہ حدیث مجھے سنائی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر اس بارے میں گفتگو کی تھی۔

1406- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

1404- أخرجه النسائي في الجمعة من الكبرى، الغسل يوم الجمعة (الحديث 23). تحفة الاشراف (7650).

1405- انفرده النسائي. تحفة الاشراف (6805).

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ "مَنْ جَاءَ مِنْكُمْ الْجُمُعَةَ فَلْيَتَسَلَّ" .  
 قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَا أَعْلَمُ أَحَدًا تَابَعَ اللَّيْثَ عَلَى هَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ ابْنِ جُرَيْجٍ وَأَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ  
 يَقُولُونَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ بَدَلَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو .

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے تھے جب آپ نے یہ ارشاد

فرمایا:

"جو شخص جمعہ کے لیے آئے اسے غسل کر لینا چاہیے۔"

امام نسائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے علم کے مطابق کسی بھی راوی نے اس روایت میں لیث کی متابعت نہیں کی ہے  
 صرف ابن جریر نے ایسا کیا ہے جبکہ امام زہری کے شاگردوں نے اسے سالم بن عبداللہ کے حوالے سے ان کے والد سے نقل کیا  
 ہے انہوں نے اسے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے صاحبزادے عبداللہ کے حوالے سے نقل نہیں کیا ہے۔

## 26 - باب حَتَّ الْإِمَامِ عَلَى الصَّدَقَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي خُطْبَتِهِ

باب: جمعہ کے دن امام کا خطبے کے دوران صدقہ کرنے کی ترغیب دینا

1407 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
 قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بِهِنِيَّةً بَدَّةً  
 فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَصَلَيْتَ" . قَالَ لَا . قَالَ "صَلِّ رَكَعَتَيْنِ" . وَحَتَّ النَّاسَ عَلَى  
 الصَّدَقَةِ فَأَلْقُوا نِيَابًا فَأَعْطَاهُ مِنْهَا ثَوْبَيْنِ فَلَمَّا كَانَتِ الْجُمُعَةُ الثَّانِيَةَ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 يَخْطُبُ فَحَتَّ النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ - قَالَ - فَأَلْفَى أَحَدَ ثَوْبَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "جَاءَ هَذَا  
 يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِهِنِيَّةً بَدَّةً فَأَمَرْتُ النَّاسَ بِالصَّدَقَةِ فَأَلْقُوا نِيَابًا فَأَمَرْتُ لَهُ مِنْهَا بِثَوْبَيْنِ ثُمَّ جَاءَ الْآنَ فَأَمَرْتُ النَّاسَ  
 بِالصَّدَقَةِ فَأَلْفَى أَحَدَهُمَا" . فَانْتَهَرَهُ وَقَالَ "خُذْ ثَوْبَكَ" .

☆ ☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جمعہ کے دن ایک شخص آیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خطبہ دے رہے  
 تھے اس شخص کی ظاہری حالت سے متگدستی عیاں تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا: کیا تم نے نماز ادا کر لی ہے؟ اس  
 نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دو رکعات ادا کر لو پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ و خیرات کرنے کی ترغیب دی تو  
 لوگوں نے اپنے کپڑے پیش کر دیئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے دو کپڑے اسے دیئے، جب اگلا جمعہ آیا تو وہی شخص آیا، نبی  
 اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خطبہ دے رہے تھے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ و خیرات کرنے کی ترغیب دی تو اس شخص نے اپنے دو کپڑوں

1406- أخرجه مسلم في الجمعة، (الحدیث 2) . وأخرجه الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء فی الاغتسال يوم الجمعة (الحدیث 493) . حلة الاشراف (7270) .

1407- أخرجه الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء فی الرکعتین اذا جاء الرجل والامام يعطى (الحدیث 511) . وابن ماجه فی الامنة الصلاة . والسنة لهما، باب ما جاء لهما من دخل المسجد والامام يعطى (الحدیث 1113) . حفة الاشراف (4272) .

میں ایک پیش کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”یہ شخص پچھلے جمعہ تکدستی کی حالت میں آیا تھا میں نے لوگوں کو صدقہ کرنے کی ہدایت کی تھی تو انہوں نے کپڑے پیش کر دیئے تھے تو میرے حکم کے تحت ان کپڑوں میں سے دو کپڑے اسے دیئے گئے تھے اب یہ آیا ہے اور میں نے لوگوں کو صدقہ کرنے کی ہدایت کی ہے تو اس نے ان دونوں میں سے ایک کپڑے کو پیش کر دیا ہے۔“  
(راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس شخص کو ڈانٹا اور فرمایا:  
”تم اپنا کپڑا واپس لے لو۔“

### شرح

اس روایت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جمعہ کے دن مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے لئے کسی کام کے صدقہ و خیرات کرنے کی تلقین کی جاسکتی ہے اور امام کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ خطبے کے دوران ایسا کرے کیونکہ وہ خطبے کے دوران یہ بات کرے گا تو لوگ زیادہ توجہ سے اس کی بات سنیں گے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں گے۔

...—...—...—...

## 27 - باب مُخَاطَبَةِ الْإِمَامِ رَعِيَّتَهُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ

باب: امام جب منبر پر موجود ہو اس وقت اس کا حاضرین کو مخاطب کرنا

1408 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخُطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "صَلِّتَ" . قَالَ لَا . قَالَ "فَمَازَ كَيْفَ" .

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے اسی دوران ایک شخص آیا تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے دریافت کیا: کیا تم نے نماز ادا کر لی ہے؟ اس نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اٹھو اور نماز پڑھ لو۔

### شرح

اس روایت میں یہ بات مذکور ہے کہ اگر امام خطبہ دینے کے دوران کسی کو مخاطب کرتا ہے تو یہ بات جائز ہے اور اس سے بالواسطہ طور پر یہ بات بھی ثابت ہو جاتی ہے کہ اگر امام نے کسی شخص کو مخاطب کیا ہو تو وہ شخص آگے سے جواب بھی دے سکتا ہے۔

1408 - أخرجه البخاري في الجمعة، باب إذا رأى الإمام رجلاً جاء وهو يعطى امره أن يصلي ركعتين (الحديث 930) . وأخرجه مسلم في الجمعة، باب العفة و الإمام يعطى (الحديث 54) . وأخرجه أبو داود في الصلاة، باب إذا دخل الرجل والإمام يعطى (الحديث 1115) . وأخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في الركعتين إذا جاء الرجل والإمام يعطى (الحديث 510) . وأخرجه النسائي في النسائي في الجمعة من الكبرى، الكلام في الخطبة (الحديث 62) . تحفة الأشراف (2511) .



1409 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى إِسْرَائِيلُ بْنُ مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَةَ يَقُولُ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ مَعَهُ وَهُوَ يَقْبَلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً وَعَلَيْهِ مَرَّةً وَيَقُولُ "إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصَلِّحَ بِهِ بَيْنَ فِتْنَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَظِيمَتَيْنِ ."

☆☆ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں مجھے یہ بات یاد ہے نبی اکرم ﷺ منبر پر تشریف فرماتے تھے حضرت حسن رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ تھے ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے تھے ایک مرتبہ ان کی طرف دیکھتے تھے پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرا یہ بیٹا سردار ہے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں کے درمیان صلح فرمادے گا۔

شرح

اس حدیث کا بنیادی موضوع حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا اظہار ہے اور ان کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان بالکل سچ ثابت ہوا جب حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھ ایک بڑی جماعت ہونے کے باوجود حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں خلافت سے دست برداری اختیار کی جس کے نتیجے میں مسلمانوں کے دو بڑے گروہ ایک دوسرے سے برسر پیکار ہونے سے بچ گئے۔

## 28 - باب الْقِرَاءَةِ فِي الْخُطْبَةِ

باب: خطبہ کے دوران قرآن کی تلاوت کرنا

1410 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ - وَهُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ - عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ ابْنَةِ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَتْ حَفِظْتُ (ق) وَالْقُرْآنَ الْمَجِيدَ مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ .

☆☆ حضرت حارثہ بن نعمان کی صاحب زادی بیان کرتی ہیں میں نے سورہ ق نبی اکرم ﷺ کی زبانی سن کر یاد کی

1409- اخرجہ البخاری فی الصلح، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم للحسن بن علی رضی اللہ عنہما: (ابنی هذا سید و لعل اللہ ان یصلح بہ بین فتنین عظیمین) (الحديث 2704) مطولا، و فی المناقب، باب علامات النبوة فی الاسلام (الحديث 3629)، و فی فضائل الصحابة، باب مناقب الحسن و الحسين رضی اللہ عنہما (الحديث 3746)، و فی الفتن، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم للحسن بن علی: (ان ابنی هذا لسید و لعل اللہ ان یصلح بہ بین فتنین من المسلمین) (الحديث 7109) مطولا . و اخرجہ ابو داؤد فی السنة، باب ما یدل علی ترک الکلام فی الفتنة (الحديث 4662) . و اخرجہ الترمذی فی المناقب، باب مناقب الحسن و الحسين علیہما السلام (الحديث 3773) . و اخرجہ النسائی فی عمل الیوم و اللیلة، ذکر اختلاف الاخبار فی قول القائل سیدنا، و سیدی (الحديث 251 و 252 و 253)، و (الحديث 254 و 255) مرسلًا . تحفة الاشراف (11658) .

1410- اخرجہ مسلم فی الجمعة، باب تخفیف الصلاة و الخطبة (الحديث 50 و 51 و 52) . اخرجہ ابو داؤد فی الصلاة، باب الرجل یخضب علی قوس (الحديث 1100 و 1102 و 1103) : و اخرجہ النسائی فی الجمعة من الکبری، القراءة فی الخطبة (الحديث 63) . و (الحديث عند النسائی فی الافتتاح، القراءة فی الصلح بقاف (الحديث 948) . تحفة الاشراف (18363) .

ہے آپ جمعہ کے دن منبر پر اسے تلاوت کیا کرتے تھے۔

شرح

اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات تحریر کی ہے: علامہ نے یہ بات بیان کی ہے۔ سورۃ ق کو خطبے کے دوران پڑھنے کی وجہ یہ ہے: اس کے مضامین موت، مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے وغیرہ پر مشتمل ہیں۔ اس میں وعظ کا طریقہ انتہائی زبردست ہے اور اس میں زجر و توبیخ بھی نہایت تاکید ہے۔

.....

## 29 - باب الإِشَارَةِ فِي الْخُطْبَةِ

باب: جمعہ کے دن خطبہ کے دوران اشارہ کرنا

1411 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُصَيْنٍ أَنَّ بَشَرَ بْنَ مَرْوَانَ رَفَعَ يَدَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ فَسَبَّ عُمَارَةَ بْنَ رُوَيْبَةَ الثَّقَفِيَّ وَقَالَ مَا زَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ هَذَا وَأَشَارَ بِأَصْبُعِهِ السَّبَابَةَ .

☆ ☆ حُصَيْنِ نَامِي رَاوِي بِيَان كَرْتِي هِيں بَشَرِ بْنِ مَرْوَانَ نِي جَمْعِي كِي دِنِ مَنْبَرِ پَرِ مَوْجُودِ رَهْتِي هُوَئِي اِنِّي دُونُوں ہَاتھ اِشَارِي كِي لِيے بَلَدِ كِي تُو حَضْرَتِ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ الثَّقَفِيَّ نِي اِسِي بُرَا كِهْتِي هُوَئِي فَرَمَايَا: نَبِي اَكْرَمُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِي اِس سِي زِيَادِي كُچھ نِيئِي كِيَا تھَا، اِنھوں نِي اِنِّي شَهَادَتِ كِي اَنگِي كِي ذَرِيعِي اِشَارِي كَرْتِي هُوَئِي يِي بَاتِ كِهِي تھِي۔

شرح

اس حدیث سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ امام جمعہ کے دن خطبہ دیتے ہوئے انگلی کے ساتھ اشارہ کر سکتا ہے، لیکن اسے چاہئے کہ صرف شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کرے پورے ہاتھ کے ساتھ یا ایک سے زائد انگلیوں کے ساتھ اشارہ کرنا خلاف سنت ہے۔

.....

## 30 - باب نُزُولِ الْإِمَامِ عَنِ الْمِنْبَرِ قَبْلَ فَرَاعِهِ مِنَ الْخُطْبَةِ

وَقَطْعِهِ كَلَامَهُ وَرُجُوعِهِ إِلَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے دن امام کا خطبہ مکمل کرنے سے پہلے منبر سے نیچے آنا

1411- اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي الْجُمُعَةِ، بَابِ تَخْفِيفِ الصَّلَاةِ وَالْخُطْبَةِ (الْحَدِيثُ 53) بِسُحُورِهِ . وَاَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ فِي الصَّلَاةِ، بَابِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الْمِنْبَرِ (الْحَدِيثُ 1104) بِسُحُورِهِ . وَاَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ فِي الصَّلَاةِ، بَابِ مَا جَاءَ فِي كِرَاهِيَةِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الْمِنْبَرِ (الْحَدِيثُ 515) بِسُحُورِهِ وَاَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ فِي الْجُمُعَةِ مِنَ الْكِبْرِيِّ، الْقِرَاءَةِ فِي الْخُطْبَةِ (الْحَدِيثُ 65) . تَحْفَةُ الْاِشْرَافِ (10377) .

اپنی گفتگو کو منقطع کرنا اور واپس منبر پر چلے جانا

1412 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَبَجَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا - وَعَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ يَعْثُرَانِ فِيهِمَا فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَطَعَ كَلَامَهُ فَحَمَلَهُمَا ثُمَّ عَادَ إِلَى الْمَنْبَرِ ثُمَّ قَالَ "صَدَقَ اللَّهُ (أَنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ) رَأَيْتُ هَذَيْنِ يَعْثُرَانِ فِي قَمِيصَيْهِمَا فَلَمْ أَصْبِرْ حَتَّى قَطَعْتُ كَلَامِي فَحَمَلْتُهُمَا ."

☆☆☆ عبد اللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ خطبہ دے رہے تھے اسی دوران حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما آگے ان دونوں حضرات نے سرخ رنگ کی قمیصیں پہنی ہوئی تھیں یہ دونوں حضرات لڑکھڑا رہے تھے نبی اکرم ﷺ منبر سے نیچے اترے آپ نے اپنی گفتگو کو منقطع کیا اور ان دونوں کو اٹھالیا، آپ دوبارہ منبر پر تشریف فرما ہوئے پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے: "تمہارے اموال اور تمہاری اولاد آزمائش ہیں۔"

میں نے ان دونوں کو اپنی قمیصوں میں لڑکھڑاتے ہوئے دیکھا تو مجھ سے رہا نہیں گیا اور میں نے اپنی گفتگو منقطع کی اور ان دونوں کو اٹھالیا۔

شرح

اس روایت سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ نبی اکرم ﷺ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ انتہائی محبت کیا کرتے تھے ان کو آتا ہوا دیکھ کر آپ نے اپنی گفتگو درمیان میں روک دی اور منبر شریف سے نیچے تشریف لا کر ان کو گود میں اٹھالیا۔

بعض دیگر روایات سے یہ بات ثابت ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ سجدہ میں تھے کہ اسی دوران حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ آپ کی پشت پر سوار ہو گئے تو نبی اکرم ﷺ نے اپنا سجدہ طویل کر دیا۔ یہ روایت امام نسائی رضی اللہ عنہ اس سے پہلے نقل کر چکے ہیں۔

.....

### 31 - باب مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ تَقْصِيرِ الْخُطْبَةِ

باب: مختصر خطبہ دینا مستحب ہے

1412- أخرجه أبو داؤد في الصلاة، باب الإمام يقطع الخطبة للإمام يحدث (الحديث 1109). وأخرجه النسائي في صلاة العيدين، نزول الإمام عن المنبر قبل فراغة من الخطبة (الحديث 1584) وأخرجه الترمذي في المناقب، باب مناقب الحسن والحسين عليهما السلام (الحديث 3774). تحفة الأشراف (1958).

1413 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ غَزْوَانَ قَالَ أَنْبَأَنَا الْقَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَقِيلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ الذِّكْرَ وَيُقِلُّ اللَّغْوَ وَيُطِيلُ الصَّلَاةَ وَيُقْصِرُ الْخُطْبَةَ وَلَا يَأْتِفُ أَنْ يَمْشِيَ مَعَ الْأَزْمَلَةِ وَالْمَسْكِينِ فَيَقْضِيَ لَهُ الْحَاجَةَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن ابوعوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بکثرت ذکر کیا کرتے تھے اور لغو باتیں نہیں کیا کرتے تھے آپ طویل نماز ادا کرتے تھے اور مختصر خطبہ دیتے تھے آپ کو اس بارے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہوتی تھی کہ آپ کسی بیوہ عورت کے ساتھ یا کسی غریب آدمی کے ساتھ چل کر جائیں اور اس کی ضرورت پوری کر دیں۔

### شرح

اس روایت میں صحابی رسول حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات کا تذکرہ کیا ہے جس میں پہلی خصوصیت یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بکثرت اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرتے تھے۔

دوسری خصوصیت آپ کی یہ بیان کی گئی ہے کہ آپ لغو کاموں سے اجتناب کرتے تھے۔ تیسری خصوصیت یہ کہ آپ طویل نماز ادا کیا کرتے تھے۔ چوتھی خصوصیت یہ بیان کی گئی ہے کہ آپ مختصر خطبہ دیا کرتے تھے یعنی آپ کا خطبہ اتنا زیادہ طویل نہیں ہوتا تھا۔ کہ حاضرین اکتاہٹ کا شکار ہو جائیں۔ اس روایت کے ان الفاظ میں ان آئمہ کے لئے بطور خاص نصیحت ہے جو طویل خطبہ دیتے ہیں جمعہ کے دن لمبی تقریریں کرتے ہیں اور پھر اس پر اکتفاء نہیں کرتے بلکہ سلام پھیرنے کے بعد اور دعا مانگنے سے پہلے بھی مختصری تقریر جھاڑ دیتے ہیں۔

روایت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اگلی خصوصیت یہ بیان کی گئی ہے کہ آپ بیوہ خواتین یا غریب لوگوں کے ساتھ چل کر ان کی ضرورت پوری کر دیا کرتے تھے یعنی آپ غریبوں اور بیواؤں کا خیال رکھا کرتے تھے اگر ان کی کسی ضرورت کی تکمیل کے لئے آپ کو بہ نفس نفیس چل کر جانا پڑتا تو تشریف لے جایا کرتے تھے۔

## 32 - باب كَمْ يَخْطُبُ

باب: کتنی مرتبہ خطبہ دیا جائے گا؟

1414 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ سَمَاعٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ جَالَسْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْتُهُ يَخْطُبُ إِلَّا قَائِمًا وَيَجْلِسُ ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ الْآخِرَةَ .

☆☆ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہا ہوں میں نے آپ کو

1413- اخرجہ النسائی فی الجمعة من الكبرى، الفصل بين الخطبتين فی الجلوس (الحديث 59) تحفة الاشراف (5183) .

1414- اخرجہ النسائی فی الجمعة من الكبرى، كم يخطب (الحديث 56) . تحفة الاشراف (2177) .

میش کھڑے ہو کر خطبہ دیتے ہوئے دیکھتے ہیں آپ (درمیان میں) بیٹھ جاتے تھے پھر آپ کھڑے ہو کر دوسرا خطبہ دیا کرتے تھے۔

### 33 - باب الفصلِ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ بِالْجُلُوسِ

باب: دو خطبوں کے درمیان بیٹھ کر وقفہ کیا جائے گا

1415 - أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ الْخُطْبَتَيْنِ وَهُوَ قَائِمٌ وَكَانَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا بِالْجُلُوسِ .  
☆ حضرت عبداللہ ﷺ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ دو خطبے دیا کرتے تھے آپ کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے اور ان دونوں کے درمیان بیٹھ کر وقفہ کرتے تھے۔

### 34 - باب السُّكُوتِ فِي الْقَعْدَةِ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ

باب: دو خطبوں کے درمیان بیٹھتے وقت خاموش رہنا

1416 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرْبَعٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَرْبَعٌ - يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ - قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا سِمَاكُ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَائِمًا ثُمَّ يَقْعُدُ قَعْدَةً لَا يَتَكَلَّمُ ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ خُطْبَةً أُخْرَى فَمَنْ حَدَّثَكُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ قَاعِدًا فَقَدْ كَذَبَ .

☆ ☆ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو جمعہ کے دن کھڑے ہو کر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا ہے پھر آپ بیٹھ گئے پھر آپ نے دوسرا خطبہ ارشاد فرمایا جو شخص تمہیں یہ بات بتائے کہ نبی اکرم ﷺ بیٹھ کر خطبہ دیا کرتے تھے تو وہ شخص جھوٹ بولتا ہے۔

### 35 - باب الْقِرَاءَةِ فِي الْخُطْبَةِ الثَّانِيَةِ وَالذِّكْرِ فِيهَا

باب: دوسرے خطبے کے دوران تلاوت کرنا اور ذکر و اذکار کرنا

1417 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُومُ وَيَقْرَأُ آيَاتٍ وَيَذْكُرُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَكَانَتْ

1415 - الخرجہ البخاری فی الجمعة، باب القعدة بين الخطبتين يوم الجمعة (الحديث 928) بحوہ مختصراً . و الخرجہ النسائي فی الجمعة من الكبرى الفصل بين الخطبتين في الجلوس (الحديث 57) و الخرجہ ابن ماجه فی اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في الخطبة يوم الجمعة (الحديث 1103) بحوہ . تحفة الاشراف (7812) .

1416 - انقرويه النسائي . و الحديث عند النسائي في الجمعة من الكبرى، الفصل بين الخطبتين في الجلوس (الحديث 58) تحفة الاشراف

خُطْبَتُهُ قَصْدًا وَصَلَاتُهُ قَصْدًا .

☆☆ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے تھے پھر آپ تشریف فرما ہو جاتے تھے پھر دوبارہ کھڑے ہو جاتے تھے آپ اس میں کچھ آیات کی تلاوت کیا کرتے تھے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ بھی درمیانی ہوتا تھا اور آپ کی نماز بھی درمیانی ہوتی تھی (یعنی نہ ہی زیادہ طویل ہوتا تھا اور نہ زیادہ مختصر ہوتا تھا)۔

### 36 - باب الْكَلَامِ وَالْقِيَامِ بَعْدَ النَّزُولِ عَنِ الْمِنْبَرِ

باب: منبر سے نیچے آ جانے کے بعد بات چیت کرنا اور کھڑے رہنا

1418 - أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَرِيَابِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عَنِ الْمِنْبَرِ فَيَعْرِضُ لَهُ الرَّجُلُ فَيَكَلِمُهُ فَيَقُومُ مَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَقْضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ إِلَى مُصَلَّاهُ فَيُصَلِّي .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے اترے تو ایک شخص آپ کے قریب ہوا اس نے آپ کے ساتھ کچھ بات چیت کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ساتھ کھڑے رہے یہاں تک کہ اس شخص کی ضرورت پوری ہو گئی تو آپ جائے نماز کی طرف آگے بڑھے اور نماز پڑھائی۔

شرح

اس روایت میں یہ بات مذکور ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ منبر سے نیچے تشریف لانے کے بعد کسی صاحب کے ساتھ بات چیت میں مشغول رہے۔ اس کے بعد آپ اپنی جائے نماز کی طرف بڑھے اور لوگوں کو نماز پڑھائی۔

ہمارے زمانے میں لوگوں کی جو کیفیت اور حالت ہے۔ اس کے پیش نظر امام کے لئے مناسب یہی ہے کہ وہ جیسے ہی اپنا خطبہ ختم کرے اس کے فوراً بعد نماز پڑھادے اور نماز پڑھانے میں تاخیر نہ کرے کیونکہ یہ چیز لوگوں کے لئے الجھن کا باعث بنتی ہے۔ لوگ تو اس بات سے بھی تکلیف محسوس کرتے ہیں اگر کوئی امام اپنے خطبے کو طویل کر دے اور مقررہ وقت پر جماعت شروع نہ کروائے۔

\*\*\*

1417- أخرجه البخاري في صلاة العيدين، القرالة في الخطبة الثانية و الذكر فيها (الحديث 1583). وأخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب الرجل يخطب على قوم (الحديث 1101). وأخرجه ابن ماجه في إقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في الخطبة يوم الجمعة (الحديث 1106). تحفة الاشراف (2163).

1418- أخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب الامام يتكلم بعدما ينزل من المنبر (الحديث 1120) بنحوه. وأخرجه الترمذی في الصلاة، باب ما جاء في الكلام بعد نزول الامام من المنبر (الحديث 517) مختصراً. و أخرجه النسائي في الجمعة من الكبرى، الكلام و الوقوف بعد النزول عن المنبر (الحديث 74). وأخرجه ابن ماجه في إقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في الكلام بعد نزول الامام عن المنبر (الحديث 1117) مختصراً. تحفة الاشراف (260).

## 37 - باب عَدَدِ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کی نماز (میں رکعات کی تعداد)

1419 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ خُوَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ قَالَ عُمَرُ صَلَاةَ الْجُمُعَةِ رَكَعَتَانِ وَصَلَاةَ الْفِطْرِ رَكَعَتَانِ وَصَلَاةَ الْأَضْحَى رَكَعَتَانِ وَصَلَاةَ السَّفَرِ رَكَعَتَانِ تَمَامٌ غَيْرُ قَصْرِ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُمَرَ .

☆☆☆ عبد الرحمن بن ابویلی بیان کرتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے جمعہ کی نماز میں دو رکعات ہیں عید الفطر کی نماز میں دو رکعات ہیں عید الاضحیٰ کی نماز میں دو رکعات ہیں سفر کے دوران (قصر نماز میں) دو رکعات ہوتی ہیں یہ مکمل ہیں ان میں کوئی کمی نہیں ہے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی (پتہ چلی) ہے۔  
امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: عبد الرحمن بن ابویلی نامی راوی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کوئی حدیث نہیں سنی ہے۔

شرح

تمام فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جمعہ کی نماز میں دو رکعت ادا کی جاتی ہیں۔ اس بارے میں ان کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے۔

...—...—...—...

## 38 - باب الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ بِسُورَةِ الْجُمُعَةِ وَالْمُنَافِقِينَ

باب: جمعہ کی نماز میں سورہ جمعہ اور سورہ المنافقون کی تلاوت کرنا

1420 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَخْوَلٍ قَالَ سَمِعْتُ مُسْلِمًا الْبَطْنِيَّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ (الْم تَنْزِيلُ) وَ (هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ) وَفِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ

1419- اخرجہ النسائی فی تفصیر الصلاة فی السفر . 1 . (الحديث 1439) ، وفي صلاة العيدين ، عدد صلاة العيدين (الحديث 1565) .  
واخرجہ النسائی فی الجمعة من الكبرى ، عدد صلاة الجمعة (الحديث 75) . واخرجہ ابن ماجه فی اقامة الصلاة والسنة فيها ، باب تفصیر الصلاة فی السفر (الحديث 1063) بنحوه . تحفة الاشراف (10596) .

1420- اخرجہ مسلم فی الجمعة ، باب ما يقرأ يوم الجمعة (الحديث 64) . واخرجہ ابو داؤد فی الصلاة ، باب ما يقرأ في صلاة الصبح يوم الجمعة (الحديث 1075) . واخرجہ النسائی فی الجمعة من الكبرى ، القراءة في صلاة الجمعة بسورة الجمعة والمنافقين (الحديث 78) والحديث عند: اب داؤد فی الصلاة ، باب ما يقرأ في صلاة الصبح يوم الجمعة (الحديث 1074) . والترمذي فی الصلاة ، باب ما جاء في ما يقرأ به في صلاة الصبح يوم الجمعة (الحديث 520) . والنسائی فی الافتتاح ، القراءة في الصبح يوم الجمعة (الحديث 955) . وابن ماجه فی اقامة الصلاة والسنة فيها ، باب القراءة في صلاة الفجر يوم الجمعة (الحديث 821) . تحفة الاشراف (5613) .

بِسُورَةِ الْجُمُعَةِ وَالْمُنَافِقِينَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جمعہ کے دن فجر کی نماز میں الم تزیل اور سورۃ الدھر تلاوت کرتے تھے جبکہ جمعہ کی نماز میں سورۃ جمعہ اور سورۃ المنافقون کی تلاوت کرتے تھے۔

### 39 - باب الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ بِ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) وَ (هَلْ آتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ)

باب: جمعہ کی نماز میں سورۃ الاعلیٰ اور سورۃ الغاشیہ کی تلاوت کرنا

1421 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي مَعْبُدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ بِ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) وَ (هَلْ آتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ) .

☆☆ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جمعہ کی نماز میں سورۃ الاعلیٰ اور سورۃ الغاشیہ کی تلاوت کرتے

تھے۔

شرح

امام قدوری رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں: جمعے کی دونوں رکعت میں کسی متعین سورت کی تلاوت لازم نہیں ہے۔ اس کی وضاحت کرتے ہوئے قدوری کے شارح علامہ ابوبکر زبیدی فرماتے ہیں: امام شافعی یہ فرماتے ہیں: یہ بات مستحب ہے کہ جمعہ کی پہلی رکعت میں سورۃ جمعہ اور دوسری رکعت میں سورۃ منافقین کی تلاوت کی جائے۔

...—...—...—...

### 40 - باب ذِكْرِ الْإِخْتِلَافِ عَلَى النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ فِي الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کی نماز میں قرأت کے بارے میں حضرت نعمان بن بشیر کے حوالے سے منقول اختلاف

1422 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ الصَّحَّاحَ بْنَ قَيْسٍ سَأَلَ النَّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ مَاذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى إِثْرِ سُورَةِ الْجُمُعَةِ قَالَ كَانَ يَقْرَأُ (هَلْ آتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ) .

☆☆ ضحاک بن قیس بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ جمعہ کی نماز

1421- اخرجہ ابو داؤد فی الصلاة، باب ما یقرا بہ فی الجمعة (الحديث 1125) . تحفة الاشراف (4615) .

1422- اخرجہ مسلم فی الجمعة ، باب ما یقرا فی صلاة الجمعة (الحديث 63) بنحوہ . و اخرجہ ابو داؤد فی الصلاة، باب ما یقرا بہ فی الجمعة

(الحديث 1123) . و اخرجہ النسائی فی الجمعة من الکبری ، القراءة فی صلاة الجمعة بسورة الجمعة والمنافقین (الحديث 79) و اخرجہ ابن

ماجه فی اقامة الصلاة والسنة فیها، باب ما جاء فی القراءة فی الصلاة یوم الجمعة (الحديث 1119) بنحوہ . تحفة الاشراف (11634) .



میں سورہ جمعہ کے بعد کون سی سورت کی تلاوت کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: سورہ الغاشیہ کی۔

1423 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُتَشِيرِ أَخْبَرَهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ الثُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ بِ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) وَ (هَلْ آتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ) وَرَبَّمَا اجْتَمَعَ الْعِيدُ وَالْجُمُعَةُ فَيَقْرَأُ بِهِمَا فِيهِمَا جَمِيعًا .

☆☆ حضرت نعمان بن بشیر بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ جمعہ کی نماز میں سورہ الاعلیٰ اور سورہ الغاشیہ کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

بعض اوقات ایک ہی دن عید بھی آگئی اور جمعہ بھی آگیا تو نبی اکرم ﷺ ان دو نمازوں میں انہی دو سورتوں کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

#### 41 - باب مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ

باب: جو شخص جمعہ کی نماز کی ایک رکعت کو پالے

1424 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ أَدْرَكَ مِنْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَ"

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص جمعہ کی نماز کی ایک رکعت کو پالے اس نے اس نماز کو پایا۔"

شرح

امام قدوری رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں جو شخص جمعہ کے دن امام کو پالے کہ وہ نماز ادا کر رہا ہے تو جتنی بھی نماز اسے امام کے ساتھ ملتی ہے اسے ادا کر لے اور باقی رہ جانے والی نماز بعد میں ادا کر لے۔

اس کی شرح کرتے ہوئے شیخ ابو بکر زبیدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب یہ مسبوق شخص کھڑا ہوگا تاکہ باقی نماز ادا کر لے تو

1423- اخرجہ مسلم فی الجمعة، باب ما یقرأ فی صلاة الجمعة (الحديث 62) . و اخرجہ ابو داؤد فی الصلاة، باب ما یقرأ بہ فی الجمعة (الحديث 1122) . و اخرجہ الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء فی القراء فی العیدین (الحديث 533) . و اخرجہ النسائی فی صلاة العیدین، باب القراء فی العیدین (بسح اسم ربك الاعلی) و (هل اتاك حديث الغاشية) (الحديث 1567)، و اجتماع العیدین و شہودھا (الحديث 1589)، و فی الجمعة من الکبری، القراء فی صلاة الجمعة ب (سبح اسم ربك الاعلی) و (هل اتاك حديث الغاشية) (الحديث 81) و اخرجہ ابن ماجہ فی اقامة الصلاة و السنة فیها، باب ما جاء فی القراء فی صلاة العیدین (1281) . تحفة الاشراف (11612) .

1424- اخرجہ مسلم فی المساجد و مواضع الصلاة، باب من ادرك ركعة من الصلاة فقد ادرك تلك الصلاة (الحديث 162) بنحوه . و اخرجہ الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء فیمن ادرك من الجمعة ركعة (الحديث 524) بنحوه . و اخرجہ النسائی فی الجمعة من الکبری، من ادرك من الجمعة ركعة (الحديث 82) و اخرجہ ابن ماجہ فی اقامة الصلاة و السنة فیها، باب ما جاء فیمن ادرك من الجمعة ركعة (الحديث 1122) بنحوه . تحفة الاشراف (15143) .

اسے اس بات کا اختیار ہوگا کہ اگر وہ چاہے تو بلند آواز میں قرأت کرے اور چاہے تو پست آواز میں قرأت کرے۔  
امام قدوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر وہ شخص امام کو تشہد کی حالت میں پاتا ہے یا سجدہ سہو کی حالت میں پاتا ہے تو پھر بھی جمعہ کی نماز میں شامل ہو سکتا ہے۔

شیخ ابو بکر زبیدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حکم امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک درست ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے: امام جمعہ کی نماز اور عیدین کی نماز میں سجدہ سہو کر سکتا ہے تاہم متاخرین کے نزدیک مختار قول یہ ہے: امام کو جمعہ اور عیدین کی نماز میں سجدہ سہو نہیں کرنا چاہئے تاکہ جاہل لوگ یہ نہ سمجھیں کہ نماز میں سجدے زیادہ ہو گئے ہیں۔

(لیکن ہمارے زمانے میں اب ایسی صورت حال نہیں ہے)

امام قدوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے: اگر مقتدی امام کے ساتھ دوسری رکعت کے اکثر حصے کو پالیتا تو وہ جمعہ کی نماز کو ادا کر لے گا۔

شیخ ابو بکر زبیدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے: اگر وہ امام کو رکوع میں جانے سے پہلے یعنی دوسری رکعت کے رکوع میں جانے سے پہلے پالیتا ہے یا رکوع کی حالت میں پاتا ہے تو وہ ادا کر لے گا۔

امام قدوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: (امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اگر وہ دوسری رکعت اس سے کم پاتا ہے (اس کی وضاحت کرتے ہوئے زبیدی کہتے ہیں) یعنی وہ امام کو ایسی حالت میں پاتا ہے کہ اس نے دوسری رکعت کے رکوع سے سر اٹھا لیا ہو تو پھر وہ ظہر کی نماز ادا کرے گا یعنی بعد میں چار رکعت ادا کر لے گا تاہم اس بات پر اتفاق ہے کہ وہ جمعہ کی نیت سے انہیں ادا کرے گا۔\*

...—...—...—...

## 42 - باب عَدَدِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: جمعہ کی نماز کے بعد مسجد میں (ادا کی جانے والی) رکعات کی تعداد

1425 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ الْجُمُعَةَ فَلْيَصِلْ بَعْدَهَا أَرْبَعًا."

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جب کوئی شخص جمعہ کی نماز ادا کر لے تو اس کے بعد چار رکعات ادا کیا کرے۔"

\* جوہرہ نیرہ کتاب نماز کا بیان باب نماز جمعہ کے احکام صفحہ 230 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ جلد اول

1425 - خرجه مسلم في الجمعة، باب الصلاة بعد الجمعة (الحديث 69) بمعناه - وخرجه النسائي في الجمعة من الكبرى، الصلاة بعد

الجمعة (الحديث 84) - تحفة الاشراف (12597) :

امام ابو بکر بن علی زبیدی فرماتے ہیں: جمعہ کی نماز کے بعد چار رکعت سنت ادا کی جائیں جس کے آخر میں سلام پھیرا جائے گا۔

امام ابو یوسف رضی اللہ عنہ سے یہ روایت منقول ہے جمعہ کی نماز کے بعد چھ رکعت ادا کی جائیں گی۔ پہلے چار رکعت ادا کی جائیں گی پھر دو رکعت ادا کی جائیں گی۔ ایک قول یہ ہے: پہلے دو رکعت ادا کی جائیں گی پھر چار رکعت ادا کی جائیں گی۔ جمعہ کی نماز سے پہلے جو چار رکعت ادا کی جاتی ہیں اس میں آدمی یہ نیت کرے گا کہ میں جمعہ کی سنتیں ادا کر رہا ہوں وہ یہ نیت نہیں کرے گا کہ میں ظہر کی سنتیں ادا کر رہا ہوں۔ اسی طرح وہ جمعہ کی نماز کے بعد ادا کی جانے والی سنتوں میں بھی یہی کہے گا۔ یہ بالکل اسی طرح ہے جس طرح جمعہ کے فرائض میں وہ یہ نیت کرتا ہے کہ میں جمعہ کے فرض ادا کر رہا ہوں۔ وہ یہ نہیں کہتا کہ میں ظہر کے فرض ادا کر رہا ہوں۔ اس کی وجہ یہ ہے: سنتیں فرض کے تابع ہوتی ہیں۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔ \*

#### 43- باب صَلَاةِ الْإِمَامِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کی نماز کے بعد امام کا نماز ادا کرنا

1426 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتَّى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز پڑھ لینے کے بعد اپنے گھر تشریف لے جاتے تھے اور وہاں دو رکعت ادا کیا کرتے تھے۔

1427 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ .

☆☆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز کے بعد اپنے گھر میں دو رکعت ادا کیا کرتے تھے۔

#### 44- بابِ إِطَالَةِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کی نماز کے بعد دو طویل رکعت ادا کرنا

\* جوہر نیرہ کتاب نماز کا بیان باب جمعہ کے احکام جلد اول صفحہ 232

1426-تقدم (الحديث 872)

1427-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب الصلاة بعد الجمعة (الحديث 1132). تحفة الاشراف (6948).

1428 - أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يَزِيدَ - وَهُوَ ابْنُ هَارُونَ - قَالَ أُنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ وَكَعْتَيْنِ يُطِيلُ فِيهِمَا وَيَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ .

☆☆ نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ جمعہ کی نماز کے بعد دو رکعات ادا کرتے تھے اور انہیں طویل ادا کرتے تھے اور یہ بات بیان کرتے تھے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

#### 45 - باب ذِكْرِ السَّاعَةِ الَّتِي يُسْتَجَابُ فِيهَا الدُّعَاءُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے دن میں موجود اس مخصوص گھڑی کا تذکرہ جس میں دعا مستجاب ہوتی ہے

1429 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ - يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ - عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُحَدِّثُنِي عَنِ التَّوْرَةِ فَقُلْتُ لَهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَخِيرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ أُهْبِطَ وَفِيهِ تَيْبَ عَلَيْهِ وَفِيهِ قُبِضَ وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ دَابَّةٍ إِلَّا وَهِيَ تُصْبِحُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مُصْبِحَةً حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ شَفَقًا مِنَ السَّاعَةِ إِلَّا ابْنَ آدَمَ وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يُصَادِفُهَا مُؤْمِنٌ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ يَسْأَلُ اللَّهُ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ . " فَقَالَ كَعْبٌ ذَلِكَ يَوْمٌ فِي كُلِّ سَنَةٍ . فَقُلْتُ بَلْ هِيَ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ . فَقَرَأَ كَعْبٌ التَّوْرَةَ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ . فَخَرَجْتُ فَلَقَيْتُ بَصْرَةَ بْنَ أَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيَّ فَقَالَ مِنْ أَيْنَ جِئْتَ قُلْتَ مِنَ الطُّورِ . قَالَ لَوْ لَقَيْتَكَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَأْتِيَهُ لَمْ تَأْتِهِ . قُلْتُ لَهُ وَلِمَ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "لَا تُعْمَلُ الْمَطِيُّ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِي وَمَسْجِدِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ . " فَلَقَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ فَقُلْتُ لَوْ رَأَيْتَنِي خَرَجْتُ إِلَى الطُّورِ فَلَقَيْتُ كَعْبًا لَمَكْتُتُ أَنَا وَهُوَ يَوْمًا أُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُحَدِّثُنِي عَنِ التَّوْرَةِ فَقُلْتُ لَهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَخِيرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ أُهْبِطَ وَفِيهِ تَيْبَ عَلَيْهِ وَفِيهِ قُبِضَ وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ دَابَّةٍ إِلَّا وَهِيَ تُصْبِحُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مُصْبِحَةً حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ شَفَقًا مِنَ السَّاعَةِ إِلَّا ابْنَ آدَمَ وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُؤْمِنٌ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ يَسْأَلُ اللَّهُ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ . " قَالَ كَعْبٌ ذَلِكَ يَوْمٌ فِي كُلِّ سَنَةٍ . فَقَالَ

1428- أخرجه النسائي في الجمعة من الكبرى، الصلاة بعد الجمعة (الحديث 88) و أخرجه أبو داود في الصلاة، باب الصلاة بعد الجمعة

(الحديث 1127 و 1128) . تحفة الاشراف (7548) .

1429- أخرجه أبو داود في الصلاة، باب فضل يوم الجمعة (الحديث 1046) مختصراً . و أخرجه الرمزي في الصلاة، باب ما جاء في الساعة

التي ترحى في يوم الجمعة (الحديث 491) مختصراً و أخرجه النسائي في الجمعة من الكبرى، ساعة الاجابة في يوم الجمعة الحديث (93)

تحفة الاشراف (15000) .

عَبْدُ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ كَذَبَ كَعْبٌ . قُلْتُ ثُمَّ قَرَأَ كَعْبٌ فَقَالَ صَدَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ فِي كَأْسِ جُمُعَةٍ . فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ صَدَقَ كَعْبٌ إِنِّي لَا أَعْلَمُ تِلْكَ السَّاعَةَ فَقُلْتُ يَا أَخِي حَدِّثْنِي بِهَا . قَالَ هِيَ آخِرُ سَاعَةِ قَبْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ فَقُلْتُ أَلَيْسَ قَدْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "لَا يُصَادِفُهَا مُؤْمِنٌ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ" . وَكَيْسَتْ تِلْكَ السَّاعَةَ صَلَاةً قَالَ أَلَيْسَ قَدْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "مَنْ صَلَّى وَجَلَسَ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ لَمْ يَزَلْ فِي صَلَاتِهِ حَتَّى تَأْتِيَهُ الصَّلَاةُ الَّتِي تُلَاقِيهَا" . قُلْتُ بَلَى . قَالَ فَهَوَ كَذَلِكَ .

☆ ☆ ابوسلمہ بن عبدالرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں کوہ طور کے پاس آیا تو میری ملاقات حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے ہو گئی میں اور وہ ایک دن تک ساتھ رہے، میں ان کے سامنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث بیان کرتا رہا اور وہ مجھے تورات کے بارے میں معلومات فراہم کرتے رہے، میں نے ان سے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے "سب سے بہتر دن جس میں سورج نکلتا ہے وہ جمعہ کا دن ہے اسی دن میں حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا، اسی دن میں انہیں زمین پر نازل کیا گیا، اسی دن میں ان کی توبہ قبول کی گئی، اسی دن میں ان کا انتقال ہوا، اسی دن میں قیامت قائم ہوگی، زمین پر رہنے والا ہر جانور جمعہ کے دن قیامت کے خوف سے پوری طرح تیار رہتا ہے، یہاں تک کہ سورج نکل آئے (تو ثابت ہو جاتا ہے آج قیامت نہیں آئے گی) اس دن میں ایک مخصوص گھڑی ہے، بندہ مومن اگر اس وقت میں نماز ادا کر رہا ہو تو اس دوران اللہ تعالیٰ سے جو بھی چیز مانگے گا، اللہ تعالیٰ وہ چیز اسے عطا کر دیتا ہے۔"

تو حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: ایسا دن سال میں ایک مرتبہ آتا ہے تو میں نے کہا: یہ ہر جمعہ میں ہوتا ہے۔ پھر حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے تورات پڑھنا شروع کی پھر وہ بولے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا ہے یہ ہر جمعہ میں ہوتا ہے۔ میں وہاں سے روانہ ہوا، پھر میری ملاقات حضرت بصرہ بن ابی بصرہ غفاری سے ہوئی، انہوں نے دریافت کیا: آپ کہاں سے آرہے ہیں؟ میں نے جواب دیا: کوہ طور سے، انہوں نے فرمایا: اگر میری آپ سے ملاقات آپ کے وہاں جانے سے پہلے ہو گئی ہوتی تو آپ وہاں نہ جاتے، میں نے ان سے دریافت کیا: وہ کیوں؟ انہوں نے جواب دیا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"سفر صرف تین مساجد کی طرف کیا جاسکتا ہے: مسجد حرام، میزی یہ مسجد اور مسجد بیت المقدس۔"

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) پھر میری ملاقات حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو میں نے کہا: کاش! آپ کو پتہ چلتا کہ میں کوہ طور گیا تھا، وہاں میری ملاقات حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے ہوئی تھی، میں اور وہ ایک دن ساتھ رہے تھے، میں انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سنا تا رہا اور وہ مجھے تورات کے بارے میں بتاتے رہے، میں نے ان سے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”سب سے بہتر دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے وہ جمعہ کا دن ہے اسی دن میں حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا۔ اسی دن میں انہیں زمین پر اتارا گیا، اسی دن میں ان کی توبہ قبول ہوئی، اسی دن میں ان کا انتقال ہوا اور اسی دن میں قیامت قائم ہوگی، زمین پر رہنے والا ہر جانور جمعہ کے دن قیامت کے خوف سے پوری طرح تیار رہتا ہے، یہاں تک کہ سورج نکل آئے، تو واضح ہو جاتا ہے، آج قیامت نہیں آئے گی، البتہ آدم کا بیٹا (یعنی انسان) ایسا نہیں کرتا۔“ (نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے:)

”اس دن میں ایک گھڑی ایسی ہے، اگر بندہ مؤمن اس وقت میں نماز ادا کر رہا ہو، تو بندہ اللہ تعالیٰ سے جو چیز بھی مانگتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے وہ عطا کرتا ہے۔“

اس پر حضرت کعب بن جریج نے کہا کہ یہ دن پورے سال میں ایک مرتبہ آتا ہے۔

تو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا: کعب نے غلط کہا ہے۔

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:) میں نے بتایا: پھر حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے تورات کی تلاوت کی تو یہ بتایا: نبی اکرم ﷺ نے سچ فرمایا ہے، یہ گھڑی ہر جمعہ کے دن میں ہوتی ہے۔ تو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا: کعب نے ٹھیک ہے، مجھے اس گھڑی کے بارے میں علم ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، کہ میں نے کہا: اے میرے بھائی! آپ مجھے اس کے بارے میں بتائیں! تو حضرت عبداللہ نے فرمایا: وہ جمعہ کے دن کی آخری گھڑی ہے، جو سورج غروب ہونے سے پہلے ہوتی ہے۔

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:) میں نے کہا کہ کیا آپ نے نبی اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے نہیں سنا؟ بندہ مؤمن اگر اس گھڑی میں نماز ادا کر رہا ہو (تو دعا قبول ہوتی ہے) حالانکہ آپ جس گھڑی کا تذکرہ کر رہے ہیں اس میں نماز ادا نہیں کی جاسکتی۔

تو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا آپ نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہیں سنا:

”جو شخص نماز ادا کر لینے کے بعد (اگلی) نماز کے انتظار میں رہتا ہے، وہ نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے، یہاں تک کہ وہ اگلی نماز کو ادا کر لے۔“

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:) میں نے جواب دیا: جی ہاں! تو انہوں نے فرمایا: یہ بھی اسی طرح ہے۔

1430 - أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ."

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جمعہ کے دن میں ایک گھڑی ایسی ہے، مسلمان بندہ اس میں اللہ تعالیٰ سے جو بھی چیز مانگتا ہے، اللہ تعالیٰ وہ چیز اسے عطا

کردیتا ہے۔

1431 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَّارَةَ قَالَ قَالَ أَبَانَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ قَائِمٌ يُصَلِّي بِسَأَلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئًا إِلَّا آغَطَاهُ آيَاتُهُ" قُلْنَا يَقْلِلُهَا يُزْهِدُهَا .

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَا نَعْلَمُ أَحَدًا حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ رَبَاحٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ إِلَّا أَيُّوبَ بْنَ سُوَيْدٍ فَإِنَّهُ حَدَّثَ بِهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ وَأَيُّوبَ بْنَ سُوَيْدٍ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ .

☆☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت ابو القاسم رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جمعہ کے دن میں ایک گھڑی ایسی ہے مسلمان بندہ اگر اس میں کھڑا ہو کر نماز ادا کر رہا ہو تو وہ اللہ تعالیٰ سے جو چیز بھی مانگتا ہے اللہ تعالیٰ وہ چیز اسے عطا کر دیتا ہے۔"

(راوی کہتے ہیں:) ہم نے اس بارے میں عرض کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بتایا: یہ گھڑی بہت ہی مختصر اور تھوڑے وقت پر مشتمل ہوتی ہے۔

امام نسائی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: ہمارے علم کے مطابق اس حدیث کو معمر کے حوالے سے زہری سے صرف رباح نامی راوی نے نقل کیا ہے البتہ ایوب بن سوید نامی راوی نے اسے یونس کے حوالے سے زہری کے حوالے سے سعید اور ابوسلمہ سے نقل کیا ہے۔

لیکن ایوب بن سوید نامی راوی "متروک الحدیث" ہے۔

شرح

جمعہ کے دن کی وہ مخصوص ساعت جس میں دعا قبول ہو جاتی ہے اس کے بارے میں امام بخاری رحمہ اللہ نے بھی اپنی "صحیح" میں ایک حدیث نقل کی ہے جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

اس پر بحث کرتے ہوئے حافظ بدر الدین محمود عینی تحریر کرتے ہیں: ساعت کا حقیقی مطلب ایک دن اور رات کے چوبیسویں جزء پر ہوتا ہے اور کبھی اس کا اطلاق زمانہ کے ایک جزء پر ہوتا ہے جس کی کوئی متعین مقدار نہیں ہے اور کبھی ساعت کا اطلاق ایک لمحے پر ہوتا ہے۔

اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے کہ وہ ساعت اب بھی باقی ہے یا اسے اٹھالیا گیا ہے؟

صحیح قول یہ ہے: وہ ساعت اب بھی باقی ہے اور ہر جمعے کے دن موجود ہوتی ہے۔

اس کے بعد علامہ عینی رحمہ اللہ نے اس ساعت کے بارے میں مختلف اقوال نقل کئے ہیں اور مختلف روایات نقل کی ہیں جنہیں

یہاں ذکر کرنا طوالت کا باعث ہوگا۔

مشہور صوفی حضرت سیدی دباغ رحمۃ اللہ علیہ نے اس ساعت کے بارے میں کچھ ملفوظات ارشاد فرمائے ہیں، جنہیں تبرک کے طور پر ہم یہاں نقل کر رہے ہیں۔

”جمعہ کے دن میں موجود قبولیت کی مخصوص گھڑی حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے موجود تھی مگر اس کی پہچان صرف امت محمدیہ کو عطا کی گئی۔ یہ ساعت جب یہود کے سامنے پیش کی گئی تو انہوں نے ہفتے کے دن کو اختیار کیا جبکہ عیسائیوں نے اتوار کا دن اختیار کیا اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسے پانے کی توفیق عطا کی۔

احمد بن مبارک کہتے ہیں میں نے حضرت سے اس مخصوص ساعت کا سبب دریافت کیا تو آپ نے جواب دیا، جب اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء کو پیدا کر لیا۔ اس وقت جمعہ کی آخری ساعت تھی۔ تمام مخلوقات نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی کہ وہ اپنی نعمتیں ان پر جاری رکھے اور انہیں وہ چیزیں عطا کرے جو مخلوقات کی بقا اور بہبود کا باعث ہوں۔

اگر کوئی شخص جمعہ کی اس مخصوص ساعت پر مطلع ہو جائے تو اسے چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دنیا و آخرت کی بھلائی کا سوال کرے کیونکہ اس وقت تمام مخلوقات نے یہی دعا کی تھی اس لئے جس کی دعا اس مقبول ساعت کے موافق ہوگی اس کی قبولیت کا اثر جلد ظاہر ہوگا۔ اس مخصوص ساعت کی مدت بہت مختصر ہوتی ہے ایک انسان جتنی دیر میں رکوع کر کے دوبارہ اطمینان کے ساتھ کھڑا ہوتا ہے۔ اتنا ہی دورانیہ اس مخصوص ساعت کا ہوتا ہے۔ یہ ساعت بھی منتقل ہوتی رہتی ہے البتہ ہوتی صرف جمعہ کے دن میں ہے۔ کبھی زوال سے پہلے ہوتی ہے، کبھی عین زوال کے وقت ہوتی ہے اور کبھی زوال کے بعد سے لے کر غروب آفتاب تک کے درمیانی وقت میں موجود ہوتی ہے۔ 6 ماہ تک یہ زوال سے پہلے ہوتی ہے اور اگلے 6 ماہ زوال کے بعد ہوتی ہے۔

ایک مرتبہ سیدی عبدالعزیز دباغ نے ارشاد فرمایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں یہ ساعت اس وقت موجود ہوتی تھی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے اور یہ زوال کا وقت ہوتا تھا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے عہد حکومت میں یہ ساعت منتقل ہو گئی اور زوال کے بعد ہوتی تھی۔ خطبے کا وقت اس سے خالی ہو گیا حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی مخصوص ساعت کے حصول کے لئے خطبہ جمعہ میں لوگوں کی حاضری ضروری قرار دی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کھڑے ہو کر عاجزی و انکساری کے ہمراہ خطبہ دینا ایسا عمل ہے جس کی ہمسری کوئی نہیں کر سکتا۔ اس وقت جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوا کرتے تھے، کونہایت عظیم شرف اور نور حاصل ہے لہذا یہ مخصوص وقت جمعہ کی مخصوص گھڑی کے برابر بلکہ اس سے بھی بہتر ہوتا ہے لہذا جس شخص کو جمعہ کی وہ مخصوص ساعت نصیب نہ ہوتی لیکن وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبے کو پالیتا تو اس کی برکتوں سے فیضیاب ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبے کے مخصوص وقت کو منتقل کرنے کا حکم نہیں دیا حالانکہ جمعہ کی مخصوص ساعت منتقل ہوتی رہتی ہے اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی سہولت کے لئے جمعے کے خطبے کے لئے مخصوص وقت مقرر کر دیا کیونکہ جمعہ کی مخصوص ساعت ایک راز ہے جس سے مخصوص لوگ ہی آگاہ ہو سکتے



ہیں جبکہ خطبے کا وقت متعین ہے جس سے ہر شخص آگاہ ہے اور اس کی فضیلت سے فیض یاب ہو سکتا ہے لہذا جو شخص زوال کے وقت نماز جمعہ نہیں ادا کرتا بلکہ تاخیر کے ساتھ جمعہ کی نماز ادا کرنے کا عادی ہو تو سمجھ لو اس نے جمعہ کی مخصوص ساعت کا فیض حاصل کرنے میں کوتاہی کی ہے کیونکہ جمعہ کی مخصوص ساعت کا علم ہونے میں شک و شبہ ہے جبکہ زوال کے وقت سنت نبوی کے مطابق خطبہ سننا ایک یقینی امر ہے اس لئے شک کی بنیاد پر یقینی چیز کو ضائع نہیں کیا جاسکتا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ پر کار بند رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

### ایک اہم عقدے کا حل

احمد بن مبارک کہتے ہیں میں نے دریافت کیا ہم مراکش میں رہتے ہیں۔ جب ہم زوال کے وقت خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوں گے تو ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق رکھنے والی خطبے کی مخصوص ساعت سے فیض یاب نہیں ہو سکتے کیونکہ مدینہ منورہ میں زوال کا وقت ہم سے پہلے گزر جاتا ہے اس لئے یوں ہو سکتا ہے کہ ہم اپنے مقامی وقت کے اعتبار سے زوال سے پہلے اس ساعت کو تلاش کریں لیکن اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ ہمیں جمعہ کی نماز زوال سے پہلے ادا کرنا پڑے گی اور یہ جائز نہیں ہے۔ اس مشکل کا کیا حل ہے؟ سیدی عبدالعزیز دباغ نے جواب دیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق ساعت کا مخصوص فیض مطلقاً زوال کے وقت کے ساتھ مخصوص ہوگا اس کے لئے کسی مخصوص مقام کے زوال کا اعتبار نہیں ہوگا جیسا کہ سورج کے طلوع و غروب سے متعلق احکام میں ہر مقام کے مخصوص طلوع و غروب کا اعتبار کیا جاتا ہے جیسے ہم فجر کی نماز اپنے خطے کے مخصوص وقت کے اعتبار سے پڑھتے ہیں یا روزہ اپنے خطے میں غروب آفتاب کی مناسبت سے اظہار کرتے ہیں اس میں مدینہ منورہ کے طلوع و غروب کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا۔ اسی طرح زوال کا حکم بھی ہمارے خطے میں سورج کی حرکت سے متعلق ہوگا۔

### مخصوص ساعت کی منتقلی

احمد بن مبارک کہتے ہیں میں نے عرض کی جمعہ کی ساعت کے منتقل ہونے کے بارے میں ہماری رہنمائی فرمائیں نیز اس بات کی بھی وضاحت کریں کہ یہ بتدریج کیوں منتقل ہوتی ہے؟ کیا وجہ ہے کہ پہلے یہ ساعت جمعے کی آخری ساعتوں میں ہوتی تھی۔ پھر پیچھے ہٹتے ہٹتے زوال تک آ پہنچی اور پھر اور پیچھے جا کر جمعہ کے دن کے آغاز تک پہنچ گئی یہاں تک کہ دوبارہ منتقل ہو کر پہلی صورت کے مطابق جمعہ کے دن کی آخری ساعت کی طرف منتقل ہو جاتی ہے۔ حالانکہ تقدیر کا تقاضہ یہ ہے کہ اس گھڑی میں کوئی تبدیلی نہ ہو جیسے رات کا تیسرا پہر کبھی منتقل نہیں ہوتا اور یہی وہ وقت جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی تھی۔ مزید برآں جمعہ کی ساعت کا وقت بہت مختصر ہوتا ہے اس کے برعکس زوال سے لے کر غروب آفتاب تک یا طلوع آفتاب سے لے کر زوال تک کا وقت 6 ساعتوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ سیدی عبدالعزیز دباغ نے جواب دیا تمہارے سوال کا تفصیلی جواب دینا حکمت کے منافی ہے۔

احمد بن مبارک کہتے ہیں۔ اب میں ان احادیث کو ذکر کروں گا جن میں حضرت کے بیان کی تائید ہوتی ہے۔ حضرت نے فرمایا تھا کہ صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو جمعہ کی ساعت حاصل کرنے کی توفیق عطا کی گئی ہے۔ اس کی دلیل نبی اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث ہے جسے امام مسلم نے صحیح مسلم میں روایت کیا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

نحن الآخرون الأولون يوم القيامة ونحن أول من يدخل الجنة بيد أنهم اوتوا الكتاب من قبلنا واوتيناه من بعدهم، فاختلّفوا فهدانا الله لبا اختلفوا فيه من الحق فهذا يومهم الذي اختلفوا فيه هدانا الله له قال يوم الجمعة فالیوم لنا وغدا لليهود و بعد غد للنصارى

(صحیح مسلم ۲: ۵۸۵، رقم: ۸۵۵)

”ہم سب سے بعد میں آنے والے لوگ ہیں لیکن قیامت کے دن سب سے پہلے ہوں گے ہم دوسری تمام امتوں سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ انہیں ہم سے پہلے کتاب ملی اور ہمیں ان کے بعد مگر انہوں نے اختلاف کیا اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں حقیقت کی راہ دکھائی جس کے بارے میں انہوں نے اختلاف کیا چنانچہ دن کے بارے میں ان کے درمیان اختلاف ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ہماری رہنمائی کی کہ وہ جمعہ کا دن ہے لہذا جمعہ ہمارا ہے ہفتہ یہود کا اور اتوار عیسائیوں کا (مخصوص دن ہے)“

سیدی دباغ نے بتایا تھا کہ جمعہ کے دن کی مخصوص ساعت نہایت مختصر ہوتی ہے اور منتقل ہوتی رہتی ہے اس کی دلیل سنن ابوداؤد میں موجود وہ روایت ہے جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کی گئی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

”خیر یوم طلعت فیہ الشمس یوم الجمعة فیہ خلق آدم و فیہ اہبط و فیہ تیب علیہ و فیہ مات و فیہ تقوم الساعة و ما من دابة الا وھبی مسیخة یوم الجمعة من حین تصبح حتی تطلع الشمس شفقا من الساعة الا الجن والانس و فیہ ساعة لا یصادفھا عبد مسلم وھو یصلی یسال اللہ حاجة الا اعطاه ایاہ“ (سنن ابوداؤد ۱: ۲۷۳، رقم: ۱۰۳۶)

”سب سے بہترین دن جمعہ کا دن ہے اسی دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اسی دن انہیں زمین پر اتارا گیا۔ اسی دن ان کی توبہ قبول ہوئی اسی دن ان کا انتقال ہوا اور اسی دن قیامت قائم ہوگی۔ روئے زمین پر موجود ہر جانور جمعہ کے دن قیامت کے خوف سے چیختا چلاتا ہے۔ صرف انسان اور جنات ایسا نہیں کرتے۔ اس دن میں ایک ساعت ایسی بھی ہے کہ اگر اس گھڑی میں کوئی بندہ مومن نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرے تو اللہ تعالیٰ اس دعا کو ضرور قبول کرتا ہے“

امام مسلم اپنی ”صحیح“ میں یہ الفاظ روایت کرتے ہیں۔

لیہ خلق آدم و لیہ ادخل الجنة و لیہ اخرج منها (صحیح مسلم ۲: ۵۸۵، رقم: ۸۵۳)

(اس دن آدم پیدا ہوئے اسی دن جنت میں داخل کیے گئے اور اسی دن جنت سے نکالے گئے)

اور اس مخصوص ساعت کے بارے میں یہ الفاظ نقل کئے۔

وهي ساعة خفيفة (صحیح مسلم ۵۸۳: ۲، رقم: ۸۵۲) (وہ مختصری گھڑی ہے)

اور پھر یہ فرمایا۔

لا یوافقها مسلم قائم یصلی (اینا)

”جو شخص اس گھڑی میں نماز میں مشغول ہو جائے“

امام مسلم حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

هی ما بین ان یجلس الامام الی ان تقضى الصلاة (صحیح مسلم ۵۸۳: ۲، رقم: ۸۵۳)

”جتنی دیر میں امام قعدہ اخیرہ پڑھتا ہے (اسی قدر یہ ساعت مختصر ہوتی ہے)“

ایک مشہور محدث عبدالحق فرماتے ہیں کہ یہ حضرت ابو موسیٰ اشعری کا اپنا قول ہے اور اس حدیث کے راوی مخرمہ مشکوک

حیثیت رکھتے ہیں۔

امام ابوداؤد حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری کے حوالے سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

يوم الجمعة ثنتا عشرة ساعة، لا یوجد مسلم یسال الله تعالى شیئا الا آتاه الله عزوجل

فالتسوها آخر ساعة بعد العصر (سنن ابوداؤد ۱: ۲۷۵، رقم: ۱۰۳۸)

”جمعہ کے دن میں کل بارہ ساعات ہوتی ہیں ان کے دوران جو مسلمان جو بھی دعا کرتا ہے۔ وہ دعا قبول ہوتی ہے

تاہم تمہیں اس دن عصر کے بعد آخری ساعت میں دعا کرنی چاہیے“

عبدالحق نامی محدث کہتے ہیں اس روایت کی سند میں بھی ایک مشکوک راوی موجود ہے۔

امام ابن عبد البر حضرت ابو ہریرہ کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

ان الساعة التي يتحري فيها الدعاء يوم الجمعة هي آخر ساعة من الجمعة

”جمعہ کے دن دعا کی قبولیت کے لئے جس ساعت کو تلاش کیا جاتا ہے وہ جمعہ کے دن کی آخری ساعت ہے“

(التمہید لابن عبد البر ۲۳: ۲۳)

محدث عبدالحق نے اپنی تصنیف ”الاحکام الکبریٰ“ اور امام ابن حجر نے اپنی تصنیف ”فتح الباری“ میں اس بارے میں

اکتالیس مختلف اقوال ان کے دلائل اور جوابات نقل کیے ہیں اور ان دلائل پر نقد و تبصرہ بھی کیا ہے۔ میں نے کیونکہ یہ تمام بحث

پڑھ رکھی تھی اس لئے اس موضوع پر تفصیل سے حضرت کی گفتگو سنی اور ان میں سے بعض امور یہاں ذکر کر دیئے اللہ تعالیٰ ہمیں

ان سے فائدہ حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔\*

## 15 - کتاب تَقْصِيرِ الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ

سفر کے دوران قصر نماز ادا کرنے (کے بارے میں روایات)

امام نسائی نے اس کتاب ”سفر کے دوران نماز قصر (کے بارے میں روایات)“ میں 5 تراجم ابواب اور 25 روایات نقل کی ہیں جبکہ مکررات کو حذف کر دیا جائے تو روایات کی تعداد 11 ہوگی۔

### 1 - باب

#### بلا عنوان

1432 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَانَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ أَخْبَانَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَابِيهِ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمِيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ (لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمْ الْإِدِينِ كَفَرُوا) فَقَدْ آمَنَ النَّاسُ . فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ ”صَدَقَ تَصَدَّقَ اللَّهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوا صَدَقَتَهُ .“

☆ ☆ حضرت یعلیٰ بن امیہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا (ارشاد باری تعالیٰ ہے):

”تم پر نماز قصر کرنے میں کوئی گناہ نہیں ہے اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ کفار تمہیں آزمائش میں مبتلا کر دیں گے۔“

لیکن اب تو لوگ امن کی حالت میں آگئے ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس بات پر تم نے حیرانگی کا اظہار کیا ہے اس

بات پر میں بھی حیران ہوا تھا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”یہ مہربانی ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم پر کی ہے تو تم اس کی مہربانی کو قبول کرو۔“

### شرح

نماز کو قصر کرنے سے مراد چار رکعات والی نماز کو مختصر کر کے دو رکعات ادا کرنا ہے۔

نماز کو قصر کرنے کے حکم پر بحث کرتے ہوئے حافظ ابن حجر عسقلانی تحریر کرتے ہیں:

1432- أخرجه مسلم في صلاة المسافرين وقصرها، باب صلاة المسافرين وقصرها (الحديث 4) . وأخرجه أبو داود في الصلاة، باب صلاة المسافرين (الحديث 1199 و 1200) بنحوه . وأخرجه الترمذي في تفسير القرآن، باب (ومن سورة النساء) (الحديث 3034) . وأخرجه النسائي في التفسير: سورة النساء، قوله عز وجل (ليس عليكم جناح أن تقصروا من الصلاة) (الحديث 140) . وأخرجه ابن ماجه في إقامة الصلاة والسنة فيها، باب تقصير الصلاة في السفر (الحديث 1065) تحفة الاشراف (10659) .

شیخ ابن المنذر اور دیگر حضرات نے یہ بات بیان کی ہے۔ اس بات پر اجماع ہے کہ فجر کی نماز اور مغرب کی نماز کو قصر نہیں کیا جائے گا۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جمہور اس بات کے قائل ہیں ہر مباح سفر کے دوران نماز کو قصر کرنا جائز ہے۔ اسلاف میں سے بعض حضرات کا یہ موقف ہے کہ قصر کے لئے یہ بات شرط ہے کہ سفر کے دوران خوف کی صورت ہونی چاہئے۔

بعض اسلاف اس بات کے قائل ہیں وہ سفر حج، عمرے یا جہاد کے لئے ہونا چاہئے۔ بعض حضرات اس بات کے قائل ہیں وہ سفراطاعت یعنی نیکی کے کام پر مشتمل ہونا چاہئے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا یہ موقف ہے کہ ہر سفر میں نماز قصر کی جائے گی خواہ وہ سفراطاعت یعنی نیکی کے کام پر مشتمل ہو یا معصیت پر مشتمل ہو۔

علماء نے یہ بات بیان کی ہے: ابتدائے اسلام میں ظہر اور عصر کی نماز میں بھی دو دو رکعات ہوتی تھیں اور عشاء اور فجر کی نماز میں دو دو رکعات ہوتی تھیں۔

یہ روایت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے بھی منقول ہے۔

پھر جب تحویل قبلہ کا حکم نازل ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ظہر، عصر اور عشاء کی نماز میں چار رکعات ادا کرنے کا حکم دیا گیا۔ فجر کی نماز میں اضافہ اس لئے نہیں کیا گیا کیونکہ اس میں طویل قرأت کی جاتی ہے اور مغرب کی نماز میں اضافہ اس لئے نہیں کیا گیا کیونکہ وہ دن کی طاق رکعات والی نماز ہے۔ پھر سورہ النساء آیت: ۱۵۱ کا حکم نازل ہوا تو اس میں تخفیف کر دی گئی۔ یعنی جب کوئی شخص زمین میں سفر کر رہا ہو تو وہ نماز کو قصر کر سکتا ہے۔

اکثر روایات کے مطابق سن 4ھ میں نماز کو قصر کرنے کا حکم نازل ہوا جبکہ بعض روایات کے مطابق یہ حکم دوسرے سن ہجری میں نازل ہوا اور بعض روایات کے مطابق ہجرت کے بعد چالیس دن گزرنے کے بعد یہ حکم نازل ہوا۔

ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ ہجرت کے ایک سال بعد نازل ہوا تھا۔

سفر کے دوران نماز کو قصر کرنے کے جائز ہونے کے حکم کا ثبوت قرآن کی اس آیت سے ملتا ہے۔

”جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہے کہ تم نماز کو قصر کر لو اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ کافر لوگ تمہیں آزمائش میں مبتلا کر دیں گے۔“ (سورہ النساء: آیت: 101)

تاہم یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ قصر کرنا جائز ہے خواہ خوف کی حالت ہو یا امن کی حالت ہو۔ آیت میں قصر کے حکم کو خوف کے ساتھ اس لئے معلق کیا گیا ہے تاکہ اس وقت کی صورتحال کے حساب سے حکم بیان کیا جائے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اکثر اوقات جو اسفار کئے ہیں ان میں دشمن کی طرف سے حملہ کرنے کا خوف ہوتا ہے۔

احادیث سے بھی قصر کے جواز کا ثبوت ملتا ہے جیسا کہ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں اس باب میں کئی روایات نقل کی ہیں جن میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں سوال کیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ جواب دیا تھا کہ یہ ایک صدقہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے عطا کیا ہے تم اسے قبول کر لو۔  
تمام اہل علم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جب کوئی شخص ایسا سفر کرے جس میں نماز کو قصر کرنا جائز ہو تو اس سفر کے دوران نماز کو قصر کیا جاسکتا ہے۔

## مسافر کی نماز کے احکام

### مسافت کی کم از کم حد

مسئلہ: مسافت کی وہ کم از کم حد جس کے ذریعے احکام تبدیل ہو جاتے ہیں وہ تین دن کا سفر ہے۔ (تمیین)  
مسئلہ: سفر کی وجہ سے جو احکام تبدیل ہو جاتے ہیں وہ یہ ہیں:  
نماز قصر ہو جاتی ہے روزہ چھوڑنا جائز ہو جاتا ہے، موزوں پر مسح کی مدت تین دن تک چلی جاتی ہے، جمعہ، عیدین، قربانی کا وجوب ساقط ہو جاتا ہے۔

مسئلہ: آزاد عورت کے لیے محرم کے بغیر سفر پر جانا حرام ہے۔ (عمابیہ)

مسئلہ: یہاں سفر کرنے سے مراد درمیانی درجے کا سفر ہے۔ (سراجیہ)

مسئلہ: اس سے مراد سال کے چھوٹے دنوں میں اونٹ پر یا پیدل سفر کرنا ہے۔ (تمیین)

مسئلہ: کیا پورا دن یعنی شام ہونے تک سفر کرنے کو شرط قرار دیا جائے گا؟ اس بارے میں فقہاء کے مابین اختلاف پایا جاتا ہے۔

مسئلہ: صحیح یہ ہے: ایسا کرنا شرط نہیں ہے۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص صبح کے وقت چل پڑے اور زوال تک چلتا رہے اور ایک مرحلہ طے کر لے، پھر پڑاؤ کرے وہاں رات بسر کرے، پھر دوسرے دن صبح چل پڑے، پھر تیسرے دن بھی اسی طرح کرے تو وہ شخص مسافر شمار ہوگا۔ (سراج الوہاب)

مسئلہ: اس حوالے سے فرخوں کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔ (ہدایہ)

مسئلہ: خشکی کے سفر کا سمندری سفر میں، سمندری سفر کا خشکی کے سفر میں اعتبار نہیں ہوگا، بلکہ ہر سفر اس کی مخصوص رفتار کا اعتبار کیا جائے گا جو اس کی حالت کے لائق ہوگی۔ (جوہرہ نیروہ)

### سفر کے راستے کے اعتبار کا حکم

مسئلہ: مدت کا اعتبار اس راستے سے کیا جائے گا، جس راستے پر وہ سفر کر رہا ہے۔ (بحر الرائق)

مسئلہ: مثال کے طور پر اگر کوئی شخص کسی ایک شہر جانا چاہتا ہے اور اس شہر کو جانے کے دو راستے ہیں۔ ایک راستہ تین دنوں

میں طے ہوتا ہے اور دوسرا اس سے کم عرصے میں طے ہو جاتا ہے تو اگر وہ شخص دور کے راستے سے جا رہا ہے تو ہمارے نزدیک وہ مسافر شمار ہوگا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اگر وہ قریب کے راستے کی طرف سے جاتا ہے تو وہ شخص پوری نماز ادا کرے گا۔

مسئلہ: اگر کسی جگہ جانے کے دو راستے ہیں اور ایک پانی کا راستہ ہے جو تین دن میں طے ہوتا ہے دوسرا خشکی کا راستہ ہے جو دو دن میں مکمل ہو جاتا ہے تو اگر وہ پانی کے راستے سے جائے گا تو قصر نماز ادا کرے گا اگر خشکی کے راستے سے جائے گا تو قصر نماز نہیں ادا کرے گا۔

### دریائی سفر کا حکم

مسئلہ: دریائی سفر میں تین ایسے دنوں کی حالت کا اعتبار کیا جائے گا جس میں ہوا معتدل ہوتی ہے نہ بہت تیز ہوتی ہے نہ بالکل بند ہوتی ہے۔

مسئلہ: اسی طرح پہاڑ میں بھی وہاں کی عام رفتار کا اعتبار کیا جائے گا کہ تین دن میں کتنی مسافت طے کی جاسکتی ہے؟ اگرچہ اتنی مسافت ہموار زمین پر تین دن سے کم عرصے میں طے کی جاسکتی ہو۔

مسئلہ: عام عادت کے مطابق جس مسافت کو تین دن میں طے کیا جاتا ہے اگر کوئی شخص تیز رفتار گھوڑے پر سوار ہو کر بے دنوں میں دو دن یا اس سے کم عرصے میں اپنی منزل تک پہنچ جاتا ہے تو بھی وہ قصر نماز ادا کر لے گا۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: چار رکعات والی نماز میں دو رکعات پڑھنا مسافر پر فرض ہوگا۔ (ہدایہ)

مسئلہ: ہمارے نزدیک قصر نماز پڑھنا واجب ہے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: اگر مسافر شخص چار رکعات ادا کر لیتا ہے اور دوسری رکعت کے بعد تشہد کی مقدار میں قعدہ میں بیٹھا رہتا ہے تو نماز جائز ہوگی اور آخری دو رکعات نفل شمار ہوں گی تاہم اُس نے غلط کیا ہے کیونکہ سلام میں تاخیر ہو گئی ہے لیکن اگر وہ دوسری رکعت کے بعد تشہد کی مقدار میں نہیں بیٹھا تو اُس کی نماز باطل شمار ہوگی۔ (ہدایہ)

مسئلہ: اسی طرح اگر وہ پہلی دو رکعات میں سے کسی ایک میں یا دونوں میں قرأت نہیں کرتا ہے تو ہمارے نزدیک نماز قاسد ہوگی۔ (تاریخانیہ)

مسئلہ: سفر کا حکم ہر قسم کے مسافر کے لیے ہوگا، خواہ نیکی کے کام کے لیے سفر کر رہا ہو یا گناہ کے کام کے لیے سفر کر رہا ہو۔

(محیط)

مسئلہ: اسی طرح سوار ہو کر سفر کرنے اور پیدل چلنے والے کا حکم بھی برابر ہوگا۔ (تہذیب)

### سنتوں میں قصر نہ ہونا

مسئلہ: سنتوں میں قصر نہیں کی جائے گی۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: بعض فقہاء نے مسافر کے لیے سنتوں کو چھوڑ دینا جائز قرار دیا ہے اور مختار یہ ہے: اگر خوف کی حالت ہو تو سنتیں ادا

نہ کرے، اگر امن کی حالت ہو تو سنتیں ادا کرے۔ (الوجہ از کردی)

مسئلہ: امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے: جب آدمی اپنے شہر کی حدود سے باہر نکل جائے اور شہر کے مکانات پیچھے رہ جائیں، اُس وقت سے قصر پڑھنا شروع کر دے گا۔ (محیط)

مسئلہ: یہی مختار ہے۔ (غیاثیہ) اسی پر فتویٰ ہے۔ (۲۲۲ غانیہ)

مسئلہ: صحیح قول یہ ہے: شہر کی آبادی سے نکلنے کا اعتبار ہوگا، دوسری کسی آبادی کا اعتبار نہیں ہوگا۔

مسئلہ: البتہ اگر ایک یا ایک سے زیادہ گاؤں شہر کی حدود کے ساتھ ملے ہوئے ہوں، تو اُن سے بھی نکلنے کا اعتبار کیا جائے گا۔

مسئلہ: اسی طرح شہر کے کنارے پر جو گاؤں ساتھ ملا ہوا ہے، اُس سے باہر نکلنے کے بعد نماز قصر کی جائے گی۔

مسئلہ: اسی طرح آدمی جب سفر سے واپس آئے گا، تو جب تک آبادی میں داخل نہیں ہوگا، اُس وقت تک پوری نماز نہیں ادا کرے گا۔

مسئلہ: جب تک آدمی شہر سے باہر نہیں چلا جاتا، اُس وقت تک صرف نیت کرنے کی وجہ سے مسافر شمار نہیں ہوگا، لیکن نیت

کرنے کی وجہ سے مقیم شمار ہوگا۔ (محیط سرخی)

### سفر کے قصد کا شرط ہونا

مسئلہ: مسافر شخص کو یہ رخصت اُس وقت حاصل ہوگی جب وہ تین منزل (کی مسافت) کے سفر کا قصد کرے، اگر وہ اس کا قصد نہیں کرتا تو خواہ وہ پوری دنیا کا چکر لگا کے آجائے، اُسے سفر کی رخصت حاصل نہیں ہوگی جیسے کسی مفروضہ کا پیچھا کرتے ہوئے یا کسی مقروض کے پیچھے جاتے ہوئے آدمی مسلسل چلتا جائے، لیکن تین دن کی مسافت کا سفر کرنے کا قصد نہ ہو، تو سفر کی رخصت ثابت نہیں ہوگی۔

مسئلہ: قصر کی رخصت ثابت ہونے کے لیے گمان کا غالب ہونا کافی ہے، یقین شرط نہیں ہے، یعنی اگر غالب گمان یہ ہے:

اتنی دور جاؤں گا جتنا سفر تین دن میں طے ہوتا ہے، تو وہ نماز قصر کر لے گا۔ (تبیین)

مسئلہ: جب تک آدمی کسی شہر یا گاؤں میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ مقیم رہنے کی نیت نہیں کرتا، اُس وقت تک اُس پر سفر

کے احکام لاگور ہیں گے۔ (ہدایہ)

مسئلہ: یہ حکم اُس وقت ہوگا جب آدمی تین دن کی مسافت طے کر چکا ہو، اگر اُس نے تین دن کی مسافت طے نہ کی ہو اور

واپس جانے کا ارادہ کرتا ہے یا اقامت کی نیت کر لیتا ہے (تو حکم مختلف ہوگا)۔

مسئلہ: پہلی شرط یہ ہے: آدمی سفر کا سلسلہ موقوف کر دے، اگر کوئی شخص اقامت کی نیت کر لے، لیکن مسلسل سفر کرتا رہے، تو

نیت درست نہیں ہوگی۔



## ٹھہرنے کی نیت کا شرط ہونا

مسئلہ: دوسری شرط یہ ہے: جس جگہ ٹھہرنے کی نیت کی ہے وہ جگہ ٹھہرنے کے لائق ہونی چاہیے۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص جنگل یا دریا یا جزیرے پر ٹھہرنے کی نیت کر لیتا ہے تو یہ درست نہیں ہوگا۔

مسئلہ: تیسری شرط یہ ہے: ایک ہی جگہ پر ٹھہرنے کی نیت کی ہو۔

مسئلہ: چوتھی شرط یہ ہے: مسلسل پندرہ دن یا اس سے زیادہ عرصے تک ٹھہرنے کی نیت کی ہو۔

مسئلہ: پانچویں شرط یہ ہے: نیت کرتے ہوئے اس کی رائے مستقل ہونی چاہیے۔ (معراج الدرایہ)

مسئلہ: شمس الاممہ حلوانی نے یہ بات بیان کی ہے: اگر مسلمان کا لشکر کسی جگہ جا رہا ہے اس کے ساتھ ان کے ساتہان اور

چھوٹے بڑے خیمے وغیرہ ہیں اور راستے میں کسی جنگل میں وہ کسی جگہ پڑاؤ کر لیتے ہیں اور وہاں پندرہ دن تک ٹھہرنے کا قصد کرتے ہیں تو بھی وہ مقیم شمار نہیں ہوں گے کیونکہ ان کے ساتھ سفر کا سامان مقیم ہونے کی علامت نہیں ہے۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص کسی جگہ پر پندرہ دن سے کم عرصے تک ٹھہرنے کی نیت کر لیتا ہے تو وہ قصر نماز ادا کرے گا۔ (ہدایہ)

مسئلہ: اگر کوئی شخص کسی شہر میں کئی برس تک اسی نیت سے رہتا ہے کہ جیسے ہی اس کا کام ہو گیا وہ یہاں سے چلا جائے وہ

پندرہ دن کی نیت نہیں کرتا تو وہ قصر نماز ہی ادا کرے گا۔ (تہذیب)

مسئلہ: اگر کوئی شخص دو مختلف مقامات پر پندرہ دن یا اس سے زیادہ عرصے تک ٹھہرنے کی نیت کرتا ہے تو اگر وہ دونوں مقام

مستقل طور پر الگ الگ ہوں تو وہ شخص مقیم نہیں ہوگا جیسے مکہ اور مدینہ ہے یا کوفہ اور حیرہ ہے۔

مسئلہ: لیکن اگر وہ دونوں مقامات ایسے ہوں کہ ان میں سے ایک مقام دوسرے مقام کا تابع ہو اور دوسرے مقام کے

لوگوں پر جمعہ واجب نہ ہوتا ہو تو پھر وہ مقیم ہو جائے گا۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص دو بستیوں میں پندرہ دن اس طرح رہنے کی نیت کرتا ہے کہ دن کے وقت ایک بستی میں رہوں گا اور

رات کے وقت دوسری بستی میں رہوں گا تو جب وہ رات کے قیام والی بستی میں داخل ہوگا تو مقیم شمار ہوگا۔ (محیط حسنی)

مسئلہ: کتاب ”خلاصہ“ میں یہ بات تحریر ہے کہ حج پر جانے والے لوگ اگر حج کے پہلے عشرے میں مکہ پہنچ جاتے ہیں اور

وہاں پندرہ دن قیام کی نیت کرتے ہیں تو ان کی اس نیت کا اعتبار نہیں ہوگا کیونکہ انہیں توجح کے لیے عرفات جانا پڑے گا اور

اس طرح ان کی شرط پوری نہیں ہوگی۔

## عیسیٰ بن ابان رضی اللہ عنہ کا واقعہ

یہ حکایت بیان کی گئی ہے کہ عیسیٰ بن ابان نے علم فقہ اسی وجہ سے سیکھنا شروع کیا تھا وہ پہلے علم حدیث کی طلب میں مشغول

تھے وہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ میں ذوالحج کے پہلے عشرے میں اپنے ایک دوست کے ساتھ مکہ پہنچ گیا میں نے وہاں پورا ایک

مہینہ قیام کرنے کا ارادہ کر لیا اور پوری نماز پڑھنی شروع کر دی۔ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے ایک شاگرد سے میری ملاقات ہوئی تو اس

نے مجھے کہا کہ تم غلط کر رہے ہو کیونکہ تمہیں تو درمیان میں منیٰ اور عرفات بھی جانا پڑے گا پھر جب منیٰ سے واپس آیا تو

میرے ساتھی نے سفر کرنے کا ارادہ کیا میں نے بھی اُس کے ساتھ جانے کا ارادہ کیا اور قصر نماز پڑھنا شروع کر دی پھر میری ملاقات امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اسی شاگرد سے ہوئی تو اُس نے کہا: تم غلط کر رہے ہو کیونکہ اب تو تم مکہ میں مقیم ہو جب تک تم یہاں سے باہر نہیں جاؤ گے اُس وقت تک مسافر شمار نہیں ہو گے اُس وقت میں نے دل میں سوچا کہ میں نے تو ایک ہی مسئلے میں دو مرتبہ غلطی کر لی ہے تو اُس کے بعد میں امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس درس میں شریک ہوا اور علم فقہ سیکھنا شروع کیا۔ (بحر الرائق)

مسئلہ: اگر مسافر شخص نماز کے وقت میں نماز کے دوران اقامت کی نیت کر لیتا ہے تو وہ پوری نماز ادا کرے گا خواہ وہ تنہا نماز ادا کر رہا ہو مقتدی ہو مسبوق ہو مذکر ہو لیکن اگر وہ لاحق ہو اور اُس نے امام کے فارغ ہونے کے بعد اقامت کی نیت کی ہے تو اب پوری نماز ادا کرے گا لیکن اگر اُس نے امام کے فارغ ہونے سے پہلے اقامت کی نیت کر لی تو اگر لاحق نے اقامت کی نیت کے بعد کلام کر لیا اور نماز کا وقت ابھی باقی ہے تو وہ چار رکعات ادا کرے گا اگر نماز کا وقت ختم ہو چکا ہے تو دو رکعات ادا کرے گا۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: اسی طرح اگر وہ نماز پڑھ رہا تھا اور اسی دوران نماز کا وقت ختم ہو گیا پھر اُس نے اقامت کی نیت کی تو اب اُس پر چار فرض ادا کرنا لازم نہیں ہوگا۔ (خلاصہ)

مسئلہ: اگر مسافر مقیم کی اقتداء میں نماز ادا کرتا ہے تو پوری چار رکعات ادا کرتے ہیں۔

مسئلہ: اگر مسافر مقیم لوگوں کی امامت کرتا ہے تو وہ دو رکعات پڑھ کر سلام پھیر دے گا اور مقتدی اپنی نماز ادا کرے گا۔

(ہدایہ)

مسئلہ: امام کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ وہ سلام پھیرنے کے بعد یہ کہہ دے کہ تم لوگ اپنی نمازیں پوری کر لو میں تو مسافر ہوں۔ (ہدایہ)

مسئلہ: جمعے کے دن زوال سے پہلے یا زوال کے بعد سفر کے لیے نکلنا مکروہ نہیں ہے اگر آدمی کو یہ پتہ ہو کہ میں جمعے کا وقت گزر جانے کے بعد اپنے شہر سے نکلوں گا تو اُس کے لیے جمعے کی نماز ادا کرنا واجب ہے۔ اور جمعہ ادا کرنے سے پہلے روانہ ہونا مکروہ ہے۔ (محیط سرخسی)

عورت محرم کے بغیر سفر نہیں کر سکتی

مسئلہ: کوئی بھی عورت محرم کے بغیر تین دن سے زیادہ کا سفر نہیں کر سکتی۔

مسئلہ: نابالغ لڑکا اور جس شخص کی ذہنی حالت ٹھیک نہ ہو وہ محرم شمار نہیں ہوں گے لیکن ایسا عمر رسیدہ شخص جس کا ذہن صحیح

کام کرتا ہو وہ محرم شمار ہوگا۔ (محیط)

مسئلہ: مسافر شخص جب اپنے شہر میں داخل ہو جائے گا تو اب چاہے اُس نے اقامت کی نیت نہ کی ہو پھر بھی وہ پوری نماز

ادا کرے گا خواہ وہ اپنے ذاتی اختیار سے اپنے شہر میں آیا ہو یا کسی ضرورت کی وجہ سے وہاں آیا ہو۔ (جوہرہ نیرہ)

## وطن کی اقسام

مسئلہ: اکثر مشائخ اس بات کے قائل ہیں، وطن کی تین قسمیں ہیں، ایک وطن اصلی، اس سے مراد آدمی کے پیدا ہونے کی جگہ ہے یا وہ جگہ ہے جہاں اُس کے بیوی بچے رہتے ہوں۔

مسئلہ: دوسرا وطن سفر اس سے مراد وطن اقامت ہے، یہ وہ وطن ہے جہاں مسافر پندرہ دن یا اس سے زیادہ دن رہنے کی نیت کرتا ہے۔

مسئلہ: تیسرا وطن سکونت، یہ وہ شہر ہے جہاں مسافر شخص پندرہ دن سے کم عرصے تک ٹھہرنے کی نیت کرتا ہے، لیکن محققین اس بات کے قائل ہیں، وطن کی دو قسمیں ہیں: وطن اصلی اور وطن اقامت۔

مسئلہ: ان حضرات کے نزدیک وطن سکونت کا کوئی اعتبار نہیں ہے، یہی قول صحیح ہے۔ (کفایہ)

مسئلہ: (اصول یہ ہے) ایک وطن اصلی، دوسرے وطن اصلی کے ذریعے باطل ہو جاتا ہے۔

مسئلہ: جب کوئی شخص اپنی بیوی سمیت پہلے شہر سے دوسرے شہر منتقل ہو جاتا ہے، تو (دوسرا شہر اُس کا وطن اصلی بن جائے

گا)۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص اپنی بیوی سمیت دوسرے شہر میں منتقل نہیں ہوتا، لیکن دوسرے شہر میں دوسری شادی کر لیتا ہے، تو پہلے وطن کا وطن اصلی ہونا باطل نہیں ہوگا اور وہ شخص دونوں شہروں میں پوری نماز ادا کرے گا۔

مسئلہ: وطن اصلی سفر کرنے یا وطن اقامت کی وجہ سے باطل نہیں ہوتا ہے۔

مسئلہ: لیکن وطن اقامت سفر کرنے یا وطن اصلی کی وجہ سے باطل ہو جاتا ہے۔ (تمین)

مسئلہ: اگر کوئی شخص اپنے وطن اصلی سے اپنے بیوی بچوں اور ساز و سامان سمیت کسی دوسرے شہر منتقل ہو جاتا ہے، لیکن پہلے

شہر میں اُس کا گھر اُس کی زمین ابھی باقی ہے، تو ایک قول کے مطابق پہلا شہر بھی اُس کے وطن اصلی کے طور پر باقی رہے گا، امام

محمد رضی اللہ عنہ کی کتاب میں بھی اسی کی طرف اشارہ موجود ہے۔ (زاہدی)

مسئلہ: وطن اصلی کے لیے یہ بات شرط نہیں، اُس سے پہلے آدمی سفر کر چکا ہو کیونکہ اس بات پر تو اتفاق ہے کہ وہ ہی اصل

وطن ہے۔ (محیط)

مسئلہ: لیکن وطن اقامت مقرر کرنے کے لیے کیا اس بات کو شرط قرار دیا جائے گا کہ آدمی اس سے پہلے سفر کر چکا ہو، اس

بارے میں دو روایات منقول ہیں۔

مسئلہ: ایک روایت کے مطابق وطن اقامت تین دن کے سفر کے بعد مقرر ہو سکتا ہے اور دوسرا قول یہ ہے: تین دن کے

سفر سے پہلے بھی مقرر کیا جاسکتا ہے، یعنی اگرچہ اُس کے اہل خانہ یا وطن اصلی کے درمیان تین دن سے کم مدت کا فاصلہ ہو، تو بھی

وطن اقامت اختیار کیا جاسکتا ہے (بشرطیکہ آگے سفر کرنا مقصود ہو)۔

مسئلہ: ظاہر الروایۃ میں یہی مذکور ہے۔ (بجراائق، شرح معنیہ از ابن امیر الحاج)

### آب و نش سے بیہوشی پر نوافل کا آئینہ

مسئلہ شہر (کی آیت) کے بیہوشی پر سوال کو نوافل کا آئینہ چاہئے یا نوافل کا آئینہ جس میں بھی مسرت ہو یا کسی طرف اشارہ کے ذریعے نماز کا آئینہ بن جائے۔ (محبوب الرحمن)

مسئلہ چاہئے کہ نوافل کا آئینہ جس میں مسرت ہو یا کسی طرف اشارہ کر کے نماز کا آئینہ بن جائے یا تو یہ نماز میں مسرت ہو۔ (مرقاۃ المفاتیح)

مسئلہ نماز میں اگر کسی شخص کے نزدیک شہر کے آئینہ سوال کو نماز کا آئینہ چاہئے یا نہیں ہے۔ (محبوب الرحمن)

مسئلہ صحیح قول کے مطابق شہر سے بیہوشی جانے کے بعد (شرقی مدت ستر تک یا ستر سے والہ) مسرت اور نوافل مسرت سے نہ کی حیثیت رکھتے ہیں یہاں تک کہ اگر کوئی شخص شہر کی آیت سے بیہوشی زمین پر چاہئے تو وہاں جاتے ہوئے راستے میں نوافل سوالیہ پراہا کر سکتے ہیں۔ (محبوب الرحمن)

مسئلہ سوالیہ پر نماز کا آئینہ کا حوالہ یہ ہے اشارہ کے ذریعے نماز کا آئینہ بن جائے۔ (غلام)

مسئلہ زمین پر بیٹھنے کے بعد آئینہ تلاوت کر کے یا آئینہ اور بعد (اشارہ کے ساتھ) آئینہ کا تشہید پڑھنے کا اور سواہر بھی پڑھ سکتے ہیں۔ (بہار تہذیب)

مسئلہ بچہ کرتے ہوئے نوافل کے مقابلے میں نماز کا آئینہ بن جائے یا نہ بن جائے کی وجہ پر سوال کیا گیا ہے کہ خود چاہئے اور نہیں رہا ہو یا کھڑا ہو یا نہیں۔ (غلام)

مسئلہ سوالیہ پر نماز کا آئینہ کے حوالے سے سنت مؤکدہ کا حکم بھی نوافل کا آئینہ بن جائے یا نہیں سے سوالیہ پراہا کر سکتے ہیں۔ (تہذیب)

### عذر کے بغیر فرض نماز سوالیہ پراہا کر سکتے ہیں

مسئلہ کسی عذر کے بغیر فرض نماز کو سوالیہ پراہا کر سکتے ہیں یا نہیں۔ (پیشانی خان)

مسئلہ واجب نمازوں کا بھی یہی حکم ہے جیسے وتر اور نذر کی نمازیہ جس نماز کو شروع کیا گیا وہ پھر نماز کو شروع کیا گیا جتنا کہ نماز کا آئینہ بن جائے۔ (محبوب الرحمن)

مسئلہ اس حوالے سے ایک عذر یہ بھی ہے کہ جب جانور سے اترنے کے نتیجے میں آئینہ کو اپنے جانور یا مال یا جانور یا چھو یا ہندسے یا دشمن وغیرہ کا اندیشہ ہو یا جانور کے بارے میں یہ گمان ہو کہ اگر سوالیہ سے اترتا تو کسی دوسرے کی مدد کے بغیر اس پر سوالیہ کر سکتے ہیں کوئی شخص عمر رسیدہ ہو اور کھڑے ہونے کی وجہ سے خود اس پر سوالیہ ہو سکتا ہو اور وہاں سوالیہ کرنے والا کوئی دوسرا شخص بھی موجود نہ ہو یہ زمین میں ہر طرف کچھ ہو وہاں کوئی خشک جگہ ہو جہاں نماز کا آئینہ بن جائے تو بھی یہی حکم ہو گا۔ (محبوب)

مسئلہ ان تمام قسم کے عذروں کے نتیجے میں آئینہ سوالیہ پر نماز کا آئینہ بن جائے اور جب سوالیہ سے اترتا تو اس کے لیے ممکن ہو گا کہ اس وقت اس نماز کو دوبارہ اس کے لیے لازم نہیں ہو گا۔ (مرقاۃ المفاتیح)

مسئلہ: اگر معذور شخص کے لیے جانور کو روکنا ممکن ہو تو اپنی سواری کو روک کر اشارے کے ذریعے نماز ادا کرے گا اگر وہ روکے بغیر نماز ادا کرتا ہے تو نماز درست نہیں ہوگی۔

کشتی پر نماز ادا کرنے کا حکم

مسئلہ: کشتی پر نماز ادا کرنے کے بارے میں مستحب یہ ہے: اگر ممکن ہو تو کشتی سے باہر نکل کر فرض نماز ادا کی جائے۔ (میر)

(رحمی)

مسئلہ: اگر کشتی چل رہی ہو اور آدمی قیام پر قدرت رکھتا ہو اور بیٹھ کر نماز ادا کرے تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کراہت کے ساتھ ایسا کرنا جائز ہے جبکہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ: لیکن اگر کشتی بندھی ہوئی ہو چل نہ رہی ہو تو بیٹھ کر نماز ادا کرنا بالاتفاق جائز نہیں ہوگا۔ (تہذیب)

مسئلہ: اگر کشتی میں سفر کے دوران ایسی حالت ہو کہ اگر وہ شخص کھڑا ہو کر نماز ادا کرے گا تو اسے چکر وغیرہ کی شکایت ہو جائے گی تو اس بات پر اتفاق ہے کہ بیٹھ کر نماز ادا کی جائے گی۔ (خلاصہ)

مسئلہ: کشتی میں نماز شروع کرتے وقت قبلہ کی طرف رخ کرنا لازم ہے۔ (کافی)

مسئلہ: جب کشتی گھوم جائے گی تو نماز ادا کرنے والا بھی قبلہ کی طرف اپنا رخ کر لے گا اگر قبلہ کی طرف رخ کرنے کی قدرت رکھنے کے باوجود اپنا رخ قبلہ کی طرف نہیں کرتا تو نماز جائز نہیں ہوگی۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص کشتی میں رکوع اور سجدہ کرنے پر قادر ہے اور پھر اشارے کے ذریعے نماز ادا کر لیتا ہے تو اس بات پر اتفاق ہے کہ ایسا کرنا جائز نہیں ہوگا۔ (مضمرات)

.....

1433 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ

أُمِّيَّةَ بِنْتِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَا نَجِدُ صَلَاةَ الْحَضَرِ وَصَلَاةَ الْخَوْفِ فِي الْقُرْآنِ وَلَا نَجِدُ صَلَاةَ السَّفَرِ فِي الْقُرْآنِ . فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ يَا ابْنَ أَخِي إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بَعَثَ إِلَيْنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَعْلَمُ شَيْئًا وَأَنَّمَا نَفْعَلُ كَمَا رَأَيْنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ .

☆ ☆ امیہ بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: ہمیں حضر اور خوف کی حالت میں ادا کی جانے والی نماز کا ذکر تو قرآن میں ملتا ہے لیکن سفر کی نماز کا ذکر ہمیں قرآن میں نہیں ملتا تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں جواب دیا: اے میرے بھتیجے! اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہماری طرف مبعوث کیا تو ہمیں کسی بھی چیز کا علم نہیں تھا ہم تو ویسا ہی کرتے تھے جیسے ہم نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

1434 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ زَادَانَ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ لَا يَخَافُ إِلَّا رَبَّ الْعَالَمِينَ يُصَلِّيَ رَكَعَتَيْنِ .

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ مکہ سے روانہ ہو کر مدینہ کی طرف چلے آئے آپ کو صرف تمام جہانوں کے پروردگار کا خوف تھا، لیکن آپ نے (اس سفر کے دوران) دو رکعات نماز ادا کی (یعنی قصر نماز ادا کی)۔

1435 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا نَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ لَا نَخَافُ إِلَّا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ نُصَلِّيُ رَكَعَتَيْنِ .

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ہم اس روز نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ مکہ اور مدینہ کے درمیان سفر کر رہے تھے اور ہمیں صرف اللہ تعالیٰ کا خوف تھا (یعنی دشمن کا کوئی خوف نہیں تھا) لیکن ہم نے دو رکعات نماز ادا کی۔

1436 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ حَبِيبَ بْنَ عُبَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنِ ابْنِ السَّمِطِ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يُصَلِّيُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكَعَتَيْنِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا أَفْعَلُ كَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ .

☆ ☆ ابن سبط بیان کرتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ذوالحلیفہ میں دو رکعات نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا، میں نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: میں نے ویسا ہی کیا ہے جس طرح میں نے نبی اکرم ﷺ کو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

1437 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَلَمْ يَزَلْ يَقْصُرُ حَتَّى رَجَعَ فَأَقَامَ بِهَا عَشْرًا .

☆ ☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ مدینہ منورہ سے مکہ کی طرف روانہ ہوا تو نبی اکرم ﷺ سفر کے دوران قصر نماز ادا کرتے رہے یہاں تک کہ آپ واپس مدینہ منورہ تشریف لے آئے آپ نے مکہ میں دس دن قیام کیا تھا۔

1438 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قَالَ أَبِي أَنبَانَا أَبُو حَمْرَةَ - وَهُوَ الشَّكْرِيُّ - عَنْ

1434-الخرجه القرمذی فی الصلاة، باب ما جاء فی التقصیر فی السفر (الحدیث 547) وسنن نسائی فی الذی بعده (الحدیث 1435). تحفة الاشراف (6436).

1435-تلذم (الحدیث 1434).

1436-الخرجه مسلم فی صلاة المسافرین و قصرها، باب صلاة المسافرین و قصرها (الحدیث 13 و 14). تحفة الاشراف (10462).

1437-الخرجه البخاری فی تقصیر الصلاة، باب ما جاء فی تقصیر الصلاة (الحدیث 1081) بسحره، و فی المغازی، باب مقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمكة (من الفتح (الحدیث 4297) مخصراً، وخرجه مسلم فی صلاة المسافرین و قصرها، باب صلاة المسافرین و قصرها (الحدیث 15) بسحره، وخرجه ابو داود فی الصلاة، باب معنی یعم المسافر (الحدیث 1233) بسحره، وخرجه القرمذی فی الصلاة، باب ما جاء فی کم تقصیر الصلاة (الحدیث 548) بسحره، وسنن نسائی (الحدیث 1451) وخرجه ابن ماجه فی الامة الصلاة و السنة فیها، باب کم يقصر الصلاة المسافر اذا اقام ببلدة (الحدیث 1077). تحفة الاشراف (1652).

1438-الفرهیه السنن، تحفة الاشراف (9458).

مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُمَرَ رَكْعَتَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا .

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ (بن مسعود) بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں سفر کے دوران دو رکعات ادا کی ہیں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں بھی دو رکعات ادا کی ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں بھی دو رکعات ادا کی ہیں۔

1439 - أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ سُفْيَانَ - وَهُوَ ابْنُ حَبِيبٍ - عَنْ شُعْبَةَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عُمَرَ قَالَ صَلَاةُ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَانِ وَالْفِطْرِ رَكْعَتَانِ وَالنَّحْرِ رَكْعَتَانِ وَالسَّفَرِ رَكْعَتَانِ تَمَامًا غَيْرُ قَصْرِ عَلَى لِسَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے جمعہ کی دو رکعات ہیں عید الفطر کی نماز کی دو رکعات ہیں عید الاضحیٰ کی نماز کی دو رکعات ہیں اور سفر کے دوران دو رکعات ہوتے ہیں یہ مکمل ہیں ان میں کوئی کمی نہیں ہے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی ثابت ہے۔

1440 - أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ وَهَبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدٌ عَنْ أَيُّوبَ - وَهُوَ ابْنُ عَائِدٍ - عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ مُجَاهِدِ أَبِي الْحَجَّاجِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَرَضَتْ صَلَاةُ الْحَضَرِ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعًا وَصَلَاةُ السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَاةُ الْخَوْفِ رَكْعَةً .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں پہلے حضر کی حالت میں نماز تمہارے نبی کی زبانی چار رکعات فرض قرار دی گئی پھر سفر کے دوران دو رکعات ہو گئی اور خوف کی حالت میں ایک رکعت ہو گئی۔

1441 - أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مَاهَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ عَائِدٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ مُجَاهِدِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَ الصَّلَاةَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعًا وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے نماز میں تمہارے نبی کی زبانی حضر کی حالت میں چار رکعات فرض کی ہیں اور سفر کی حالت میں دو رکعات فرض کی ہیں اور خوف کی حالت میں ایک رکعت فرض کی ہے۔

## 2 - باب الصَّلَاةِ بِمَكَّةَ

باب: مکہ مکرمہ میں نماز ادا کرنا

1442 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى فِي حَدِيثِهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَنَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُوسَى - وَهُوَ ابْنُ سَلَمَةَ - قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ كَيْفَ أَصَلَيْتُ بِمَكَّةَ إِذَا لَمْ أَصَلِّ فِي جَمَاعَةٍ قَالَ رَكَعَتَيْنِ سُنَّةَ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆ ☆ موسیٰ بن سلمہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: مجھے مکہ میں کس طرح نماز ادا کرنا چاہیے جب میں باجماعت نماز ادا نہیں کرتا؟ تو انہوں نے فرمایا: دو رکعات جو حضرت ابو القاسم رضی اللہ عنہ کی سنت ہے۔

### شرح

قصر نماز کے بارے میں ایک اہم حکم یہ ہے: آیا نماز کو قصر کرنے کا حکم ایک رخصت ہے یا یہ عزیمت ہے جو لازم ہے؟ دوسرے لفظوں میں آپ یہ بھی کہہ سکتے ہیں، کیا مسافر اس بات کا پابند ہے کہ شرعی طور پر وہ قصر نماز ہی ادا کرے گا یا پھر اسے اس بات کا اختیار ہے کہ اگر وہ چاہے تو قصر نماز ادا کر لے یا اگر چاہے تو مکمل نماز ادا کر لے۔ پھر یہ پہلو بھی ہے کہ ان دونوں میں سے کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے قصر کرنا یا مکمل نماز ادا کرنا؟ اس بارے میں فقہاء کے اقوال مختلف ہیں۔ ایک قول کے مطابق قصر کرنا فرض ہے۔ ایک قول کے مطابق سنت ہے اور ایک قول کے مطابق یہ رخصت ہے اور اس بارے میں مسافر کو اختیار ہوگا۔ احناف اس بات کے قائل ہیں: قصر کا حکم عزیمت ہے اور لازم ہے۔ مسافر شخص پر یہ بات لازم ہے کہ وہ چار رکعات والی نماز کی دو رکعات ادا کر لے جس طرح وہ چار رکعات والی نماز کی آٹھ رکعات ادا نہیں کر سکتا۔ اسی طرح وہ سفر کے دوران چار رکعات کی بجائے دو رکعات نہیں ادا کر سکتا۔ جان بوجھ کر دو رکعات سے زیادہ ادا کرنا اس کے لئے جائز نہیں ہوگا۔ اگر وہ بھول کر دو رکعات سے زیادہ ادا کر لیتا ہے تو اس پر سجدہ سہو کرنا لازم ہو جائے گا۔ مالکیوں کے مشہور موقف کے مطابق نماز کو قصر کرنا سنت مؤکدہ ہے۔

کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طرز عمل سے یہی بات ثابت ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں مستند طور پر یہ بات منقول نہیں ہے کہ کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کے دوران مکمل نماز ادا کی ہو۔

شوافع اور حنابلہ اس بات کے قائل ہیں قصر کا حکم رخصت ہے جس میں آدمی کو اختیار ہوتا ہے مسافر کو اس بات کا اختیار حاصل ہوگا اگر وہ چاہے تو مکمل نماز ادا کر لے، اگر چاہے تو قصر کر لے تاہم مکمل نماز ادا کرنے کے مقابلے میں قصر کرنا حنابلہ کے نزدیک مطلق طور پر افضل ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے باقاعدگی سے ایسا ہی کیا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلفائے راشدین نے بھی یہی طرز عمل اختیار کیا ہے۔





1443 - أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ مُوسَى بْنَ سَلَمَةَ حَدَّثَهُمْ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَلْتُ تَفْوِئِي الصَّلَاةَ فِي جَمَاعَةٍ وَأَنَا بِالْبَطْحَاءِ مَا تَرَى أَنْ أُصَلِّيَ قَالَ رَكَعَتَيْنِ سُنَّةَ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆ ☆ موسیٰ بن سلمہ بیان کرتے ہیں انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا وہ کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: اگر میں باجماعت نماز ادا نہیں کر پاتا اور میں مکہ میں موجود ہوں تو آپ کی رائے میں مجھے کس طرح نماز ادا کرنی چاہیے؟ انہوں نے جواب دیا: دو رکعات جو حضرت ابوالقاسم رضی اللہ عنہ کی سنت ہے۔

### 3 - باب الصَّلَاةِ بِمِنَى

باب: منیٰ میں نماز ادا کرنا

1444 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهَبِ الْخَزَاعِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنَى أَمِنَ مَا كَانَ النَّاسُ وَأَكْثَرُهُ رَكَعَتَيْنِ .

☆ ☆ حضرت حارثہ بن وہب خزاعی بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں دو رکعات ادا کی ہیں حالانکہ اس وقت لوگ مکمل طور پر امن کی حالت میں تھے اور ان کی تعداد بھی بہت زیادہ تھی۔

### شرح

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں جو ترجمہ الباب قائم کیا ہے وہی ترجمہ الباب امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی ”صحیح“ میں قائم کیا ہے۔ اس ترجمہ الباب کے بعد جو روایات نقل کی گئی ہیں ان کا بنیادی موضوع یہ ہے: اہل مکہ حج کرنے کے لئے جب منیٰ جاتے ہیں تو کیا وہ منیٰ میں قصر نماز ادا کریں گے؟

اس موضوع پر بحث کرتے ہوئے صحیح بخاری کے شارح علامہ ابن بطال رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

”علماء کا اس بات پر اتفاق پایا جاتا ہے کہ حج کرنے والا شخص جب مکہ آئے گا تو وہ مکہ منیٰ اور تمام مشاہد میں قصر نماز ادا کرے گا کیونکہ وہ شخص سفر کی حالت میں ہے۔“

مکہ صرف ان لوگوں کے لئے وطن اقامت ہے جو مکہ کے رہائشی ہوں یا بعد میں مکہ میں رہائش اختیار کرنے کا ارادہ کر چکے ہوں اور مہاجرین پر کیونکہ مکہ میں رہائش ترک کرنے کو لازم کر دیا گیا۔ اسی لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں اقامت کی نیت نہیں کی تھی اور منیٰ میں بھی اقامت کی نیت نہیں کی تھی۔

1443-تقدم (الحديث 1442) .

1444-اخرجه البخاري في تفسير الصلاة، باب الصلاة بمنى (الحديث 1083) بسحرة، وفي الحج، باب الصلاة بمنى (الحديث 1656) بسحرة . واخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب قصر الصلاة بمنى (الحديث 20) و (الحديث 21) بسحرة . واخرجه ابو داود في السنن، باب القصر لاهل مكة (الحديث 1965) بسحرة . واخرجه الترمذي في الحج، باب ما جاء في تفسير الصلاة بمنى (الحديث 882) . واخرجه النسائي في تفسير الصلاة في السفر، باب الصلاة بمنى (الحديث 1445) نحلة الاشراف (3284) .

مکہ میں رہنے والا شخص منیٰ میں کس طرح نماز ادا کرے گا؟ اس بارے میں فقہاء کے مابین اختلاف پایا جاتا ہے۔  
امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں وہ شخص مکہ میں پوری نماز ادا کرے گا اور منیٰ میں قصر نماز ادا کرے گا۔  
اسی طرح منیٰ کے رہنے والے لوگ منیٰ میں پوری نماز ادا کریں گے جبکہ مکہ اور میدان عرفات میں وہ قصر نماز ادا کریں گے۔

صرف ان مقامات کو ان احکام کے ساتھ مخصوص کیا گیا ہے، کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عرفات میں قصر نماز ادا کی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفات کے علاوہ کسی اور کو متمیز نہیں کیا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا تھا: اے اہل مکہ! تم لوگ پوری نماز ادا کرنا۔

حالانکہ وہ ایسی صورت حال تھی کہ جس میں اس بات کی وضاحت کر دینی چاہئے تھی۔

اسی طرح حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے عہد خلافت میں یہ فرمایا تھا: اے اہل مکہ! تم لوگ اپنی نماز پوری کر لو کیونکہ ہم تو مسافر لوگ ہیں۔

مکہ کا رہنے والا شخص منیٰ میں قصر کرے گا یہ قول حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، سالم، قاسم بن محمد، طاؤس رضی اللہ عنہم سے منقول ہے۔

امام اوزاعی رضی اللہ عنہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

فقہاء کا دوسرا گروہ اس بات کا قائل ہے کہ مکہ کے رہنے والے لوگ منیٰ اور عرفات میں نماز کو قصر نہیں کریں گے کیونکہ مکہ اور منیٰ کے درمیان اتنی مسافت نہیں ہے جس کی وجہ سے قصر کرنا جائز ہو جاتا ہے۔

عطاء اور ابن شہاب زہری رضی اللہ عنہما سے یہی بات منقول ہے۔

سفیان ثوری امام ابوحنیفہ، امام شافعی، امام احمد بن حنبل اور فقیہ ابو ثور رضی اللہ عنہم اسی بات کے قائل ہیں۔

\*\*\*

1445- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَاقَ ح

وَأَبَانَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو اسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهَبٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنَى أَكْثَرَ مَا كَانَ النَّاسُ وَأَمَنَهُ رَكْعَتَيْنِ -

☆☆ حضرت حارث بن وہب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منیٰ میں دو رکعات پڑھائی تھیں حالانکہ اس وقت لوگوں کی تعداد بھی زیادہ تھی اور وہ امن کی حالت میں بھی تھے۔

1446- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ

مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنَى وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُثْمَانَ

1445- تقدم (الحديث 1444)

1446- الفردبه النسائي . تحفة الاشراف (1472)

رُكْعَتَيْنِ صَدْرًا مِنْ أَمَارَتِهِ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے مٹی میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی اقتداء میں دو رکعات ادا کی ہیں (مٹی میں) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت کے ابتدائی دور میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں بھی دو رکعات ادا کی ہیں۔

1447 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَّاحِدِ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ

بْنِ يَزِيدَ ح وَآبَانَ مَحْمُودُ بْنُ غِيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ صَلَّيْتُ بِمِنَى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكْعَتَيْنِ .

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ (بن مسعود) بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں مٹی میں دو رکعات ادا کی ہیں۔

1448 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حَشْرَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَيْسَى عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ

قَالَ صَلَّى عُثْمَانُ بِمِنَى أَرْبَعًا حَتَّى بَلَغَ ذَلِكَ عَبْدَ اللَّهِ فَقَالَ لَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكْعَتَيْنِ .

☆☆ عبدالرحمن بن یزید بیان کرتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مٹی میں چار رکعات ادا کرتے تھے جب اس بات کی اطلاع حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو ملی تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں یہاں دو رکعات ادا کی ہیں۔

1449 - أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ آبَانَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنَى رُكْعَتَيْنِ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - رُكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُمَرَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - رُكْعَتَيْنِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں مٹی میں دو رکعات ادا کی ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں دو رکعات ادا کی ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں بھی دو رکعات ادا کی ہیں۔

1450 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ

1447- أخرجه البخاري في تفسير الصلاة، باب الصلاة بمينى (الحديث 1084) مطولا، وفي الحج، باب الصلاة بمينى (الحديث 1657) مطولا . وأخرجه مسلم في صلاة المسافرين وقصرها، باب قصر الصلاة بمينى (الحديث 19) مطولا وأخرجه أبو داود في المناسك (الحج) باب الصلاة بمينى (الحديث 1960) مطولا . وسأني (الحديث 1448) . تحفة الاشراف (9383) .

1448- تقدم (الحديث 1447) .

1449- أخرجه البخاري في تفسير الصلاة، باب الصلاة بمينى (الحديث 1082) بنحوه مطولا . وأخرجه مسلم في صلاة المسافرين وقصرها، باب قصر الصلاة بمينى (الحديث 17) بنحوه مطولا . تحفة الاشراف (8151) .

1450- أخرجه البخاري في الحج، باب الصلاة بمينى (الحديث 1655) . تحفة الاشراف (7307) .

بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنَى رَكَعَتَيْنِ وَصَلَّاهَا أَبُو بَكْرٍ رَكَعَتَيْنِ وَصَلَّاهَا عُمَرُ رَكَعَتَيْنِ وَصَلَّاهَا عُثْمَانُ صَدْرًا مِمَّنْ حَيْلًا لَيْسَ بِهِ .

☆ ☆ عبید اللہ بن عبد اللہ اپنے والد (حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے منیٰ میں دو رکعات ادا کی ہیں، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بھی یہاں دو رکعات ادا کی تھیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی یہاں دو رکعات ادا کی تھیں اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے ابتدائی دور میں بھی یہاں دو رکعات ادا کی تھیں۔

### شرح

اس روایت میں یہ بات مذکور ہے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے ابتدائی سالوں میں اسی طرح نماز ادا کی تھی۔ اس سے مراد یہ ہے: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اپنے عہد خلافت کے ابتدائی سالوں میں منیٰ میں دو رکعات ادا کرتے رہے، لیکن بعد میں انہوں نے چار رکعات ادا کرنا شروع کر دیں۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے قول کے طور پر ان کے الفاظ میں یہ بات نقل کی ہے: پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ مکمل نماز ادا کرنے لگے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے بعد میں منیٰ میں چار رکعات ادا کرنا کیوں شروع کر دی تھیں؟ اس بارے میں مختلف اقوال پائے جاتے ہیں۔

علامہ ابن بطال رحمہ اللہ یہ کہتے ہیں: اس کا صحیح جواب یہ ہے: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اس بات کے قائل تھے کہ نبی اکرم ﷺ نے سفر کے دوران مسافر کو یہ اختیار دیا ہے کہ اگر وہ چاہے تو مکمل نماز ادا کرے، اگر چاہے تو قصر نماز ادا کرے۔ نبی اکرم ﷺ خود قصر نماز اس لئے ادا کرتے تھے تاکہ امت آپ ﷺ کی سنت پر عمل کرے اور اسے سفر کے دوران چار رکعات ادا کرنے کی مشقت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

نبی اکرم ﷺ نے اپنی امت کے لئے آسانی کو اختیار کیا تھا جب کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اپنے لئے شدت کو اختیار کیا۔ \*

.....

## 4 - باب الْمَقَامِ الَّذِي يُقَصِّرُ بِمِثْلِهِ الصَّلَاةُ

باب: اس جگہ کا تذکرہ جہاں نماز قصر کر دی جاتی ہے

1451 - أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ أَبَانَا يَحْيَى بْنُ أَبِي اسْحَاقَ بِنِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ لَمَّا كَانَ يُصَلِّي بِنَا رَكَعَتَيْنِ حَتَّى رَجَعْنَا .

\* شرح ابن بطال، نفس، جلد سوم، صفحہ: 71

قُلْتُ هَلْ أَقَامَ بِمَكَّةَ قَالَ نَعَمْ أَقَمْنَا بِهَا عَشْرًا .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ مدینہ منورہ سے مکہ جانے کے لیے روانہ ہوئے تو نبی اکرم ﷺ دو رکعات پڑھاتے رہے یہاں تک کہ ہم واپس (مدینہ منورہ) آگئے۔  
راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا نبی اکرم ﷺ نے مکہ میں قیام کیا تھا؟ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! ہم نے وہاں دس دن قیام کیا تھا۔

### شرح

جتنا سفر کر لینے کے بعد نماز کو قصر کرنا واجب ہے اس کی مقدار کے بارے میں فقہاء کے مابین اختلاف پایا جاتا ہے۔  
امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ اور ان کے اصحاب اس بات کے قائل ہیں تین دن کی مسافت کے بعد نماز کو قصر کیا جاتا ہے اور اس سے مراد درمیانی رفتار سے پیدل چلنا یا اونٹ پر سوار ہو کر چلنا ہے اور اس سے مراد مسلسل چلنا نہیں ہے بلکہ مطلب یہ ہے: آدمی دن کے وقت سفر کرے اور رات کے وقت آرام کرے یا جیسے بھی روایتی طور پر درمیان میں وقفہ کیا جاتا ہے۔ اس طرح سے وقفہ کرے۔

تین دن کی اس مسافت کے قائلین میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ شامل ہیں۔ اس کے علاوہ امام شعبی ابراہیم نخعی، سفیان ثوری رضی اللہ عنہ اور دیگر بہت سے فقہاء بھی اسی بات کے قائل ہیں۔  
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح کی روایت نقل کی گئی ہے۔  
اس مسافت کے بارے میں دیگر فقہاء کے اقوال مختلف ہیں۔

.....

1452 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَامَ بِمَكَّةَ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا رَكْعَتَيْنِ وَرَكْعَتَيْنِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے مکہ مکرمہ میں پندرہ دن قیام کیا تھا اور آپ دو دو رکعت نماز ادا کرتے رہے۔

1453 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجَوَيْهِ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ الْعَلَاءَ بْنَ 1452- انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (5832) .

1453- أخرجه البخاري في مناقب الانصار، باب اقامة المهاجر بمكة بعد قضاء نسكه (الحديث 3933) بمعناه . وأخرجه مسلم في الحج، باب جواز الاقامة بمكة للمهاجر منها بعد فراغ الحج و العمرة لثلاثة ايام بلا زيادة (الحديث 441 و 442 و 443 و 444) بنحوه . وأخرجه الترمذي في الحج، باب ما جاء ان يمكث المهاجر بمكة بعد الصدر ثلاثا (الحديث 949) بنحوه . و مسانئ (الحديث 1454) . وأخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب كم يقصر الصلاة المسافر اذا اقام ببلدة (الحديث 1073) بمعناه . تحفة الاشراف (11008) .

الْحَضْرَمِي يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يَمُكُّ الْمُهَاجِرُ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ ثَلَاثًا ."

☆ ☆ حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"باہر سے آیا ہوا آدمی حج کے مناسک ادا کر لینے کے بعد تین دن یہاں ٹھہر سکتا ہے۔"

1454 - أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةَ عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ فِي حَدِيثِهِ عَنْ سُفْيَانَ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يَمُكُّ الْمُهَاجِرُ بِمَكَّةَ بَعْدَ نُسُكِهِ ثَلَاثًا ."

☆ ☆ حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"باہر سے آیا ہوا شخص حج کے مناسک ادا کرنے کے بعد مکہ میں تین دن ٹھہر سکتا ہے۔"

1455 - أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الصُّوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ زُهَيْرٍ الْأَزْدِيُّ قَالَ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا اعْتَمَرَتْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ حَتَّى إِذَا قَدِمَتْ مَكَّةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَابِي أَنْتَ وَأُمِّي فَصُرْتُ وَأَتَمَمْتُ وَأَفْطَرْتُ وَصُمْتُ . قَالَ "أَحْسَنْتِ يَا عَائِشَةُ . وَمَا غَابَ عَلَيَّ ."

☆ ☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ عمرے کے ارادے سے مدینہ منورہ سے مکہ

گئیں جب وہ مکہ پہنچیں تو انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! آپ نے قصر نماز ادا کی ہے جبکہ میں نے مکمل نماز ادا کی ہے آپ نے روزہ نہیں رکھا ہے جبکہ میں نے روزہ رکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! تم نے اچھا کیا ہے۔

(سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حوالے سے مجھ پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔

## 5 - باب تَرْكِ التَّطَوُّعِ فِي السَّفَرِ

باب: سفر کے دوران نوافل ادا نہ کرنا

1456 - أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ زُهَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَبَرَةُ بْنُ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَزِيدُ فِي السَّفَرِ عَلَى رَكَعَتَيْنِ لَا يُصَلِّي قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا . فَقِيلَ لَهُ مَا هَذَا قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ .

☆ ☆ ویرہ بن عبدالرحمن بیان کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سفر کے دوران صرف دو رکعات ادا کیا کرتے تھے

1454-تقدم (الحدث 1453) .

1455-الفردبه النسائي . تحفة الاشراف (16298) .

1456-الفردبه النسائي . تحفة الاشراف (8556) .

وہ ان سے پہلے یا ان کے بعد کوئی نماز ادا نہیں کرتے تھے۔

ایک مرتبہ ان سے کہا گیا: ایسا کیوں ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے۔

### شرح

اس روایت کا بنیادی موضوع یہ ہے: کیا سفر کے دوران نوافل یعنی سنتیں ادا کی جاسکتی ہیں یا نہیں ادا کی جاسکتیں؟ اس بارے میں اہل علم کے مابین اختلاف پایا جاتا ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے بعض اصحاب اس بات کے قائل ہیں سفر کے دوران نوافل ادا کرنے چاہئیں۔

امام احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ رضی اللہ عنہما بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

جن حضرات نے سفر کے دوران نوافل ادا کرنے کو درست قرار نہیں دیا۔ انہوں نے رخصت کو قبول کیا ہے۔

تاہم جو نوافل ادا کرے اس کے لئے زیادہ فضیلت ہے اور اکثر اہل علم سفر کے دوران نوافل ادا کرنے کو اختیار کرتے

ہیں۔

اس بارے میں زیادہ محتاط قول یہ ہے: جب آدمی سفر کر رہا ہو اس وقت نوافل ترک کر دے اور جب پڑاؤ کیا ہو اس وقت نوافل ادا کر لے تاکہ سفر کسی رکاوٹ کے بغیر جاری رہے اور جب پڑاؤ کئے ہوئے ہو اگر اس وقت اگر اس کی گنجائش موجود ہو تو وہ فرائض کے ساتھ سنتیں بھی ادا کر سکتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ سفر کے دوران صرف فرض نماز ادا کرتے تھے۔ (یعنی اپنی سواری سے اتر کر) فرض نماز ادا کرتے تھے ورنہ تو وہ سواری پر نوافل ادا کر لیا کرتے تھے۔

وہ ان فرائض کے ساتھ کوئی اور نفل یا سنتیں ادا نہیں کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے علاوہ امام زین العابدین، سعید بن مسیب اور سعید بن جبیر رضی اللہ عنہم کے بارے میں یہی بات منقول ہے: یہ حضرات فرض نماز سے پہلے یا اس کے بعد نماز سے متعلق سنتیں ادا نہیں کرتے تھے البتہ ویسے سفر کے دوران سواری پر نوافل ادا کر لیا کرتے تھے۔

\*\*\*

1457 - أَخْبَرَنِي نُوْحُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِي سَفَرٍ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى طَنْفِسَةَ لَهُ فَرَأَى قَوْمًا يُسَبِّحُونَ قَالَ مَا يَصْنَعُ هَؤُلَاءِ قُلْتُ يُسَبِّحُونَ . قَالَ لَوْ كُنْتُ مُصَلِّيًا قَبْلَهَا أَوْ بَعْدَهَا لَا تَمْتُمْتُهَا صَاحِبْتُ

1457- أخرجه البخاری فی تقصیر الصلاة، باب من لم يتطوع فی السفر دبر الصلاة وقبلها (الحديث 1101) بمعناه مختصراً و (الحديث 1102) مختصراً . وأخرجه مسلم فی صلاة المسافرين وقصرها، باب صلاة المسافرين وقصرها (الحديث 8) مطولاً و (الحديث 9) بمعناه مختصراً . وأخرجه أبو داؤد فی الصلاة، باب التطوع فی السفر (الحديث 1223) مطولاً . وأخرجه ابن ماجه فی إقامة الصلاة والسنة فيها، باب التطوع فی السفر (الحديث 1071) مطولاً . تحفة الاشراف (6693) .

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ لَا يَزِيدُ فِي السَّفَرِ عَلَى الرَّكْعَتَيْنِ وَأَبَا بَكْرٍ حَتَّى قُبِضَ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ  
- رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ - كَذَلِكَ .

☆ ☆ حفص بن عاصم بیان کرتے ہیں میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی ہے ایک مرتبہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ سفر کر رہا تھا انہوں نے ظہر اور عصر کی نماز میں دو دو رکعات ادا کی تھیں اس کے بعد وہ اپنی چٹائی کی طرف چلے گئے انہوں نے لوگوں کو نوافل ادا کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ میں نے جواب دیا: یہ نوافل ادا کر رہے ہیں تو انہوں نے فرمایا: اگر میں نے نماز سے پہلے یا اس کے بعد کوئی اور نماز پڑھنی ہوتی تو اسے ہی مکمل کر لیتا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر کے دوران دو رکعات سے زیادہ اور کچھ ادا نہیں کرتے تھے اسی طرح میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی رہا ہوں یہاں تک کہ اُن کا انتقال ہو گیا پھر حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کے ساتھ بھی رہا ہوں (وہ لوگ بھی اسی طرح کیا کرتے تھے)۔



## 16 - كِتَابُ الْكُسُوفِ

گرہن (کے وقت ادا کی جانے والی نماز کے بارے میں روایات)

امام نسائی نے اس کتاب ”کسوف“ (کے بارے میں روایات) میں 25 تراجم ابواب اور 44 روایات نقل کی ہیں جبکہ مکررات کو حذف کر دیا جائے تو روایات کی تعداد 14 ہوگی۔

## 1 - باب كُسُوفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ

باب: سورج اور چاند گرہن ہونا

1458 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتَانِ مِنَ آيَاتِ اللَّهِ تَعَالَى لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُخَوِّفُ بِهِمَا عِبَادَهُ."

☆ ☆ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دونشائیاں ہیں یہ کسی شخص کے جینے یا مرنے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔“

شرح

اس کتاب (یعنی باب) میں امام نسائی رضی اللہ عنہ نے نماز کسوف سے متعلق روایات نقل کی ہیں۔

عام طور پر یہ کہا جاتا ہے سورج گرہن کے لئے لفظ ”کسوف“ اور چاند گرہن کے لئے لفظ ”خسوف“ استعمال ہوتا ہے تاہم مجازی طور پر گرہن کا مفہوم واضح کرنے کے لئے یہ دونوں الفاظ ایک دوسرے کی جگہ استعمال ہو جاتے ہیں۔

یہاں روایت میں نبی اکرم ﷺ کے یہ الفاظ ”سورج اور چاند دونوں اللہ تعالیٰ کی دونشائیاں ہیں۔“

ان الفاظ کی وضاحت کرتے ہوئے امام سیوطی رضی اللہ عنہ نے حاشیے میں یہ بات تحریر کی ہے: علامہ زرکشی فرماتے ہیں: اس سے

مراد یہ ہے: ان دونوں کو گرہن لگ جانا اللہ تعالیٰ کی دونشائیاں ہیں۔

1458- أخرجه البخاری فی الكسوف، باب الصلاة فی كسوف الشمس (الحديث 1040) بنحوه مطولاً، وباب قول النبي صلى الله عليه وسلم (يخوف الله عباده بالكسوف) (الحديث 1048)، وباب الصلاة فی كسوف القمر (الحديث 1062) مختصراً، و(الحديث 1063) مطولاً، و(في اللباس، باب من جر ازاره من غير خيلاء) (الحديث 5785) بنحوه مطولاً. وسياقي (الحديث 1462)، ونوع آخر (الحديث 1490 و 1491) والامر بالدعاء في الكسوف (الحديث 1501) تحفة الاشراف (11661).

اس کی وجہ یہ ہے اس حدیث کا پس منظر یہی چیز ہے جبکہ علامہ کرمانی نے یہ بات بیان کی ہے یہ دونوں قرب قیامت کی دو علامات ہیں یا اللہ تعالیٰ کے عذاب کی علامات ہیں یا یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی قدرت کے تحت مسخر ہیں اور اس کے حکم کے پابند ہیں۔

سورج اور چاند کو گرہن لگنا اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں اس اعتبار سے بھی ہو سکتی ہیں اللہ تعالیٰ اگر چاہے تو ان کی روشنی کو ختم کر سکتا ہے، اگر سورج کی روشنی ختم ہو جائے تو اہل دنیا روئے زمین پر رہنے کے قابل نہیں رہیں گے۔

سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں اس اعتبار سے بھی ہیں دنیا میں رہنے والے تمام افراد کا تصرف صرف کرہ ارض پر چلتا ہے وہ آسمان میں موجود سیاروں کے بارے میں تصرف نہیں کر سکتے اور دنیا کے رہنے والے لوگ آسمان پر موجود سیاروں میں سے صرف سورج اور چاند کو زیادہ واضح اور زیادہ قریب سے دیکھ سکتے ہیں۔

تو ان دونوں کو بطور خاص اللہ تعالیٰ کی نشانی قرار دیا گیا یعنی یہ دونوں اللہ تعالیٰ کے حکم کے پابند ہیں جب اللہ تعالیٰ کی مرضی ہو تو انہیں گرہن لگ سکتا ہے۔ ان کی روشنی کم ہو سکتی ہے۔

### نماز کسوف کے احکام

#### نماز کسوف کا طریقہ

مسئلہ: نماز کسوف ادا کرنا سنت ہے۔ (ذخیرہ)

مسئلہ: اس بات پر فقہاء کا اتفاق ہے کہ یہ نماز باجماعت ادا کی جائے گی تاہم اس کے ادا کرنے کے طریقے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

مسئلہ: ہمارے علماء نے یہ بات بیان کی ہے: آدمی دو رکعات نماز ادا کرے گا، ان میں سے ہر رکعت میں ایک مرتبہ رکوع کرے گا اور دو مرتبہ سجدہ کرے گا جیسا کہ عام نمازوں میں کیا جاتا ہے اور ان دونوں رکعات میں وہ اپنی پسند کے مطابق تلاوت کرے گا۔ (محیط)

مسئلہ: افضل یہ ہے: ان دونوں رکعات میں قرأت طویل کی جائے۔ (کانی)

مسئلہ: نماز ادا کر لینے کے بعد آدمی دعا مانگتا رہے گا یہاں تک کہ سورج مکمل طور پر روشن ہو جائے۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: طویل قرأت کرنا اور مختصر دعا مانگنا یا طویل دعا مانگنا اور مختصر قرأت کرنا، جب ان دونوں میں سے ایک مختصر ہو تو دوسرے کو لمبا کر لیا جائے۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: یہ نماز باجماعت صرف وہی امام پڑھا سکتا ہے جو جمعے کی نماز پڑھاتا ہے۔

مسئلہ: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سورج گرہن کی نماز میں بلند آواز میں قرأت نہیں کی جائے گی۔ (محیط)

مسئلہ: سورج گرہن کی نماز سے پہلے یا بعد میں خطبہ نہیں دیا جائے گا۔ (محیط)

مسئلہ: یہ نماز عید گاہ یا جامع مسجد میں ادا کی جائے گی، اگر اس کے علاوہ کہیں اور ادا کر لی جاتی ہے تو یہ بھی جائز ہے تاہم

عید گاہ یا جامع مسجد میں ادا کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

مسئلہ: اگر لوگ اپنے گھر میں انفرادی طور پر یہ نماز ادا کر لیتے ہیں تو یہ بھی جائز ہے اگر سب لوگ اکٹھے ہو کر باجماعت نماز ادا نہیں کرتے بلکہ صرف دعائے تکبیر ہی پڑھتے ہیں تو یہ بھی جائز ہے۔ (خزانة المستعین)

مسئلہ: دعائے تکبیر کے لیے امام منبر پر نہیں چڑھے گا۔ (تاتارخانیہ)

مسئلہ: اس دعا کے بارے میں امام کو اختیار ہو گا وہ چاہے تو قبلہ کی طرف رخ کر کے بیٹھ کے دعائے تکبیر پڑھے تو کھڑا ہو کر دعائے تکبیر پڑھے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر دعائے تکبیر پڑھے اور لوگ اس کی دعا کے جواب میں آمین کہتے رہیں گے۔

مسئلہ: اگر گرجہن کے دوران نماز ادا نہیں کی تھی یہاں تک کہ سورج روشن ہو گیا تو پھر اس نماز کو ادا نہیں کیا جائے گا، لیکن اگر کچھ گرجہن ختم ہوا تھا اور کچھ باقی تھا تو اس وقت نماز شروع کرنا جائز ہوگا۔

مسئلہ: اگر گرجہن کے دوران سورج غروب ہو جاتا ہے تو دعائے تکبیر کو موقوف کر کے مغرب کی نماز ادا کی جائے گی۔

مسئلہ: اگر گرجہن کے وقت جنازہ بھی آ جاتا ہے تو نماز جنازہ پہلے ادا کی جائے گی۔

مسئلہ: اگر کسی ایسے وقت میں گرجہن ہوتا ہے جن اوقات میں نماز ادا کرنا ممنوع ہے تو پھر سورج گرجہن کی نماز ادا نہیں ادا کی جائے گی۔ (جوہرہ نیرہ)

### چاند گرجہن کی نماز

مسئلہ: اسی سے متعلق چاند گرجہن کے وقت ادا کی جانے والی نماز کے احکام ہیں۔

مسئلہ: چاند گرجہن کے وقت دو رکعات الگ الگ یعنی (انفرادی طور پر) ادا کریں گے۔ (محیط حسنی)

مسئلہ: اسی طرح جب کوئی شدید قسم کی صورت حال درپیش ہو جیسے آندھی آئی ہو یا بہت تیز ہوا چل رہی ہو یا شدید بارش ہو یا برف گر رہی ہو یا اس کا سلسلہ موقوف نہ ہو رہا ہو یا آسمان سرخ ہو جائے یا دن کے وقت تاریکی چھا جائے یا کوئی دہائی بیماری پھوٹ پڑے تو بھی یہی حکم ہوگا۔ (سراجیہ)

مسئلہ: زلزلہ آ جائے، بجلی کی کڑک آ جائے، ستارہ ٹوٹا ہو محسوس ہو، رات کے وقت ہولناک روشنی پھیل جائے، دشمن کے غالب آنے کا خوف ہو یا اس قسم کی کوئی بھی مشکل صورت حال ہو تو اس طرح سے نماز ادا کی جائے گی اور دو رکعات ادا کی جائیں گی۔ (تہذیب)

مسئلہ: ”بدائع“ میں یہ بات تحریر ہے کہ اس نماز کو گھر میں انفرادی طور پر ادا کیا جائے گا۔ (جمہار الحق)

## 2 - باب التَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ وَالدُّعَاءِ عِنْدَ كُسُوفِ الشَّمْسِ

سورج گرہن کے وقت تسبیح، تکبیر پڑھنا اور دعا مانگنا

1459 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ - وَهُوَ الْمُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ - قَالَ حَدَّثَنَا وَهَبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ حَيَّانَ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ بَيْنَا أَنَا أَسْرَأَسِي بِأَسْهُمٍ لِي بِالْمَدِينَةِ إِذْ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَجَمَعْتُ أَهْمِي وَقُلْتُ لَا نُظْرَنَ مَا أَحَدَّثَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ فَاتَيْتُهُ مِمَّا يَلِي ظَهْرَهُ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَجَعَلَ يُسَبِّحُ وَيُكَبِّرُ وَيَدْعُو حَتَّى حُسِرَ عَنْهَا - قَالَ - ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ .

☆ ☆ حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ میں مدینہ منورہ میں تیر اندازی کر رہا تھا اسی دوران سورج گرہن ہو گیا میں نے اپنے تیر سیٹے اور یہ سوچا کہ میں آج اس بات کا جائزہ لوں گا کہ سورج گرہن کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کیا حکم دیتے ہیں میں آپ ﷺ کی خدمت میں اُس طرف سے آیا جس طرف آپ ﷺ کی پشت مبارک تھی آپ ﷺ اُس وقت مسجد میں موجود تھے آپ تسبیح اور تکبیر پڑھ رہے تھے اور دعا مانگ رہے تھے یہاں تک کہ گرہن ختم ہو گیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ نے دو رکعات نماز ادا کی جس میں چار مرتبہ سجدہ کیا۔

## شرح

حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ روایت امام مسلم رحمہ اللہ نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے۔ اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے امام سیوطی رحمہ اللہ نے یہ بات تحریر کی ہے: امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت میں اشکال پایا جاتا ہے کیونکہ اس سے بظاہر یہ محسوس ہوتا کہ سورج روشن ہو جانے کے بعد نماز کسوف شروع ہوتی تھی حالانکہ ایسا نہیں ہے کیونکہ سورج روشن ہو جانے کے بعد اس نماز کا آغاز کرنا درست نہیں ہے۔

اس لئے اس روایت کو اس صورتحال پر محمول کیا جائے گا کہ حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کو نماز کی حالت میں پایا تھا جیسا کہ دیگر حوالے سے منقول روایت میں اس کی صراحت موجود ہے۔ پھر راوی نے تمام باتوں کو ایک ہی ساتھ بیان کر دیا ہے جس میں نماز پڑھنے، دعا مانگنے، تسبیح پڑھنے اور تکبیر کہنے کا تذکرہ کر دیا۔

.....

1459 - أخرجه مسلم في الكسوف، باب ذكر النداء بصلاة الكسوف (الصلاة جامعة) (الحديث 25 و 26 و 27) بنحوه . وأخرجه أبو داود في الصلاة، باب من قال: يركع ركعتين (الحديث 1195) بنحوه . تحفة الأشراف (9696) .

\* سیوطی پر روایت مذکورہ

## 3 - باب الْأَمْرِ بِالصَّلَاةِ عِنْدَ كُسُوفِ الشَّمْسِ

باب: سورج گرہن کے وقت نماز ادا کرنے کا حکم

1460 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أُنْبَأَنَا ابْنُ وَهَبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّهُمَا آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ تَعَالَى فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا"

☆ ☆ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"سورج اور چاند کسی شخص کے مرنے یا پیدا ہونے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں جب تم ان دونوں کو دیکھو تو نماز ادا کرو"

شرح

امام نسائی رضی اللہ عنہ یہ روایت پہلے بھی نقل کر چکے ہیں تاہم یہاں انہوں نے اس کا ترجمہ الباب یہ قائم کیا ہے جب سورج گرہن ہو اس وقت نماز ادا کرنے کا حکم دیا جائے گا۔

یاد رہے جمہور کے نزدیک سورج گرہن کے وقت نماز ادا کرنا سنت ہے۔

احناف اور مالکیوں کے نزدیک یہ سنت موکدہ ہے۔

نماز کسوف حضر یا سفر دونوں حالتوں میں مشروع کی گئی ہے اور اس کا حکم مردوں اور خواتین سب کے لئے ہے، یعنی ہر وہ شخص اس کا مخاطب ہے جو پانچ فرض نمازیں ادا کرتا ہے۔

صحیح قول کے مطابق یہ نماز واجب نہیں ہے اور یہ نماز اذان اور اقامت کے بغیر ادا کی جائے گی اس کے بارے میں سنت یہ ہے اسے باجماعت ادا کیا جائے اور مستحب یہ ہے اس کے لئے اعلان کر دیا جائے کہ "نماز ہونے لگی ہے" اس کی وجہ یہ ہے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کسوف ادا کی تھی۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان کروایا تھا۔

احناف اس بات کے قائل ہیں: نماز کسوف میں دو رکعات ادا کی جائیں گی جس طرح نماز عید یا نماز جمعہ یا دو رکعات نفل والی کوئی بھی نماز ادا کی جاتی ہے۔

نماز کسوف سے پہلے یا بعد میں خطبہ نہیں دیا جائے گا۔ اس سے پہلے اذان نہیں دی جائے گی اقامت نہیں کی کہی جائے گی۔

اس میں ہر رکعت میں ایک مرتبہ رکوع کیا جائے گا اور دو سجدے کئے جائیں گے۔

1460-اخرجه البخاری فی الكسوف، باب الصلاة فی كسوف الشمس (الحديث 1042)، و فی بدء الخلق، باب صفة الشمس و القمر (الحديث 3201). و اخرجه مسلم فی الكسوف، باب ذكر النداء بصلاة الكسوف (الصلاة جامعة) (الحديث 28). تحفة الاشراف

جبکہ دیگر فقہاء اس بات کے قائل ہیں نماز کسوف میں دو رکعات ادا کی جائیں گی۔

ہر ایک رکعت میں دو مرتبہ قیام کیا جائے گا۔ دو مرتبہ قرأت کی جائے گی دو مرتبہ رکوع کیا جائے گا دو سجدے کئے جائیں گے۔

اس کا سنت طریقہ یا کامل ترین طریقہ یہ ہے پہلے قیام میں سورہ فاتحہ پڑھنے کے بعد سورہ بقرہ یا اس کی طرح کی کوئی لمبی

سورت پڑھی جائے اور دوسرے قیام میں سورہ فاتحہ کے بعد اس سے کوئی چھوٹی سورت پڑھی جائے جو دو سو آیات پر مشتمل ہو۔

تیسرے قیام میں سورہ فاتحہ کے بعد اس سے کم چھوٹی سورت پڑھی جائے جو تقریباً ڈیڑھ سو آیات پر مشتمل ہو جیسے سورہ نساء ہے اور چوتھے قیام میں سورہ فاتحہ کے بعد اس سے چھوٹی سورت پڑھی جائے جو تقریباً ایک سو آیات پر مشتمل ہو جیسے سورہ مائدہ

ہے۔\*

.....

#### 4 - باب الْأَمْرِ بِالصَّلَاةِ عِنْدَ كُسُوفِ الْقَمَرِ

باب: چاند گرہن کے وقت نماز ادا کرنے کا حکم

1461 - أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَكِنَّهُمَا آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا"

☆☆ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"سورج اور چاند کسی شخص کے مرنے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے، بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں، جب تم انہیں

دیکھو تو نماز ادا کرو۔"

شرح

چاند گرہن کے وقت پڑھی جانے والی نماز کے بارے میں علماء کے نظریات کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابن رشد تحریر

کرتے ہیں: اس کے بارے میں علماء کے مابین اختلاف پایا جاتا ہے امام شافعی رضی اللہ عنہ اس بات کے قائل ہیں سورج کی طرح

چاند گرہن کی نماز بھی باجماعت ادا کی جائے گی۔

امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ داؤد ظاہری اور اہل علم کی ایک جماعت اسی بات کی قائل ہے۔

\* طحطاوی، فقہ الاسلامی، پنجویں بحث: نماز کسوف اور نماز خسوف کے احکام

1461- أخرجه البخاری فی الکسوف، باب الصلاة فی کسوف الشمس (الحديث 1041)، و باب لا تنكسف الشمس لموت احد و لا لحياته (

الحديث 1057)، و فی بدء الخلق، باب صفة الشمس و القمر (الحديث 3204). وأخرجه مسلم فی الکسوف، باب ذكر النداء لصلاة

كسوف (الصلاة جامعة) (الحديث 21 و 22 و 23). وأخرجه ابن ماجه فی الامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء فی لصلاة الكسوف (

الحديث 1261). تحفة الاشراف (10003).

امام مالک رحمہ اللہ اور امام ابو حنیفہ رحمہما اللہ اس بات کے قائل ہیں چاند گرہن کی نماز باجماعت ادا نہیں کی جائے بلکہ لوگ انفرادی طور پر دوسری نفل نمازوں کی طرح دو رکعات نماز ادا کر لیں گے۔

.....

## 5 - باب الأمر بالصلاة عند الكسوف حتى تنجلي

باب: گرہن کے وقت اُس وقت تک نماز ادا کرنے کا حکم جب تک وہ روشن نہ ہو جائے

1462 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَامِلٍ الْمَرْوَزِيُّ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتَانِ مِنَ آيَاتِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا حَتَّى تَنْجَلِيَ ."

☆☆ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں یہ دونوں کسی شخص کے مرنے یا کسی کی پیدائش کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے ہیں جب تم انہیں دیکھو تو اس وقت تک نماز ادا کرتے رہو جب تک گرہن ختم نہیں ہو جاتا۔“

1463 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَوُتِبَ يَجْرُؤُ تَوْبَهُ فَصَلَّى زَكْعَتَيْنِ حَتَّى انْجَلَتْ .

☆☆ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اسی دوران سورج

گرہن ہو گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کپڑوں کو گھسیٹتے ہوئے تیزی سے اٹھے اور دو رکعات ادا کیں یہاں تک کہ گرہن ختم ہو گیا۔

## 6 - باب الأمر بالنداء لصلاة الكسوف

باب: گرہن کے وقت ادا کی جانے والی نماز کے بارے میں اعلان کرنا

1464 - أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عُرْوَةَ عَنِ

\* بدلیۃ الجہد، باب نمبر 6، نماز کسوف کے احکام

1462 - اخبرنا البخاری فی الکسوف، باب الصلاة فی کسوف الشمس (الحديث 1040) بنحوه، وباب الصلاة فی کسوف القمر (الحديث

1063) بنحوه مطولاً، وفي النباس، باب من جر ازاره من غير حياء (الحديث 5785) بنحوه مطولاً و اخبرنا النسائي فی الكسوف، باب الامر

بالصلاة عند الكسوف حتى تنجلي (الحديث 1463). بمعناه و نوع آخر (الحديث 1490) مطولاً، و (الحديث 1491) مختصراً، والامر

بالنداء فی الكسوف (الحديث 1501) بنحوه مطولاً. والحديث عند: البخاری فی الكسوف، وباب قول النبي صلى الله عليه وسلم، يعرف الله

عباده بالكسوف (الحديث 1048)، و باب الصلاة فی کسوف القمر (الحديث 1062). والنسائي فی الكسوف، كسوف الشمس والقمر

الحديث (1458). تحفة الاشراف (11661).

1463 - تقديم (الحديث 1462).

عَائِشَةَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيًا يُنَادِي أَنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ فَاجْتَمِعُوا وَاصْطَفُوا فَصَلُّوا بِهِمْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رَكَعَتَيْنِ وَأَرْبَعٍ مَجْدَاتٍ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں سورج گرہن ہو گیا تو نبی اکرم ﷺ نے اعلان کرنے والے کو یہ اعلان کرنے کی ہدایت کی: باجماعت نماز ہونے لگی ہے۔

تو لوگ اکٹھے ہو گئے انہوں نے صفیں قائم کر لیں، نبی اکرم ﷺ نے انہیں دو رکعات نماز پڑھائی، جن میں آپ ﷺ نے چار مرتبہ رکوع کیا اور چار مرتبہ سجدہ کیا۔

شرح

اکثر فقہاء اسی بات کے قائل ہیں نماز کسوف ادا کرنے کے لئے اعلان کروانا مستحب ہے۔ بلکہ اسے سنت کہتا زیادہ مناسب ہوگا کیونکہ اس حدیث سے یہ بات ثابت ہے، نبی اکرم ﷺ نے اس نماز کے لئے اعلان کروایا تھا۔

.....

## 7- باب الصُّفُوفِ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ

باب: نماز کسوف کے دوران صفیں قائم کرنا

1465- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ خَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَامَ فَكَبَّرَ وَصَفَّ النَّاسُ وَرَأَاهُ فَاسْتَكْمَلَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعٍ سَجَدَاتٍ وَأَنْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کی حیات مبارکہ میں سورج گرہن ہو گیا تو نبی اکرم ﷺ مسجد میں تشریف لائے، آپ ﷺ کھڑے ہوئے، آپ ﷺ نے تکبیر کہی، لوگوں نے آپ ﷺ کے پیچھے صفیں قائم کر لیں، تو نبی اکرم ﷺ نے چار رکوع اور چار سجدے مکمل ادا کیے، آپ ﷺ کے نماز کو پورا کرنے سے پہلے ہی سورج گرہن ختم ہو چکا تھا۔

شرح

اس ترجمہ الباب کے ذریعے شاید امام نسائی رضی اللہ عنہ یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں نماز کسوف کو باجماعت ادا کیا جائے گا اور جمہور فقہاء اسی بات کے قائل ہیں نماز کسوف باجماعت ادا کی جائے گی۔ صرف چاند گرہن کی نماز کے بارے میں فقہاء کے مابین اختلاف پایا جاتا ہے۔

1464- المعرجہ البخاری فی الكسوف، باب النجھر بالقراءۃ فی الكسوف (الحدیث 1066) بمعنویہ . والمعرجہ مسلم فی الكسوف، باب صلاۃ

الكسوف (الحدیث 4) . وسنن ابی یوسف (الحدیث 1472) لحفلة الاشراف (1651) .

1465- الفردیہ النسائی . لحفلة الاشراف (16487) .



امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اسے انفرادی طور پر پڑھا جائے گا۔

.....

## 8 - باب کَیْفَ صَلَاةِ الْکُسُوفِ

باب: گرہن سے متعلق نماز کس طرح ادا کی جائے؟

1466 - أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَلِيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي

ثَابِتٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عِنْدَ كُسُوفِ الشَّمْسِ ثَمَانِي رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ . وَعَنْ عَطَاءٍ مِثْلَ ذَلِكَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کے وقت آٹھ رکوع اور چار

سجدوں کے ساتھ نماز ادا کی۔

عطاء کے حوالے سے بھی اسی کی مانند منقول ہے۔

شرح

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کسوف کس طریقے کے ساتھ ادا کی تھی؟ اس بارے میں روایات کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے اور ان روایات کی بناء پر فقہاء کے مابین بھی اختلاف ہے ان روایات کے لفظی اختلاف کی نشاندہی امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں اس ترجمہ الباب اور اگلے ابواب میں کی ہے۔

اس ترجمہ الباب کے تحت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول روایات ہیں۔ اگلے ترجمہ الباب میں اس بات کی وضاحت ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے کچھ لفظی اختلاف بھی منقول ہے۔

آگے کے تراجم ابواب میں امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اس بات کی وضاحت کی ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے بھی نماز کسوف کا طریقہ منقول ہے جس میں کچھ اختلاف پایا جاتا ہے۔

آگے کے تراجم ابواب میں زیادہ تر روایات اسی حوالے سے ہیں۔

.....

1467 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ

ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى فِي كُسُوفِ قُرْآنِكُمْ رَكَعٌ ثُمَّ قَرَأْتُمْ رَكَعٌ ثُمَّ قَرَأْتُمْ رَكَعٌ ثُمَّ قَرَأْتُمْ رَكَعٌ ثُمَّ قَرَأْتُمْ رَكَعٌ ثُمَّ سَجَدَ وَالْآخِرَى مِثْلَهَا .

1466- اخرجه مسلم في الكسوف، باب ذكر من قال انه ركع ثمان ركعات في اربع سجعات (الحديث 18) بنحوه، و (الحديث 19) بمعناه .  
واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب من قال: اربع ركعات (الحديث 1183) بمعناه . وسنن (الحديث 1467) بمعناه . واخرجه الترمذی في الصلاة، باب ما جاء في صلاة الكسوف (الحديث 560) . تحفة الاشراف (5697) .  
1467- تقدم في الكسوف، كيف صلاة الكسوف (الحديث 1469) .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں:

آپ نے گزہن کے وقت نماز ادا کی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں قرأت کی پھر رکوع میں چلے گئے پھر قرأت کی پھر رکوع میں چلے گئے پھر قرأت شروع کر دی پھر رکوع میں چلے گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں چلے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری رکعت بھی اسی طرح ادا کی۔

## 9 - باب نَوْعِ الْآخَرِ مِنْ صَلَاةِ الْكُسُوفِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

باب: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول نماز کسوف کا ایک اور طریقہ

1468 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ ابْنِ نَمِرٍ - وَهُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ نَمِرٍ -

عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبَّاسٍ ح وَأَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي كَثِيرُ بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رَكَعَتَيْنِ وَأَرْبَعِ سَجَدَاتٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک دن سورج گزہن ہوا تھا اُس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو

رکعات ادا کی تھیں جن میں چار رکوع کیے تھے اور چار سجدے کیے تھے۔

## 10 - باب نَوْعِ الْآخَرِ مِنْ صَلَاةِ الْكُسُوفِ

باب: نماز کسوف کا ایک اور طریقہ

1469 - أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَلِيَّةَ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ

عُبَيْدَ بْنَ عَمِيرٍ يُحَدِّثُ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْ أَصْدَقُ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يُرِيدُ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ بِالنَّاسِ قِيَامًا شَدِيدًا يَقُومُ بِالنَّاسِ ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُومُ ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ يَرْكَعُ فَرَكَعَ رَكَعَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكَعَةٍ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ رَكَعَ الثَّلَاثَةَ ثُمَّ سَجَدَ حَتَّىٰ إِنْ رَجَلَا يَوْمَئِذٍ يُغْشَىٰ عَلَيْهِمْ حَتَّىٰ إِنْ سَجَالَ الْمَاءُ لَتَصَبُّ عَلَيْهِمْ مِمَّا قَامَ بِهِمْ يَقُولُ إِذَا رَكَعَ "اللَّهُ أَكْبَرُ" وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ "سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" فَلَمْ يَنْصَرِفْ حَتَّىٰ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَامَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَىٰ عَلَيْهِ وَقَالَ "إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنْ آيَاتَانِ مِنَ آيَاتِ اللَّهِ يُخَوِّفُكُم بِهِمَا فَإِذَا كَسَفَا فَافْزِعُوا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّىٰ يَنْجَلِيَا" .

1468- اخبره البخاری فی الكسوف، باب خطبة الامام فی الامام فی الكسوف (الحديث 1046) مطولا . واخرجه مسلم فی الكسوف ، باب صلاة الكسوف (الحديث 5) . واخرجه ابو داؤد فی الصلاة، باب من قال اربع ركعات (الحديث 1181) بمعناه مطولا . تحفة الاشراف (6335) .

1469- اخبره مسلم فی الكسوف ، باب صلاة الكسوف (الحديث 6) بنحوه . واخرجه ابو داؤد فی الصلاة، باب صلاة الكسوف (الحديث 1177) . تحفة الاشراف (16323) .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہو گیا، آپ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھانا شروع کی، جس میں آپ ﷺ نے طویل قیام کیا، پہلے آپ ﷺ لوگوں کو نماز پڑھاتے ہوئے قیام کی حالت میں رہے، پھر رکوع میں چلے گئے، پھر قیام کی حالت میں آگئے، پھر رکوع میں چلے گئے، پھر قیام کی حالت میں آگئے، پھر رکوع میں چلے گئے، نبی اکرم ﷺ نے دو رکعات ادا کیں، اس میں سے ہر ایک رکعت میں تین مرتبہ رکوع کیا، تیسری مرتبہ رکوع کرنے کے بعد آپ سجدے میں چلے گئے، اُس دن لوگوں کی یہ حالت تھی کہ بعض افراد پر مدہوشی کی کیفیت طاری تھی اور اُن پر پانی کے ڈول بہائے گئے، اس کی وجہ یہ تھی کہ نبی اکرم ﷺ نے اُن لوگوں کو اتنا طویل قیام کروایا تھا، آپ ﷺ رکوع میں جاتے ہوئے ”اللہ اکبر“ کہتے تھے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تھے تو ”سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ“ پڑھتے تھے، آپ ﷺ نے اُس وقت تک سلام نہیں پھیرا، جب تک سورج روشن نہیں ہو گیا (سلام پھیرنے کے بعد) آپ ﷺ کھڑے ہوئے، آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی اور ارشاد فرمایا:

”سورج اور چاند یہ دونوں کسی کے مرنے کی وجہ سے یا کسی کی پیدائش کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں، جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ تمہیں ڈراتا ہے، تو جب یہ دونوں گرہن ہو جائیں، تو تم اللہ کے ذکر کی پناہ میں آ جاؤ، یہاں تک کہ یہ دونوں صاف ہو جائیں۔“

1470 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ فِي صَلَاةِ الْآيَاتِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُيَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى سِتَّ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ . قُلْتُ لِمُعَاذٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا شَكَّ وَلَا مِرْيَةَ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے (دو رکعات ادا کی تھیں) جن میں چھ مرتبہ رکوع کیا تھا اور چار سجدے کیے تھے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے اپنے استاد (معاذ بن ہشام) سے دریافت کیا: کیا یہ بات نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے؟ انہوں نے جواب دیا: کسی شک و شبہ کے بغیر (یہ بات نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے)۔

## 11 - باب نَوْعِ الْآخَرِ مِنْهُ عَنْ عَائِشَةَ

باب: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول (نمازِ کسوف) کی ایک اور قسم

1471 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ

1470 - اخرجہ مسلم فی الکسوف، باب صلاة الکسوف (الحديث 7)، تحفة الاشراف (16325) .

1471 - اخرجہ البخاری فی الکسوف، باب خطبة الامام فی الکسوف (الحديث 1046)، وفي العمل فی الصلاة، باب اذا انفلتت الذبابة فی الصلاة (الحديث 1212) بنحوه مختصراً . و اخرجہ مسلم فی الکسوف، باب صلاة الکسوف (الحديث 3) . و اخرجہ ابو داؤد فی الصلاة باب من قال: اربع ركعات (الحديث 1180) مختصراً . و اخرجہ ابن ماجه فی اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء فی صلاة الکسوف (الحديث 1263) مختصراً . تحفة الاشراف (16692) .

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَكَبَّرَ وَصَفَّ النَّاسُ وَرَأَاهُ  
فَاقْتَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ "سَمِعَ اللَّهُ  
لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ". ثُمَّ قَامَ فَاقْتَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً هِيَ أَدْنَى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا  
طَوِيلًا هُوَ أَدْنَى مِنَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ قَالَ "سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ". ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ فِي  
الرُّكُوعِ الْأُخْرَى مِثْلَ ذَلِكَ فَاسْتَكْمَلَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَأَنْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ ثُمَّ قَامَ  
فَخَطَبَ النَّاسَ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ "إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتَانِ مِنَ آيَاتِ اللَّهِ تَعَالَى لَا  
يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا حَتَّى يُفْرَجَ عَنْكُمْ". وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ "رَأَيْتُ فِي مَقَامِي هَذَا كُلَّ شَيْءٍ وَعِدْتُمْ لَقَدْ رَأَيْتُمُونِي أَرَدْتُ أَنْ أَخَذَ قِطْفًا مِنَ الْجَنَّةِ حِينَ رَأَيْتُمُونِي  
جَعَلْتُ اتَّقَدَّمُ وَلَقَدْ رَأَيْتُ جَهَنَّمَ يَحِطُّمُ بَعْضُهَا بَعْضًا حِينَ رَأَيْتُمُونِي تَأَخَّرْتُ وَرَأَيْتُ فِيهَا ابْنَ لُحْيٍ وَهُوَ الَّذِي  
سَيَّبَ السَّوَابِ".

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ کی ظاہری حیات میں سورج گرہن ہو گیا آپ ﷺ نے کھڑے ہوئے آپ ﷺ نے تکبیر کہی لوگوں نے آپ کے پیچھے صف قائم کر لی نبی اکرم ﷺ نے طویل قرأت کی پھر آپ ﷺ نے تکبیر کہی اور رکوع میں چلے گئے اور طویل رکوع کیا پھر آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور "سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ" پڑھا پھر آپ ﷺ کھڑے ہو گئے اور آپ ﷺ نے طویل قرأت کی لیکن یہ پہلی والی قرأت سے کچھ کم تھی آپ ﷺ تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں چلے گئے اور طویل رکوع کیا لیکن یہ پہلے والے رکوع سے کچھ کم تھا پھر آپ ﷺ نے "سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ" کہا (ور کھڑے ہو گئے) پھر آپ ﷺ سجدے میں چلے گئے پھر آپ ﷺ نے دوسری رکعت بھی اس طرح ادا کی تو اس طرح نبی اکرم ﷺ نے چار مرتبہ رکوع کیا اور چار مرتبہ سجدہ کیا آپ ﷺ کے نماز مکمل کرنے سے پہلے سورج روشن ہو گیا پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے آپ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیا اللہ تعالیٰ کی شان کے مطابق اُس کی حمد و ثناء بیان کی پھر ارشاد فرمایا: سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں یہ کسی کے مرنے کی وجہ سے یا کسی کی پیدائش کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے ہیں جب تم انہیں (گرہن کی حالت میں) دیکھو تو نماز ادا کرو یہاں تک کہ (وہ گرہن) ختم ہو جائے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے یہاں کھڑے ہوئے ہی ہر چیز دیکھ لی ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے ابھی تم نے مجھے دیکھا تھا کہ میں نے جنت میں سے ایک خوشہ توڑنے کا ارادہ کیا تھا اُس وقت جب تم نے مجھے آگے ہوتے ہوئے دیکھا تھا پھر میں نے جہنم کو بھی دیکھا کہ اُس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو کھا رہا ہے یہ اُس وقت ہوا جب تم نے مجھے پیچھے ہٹتے ہوئے دیکھا تھا۔ میں نے جہنم میں ابن لُحی کو دیکھا (یہ الفاظ شاید سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ہیں) یہ وہ شخص ہے جس نے سب سے پہلے بتوں کے نام پر جانور چھوڑنے کی رسم کا آغاز کیا تھا۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُودِيَ الصَّلَاةُ جَامِعَةً فَاجْتَمَعَ النَّاسُ فَصَلَّى بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ لِي رَكَعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ .

☆ ☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہو گیا تو یہ اعلان کیا گیا نماز باجماعت ہونے لگی ہے تو لوگ اکٹھے ہو گئے نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو دو رکعات پڑھائیں اور ان میں چار مرتبہ رکوع کیا اور چار مرتبہ سجدہ کیا۔

1473 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ ذَلِكَ فِي الرُّكُوعِ الْأُخْرَى مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ "إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَادْعُوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَكَبِّرُوا وَتَصَدَّقُوا . " ثُمَّ قَالَ "يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ مَا مِنْ أَحَدٍ آغْيَرُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَزْنِيَ عَبْدُهُ أَوْ تَزْنِيَ امْرَأَتُهُ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللَّهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمَ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا . "

☆ ☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہو گیا تو نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی آپ ﷺ کھڑے ہوئے آپ ﷺ نے طویل قیام کیا پھر آپ رکوع میں گئے تو طویل رکوع کیا پھر آپ ﷺ کھڑے ہو گئے اور طویل قیام کیا، لیکن یہ پہلے قیام سے کم تھا پھر آپ ﷺ رکوع میں چلے گئے اور طویل رکوع کیا، لیکن یہ پہلے والے رکوع سے کم تھا پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور سجدے میں چلے گئے پھر ایسا ہی آپ ﷺ نے دوسری رکعت میں کیا پھر آپ ﷺ نے نماز مکمل کی تو سورج روشن ہو چکا تھا پھر آپ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیا اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی پھر فرمایا: سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں یہ کسی کے مرنے یا پیدا ہونے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے ہیں جب تم انہیں دیکھو تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرو اُس کی کبریائی کا تذکرہ کرو صدقہ و خیرات کرو۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اے محمد ﷺ کی امت! اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ اس بات پر ناراض ہوتا ہے اُس کا کوئی بندہ یا کنیز زنا کا ارتکاب کرنے اے محمد ﷺ کی امت! اللہ کی قسم! جو میں جانتا ہوں اگر تم لوگ وہ جان لو تو تم تھوڑا سا اور زیادہ رویا کرو۔"

1474 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ وَهَبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ عَمْرَةَ

1472- تقدم في الكسوف، باب الامر النداء الصلاة الكسوف (الحديث 1464) .

1473- اخرج البخاري في الكسوف، باب الصدقة في الكسوف (الحديث 1044) . واخرجه مسلم في الكسوف، باب صلاة الكسوف

(الحديث 1) مطولاً . تحفة الاشراف (17148) .

حَدَّثَنَا أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهَا أَنَّ يَهُودِيَّةً أَتَتْهَا فَقَالَتْ آجَارِكِ اللَّهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ النَّاسَ لَيَسْأَلُونَ فِي الْقُبُورِ لَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِدًا بِاللَّهِ . قَالَتْ عَائِشَةُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَّحَ مَعْرَجًا مَعْرَجًا فَحَسَبَتِ الشَّمْسُ فَخَرَجْنَا إِلَى الْحُجْرَةِ فَاجْتَمَعَ إِلَيْنَا نِسَاءٌ وَأَقْبَلَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَلِكَ ضَعُوفَةٌ لِقَامِ قِيَامًا طَوِيلًا ثُمَّ رَمَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَامَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَمَعَ دُونَ رُكُوعِهِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ الْغَالِيَةَ فَصَنَعَ مِثْلَ ذَلِكَ إِلَّا أَنَّ رُكُوعَهُ وَقِيَامَهُ دُونَ الرَّكْعَةِ الْأُولَى ثُمَّ سَجَدَ وَتَسَلَّطَتِ الشَّمْسُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ فِيمَا يَقُولُ "إِنَّ النَّاسَ يُفْتَنُونَ فِي قُبُورِهِمْ كَهَيْئَةِ الدَّجَالِ" . قَالَتْ عَائِشَةُ كُنَّا نَسْمَعُهُ بَعْدَ ذَلِكَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ .

☆ ☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ایک یہودی عورت اُن کے پاس آئی اور بولی: اللہ تعالیٰ تمہیں قبر کے عذاب سے بچائے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا لوگوں کو قبر میں عذاب دیا جائے گا؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے اللہ کی پناہ ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے سورج گرہن ہو چکا تھا ہم لوگ حجرہ کی طرف آئیں وہاں خواتین اکٹھی ہو چکی تھیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے یہ چاشت کا وقت تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (نماز کسوف ادا کرتے ہوئے) طویل قیام کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں گئے اور طویل رکوع کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا اور کھڑے رہے لیکن یہ پہلے قیام سے کم تھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں چلے گئے لیکن یہ پہلے رکوع سے کم تھا پھر سجدے میں چلے گئے پھر دوسری رکعت میں کھڑے ہوئے اور ایسا ہی کیا۔ البتہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رکوع اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام پہلی رکعت سے کچھ کم تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں چلے گئے پھر سورج روشن ہو گیا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دوران گفتگو میں یہ بات بھی ذکر کی کہ لوگوں کو قبر میں آزمائش میں مبتلا کیا جائے گا جو دجال کی آزمائش کی طرح (انتہائی مشکل) ہوگی۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں اُس کے بعد ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے ہوئے سنا ہے۔

## 12 - باب نَوْعِ الْاٰخَرِ

(نماز کسوف کے طریقے کی) ایک اور قسم

1475 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ - هُوَ الْأَنْصَارِيُّ - قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ جَائِئِنِّي يَهُودِيَّةٌ تَسْأَلُنِي فَقَالَتْ أَعَاذُكَ اللَّهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ . فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْعَذَّبُ النَّاسُ فِي الْقُبُورِ فَقَالَ عَائِدًا بِاللَّهِ

1474- أخرجه البخاري في الكسوف، باب التعموذ من عذاب القبر في الكسوف (الحديث 1049 و 1050) بنحوه، و باب صلاة الكسوف في المسجد (الحديث 1055) . وأخرجه مسلم في الكسوف، باب ذكر عذاب القبر في صلاة الخوف (الحديث 8) مختصراً و سياتي (الحديث 1475)، و (1498)، مختصراً . تحفة الاشراف (17936) ،  
1475- تقدم (الحديث 1477) .

فَرَكِبَ مَرْكَبًا - يَعْنِي - وَانْخَسَفَتِ الشَّمْسُ فَكُنْتُ بَيْنَ الْحَجَرِ مَعَ نِسْوَةٍ فَبَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَرْكَبِهِ فَأَتَى مُصَلًّا فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَقَامَ قَاطِلَ الْقِيَامِ ثُمَّ رَكَعَ قَاطِلَ الرُّكُوعِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَاطَّلَ الْقِيَامِ ثُمَّ رَكَعَ قَاطِلَ الرُّكُوعِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَاطَّلَ الْقِيَامِ ثُمَّ سَجَدَ قَاطِلَ السُّجُودِ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا آيَسَرَ مِنْ قِيَامِهِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ آيَسَرَ مِنْ رُكُوعِهِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَامَ آيَسَرَ مِنَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ فَكَانَتْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ "إِنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ كِفْتَةَ الدَّجَالِ" - قَالَتْ عَائِشَةُ فَسَمِعْتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ -

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ایک یہودی عورت میرے پاس آئی اُس نے مجھ سے کوئی چیز مانگی پھر وہ بولی: اللہ تعالیٰ تمہیں قبر کے عذاب سے بچائے جب نبی اکرم ﷺ تشریف لائے تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا لوگوں کو قبر میں عذاب دیا جائے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس سے اللہ کی پناہ ہے پھر نبی اکرم ﷺ سوار ہوئے (یعنی کہیں تشریف لے گئے) اسی دوران سورج گرہن ہو گیا میں ابھی حجرے میں خواتین کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی کہ نبی اکرم ﷺ اپنی سواری پر تشریف لائے اور اپنی نماز ادا کرنے کی جگہ پر آئے آپ ﷺ نے نماز پڑھائی آپ نے قیام کیا اور طویل قیام کیا اور پھر رکوع میں چلے گئے تو طویل رکوع کیا پھر رکوع سے سر اٹھایا تو طویل قیام کیا پھر رکوع میں چلے گئے اور طویل رکوع کیا پھر سر اٹھایا اور طویل قیام کیا پھر سجدے میں چلے گئے اور طویل سجدے کیے پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے لیکن آپ ﷺ کا یہ قیام پہلے والے قیام سے کم تھا پھر آپ ﷺ رکوع میں چلے گئے جو پہلے رکوع سے کچھ کم تھا پھر آپ ﷺ نے سر اٹھایا اور پہلے قیام سے کچھ کم قیام کیا پھر رکوع میں چلے گئے اور پہلے رکوع سے کچھ کم رکوع کیا پھر آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور قیام کیا لیکن یہ پہلے قیام سے کچھ کم تھا اس طرح چار مرتبہ آپ ﷺ نے رکوع کیا اور چار مرتبہ سجدہ کیا (اسی دوران) سورج روشن ہو گیا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تم لوگوں کو دجال کی آزمائش کی مانند قبروں میں آزمائش میں مبتلا کیا جائے گا۔"

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اُس کے بعد میں نے نبی اکرم ﷺ کو ہمیشہ قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے ہوئے سنا۔

1476 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ بَنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ أَبَانَا ابْنُ عُسَيْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي كُسُوفٍ فِي صُفَّةٍ زَمَزَمَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے زم زم کے چبوترے میں نماز کسوف ادا کی تھی جس

میں آپ ﷺ نے چار رکوع کیے تھے اور چار مرتبہ سجدہ کیا تھا۔

1477 - أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَنْفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ صَاحِبُ الدَّسْتَوَائِي عَنْ أَبِي

1476- أخرجه البخاری فی الكسوف، باب الرکعة الأولى فی الكسوف اطوال (الحديث 1064) بنحوه . تحفة الاشراف (17939) .

1477- أخرجه مسلم فی الكسوف، باب ماعرض علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی صلاة الكسوف من امر الجنة و النار (الحديث 9) مطولاً .

وأخرجه ابو داؤد فی الصلاة، باب من قال: اربع ركعات (الحديث 1179) مختصراً . تحفة الاشراف (2976) .

الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمٍ شَدِيدِ الْحَرِّ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَصْحَابِهِ فَأَطَالَ الْقِيَامَ حَتَّى جَعَلُوا يَجْرُونَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ نَحْوًا مِنْ ذَلِكَ وَجَعَلَ يَتَقَدَّمُ ثُمَّ جَعَلَ يَتَأَخَّرُ فَكَانَتْ أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعُ سَجَدَاتٍ كَانُوا يَقُولُونَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ إِلَّا لِمَوْتِ عَظِيمٍ مِنْ عَظَمَائِهِمْ وَإِنَّهُمَا آيَاتٌ مِنَ آيَاتِ اللَّهِ يُرِيكُمُوهَا فَإِذَا انْخَسَفَتْ فَصَلُّوا حَتَّى تَنْجَلِيَ .

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں شدید گرمی کے دن سورج گرہن ہو گیا، نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی، آپ ﷺ نے طویل قیام کیا، یہاں تک کہ لوگ بے ہوش ہو کر گرنے کے قریب ہو گئے، پھر آپ ﷺ رکوع میں چلے گئے اور طویل رکوع کیا، پھر آپ ﷺ نے سر اٹھایا اور طویل قیام کیا، پھر رکوع میں چلے گئے اور طویل رکوع کیا، پھر سر اٹھایا اور طویل قیام کیا، پھر آپ ﷺ کھڑے ہو گئے، پھر آپ ﷺ نے اسی کی مانند (دوسری رکعت) ادا کی۔ نماز کے دوران آپ ﷺ پہلے کچھ آگے کی طرف ہوئے، پھر آپ ﷺ کچھ پیچھے کی طرف ہوئے، اس طرح آپ ﷺ نے چار مرتبہ رکوع کیا اور چار مرتبہ سجدہ کیا۔ لوگ یہ کہا کرتے تھے: سورج اور چاند صرف کسی بڑے آدمی کے انتقال کی وجہ سے گرہن ہوتے ہیں۔ (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:)

”یہ دونوں اللہ کی نشانیاں ہیں جو اللہ تعالیٰ تمہیں دکھاتا ہے، تو جب یہ گرہن ہو جائیں، تو تم نماز ادا کرتے رہو، یہاں تک کہ گرہن ختم ہو جائے۔“

### 13 - باب نَوْعُ الْاِخْرُ

باب: (نمازِ کسوف) کی ایک اور قسم

1478 - أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مَرْوَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ فُرُودَى الصَّلَاةَ جَامِعَةً فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ رَكَعَتَيْنِ وَسَجْدَةً ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ وَسَجْدَةً . قَالَتْ عَائِشَةُ مَا رَكَعْتُ رُكُوعًا قَطُّ وَلَا سَجَدْتُ سُجُودًا قَطُّ كَانَ أَطْوَلَ مِنْهُ . خَالَفَهُ مُحَمَّدُ بْنُ حَمِيرٍ .

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہو گیا، آپ ﷺ کے حکم کے تحت یہ اعلان کیا گیا، باجماعت نماز ہونے لگی ہے، پھر نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی، جس میں دو مرتبہ رکوع کیا اور ایک مرتبہ سجدہ کیا، پھر آپ ﷺ نے دو مرتبہ رکوع کیا اور ایک مرتبہ سجدہ کیا۔

1478-اخرجه البخاری فی الکسوف، باب طول السجود فی الکسوف (الحديث 1051). وباب النداء بالصلاة جامعة فی الکسوف (الحديث 1045). واخرجه مسلم فی الکسوف، باب ذکر النداء بصلاة الکسوف (الصلاة جامعة) (الحديث 20). تحفة الاشراف (8963).



سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے زندگی میں کبھی بھی اس سے زیادہ طویل رکوع اور اس سے زیادہ طویل سجدہ نہیں کیا۔

محمد بن حیر نامی نے اس کے برعکس روایت نقل کی ہے (جو درج ذیل ہے)۔

1479 - أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ حَمِيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سَلَامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ عَنْ أَبِي طُعْمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فَرَكِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَتَيْنِ وَسَجَدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَرَكِعَ رَكَعَتَيْنِ وَسَجَدَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ عَنِ الشَّمْسِ . وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ مَا سَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُجُودًا وَلَا رَكَعَ رُكُوعًا أَطْوَلَ مِنْهُ . خَالَفَهُ عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں سورج گرہن ہو گیا، نبی اکرم ﷺ نے دو مرتبہ رکوع کیا اور دو مرتبہ سجدہ کیا، پھر آپ ﷺ کھڑے ہو گئے، آپ ﷺ نے دو مرتبہ رکوع کیا اور دو مرتبہ سجدہ کیا، پھر سورج روشن ہو گیا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کبھی اس سے زیادہ طویل سجدہ اور اس سے زیادہ طویل رکوع نہیں کیا۔ علی بن مبارک نامی راوی نے اس سے مختلف روایت نقل کی ہے (جو درج ذیل ہے)۔

1480 - أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَفْصَةَ مَوْلَى عَائِشَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا لَمَّا كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَأَمَرَ فَرُودِيَّ أَنْ الصَّلَاةَ جَامِعَةً فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ فِي صَلَاتِهِ . قَالَتْ عَائِشَةُ فَحَسِبْتُ قَرَأَ سُورَةَ الْبَقْرَةِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ قَالَ "سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ . " ثُمَّ قَامَ مِثْلَ مَا قَامَ وَلَمْ يَسْجُدْ ثُمَّ رَكَعَ فَسَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعَ رَكَعَتَيْنِ وَسَجَدَةً ثُمَّ جَلَسَ وَجَلَسَ عَنِ الشَّمْسِ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں جب سورج گرہن ہو گیا تو آپ ﷺ نے وضو کیا، آپ ﷺ کے حکم کے تحت یہ اعلان کیا گیا، باجماعت نماز ہونے لگی ہے، آپ ﷺ کھڑے ہوئے تو آپ ﷺ نے نماز کے دوران طویل قیام کیا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے حساب لگایا، کہ آپ ﷺ نے سورۃ البقرۃ کی تلاوت کی ہوگی، پھر آپ ﷺ رکوع میں چلے گئے اور آپ نے طویل رکوع کیا، پھر آپ ﷺ نے "سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" پڑھا، پھر آپ ﷺ کھڑے ہو گئے اور اتنی دیر کھڑے رہے جتنی دیر پہلے قیام کیا تھا، پھر آپ ﷺ سجدے میں نہیں گئے بلکہ رکوع میں چلے گئے، پھر اس کے بعد آپ ﷺ نے سجدہ کیا، پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے (یعنی دوسری رکعت میں کھڑے ہوئے) پھر آپ ﷺ نے ویسا ہی کیا جیسے (پہلی رکعت میں) کیا تھا، یعنی دو مرتبہ رکوع کیا اور ایک مرتبہ سجدہ کیا، پھر آپ ﷺ نے قعدہ میں بیٹھ گئے، یہاں تک کہ سورج صاف ہو گیا۔

## 14 - باب نوع آخر

باب: نماز کسوف کا ایک اور طریقہ

1481 - أَخْبَرَنَا هَلَالُ بْنُ بِشْرِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي السَّائِبُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو حَدَّثَهُ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّلَاةِ وَقَامَ الَّذِينَ مَعَهُ فَقَامَ قِيَامًا قَاطِلًا قَاطِلًا الرَّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَسَجَدَ قَاطِلًا الشُّجُودَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَقَامَ فَصَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ مَا صَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِنَ الْقِيَامِ وَالرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَالْجُلُوسِ فَجَعَلَ يَنْفُخُ فِي آخِرِ سُجُودِهِ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ وَيَبْكِي وَيَقُولُ "لَمْ تَعْلِنِي هَذَا وَأَنَا فِيهِمْ لَمْ تَعْلِنِي هَذَا وَنَحْنُ نَسْتَغْفِرُكَ." ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَأَنْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ "إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِذَا رَأَيْتُمْ كُسُوفَ أَحَدِهِمَا فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَقَدْ أُذِنَتِ الْجَنَّةُ مِنِّي حَتَّى لَوْ بَسَطْتُ يَدِي لَتَعَاطَيْتُ مِنْ قُطُوفِهَا وَلَقَدْ أُذِنَتِ النَّارُ مِنِّي حَتَّى لَقَدْ جَعَلْتُ أَتْقِيهَا خَشْيَةً أَنْ تَغْشَاكُمْ حَتَّى رَأَيْتُ فِيهَا امْرَأَةً مِنْ حِمِيرٍ تُعَذِّبُ فِي هِرَّةٍ رَبَطْتَهَا فَلَمْ تَدْعُهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ فَلَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَلَا هِيَ سَقَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ فَلَقَدْ رَأَيْتُهَا تَنْهَشُهَا إِذَا أَقْبَلَتْ وَإِذَا وَكَلَتْ تَنْهَشُ أَلْيَتَهَا وَحَتَّى رَأَيْتُ فِيهَا صَاحِبَ السِّبْيَيْنِ أَخَانِي الدَّعْدَاعَ يُدْفَعُ بَعْضًا ذَاتِ شُعْبَتَيْنِ فِي النَّارِ وَحَتَّى رَأَيْتُ فِيهَا صَاحِبَ الْمُحْجَنِ الَّذِي كَانَ يَسْرِقُ الْحَاجَّ بِمُحْجِنِهِ مُتَكِنًا عَلَى مُحْجِنِهِ فِي النَّارِ يَقُولُ أَنَا سَارِقُ الْمُحْجَنِ."

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہو گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرنے کے لیے کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لوگ بھی کھڑے ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل قیام کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں چلے گئے اور طویل رکوع کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک اٹھایا پھر سجدے میں چلے گئے اور طویل سجدہ کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک اٹھایا اور بیٹھ گئے اور کافی دیر بیٹھے رہے پھر سجدے میں چلے گئے اور طویل سجدہ کیا اور پھر سر مبارک اٹھایا اور کھڑے ہو گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری رکعت بھی اسی طرح ادا کی جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی رکعت میں قیام کیا تھا اور رکوع کیا تھا اور سجدہ کیا تھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے دوسری رکعت میں دوسرے سجدے کے دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھونک ماری اور گریہ و زاری شروع کر دی اور یہ کہنے لگے: (اے اللہ!) تو نے مجھ سے اس چیز کا وعدہ تو نہیں لیا تھا جبکہ میں ان لوگوں کے درمیان موجود ہوں تو نے مجھ سے اس چیز کا وعدہ تو نہیں کیا تھا ہم تجھ سے مغفرت طلب کرتے ہیں۔

1481- أخرجه أبو داؤد في الكسوف، باب من قال يركع ركعتين (الحديث 1194) بمعناه و أخرجه الترمذي في الشمائل، باب ما جاء في بقاء

رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 307) بمعناه مختصراً. وسألي (الحديث 1495) مختصراً. تحفة الأشراف (8639).

پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنا سر مبارک اٹھایا تو سورج روشن ہو چکا تھا، پھر نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے، آپ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور یہ بات ارشاد فرمائی:

بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں، تو جب تم ان کو گرہن کی حالت میں دیکھو تو تیزی سے اللہ کے ذکر کی طرف جاؤ، اُس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے! ابھی جنت کو میرے قریب کیا گیا، یہاں تک کہ اگر میں اپنا ہاتھ بڑھاتا تو میں اُس میں سے (پھلوں کا) کوئی خوشہ حاصل کر سکتا تھا۔ اور جہنم کو بھی میرے قریب کیا گیا، یہاں تک کہ میں نے اس سے بچنے کی کوشش کی، اس اندیشے کے تحت کہ کہیں یہ تم پر نہ چھا جائے، میں نے اُس میں حمیر قبیلے سے تعلق رکھنے والی عورت کو دیکھا جسے ایک بلی کی وجہ سے عذاب دیا جا رہا تھا، اُس عورت نے اُس بلی کو باندھ دیا تھا، اُسے چھوڑا نہیں تھا کہ وہ کچھ کھاپی لیتی اور وہ خود اُسے کھانے کے لیے بھی کچھ نہیں دیتی تھی اور پینے کے لیے بھی کچھ نہیں دیتی تھی، یہاں تک کہ وہ بلی مر گئی، میں نے دیکھا کہ جب وہ عورت آتی تھی تو وہ بلی اُسے نوچتی تھی اور جب وہ عورت مڑ کر جاتی تھی تو وہ بلی اُس کی سرین کو نوچتی تھی، میں نے جہنم میں دو اونٹوں والے شخص کو بھی دیکھا جس کا تعلق بنو عدعاع سے تھا، اسے ایسے عصا کے ذریعے مارا جا رہا تھا جس کی دو شاخیں تھیں، میں نے جہنم میں لاشی والے شخص کو بھی دیکھا جو اپنی لاشی کے ذریعے حاجیوں کی چیزیں چوری کر لیا کرتا تھا، وہ جہنم میں اپنی لاشی کے سہارے (کھڑا ہوا تھا) اور یہ کہہ رہا تھا: میں لاشی کے ذریعے چوری کرنے والا ہوں۔

1482 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْعَظِيمِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ سَبْلَانٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ

عَبَّادِ الْمُهَلَّبِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَصَلَّى لِلنَّاسِ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ وَهُوَ دُونَ السُّجُودِ الْأَوَّلِ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ وَقَعَلَ فِيهِمَا مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ يَفْعَلُ فِيهِمَا مِثْلَ ذَلِكَ حَتَّى فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ ثُمَّ قَالَ "إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَإِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَافْزِعُوا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِلَى الصَّلَاةِ".

☆ ☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہو گیا، آپ ﷺ

کھڑے ہوئے، آپ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی، آپ نے طویل قیام کیا، پھر آپ رکوع میں گئے، تو طویل رکوع کیا۔ پھر آپ ﷺ کھڑے ہو گئے اور طویل قیام کیا، لیکن یہ پہلے والے قیام سے کم تھا، پھر آپ ﷺ رکوع میں چلے گئے، طویل رکوع کیا، لیکن یہ پہلے والے رکوع سے کم تھا، پھر آپ ﷺ سجدے میں چلے گئے اور طویل سجدہ کیا، پھر آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک اٹھایا، پھر سجدے میں چلے گئے اور طویل سجدہ کیا، لیکن یہ پہلے سجدے سے کم تھا، پھر آپ ﷺ کھڑے ہو گئے، آپ نے دو مرتبہ رکوع کیا اور اُن میں ویسا ہی کیا، یعنی پہلا رکوع دوسرے رکوع کے مقابلے میں (طویل تھا) پھر آپ ﷺ نے دو

مرتبہ سجدہ کیا، اُن میں بھی ویسا ہی کیا (یعنی پہلا سجدہ دوسرے سجدے سے طویل تھا) یہاں تک کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں یہ کسی کے مرنے یا کسی کی پیدائش کی وجہ سے گرہن نہیں دیتے ہیں جب تم انہیں (گرہن کی حالت میں دیکھو) تو اللہ کے ذکر کی طرف تیزی سے جاؤ۔“

## 15 - باب نَوْعِ الْاٰخَرِ

باب: نمازِ کسوف کی ایک اور قسم

1483 - اَخْبَرَنَا هَلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي ثَعْلَبَةُ بْنُ عِبَادِ الْعَبْدِيِّ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ أَنَّهُ شَهِدَ خُطْبَةً يَوْمًا لِسَمُرَةَ بِنْتِ جُنْدَبٍ فَذَكَرَ فِي خُطْبَتِهِ حَدِيثًا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمُرَةُ بِنْتُ جُنْدَبٍ بَيْنَا آتَا يَوْمًا وَغُلَامٌ مِنَ الْأَنْصَارِ نَرُمِي غَرَضِينَ لَنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ قَيْدَ رَمْحَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةِ فِي عَيْنِ النَّاطِرِ مِنَ الْأَفْقِ اسْوَدَّتْ فَقَالَ أَحَدُنَا لِصَاحِبِهِ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى الْمَسْجِدِ فَوَاللَّهِ لَيُحْدِثَنَّ شَأْنٌ هَذِهِ الشَّمْسُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُمَّتِهِ حَدَّثَنَا - قَالَ - فَدَفَعْنَا إِلَى الْمَسْجِدِ - قَالَ - فَوَافَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَرَجَ إِلَى النَّاسِ - قَالَ - فَاسْتَقْدَمَ فَصَلَّى فَقَامَ كَأَطْوَلِ قِيَامٍ قَامَ بِنَا فِي صَلَاةٍ قَطُّ مَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا ثُمَّ رَكَعَ بِنَا كَأَطْوَلِ رُكُوعٍ مَا رَكَعَ بِنَا فِي صَلَاةٍ قَطُّ مَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا ثُمَّ سَجَدَ بِنَا كَأَطْوَلِ سُجُودٍ مَا سَجَدَ بِنَا فِي صَلَاةٍ قَطُّ لَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا ثُمَّ فَعَلَ ذَلِكَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ - قَالَ - فَوَافَقَ تَجَلَّى الشَّمْسُ جُلُوسَهُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ فَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَآثَنَى عَلَيْهِ وَشَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَشَهِدَ أَنَّهُ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ - مُخْتَصَرٌ -

☆☆ ثعلبہ بن عباد عبدی جن کا تعلق بصرہ سے ہے وہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ انہیں حضرت سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کے خطبے میں شرکت کی تو حضرت سرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے خطبے کے دوران نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے ایک حدیث ذکر کی حضرت سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے بتایا: ایک دن میں اور ایک انصاری نوجوان نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں تیر اندازی کر رہے تھے یہاں تک کہ سورج کی یہ حالت ہو گئی کہ افق کی طرف دیکھنے والے کو دو یا تین نیزوں کے برابر سیاہ محسوس ہوا تو ہم میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: ہم مسجد چلتے ہیں اللہ کی قسم! سورج کی یہ حالت نبی اکرم ﷺ کی امت کے بارے میں کوئی نئی چیز سامنے لائے گی۔ راوی کہتے ہیں: ہم مسجد چلے گئے، جب ہم وہاں پہنچے تو اس وقت نبی اکرم ﷺ چند لوگوں کے پاس تشریف لائے۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ آگے ہونے آپ ﷺ نے نماز پڑھانی شروع کی قیام کیا اور یہ سب سے طویل قیام تھا جو

1483- اخرجہ ابو داؤد فی الصلاة، باب من قال: اربع رکعات (الحديث 1184) بسحوه . و اخرجہ الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء فی صفة القراءة فی الکسوف (الحديث 562) . روسالی (الحديث 1494)، و (الحديث 1500) . و ابن ماجه فی اقامة الصلاة و السنة فیها، باب ما جاء فی صلاة الکسوف (الحديث 1264) . تحفة الاشراف (4573) .

آپ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھاتے ہوئے کیا تھا، ہم نے اس میں آپ ﷺ کی آواز نہیں سنی، پھر آپ ﷺ رکوع میں چلے گئے اور یہ طویل ترین رکوع تھا، جو آپ ﷺ نے کسی بھی نماز کے دوران ہمیں رکوع کروایا تھا، ہمیں اس میں بھی آپ ﷺ کی آواز سنائی نہیں دی، پھر آپ ﷺ نے ہمیں سجدہ کروایا تو آپ ﷺ نے ہمیں جتنی بھی نمازیں پڑھائی تھیں، ان میں سے یہ سب سے طویل ترین سجدہ تھا، ہمیں آپ ﷺ کی آواز سنائی نہیں دی، پھر آپ ﷺ نے دوسری رکعت بھی اسی طرح ادا کی، جب نبی اکرم ﷺ دو رکعات پڑھنے کے بعد قعدہ میں بیٹھے ہوئے تھے، اسی دوران سورج روشن ہو گیا، نبی اکرم ﷺ نے سلام پھیر دیا، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور اس بات کی گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور اس بات کی بھی گواہی دی کہ آپ ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

(امام نسائی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت مختصر ہے۔)

## 16 - باب نَوْعُ الْاٰخَرُ

باب: نماز کسوف کی ایک اور قسم

1484 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ يَجْرُ تَوْبَهُ فَرِغًا حَتَّى أَتَى الْمَسْجِدَ فَلَمْ يَزَلْ يُصَلِّي بِنَا حَتَّى انْجَلَتْ فَلَمَّا انْجَلَتْ قَالَ "إِنَّ نَاسًا يَزْعُمُونَ أَنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ إِلَّا لِمَوْتِ عَظِيمٍ مِنَ الْعُظَمَاءِ وَلَيْسَ كَذَلِكَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّهُمَا آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا بَدَأَ لَشَيْءٍ مِنْ خَلْقِهِ خَشَعَ لَهُ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَصَلُّوا كَمَا حَدَّثَ صَلَّيْتُمُوهَا مِنَ الْمَكْتُوبَةِ ."

☆☆☆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہو گیا، آپ ﷺ خوف کے عالم میں اپنے کپڑے کو گھسیٹتے ہوئے تشریف لائے اور مسجد آ گئے، آپ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھانا شروع کی، یہاں تک کہ سورج روشن ہو گیا، جب سورج روشن ہو گیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”کچھ لوگ یہ سمجھتے ہیں، سورج اور چاند کسی بڑے آدمی کے مرنے کی وجہ سے گرہن ہوتے ہیں، ایسا نہیں ہے، سورج اور چاند کسی شخص کے مرنے یا کسی کی پیدائش کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے ہیں، بلکہ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں، اللہ تعالیٰ جب اپنی کسی مخلوق کے سامنے اپنی (مجلی) ظاہر کرتا ہے، تو وہ مخلوق اس کے سامنے جھک جاتی ہے، تو جب تم ایسا دیکھو تو نماز ادا کرو، جو اس قریبی نماز کی مانند ہو، جو تم نے فرض ادا کی تھی۔“

1485 - وَأَخْبَرَنَا إِسْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ أَنَّ جَدَّهُ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ الْوَائِزِ حَدَّثَهُ

1484- أخرجه أبو داؤد في الصلاة، باب من قال: ير كع ركعتين (الحديث 1193) مختصراً ومبالي (الحديث 1487 و 1488). وأخرجه ابن

ماجه في القامة الصلاة والسنة فيها، باب ماجاء في صلاة الكسوف (الحديث 1262). تحفة الاشراف (1163).

قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقِ الْهَلَالِيِّ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ وَنَحْنُ إِذْ ذَاكَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَخَرَجَ فَرَعًا يَجْرُ تَوْبَهُ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ أَطَالَهُمَا فَوَافَقَ انْصِرَافَهُ انْجِلَاءَ الشَّمْسِ فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ "إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَإِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَصَلُّوا كَمَا حَدَّثَ صَلَاةً مَكْتُوبَةً صَلَّيْتُمُوهَا "

☆☆ حضرت قبیصہ بن مخارق ہلالی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں سورج گرہن ہو گیا ہم اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ منورہ میں موجود تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی چادر کو گھسیٹے ہوئے تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات نماز ادا کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ طویل رکعات ادا کیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز مکمل کرنے تک سورج روشن ہو چکا تھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور یہ بات ارشاد فرمائی:

”بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دونشائیاں ہیں یہ کسی شخص کے مرنے کی وجہ سے یا کسی کی پیدائش کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے ہیں جب تم اس طرح کی صورت حال دیکھو تو اس نماز کی مانند نماز ادا کرو جو تم نے فرض نماز اس کے قریب ادا کی تھی۔“

1486 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ - وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ - قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ قَبِيصَةَ الْهَلَالِيِّ أَنَّ الشَّمْسَ انْخَسَفَتْ فَصَلَّى نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَتَيْنِ رَكَعَتَيْنِ حَتَّى انْجَلَتْ ثُمَّ قَالَ "إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَكِنَّهُمَا خَلْقَانِ مِنْ خَلْقِهِ وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحَدِّثُ فِي خَلْقِهِ مَا شَاءَ وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا تَجَلَّى لِشَيْءٍ مِنْ خَلْقِهِ يَخْشَعُ لَهُ فَإِنَّهُمَا حَدَثَ فَصَلُّوا حَتَّى يَنْجَلِيَ أَوْ يُحَدِّثَ اللَّهُ أَمْرًا "

☆☆ حضرت قبیصہ ہلالی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ سورج گرہن ہو گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات ادا کیں یہاں تک کہ گرہن ختم ہو گیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”سورج اور چاند کسی شخص کے مرنے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے ہیں بلکہ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے جسے چاہے اس میں نئی چیز پیدا کر سکتا ہے بے شک اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی چیز کے سامنے جب تجلی ظاہر کرتا ہے تو وہ چیز اس کے سامنے عاجزی کا اظہار کرتی ہے تو ان دونوں میں سے کسی ایک میں جب یہ صورت حال سامنے آئے تو تم لوگ نماز ادا کرو یہاں تک کہ وہ گرہن ختم ہو جائے یا پھر اللہ تعالیٰ اس بارے میں کوئی نیا حکم نازل کر دے۔“

1487 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ

1485- أخرجه أبو داود في الصلاة، باب من قال: أربع ركعات (الحدیث 1185 و 1186)، و نسائی (الحدیث 1486) تحفة الاشراف

(11065)

1487-تقدم (الحدیث 1484)

1486-تقدم (الحدیث 1485)

النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا خَسَفَتِ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ فَصَلُّوا كَمَا حَدَّثَ صَلَاةَ صَلَّيْتُمُوهَا."

☆☆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: "جب سورج اور چاند گرہن ہو جائے، تو نماز ادا کرتے رہو جو اس نماز کی مانند ہو جو تم نے قریب ترین ادا کی تھی۔"

شرح

روایت کے یہ الفاظ کہ تم نے اس سے قریب ترین "جو فرض نماز ادا کی تھی اس کی مانند نماز ادا کر لو" تو اس کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ سندھی نے یہ بات بیان کی ہے: اس سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ نماز کسوف کے وقت کا جائزہ لیا جائے گا۔

اس کی وجہ یہ ہے: اس نماز کو اس صورت میں ادا کیا جائے گا کہ آدمی نے اس سے پہلے جو فرض نماز ادا کی تھی اس سے یہ بات بھی لازم آجاتی ہے کہ نماز کسوف کی رکعات کی تعداد اس نماز کے اعتبار سے ہوگی جو اس سے پہلے ادا کی تھی اور رکوع ایک ہی ہوگا۔ اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ لوگوں پر اس پر عمل کرنا لازم ہے۔

اگر یہ بات تسلیم کر لی جائے کہ نبی اکرم ﷺ نے دو رکوع کے ساتھ نماز کسوف ادا کی تھی، تو اس حدیث میں تو نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا ہے جبکہ دو رکوع والی نماز نبی اکرم ﷺ کا فعل ہے اس لئے آپ اس پر غور کریں۔ \*

.....

1488 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى حِينَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ مِثْلَ صَلَاتِنَا يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ .

☆☆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب سورج گرہن ہوا تو نبی اکرم ﷺ نے ہماری عام نماز کی طرح نماز ادا کی جس میں آپ ﷺ نے رکوع بھی کیا اور سجدہ بھی کیا۔

1489 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ خَرَجَ يَوْمًا مُسْتَعْجِلًا إِلَى الْمَسْجِدِ وَقَدْ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى حَتَّى انْجَلَتْ ثُمَّ قَالَ "إِنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا يَقُولُونَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ إِلَّا لِمَوْتِ عَظِيمٍ مِنْ عُظَمَاءِ أَهْلِ الْأَرْضِ وَإِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّهُمَا خَلِيقَتَانِ مِنْ خَلْقِهِ يُحَدِّثُ اللَّهُ فِي خَلْقِهِ مَا يَشَاءُ فَإِنَّهُمَا انْخَسَفَا فَصَلُّوا حَتَّى يَنْجَلِيَ أَوْ يُحَدِّثَ اللَّهُ أَمْرًا"

\* حاشیہ سندھی بر روایت مذکورہ

1488-تقدم (الحديث 1484) .

1489-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (11615) .

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیزی کے ساتھ مسجد شریف لائے سورج گرہن ہو چکا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرتے رہے یہاں تک کہ گرہن ختم ہو گیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”زمنہ جاہلیت کے لوگ یہ سمجھا کرتے تھے سورج اور چاند زمین کے کسی بڑے آدمی کے مرنے کی وجہ سے ہی گرہن ہوتے ہیں (لیکن حقیقت یہ ہے سورج اور چاند کسی شخص کے مرنے کی وجہ سے یا کسی شخص کی پیدائش کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے ہیں بلکہ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں جو چاہے نئی چیز پیدا کر دیتا ہے تو ان دونوں میں سے جسے بھی گرہن لگے تو تم نماز ادا کرتے رہو یہاں تک کہ وہ ختم ہو جائے یا پھر اللہ تعالیٰ کوئی نیا حکم دیدے۔“

1490 - الْحَبْرَتَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْكَشَفَتِ الشَّمْسُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجُورُ دَائِمَةً حَتَّى انْتَهَى إِلَى الْمَسْجِدِ وَثَابَ إِلَيْهِ النَّاسُ فَصَلَّى بِنَا رُكْعَتَيْنِ فَلَمَّا انْكَشَفَتِ الشَّمْسُ قَالَ "إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ يُخَوِّفُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِمَا عِبَادَهُ وَأَنْهُمَا لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَصَلُّوا حَتَّى يُكْشَفَ مَا بِكُمْ". وَذَلِكَ أَنَّ ابْنَ لَه مَاتَ يُقَالُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ فَقَالَ لَهُ نَاسٌ فِي ذَلِكَ .

☆☆ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے سورج گرہن ہو گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی چادر کو کھینچتے ہوئے باہر نکلے اور مسجد شریف لے آئے لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارد گرد اکٹھے ہو گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی سورج روشن ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے اپنے بندوں میں خوف پیدا کرتا ہے اور یہ دونوں کسی شخص کے مرنے کی وجہ سے یا کسی شخص کی پیدائش کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے ہیں جب تم انہیں اس حالت میں دیکھو تو تم نماز ادا کرتے رہو یہاں تک کہ یہ چیز ختم ہو جائے۔“

(راوی بیان کرتے ہیں:) اس کی وجہ یہ تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا وصال ہو گیا تھا تو لوگوں نے کہا: یہ گرہن اس وجہ سے ہوا ہے۔

1491 - أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ رَسُولَ

1490- أخرجه البخاري في الكسوف، باب الصلاة في كسوف الشمس (الحديث 1040) مختصراً، وباب الصلاة في كسوف القمر (الحديث 1063)، في اللباس، باب من جر أذاه من غير خيلاء (الحديث 5785). وأخرجه النسائي في الكسوف، باب الأمر بالصلاة عند الكسوف حتى تتجلى (الحديث 1462 و 1463). مختصراً، والأمر بالدعاء في الكسوف (الحديث 1501)، ونوآخر (الحديث 1491). والحديث عند: البخاري في الكسوف، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم (يخوف الله عباده بالكسوف) (الحديث 1048). والنسائي في الكسوف، كسوف الشمس والقمر (الحديث 1458). تحفة الأشراف (11661).



اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ مِثْلَ صَلَاتِكُمْ هَذِهِ وَذَكَرَ كُسُوفَ الشَّمْسِ .

☆☆ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہاری نماز کی مانند نماز ادا کی تھی (راوی کہتے ہیں) انہوں نے سورج گرہن کا ذکر کرتے ہوئے یہ بات بیان کی۔

## 17 - باب قَدْرِ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ

باب: نماز کسوف میں قرأت کی مقدار (کیا ہوگی؟)

1492 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ

بْنِ يَسَّارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهُ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا قَرَأَ نَحْوًا مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ - قَالَ - ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ "إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَادْكُرُوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ". قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ هَذَا ثُمَّ رَأَيْنَاكَ تَكَعَّكَمْتَ . قَالَ "إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ أَوْ أَرَيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنُقُودًا وَلَوْ أَخَذْتَهُ لَا كَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا وَرَأَيْتُ النَّارَ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ وَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ". قَالُوا لِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ "بِكُفْرِهِنَّ". قِيلَ يَكْفُرْنَ بِاللَّهِ قَالَ "يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ".

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں سورج گرہن ہو گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں لوگوں نے بھی نماز ادا کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام کرتے ہوئے طویل قیام کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تقریباً سورۃ البقرۃ کے برابر تلاوت کی۔ راوی کہتے ہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں چلے گئے اور طویل رکوع کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور کھڑے ہو گئے اور طویل قیام کیا، لیکن یہ پہلے قیام سے کچھ کم تھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل رکوع کیا، لیکن یہ پہلے رکوع سے کم تھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں چلے گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (دوسری رکعت میں) قیام کیا جو طویل قیام تھا، لیکن پہلے قیام سے کم تھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل رکوع کیا، لیکن یہ پہلے رکوع سے کم تھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل قیام

1492-اخرجه البخاری فی الکسوف، باب صلاة الكسوف جماعة (الحديث 1052)، وفي النكاح، باب كفران العشير (الحديث 5197) و اخرجه مسلم في الكسوف، باب ما عرض على النبي صلى الله عليه وسلم في صلاة الكسوف من الجنة والنار (الحديث 17) . و اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب القراءة في صلاة الكسوف (الحديث 1189) مختصراً . و اخرجه البخاری كذلك في الايمان، باب كفران العشير كفر دون كفر (الحديث 29)، وفي الصلاة، باب من صلى وقدمه تنور او نار او شيء مما يعبد فارادبه الله (الحديث 431)، وفي الاذان، باب رفع البصر الى الامام في الصلاة (الحديث 748)، وفي بدء الخلق، باب صفة الشمس والقمر (الحديث 3202) . تحفة الاشراف . (5977)

کیا اور یہ پہلے قیام سے کم تھا پھر آپ ﷺ نے طویل رکوع کیا، لیکن یہ پہلے رکوع سے کم تھا پھر آپ ﷺ سجدے میں چلے گئے پھر آپ ﷺ نے نماز مکمل کی تو اس دوران گرہن ختم ہو چکا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دونشانیاں ہیں جو کسی شخص کے مرنے کی وجہ سے یا کسی شخص کی پیدائش کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے ہیں اس لیے جب تم انہیں اس حال میں دیکھو تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔“

لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم نے (نماز ادا کرنے کے دوران) آپ ﷺ کو دیکھا کہ اپنی جگہ سے آپ ﷺ کچھ لینے کے لیے آگے بڑھے تھے پھر ہم نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ کچھ پیچھے ہٹے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”میں نے جنت کو دیکھا تھا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) مجھے جنت دکھائی گئی تو میں اس میں سے ایک سچھے کو پکڑنے لگا تھا اگر میں اس کو پکڑ لیتا تو تم لوگ رہتی دنیا تک اُسے کھاتے رہتے پھر میں نے جہنم کو دیکھا میں نے اس جیسا ہولناک منظر کبھی نہیں دیکھا میں نے دیکھا کہ اس میں اکثریت خواتین کی تھی۔“

لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اس کی وجہ کیا ہے؟

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کی وجہ ان کا کفر ہے۔

عرض کی گئی: کیا وہ اللہ تعالیٰ کا انکار کرتی ہیں؟

تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ شوہر کی ناشکری کرتی ہیں اگر تم ایک عرصے تک ان میں سے کسی ایک کے ساتھ اچھا سلوک کرتے رہو اور پھر وہ تمہاری طرف سے کوئی ناگوار چیز دیکھے تو یہی کہے گی: مجھے تو تمہاری طرف سے کبھی بھلائی دیکھنے کو نہیں ملی۔

## 18 - باب الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ

باب: نماز کسوف میں بلند آواز میں قرأت کرنا

1493 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ نَعِيمٍ أَنَّهُ سَمِعَ الزُّهْرِيَّ

يُحَدِّثُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ مَسَجِدَاتٍ وَجَهَرَ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ كُلَّمَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ ”سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ“ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتی ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے (سورج گرہن کی نماز میں) چار مرتبہ رکوع کیا تھا اور چار مرتبہ سجدہ کیا تھا آپ ﷺ نے بلند آواز میں

قرأت کی تھی جب بھی آپ ﷺ (رکوع سے) سر اٹھاتے تھے تو سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ پڑھتے تھے۔

1493- أخرجه البخاری فی الکسوف، باب الجهر بالقراءة فی الکسوف (الحديث 1065) بنحوه . و أخرجه مسلم فی الکسوف، باب صلاة

الکسوف (الحديث 5) . و أخرجه ابو داؤد فی الصلاة، باب ينادي فيها بالصلاة (الحديث 1190) والنسائي فی الکسوف، باب المشهد و

التسليم فی صلاة الکسوف (الحديث 1496) مطولاً . تحفة الاشراف (16528).

## شرح

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں نماز کسوف میں امام پست آواز میں قرأت کرے گا۔  
امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی اس بات کے قائل ہیں۔ ان حضرات کی ایک دلیل تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور  
حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایات ہیں۔ جن میں یہ بات منقول ہے، ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کی آواز سنائی  
نہیں دی۔

ان حضرات کی دوسری دلیل یہ ہے سورج گرہن دن کے وقت ہی ہو سکتا ہے تو دن کے وقت جو نمازیں ادا کی جاتی ہیں  
ان میں پست آواز میں قرأت کی جاتی ہے اس لئے سورج گرہن کی نماز میں بھی پست آواز میں قرأت کی جائے گی۔  
چاند گرہن کی نماز کے بارے میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا موقف یہ ہے آدمی تجاہیہ نماز ادا کرے گا۔  
جبکہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اسے باجماعت ادا کیا جائے گا اور کیونکہ یہ رات کی نماز ہے اس لئے یہ  
رات کی نمازوں کے ساتھ مشابہہ ہوگی اور اس میں بلند آواز میں قرأت کی جائے گی۔  
امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ، امام محمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں سورج گرہن کی نماز میں امام بلند آواز  
میں قرأت کرے گا۔

...—...—...—...

## 19 - باب تَرْكِ الْجَهْرِ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ

باب: سورج گرہن کی نماز میں بلند آواز میں قرأت نہ کرنا

1494 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ ابْنِ  
عَبَّادٍ - رَجُلٌ مِّنْ بَنِي عَبْدِ الْقَيْسِ - عَنْ سَمْرَةَ . أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ فِي كُسُوفِ  
الشَّمْسِ لَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا .

☆☆ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو سورج گرہن کی نماز پڑھائی تھی وہ کہتے ہیں:  
ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سنائی نہیں دی تھی (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز میں قرأت نہیں کی تھی)۔

## 20 - باب الْقَوْلِ فِي السُّجُودِ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ

باب: نماز کسوف میں سجدے کی حالت میں کیا پڑھا جائے؟

1495 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْمَسُورِ الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ

عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَيَّ هَهْدِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاطِلَ الْيَتَامِ ثُمَّ رَمَعَ قَاطِلَ الرُّشُوعِ ثُمَّ رَفَعَ قَاطِلَ - قَالَ شُعْبَةُ وَأَخْسَبُهُ قَالَ لِي السُّجُودُ لَعَوَ ذَلِكَ - وَجَعَلَ يَبْكِي لِي سُجُودِهِ وَيَتَفَنَّعُ وَيَقُولُ "رَبِّ لَمْ تَعْلِنِي هَذَا وَأَنْ سَتَّغْفِرُكَ لَمْ تَعْلِنِي هَذَا وَأَنَا فِيهِمْ". فَلَمَّا صَلَّى قَالَ "عَرِضْتُ عَلَيَّ الْجَنَّةَ حَتَّى لَوْ مَدَدْتُ يَدِي تَنَاوَلْتُ مِنْ طُورِهَا وَعَرِضْتُ عَلَيَّ النَّارَ لَجَعَلْتُ أَلْفُحُ خَشِيَّةَ أَنْ يَفْشَاكُمْ حَرُّهَا وَرَأَيْتُ فِيهَا سَارِقَ بَلَغْتَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَرَأَيْتُ فِيهَا آخَابِيئِي دُخِدِعَ سَارِقِ الْحَجِيجِ فَإِذَا لُطِنَ لَهُ قَالَ هَذَا عَمَلُ الْمُحْتَجِّجِ وَرَأَيْتُ فِيهَا امْرَأَةً طَوِيلَةً سَوْدَاءَ تُعَذِّبُ لِي هِرَّةً رَبَطْتَهَا فَلَمْ تُطْعَمْهَا وَلَمْ تَسْقِهَا وَلَمْ تَدْعُهَا تَأْكُلْ مِنْ خَشَابِ الْأَرْضِ حَتَّى مَاتَتْ وَإِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّهُمَا آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ إِذَا انْكَسَفَتَا إِحْدَاهُمَا - أَوْ قَالَ فَعَلَ أَحَدُهُمَا شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ - فَاسْعَوْا إِلَيَّ ذِكْرَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ".

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہو گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل قیام کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں گئے تو طویل رکوع کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کافی دیر کھڑے رہے۔

شعبہ کہتے ہیں: میرے استاد نے سجدے کے بارے میں بھی شاید اسی کی مانند الفاظ نقل کیے تھے۔ (راوی کہتے ہیں:) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے کے دوران روتے رہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گہری سانسوں کی آواز آتی رہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہہ رہے تھے: "اے میرے پروردگار! کیا تو نے مجھ سے یہ وعدہ نہیں کیا تھا کہ جب تک میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا رہوں گا کیا تو نے مجھ سے یہ وعدہ نہیں کیا تھا کہ جب تک میں ان کے درمیان موجود ہوں (تو انہیں عذاب نہیں دے گا)۔ (یعنی اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ کیا تھا کہ جب تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتے رہیں گے اور جب تک آپ ان لوگوں کے درمیان موجود رہیں گے اس وقت تک لوگوں پر اللہ کا عذاب نازل نہیں ہوگا)

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کر لی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے سامنے جنت پیش کی گئی تھی یہاں تک کہ اگر میں اپنے ہاتھ کو بڑھاتا تو اس کے چمچے کو حاصل کر لیتا اور میرے سامنے جہنم بھی پیش کی گئی تھی اور میں نے اس پر پھونک ماری شروع کر دی اس اندیشے کے تحت کہ اس کی پیش تمہیں اپنی لپیٹ میں نہ لے میں نے جہنم میں اس شخص کو دیکھا جس نے اللہ کے رسول کے قربانی کے دواؤں سے چوری کیے تھے میں نے جہنم میں بنو ساعدہ کے اس شخص کو دیکھا جو جاچوں کا سامان چوری کیا کرتا تھا جب وہ پکڑا گیا تو بولا: یہ تو لاشی کا کام ہے میں نے اس میں سیاہ رنگ کی ایک طویل عورت کو بھی دیکھا اسے ایک بلی کی وجہ سے عذاب دیا جا رہا تھا اس نے اس بلی کو باندھ دیا تھا وہ اسے کھانے کے لیے بھی کچھ نہیں دیتی تھی اور پینے کے لیے بھی کچھ نہیں دیتی تھی اور اس بلی کو کھولتی بھی نہیں تھی کہ وہ خود ہی کچھ کھا پی لیتی یہاں تک کہ اس حالت میں وہ بلی

مرگئی۔ (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:)

”سورج اور چاند کسی شخص کے مرنے کی وجہ سے یا کسی شخص کی پیدائش کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے ہیں بلکہ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں جب ان میں سے کسی ایک کو گرہن ہو جائے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:)  
جب ان میں سے کسی ایک کو ایسا ہو جائے تو تم اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف تیزی سے آؤ۔“

## 21 - باب التَّشَهُدِ وَالتَّسْلِيمِ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ

باب: نمازِ کسوف میں تشهد پڑھنا اور سلام پھیرنا

1496 - أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنِ الْوَلِيدِ عَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَعْرِمٍ أَنَّهُ سَأَلَ الزُّهْرِيَّ عَنْ مُنَّةِ صَلَاةِ الْكُسُوفِ فَقَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَنَادَى أَنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ فَاجْتَمَعَ النَّاسُ فَصَلَّى بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ ثُمَّ قَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا مِثْلَ قِيَامِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَقَالَ ”سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ“ . ثُمَّ قَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً هِيَ آدْنَى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا هُوَ آدْنَى مِنَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ ”سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ“ . ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ سُجُودًا طَوِيلًا مِثْلَ رُكُوعِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ ثُمَّ كَبَّرَ فَقَامَ فَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً هِيَ آدْنَى مِنَ الْأُولَى ثُمَّ كَبَّرَ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا هُوَ آدْنَى مِنَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ ”سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ“ . ثُمَّ قَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً وَهِيَ آدْنَى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى فِي الْقِيَامِ الثَّانِي ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ ”سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ“ . ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ آدْنَى مِنْ سُجُودِهِ الْأَوَّلِ ثُمَّ تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ فِيهِمْ فَحَمِدَ اللَّهُ وَآتَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ”إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلِكُهُمَا آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ فَإِيَّاهُمَا خُسِفَ بِهِ أَوْ بِأَحَدِهِمَا فَافْرَعُوا إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِذِكْرِ الصَّلَاةِ“ .

☆☆ عبد الرحمن بن نمر بیان کرتے ہیں: انہوں نے زہری سے نمازِ کسوف کے سنت طریقے کے بارے میں دریافت کیا تو زہری نے جواب دیا: عروہ بن زبیر نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے۔

(ایک مرتبہ) سورج گرہن ہو گیا تو نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت ایک شخص نے یہ اعلان کیا: باجماعت نماز ہونے لگی ہے لوگ اکٹھے ہو گئے نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی آپ ﷺ نے تکبیر کہی اور طویل قرأت کی پھر آپ ﷺ نے تکبیر کہی اور طویل رکوع کیا جو آپ ﷺ کے قیام کی مانند تھا یا اس سے کچھ زیادہ لمبا تھا آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور سَمِعَ اللَّهُ

1496- الفرديه النسائي . والحديث عند البخاري في الكسوف ، باب الجهر بالقراءة في الكسوف (الحديث 1065) . و مسلم في الكسوف ، باب صلاة الكسوف (الحديث 5) . و ابى داود في الصلاة ، باب ينادى فيها بالصلاة (الحديث 1190) . و النسائي في الكسوف ، باب الجهر بالقراءة في صلاة الكسوف (الحديث 1493) . تحفة الاشراف (16528) .



آپ سجدے میں چلے گئے اور طویل سجدہ کیا، پھر آپ ﷺ نے سر مبارک اٹھایا، پھر آپ ﷺ نے نماز مکمل کر لی۔

## 22 - باب الْقُعُودِ عَلَى الْمِنْبَرِ بَعْدَ صَلَاةِ الْكُسُوفِ

باب: نماز کسوف ادا کرنے کے بعد منبر پر بیٹھنا

1498 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ وَهَبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ عَمْرَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مَخْرَجًا فَخَسَفَ بِالشَّمْسِ فَخَرَجْنَا إِلَى الْحُجْرَةِ فَاجْتَمَعَ إِلَيْنَا نِسَاءٌ وَأَقْبَلَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَلِكَ ضُحُوَّةٌ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَامَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ دُونَ رُكُوعِهِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ الثَّانِيَةَ فَصَنَعَ مِثْلَ ذَلِكَ إِلَّا أَنَّ قِيَامَهُ وَرُكُوعَهُ دُونَ الرَّكْعَةِ الْأُولَى ثُمَّ سَجَدَ وَتَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ فِيمَا يَقُولُ "إِنَّ النَّاسَ يُفْتَنُونَ فِي قُبُورِهِمْ كَفِتْنَةِ الدَّجَالِ". مُخْتَصَرٌ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ باہر تشریف لے گئے سورج گرہن ہو گیا تو ہم لوگ حجرہ کی طرف آئیں میرے پاس خواتین اکٹھی ہو گئیں نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے یہ چاشت کا وقت تھا نماز کسوف ادا کرتے ہوئے آپ ﷺ نے طویل قیام کیا، پھر آپ ﷺ رکوع میں گئے تو طویل رکوع کیا، پھر آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور کھڑے ہو گئے، لیکن یہ پہلے قیام سے کم تھا، پھر آپ ﷺ رکوع میں چلے گئے، لیکن یہ پہلے رکوع سے کچھ کم تھا، پھر آپ ﷺ سجدے میں چلے گئے، پھر آپ دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے، تو آپ ﷺ نے اسی طرح ادا کی، البتہ آپ ﷺ کا قیام اور آپ ﷺ کا رکوع پہلی رکعت کے مقابلے میں کچھ کم تھا، پھر آپ ﷺ سجدے میں چلے گئے، تو اس دوران گرہن ختم ہو گیا، جب آپ ﷺ نے نماز مکمل کی تو آپ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اس دوران جو آپ ﷺ نے گفتگو کی اس میں آپ ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی:

”لوگوں کو قبروں میں آزمائش میں مبتلا کیا جائے گا، جو دجال کی آزمائش کی طرح (انتہائی سخت) ہوگی۔“

(امام نسائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت مختصر ہے۔)

## 23 - باب كَيْفَ الْخُطْبَةِ فِي الْكُسُوفِ

باب: نماز کسوف میں خطبہ کس طرح دیا جائے گا؟

1499 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَصَلَّى فَأَطَالَ الْقِيَامَ جِدًّا ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ جِدًّا ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ جِدًّا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ دُونَ

الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ فَفَرَّغَ مِنْ صَلَاتِهِ وَقَدْ جَلَى عَنِ الشَّمْسِ فَعَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ "إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَصَلُّوا وَتَصَدَّقُوا وَاذْكُرُوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ". وَقَالَ "يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَغْيَرَ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُزَيِّنِيَ عَبْدُهُ أَوْ أُمَّتُهُ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا".

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہو گیا آپ ﷺ کھڑے ہو گئے آپ نے نماز ادا کرتے ہوئے طویل قیام کیا پھر آپ رکوع میں گئے تو انتہائی طویل رکوع کیا پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا اور انتہائی طویل قیام کیا، لیکن یہ پہلے قیام سے کم تھا پھر آپ ﷺ رکوع میں گئے اور طویل رکوع کیا، لیکن یہ پہلے رکوع سے کم تھا پھر آپ ﷺ سجدے میں چلے گئے پھر آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور طویل قیام کیا، لیکن یہ پہلے قیام سے کم تھا پھر آپ ﷺ رکوع میں چلے گئے اور طویل رکوع کیا، لیکن یہ پہلے رکوع سے کم تھا پھر آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور طویل قیام کیا، لیکن یہ پہلے قیام سے کم تھا پھر آپ ﷺ رکوع میں چلے گئے اور (پھر آپ ﷺ نے) طویل رکوع کیا لیکن یہ پہلے رکوع سے کم تھا پھر آپ ﷺ سجدے میں چلے گئے پھر آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو اسی دوران سورج روشن ہو چکا تھا نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیا اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"بے شک سورج اور چاند یہ دونوں کسی شخص کے مرنے یا کسی کی پیدائش کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے ہیں جب تم انہیں گرہن کی حالت میں دیکھو تو نماز ادا کرو اور صدقہ کرو اور اللہ کا ذکر کرو۔"

نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا:

"اے محمد ﷺ کی امت! اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ غصہ اس بات پر آتا ہے اس کا کوئی بندہ یا اس کی کوئی کثیر زنا کا ارتکاب کرے اے محمد ﷺ کی امت! جو میں جانتا ہوں اگر تم لوگ جان لو تو تم تھوڑا ہنسا کرو اور زیادہ رویا کرو۔"

شرح

احادیث سے یہ بات ثابت ہے نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں جب سورج گرہن ہوا تو آپ ﷺ نے نماز کسوف ادا کی۔ نماز سے فارغ ہونے تک سورج روشن ہو چکا تھا تو آپ ﷺ نے نماز سے فارغ ہونے کے بعد لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرتے ہوئے یہ بات بیان کی۔

"سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دونشائیاں ہیں یہ کسی کے پیدا ہونے یا کسی کے مرنے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے۔"

اس روایت کی بنیاد پر فقہاء کی ایک جماعت اس بات کی قائل ہے نبی اکرم ﷺ نے نماز سے فارغ ہونے کے بعد خطبہ



دیا تھا اس لیے اس نماز کے بعد خطبہ دینا سنت ہے جس طرح نماز عیدین یا نماز استفتاء میں خطبہ دینا سنت ہے۔

فقہاء کا دوسرا گروہ اس بات کا قائل ہے۔ یہ خطبہ نبی اکرم ﷺ نے بطور خاص صرف اسی موقع پر دیا تھا تاکہ لوگوں کی یہ

غلط فہمی دور ہو جائے کہ نبی اکرم ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے انتقال کی وجہ سے سورج گرہن ہوا ہے۔

نبی اکرم ﷺ کا یہ مقصد ہرگز نہیں تھا کہ سورج گرہن کی نماز کے ساتھ خطبہ بھی دیا جائے گا۔

احناف اور حنابلہ اس بات کے قائل ہیں نماز کسوف کے لئے خطبہ نہیں دیا جائے گا۔

فقہائے مالکیہ اس بات کے قائل ہیں نماز کسوف کے لئے خطبہ شرط نہیں ہے تاہم نماز ادا کر لینے کے بعد مستحب یہ ہے

امام وعظ و نصیحت کرے جس میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرے۔

نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجے وہ ایسا اس لئے کرے گا کیونکہ ایسا کرنا نبی اکرم ﷺ سے ثابت ہے۔

شوافع اس بات کے قائل ہیں سورج گرہن اور چاند گرہن دونوں کی نمازوں کے بعد عید اور جمعہ کی طرح خطبہ دینا امام پر

لازم ہے اور یہ خطبہ رکن کی حیثیت رکھتا ہے۔

.....

500 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ

بْنِ عَبَّادٍ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ حِينَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ "أَمَّا بَعْدُ"

☆☆ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے سورج گرہن کے وقت خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اما بعد!

## 24 - باب الْأَمْرِ بِالذُّعَاءِ فِي الْكُسُوفِ

باب: گرہن کے وقت دعا مانگنے کا حکم

1501 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ - وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ - قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ أَبِي

بَكْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ إِلَى الْمَسْجِدِ يَجُرُّ رِدَائَهُ مِنَ الْعَجَلَةِ

فَقَامَ إِلَيْهِ النَّاسُ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ كَمَا يُصَلُّونَ فَلَمَّا انْجَلَتْ خَطَبْنَا فَقَالَ "إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ

اللَّهِ يُخَوِّفُ بِهِمَا عِبَادَهُ وَإِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ فَإِذَا رَأَيْتُمْ كُسُوفَ أَحَدِهِمَا فَصَلُّوا وَادْعُوا حَتَّى

يَنْكَسِفَ مَا بَيْنَكُمْ"

1500 - اخبرنا ابو داؤد في الصلاة، باب من قال اربع ركعات (الحديث 1184). والحديث عند: الترمذی في الصلاة، باب ما جاء في صفة

القراءة في الكسوف (الحديث 562). والنسائی في الكسوف، نوع آخر (الحديث 1483)، وتركه الجهر فيها بالقراءة (الحديث

1494). وابن ماجه في القامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في صلاة الكسوف (الحديث 1264). تحفة الاشراف (4573).

1501 - اخبرنا البخاری في الكسوف، باب الصلاة في كسوف الشمس (الحديث 1040)، وباب الصلاة في الكسوف القمر (الحديث

1063) مطبوعاً، وفي اللباس، باب من جر ازاره من غير خيلاء (الحديث 5785) بنسوخه. والحديث عند: البخاری في الكسوف، باب قول

النبي صلى الله عليه وسلم (يخوف الله عباده بالكسوف) (الحديث 1048)، وباب الصلاة في كسوف القمر (الحديث 1062). والنسائی في

الكسوف، كسوف الشمس والقمر (الحديث 1458)، وباب الامر بالصلاة عند الكسوف حتى تنجلي (الحديث 1462)، ونوع آخر

(الحديث 1490 و 1491). تحفة الاشراف (11661).

☆☆ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے اسی دوران سورج گرہن ہو گیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کی طرف تشریف لے گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر کو کھینچتے ہوئے تیزی سے تشریف لے گئے، لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات نماز پڑھائی، جس طرح عام طور پر نماز ادا کی جاتی ہے، جب سورج روشن ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا:

”بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے اپنے بندوں کو خوف دلاتا ہے اور یہ دونوں کسی کے مرنے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے ہیں، جب تم ان دونوں میں سے کسی کو گرہن کی حالت میں دیکھو تو نماز ادا کرو اور دعا مانگتے رہو یہاں تک کہ یہ صورت حال ختم ہو جائے۔“

شرح

تمام فقہاء اس بات پر متفق ہیں، جس وقت سورج گرہن یا چاند گرہن ہو تو ایسی صورت حال میں یہ بات مستحب ہے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے اس سے دعائیں مانگی جائیں، توبہ و استغفار کیا جائے، صدقہ و خیرات کیا جائے۔ ہر وہ نیک کام کیا جائے جس کے نتیجے میں انسان کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مزید مقام و مرتبہ حاصل ہوتا ہے۔

.....

## 25 - باب الأمر بالاستغفار فی الکسوف

باب: گرہن کی حالت میں استغفار کرنے کا حکم

1502 - أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَسْرُوقِيُّ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرِعَا يَنْخَشِي أَنْ تَكُونَ السَّاعَةُ فَقَامَ حَتَّى آتَى الْمَسْجِدَ فَقَامَ يُصَلِّي بِأَطْوَلِ قِيَامٍ وَرُكُوعٍ وَسُجُودٍ مَا رَأَيْتُهُ يَفْعَلُهُ فِي صَلَاتِهِ قَطُّ ثُمَّ قَالَ

”إِنَّ هَذِهِ الْآيَاتُ الَّتِي يُرْسِلُ اللَّهُ لَا تَكُونُ لِمَوْتٍ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّ اللَّهَ يُرْسِلُهَا يُخَوِّفُ بِهَا عِبَادَهُ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا فَافْزِعُوا إِلَى ذِكْرِهِ وَدُعَائِهِ وَاسْتِغْفَارِهِ“

☆☆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں سورج گرہن ہو گیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خوف کے عالم میں کھڑے ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اندیشہ تھا کہ شاید قیامت آنے والی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے، آپ مسجد میں تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر نماز ادا کی اور اس میں طویل ترین قیام، رکوع اور سجدہ کیا، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے دوران اتنا (طویل رکوع و قیام وغیرہ کرتے ہوئے) کبھی نہیں دیکھا تھا۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

1502- أخرجه البخاری فی الکسوف، باب الذکر فی الکسوف (الحديث 1059). وأخرجه مسلم فی الکسوف، باب ذکر النداء بصلاة

الکسوف (الصلاة جامعة) (الحديث 24). تحفة الاشراف (9045).

”یہ وہ نشانیاں ہیں جو اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے یہ کسی کے مرنے کی وجہ سے یا کسی کی پیدائش کی وجہ سے ظاہر نہیں ہوتی ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ انہیں اس لیے بھیجتا ہے ان کے ذریعے اپنے بندوں کو خوف دلانے تو جب تم اس طرح کی کوئی چیز دیکھو تو اللہ تعالیٰ کے ذکر اس سے دعا مانگنے اور اس سے استغفار طلب کرنے کی طرف تیزی سے جاؤ۔“

شرح

یہاں امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے جو روایت نقل کی ہے وہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے جس میں یہ الفاظ ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس بات سے خوفزدہ ہو گئے تھے کہ ”شاید قیامت آنے والی ہے“ یہ روایت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے اس کی شرح کرتے ہوئے صحیح بخاری کے شارح حافظ ابو الدین محمود عینی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

”اس روایت میں یہ بات مذکور ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھبرا کر اٹھ کھڑے ہوئے اس بات سے خوفزدہ ہوتے ہوئے کہ قیامت آنے والی ہے۔“

اس بارے میں علامہ کرمانی نے یہ بات بیان کی ہے راوی نے یہ بات مثال کے طور پر بیان کی ہے: گویا کہ راوی نے یہ کہنا چاہا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کی طرح گھبرا کر کھڑے ہوئے جسے یہ ڈر ہوتا ہے کہ قیامت آگئی ہے ورنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کا یقینی علم تھا کہ جب تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان موجود ہیں۔ اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی اور اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہ وعدہ کیا ہوا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو تمام ادیان پر غالب کرے گا۔

(اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بھی معلوم تھا) کہ کتاب کی مدت ابھی پوری نہیں ہوئی۔\*

امام کرمانی رحمۃ اللہ علیہ کے جو الفاظ حافظ بدر الدین محمود عینی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کئے ہیں وہی الفاظ حافظ جلال الدین سیوطی نے بھی اس حدیث کے حاشیے میں تحریر کئے ہیں۔

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ مزید تحریر کرتے ہیں: امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت پر یہ اشکال پیش آسکتا ہے قیامت کے آنے سے پہلے بہت سے امور ہیں جن کا واقع ہونا ضروری ہے اور وہ ابھی واقع نہیں ہوئے تھے جیسے سورج کا مغرب کی طرف سے نکلنا، دابۃ الارض کا نکلنا، آگ کا نکلنا، دجال کا ظہور، ترکوں کے ساتھ جنگ ہونا اور اس جیسے بہت سے دیگر امور ہیں جن کا قیامت سے پہلے واقع ہونا ضروری ہے جیسے شام، عراق اور مصر اور ان کے علاوہ دیگر علاقوں کا فتح ہونا ہے۔

کسریٰ کے خزانوں کا اللہ کی راہ میں خرچ ہونا ہے خارجیوں کے ساتھ جنگ ہے اور اس کے علاوہ اور بہت سے امور ہیں جن کا تذکرہ مستند احادیث میں مذکور ہے۔

(نووی کہتے ہیں) اس اشکال کے مختلف جوابات دیئے جاسکتے ہیں۔

اس کا ایک جواب یہ ہو سکتا ہے سورج گرہن کا یہ واقعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان امور کا علم ہونے سے پہلے پیش آیا ہوگا۔

\*عمدة القاری، کتاب: نماز کسوف کے بارے میں روایات، باب کسوف کی حالت میں ذکر کرنا

دوسرا جواب یہ ہو سکتا ہے، نبی اکرم ﷺ اس بات سے خوفزدہ ہو گئے ہوں گے کہ شاید قیامت سے پہلے پیش آنے والے حادثات میں سے کسی ایک کا ظہور ہو گیا ہے۔

تیسرا جواب یہ ہو سکتا ہے، راوی نے یہ گمان کیا کہ نبی اکرم ﷺ کو یہ اندیشہ ہوا کہ شاید قیامت آنے والی ہے، لیکن راوی کے گمان سے یہ لازم نہیں آتا کہ نبی اکرم ﷺ کو واقعی یہ اندیشہ ہوا ہوگا، بلکہ نبی اکرم ﷺ جلدی میں اہتمام کے ساتھ نماز ادا کرنے کے لئے نکلے تھے۔

گرہن ہونے کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے اس بارے میں جلدی کی تھی اور یہ بھی ہو سکتا ہے، آپ ﷺ کو یہ اندیشہ ہو کہ نبی اکرم ﷺ نے اس کو عقوبت کی ایک قسم سمجھا ہو۔  
تو راوی نے اس کے برخلاف سمجھ لیا اس لئے راوی کے گمان کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔



## 17 - کتاب الاستسقاء

بارش کے نزول (کی دعایا نماز) کے بارے میں روایات

امام نسائی نے اس کتاب ”استسقاء“ (کے بارے میں روایات) میں 18 تراجم ابواب اور 24 روایات نقل کی ہیں جبکہ تکررات کو حذف کر دیا جائے تو روایات کی تعداد 8 ہوگی۔

### 1 - باب متى يستسقى الإمام

باب: امام کس وقت بارش کے نزول (کے لیے دعائے گایا نماز پڑھے گا؟)

1503 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكَتِ الْمَوَاسِي وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ . فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَطَرْنَا مِنَ الْجُمُعَةِ إِلَى الْجُمُعَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ وَهَلَكَتِ الْمَوَاسِي . فَقَالَ ”اللَّهُمَّ عَلَى رُءُوسِ الْجِبَالِ وَالْأَكَامِ وَبُطُونِ الْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ“ . فَأَنْجَابَتْ عَنِ الْمَدِينَةِ أَنْجِيَابَ الثَّوْبِ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! مویشی ہلاک ہو گئے ہیں راستے منقطع ہو گئے ہیں آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے! نبی اکرم ﷺ نے دعا کی تو اس جمعے سے لے کر اگلے جمعے تک بارش نازل ہوتی رہی پھر ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! گھر گر رہے ہیں راستے منقطع ہو رہے ہیں مویشی ہلاکت کا شکار ہو رہے ہیں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے دعا کی: ”اے اللہ! چھوٹے بڑے پہاڑوں پر بارش نازل ہو وادیوں اور جنگلوں میں بارش نازل ہو۔“

(راوی بیان کرتے ہیں:) تو مدینہ منورہ سے بادل یوں چھٹ گیا جیسے کپڑا پھٹ جاتا ہے۔

1503 - أخرجه البخاری فی الاستسقاء، باب الاستسقاء فی المسجد الجامع (الحديث 1013) بنحوه مطولاً، و باب الاستسقاء فی عطية الجمعة غير مستقبل القبلة (الحديث 1014) بنحوه مطولاً، و باب من اکتفی بصلاة الجمعة فی الاستسقاء (الحديث 1016) و باب الدعاء اذا تقطعت السبل من اکترة المطر (الحديث 1017)، و باب اذا استشفعوا الی الامام لیسقی لهم لم یردهم (الحديث 1019) . و أخرجه مسلم فی صلاة الاستسقاء، باب الدعاء فی الاستسقاء (الحديث 8) بنحوه مطولاً . و أخرجه ابو داؤد فی الصلاة، باب رفع الیدین فی الاستسقاء (الحديث 1175) بنحوه . و سیاتی (الحديث 1514)، و ذکر الدعاء (الحديث 1517) . تحفة الاشراف (906) .

شرح

فقہ "ستہ" کا حوزہ میں سیرا کو طلب کرنا ہے۔

گزشتہ پرستہ سے مراد بندوں کی ضرورت کے وقت اللہ تعالیٰ سے بارش مانگنا ہے۔

عاصم پر یہ نماز اس وقت ادا کی جاتی ہے جب بارش کی شدید ضرورت ہو جیسا کہ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں جو حدیث نقل کی ہے نہ اس میں جگہ بہت مذکور ہے اس شخص نے عرض کی "یا رسول اللہ! مویشی ہلاک ہو رہے ہیں اور راستے منقطع ہو رہے ہیں۔"

یہ مویشی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو شرح کرتے ہوئے یہ بات بیان کی ہے۔ مویشیوں کے ہلاک ہونے سے یہ مراد ہے وہ چاروں طرف سے سفر کرنے کے قابل نہیں رہے ہیں اور راستے کے منقطع ہونے سے مراد یہ ہے راستے میں انہیں بس بھی چاروں طرف سے سفر کرنے کے ذریعے مویشیوں کو خوراک فراہم کر کے سفر کرنے کے قابل کیا جاسکے۔

نماز استسقاء کے احکام

نماز استسقاء کا حکم

مسئلہ: اگر دو صیغہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نماز استسقاء باجماعت ادا کرنا سنت نہیں ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ: اس میں خطبہ بھی نہیں دیا جائے گا، صرف بارش کے نزول کے لیے دعا مانگی جائے گی اور مغفرت کی دعا مانگی جائے گی۔ (ذخیرہ)

مسئلہ: اگر دو صیغہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نماز استسقاء میں چادر اٹانے کا حکم بھی نہیں ہے۔ (تہمین)

مسئلہ: اگر دو صیغہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک امام (عید گاہ کی طرف) نماز استسقاء ادا کرنے کے لیے جائے گا، دو رکعت نماز ادا کرے گا، دونوں رکعات میں بلند آواز میں قرأت کرے گا۔ (مضمرات)

مسئلہ: افضل یہ ہے: پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورۃ الفاشیہ کی تلاوت کرے۔ (یعنی شرح ہدایہ)

نماز استسقاء کا خطبہ

مسئلہ: نماز کے بعد امام دو خطبے پڑھے گا، لیکن وہ زمین پر بیٹھ کر لوگوں کی طرف رخ کر کے خطبہ دے گا، منبر پر نہیں بیٹھے گا، ان دونوں خطبوں کے درمیان جلسہ کرے گا، اگر امام چاہے تو ایک ہی خطبہ بھی دے سکتا ہے، وہ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے گا، اس کی تسبیح بیان کرے گا، مسلمان مرد و خواتین کے لیے مغفرت کی دعا مانگے گا اور اس دوران اپنی کمان کا سہارا لیے رہے گا اور تھوڑا سا خطبہ دینے کے بعد اپنی چادر کو اٹا دے گا۔ (مضمرات)

مسئلہ: نماز استسقاء ادا کرنے کے بعد چادر اٹانے کا طریقہ یہ ہے: اگر وہ چادر چوکور ہو تو اس کے نیچے والے حصے کو اوپر کر دیا جائے گا، اگر وہ گول ہو تو دائیں طرف والے حصے کو بائیں طرف کر دیا جائے گا۔ بائیں کو دائیں طرف کر دیا جائے گا۔

تاہم حاضرین (یعنی مقتدی) اپنی چادریں نہیں اٹھائیں گے۔

مسئلہ: خطبہ سے فارغ ہونے کے بعد امام لوگوں کی طرف پشت کر کے قبلہ کی طرف منہ کر لے گا اور اپنی چادر کو اٹھا دے گا اس کے بعد پھر کھڑا ہو کر بارش کے نزول کے لیے دعا کرے گا۔

مسئلہ: جب کہ حاضرین خطبے اور دعا کے دوران قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھے رہیں گے امام دعا مانگتے وقت مسلمانوں کی مغفرت کے لیے دعا کرے گا، لوگ از سر نو توبہ کریں اور مغفرت کی دعا کریں گے۔ اگر امام دعا کرنے کے دوران اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھالے تو یہ بہتر ہے، اگر ہاتھ نہیں اٹھاتا تو شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کر لے یہ بھی بہتر ہے۔ اسی طرح لوگ بھی اپنے ہاتھ اٹھائیں گے کیونکہ دعا میں ہاتھ پھیلانا سنت ہے۔ (مضرات)

مسئلہ: نماز استسقاء کا خطبہ سننے کے دوران سب لوگ خاموش رہیں گے۔ (محیط)

مسئلہ: مستحب یہ ہے: امام لگاتار تین دن تک نماز استسقاء ادا کرنے کے لیے جاتا رہے۔

مسئلہ: نماز استسقاء کے دوران لوگ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عاجزی و انکساری اور تواضع کا اظہار کریں گے، سروں کو جھکائے رکھیں گے اور نماز استسقاء ادا کرنے کے لیے جانے سے پہلے صدقہ کریں گے۔ (ظہیر)

.....

## 2- باب خُرُوجِ الْإِمَامِ إِلَى الْمُصَلِّيِّ لِلِاسْتِسْقَاءِ

باب: نماز استسقاء ادا کرنے کے لیے امام کا عید گاہ کی طرف جانا

1504 - أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَمْرِو بْنِ

حَزْمٍ عَنْ عَبَادِ بْنِ تَمِيمٍ - قَالَ سُفْيَانُ فَسَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ عَبَادِ بْنِ تَمِيمٍ يُحَدِّثُ أَبِي - أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ الَّذِي أَرَى الْبَدَاءَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلِّيِّ يَسْتَسْقِي فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَقَلَّبَ رِدَائَهُ وَصَلَّى رُكْعَتَيْنِ .

1504- أخرجه البخاری فی الاستسقاء، باب تحویل الرداء فی الاستسقاء (الحديث 1012)، و باب الاستسقاء فی المصلی (الحديث 1027)، و باب استقبال القبلة فی الاستسقاء (الحديث 1028) بنحوه و أخرجه مسلم فی الاستسقاء، (الحديث 1 و 2 و 3) . و أخرجه ابو داؤد فی الصلاة، باب فی ای وقت یحول رداءة اذا استسقی (الحديث 1166 و 1167) . و أخرجه النسائی فی الاستسقاء، باب الجهر بالقراءة فی صلاة الاستسقاء (الحديث 1521) . و أخرجه ابن ماجه فی القامة الصلاة و السنة فیها، باب ما جاء فی صلاة الاستسقاء (الحديث 1267) . و الحديث عند: البخاری فی الاستسقاء، باب الاستسقاء و خروج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الاستسقاء (الحديث 105)، و باب تحویل الرداء فی الاستسقاء (الحديث 1011)، و باب الدعاء فی الاستسقاء قائماً (الحديث 1023)، و باب الجهر بالقراءة فی الاستسقاء (الحديث 1024)، و باب کیف حول النبی صلی اللہ علیہ وسلم ظهره الی الناس (الحديث 1025)، و باب صلاة الاستسقاء رکعتین (الحديث 1026) . و مسلم فی صلاة الاستسقاء، (الحديث 4) . و ابی داؤد فی الصلاة، باب فی ای وقت یحول رداءة اذا استسقی (الحديث 1161 و 1162 و 1163 و 1164) . و الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء فی صلاة الاستسقاء (الحديث 556) و سیاتی (الحديث 1506)، و تحویل الامام ظهره الی الناس عند الدعاء فی الاستسقاء (الحديث 1508)، و تغليب الامام الرداء عند الاستسقاء (الحديث 1509)، و متى یحول الامام رداءه (1510) . و رفع الامام یدہ (الحديث 1511)، و باب الصلاة بعد الدعاء (الحديث 1518)، و کم صلاة الاستسقاء (الحديث 1519) . تحفة الاشراف (5297)

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا غَلَطٌ مِّنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ أَلْدَى أَرَى النَّدَاءَ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ وَهَذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ بْنُ عَاصِمٍ .

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ جنہیں خواب میں اذان دینے کا طریقہ سکھایا گیا تھا، وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بارش کے نزول کے لیے دعا مانگنے کے لیے عید گاہ تشریف لے گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف رخ کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر کو اٹا دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات نماز ادا کی۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: سفیان بن عیینہ نے اس میں غلطی کی ہے، کیونکہ جن صحابی کو خواب میں اذان دینے کا طریقہ سکھایا گیا تھا، وہ حضرت عبداللہ بن زید بن عبد ربہ ہیں، جبکہ (جس صحابی نے یہ روایت نقل کی ہے) یہ حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم ہیں۔

### شرح

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں، بارش کے نزول کے لئے باجماعت نماز ادا کرنا سنت سے ثابت نہیں ہے، اگر لوگوں نے نماز ادا کرنی ہو تو وہ انفرادی طور پر ادا کر لیں گے اور یہ نماز کسی کراہت کے بغیر جائز ہوگی کیونکہ یہ مطلق طور پر نفل کی شکل میں ہوگی۔

بارش کے نزول کے لئے دعا مانگی جاتی ہے اور استغفار کیا جاتا ہے، کیونکہ یہ دعا اور استغفار ہی بارش کے حصول کا ذریعہ اور سبب ہیں۔

اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے۔

”تم اپنے پروردگار سے مغفرت طلب کرو وہ بہت زیادہ مغفرت کرنے والا ہے۔ وہ تم پر موسلا دھار بارش نازل کرے گا۔“ (سورہ نوح: آیت: 10)

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف یہ بات منسوب کی گئی ہے وہ کہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کے نزول کے لئے دعا مانگی تھی بارش کے نزول کے لئے نماز ادا کرنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے۔

احناف میں سے امام زبیلی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز استسقاء ادا کرنا مستند طور پر ثابت ہے۔

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سمیت جمہور فقہاء اس بات کے قائل ہیں۔ نماز استسقاء ادا کرنا سنت مؤکدہ ہے۔

خواہ حضر کے دوران ادا کی جائے یا سفر کے دوران ادا کی جائے۔

اور یہ اس وقت ادا کی جائے گی جب بارش کے نزول کی ضرورت ہو اور یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء کی

سنت سے ثابت ہے۔

اگر بارش کے نزول میں تاخیر ہو جاتی ہے تو اسے دوسرے دن، تیسرے دن یا اس کے بعد بھی ادا کیا جاسکتا ہے۔

نماز استسقاء کا سنت ہونا کئی احادیث سے ثابت ہے، جن میں سے کئی روایات امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں نقل کی ہیں۔



## 3- باب الْحَالِ الَّتِي يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ أَنْ يَكُونَ عَلَيْهَا إِذَا خَرَجَ

باب: جب امام (بارش کی دعامانگنے کے لیے) باہر نکلے

اس وقت اس کے لیے کون سی حالت اختیار کرنا مستحب ہے

1505 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مِحْنَانَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَرَسَلَنِي فَلَانَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَسْأَلُهُ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْإِسْتِسْقَاءِ فَقَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَضَرِّعًا مُتَوَاضِعًا مُتَبَدِّلًا فَلَمَّ يَخُطُّ نَحْوَ خُطْبَتِكُمْ هَذِهِ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ .

☆☆ ہشام بن اسحاق بن عبد اللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: فلاں صاحب نے مجھے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں بھیجا تا کہ میں ان سے بارش کے نزول کے لیے دعامانگنے وقت نبی اکرم ﷺ کے نماز پڑھنے کے بارے میں دریافت کروں، تو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا: نبی اکرم ﷺ عاجزی اور انکساری کا اظہار کرتے ہوئے (یہ نماز ادا کرنے کے لیے) تشریف لے گئے تھے، آپ ﷺ نے خطبہ نہیں دیا تھا جس طرح تم لوگ آج کل خطبہ دیتے ہو، آپ ﷺ نے دو رکعات نماز ادا کی تھی۔

## شرح

امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ اس بات کے قائل ہیں۔ نماز استسقاء کے لئے خطبہ نہیں دیا جائے گا کیونکہ خطبہ جماعت کے تابع ہوتا ہے اور نماز استسقاء کو باجماعت ادا کرنا امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک درست نہیں ہے بلکہ بارش کے نزول کے لئے دعامانگی جائے گی اور استغفار کیا جائے گا۔

امام قبلہ کی طرف رخ کر کے دعامانگے گا اور استغفار کرے گا۔

اس بارے میں صاحبین کی رائے مختلف ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں امام دو رکعات نماز استسقاء ادا کرنے کے بعد خطبہ بھی دے گا اور دعامانگتے ہوئے حاضرین کی طرف رخ نہیں کرے گا بلکہ قبلہ کی طرف رخ کرے گا۔

امام ابو یوسف رضی اللہ عنہ اس بات کے قائل ہیں، امام ایک ہی خطبہ دے گا جبکہ امام محمد رضی اللہ عنہ اس بات کے قائل ہیں امام دو خطبے دے گا اور عید کے خطبوں کی طرح ان دونوں خطبوں کے درمیان تھوڑی دیر کے لئے بیٹھے گا تاہم خطبے کے زیادہ تر الفاظ استغفار پر مشتمل ہوں گے۔

جمہور اس بات کے قائل ہیں، نماز استسقاء ادا کرنے کے بعد امام عید کے خطبوں کی طرح خطبہ دے گا۔

1505- أخرجه أبو داؤد في الصلاة، جماع صلاة الاستسقاء و تفرعها (الحديث 1165) بنحوه . وأخرجه الترمذی في الصلاة، باب ما جاء في صلاة الاستسقاء (الحديث 558 و 559) مطولاً . وسبقی (الحديث 1507)، وكيف صلاة الاستسقاء (الحديث 1520) . وأخرجه ابن ماجه في إقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في صلاة الاستسقاء (الحديث 1266) . تحفة الاشراف (5359) .

یہ حکم فقہائے مالکیہ اور فقہائے شوافع کے نزدیک ہے۔

شوافع اس بات کے قائل ہیں نماز استسقاء ادا کرنے سے پہلے بھی خطبہ دیا جاسکتا ہے۔

مالکیہ اور شوافع اس بات کے بھی قائل ہیں نماز استسقاء کے بعد دیئے جانے والے خطبے میں امام استغفار کے کلمات ان مقامات پر پڑھے گا جہاں عید کے خطبے میں وہ تکبیر پڑھتا ہے۔

مالکیوں کے نزدیک دونوں خطبوں میں استغفار کی کوئی حد نہیں ہے جبکہ شوافع کے نزدیک پہلے خطبے میں نو مرتبہ استغفار پڑھا جائے گا اور دوسرے خطبے میں سات مرتبہ استغفار پڑھا جائے گا۔

تاہم امام کے لئے یہ بات مستحب ہے وہ بکثرت استغفار پڑھے۔\*

.....

1506 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْفَى وَعَلَيْهِ خِمِيصَةٌ سَوْدَاءٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے جب بارش کے نزول کے لیے دعا مانگی اس وقت آپ ﷺ نے بڑی سیاہ چادر اوڑھی ہوئی تھی۔

#### 4 - باب جُلُوسِ الْإِمَامِ عَلَى الْمِنْبَرِ لِلْإِسْتِسْقَاءِ

باب: امام کا منبر پر بیٹھ کر بارش کے نزول کے لیے دعا مانگنا

1507 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْدٍ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ هِشَامِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كِنَانَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْإِسْتِسْقَاءِ فَقَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَبَدِّلًا مُتَوَاضِعًا مُتَضَرِّعًا فَجَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَلَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هَذِهِ وَلَكِنْ لَمْ يَزَلْ فِي الدُّعَاءِ وَالتَّضَرُّعِ وَالتَّكْبِيرِ وَصَلَّى رُكْعَتَيْنِ كَمَا كَانَ يُصَلِّي فِي الْعِيدَيْنِ .

☆☆ ہشام بن اسحاق اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نبی اکرم ﷺ کی اس نماز کے بارے میں دریافت کیا جو بارش کے نزول کے لیے تھی تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا: نبی اکرم ﷺ عاجزی اور انکساری کا اظہار کرتے ہوئے تشریف لے گئے آپ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور آپ ﷺ نے تم لوگوں کی

\* الفقه الاسلامی وادلتہ: مختص

1506- اخرجه ابو داؤد في الصلاة، جامع ابواب الصلاة الاستسقاء و تفریعها (الحدیث 1164) مطولا . و الحدیث عند: تقدم في الاستسقاء، خروج الامام الى المصلی للاستسقاء (الحدیث 1504) . تحفة الاشراف (5297) .

1507- اخرجه ابو داؤد في الصلاة، جامع ابواب صلاة الاستسقاء و تفریعها (الحدیث 1165) . و الحدیث عند: الترمذی في الصلاة، باب ما جاء في صلاة الاستسقاء (الحدیث 558 و 559) . و الحدیث عند: النسائی في الاستسقاء، باب الحال التي يستحب للامام ان يكون عليها اذا خرج (الحدیث 1505) . و كيف صلاة الاستسقاء (الحدیث 1520) . و ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في صلاة الاستسقاء (الحدیث 1266) . تحفة الاشراف (5359) .

طرح خطبہ نہیں دیا، بلکہ صرف دعاماگتے رہے (عاجزی) گریہ وزاری کرتے رہے آپ ﷺ نے تکبیر کہی اور دو رکعات نماز ادا کی، جس طرح عید کی نماز ادا کی جاتی ہے۔

## 50 - باب تَحْوِيلِ الْإِمَامِ ظَهْرَهُ إِلَى النَّاسِ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الْإِسْتِسْقَاءِ

باب: بارش کے نزول کی دعاماگتے وقت امام کا اپنی پشت لوگوں کی طرف کرنا

1508 - أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَادِ بْنِ تَمِيمٍ أَنَّ عَمَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِي فَحَوَّلَ رِدَائَهُ وَحَوَّلَ لِلنَّاسِ ظَهْرَهُ وَدَعَا ثُمَّ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ فَقَرَأَ فَجَهَرَ .

☆ ☆ عباد بن تمیم اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بارش کے نزول کے لیے دعاماگتے نکلے، تو نبی اکرم ﷺ نے اپنی چادر کو الٹا دیا اور آپ ﷺ نے لوگوں کی طرف اپنی پشت کر دی، پھر آپ ﷺ نے دعاماگی پھر آپ ﷺ نے دو رکعات نماز ادا کی، جس میں آپ ﷺ نے بلند آواز میں قرأت کی۔

## 6 - باب تَقْلِيْبِ الْإِمَامِ الرِّدَاءَ عِنْدَ الْإِسْتِسْقَاءِ

باب: بارش کے نزول کی دعاماگتے وقت امام کا اپنی چادر کو الٹا دینا

1509 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبَادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقَى وَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ وَقَلَّبَ رِدَائَهُ .

☆ ☆ عباد بن تمیم اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے بارش کے نزول کے لیے دو رکعات نماز ادا کی (اور دعاماگتے ہوئے) اپنی چادر کو الٹا دیا۔

1508- أخرجه البخاري في الاستسقاء، باب الجهر بالقراءة في الاستسقاء (الحديث 1024) بمعناه، و باب كيف حول النبي صلى الله عليه وسلم ظهره الى الناس (الحديث 1025)، و باب استقبال القبلة في الاستسقاء (الحديث 1028) بمعناه . و أخرجه مسلم في صلاة الاستسقاء، (الحديث 3 و 4) بنحوه . و أخرجه ابو داؤد في الصلاة، جامع ابواب صلاة الاستسقاء و تفرعها (الحديث 1161) بمعناه، و (الحديث 1162 و 1163 و 1166) بنحوه . و أخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في صلاة الاستسقاء (الحديث 556) بمعناه، و أخرجه النسائي في الاستسقاء، متى يحول الامام رداءه (الحديث 1510) بمعناه، و رفع الامام يده (الحديث 1511)، بمعناه، و باب الصلاة بعد الدعاء (الحديث 1518)، و كم صلاة الاستسقاء (الحديث 1519) بمعناه، و أخرجه ابن ماجه في اقامت الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في صلاة الاستسقاء (الحديث 1267) بمعناه . و الحديث عند البخاري في الاستسقاء، باب الاستسقاء و خروج النبي صلى الله عليه وسلم في صلاة الاستسقاء (الحديث 1005)، و باب تحويل الرداء في الاستسقاء (الحديث 1011 و 1012)، و باب الدعاء في الاستسقاء قائماً (الحديث 1023)، و باب صلاة الاستسقاء ركعتين (الحديث 1026)، و باب الاستسقاء في المصلى (الحديث 1027) . و مسلم في صلاة الاستسقاء، (الحديث 1 و 2) . و ابى داؤد في الصلاة، باب في اي وقت يحول رداءه اذا استسقى (الحديث 1164 و 1147) . و النسائي في الاستسقاء، خروج الامام الى المصلى للاستسقاء (الحديث 1504)، باب الحال التي يستحب للامام ان يكون عليها اذا اخرج (الحديث 1506)، و قلب الامام الرداء عند الاستسقاء (الحديث 1509)، و باب الجهر بالقراءة في صلاة الاستسقاء (الحديث 1521) . تحفة الاشراف (5297) .

## 7 - باب متى يحول الإمام رداً

باب: امام اپنی چادر کو کس وقت الٹائے گا؟

1510 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبَّادَ بْنَ تَمِيمٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ عَرَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْتَسْقَى وَحَوْلَ رِدَائِهِ حِينَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ .  
 حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بارش کے نزول کے لیے (دعا مانگنے کے لیے) تشریف لے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب قبلہ کی طرف رخ کیا تو اپنی چادر کو الٹا دیا۔

شرح

امام ابو یوسف رضی اللہ عنہ اور امام محمد رضی اللہ عنہ اس بات کے قائل ہیں، امام جب دعا مانگنے لگے گا اس وقت اپنی چادر کو الٹا دے گا صرف امام اپنی چادر کو الٹائے گا مقتدی اپنی چادر کو نہیں الٹائیں گے۔  
 امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک چادر الٹا سرے سے سنت نہیں ہے، کیونکہ ان کے نزدیک استسقاء صرف دعا مانگنے کا نام ہے۔ اس لئے دیگر دعاؤں کی طرح اس دعا میں چادر الٹا مستحب نہیں ہوگا۔  
 جمہور اس بات کے قائل ہیں، جب امام اپنا رخ قبلہ کی طرف کرے گا اس وقت اپنی چادر کو الٹا دے گا اور حاضرین میں سے مرد بھی اپنی چادریں اسی طرح الٹادیں گے جس طرح امام نے الٹائی تھیں۔  
 تاہم وہ بیٹھ کر الٹانے کا یہ عمل کریں گے۔

چادر کو پلٹنے کا طریقہ کیا ہوگا؟ اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔  
 امام شافعی رضی اللہ عنہ کا ایک قول یہ ہے، چادر پر والے حصے کو نیچے کر دیا جائے گا اور نیچے والے حصے کو اوپر کی طرف کر دیا جائے گا۔

دائیں کندھے پر جو چادر کا حصہ موجود ہے اسے بائیں کندھے پر رکھ لیا جائے گا اور بائیں کندھے والے حصے کو دائیں کندھے پر رکھ لیا جائے گا۔  
 امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ اس بات کے قائل ہیں چادر کو دائیں طرف سے بائیں طرف کر دیا جائے گا اور بائیں طرف والے حصے کو دائیں طرف کر دیا جائے گا۔  
 امام مالک رضی اللہ عنہ کا موقف بھی تقریباً یہی ہے۔

.....

## 8 - باب رَفَعِ الْإِمَامِ يَدَهُ .

باب: امام کا (دعاما نگتے ہوئے) اپنے ہاتھ بلند کرنا

1511 - أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ أَبُو تَيْفِي الْحِمَاصِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةٌ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْإِسْتِسْقَاءِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَقَلَّبَ الرِّدَاءَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ .

☆☆ عباد بن تمیم اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے بارش کے نزول کے لیے (دعاما نگتے وقت) نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے قبلہ کی طرف رخ کیا، آپ ﷺ نے اپنی چادر کو الٹا دیا اور دونوں ہاتھ اٹھالیے۔

## 9 - باب كَيْفَ يَرْفَعُ .

باب: دعاما نگتے وقت ہاتھ اٹھانے کی کیفیت

1512 - أَخْبَرَنِي شُعَيْبُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِّنَ الدُّعَاءِ إِلَّا فِي الْإِسْتِسْقَاءِ فَإِنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضَ إِبْطِهِ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ دعاما نگتے وقت ہاتھ بلند نہیں کرتے تھے البتہ بارش کی دعا مانگتے وقت آپ ﷺ نے ایسا کیا تھا، آپ ﷺ نے ہاتھوں کو اتنا بلند کر لیا تھا کہ آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی تھی۔

1511- اخرجہ ابو داؤد فی الصلاة، جماع ابواب صلاة الاستسقاء و تفریعها (الحديث 1161) . و اخرجہ الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء فی صلاة الاستسقاء (الحديث 556) . و الحديث عند: البخاری فی الاستسقاء، باب الاستسقاء و خروج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الاستسقاء (الحديث 1005) ، و باب تحویل الرداء فی الاستسقاء (الحديث 1011 و 1012) ، و باب الدعاء فی الاستسقاء قائمًا (الحديث 1023) ، و باب الجهر بالقراءة فی الاستسقاء (الحديث 1024) ، و باب كيف حول النبی صلی اللہ علیہ وسلم ظهره الى الناس (الحديث 1025) ، و باب صلاة الاستسقاء ركعتين (الحديث 1026) ، و باب الاستسقاء فی المصلی (الحديث 1027) ، و باب استقبال القبلة فی الاستسقاء (الحديث 1028) ، و فی الدعوات، باب الدعاء مستقبل القبلة (الحديث 6343) . و ملسم فی صلاة الاستسقاء (الحديث 2 و 3 و 4) . و ابی داؤد فی الصلاة، جماع ابواب صلاة الاستسقاء و تفریعها (الحديث 1162 و 1163 و 1164 و 1166 و 1167) . و النسائی فی الاستسقاء، خروج الامام الى المصلی للاستسقاء (الحديث 1504) ، و باب (الحال التي يستحب للامام ان يكون عليها اذا خرج (الحديث 1506) ، و تحویل الامام ظهره الى الناس عند الدعاء فی الاستسقاء (الحديث 1508) ، و ثقلب الامام الرداء عند الاستسقاء (1509) ، و منی يحول الامام رداءه (1510) ، و باب الصلاة بعد الدعاء (1518) ، کم صلاة الاستسقاء (1519) ، باب الجهر بالقراءة فی صلاة الاستسقاء (الحديث 1521) . و ابن ماجه فی اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء فی صلاة الاستسقاء (1267) . تحفة الاشراف (5297) .

1512- اخرجہ البخاری فی الاستسقاء، باب رفع الامام يده فی الاستسقاء (الحديث 1031) ، و فی المناقب، باب صفة النبی صلی اللہ علیہ وسلم (الحديث 3565) . و اخرجہ مسلم فی صلاة الاستسقاء، باب رفع اليدين بالدعاء فی الاستسقاء (الحديث 7) . و اخرجہ ابو داؤد فی الصلاة، باب رفع اليدين فی الاستسقاء (الحديث 1170) . و اخرجہ ابن ماجه فی اقامة الصلاة و السنة فيها، باب من كان لا يرفع يديه فی القنوت (الحديث 1180) . تحفة الاشراف (1168) .

1513 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَيْرِ مَوْلَى أَبِي اللَّحْمِ عَنْ أَبِي اللَّحْمِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ أَحْجَارِ الزَّبْتِ يَسْتَسْقِي وَهُوَ مُفْنَعٌ بِكَفِّهِ يَدْعُو .

☆☆ حضرت ابی لحم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو "احجار زبت" کے قریب دیکھا آپ ﷺ بارش کی دعا مانگ رہے تھے دعا مانگتے ہوئے آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ بلند کیے ہوئے تھے۔

1514 - أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ حَمَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ - وَهُوَ الْمُقْبِرِيُّ - عَنْ شَرِيكَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَقَطَّعَتِ السُّبُلُ وَهَلَكَتِ الْأَمْوَالُ وَاجْتَدَبَتِ الْبِلَادُ فَادْعُ اللَّهُ أَنْ يَسْقِينَا . فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ حِذَاءَ وَجْهِهِ فَقَالَ "اللَّهُمَّ اسْقِنَا" . فَوَاللَّهِ مَا نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِنْبَرِ حَتَّى أَوْسَعْنَا مَطَرًا وَأَمْطَرْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى فَقَامَ رَجُلٌ - لَا أَدْرِي هُوَ الَّذِي قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقِ لَنَا أَمْ لَا - فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ انْقَطَعَتِ السُّبُلُ وَهَلَكَتِ الْأَمْوَالُ مِنْ كَثْرَةِ الْمَاءِ فَادْعُ اللَّهُ أَنْ يُمَسِكَ عَنَّا الْمَاءَ .

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا وَلَكِنِ عَلَى الْجِبَالِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ" . قَالَ وَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ تَكَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ تَمَزَّقَ السَّحَابُ حَتَّى مَا نَرَى مِنْهُ شَيْئًا .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ ہم جمعہ کے دن مسجد میں موجود تھے نبی اکرم ﷺ لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے ایک شخص کھڑا ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! راستے منقطع ہو چکے ہیں، مویشی ہلاکت کا شکار ہو چکے ہیں، علاقے خشک سالی کی لپیٹ میں ہیں، آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ ہم پر بارش نازل کرے، تو نبی اکرم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے چہرے کے سامنے تک بلند کر لیے اور دعا مانگی:

"اے اللہ! ہم پر بارش نازل کر!"

(راوی کہتے ہیں:) اللہ کی قسم! ابھی نبی اکرم ﷺ منبر سے نیچے تشریف نہیں لائے تھے یہاں تک کہ ہم پر بارش نازل ہونا شروع ہو گئی اور اس دن سنے لے کر اگلے جمعے تک مسلسل بارش ہوتی رہی (اگلے جمعے کے دن) ایک شخص کھڑا ہوا مجھے نہیں معلوم

1513- أخرجه الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء فی صلاة الاستسقاء (الحديث 557). تحفة الاشراف (5).

1514- أخرجه ابو داؤد فی الصلاة، باب رفع الیدین فی الاستسقاء (1175) بنحوه . والحديث عند: البخاری فی الاستسقاء، باب الاستسقاء فی المسجد الجامع (الحديث 1013)، و باب الاستسقاء فی خطبة الجمعة غیر مستقبل القبلة (الحديث 1014)، و باب من اكفى بصلاة الجمعة فی الاستسقاء (الحديث 1016)، و باب الدعاء اذا تقطعت السبل من كثرة المطر (الحديث 1017)، و باب اذا استشفوا الى الامام ليستسقى لهم لم يردهم (الحديث 1019). ومسلم فی صلاة الاستسقاء، باب الدعاء فی الاستسقاء (الحديث 8). والنسائی فی الاستسقاء، متی يستسقى الامام (الحديث 1503)، و ذكر الدعاء (الحديث 1517). تحفة الاشراف (906).

یہ وہی شخص تھا جس نے نبی اکرم ﷺ سے یہ گزارش کی تھی کہ آپ ﷺ ہمارے لیے بارش کی دعا کیجئے یا یہ وہ نہیں تھا اس شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! راستے منقطع ہو چکے ہیں پانی کی کثرت کی وجہ سے اموال (یعنی مویشی اور زمینیں) ہلاکت کا شکار ہو رہے ہیں آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ بارش روک دے تو نبی اکرم ﷺ نے دعا کی:

”اے اللہ! ہمارے آس پاس کے علاقوں پر ہو، ہم پر نہ ہو بلکہ پہاڑوں پر اور جنگلوں پر ہو۔“

راوی کہتے ہیں: اللہ کی قسم! ابھی نبی اکرم ﷺ نے یہ کلمات ارشاد فرمائے تھے کہ اسی دوران بادل چھٹ گئے یہاں تک کہ ہمیں اس میں سے کچھ بھی نظر نہیں آیا۔

## 10 - باب ذِکْرِ الدُّعَاءِ .

باب: دعا کا تذکرہ

1515 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هِشَامٍ الْمُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي وَهَبٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اللَّهُمَّ اسْقِنَا".

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے دعا کی تھی:

”اے اللہ! ہمیں سیراب کر دے! (یعنی ہم پر بارش نازل کر دے)“

1516 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ - وَهُوَ الْعُمَرِيُّ - عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَامَ إِلَيْهِ النَّاسُ فَصَاحُوا فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ فِحْطِ الْمَطْرَ وَهَلَكِ الْبَهَائِمُ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَسْقِنَا . قَالَ "اللَّهُمَّ اسْقِنَا اللَّهُمَّ اسْقِنَا".

قَالَ وَابْنُ اللَّهِ مَا تَرَى فِي السَّمَاءِ قَرَعَةً مِنْ سَحَابٍ - قَالَ - فَأَنْشَأَتْ سَحَابَةٌ فَانْتَشَرَتْ ثُمَّ انْهَارَ امْطُرَتْ وَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى وَأَنْصَرَفَ النَّاسُ فَلَمَّ تَزَلْ تَمَطَّرُ إِلَى يَوْمِ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ صَاحُوا إِلَيْهِ فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ تَهَدَّمَتِ بِيُوتُ وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَخْبِسَهَا عَنَّا . فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ "اللَّهُمَّ حَوِّالنَّاءَ وَلَا عَلَيْنَا" . فَتَقَشَّعَتْ عَنِ الْمَدِينَةِ فَجَعَلَتْ تَمَطَّرُ حَوْلَهَا وَمَا تَمَطَّرُ بِالْمَدِينَةِ فَطَرَّةٌ فَظُفِرَتْ إِلَى الْمَدِينَةِ وَانْهَارَ لَهَا مِثْلُ الْإِكْبِيلِ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے کچھ لوگ آپ ﷺ کے

1515- انفرادہ النسائي . تحفة الاشراف (1666) .

1516- اخرجه البخارى فى الاستسقاء، باب الدعاء المطر (حوالہ لا علینا) (الحديث 1021) . واخرجه مسلم فى صلاة الاستسقاء، باب رفع

اليدین بالدعاء فى الاستسقاء (الحديث 10) . تحفة الاشراف (456) .

سامنے کھڑے ہوئے اور انہوں نے بلند آواز میں چیخ و پکار کرتے ہوئے عرض کی: اے اللہ کے نبی! بارش کی وجہ سے قحط سال آگئی ہے جانور ہلاک ہو رہے ہیں، آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ ہمیں سیراب کر دے، تو نبی اکرم ﷺ نے دعا کی:

”اے اللہ! ہمیں سیراب کر دے! اے اللہ! ہمیں سیراب کر دے!“

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! اس وقت ہمیں آسمان پر بادل کا کوئی ٹکڑا بھی نظر نہیں آ رہا تھا۔ راوی کہتے ہیں: پھر بادل نمودار ہوا اور وہ پھیل گیا اور پھر بارش نازل ہونا شروع ہو گئی۔ نبی اکرم ﷺ منبر سے نیچے تشریف لے آئے آپ ﷺ نے نماز ادا کی، پھر لوگ واپس چلے گئے اس کے بعد اگلے جمعے تک مسلسل بارش ہوتی رہی جب نبی اکرم ﷺ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے تو لوگ آپ ﷺ کی خدمت میں پھر عرض گزار ہوئے انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! گھر گر رہے ہیں راستے منقطع ہو گئے ہیں، آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ اس بارش کو روک دے، تو نبی اکرم ﷺ مسکرا دیئے آپ ﷺ نے دعا کی:

”اے اللہ! ہمارے آس پاس کے علاقوں پر ہو، ہم پر نہ ہو۔“

(راوی کہتے ہیں:) تو مدینہ منورہ سے بادل چھٹ گیا اور مدینہ منورہ کے آس پاس کے علاقوں پر بارش ہوتی رہی مدینہ منورہ میں بارش کا ایک قطرہ بھی نہیں گرا، اس وقت مدینہ منورہ کو میں نے دیکھا کہ اس کی مثال تاج کی طرح تھی۔

### شرح

امام نسائی رحمہ اللہ نے یہاں جو روایت نقل کی ہے یہی روایت امام بخاری رحمہ اللہ نے بھی اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے۔ اس حدیث سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے اپنے سے بزرگ اور نیک لوگوں سے دعا کی درخواست کرنا اور اپنے دنیاوی معاملات یا پریشانیوں سے نجات کے لئے ان کے ذریعے دعا کروانا سنت سے ثابت ہے، کیونکہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے ایسا کیا گیا اور نبی اکرم ﷺ نے اس سے منع نہیں کیا۔

اس حدیث میں ہمارے ان دوستوں کے لئے بطور خاص نصیحت موجود ہے جو یہ کہتے ہیں: آدمی کو اپنی ضرورت کے وقت صرف براہ راست اللہ تعالیٰ سے ہی دعا مانگنی چاہئے۔

.....

1517 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَ رَسُولَ اللَّهِ

1517- اخرجہ البخاری فی الاستسقاء، باب الاستسقاء فی المسجد الجامع (الحديث 1013)، وباب الاستسقاء فی خطبة الجمعة غیر مستقل اقلية (الحديث 1014) و اخرجہ مسلم فی صلاة الاستسقاء، باب الدعاء فی الاستسقاء (الحديث 8) . و اخرجہ ابو داؤد فی الصلاة، باب رفع الیدین فی الاستسقاء (الحديث 1175) بنحوه . و اخرجہ النسائی فی الاستسقاء، کیف یرفع (الحديث 1514)، و الحديث عند البخاری فی الاستسقاء، باب من اکتفی بصلاة الجمعة فی الاستسقاء (الحديث 1016)، باب الدعاء اذا تقطعت السبل من كثرة المطر (الحديث 1017)، وباب اذا استشفعوا الى الامام ليستسقى لهم لم يردهم (الحديث 1019) . والنسائی فی الاستسقاء، متى يستسقى الامام (الحديث 1503) . تحفة الاثاف (906) .



صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالِمَا وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ الشُّبُلُ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يُرِيحَنَا  
فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ "اللَّهُمَّ اغْنِنَّا اللَّهُمَّ اغْنِنَّا" قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
نَرَى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابَةٍ وَلَا فَرْعَةٍ وَمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ سَلْعٍ مِنْ بَيْتٍ وَلَا دَارٍ فَطَلَعَتْ سَحَابَةٌ بِتِلْكَ الْأَمْوَالِ فَطَلَعَتْ  
تَوَسَّطَتِ السَّمَاءَ انْتَشَرَتْ وَأَمْطَرَتْ . قَالَ أَنَسٌ وَلَا وَاللَّهِ مَا رَأَيْنَا الشَّمْسَ سَبَّحًا . قَالَ ثُمَّ دَعَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي قَيْسِ  
الْبَابِ فِي الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَبَلَّهُ قَائِمًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ الشُّبُلُ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يُمَسِّكَنَا حَتَّى . فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ فَقَالَ "اللَّهُمَّ حَوِّالِنَا وَلَا عَلَيْنَا اللَّهُمَّ عَلَى الْأَكَامِ وَالْغُرَابِ وَالنُّطُونِ الْكُوَيْبَةِ وَالْمَنَابِتِ  
الشَّجَرِ" . قَالَ فَاقْلَعَتْ وَخَرَجْنَا نَمْشِي فِي الشَّمْسِ . قَالَ شَرِيكٌ مَأَلَتْ أَنَا هُوَ الرَّجُلُ الْأَوَّلُ قَالَ لَا .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ ایک شخص مسجد میں آیا آپ ﷺ اس وقت حرکت ہو کر  
خطبہ دے رہے تھے۔ وہ شخص نبی اکرم ﷺ کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا اس نے عرض کی یا رسول اللہ! مویشی ہلاکت کا شکار  
رہے ہیں راستے منقطع ہو رہے ہیں آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ ہم پر بارش نازل کرے تو نبی اکرم ﷺ نے اپنے  
دونوں ہاتھ بلند کیے اور دعا مانگی:

”اے اللہ! ہم پر بارش نازل کر! اے اللہ! ہم پر بارش نازل کر!“

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! اس وقت ہمیں آسمان میں کوئی بادل بلکہ بادل کا کوئی ٹکڑا بھی نہیں آ رہا تھا  
حالانکہ اس وقت یہ صورت حال تھی ہمارے اور سلع پہاڑ کے درمیان کوئی گھرا اور کوئی عمارت نہیں تھی (یعنی دور دور تک بادل کے  
کوئی آثار نہیں تھے)۔

پھر ایک ڈھال جتنا بادل نمودار ہوا جب وہ آسمان کے درمیان میں پہنچ گیا تو وہ پھیلنا شروع ہوا اور بارش شروع ہو گئی۔  
حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! ہم نے پورا ہفتہ سورج کی شکل نہیں دیکھی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے  
ہیں پھر اگلے جمعے کے دن اسی دروازے سے ایک شخص اندر آیا نبی اکرم ﷺ اس وقت خطبہ دے رہے تھے وہ شخص آپ ﷺ  
کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! اموال ہلاکت کا شکار ہو رہے ہیں راستے منقطع ہو رہے ہیں  
آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ اس بارش کو ہم سے روک دے تو آپ ﷺ نے دونوں ہاتھ بلند کیے اور دعا کی:  
اے اللہ! ہمارے آس پاس کے علاقوں پر ہو ہم پر نہ ہو۔ اے اللہ! چھوٹے بڑے پہاڑوں پر وادیوں میں اور جنگلات  
میں بارش نازل ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو بادل چھٹ گیا اور ہم دھوپ میں چلتے ہوئے (مسجد سے) باہر نکلے۔

شریک نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا یہ وہ پہلے والا شخص تھا؟ انہوں نے  
جواب دیا: نہیں!

## 11 - باب الصَّلَاةِ بَعْدَ الدُّعَاءِ

باب: دعامانگنے کے بعد نماز ادا کرنا

1518 - قَالَ الْحَارِثُ بْنُ مَسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ وَيُونُسَ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبَادُ بْنُ تَمِيمٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَمَّهُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يَسْتَسْقِي فَحَوَّلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ يَدْعُو اللَّهَ وَيَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وَحَوَّلَ رِدَائَهُ ثُمَّ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ . قَالَ ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ فِي الْحَدِيثِ وَقَرَأَ فِيهِمَا

☆☆ عباد بن تیمم اپنے چچا جو نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہیں ان کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک دن آپ ﷺ بارش کی دعامانگنے کے لیے تشریف لے گئے آپ ﷺ نے لوگوں کی طرف اپنی پیٹھ کر لی آپ ﷺ نے قبلہ کی طرف اپنا رخ کیا اور اللہ تعالیٰ سے دعامانگتے رہے آپ ﷺ نے اپنی چادر کو الٹا دیا تھا پھر آپ ﷺ نے دو رکعات نماز ادا کی۔ ایک راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: آپ ﷺ نے ان دو رکعات میں قرأت بھی کی۔

## 12 - باب كَمْ صَلَاةُ الْإِسْتِسْقَاءِ

باب: نماز استسقاء کی کتنی رکعات ہوں گی؟

1519 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبَادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَسْتَسْقِي فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ .

☆☆ حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ بارش کے نزول کے لیے دعامانگنے تشریف لے گئے آپ ﷺ نے دو رکعات نماز ادا کی اور قبلہ کی طرف رخ کر لیا۔

1518 - اخرجہ البخاری فی الاستسقاء، باب الجهر بالقراءة فی الاستسقاء (الحديث 1024)، وباب كيف حول النبي صلى الله عليه وسلم ظهره الى الناس (الحديث 1025) واخرجہ مسلم فی صلاة الاستسقاء، (الحديث 4). واخرجہ ابو داؤد فی الصلاة، جماع ابواب صلاة الاستسقاء و تفریعها (الحديث 1162). واخرجہ النسائی فی الاستسقاء، تحویل الامام ظہرہ الى الناس عند الدعاء فی الاستسقاء (الحديث 1508)، و باب الجهر بالقراءة فی صلاة الاستسقاء (الحديث 1521) بمعناه . و الحديث عند: البخاری فی الاستسقاء، باب الاستسقاء و خروج النبي صلى الله عليه وسلم فی الاستسقاء (الحديث 1005)، و باب تحویل الرداء فی الاستسقاء (الحديث 1011 و 1012)، و باب الدعاء فی الاستسقاء قائمًا (الحديث 1023)، و باب صلاة الاستسقاء ركعتين (الحديث 1026) و باب الاستسقاء فی المصلى (الحديث 1027)، و باب استقبال القبلة فی الاستسقاء (الحديث 1028). و مسلم فی صلاة الاستسقاء، (الحديث او 2 و 3). و ابی داؤد فی الصلاة، جماع ابواب صلاة الاستسقاء و تفریعها (الحديث 1161 و 1163 و 1164)، و باب فی ای وقت يحول رداءه اذا استسقى (الحديث 1166) و (1167). و الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء فی صلاة الاستسقاء (الحديث 556). و النسائی فی الاستسقاء، خروج الامام الى المصلى للاستسقاء (الحديث 1504)، و باب الحال التي يستحب للامام ان يكون عليها اذا خرج (الحديث 1506)، و تغليب الامام الرداء عند الاستسقاء (1509)، و متى يحول الامام رداءه (الحديث 1510)، و رفع الامام يده (الحديث 1511)، و كم صلاة الاستسقاء (الحديث 1519). و ابن ماجه فی اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء فی صلاة الاستسقاء (الحديث 1267). تحفة الاشراف (5297). 1519 - تقدم (الحديث 1504).

## 13 - باب كَيْفَ صَلَاةِ الْإِسْتِسْقَاءِ

باب: نمازِ استسقاء ادا کرنے کا طریقہ

1520 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كِنَانَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَرْسَلَنِي أَمِيرٌ مِنَ الْأَمْرَاءِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَسْأَلُهُ عَنِ الْإِسْتِسْقَاءِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا مَنَعَهُ أَنْ يَسْأَلَنِي خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَاضِعًا مُتَبَدِّلًا مُتَحَشِّعًا مُتَضَرِّعًا فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ كَمَا يُصَلِّي فِي الْعِيدَيْنِ وَلَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هَلِةً .

☆ ☆ ہشام بن اسحاق اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک امیر نے مجھے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں بھیجا تا کہ میں ان سے نمازِ استسقاء کے بارے میں دریافت کروں، تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس نے خود مجھ سے یہ سوال کیوں نہیں کیا؟ (پھر انہوں نے بتایا:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عاجزی اور انکساری کا اظہار کرتے ہوئے آہ وزاری کرتے ہوئے عام سے لباس میں تشریف لے گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات نماز ادا کی، جس طرح عیدین میں نماز ادا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم لوگوں کی طرح خطبہ نہیں دیا۔

## 14 - باب الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْإِسْتِسْقَاءِ

باب: نمازِ استسقاء میں بلند آواز میں قرأت کرنا

شرح

امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ دیگر تمام فقہاء اس بات پر متفق ہیں نمازِ استسقاء میں دو رکعات باجماعت ادا کی جائیں گی اور یہ آبادی سے باہر عید گاہ میں ادا کی جائیں گی۔ ان کے لئے اذان نہیں دی جائے گی۔ اقامت نہیں کی جائے گی۔ البتہ یہ اعلان کیا جائے گا "باجماعت نماز ہونے لگی ہے"

اس کی وجہ یہ ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نماز آبادی سے باہر ہی پڑھائی تھی۔ ان دونوں رکعات میں نمازِ عید کی طرح بلند آواز میں قرأت کی جائے گی۔

امام شافعی رضی اللہ عنہ اور احمد بن حنبل رضی اللہ عنہما اسی بات کے قائل ہیں نمازِ عید کی طرح اس میں بھی اضافی تکبیریں کہی جائیں گی۔

امام ان دو رکعات میں قرآن کا جو بھی حصہ چاہے تلاوت کر سکتا ہے، تاہم مالکیوں کے نزدیک اس نماز میں پہلی رکعت میں سورہ الاعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورہ الشمس کی تلاوت کرنا افضل ہے جبکہ امام ابو یوسف رضی اللہ عنہ، امام محمد رضی اللہ عنہ اور امام احمد بن

1520- اخرجہ ابو داؤد فی الصلاة، جماع صلاة الاستسقاء و تفریعا (الحديث 1165) بنحوه . و اخرجہ الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء فی صلاة الاستسقاء (الحديث 558 و 559) . و اخرجہ النسائی فی الاستسقاء، باب جلوس الامام علی المنبر للاستسقاء (الحديث 1507) و اخرجہ ابن ماجہ فی اقامة الصلاة و السنة فیها، باب ما جاء فی صلاة الاستسقاء (الحديث 1266) . و الحديث عند: النسائی فی الاستسقاء، باب الحال التي يستحب للامام ان يكون عليها اذا اخرج (الحديث 1505) . تحفة الاشراف (5359) .

جنبل رضی اللہ عنہ کے نزدیک نماز عید کی طرح ان دو رکعات میں بھی پہلی رکعت میں سورہ اہل اور دوسری میں سورہ غاشیہ کی تلاوت کی مستحب ہے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول روایت میں یہ بات مذکور ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو سورتوں کی تلاوت کی تھی۔

شواہخ اس بات کے قائل ہیں: پہلی رکعت میں سورہ ق اور دوسری رکعت میں سورہ القمر کی تلاوت کی جائے گی۔ نماز استسقاء کے لئے کوئی متعین وقت نہیں ہے یہ عید کے وقت کے ساتھ مخصوص نہیں ہے تاہم یہ نماز ان اوقات میں نہیں کی جاسکتی جن اوقات میں نماز ادا کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ اس بات پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے اس نماز کو ادا کرنے کے لئے وقت کی گنجائش زیادہ ہے تو پھر اسے کسی ممنوعہ وقت میں ادا کرنا درست نہیں ہوگا۔

سنت یہ ہے اسے دن کے ابتدائی حصے میں نماز عید کے وقت میں ادا کر لیا جائے۔ نماز استسقاء کے لئے یہ بات مستحب ہے نیکو کار اور دین دار لوگوں کو ساتھ لے کر جایا جائے کیونکہ ان کی دعا جلدی قبول ہوتی ہے اور روایات سے یہ بات ثابت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے وسیلے سے بارش کی دعا کی تھی۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت یزید بن اسود جواشی رضی اللہ عنہ کے وسیلے سے بارش کے لئے دعا کی تھی اور سخاک بن قیس نے بھی ایک مرتبہ ان کے وسیلے سے بارش کے نزول کے لئے دعا کی تھی۔ اس لئے نیک لوگوں کے توسل سے دعا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ \*

...—...—...—...

1521 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِي ذُئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فَاسْتَسْقَى فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ جَهْرًا فِيهِمَا بِالْقِرَاءَةِ .

\* الفقه الاسلامی وادلتہ، طحطاوی

1521- اخرجه البخاری فی الاستسقاء، باب الجهر بالقراءة فی الاستسقاء (الحديث 1024)، وباب كيف حول النبي صلى الله عليه وسلم ظهر الى الناس (الحديث 1025) مطولاً، و اخرجه ابو داؤد فی الصلاة، جماع ابواب صلاة الاستسقاء و تفريعها (الحديث 1161 و 1162) مطولاً. و اخرجه الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء فی صلاة الاستسقاء (الحديث 556) مطولاً. و اخرجه النسائی فی الاستسقاء، تحویل الامام ظہرہ الى الناس عند الدعاء فی الاستسقاء (1508) بنحوه، و باب الصلاة بعد الدعاء (1518) بمعناه، و الحديث عند: البخاری فی الاستسقاء، باب الاستسقاء و خروج النبي صلى الله عليه وسلم فی الاستسقاء (الحديث 1005)، و باب تحویل الرداء فی الاستسقاء (الحديث 1011 و 1012) و باب الدعاء فی الاستسقاء قائماً (الحديث 1023)، و باب صلاة الاستسقاء ركعتين (الحديث 1026)، و باب الاستسقاء فی المصلى (الحديث 1027)، و باب استقبال القبلة فی الاستسقاء (الحديث 1028)، و فی الدعوات، باب الدعاء مستقبل القبلة (الحديث 6343) و مسلم فی صلاة الاستسقاء (الحديث 1 و 2 و 3 و 4) . و ابی داؤد فی الصلاة، جماع ابواب صلاة الاستسقاء و تفريعها (الحديث 1163 و 1164)، و باب فی ای وقت يحول رداءه اذا استسقى (الحديث 1166 و 1167) . و النسائی فی الاستسقاء، خروج الامام الى المصلى للاستسقاء (الحديث 1504)، و باب الحال التي يستحب للامام ان يكون عليها اذا اخرج (الحديث 1506)، و تغليب الامام الرداء عنه الاستسقاء (1509)، و متى يحول الامام رداءه (1510)، و رفع الامام يده (الحديث 1511)، و كم صلاة الاستسقاء (1519) . و ابن ماجه فی اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء فی صلاة الاستسقاء (الحديث 1267) . تحفة الاشراف (5297) .

☆☆ عباد بن تمیم اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ تشریف لے گئے آپ ﷺ نے بارش کے نزول کے لیے دعا کی پھر آپ ﷺ نے دو رکعات نماز ادا کی جس میں آپ ﷺ نے بلند آواز میں قرأت کی۔

شرح

مصنف نے اس حدیث کے ذریعے جو استدلال کیا ہے اس کی وضاحت ترجمۃ الباب میں کر دی ہے اور یہ استدلال بالکل واضح ہے، کیونکہ اس کے بعد نقل ہونے والی روایت سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ نماز استسقاء میں بلند آواز میں قرأت کرنا مستحب ہے۔

امام نووی نے ”شرح صحیح مسلم“ میں یہ بات تحریر کی ہے: علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ نماز استسقاء میں بلند آواز میں قرأت کی جائے گی اس طرح ابن بطلان نے بھی نماز استسقاء میں بلند آواز میں قرأت کرنے کے مستحب ہونے پر اجماع کا قول نقل کیا ہے۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

## 15 - باب الْقَوْلِ عِنْدَ الْمَطْرِ

باب: بارش کے وقت پڑھی جانے والی دعا

1522 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَمْعَانَ بْنِ شَرِيحٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا امْطَرَ قَالَ "اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ صَيِّبًا نَافِعًا".

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب بارش نازل ہوتی تھی تو نبی اکرم ﷺ یہ دعا مانگتے تھے: "اے اللہ! اسے موسلا دھار اور نفع دینے والی بنا دے۔"

شرح

اس روایت میں یہ بات مذکور ہے کہ بارش کے نزول کے وقت کونسی دعا مانگنی چاہیے؟

دعا کے الفاظ میں پہلا لفظ "صیب" ہے یہ لفظ قرآن میں بھی استعمال ہوا ہے۔

امام بخاری رضی اللہ عنہ نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: اس سے مراد "بارش" ہے

جبکہ علامہ ابن حجر عسقلانی نے "فتح الباری" میں یہ بات بیان کی ہے: جمہور بھی اس بات کے قائل ہیں اس سے مراد بارش

ہے۔

جبکہ بعض حضرات کے نزدیک اس لفظ سے مراد بادل ہے اس صورت میں بارش پر اس کا اطلاق مجازی طور پر ہوگا۔

1522- أخرجه أبو داؤد في الأدب، باب ما يقول إذا هاجت الريح (الحديث 5099) بنحوه مطولاً. وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليل، ما يقول إذا رأى سحاباً مقبلاً (الحديث 914) مطولاً، وما يقول إذا كشفه الله (الحديث 915) مطولاً. وأخرجه ابن ماجه في الدعاء، باب ما يدعوه الرجل إذا رأى السحاب و المطر (الحديث 3889) مطولاً. تحفة الاشراف (16146).

اس کے بعد دعا کے الفاظ میں بارش کے لئے "نافع" استعمال ہوا ہے یعنی بارش ایسی ہونی چاہیے جس کے ساتھ نفع حاصل ہو، نفع حاصل ہوتا ہے کیونکہ بعض اوقات بارشیں ایسی صورت بھی اختیار کر جاتی ہیں جس کے ذریعے لوگوں کو ضرر پہنچتا ہے۔

امام نسائی نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہاں جو روایت نقل کی ہے یہ مختصر ہے۔  
سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے تفصیلی روایت یہ منقول ہے۔

وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ جب آسمان پر بادل آتا دیکھتے تو اپنے کام کو ترک کر دیتے تھے اگر نماز پڑھ رہے ہوتے؛ اسے بھی ترک کر دیتے تھے پھر اگر اللہ تعالیٰ اس بادل کو ختم کر دیتا تھا تو آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتے تھے، اگر بارش شروع ہو جاتی تھی تو آپ ﷺ یہ دعا کرتے تھے۔  
"اے اللہ تو اسے ایسی عطا بنا دے جو نفع دینے والی ہو۔"

ایک روایت میں یہ بات منقول ہے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ جب کوئی بادل دیکھتے تھے؛ آپ ﷺ کے چہرے کا رنگ تبدیل ہو جاتا تھا آپ ﷺ اندر باہر تشریف لے جاتے تھے ادھر سے ادھر آتے جاتے تھے، اگر بارش شروع ہو جاتی تھی تو آپ ﷺ کی یہ بے چینی ختم ہو جاتی ہے۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ایک مرتبہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے آپ ﷺ کی اس کیفیت کا تذکرہ کیا اور اس کی وجہ دریافت کی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہیں کیا پتہ؟ یہ دیکھتا ہے یہ ویسا ہی ہو جس کے بارے میں ہو وہ تو نے کہا تھا:

"جب ان لوگوں نے بادل کو اپنی وادی کی طرف آتے ہوئے دیکھا تو بولے یہ بادل ہم پر بارش نازل کرے گا لیکن یہ تو وہ عذاب تھا جس کے جلد نازل کرنے کا تم نے تقاضا کیا تھا وہ ایسی ہوا تھی جس میں دردناک عذاب تھا۔"

(اصحاح آیت 24)

.....

## 16 - باب كَرَاهِيَةِ الْاِسْتِمطَارِ بِالْكَوْكَبِ

باب: ستاروں سے بارش طلب کرنے کا حرام ہونا؟؟

1523 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَادٍ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَمْرِو قَالَ أُنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَحْيَى شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا أَنْعَمْتُ عَلَى عِبَادِي مِنْ نِعْمَةٍ إِلَّا أَصْبَحَ فَرِيقٌ مِنْهُمْ بِهَا كَافِرِينَ يَقُولُونَ الْكَوْكَبُ

1523- اخبرنا عمرو بن سواد بن الاسود بن عمرو قال انبأنا ابن وهب قال اخبرني يونس بن يحيى شهاب قال اخبرني عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الله عز وجل ما انعمت على عبادي من نعمة الا اصبح فريق منهم بها كافرين يقولون الكوكب

القول عند المطر ( الحديث 923 ) . تحفة الاشراف ( 14113 ) .

وَبِالْكَوْثِبِ“

☆ ☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے: میں جب اپنے بندوں پر کوئی نعمت نازل کرتا ہوں تو ان میں سے کچھ لوگ اس کا انکار کر دیتے ہیں اور وہ یہ کہتے ہیں: فلاں ستارے کی وجہ سے فلاں ستارے کی وجہ سے (یہ نعمت حاصل ہوئی ہے)۔

شرح

یہاں ترجمہ الباب میں امام نسائی نے جو لفظ ”کراہت“ ذکر کیا ہے اس سے مراد ”حرام ہونا“ ہے کیونکہ اسلاف کا یہ معمول تھا کہ وہ لفظ کراہت کے ذریعے حرام ہونا مراد لیتے تھے۔ قرآن مجید میں بھی اللہ تعالیٰ نے حرام چیزوں کا ذکر کیا ہے جن میں شرک، کسی کو قتل کرنے، یتیم کا مال کھانے وغیرہ کا ذکر کرنے کے بعد ارشاد فرمایا۔

”ان میں ہر ایک چیز تمہارے پروردگار کے نزدیک مکروہ ہے“۔ (الاسراء آیت 38)

تو یہاں بھی مکروہ سے مراد حرام ہونا ہے البتہ متاخرین فقہاء اور اصولیین بعض اوقات لفظ کراہت کو مکروہ تنزیہی پر محمول کر لیتے ہیں۔

یہ حدیث حدیث قدسی ہے کیونکہ اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے الفاظ نقل کئے ہیں۔

اس حدیث میں جو چیزیں ذکر کی گئی ہیں اس کی وجہ یہ ہے: زمانہ جاہلیت میں کچھ لوگ یہ سمجھتے تھے کہ فلاں ستارے کی وجہ سے بارش نازل ہوتی ہے ان میں سے کچھ لوگ یہ سمجھتے تھے کہ وہ ستارہ فی نفسہ بارش کے نزول میں اثر انداز ہوتا ہے اور بعض یہ سمجھتے تھے کہ یہ بارش کے نزول کی علامت ہے تو شریعت نے ان کے اس قول کو غلط قرار دیا اور اسے کفر قرار دیا ہے۔

اگر کوئی شخص یہ سمجھتا ہے کہ اس ستارے کی وجہ سے بارش ہوئی ہے تو ایسا سوچنا کفر ہے جس میں شرک کا مفہوم پایا جاتا ہے لیکن اگر کوئی شخص یہ سمجھتا ہے کہ تجربے سے یہ بات ثابت ہے کہ اگر فلاں ستارہ نمودار ہو جائے تو بارش ہو جائی کرتی ہے تو یہ چیز شرک نہیں ہوگی۔

البتہ اس طرز عمل پر کفر کا اطلاق کیا جاسکے گا اور اس سے مراد نعمت کا انکار ہوگا۔

\*\*\*

1524 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ

خَالِدِ الْجُهَنِيِّ قَالَ مُطِرَ النَّاسُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "أَلَمْ تَسْمَعُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ اللَّيْلَةَ

1524- أخرجه البخاري في الاذان، باب يستقبل الامام الناس اذا سلم (الحديث 846) بمعناه، وفي الاستسقاء، باب قول الله تعالى (وتجعلون

رزقكم انكم تكذبون) (الحديث 1038) بمعناه، وفي المغازي، باب عزوة الحديدية (الحديث 4147) بمعناه، وأخرجه مسلم في الايمان:

باب بيان كفر من قال مطرنا بالنوء (الحديث 125) بمعناه. وأخرجه ابو داود في الطب، باب في النجوم (الحديث 3906) مختصراً. و

أخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة، نوع آخر من القول عند المطر (الحديث 924). والحديث عند البخاري في التوحيد، باب قول الله

تعالى (يريدون ان يدلووا الكلام الله) (الحديث 7503). تحفة الاشراف (3757).

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنْكُمْ تَكْذِبُونَ)

قَالَ مَا أَعْمَتُ عَلَى عِبَادِي مِنْ نِعْمَةٍ إِلَّا أَصْبَحَ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ بِهَا كَافِرِينَ يَقُولُونَ مُطِرْنَا بِنُورٍ كَذَا وَكَذَا فَأَمَّا مَنْ آمَنَ بِي وَحَمِدَنِي عَلَى سُقْيَايَ فَذَلِكَ الَّذِي آمَنَ بِي وَكَفَرَ بِالْكَوْكَبِ وَمَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنُورٍ كَذَا وَكَذَا فَذَلِكَ الَّذِي كَفَرَ بِي وَآمَنَ بِالْكَوْكَبِ .

☆☆☆ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں بارش نازل ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کیا تم لوگوں نے نہیں سنا تمہارے پروردگار نے گزشتہ رات کیا ارشاد فرمایا ہے؟ اس نے فرمایا ہے: ”میں اپنے بندوں پر جب بھی کوئی نعمت نازل کرتا ہوں تو ان میں سے کچھ لوگ اس کا انکار کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں: ہم پر فلاں اور فلاں ستارے کی وجہ سے بارش نازل ہوئی ہے لیکن جو شخص مجھ پر ایمان رکھتا ہے وہ میری حمد بیان کرتا ہے کیونکہ میں نے انہیں سیراب کیا ہے تو یہ وہ شخص ہے جس نے مجھ پر ایمان رکھا اور ستارے کا انکار کیا اور جو شخص یہ کہتا ہے: فلاں اور فلاں ستارے کی وجہ سے ہم پر بارش نازل ہوئی ہے تو یہ ایسا شخص ہے جو میرا انکار کرتا ہے اور ستاروں پر ایمان رکھتا ہے۔“

1525 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَتَّابِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَوْ أَمَسَكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمَطَرُ عَنْ عِبَادِهِ خَمْسَ سِنِينَ ثُمَّ أَرْسَلَهُ لَأَصْبَحَتْ طَائِفَةٌ مِنَ النَّاسِ كَافِرِينَ يَقُولُونَ سُقِينَا بِنُورٍ الْمَجْدَحِ"

☆☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اگر اللہ تعالیٰ پانچ سالوں تک اپنے بندوں پر بارش نازل نہ کرے اور پھر (پانچ سال گزرنے کے بعد) بارش نازل کرے تو کچھ لوگ کفر کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں: ”ہم پر مجدح ستارے کی وجہ سے بارش نازل ہوئی ہے۔“

## 17 - باب مَسْأَلَةِ الْإِمَامِ رَفْعِ الْمَطَرِ إِذَا خَافَ ضَرَرَهُ

باب: جب نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو امام کا بارش ختم ہونے کی دعا مانگنا

1526 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ فَبِحَطِّ الْمَطَرِ عَامًا فَقَامَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمٍ جُمُعَةٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَحَطَ الْمَطَرُ وَأَجْدَبَتِ الْأَرْضُ وَهَلَكَ الْمَالُ . قَالَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَمَا تَرَى فِي السَّمَاءِ سَحَابَةً فَمَدَّ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ ابْطِئِهِ يَسْتَسْقِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ - قَالَ - فَمَا صَلَّيْنَا الْجُمُعَةَ حَتَّى أَهَمَّ الشَّابَّ الْقَرِيبَ الدَّارِ الرَّجُوعُ إِلَى أَهْلِهِ

1525- اخرجه النسائي في عمل اليوم الليلة، نوع آخر من القول عند المطر (الحديث 925). تحفة الاشراف (4148).

1526- انفرديه النسائي. تحفة الاشراف (596).



قَدَامَتْ جُمُعَةٌ فَلَمَّا كَانَتِ الْجُمُعَةُ الْبَيْتِ تَلِيهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ وَاحْتَبَسَ الرُّكْبَانُ . قَالَ فَتَسَمَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسُرْعَةِ مَلَائِكَةِ ابْنِ آدَمَ وَقَالَ بِيَدَيْهِ "اللَّهُمَّ حَوِّأَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا" . فَتَكَشَّطَتْ عَنِ الْمَدِينَةِ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ سال بھر بارش نہ ہونے کی وجہ سے قحط نمودار ہو گیا تو ایک مسلمان نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جمعہ کے دن حاضر ہوا اور اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! بارش نہ ہونے کی وجہ سے قحط ہو گیا ہے اور زمین میں خشک سالی ہو گئی ہے، مویشی ہلاکت کا شکار ہو رہے ہیں۔

راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے، اس وقت ہمیں آسمان میں بادل کا کوئی ٹکڑا دکھائی نہیں دے رہا تھا، آپ ﷺ نے اپنے ہاتھوں کو پھیلا دیا، یہاں تک کہ ہمیں آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی، آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے بارش کے نزول کی دعا کی۔

راوی کہتے ہیں: ابھی ہم نے جمعے کی نماز ادا نہیں کی تھی (کہ اتنی تیز بارش ہونا شروع ہو گئی) کہ جس نوجوان کا گھر مسجد کے قریب تھا، اس کے لیے بھی اپنے گھر واپس جانا مشکل ہو گیا، پھر پورا ہفتہ بارش ہوتی رہی، یہاں تک کہ جب اگلا جمعہ آیا تو لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! گھر گر رہے ہیں اور سوار سفر کرنے کے قابل نہیں رہے ہیں۔

راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ لوگوں کے اتنی تیزی سے ملول ہونے پر مسکرا دیئے، آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں کے ذریعے (دعا مانگتے ہوئے) کہا: اے اللہ! ہمارے آس پاس کے علاقوں پر ہو، ہم پر نہ ہو۔ (راوی کہتے ہیں:) تو مدینہ منورہ سے بادل چھٹ گیا۔

## 18 - باب رَفَعِ الْإِمَامِ يَدَيْهِ عِنْدَ مَسْأَلَةِ امْسَاكِ الْمَطْرِ

باب: بارش رکنے کی دعا مانگتے وقت امام کا اپنے ہاتھ بلند کرنا

1527 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ أَنبَأَنَا أَبُو عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَصَابَ النَّاسُ سَنَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ فَادْعُ اللَّهَ لَنَا . فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا وَضَعَهَا حَتَّى تَارَ سَحَابٌ أَمْثَالُ الْجِبَالِ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مَنبَرِهِ حَتَّى رَأَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ هَلِي لِحَيْبِهِ فَمَطَرْنَا يَوْمَئِذٍ ذَلِكَ وَمِنَ الْفَدَى وَالَّذِي يَلِيهِ حَتَّى الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى فَقَامَ ذَلِكَ الْأَعْرَابِيُّ أَوْ قَالَ غَيْرَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ وَغَرِقَ الْمَالُ فَادْعُ اللَّهَ لَنَا . فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ

1527- أخرجه البخاري في الجمعة، باب الاستسقاء في العطية يوم الجمعة (الحديث 933)، و باب من تمطر في المطر حتى يتحادر على لحيته (الحديث 1033). وأخرجه مسلم صلاة الاستسقاء، باب الدعاء في الاستسقاء (الحديث 9) بنحوه . والحديث عند البخاري في الاستسقاء، باب ما قيل ان النبي صلى الله عليه وسلم لم يحول رداءه في الاستسقاء يوم الجمعة (الحديث 1018) تحفة الاشراف (174) .

فَقَالَ "اللَّهُمَّ حَوَالِنَا وَلَا عَلَيْنَا". فَمَا يَسْتَرْبِيَهُمْ إِلَى لَاحِيَةِ مِنَ السَّحَابِ إِلَّا الْفَرَجُ حَتَّى صَارَتِ الْمَدِينَةُ مِثْلَ الْجَوَابِ وَسَالَ الْوَادِعُ وَلَمْ يَجِدْ أَحَدًا مِنَ لَاحِيَةِ إِلَّا اشْتَبَرَ بِالْجُودِ .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں لوگوں کو قحط سالی لاحق ہو گئی ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ جمعہ کے دن منبر پر خطبہ دے رہے تھے ایک دیہاتی کھڑا ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! مویشی ہلاک ہو گئے ہیں گھر والے بھوکے ہیں آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے۔

تو نبی اکرم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے اس وقت ہمیں آسمان میں بادل کا کوئی چھوٹا سا ٹکڑا بھی نظر نہیں آ رہا تھا۔ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! ابھی آپ ﷺ نے اپنے ہاتھوں کو نیچے نہیں کیا تھا کہ پہاڑوں کی مانند بادل نمودار ہوئے اور ابھی نبی اکرم ﷺ منبر سے نیچے تشریف نہیں اٹائے تھے کہ میں نے بارش کے قطرے آپ ﷺ کی داڑھی مبارک سے نیچے گرتے ہوئے دیکھے پھر اس دن اس کے بعد والے دن اس سے اگلے دن یہاں تک کہ اگلے جمعے تک مسلسل بارش ہوتی رہی پھر وہی دیہاتی یا کوئی اور شخص کھڑا ہوا اور اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! گھر گر رہے ہیں جانور ڈوب رہے ہیں آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا کیجئے تو نبی اکرم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے اور یہ دعا کی:

"اے اللہ! ہمارے آس پاس کے علاقوں پر ہوا ہم پر نہ ہو۔"

(راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ بادل کے جس کنارے کی طرف اشارہ کرتے تھے وہ وہاں سے پھٹ جاتا تھا یہاں تک کہ مدینہ منورہ (کا آسمان) بادلوں سے خالی ہو گیا اور ندی بہتی رہی۔ آس پاس کے علاقوں سے جو شخص بھی آیا اس نے زیادہ بارش کی ہی اطلاع دی۔

### شرح

اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ لوگ حاکم وقت یا کسی دینی شخصیت سے یہ درخواست کر سکتے ہیں کہ وہ ان کے لئے بارش کے نزول کی دعا کرے اس وقت جب لوگوں کو پریشانی اور قحط کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

اس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ ایسے نیک لوگ جن کی دعا کی قبولیت کی امید ہو ان سے دعا کی درخواست کی جاسکتی ہے۔ اس حدیث سے بالواسطہ طور پر یہ بات بھی ثابت ہو جاتی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ کے آداب کا خصوصی خیال رکھتے تھے کیونکہ ایک دیہاتی نے نبی اکرم ﷺ سے بارش کے نزول کی درخواست کی تھی۔ اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی اکرم ﷺ سے یہ درخواست نہیں کی تھی۔

اس سے نبی اکرم ﷺ کے معجزے کا بھی اظہار ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کی دعا کو فوراً شرف قبولیت عطا کیا اور اس دعا کا فوراً اثر بھی ظاہر ہو گیا۔

اس سے یہ بات بھی ثابت ہو جاتی ہے کہ ضرر کو دور کرنے کی دعا کرنا توکل کے منافی نہیں ہے اور اس سے یہ بات بھی ثابت ہو جاتی ہے کہ اگر بارش نہ ہو رہی ہو تو نماز استسقاء ادا کئے بغیر محض بارش کی دعا مانگنا بھی جائز ہے۔

## 18 - کِتَابُ صَلَاةِ الْخَوْفِ

## نمازِ خوف سے متعلق روایات

امام نسائی نے اس کتاب ”نمازِ خوف“ (کے بارے میں روایات) میں 1 ترجمہ الہاب اور 37 روایات نقل کی ہیں؛ جبکہ کمرات کو حذف کر دیا جائے تو روایات کی تعداد 7 ہوگی۔

## 1 - باب

## باب: بلا عنوان

1528 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ هَلَالٍ عَنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمٍ قَالَ كُنَّا مَعَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِي بِطَبْرِسْتَانَ وَمَعَنَا حَذِيفَةُ بْنُ الْيَمَانِ فَقَالَ أَيُّكُمْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ لَقَالَ حَذِيفَةُ أَنَا لَوْ صَفْتُ لَقَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ بِطَائِفَةٍ رَكْعَةً صَفَّيْتُ خَلْفَهُ وَطَائِفَةٍ أُخْرَى بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْعُدُوِّ فَصَلَّيْتُ بِالطَّائِفَةِ الَّتِي تَلِيهِ رَكْعَةً ثُمَّ نَكَصَ هُوَ لِأَيِّ مَصَافٍ أَوْلَيْتُكَ وَجَاءَ أَوْلَيْتُكَ فَصَلَّيْتُ بِهِمْ رَكْعَةً .

☆ ☆ ثعلبہ بن زہدم بیان کرتے ہیں؛ ہم لوگ طبرستان میں سعید بن عاصی کے ہمراہ موجود تھے؛ ہمارے ساتھ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ سعید نے دریافت کیا: آپ حضرات میں سے کسی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نمازِ خوف ادا کی ہے؟ تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں نے پھر انہوں نے اس کا طریقہ بیان کرتے ہوئے یہ بات بیان کی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گروہ کو نمازِ خوف میں ایک رکعت پڑھائی تھی؛ اس گروہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صف قائم کر لی تھی؛ جبکہ دوسرا گروہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور دشمن کے درمیان میں تھا؛ جو گروہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھا؛ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ایک رکعت نماز پڑھائی؛ پھر یہ لوگ (دشمن کے مقابلے میں) چلے گئے اور وہ آگے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی ایک رکعت پڑھا دی۔

شرح

اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے امام جلال الدین سیوطی نے یہ بات تحریر کی ہے: امام نووی فرماتے ہیں: امام ابو داؤد

1528- اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب من قال: يصلي بكل طائفة ركعة ولا يقضون (الحدیث 1246) مختصراً وسألت (الحدیث 1529) .

تحفة الاشراف (3304) .

اور دیگر محدثین نے نماز خوف کے مختلف طریقے بیان کئے ہیں جو سولہ کے قریب صورتیں بنتی ہیں۔

خطابی نے یہ بات بیان کی ہے: نماز خوف کے مختلف طریقے ہیں جنہیں نبی اکرم ﷺ نے مختلف اوقات میں مختلف طریقے سے ادا کیا ہے تاہم ان میں سے ہر ایک طریقے میں نبی اکرم ﷺ نے اس چیز کا خیال رکھا ہے کہ نماز کی ادائیگی کے لئے اور دشمن سے حفاظت کے لئے کون سا طریقہ زیادہ مناسب ہوگا؟ تاہم ظاہری طریقہ کار کے اختلاف کے باوجود معنوی اعتبار سے نماز خوف کی ادائیگی متفق ہے۔

یہی وجہ ہے کہ امام احمد بن حنبل نے یہ بات بیان کی ہے: نماز خوف سے متعلق تمام تراحدیث مستند طور پر منقول ہیں اور یہ بات جائز ہے کہ ان میں سے مختلف مقامات پر خوف کی شدت کے اعتبار سے اس طریقے کو اختیار کیا گیا ہوگا، تو جو شخص ان میں سے کسی بھی ایک طریقے کے مطابق نماز ادا کر لیتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔\*

نماز خوف کے اس طریقے کے بارے میں ہم نے اپنی تصنیف ”شرح سنن دارقطنی“ میں روایات تفصیل سے نقل کی ہیں جنہیں یہاں نقل کرنا فائدے سے خالی نہیں ہوگا۔

### نماز خوف کے احکام

#### نماز خوف کی مشروعیت

مسئلہ: اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں نماز خوف مشروع تھی، لیکن آپ ﷺ کے زمانہ اقدس کے بعد اس کا حکم باقی ہے؟ تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس کی مشروعیت اب بھی باقی ہے اور یہی قول صحیح ہے۔ (زاد)

مسئلہ: جب خوف زیادہ ہو جائے تو امام اپنے گروہ کو دو حصوں میں تقسیم کر لے گا، ایک گروہ دشمن کے سامنے رہے گا اور دوسرا امام کی اقتداء میں آجائے گا۔ (قدوری)

مسئلہ: خوف ہونے کا مطلب یہ ہے: دشمن مسلمانوں کے بالکل سامنے موجود ہو، اور یہ اندیشہ ہو کہ اگر سب لوگ باجماعت نماز ادا کرنے لگ جائیں تو دشمن ان پر حملہ کر دے گا۔ (جوہرہ نیرہ)

#### نماز خوف ادا کرنے کا طریقہ

مسئلہ: نماز خوف ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے: اگر امام اور حاضرین سب مسافر ہیں اور لوگ امام کی اقتداء میں نماز پڑھنے میں جھگڑا نہیں کرتے تو امام کے لیے افضل یہ ہے: انہیں دو گروہوں میں تقسیم کر دے، ایک گروہ کو یہ حکم دے کہ وہ دشمن کے مقابلے میں کھڑے رہیں اور دوسرے گروہ کے ساتھ پوری نماز ادا کرے، پھر جو گروہ دشمن کے مقابلے میں تھا، ان میں سے کسی کو حکم دے کہ وہ ان لوگوں کو پوری نماز پڑھائے۔

مسئلہ: لیکن اگر ہر فریق اسی ایک امام کی اقتداء میں نماز پڑھنا چاہتا ہے تو امام اپنے ساتھیوں کے دو گروہ بنائے گا ایک دشمن کے مقابلے میں کھڑا رہے گا اور دوسرا امام کی اقتداء میں ایک رکعت ادا کرے گا پھر یہ گروہ دشمن کے مقابلے میں چلا جائے گا اور دوسرا گروہ دشمن کے گروہ کے مقابلے سے امام کی اقتداء میں آجائے گا۔ امام اتنی دیر بیٹھ کر ان کا انتظار کرے گا پھر وہ دوسرے گروہ کو بھی ایک رکعت پڑھا کر تشہد پڑھے گا اور سلام پھیر دے گا۔

مسئلہ: جن لوگوں نے امام کی اقتداء میں نماز ادا کی تھی وہ سلام نہیں پھیریں گے بلکہ دشمن کے مقابلے میں چلے جائیں گے پھر پہلا گروہ اپنی نماز کی جگہ پر آ کر ایک رکعت بغیر قرأت کے ادا کر لے گا ایک رکعت ادا کرنے کے بعد تشہد کی مقدار میں قعدہ کرے گا اور پھر سلام پھیر دے گا اور پھر دشمن کے مقابلے میں چلا جائے گا۔

مسئلہ: دوسرا گروہ اپنی نماز کی جگہ پر آئے گا اور قرأت کے ساتھ ایک رکعت ادا کرے گا۔

مسئلہ: اگر امام اور اُس کے ساتھی دونوں مقیم ہوں تو چار رکعات نماز ادا کریں گے ایک گروہ دشمن کے مقابلے میں کھڑا رہے گا اور امام دوسرے گروہ کو دو رکعات نماز پڑھا کر تشہد کی مقدار کے برابر قعدہ کر لے گا پھر یہ گروہ دشمن کے مقابلے میں چلا جائے گا اور جو گروہ دشمن کے مقابلے میں تھا وہ امام کی اقتداء میں آجائے گا۔

مسئلہ: اس دوران امام اُن کے آنے کا انتظار کرتا رہے گا پھر انہیں دو رکعات پڑھائے گا پھر تشہد پڑھے گا اور سلام پھیر دے گا لیکن دوسرا گروہ سلام نہیں پھیرے گا بلکہ دشمن کے مقابلے میں چلا جائے گا پھر پہلے گروہ کے لوگ آ کر قرأت کے بغیر دو رکعات ادا کر کے سلام پھیر دیں گے اور دشمن کے مقابلے میں چلے جائیں گے اور پھر دوسرے گروہ کے لوگ آ کر دو رکعات قرأت کے ساتھ ادا کریں گے۔

مسئلہ: بنیادی اصول یہ ہے: نماز کے دوران ایسے وقت میں پھرنا جب نماز میں پھرنے کا موقع نہ ہو یہ نماز کو توڑ دیتا ہے لیکن کسی عمل کو اُس کے موقع پر چھوڑ دینا نماز کو فاسد نہیں کرتا ہے۔ (سراج الوہاج)

### مغرب کی نماز، نماز خوف کے طور پر ادا کرنا

مسئلہ: مغرب کی نماز کو نماز خوف کے طور پر ادا کرتے ہوئے پہلا گروہ امام کی اقتداء میں دو رکعات ادا کرے گا اور دوسرا گروہ ایک رکعت ادا کرے گا۔

مسئلہ: اگر غلطی سے پہلے گروہ نے صرف ایک رکعت امام کی اقتداء میں ادا کر لی اور پھر چلے گئے پھر دوسرے گروہ نے دو رکعات ادا کر لیں تو سب لوگوں کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

مسئلہ: اگر پہلے گروہ کے افراد نے ایک رکعت ادا کی پھر وہ لوگ چلے گئے دوسرے گروہ کے افراد نے ایک رکعت ادا کی اور وہ بھی چلے گئے پھر پہلے گروہ نے آ کر تیسری رکعت ادا کر لی تو پہلے گروہ کی نماز فاسد ہو گئی اور دوسرے گروہ کی نماز جائز ہو گئی۔

مسئلہ: دوسرے گروہ کے افراد اپنی باقی رہ جانے والی رکعات میں سے ایک رکعت قرأت کے بغیر پڑھیں گے اور ایک

رکعت میں قرأت کریں گے۔

مسئلہ: اگر مغرب کی نماز میں امام اپنے ساتھیوں کے تین گروہ بنا لیتا ہے اور ہر گروہ کو ایک رکعت پڑھاتا ہے تو پہلے گروہ کی نماز فاسد ہوگی جبکہ دوسرے اور تیسرے گروہ کی نماز جائز ہوگی۔

مسئلہ: دوسرے گروہ کے افراد دو رکعات قضاء کریں گے اور دوسری رکعت کو قرأت کے بغیر پڑھیں گے جبکہ تیسرے گروہ کے افراد دو رکعات قضاء کریں گے اور ان دونوں میں قرأت کریں گے۔ (جوہرہ نمبرہ)

مسئلہ: خوف میں دشمن اور درندے دونوں کے خوف کا برابر کا حکم ہے۔ خوف کی وجہ سے نماز قصر نہیں ہوتی، لیکن نماز کے دوران چلنا جائز ہو جاتا ہے۔ (مضمرات)

نماز خوف کے دوران کوئی دوسرا عمل نہیں کیا جاسکتا

مسئلہ: نماز کے دوران دشمن کے ساتھ قتال نہیں کیا جائے گا، اگر نماز کے دوران لڑائی شروع ہو جاتی ہے تو نماز باطل ہو جائے گی اس کی وجہ یہ ہے: لڑائی کرنا نماز کے اعمال میں شامل نہیں ہے۔

مسئلہ: اسی طرح اگر کوئی شخص نماز سے واپس جاتے وقت گھوڑے پر سوار ہو گیا تو بھی نماز فاسد ہو جائے گی۔ (جوہرہ نمبرہ)

مسئلہ: دریا میں تیرتے ہوئے یا پیدل چلتے وقت نماز ادا نہیں کی جاسکتی۔ (مضمرات)

مسئلہ: اگر کوئی شخص دشمن کے خوف سے بھاگ کر پیدل جا رہا تھا اور نماز کا وقت آ گیا، وہ نماز کے لیے ٹھہر نہیں سکتا تو ہمارے نزدیک حکم یہ ہے: وہ چلتے ہوئے نماز ادا نہیں کرے گا، بلکہ نماز کو مؤخر کر دے گا۔

مسئلہ: اگر نماز خوف کے دوران سہو ہو جاتا ہے تو دو مرتبہ سجدہ سہو کرنا واجب ہوگا۔ (محیط)

مسئلہ: اگر خوف اور بھی زیادہ سخت ہو تو سب لوگ سواری پر الگ الگ نماز ادا کر لیں گے، رکوع اور سجدہ اشارے سے کریں گے، اگر وہ اس دوران قبلہ کی طرف رخ نہیں کر سکتے تو جس طرف بھی ان کا رخ ہے اس طرف ہی منہ کر کے نماز ادا کر لیں گے۔ (ہدایہ)

مسئلہ: خوف کے سخت ہونے سے مراد یہ ہے: دشمن سواری سے اترنے کی مہلت ہی نہ دے اور لڑائی شدید ہو چکی ہو۔

(جوہرہ نمبرہ)

مسئلہ: سوار ہو کر باجماعت نماز ادا نہیں کی جاسکتی۔

مسئلہ: پیدل شخص اگر رکوع کرنے اور سجدہ کرنے پر قادر نہ ہو تو اشارے کے ساتھ نماز ادا کر لے۔

مسئلہ: سوار اگر دشمن کے پیچھے کھڑا ہو تو جانور پر نماز ادا نہیں کرے گا، لیکن اگر دشمن اس کے پیچھے آ رہا ہو تو جانور پر نماز

ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (محیط)

مسئلہ: جو شخص سواری سے اتر کر نماز ادا کر سکتا ہو، اگر وہ سواری پر ہی نماز ادا کر لیتا ہے تو ہمارے نزدیک اس کی نماز فاسد

ہوگی۔ (مضمرات)

مسئلہ: اگر نماز کے دوران خوف کی کیفیت ختم ہوگئی اور دشمن واپس چلا گیا تو نماز خوف کو مکمل کرنا جائز نہیں ہے، بلکہ باقی رہ جانے والی نماز کو اس کی حالت میں ادا کرنے والی نماز کی طرح پڑھا جائے گا اور دشمن کے چلے جانے کے بعد جو شخص قبلہ کی طرف سے منہ پھیر لے گا اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

مسئلہ: نماز جمعہ اور نماز عیدین کو بھی نماز خوف کے طور پر ادا کیا جاسکتا ہے۔

.....

1529 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي أَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ هَلَالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمٍ قَالَ كُنَّا مَعَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِي بِطَبْرِسْتَانَ فَقَالَ أَيُّكُمْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَقَالَ حُدَيْفَةُ أَنَا . فَقَامَ حُدَيْفَةُ فَصَفَّ النَّاسُ خَلْفَهُ صَفًّا صَفًّا خَلْفَهُ وَصَفًّا مُوَازِي الْعُدُوِّ فَصَلَّى بِاللَّيْلِ خَلْفَهُ رَكْعَةً ثُمَّ انْصَرَفَ هُوَ لِإِلَى مَكَانٍ هُوَ لِإِلَى وَجَاءَ أَوْلِيكَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً وَلَمْ يَقْضُوا .

☆ ☆ ثعلبہ بن زہدم بیان کرتے ہیں ہم لوگ سعید بن عاصی کے ہمراہ طبرستان میں موجود تھے انہوں نے دریافت کیا: آپ حضرات میں سے کس نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز خوف ادا کی ہے؟ تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں نے۔ پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے لوگوں نے ان کے پیچھے دو صفیں قائم کر لیں، ایک صف ان کے پیچھے تھی اور دوسری صف دشمن کے مقابلے میں تھی، پھر جو لوگ ان کے پیچھے تھے انہیں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک رکعت نماز پڑھائی، پھر یہ لوگ دوسرے لوگوں کی جگہ چلے گئے اور وہ لوگ آگے تو انہیں بھی ایک رکعت پڑھائی، ان حضرات نے بعد میں اس کی قضاء نہیں کی۔

1530 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي الرَّكَّابِيُّ بْنُ الرَّبِيعِ عَنِ الْأَسْمِ بْنِ حَسَّانٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ صَلَاةِ حُدَيْفَةَ .

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، جو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے اس میں بھی نماز خوف کا وہی طریقہ بیان کیا گیا ہے، جو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے۔

1531 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَرَضَ اللَّهُ الصَّلَاةَ عَلَيَّ لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعًا وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً .

☆ ☆ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی زبانی حضر کے دوران تم پر چار رکعت اور سفر کے دوران دو رکعت اور خوف کی حالت میں ایک رکعت فرض کی ہے۔

1532 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي الْجَهْمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِيَدِي قَرِيذًا وَصَفَّ النَّاسُ خَلْفَهُ صَفِّينَ صَفًّا خَلْفَهُ وَصَفًّا مُوَازِي الْعُدْوِ فَصَلَّى بِالَّذِينَ خَلْفَهُ رَكْعَةً ثُمَّ انْصَرَفَ هَوَلَاءَ إِلَى مَكَانٍ هَوَلَاءَ وَجَاءَ أَوْلَيْكَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً وَلَمْ يَقْضُوا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ”زی قرذ“ کے مقام پر نماز ادا کی لوگوں نے آپ ﷺ کے پیچھے دو صفیں بنا دیں ایک صف آپ ﷺ کے پیچھے کھڑی ہو گئی اور دوسری صف دشمن کے مقابلے میں کھڑی ہوئی تو جو لوگ آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو گئے نبی اکرم ﷺ نے انہیں ایک رکعت نماز پڑھائی پھر یہ لوگ دوسرے لوگوں کی جگہ پر چلے گئے اور وہ لوگ آگئے تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں بھی ایک رکعت پڑھادی ان حضرات نے اس نماز کی قضاء نہیں کی۔

1533 - أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَكَبَّرَ وَكَبَّرُوا ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعَ أَنَا مِنْهُمْ ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدُوا ثُمَّ قَامَ إِلَى الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ فَتَأَخَّرَ الَّذِينَ سَجَدُوا مَعَهُ وَحَرَسُوا إِخْوَانَهُمْ وَآتَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَرَكَعُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَجَدُوا وَالنَّاسُ كُلُّهُمْ فِي صَلَاةٍ يُكَبِّرُونَ وَلَكِنْ يَحْرُسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے لوگ بھی آپ ﷺ کے ہمراہ کھڑے ہو گئے پھر نبی اکرم ﷺ نے تکبیر کہی لوگوں نے بھی تکبیر کہی نبی اکرم ﷺ رکوع میں چلے گئے تو کچھ لوگ رکوع میں چلے گئے پھر نبی اکرم ﷺ سجدے میں چلے گئے تو وہ لوگ سجدے میں بھی چلے گئے پھر جب نبی اکرم ﷺ دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے تو جن لوگوں نے آپ ﷺ کے ہمراہ سجدہ کیا تھا وہ لوگ پیچھے ہٹ گیا اور اپنے بھائیوں کی حفاظت کرنے لگے اور دوسرا گروہ آ گیا۔ ان لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ رکوع کیا اور سجدہ کیا سب لوگوں نے ایک ہی نماز ادا کی وہ تکبیریں کہتے رہے لیکن ایک دوسرے کی حفاظت بھی کرتے رہے۔

1534 - أَخْبَرَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِي قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ الْحَصِينِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا كَانَتْ صَلَاةُ الْخَوْفِ إِلَّا سَجَدَتَيْنِ كَهَيئَةِ الْخَوْفِ الْيَوْمَ خَلْفَ أَيْمَتِكُمْ هَوَلَاءَ إِلَّا أَنَّهُمَا كَانَتْ عَقْبًا كَانَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ وَهُمْ جَمِيعًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَجَدَتْ مَعَهُ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامُوا مَعَهُ جَمِيعًا ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعُوا مَعَهُ جَمِيعًا ثُمَّ سَجَدَ فَسَجَدَ مَعَهُ الَّذِينَ كَانُوا قِيَامًا أَوَّلَ مَرَّةٍ فَلَمَّا جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسُوا مَعَهُ جَمِيعًا .

1532- انفر دہ النسائی . تحفة الاشراف (5862) .

1533- اخرجه البخاری فی الخوف، باب يحرس بعضهم بعضاً فی صلاة الخوف (الحديث 944) بنحوه . تحفة الاشراف (5847) .

1534- انفر دہ النسائی . تحفة الاشراف (6078) .



لُدَّةً عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِينَ مَسَّحَدُوا مَعَهُ فِي الْيَوْمِ صَلَّوْهُمْ سَجِدَ الْوَدَيْنِ كَانُوا قِيَامًا لَا نَفْسِهِمْ لَمْ يَجْلِسُوا فَجَمَعَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّبِيِّ .

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نماز خوف میں دو سجدے یا دو رکعات ہوتی ہیں جس طرح آج کل عکرانوں کے پیچھے کھڑے ہونے والے سپاہی نماز ادا کرتے ہیں البتہ آج کل یہ ہوتا ہے کچھ سپاہی پیچھے کھڑے رہتے ہیں جبکہ صحابہ کرام سارے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کرتے تھے ایک گروہ آپ ﷺ کے ساتھ سجدہ کر لیتا تھا پھر نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوتے تھے اور وہ لوگ آپ ﷺ کے ساتھ کھڑے ہوتے تھے اور سب کھڑے رہتے تھے پھر نبی اکرم ﷺ رکوع میں جاتے تھے اور لوگ بھی آپ ﷺ کے ساتھ رکوع میں چلے جاتے تھے پھر آپ ﷺ سجدے میں جاتے تھے تو آپ ﷺ کے ساتھ وہ لوگ سجدے میں جاتے تھے جو پہلی مرتبہ قیام کی حالت میں رہے تھے پھر جب نبی اکرم ﷺ تشریف فرما ہو جاتے تھے تو جن لوگوں نے آپ ﷺ کے ساتھ دوسری رکعت میں شرکت کی تھی وہ بھی بیٹھ جاتے تھے اور اس دوران جو لوگ کھڑے ہوئے ہوتے تھے وہ اپنی نماز خود مکمل کر لیتے تھے پھر وہ بھی بیٹھ جایا کرتے تھے تو نبی اکرم ﷺ ان سب کے ساتھ ایک ہی مرتبہ سلام پھیرتے تھے۔

1535 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَنْظَلَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَصَفَّ صَفًّا خَلْفَهُ وَصَفًّا مُصَافُو الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ ذَهَبَ هُوَ لَاءِ وَجَاءَ أُولَئِكَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ قَامُوا فَقَضُوا رَكْعَةً رَكْعَةً .

☆ حضرت سہل بن ابو حنظلہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو نماز خوف پڑھائی آپ ﷺ نے ایک صف اپنے پیچھے قائم کر لی اور ایک صف کو دشمن کے مقابلے میں کھڑا کر دیا آپ ﷺ نے ان لوگوں کو ایک رکعت نماز پڑھائی پھر یہ لوگ چلے گئے اور وہ لوگ آگئے اور نبی اکرم ﷺ نے انہیں بھی ایک رکعت نماز پڑھائی پھر وہ لوگ کھڑے ہو گئے انہوں نے اپنی ایک ایک رکعت ادا کر لی۔

1536 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَمَّنْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْمَسَافِرِينَ وَقَصْرَهَا، بَابُ صَلَاةِ الْخَوْفِ (الحدیث 309) بمعناه، (الحدیث 310) بنحوہ . و آخر جہ ابو داؤد فی الصلاة، باب من قال : يقوم صف مع الامام و صف و جاء العدو فيصلی بالذین بلونہ ر کعۃ ثم يقوم قائمًا حتى یصلی الذین معہ ر کعۃ آخری ثم یصرفون فیصرفون و جاء العدو و نجی، الطائفة الاخری فیصلی بہم ر کعۃ و یثبت جالسًا فیسبون لا نفسہم ر کعۃ آخری ثم یسلم بہم جمیعًا (الحدیث 1237) بمعناه، و باب من قال : اذا صلی ر کعۃ و ثبت قائمًا التوا لا نفسہم ر کعۃ ثم یسلموا ثم یصرفوا فکانوا و جاء العدو و اختلف فی السلام (الحدیث 1238) بنحوہ، و (الحدیث 1239) بمعناه . و آخر جہ الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء فی صلاة الخوف (الحدیث 565) بمعناه مطولًا . و سبانی (الحدیث 1536) بنحوہ، و (الحدیث 1552) . و آخر جہ ابن ماجہ فی القامة الصلاة و السنة فیہا، باب ما جاء فی صلاة الخوف (الحدیث 1259) بمعناه مطولًا . تحفة الاشراف (4645) .

1536-تقدم (الحدیث 1535) .

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ ذَاتِ الرَّقَاعِ صَلَاةَ الْخَوْفِ أَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ وَجَّاهَ الْعَدُوَّ فَصَلَّى بِاللَّيْلِ مَعَهُ رُكْعَةً ثُمَّ ثَبَّتَ قَائِمًا وَاتَّمُوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوا فَصَفُّوا وَجَّاهَ الْعَدُوَّ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَصَلَّى بِهِمُ الرُّكْعَةَ الَّتِي بَقِيَتْ مِنْ صَلَاتِهِ ثُمَّ ثَبَّتَ جَالِسًا وَاتَّمُوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ .

☆☆ صالح بن خوات اس صحابی کے حوالے سے یہ روایت نقل کرتے ہیں جنہوں نے غزوہ ذات الرقاع کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز خوف ادا کی تھی (وہ صحابی بیان کرتے ہیں): ایک گروہ نے آپ ﷺ کے ساتھ صف قائم کر لی تھی اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابلے میں موجود رہا تھا پھر جو لوگ آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو گئے تھے آپ ﷺ نے انہیں ایک رکعت نماز پڑھائی پھر آپ ﷺ کھڑے رہے ان لوگوں نے اپنی نماز مکمل کر لی پھر وہ لوگ چلے گئے اور دشمن کے مقابلے میں انہوں نے صف بنالی پھر دوسرا گروہ آیا تو آپ ﷺ نے ان لوگوں کو وہ ایک رکعت پڑھائی جو آپ ﷺ کی نماز میں سے باقی رہ گئی تھی پھر آپ ﷺ بیٹھے رہے ان لوگوں نے اپنی نماز مکمل کی پھر آپ ﷺ نے ان سب سمیت سلام پھیرا۔

1537 - أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِأَحَدِي الطَّائِفَتَيْنِ رُكْعَةً وَالطَّائِفَةَ الْأُخْرَى مُوَجِّهَةً الْعَدُوَّ ثُمَّ انْطَلَقُوا فقاموا في مقام أولئك وجاء أولئك فصلَّى بهم رُكْعَةً أُخْرَى ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَامَ هَوْلَاءِ فَقَضُوا رُكْعَتَهُمْ وَقَامَ هَوْلَاءِ فَقَضُوا رُكْعَتَهُمْ .

☆☆ سالم اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ایک گروہ کو ایک رکعت پڑھائی اس وقت دوسرا گروہ دشمن کے مقابلے میں تھا پھر یہ لوگ چلے گئے اور ان دوسرے لوگوں کی جگہ جا کر کھڑے ہو گئے اور وہ لوگ آگئے نبی اکرم ﷺ نے انہیں دوسری رکعت پڑھائی پھر آپ ﷺ نے ان سب سمیت سلام پھیرا پھر یہ لوگ کھڑے ہوئے اور انہوں نے اپنی رہ جانے والی رکعت ادا کی پھر وہ لوگ کھڑے ہوئے اور انہوں نے بھی اپنی باقی رہ جانے والی رکعت ادا کی۔

1538 - أَخْبَرَنِي كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ بَقِيَّةَ عَنْ شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ نَجْدِ فَوَازَيْنَا الْعَدُوَّ وَصَافَقْنَاهُمْ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِنَا فَقَامَتْ طَائِفَةٌ مَنَا مَعَهُ وَأَقْبَلَ طَائِفَةٌ عَلَى الْعَدُوِّ فَرَكَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ مَعَهُ رُكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفُوا فَكَانُوا مَكَانَ أَوْلِيكَ الَّذِينَ لَمْ يُصَلُّوا وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي لَمْ تُصَلِّ فَرَكَعَ بِهِمْ رُكْعَةً وَسَجَدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ كُلُّ رَجُلٍ

1537- اخرجہ البخاری فی المغازی، باب غزوة ذات الرقاع (الحدیث 4133) . و اخرجہ مسلم فی صلاة المسافرين و قصرها، باب صلاة الخوف (الحدیث 305) بسنحوه . و اخرجہ ابو داؤد فی الصلاة، باب من قال: یصلی بكل طائفة ركعة ثم یسلم فیقوم كل صف، فیصلون لا نفسهم ركعة (الحدیث 1243) . و اخرجہ الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء فی صلاة الخوف (الحدیث 564) . تحفة الاشراف (6931) .  
1538- اخرجہ البخاری فی الخوف، باب صلاة الخوف (الحدیث 942) بسنحوه و فی المغازی، باب غزوة ذات الرقاع (الحدیث 4132) .  
تحفة الاشراف (6842) .

مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَرَكَعَ لِنَفْسِهِ رَكْعَةً وَسَجَدَتَيْنِ .

☆ ☆ سالم بن عبد اللہ اپنے والد (حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ نجد کی سمت میں ایک جنگی مہم میں شرکت کی، ہم لوگ دشمن کے مد مقابل آگئے، ہم نے ان کے مقابلے میں صف قائم کر لی، نبی اکرم ﷺ ہمیں نماز پڑھانے کے لیے کھڑے ہوئے، ہم میں سے ایک گروہ آپ ﷺ کی اقتداء میں کھڑا ہو گیا اور دوسرا گروہ دشمن کے مد مقابل رہا۔ نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھ نماز ادا کرنے والوں نے رکوع کیا، پھر آپ ﷺ نے دو مرتبہ سجدہ کیا، پھر یہ لوگ واپس آگئے اور دوسرے لوگوں کی جگہ آ کر کھڑے ہو گئے، جنہوں نے ابھی نماز ادا نہیں کی تھی۔ پھر وہ لوگ آئے، جنہوں نے نماز ادا نہیں کی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں ایک رکوع اور دو سجدوں کے ساتھ (ایک رکعت پڑھائی) پھر نبی اکرم ﷺ نے سلام پھیر دیا اور مسلمانوں کا ہر فرد کھڑا ہو گیا اور اس نے ایک رکوع اور دو سجدے (یعنی باقی رہ جانے والی ایک رکعت) اکیلے ادا کی۔

1539 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبُرْقِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُوسُفَ قَالَ أَبَانَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يُحَدِّثُ أَنَّهُ صَلَّى صَلَاةَ الْخَوْفِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَبَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَّ خَلْفَهُ طَائِفَةً مِنَّا وَأَقْبَلَتْ طَائِفَةٌ عَلَى الْعَدُوِّ فَرَكَعَ بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً وَسَجَدَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفُوا وَأَقْبَلُوا عَلَى الْعَدُوِّ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَصَلُّوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَامَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ فَصَلَّى لِنَفْسِهِ رَكْعَةً وَسَجَدَتَيْنِ .

☆ ☆ ابن شہاب زہری بیان کرتے ہیں، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے، انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ نمازِ خوف ادا کی ہے، وہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے تکبیر کہی، ہم میں سے ایک گروہ آپ ﷺ کے پیچھے صف بنا کر کھڑا ہو گیا اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابلے میں موجود رہا، نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو ایک رکوع اور دو سجدے (یعنی پوری ایک رکعت) پڑھائی، پھر یہ لوگ چلے گئے اور دشمن کے مقابلے میں آگئے، اور پھر دوسرا گروہ آ گیا، نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ انہوں نے اسی طرح نماز ادا کی، پھر نبی اکرم ﷺ نے سلام پھیر دیا، پھر دونوں گروہوں کا ہر فرد کھڑا ہو گیا اور اس نے باقی رہ جانے والی اکیلے ایک رکعت ادا کی۔

1540 - أَخْبَرَنِي عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَبَانَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْعَلَاءِ وَأَبِي أَيُّوبَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ قَامَ فَكَبَّرَ فَصَلَّى خَلْفَهُ طَائِفَةٌ مِنَّا وَطَائِفَةٌ مُوَاجِهَةً الْعَدُوِّ فَرَكَعَ بِهِمُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجَدَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفُوا وَلَمْ يُسَلِّمُوا وَأَقْبَلُوا عَلَى الْعَدُوِّ فَصَلُّوا مَكَانَهُمْ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى

فَصَفُّوا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً وَسَجَدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ آتَمَ رُكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ ثُمَّ قَامَتِ الطَّائِفَتَانِ فَصَلَّى كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْهُمَا لِنَفْسِهِ رَكْعَةً وَسَجَدَتَيْنِ . قَالَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ السُّنَيْبِ الزُّهْرِيُّ سَمِعَ مِنْ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثَيْنِ وَلَمْ يَسْمَعْ هَذَا مِنْهُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز خوف پڑھائی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے، آپ نے تکبیر کہی، ہم میں سے ایک گروہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کی اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابلے میں موجود رہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک رکعت نماز پڑھائی، پھر وہ لوگ چلے گئے، ان لوگوں نے سلام نہیں پھیرا اور دشمن کے مقابلے میں آگے اور اس کے سامنے صف بنا کر کھڑے ہو گئے، پھر دوسرا گروہ آیا، ان لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صف بنائی، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک رکعت نماز پڑھائی، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات مکمل ادا کر لیں، پھر دونوں گروہ کھڑے ہوئے اور ان میں سے ہر ایک فرد نے الگ سے ایک رکعت ادا کی۔

شیخ ابوبکر بن سنی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ابن شہاب زہری نے دو احادیث کا سماع کیا ہے، لیکن اس حدیث کا سماع نہیں کیا۔

1541 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ وَاصِلِ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ فِي بَعْضِ آيَاتِهِ فَقَامَتِ طَائِفَةٌ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ يَأْزِئُ الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِالَّذِينَ مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ ذَهَبُوا وَجَاءَ الْآخَرُونَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ قَضَتِ الطَّائِفَتَانِ رَكْعَةً رَكْعَةً .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنگ کے دوران نماز خوف پڑھائی تھی تو ایک گروہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑا ہو گیا تھا اور دوسرا دشمن کے مقابلے میں کھڑا رہا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھ نماز ادا کرنے والوں کو ایک رکعت پڑھائی، پھر وہ لوگ چلے گئے اور دوسرے لوگ آگئے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی ایک رکعت پڑھائی، پھر دونوں گروہوں نے باقی رہ جانے والی ایک ایک رکعت ادا کر لی۔

1542 - أَخْبَرَنِي عُبيدُ اللَّهِ بْنُ فضالةِ بْنِ إبراهيمَ قَالَ أَنبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يزيدَ الْمُقرئُ ح وَأَبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يزيدَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا حيوَةُ وَذَكَرَ آخَرَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسودِ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ مَرْوانَ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ هَلْ صَلَّيْتَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَعَمْ . قَالَ مَتَّى قَالَ عَامَ عَزْوَةَ نَجِدُ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلَاةِ

1541- اخرجہ مسلم فی صلاة المسافرین و قصرها، باب صلاة الخوف (الحديث 306). والحديث عند البخاری فی الخوف، باب صلاة الخوف رجالاً و ركبانا (الحديث 943). تحفة الاشراف (8456).

1542- اخرجہ ابو داؤد فی الصلاة، باب من قال: يكبرون جميعا و ان كانوا مستدبري القبلة ثم يصلي بمن معه ركة، ثم يقولون مصاف اصحابهم و يحيي الآخرون فيركعون لانفسهم ركة ثم يصلي بهم و ركع ثم تقبل الطائفة التي كانت مقابل العدو فيصلون لانفسهم ركة و الامام قاعد ثم يسلم بهم كلهم جميعا (الحديث 1240). تحفة الاشراف (14606).

الْعَصْرِ وَقَامَتْ مَعَهُ طَائِفَةٌ وَطَائِفَةٌ أُخْرَى مُقَابِلَ الْعَدُوِّ وَظَهَرُوا لَهُمْ إِلَى الْقِبْلَةِ فَكَبَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَرُوا جَمِيعًا الَّذِينَ مَعَهُ وَالَّذِينَ يُقَابِلُونَ الْعَدُوَّ ثُمَّ رَكَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً وَاحِدَةً وَرَكَعَتْ مَعَهُ الطَّائِفَةُ الَّتِي تَلِيهِ ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي تَلِيهِ وَالْآخَرُونَ قِيَامًا مُقَابِلَ الْعَدُوِّ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي مَعَهُ فَذَهَبُوا إِلَى الْعَدُوِّ لِقَابِلَتِهِمْ وَأَقْبَلَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي كَانَتْ مُقَابِلَ الْعَدُوِّ فَرَكَعُوا وَسَجَدُوا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ كَمَا هُوَ ثُمَّ قَامُوا فَرَكَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً أُخْرَى وَرَكَعُوا مَعَهُ وَسَجَدُوا مَعَهُ ثُمَّ أَقْبَلَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي كَانَتْ مُقَابِلَ الْعَدُوِّ فَرَكَعُوا وَسَجَدُوا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ وَمَنْ مَعَهُ ثُمَّ كَانَ السَّلَامُ فَسَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمُوا جَمِيعًا فَكَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ وَلِكُلِّ رَجُلٍ مِّنَ الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَتَانِ رَكْعَتَانِ .

☆☆ مروان بن حکم کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نمازِ خوف ادا کی ہے؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! اس نے دریافت کیا: کب؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: غزوہٴ نجد کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز ادا کرنے کے لیے کھڑے ہوئے، ایک گروہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں کھڑا ہو گیا اور دوسرا دشمن کے مقابلے میں موجود رہا، ان کی پشت قبلہ کی طرف تھی، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کرنے والے سب افراد نے بھی تکبیر کہی اور جو لوگ دشمن کے سامنے موجود تھے انہوں نے بھی تکبیر کہی، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں چلے گئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کرنے والا رکوع میں چلا گیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں چلے گئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کرنے والا گروہ سجدے میں چلا گیا، جبکہ دوسرے لوگ قیام کی حالت میں دشمن کے بمقابلہ موجود تھے، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز ادا کرنے والا گروہ بھی کھڑا ہو گیا، پھر یہ لوگ دشمن کے بمقابلہ جا کر کھڑے ہو گئے اور دوسرا گروہ آ گیا جو پہلے دشمن کے بمقابلہ کھڑا تھا، پھر ان لوگوں نے رکوع بھی کیا اور سجدہ بھی کیا، جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قیام کی حالت میں رہے، جیسے پہلے تھے، پھر جب وہ لوگ کھڑے ہوئے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دوسری رکعت کے رکوع میں چلے گئے، وہ لوگ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں رکوع میں چلے گئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں گئے، تو وہ لوگ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سجدے میں چلے گئے، پھر وہ گروہ آیا جو دشمن کے مقابلے میں تھا، انہوں نے ایک مرتبہ رکوع کیا اور سجدے کیے، جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس دوران بیٹھے رہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کرنے والے لوگ بھی بیٹھے رہے، پھر جب سلام پھیرنے کا وقت آیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا اور ان سب لوگوں نے بھی سلام پھیرا، یوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی دو رکعات ادا کیں اور دونوں گروہوں کے ہر ایک فرد نے بھی دو رکعات ادا کیں۔

1543 - أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ

عَبْدُ الْهَنَائِي قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَقِيقٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَازِلًا بَيْنَ ضَجْنَانَ وَعُسْفَانَ مُحَاصِرَ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّ لِهَؤُلَاءِ صَلَاةً هِيَ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَبْكَارِهِمْ أَجْمَعُوا أَمْرَكُمْ ثُمَّ مِيلُوا عَلَيْهِمْ مَيْلَةً وَاحِدَةً فَجَاءَ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَمَرَهُ أَنْ يَقْسِمَ أَصْحَابَهُ نِصْفَيْنِ فَيُصَلِّي بِطَائِفَةٍ مِنْهُمْ وَطَائِفَةٌ مُقْبِلُونَ عَلَى عَدُوِّهِمْ قَدْ أَخَذُوا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ فَيُصَلِّي بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ يَتَأَخَّرَ هَؤُلَاءِ وَيَتَقَدَّمُ أُولَئِكَ فَيُصَلِّي بِهِمْ رَكْعَةً تَكُونُ لَهُمْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً رَكْعَةً وَلِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ .

☆☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ضجنان اور عسفان کے درمیان ایک جگہ پڑاؤ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کا محاصرہ کیا ہوا تھا، مشرکین نے کہا: ان لوگوں کے نزدیک نماز ادا کرنا ان کی اولاد اور کنواری عورتوں سے بھی زیادہ محبوب ہے اس لیے تم لوگ اپنی تیاری رکھو اور پھر ایک ہی مرتبہ ان پر حملہ کر دینا (یعنی اس وقت جب یہ لوگ نماز ادا کر رہے ہوں) تو جبریل علیہ السلام آئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہا کہ آپ اپنے اصحاب کو دو گروہوں میں تقسیم کر دیں ان میں سے ایک گروہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھائیں اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابلے میں موجود رہے وہ لوگ اپنی حفاظت کا سامان اور اپنا اسلحہ تیار رکھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کو ایک رکعت پڑھائیں پھر وہ لوگ پیچھے ہٹ جائیں اور دوسرے لوگ آگے آجائیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں بھی ایک رکعت پڑھائیں یوں ان لوگوں کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ایک رکعت ہوگی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعات ہو جائیں گی۔

1544 - أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ يَزِيدَ الْفَقِيرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَقَامَ صَفٌّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَصَفٌّ خَلْفَهُ صَلَّى بِالَّذِينَ خَلْفَهُ رَكْعَةً وَسَجَدَتَيْنِ ثُمَّ تَقَدَّمَ هَؤُلَاءِ حَتَّى قَامُوا فِي مَقَامِ أَصْحَابِهِمْ وَجَاءَ أُولَئِكَ فَقَامُوا مَقَامَ هَؤُلَاءِ وَصَلَّى بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً وَسَجَدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ وَلَهُمْ رَكْعَةٌ .

☆☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نماز خوف پڑھائی تو ایک صف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کی طرف کھڑی ہوئی اور ایک صف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کی طرف کھڑی ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو نماز پڑھائی جو آپ کے پیچھے کی طرف تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک رکعت پڑھائی پھر وہ لوگ آگے آگے آگے یہاں تک کہ اپنے ساتھیوں کی جگہ پر کھڑے ہو گئے پھر یہ لوگ پیچھے چلے گئے اور اپنے ساتھیوں کی جگہ پر جا کر کھڑے ہو گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی ایک رکعت پڑھائی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا یوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعات ہو گئیں اور ان لوگوں کی ایک رکعت ہوئی۔

1545 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُقَدَّمِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

الْمَسْعُودِيُّ قَالَ أَنْبَأَنِي يَزِيدُ الْفَقِيرُ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَتْ خَلْفَتُهُ طَائِفَةٌ وَطَائِفَةٌ مُوَاجِهَةً الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِالَّذِينَ خَلْفَهُ رُكْعَةً وَسَجَدَ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ انْتَلَقُوا لِقَامُوا مَقَامَ أَوْلِيكَ الَّذِينَ كَانُوا فِي وَجْهِ الْعَدُوِّ وَجَاءَتْ تِلْكَ الطَّائِفَةُ فَصَلَّى بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكْعَةً وَسَجَدَ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَّمَ فَسَلَّمَ الَّذِينَ خَلْفَهُ وَسَلَّمَ أَوْلِيكَ .

★★ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے نماز کے لیے اقامت کہی گئی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک گروہ کھڑا ہو گیا، جبکہ دوسرا گروہ دشمن کے مد مقابل کھڑا رہا، جو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہوئے تھے، آپ نے انہیں ایک رکعت نماز پڑھائی، پھر یہ لوگ چلے گئے اور اپنے ساتھیوں کی جگہ جا کر کھڑے ہو گئے، جو دشمنوں کے مد مقابل موجود تھے، پھر دوسرا گروہ آیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی ایک رکعت نماز پڑھائی، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے موجود لوگوں نے اور دوسرے لوگوں نے بھی سلام پھیر دیا۔

1546 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ التِّرْمِذِيُّ وَاسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَا حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ شَهِدْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَقُمْنَا خَلْفَهُ صَفِّينَ وَالْعَدُوُّ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَكَبَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَبَّرْنَا وَرَكَعَ وَرَكَعْنَا وَرَفَعَ وَرَفَعْنَا فَلَمَّا انْحَدَرَ لِلْسُّجُودِ سَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِينَ يَلُونَهُ وَقَامَ الصَّفُّ الثَّانِي حِينَ رَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّفُّ الَّذِينَ يَلُونَهُ ثُمَّ سَجَدَ الصَّفُّ الثَّانِي حِينَ رَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَمْكِنَتِهِمْ ثُمَّ تَأَخَّرَ الصَّفُّ الَّذِينَ كَانُوا يَلُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَلَّمَ الصَّفُّ الْآخَرَ فَقَامَ فِي مَقَامِهِمْ وَقَامَ هَؤُلَاءِ فِي مَقَامِ الْآخَرِينَ قِيَامًا وَرَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكَعْنَا ثُمَّ رَفَعَ وَرَفَعْنَا فَلَمَّا انْحَدَرَ لِلْسُّجُودِ سَجَدَ الَّذِينَ يَلُونَهُ وَالْآخَرُونَ قِيَامًا فَلَمَّا رَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِينَ يَلُونَهُ سَجَدَ الْآخَرُونَ ثُمَّ سَلَّمَ .

★★ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی افتاء میں نماز خوف میں شریک ہوئے تھے، ہم لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے دو صفیں بنا کر کھڑے ہو گئے تھے، دشمن ہمارے اور قبلہ کے درمیان میں تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی تو ہم نے بھی تکبیر کہی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں گئے، تو ہم بھی رکوع میں گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا تو ہم نے بھی سر اٹھایا، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرنے کے لیے جھکنے لگے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں چلے گئے اور جو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب کھڑے ہوئے تھے وہ لوگ بھی سجدے میں چلے گئے، لیکن دوسری صف بدستور کھڑی رہی، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ والی صف نے سجدے سے سر اٹھایا تو دوسری صف کے لوگ سجدے میں چلے گئے، انہوں نے اپنی جگہ پر ہی سجدہ کیا، پھر جو لوگ

نبی اکرم ﷺ کے قریب کھڑے ہوئے تھے ان کی صف پیچھے ہٹ گئی اور پیچھے کی صف والے آگے آگئے وہ ان کی جگہ پر کھڑے ہو گئے اور یہ لوگ ان کی جگہ پر کھڑے ہو گئے یہ قیام کی حالت میں تھے پھر نبی اکرم ﷺ رکوع میں گئے تو ہم نے بھی رکوع کیا پھر آپ ﷺ نے سر اٹھایا تو ہم نے بھی سر اٹھایا جب آپ ﷺ سجدے میں جانے کے لیے جھکنے لگے تو جو لوگ آپ ﷺ کے قریب کھڑے ہوئے تھے وہ سجدے میں چلے گئے اور جو لوگ پیچھے کھڑے تھے وہ قیام کی حالت میں رہے پھر جب نبی اکرم ﷺ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور آپ ﷺ کے ساتھ نماز ادا کرنے والوں نے بھی سر اٹھایا تو دوسرے گروہ والوں نے سجدہ کیا پھر نبی اکرم ﷺ نے سلام پھیر دیا۔

1547 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْخُلُ وَالْعَدُوُّ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَكَبَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَرُوا جَمِيعًا ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعُوا جَمِيعًا ثُمَّ سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ وَالْآخَرُونَ قِيَامًا يَخْرُسُونَ فَلَمَّا قَامُوا سَجَدَ الْآخَرُونَ مَكَانَهُمُ الَّذِينَ كَانُوا فِيهِ ثُمَّ تَقَدَّمَ هَؤُلَاءِ إِلَى مَصَافٍ هَؤُلَاءِ فَرَكَعَ فَرَكَعُوا جَمِيعًا ثُمَّ رَفَعُوا جَمِيعًا ثُمَّ سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّفُّ الَّذِي يَلُونَهُ وَالْآخَرُونَ قِيَامًا يَخْرُسُونَ فَلَمَّا سَجَدُوا وَجَلَسُوا سَجَدَ الْآخَرُونَ مَكَانَهُمْ ثُمَّ سَلَّمَ . قَالَ جَابِرٌ كَمَا يَفْعَلُ أُمَرَاؤُكُمْ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم لوگ نخل کے مقام پر نبی اکرم ﷺ کے ساتھ موجود تھے دشمن ہمارے اور قبلہ کے درمیان میں تھا نبی اکرم ﷺ نے تکبیر کہی تو سب لوگوں نے تکبیر کہی پھر آپ ﷺ رکوع میں گئے تو سب لوگ رکوع میں چلے گئے پھر جب نبی اکرم ﷺ سجدے میں گئے تو جو صف آپ ﷺ کے قریب موجود تھی وہ بھی سجدے میں چلی گئی لیکن دوسرے لوگ قیام کی حالت میں ان کی حفاظت کرتے رہے جب وہ لوگ اٹھ گئے تو دوسری صف والوں نے اپنی جگہ پر ہی سجدہ کیا جہاں وہ موجود تھے پھر یہ لوگ دوسرے لوگوں کی صف کی جگہ پر آگے بڑھ آئے پھر نبی اکرم ﷺ نے رکوع کیا تو سب لوگوں نے رکوع کیا پھر آپ ﷺ نے سر اٹھایا تو سب لوگوں نے سر اٹھایا پھر نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے قریب صف میں موجود افراد سجدے میں چلے گئے اور پیچھے والے لوگ قیام کی حالت میں ان کی حفاظت کرتے رہے جب ان لوگوں نے سجدہ کر لیا اور بیٹھ گئے تو دوسرے فریق نے اپنی اپنی جگہ پر سجدہ کیا پھر نبی اکرم ﷺ نے سلام پھیر دیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: یہ بالکل اسی طرح ہے جیسے تمہارے حکمران کرتے ہیں۔

1548 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي عِيَّاشٍ الزُّرْقِيِّ قَالَ سَمِعْتُ كَتَبَ بِهِ إِلَيَّ وَقَرَأْتُهُ عَلَيْهِ وَسَمِعْتُهُ مِنْهُ بِحَدِيثٍ وَلَكِنِّي حَفِظْتُهُ قَالَ ابْنُ بَشَّارٍ فِي حَدِيثِهِ حَفِظِي مِنَ الْكِتَابِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مُصَافٍ الْعَدُوَّ بِعُسْفَانَ وَعَلَى الْمُشْرِكِينَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَصَلَّى بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ قَالَ



اَمْشُرْ كُونَ اِنَّ لَهُمْ صَلَاةً بَعْدَ هَذِهِ هِيَ اَحَبُّ اِلَيْهِمْ مِنْ اَتْوَابِهِمْ وَكَتَبْتُمْ اَيْضًا بِهَيْمَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعَصْرَ فَصَفَّيْتُمْ صَفِّينَ حَتَّى فَرَكَعَ بِهَيْمَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيْعًا فَلَمَّا رَقَعُوْا رُءُوسَهُمْ سَجَدَ بِالصَّفِّ الَّذِي يَلِيهِ وَقَامَ الْاٰخَرُوْنَ فَلَمَّا رَقَعُوْا رُءُوسَهُمْ مِنَ السُّجُوْدِ سَجَدَ الصَّفِّ الْمُوَخَّرُ بِرُكُوْعِهِمْ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَاَخَّرَ الصَّفِّ الْمَقْتَلَمُ وَتَقَدَّمَ الصَّفِّ الْمُوَخَّرُ فَقَامَ كُلُّ وَاٰحِدٍ مِنْهُمْ فِي مَقَامِ صَاحِبِهِ ثُمَّ رَكَعَ بِهَيْمَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيْعًا فَلَمَّا رَقَعُوْا رُءُوسَهُمْ مِنَ السُّجُوْعِ سَجَدَ الصَّفِّ الَّذِي يَلِيهِ وَقَامَ الْاٰخَرُوْنَ فَلَمَّا فَرَغُوْا مِنْ سُجُوْدِهِمْ سَجَدَ الْاٰخَرُوْنَ ثُمَّ سَلَّمَ نَبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ .

☆ ☆ حضرت ابو عیاش زرقی بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے "عسفان" کے مقام پر دشمن کے مقابلے میں عسف قائم کی تھی مشرکین کے سردار خالد بن ولید تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھائی تو مشرکین نے کہا اس نماز کے بعد یہ لوگ ایک اور نماز ادا کریں گے جو ان کے نزدیک ان کی اموال اور ان کی اولاد سے زیادہ محبوب ہے۔ (راوی کہتے ہیں) نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو عصر کی نماز پڑھائی تو آپ ﷺ نے اپنے ساتھیوں کی دو صفیں قائم کر لیں جو آپ ﷺ کے پیچھے تھیں نبی اکرم ﷺ نے ان سب کو رکوع کر دیا پھر جب ان لوگوں نے اپنے سر اٹھائے تو جو عسف آپ ﷺ کے پاس موجود تھی وہ سجدے میں چلی گئی اور دوسرے لوگ کھڑے رہے جب انہوں نے سجدے سے سر اٹھایا تو پیچھے والی عسف نے جس نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ رکوع کیا تھا اس نے سجدہ کیا پھر آگے کی عسف والے پیچھے بٹ گئے اور پیچھے کی عسف والے آگے گئے اور ان میں سے ہر ایک فریق دوسرے فریق کی جگہ پر کھڑا ہو گیا پھر نبی اکرم ﷺ نے ان سب کے ساتھ رکوع کیا جب انہوں نے رکوع سے سر اٹھایا تو جو عسف نبی اکرم ﷺ کے قریب موجود تھی وہ سجدے میں چلی گئی اور دوسرے لوگ کھڑے رہے جب وہ لوگ سجدہ کر کے فارغ ہو گئے تو دوسرے لوگوں نے بھی سجدہ کیا پھر نبی اکرم ﷺ نے ان سب سمیت سلام پھیر دیا۔

1549 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ مُجَاهِدٍ

عَنْ اَبِي عِيَّاشِ الزُّرْقِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُسْفَانَ فَصَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الظُّهْرِ وَعَلَى الْمُشْرِكِيْنَ يَوْمَئِذٍ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ لَقَدْ اَصْبْنَا مِنْهُمْ غِرَّةً وَقَدْ اَصْبْنَا مِنْهُمْ غَفْلَةً . فَزَلْتُ - بِعْنَى صَلَاةِ الْخَوْفِ - بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَصَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْاٰخَرُوْنَ فَفَرَقْنَا فِرْقَتَيْنِ فِرْقَةٌ تُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِرْقَةٌ يَحْرُسُوْنَهُ فَكَبَّرَ بِالَّذِيْنَ يَلُوْنَهُ وَالَّذِيْنَ يَحْرُسُوْنَهُ ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعَ هُوَ لَآءٍ وَاُوْنَيْتَ جَمِيْعًا ثُمَّ سَجَدَ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُ وَتَاَخَّرَ هُوَ لَآءٍ وَالَّذِيْنَ يَلُوْنَهُ وَتَقَدَّمَ الْاٰخَرُوْنَ فَسَجَدُوْا ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ بِهَيْمَ جَمِيْعًا الثَّانِيَةَ بِالَّذِيْنَ يَلُوْنَهُ وَبِالَّذِيْنَ يَحْرُسُوْنَهُ ثُمَّ سَجَدَ بِالَّذِيْنَ يَلُوْنَهُ ثُمَّ تَاَخَّرُوْا فَقَامُوْا فِي مَصَابِ اَصْحَابِهِمْ وَتَقَدَّمَ الْاٰخَرُوْنَ فَسَجَدُوْا ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَكَانَتْ لِكُلِّهُمْ رَكْعَتَانِ رَكْعَتَانِ مَعَ اِمَامِهِمْ وَصَلَّى مَرَّةً بَارِضٍ نَبِيُّ سَلَّمَ .

☆☆ حضرت ابو عیاش زرقی بیان کرتے ہیں ہم لوگ عسفان کے مقام پر نبی اکرم ﷺ کے ساتھ موجود تھے نبی اکرم ﷺ نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی اس وقت مشرکین کے سردار خالد بن ولید تھے مشرکین نے کہا: ان کی طرف سے غفلت کا ایک موقع ہمارے سامنے آیا ہے۔

(راوی کہتے ہیں:) تو حکم نازل ہو گیا یعنی نماز خوف کے بارے میں حکم نازل ہو گیا یہ ظہر اور عصر کے درمیان نازل ہوا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے ہمیں عصر کی نماز پڑھاتے ہوئے دو گروہوں میں تقسیم کر دیا ایک گروہ نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی اور ایک گروہ آپ ﷺ کی حفاظت کرتا رہا جو لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کھڑے ہوئے تھے انہوں نے تکبیر کہی اور ان لوگوں نے بھی تکبیر کہی جو ان کی حفاظت کر رہے تھے پھر نبی اکرم ﷺ رکوع میں گئے تو یہ لوگ اور وہ لوگ سب رکوع میں چلے گئے پھر جو لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز ادا کر رہے تھے وہ سجدے میں گئے اور پھر وہ لوگ پیچھے ہٹ گئے جو نبی اکرم ﷺ کی نماز کی اقتداء کر رہے تھے اور دوسرے لوگ آگے آگئے پھر ان سب نے سجدہ کیا پھر نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے آپ ﷺ نے ان سب کو دوسری رکعت پڑھائی ان لوگوں کو بھی جو آپ ﷺ کے ساتھ کھڑے ہوئے تھے اور ان لوگوں کو بھی جو ان کی حفاظت کر رہے تھے پھر آپ ﷺ نے ان لوگوں کے ساتھ سجدہ کیا جو آپ ﷺ کے قریب کھڑے ہوئے تھے پھر وہ لوگ پیچھے ہٹ گئے اور اپنے ساتھیوں کی جگہ جا کر کھڑے ہو گئے وہ دوسرے لوگ آگے آگئے ان لوگوں نے بھی سجدہ کیا پھر نبی اکرم ﷺ نے ان سب سمیت سلام پھیر دیا یوں ان میں سے ہر ایک نے دو دو رکعات اپنے امام کے ہمراہ ادا کیں۔

(راوی کہتے ہیں:) ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے بنو سلیم کے علاقے میں بھی نماز خوف ادا کی تھی۔

1550 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَاسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَشْعَثَ

عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِالْقَوْمِ فِي الْخَوْفِ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى بِالْقَوْمِ الْآخَرِينَ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعًا -

☆☆ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے نماز خوف میں حاضرین کو دو رکعات پڑھائی تھیں پھر آپ ﷺ نے سلام پھیر دیا تھا پھر آپ ﷺ نے دوسرے گروہ کو دو رکعات پڑھائی تھیں پھر آپ ﷺ نے سلام پھیرا تھا یوں نبی اکرم ﷺ نے چار رکعات نماز ادا کی تھی۔

1551 - أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ

عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِطَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى بِآخَرِينَ أَيْضًا رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ .

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب کے ایک گروہ کو دو رکعات پڑھائیں پھر آپ ﷺ نے سلام پھیر دیا پھر آپ ﷺ نے دوسرے کو بھی دو رکعات پڑھائیں پھر آپ ﷺ نے سلام پھیر دیا۔

1552 - أَخْبَرَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَنْظَلَةَ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ قَالَ يَقُومُ الْإِمَامُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَتَقُومُ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ قِبَلَ الْعَدُوِّ وَوُجُوهُهُمْ إِلَى الْعَدُوِّ فَيَرْكَعُ بِهِمْ رَكْعَةً وَيَرْكَعُونَ لَأَنْفُسِهِمْ وَيَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ فِي مَكَانِهِمْ وَيَذْهَبُونَ إِلَى مَقَامِ أَوْلِيكَ وَيَجِيءُ أَوْلِيكَ فَيَرْكَعُ بِهِمْ وَيَسْجُدُ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ فِيهِ لَهٗ اثْنَانِ وَلَهُمْ وَاحِدَةٌ ثُمَّ يَرْكَعُونَ رَكْعَةً رَكْعَةً وَيَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ .

☆☆ حضرت سہل بن ابو حمزہ رضی اللہ عنہ نماز خوف کے بارے میں یہ بات بیان کرتے ہیں امام قبلہ کی طرف رخ کر کے کھڑا ہو جائے گا اور لوگوں میں سے ایک گروہ اس کے ساتھ کھڑا ہو جائے گا جبکہ دوسرا گروہ دشمن کے مقابلے میں رہے گا اور ان کا چہرہ دشمن کی طرف ہی رہے گا پھر امام انہیں ایک رکوع کروائے گا وہ لوگ بذات خود رکوع کریں گے اور اپنی جگہ پر دو سجدے کر لیں گے پھر یہ لوگ دوسرے لوگوں کی جگہ چلے جائیں گے اور وہ لوگ آجائیں گے پھر امام انہیں ایک رکعت پڑھائے گا اور انہیں دو سجدے کروائے گا تو اس طرح امام کی دو رکعات ہو جائیں گی اور ان لوگوں کی ایک رکعت ہو جائے گی پھر وہ لوگ ایک رکوع کریں گے اور دو دو سجدے کریں گے (یعنی مزید ایک رکعت ادا کر لیں گے)۔

1553 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَصَلَّتْ طَائِفَةٌ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ وَجُوهُهُمْ قِبَلَ الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَامُوا مَقَامَ الْأَخْرَيْنِ وَجَاءَ الْأَخْرُونَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ .

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب کو نماز خوف پڑھائی تو ایک گروہ نے آپ ﷺ کے ساتھ نماز ادا کی جبکہ دوسرا گروہ دشمن کے مد مقابل موجود رہا۔ نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو دو رکعات نماز پڑھائیں پھر وہ لوگ دوسرے لوگوں کی جگہ جا کر کھڑے ہو گئے اور دوسرے لوگ آ گئے تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں بھی دو رکعات پڑھائیں اور پھر آپ ﷺ نے سلام پھیر دیا۔

1554 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى صَلَاةَ الْخَوْفِ بِاللَّيْلِ خَلْفَهُ رَكْعَتَيْنِ وَاللَّيْلِينَ جَانِبًا بَعْدَ رَكْعَتَيْنِ فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعُ رَكْعَاتٍ وَلِلْهَوَلَاءِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ .

☆☆ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے نماز خوف میں اپنے پیچھے نماز ادا کرنے والوں کو دو رکعات پڑھائیں پھر بعد میں آنے والوں کو دو رکعات پڑھائیں تو نبی اکرم ﷺ کی چار رکعات ہو گئیں اور ان لوگوں کی دو دو رکعات ہوئیں۔

1552-تقدم (الحديث 1535) .

1553-انفرد به السائي . تحفة الاشراف (2225) .

1554-تقدم في الامامة، اختلاف نية الامام و المأموم (الحديث 835) .

## 19 - كِتَابُ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ

## عیدین کی نماز سے متعلق روایات

امام نسائی نے اس کتاب ”عیدین“ (کے بارے میں روایات) میں 36 تراجم ابواب اور 42 روایات نقل کی ہیں جبکہ کمرات کو حذف کر دیا جائے تو روایات کی تعداد 20 ہوگی۔

## 1 - باب

## باب: بلا عنوان

1555 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ خُنَيْرٍ قَالَ أُنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ لِأَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ يَوْمَانِ فِي كُلِّ سَنَةٍ يَلْعَبُونَ فِيهِمَا فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ قَالَ ”كَانَ لَكُمْ يَوْمَانِ تَلْعَبُونَ فِيهِمَا وَقَدْ أَبَدَلَكُمُ اللَّهُ بِهِمَا خَيْرًا مِنْهُمَا يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْأَضْحَى“

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: زمانہ جاہلیت میں لوگ سال میں دو دن تہوار کے طور پر منایا کرتے تھے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”تمہارے بھی دو دن ہیں جنہیں تم تہوار کے طور پر مناؤ گے۔ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کے عوض میں اس سے بہتر دن تمہیں عطا کر دیئے ہیں ایک عید الفطر کا دن ہے اور ایک عید الاضحیٰ کا دن ہے۔“

## شرح

عید کے دن کو ”عید“ کیوں کہا جاتا ہے؟ عید کا لغوی معنی واپس آنا ہے کیونکہ یہ ہر سال بار بار آتی ہے اس لئے اسے عید کہا جاتا ہے۔

ایک قول یہ ہے: اس کو عید اس لئے کہا جاتا ہے کہ کیونکہ یہ فرحت اور خوشی کے ساتھ بار بار آتی ہے۔ نماز عید کے حکم کے بارے میں فقہاء کے مابین اختلاف پایا جاتا ہے امام شافعی ان کے اصحاب اور جمہور اس بات کے قائل ہیں عید کی نماز سنت مؤکدہ ہے۔

امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک عید کی نماز واجب ہے۔

عید کی نماز ہجرت کے پہلے سال شروع ہوئی تھی۔

نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات تو اتر سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ عید کی نماز ادا کیا کرتے تھے نبی اکرم ﷺ نے سب سے پہلے دوسرے سن ہجری میں عید الفطر کی نماز ادا کی تھی۔

بعض حبابہ کے نزدیک عید کی نماز فرض کفایہ ہے اگر کچھ لوگ بھی عید کی نماز ادا کر لیتے ہیں تو باقی سب کے ذمے سے اس کا لازم ہونا ساقط ہو جائے گا اور اس کا حکم نماز جنازہ کی مانند ہے۔

احناف اس بات کے قائل ہیں: جس شخص پر جمعے کی نماز ادا کرنا لازم ہوتا ہے اس پر عید کی نماز عید ادا کرنا بھی لازم ہوگا اور ان حضرات کی دلیل یہ ہے: نبی اکرم ﷺ نے باقاعدگی کے ساتھ اس نماز کو ادا کیا ہے۔

مالکیہ اور شوافع کے نزدیک یہ سنت مؤکدہ ہے اور تاکید کے اعتبار سے اس کا حکم وتر کی نماز کے بعد ہے۔ یہ حکم اس شخص کے لئے ہے جس پر جمعہ واجب ہوتا ہے، یعنی وہ شخص مرد ہو یا بالغ ہو آزاد ہو اور اس شہر میں مقیم ہو جہاں جمعہ کی نماز ہوتی ہے۔

مالکیوں کے نزدیک بچے، خاتون، غلام، مسافر، شخص کے لیے نماز عید ادا کرنا مستحب نہیں ہے۔

احناف اس بات کے قائل ہیں: ہر وہ چیز جو جمعہ کے واجب ہونے کے لئے اور اس کے جائز ہونے کے لئے شرط ہے وہ عید کی نماز کے واجب اور جائز ہونے کے لئے شرط ہوگی۔

اس میں امام اور مقتدیوں کی تعداد شہر اور وقت وغیرہ سب چیزیں شامل ہیں البتہ خطبے کا حکم مختلف ہے، کیونکہ عید کی نماز میں نماز ادا کرنے کے بعد خطبہ دینا سنت ہے، اگر کوئی شخص عید کی نماز کے بعد خطبہ نہیں دیتا عید کی نماز جائز ہوگی۔\*

## عیدین کی نماز کے احکام

### یوم عید کے آداب

مسئلہ: صحیح قول کے مطابق عیدین کی نماز ادا کرنا واجب ہے۔ (مجتہد نسائی)

مسئلہ: عید کے دن غسل کرنا، مسواک کرنا اور اچھے کپڑے پہننا مردوں کے لیے مستحب ہے۔ (فقہیہ)

مسئلہ: اس دن انگوشی پہننا، خوشبو لگانا، صبح اٹھ کر عید گاہ جانا، صدقہ فطر نماز سے پہلے ادا کرنا، صبح کی نماز اپنے محلے کی

مسجد (عید گاہ) میں ادا کرنا اور پیدل عید گاہ جانا اور دوسرے راستے سے واپس آنا مستحب ہے۔ (فقہیہ)

مسئلہ: جمعہ یا عید کی نماز کے لیے سوار ہو کر جانے میں کوئی حرج نہیں ہے، تاہم جو شخص پیدل چل کر جا سکتا ہو تو پیدل چلنا

اس کے لیے بہتر ہوگا۔ (فقہیہ)

مسئلہ: یہ بات مستحب ہے کہ عید گاہ جانے سے پہلے تین یا پانچ یا سات چھوہارے کھالے جائیں، اس سے کم بھی کھائے جا

سکتے ہیں اور زیادہ بھی کھائے جاسکتے ہیں، لیکن طاق تعداد میں ہونے چاہئیں ورنہ کوئی بھی میٹھی چیز کھائی جاسکتی ہے۔ (یعنی شرح کنز)

\* شخص فقہ اسلامی دہلی: چندی بحث عید کے احکام

مسئلہ: اگر کوئی شخص نماز کے لیے جانے سے پہلے کچھ نہیں کھاتا تو وہ گناہگار نہیں ہوگا، البتہ نماز ادا کرنے کے بعد بھی اگر مغرب تک کچھ نہیں کھاتا تو اس بارے میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا ڈر ہوگا۔

مسئلہ: عید الاضحیٰ کا حکم بھی عید الفطر کی مانند ہے، تاہم اس میں عید کی نماز ادا کرنے سے پہلے کچھ نہیں کھایا جائے گا۔ (تحریر)

مسئلہ: عید الاضحیٰ کے دن نماز عید ادا کرنے سے پہلے کچھ کھانے کے بارے میں دو طرح کی روایات منقول ہیں۔ عمار قول

کے مطابق یہ مکروہ نہیں ہے، تاہم مستحب یہ ہے: عید کی نماز ادا کرنے سے پہلے کچھ نہ کھایا جائے۔ (تاتاریخانیہ)

مسئلہ: اس بارے میں مستحب یہ ہے: عید الاضحیٰ کے دن سب سے پہلے قربانی کا گوشت ہی کھایا جائے جو اللہ تعالیٰ کی

ضیافت ہے۔

مسئلہ: عید کی نماز ادا کرنے کے لیے عید گاہ جانا سنت ہے، اگرچہ جامع مسجد میں بھی عید کی نماز ادا کرنے کی گنجائش موجود ہو،

عام مشائخ اسی بات کے قائل ہیں۔ (مضمرات)

مسئلہ: عید کی نماز دو جگہ ادا کی جاسکتی ہے، لیکن تین جگہ عید کی نماز ادا کرنا امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جائز ہے، جبکہ امام

ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جائز نہیں ہے۔ (محیط)

مسئلہ: عید گاہ میں منبر رکھنے کے بارے میں فقہاء کے مابین اختلاف پایا جاتا ہے، بعض حضرات نے اسے مکروہ قرار دیا ہے

اور بعض کے نزدیک مکروہ نہیں ہے۔ (قاضی خان)

مسئلہ: صحیح قول یہی ہے کہ ایسا کرنا مکروہ نہیں ہے۔ (غراب)

### عید کے دن تکبیر کہنا

مسئلہ: عید الاضحیٰ کے دن عید گاہ کی طرف جاتے ہوئے بلند آواز سے تکبیر کہی جائے اور عید گاہ پہنچ کر تکبیر کا سلسلہ ختم کر دیا

جائے۔

مسئلہ: عید الفطر کے دن کے بارے میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مختار حکم یہ ہے: بلند آواز میں تکبیر نہیں ہی جائے گی۔

(غیاث)

مسئلہ: پست آواز میں تکبیر کہنا مستحب ہے۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: جس شخص پر جمعہ کی نماز واجب ہوتی ہے، اس پر عید کی نماز ادا کرنا بھی واجب ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ: خطبہ کے علاوہ جو بھی جمعہ کی نماز کی شرائط ہیں، وہ سب عید کی نماز میں بھی شرائط ہوں گی۔ (غلامہ)

مسئلہ: نماز عید میں نماز ادا کر لینے کے بعد خطبہ دینا سنت ہے، اگر خطبہ کے بغیر عید کی نماز ادا کر لی تو یہ جائز ہوگا، اگر نماز

سے پہلے خطبہ دے دیا تو یہ بھی جائز ہوگا، تاہم مکروہ ہوگا۔ (محیط سرخی)

مسئلہ: اگر پہلے خطبہ دے دیا جاتا ہے اور بعد میں نماز ادا کر لی جاتی ہے، تو اس نماز کو ڈھرایا نہیں جائے گا۔

مسئلہ: عید کی نماز ادا کر لینے کے بعد واپس گھر آ کر چار رکعات ادا کرنا مستحب ہے۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص عید کی نماز سے پہلے فجر کی قضاء نماز پڑھ لیتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔  
 مسئلہ: اگر کسی شخص نے فجر کی نماز نہیں پڑھی تھی تو عید کی نماز جائز ہوگی اسی طرح سابقہ قضاء نمازوں میں سے کوئی بھی نماز عید کی نماز سے پہلے ادا کرنا جائز ہے تاہم بعد میں پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔ (تاتارخانیہ)

مسئلہ: عید کی نماز کا وقت سورج کے طلوع ہونے سے لے کر زوال تک باقی رہتا ہے۔ (سراجہ تبیین)

مسئلہ: افضل یہ ہے: عید الاضحیٰ کی نماز جلدی ادا کر لی جائے اور عید الفطر کی نماز تاخیر سے ادا کی جائے۔ (غلامہ)

امام دو رکعات نماز پڑھائے گا جس کے آغاز میں تکبیر کہنے کے بعد وہ ثناء پڑھے گا پھر تین مرتبہ تکبیر کہے گا پھر بلند آواز میں قرأت کرے گا پھر رکوع میں جانے کے لیے تکبیر کہہ دے گا دوسری رکعت میں کھڑا ہو کر سب سے پہلے وہ تلاوت کرے گا پھر تین مرتبہ تکبیر کہے گا اور چوتھی تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں چلا جائے گا۔

مسئلہ: عید کی نماز میں چھ اضافی تکبیریں ہیں۔

مسئلہ: ان میں سے پہلی تین تکبیریں پہلی رکعت میں ہیں اور باقی تین تکبیریں دوسری رکعت میں ہیں جبکہ قیام کے دوران اصل تکبیریں تین ہیں۔ ایک نماز کے آغاز میں کہی جانے والی تکبیر اور دوہ تکبیریں جو رکوع میں جانے کے لیے کہی جاتی ہیں اس اعتبار سے یہ نو تکبیریں ہو جائیں گی۔

مسئلہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہی روایت منقول ہے اور ہمارے فقہاء نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

(محیط سرحدی)

مسئلہ: ان اضافی تکبیروں میں ہاتھ اٹھایا جائے گا اور دو تکبیروں کے درمیان تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کی مقدار میں خاموش رہا جائے گا۔ (تبیین)

مسئلہ: تکبیروں کے درمیان میں ہاتھ کو باندھا نہیں جائے گا بلکہ کھلا رکھا جائے گا۔ (ظہیریہ)

مسئلہ: نماز عید کے بعد دو مرتبہ خطبہ دیا جائے گا۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: ان دونوں کے درمیان میں تھوڑی سی دیر کے لیے بیٹھا جائے گا۔ (قاضی خان)

### خطبہ عید کے آداب

مسئلہ: عید الفطر کے دن خطبے کے دوران تکبیر کہنا، تسبیح پڑھنا، لا الہ الا اللہ پڑھنا، الحمد للہ پڑھنا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا

چاہیے۔ (تاتارخانیہ)

مسئلہ: مستحب یہ ہے: پہلے خطبے کے دوران مسلسل نو مرتبہ تکبیر کہی جائے گی پھر دوسرے خطبے میں سات مرتبہ تکبیر کہی

جائے۔ (زاہدی)

مسئلہ: خطبہ عید کے دوران لوگوں کو صدقہ فطر اور اس کے احکام بتائے جائیں گے یعنی وہ کس پر واجب ہوتا ہے؟ کس

کے لیے واجب ہوتا ہے؟ کب واجب ہوتا ہے؟ اور کس چیز سے واجب ہوتا ہے؟ اور کس قدر واجب ہوتا ہے؟ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: عید الاضحیٰ کے خطبے کے دوران تکبیر کہنے اور سبحان اللہ پڑھنے کے بعد وعظ و نصیحت کرتے ہوئے امام ذبح اور قربانی کے احکام بیان کرے گا۔ (تاتارخانیہ)

مسئلہ: خطبہ کے دوران جب امام تکبیر پڑھ رہا ہو تو حاضرین بھی اُس کے ساتھ تکبیر پڑھیں گے، لیکن جب امام درود پڑھے گا تو سننے والے دل میں درود پڑھیں گے۔ (تاتارخانیہ)

مسئلہ: اگر عید کی نماز کے دوران مقتدی اُس وقت پہنچتا ہے جب امام رکوع میں جا چکا ہو تو وہ نماز کے آغاز والی تکبیر کے گا، اگر اس دوران وہ تکبیریں کہہ کر رکوع میں شامل ہو سکتا ہے تو اس پر عمل کر لے گا، ورنہ صرف تکبیر تحریمہ کہنے کے بعد رکوع میں چلا جائے گا۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: اگر کسی وجہ سے عید الفطر کی نماز عید کے دن ادا نہ کی جاسکی ہو جیسے اُبر کی وجہ سے چاند کا پتہ نہیں چل سکا یا امام کو زوال کے بعد پتہ چلا یا زوال سے پہلے اُس وقت پتہ چلا کہ نماز کا وقت باقی نہیں رہا تھا تو امام دوسرے دن عید کی نماز ادا کر لے گا، جو لوگ اُس کے ساتھ باجماعت نماز ادا کر لیں گے تو وہ ٹھیک ہیں، جو نہیں ادا کر سکیں گے وہ بعد میں اس نماز کو ادا نہیں کریں گے، خواہ اُس کا وقت گزر چکا ہو یا ابھی باقی ہو۔ (تمیین)

مسئلہ: لیکن اگر عید الاضحیٰ کی نماز عید کے دن کسی عذر کی وجہ سے ادا نہ کی جاسکے تو دوسرے یا تیسرے دن اُسے ادا کیا جاسکتا ہے، اُس کے بعد ادا نہیں کیا جاسکتا۔ (جوہرہ نیرہ)

### ایام تشریق کی تکبیروں سے متعلق احکام

اس بارے میں چار چیزوں پر بحث کی جاتی ہے، پہلی بات یہ ہے: عید کے موقع پر تکبیر کہنے کا حکم کیا ہے؟ دوسرا مسئلہ یہ ہے: کتنی مرتبہ تکبیر کہی جائے گی اور کیا پڑھا جائے گا؟ تیسرا مسئلہ یہ ہے: اس کی شرائط کیا ہیں؟ چوتھا مسئلہ یہ ہے: اس کا وقت کیا ہے؟ مسئلہ: ان تکبیروں کا حکم یہ ہے: ان کا پڑھنا واجب ہے اور انہیں پڑھنے کا طریقہ یہ ہے: ایک مرتبہ یہ کلمات پڑھے جائیں:

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ

”اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں ہے اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اور ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے۔“

مسئلہ: یہ پڑھنے کے لیے یہ بات شرط ہے کہ آدمی مقیم ہو، شہر میں موجود ہو اور فرض نماز مستحب جماعت کے ساتھ ادا کی ہو۔ (تمیین)

مسئلہ: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ تکبیریں کہنے کے لیے آزاد ہونا اور اس شہر میں حاکم کا موجود ہونا شرط نہیں ہے۔

(معراج الدراییہ)

مسئلہ: اس کا ابتدائی وقت وہ ہے کہ جب عرفہ کے دن فجر کی نماز ادا کر لی جائے تو اس تکبیر کو پڑھنا شروع کیا جائے گا اور



اس کا آخری وقت امام ابو یوسف رحمہ اللہ اور امام محمد رحمہما اللہ کے قول کے مطابق ایام تشریق کے آخری دن عصر کی نماز کے بعد تک کا ہے۔ (تمبین)

مسئلہ: تمام علاقوں اور تمام زمانوں میں ان دونوں حضرات کے قول پر فتویٰ دیا جاتا ہے۔

مسئلہ: اس بارے میں بہتر یہ ہے: سلام پھیرنے کے فوراً بعد تکبیر پڑھ لی جائے یہاں تک کہ اگر کوئی شخص سلام پھیرنے کے بعد اور یہ تکبیریں پڑھنے سے پہلے کلام کر لیتا ہے یا جان بوجھ کر وضو کو توڑ دیتا ہے تو اس سے تکبیریں ساقط ہو جائیں گی۔

(تہذیب)

مسئلہ: وتر کی نماز کے بعد اور عید کی نماز کے بعد یہ تکبیریں نہیں ہی جائیں گی۔ (خلاصہ)

.....

## 2- باب الْخُرُوجِ إِلَى الْعِيدَيْنِ مِنَ الْغَدِ

باب: عید کے اگلے دن (نماز عید ادا کرنے کے لیے) نکلنا

1556- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ عَنْ أَبِي عُمَيْرِ بْنِ

أَنَسٍ عَنْ عُمُومَةَ لَهَ أَنَّ قَوْمًا رَأَوْا الْهَيْلَالَ فَاتَّوَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يُفْطِرُوا بَعْدَ مَا ارْتَفَعَ النَّهَارُ وَأَنْ يَخْرُجُوا إِلَى الْعِيدِ مِنَ الْغَدِ .

☆☆ ابو عمیر بن انس اپنے چچاؤں کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: کچھ لوگوں نے پہلی کا چاند دیکھ لیا، وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی

خدمت میں حاضر ہوئے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دن چڑھ جانے کے بعد لوگوں کو روزہ توڑنے کا حکم دیا اور یہ ہدایت کی کہ وہ اگلے دن عید کی نماز ادا کرنے کے لیے جائیں گے۔

شرح

اہل علم کے درمیان اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے کہ جب رمضان کا چاند نظر آنے کے تیسویں دن کچھ لوگ یہ گواہی دیں کہ وہ لوگ گزشتہ رات عید کا چاند دیکھ چکے ہیں، تو بعض اہل علم کے نزدیک اگر وہ گواہی دینے والے لوگ عادل ہیں اور انہوں نے زوال سے پہلے گواہی دے دی تھی، تو امام اسی دن لوگوں کو عید کی نماز پڑھا دے گا، اگر وہ گواہی دینے والے لوگ عادل تھے، لیکن انہوں نے زوال کے بعد گواہی دی تھی، تو اب لوگ اس دن زوال کے بعد عید کی نماز ادا نہیں کر سکتے اور نہ ہی اگلے دن ادا کر سکتے ہیں۔

یہ حکم امام شافعی اور فقیر ابو ثور کے نزدیک ہے۔

امام مالک سے بھی منقول ہے: انہوں نے یہ فرمایا ہے: عید الفطر کے دن کے ابتدائی حصے کے گزرنے کے ساتھ ہی عید

1556- أخرجه أبو داؤد في الصلاة، باب إذا لم يخرج الإمام للعید من يومه يخرج من الغد (الحديث 1157) بنحوه . و أخرجه ابن ماجه في

الصيام، باب ما جاء في الشهادة على روية الهلال (الحديث 1653) بنحوه مطلقاً . تحفة الإشراف (15603) .

رخصت ہو جاتی ہے تو جب عید الفطر کا دن رخصت ہو جائے گا تو نماز عید کا مخصوص دن بھی رخصت ہو جائے گا۔

جبکہ فقہاء کا ایک گروہ اس بات کا قائل ہے کہ اگر زوال ہو جانے کے بعد چاند کی گواہی موصول ہوتی ہے تو لوگ روزہ توڑ دیں گے اور اگلے دن جا کر عید کی نماز ادا کریں گے۔

انام اوزاعی اسی بات کے قائل ہیں سفیان ثوری امام احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔ اور امام نسائی نے یہاں جو روایت نقل کی ہے اس سے بھی یہی بات ثابت ہو جاتی ہے۔

.....

### 3- باب خُرُوجِ الْعَوَاتِقِ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ فِي الْعِيدَيْنِ

باب: عیدین کی نماز (میں شرکت کے لیے) نوجوان اور پردہ دار خواتین کا جانا

1557- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَّارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كَانَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ لَا تَذْكُرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَالَتْ يَا بَابَا. فَقُلْتُ أَسَمِعْتِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ كَذَا وَكَذَا فَقَالَتْ نَعَمْ يَا بَابَا قَالَ "لِيَخْرُجَ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْخُدُورِ وَالْحَيْضُ وَيَشْهَدَنَّ الْعِيدَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ وَلِيَعْتَزَلَ الْحَيْضُ الْمُصَلِّيَّ".

☆ ☆ حفصہ بنت سیرین بیان کرتی ہیں سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا جب بھی نبی اکرم ﷺ کا تذکرہ کرتی تھیں تو یہ کہا کرتی تھیں: میرے والدان پر قربان ہوں! میں نے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی اکرم ﷺ کو اس اس چیز کے بارے میں کچھ ذکر کرتے ہوئے سنا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میرے والدان پر قربان ہوں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: "نوجوان پردہ دار اور حیض والی عورتیں (عید گاہ جانے کے لیے) نکلیں گی وہ عید کی نماز اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوں گی البتہ حیض والی خواتین نماز کی جگہ سے الگ رہیں گی (یعنی وہ نماز میں شریک نہیں ہوں گی)۔"

### 4- باب اعْتِزَالِ الْحَيْضِ مُصَلِّيِ النَّاسِ

باب: حیض والی خواتین کا لوگوں کی نماز کی جگہ سے الگ رہنا

1558- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ لَقِيتُ أُمَّ عَطِيَّةَ فَقُلْتُ لَهَا هَلْ سَمِعْتِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ إِذَا ذَكَرْتَهُ قَالَتْ يَا بَابَا قَالَ "أَخْرِجُوا الْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ فَيَشْهَدَنَّ الْعِيدَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ وَلِيَعْتَزَلَ الْحَيْضُ مُصَلِّيِ النَّاسِ".

1557- تقدم في الحيض و الاستحاضة، باب شهود الحيض العیدین و دعوة المسلمين (الحديث 388).

1558- أخرجه البخاری فی العیدین، باب خروج النساء و الحيض الی المصلی (الحديث 974) مختصراً. و أخرجه مسلم فی صلاة العیدین باب ذکر اباحة خروج النساء فی العیدین الی المصلی و شهود الخطبة مفارقات للرجال (الحديث 10). و أخرجه ابو داؤد فی الصلاة، باب خروج النساء فی العید (الحديث 1136 و 1137) بنحوه مطولاً. و أخرجه ابن ماجه فی إقامة الصلاة و السنة فیها، باب ما جاء فی خروج النساء فی العیدین (الحديث 1308). تحفة الاشراف (18095).

☆☆ محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں میری ملاقات سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے ہوئی تو میں نے ان سے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی کوئی بات سنی ہے؟ سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا کا یہ معمول تھا کہ وہ جب بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ کرتی تھیں تو پہ کہا کرتی تھیں: میرے والد ان پر قربان ہوں! (انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ”نوجوان اور پردہ دار خواتین عید کی نماز اور مسلمانوں کی اجتماعی دعا میں شریک ہوں گی، البتہ حیض والی خواتین نماز کی جگہ سے الگ رہیں گی (یعنی نماز میں شریک نہیں ہوں گی)۔“

## 5 - باب الزینۃ للعیدین

باب: عیدین کے لیے زیب و زینت اختیار کرنا

1559 - أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنِ

ابنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ وَجَدَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ - رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ - حُلَّةً مِّنْ اسْتَبْرَقٍ بِالسُّوقِ فَآخَذَهَا فَاتَى بِهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْتَغِ هَذِهِ فَتَجَمَّلْ بِهَا لِلْعِيدِ وَالْوُقُودِ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”إِنَّمَا هَذِهِ لِبَاسٌ مِّنْ لَا خَلَاقَ لَهُ أَوْ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ“ . فَلَبِثَ عُمَرُ مَا شَاءَ النَّوْءُ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَبَّةٍ دِيْبَاجٍ فَأَقْبَلَ بِهَا حَتَّى جَاءَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْتَ ”إِنَّمَا هَذِهِ لِبَاسٌ مِّنْ لَا خَلَاقَ لَهُ“ . ثُمَّ أَرْسَلْتَ إِلَيَّ بِهِئِهِ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”بِعَهَا وَتَصِبْ بِهَا حَاجَتَكَ“ .

☆☆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بازار میں استبرق (ریشم) سے بنا ہوا ایک حلہ دیکھا تو اسے لیا اور اسے لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ اسے خرید لیجئے اور عید کی نماز کے لیے اور وفود سے ملاقات کے وقت اسے زیب تن کر لیا کیجئے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”یہ لباس اس شخص کا ہے جس کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہ ہو۔“

(راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اسے وہ شخص پہنے گا جس کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہ ہو۔

تو کچھ عرصہ گزر گیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیباج سے بنا ہوا ایک جبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھجوایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہ جبہ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ! آپ نے تو یہ ارشاد فرمایا تھا: یہ اس شخص کا لباس ہے جس کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہیں ہوتا، جبکہ اب آپ نے یہ مجھے بھجوادیا ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تم اسے فروخت کر دو اور اس کی قیمت کے ذریعے اپنی ضروریات پوری کرو۔

1559-اخرجه مسلم في اللباس والزينة، باب تحريم استعمال اناة الذهب والفضة على الرجال والنساء وحام الذهب والحرير على الرجل و اباحته للنساء و اباحة العلم و نحوه للرجل ما لم يزد على اربع اصابع (الحديث 8) . و اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب اللبس للجمعة (الحديث 1077) بنحوه و الحديث عند: ابى داؤد في اللباس، باب ما جاء في لبس الحرير (الحديث 4041) . تحفة الاشراف (6895) .

## 6- باب الصَّلَاةِ قَبْلَ الْإِمَامِ يَوْمَ الْعِيدِ

باب: عید کے دن امام سے پہلے نماز ادا کرنا

1560 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَخْبَانَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَشْعَثِ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمٍ أَنَّ عَلِيًّا اسْتَخْلَفَ أَبَا مَسْعُودٍ عَلَى النَّاسِ فَخَرَجَ يَوْمَ عِيدٍ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يُصَلِّيَ قَبْلَ الْإِمَامِ .

☆ ☆ ثعلبہ بن زہدم بیان کرتے ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو مسعود انصاری کو اپنا نائب مقرر کیا، تو وہ عید کے دن نکلے اور بولے: اے لوگو! امام سے پہلے نماز ادا کرنا سنت نہیں ہے (یعنی سنت میں اس کی اجازت نہیں ہے)۔

شرح

نماز عید سے پہلے یا نماز عید کے بعد کوئی اور نفل نماز ادا کرنے کے بارے میں اہل علم کے مابین اختلاف پایا جاتا ہے اہل علم کا ایک گروہ اس بات کا قائل ہے نماز عید سے پہلے یا اس کے بعد کوئی اور نماز ادا نہیں کی جائے گی اس موقف کے قائلین میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی شامل ہیں اور یہی موقف حضرت علی، حضرت عبد اللہ بن مسعود، حضرت حذیفہ، حضرت عبد اللہ بن ابی داؤد اور حضرت جابر بن عبد اللہ (رضی اللہ عنہم) سے منقول ہے۔

فقہاء کا ایک گروہ اس بات کا قائل ہے کہ عید کی نماز سے پہلے یا اس کے بعد کوئی اور نماز ادا کی جاسکتی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اس بات کے قائل ہیں، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی کی مانند روایت منقول ہے۔

حسن بصری کا بھی یہی موقف ہے۔

امام شافعی بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

اس بارے میں تیسرا قول یہ ہے: عید کی نماز کے بعد نماز ادا کی جاسکتی ہے اس سے پہلے نماز ادا نہیں کی جاسکتی۔

یہ روایت حضرت ابو مسعود کے حوالے سے منقول ہے جیسا کہ امام نسائی نے بھی یہاں روایت میں ان کے یہ الفاظ نقل کیے ہیں، انہوں نے امام کے نماز ادا کرنے سے پہلے نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے۔

اسی طرح حضرت عبد اللہ بن مسعود کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: انہوں نے عید کی نماز کے بعد چار رکعات ادا کی

تھی۔

جن حضرات کے نزدیک عید کی نماز کے بعد نماز ادا کی جاسکتی ہے اس سے پہلے کوئی اور نماز ادا نہیں کی جاسکتی ان میں علامہ

اسود مجاہد ابن ابی لیلیٰ، ابراہیم نخعی شامل ہیں۔



## 8 - باب الخطبة يوم العيد

باب: عید کے دن خطبہ دینا

1562 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْرُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي زُبَيْدٌ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ عِنْدَ سَارِيَةَ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ "إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبَدْنَا بِهِ فِي يَوْمِنَا هَذَا أَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَذْبَحَ فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ أَصَابَ مَسْنَأَ وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ ذَلِكَ فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ يَقْلَعُهُ لِأَهْلِهِ". فَذَبَحَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُسْنَأٍ. قَالَ "أَذْبَحْهَا وَلَنْ تُوفِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ".

★★ امام شعیبی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے مسجد کے ایک ستون کے پاس ہمیں یہ حدیث سنائی انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن خطبہ دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

آج اس دن سب سے پہلے ہم نماز ادا کریں گے پھر ہم قربانی کریں گے جو شخص ایسا کرے گا وہ ہماری سنت کے مطابق عمل کرے گا اور جو شخص اس سے پہلے قربانی کرے گا وہ صرف گوشت ہوگا جو اس نے اپنے اہل خانہ کے لیے پہلے تیار کر لیا ہے۔

(راوی کہتے ہیں:) حضرت ابو بردہ بن نیار (نماز عید سے پہلے ہی) قربانی کر چکے تھے انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے پاس ایک جذعہ ہے جو "مسنہ" سے بہتر ہے (کیا میں اس کی قربانی کر لوں؟) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے ذبح کر لو لیکن تمہارے بعد کسی کے لیے اس طرح سے (قربانی) ادا نہیں ہوگی۔

شرح

اس حدیث سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ بڑی عید کے دن قربانی نماز عید ادا کرنے کے بعد ہوتی ہے اگر کوئی شخص نماز عید ادا کرنے سے پہلے قربانی کر لیتا ہے تو نماز ادا کرنے کے بعد وہ دوبارہ قربانی کرے گا اس کی مزید تحقیق آگے چل کر قربانی سے متعلق باب میں آئے گی۔

1562- أخرجه البخاری فی العیدین، باب سنة العیدین لا هل الا سلام (الحدیث 951) مختصراً . و باب الاكل يوم النحر (الحدیث 955) مطولاً، و باب الخطبة بعد العید (الحدیث 965)، و باب التکیر الی العید (الحدیث 968)، و باب استقبال الامام الناس فی خطبة العید (الحدیث 976)، و باب كلام الامام و الناس فی خطبة العید (الحدیث 983) مطولاً، و باب سنة الاضحية (الحدیث 545S) و باب الذبح بعد الصلاة (الحدیث 5560)، و باب من ذبح قبل الصلاة اعاد (الحدیث 5563) بنحوه . و أخرجه مسلم فی الاضاحی باب وقتها (الحدیث 457 و 8) بنحوه . و أخرجه ابو داؤد فی الضحایا، باب ما يجوز من السن فی الضحایا (الحدیث 2800) مطولاً . و أخرجه الترمذی فی الاضاحی، باب ما جاء فی الذبح بعد الصلاة (الحدیث 1508) مطولاً . و مسامی (الحدیث 1569) و حث الامام علی الصدقة فی الخطبة (الحدیث 1580)، و فی الضحایا، ذبح الضحیة قبل الامام (الحدیث 4406 و 4407) و الحدیث عند: البخاری فی الاضاحی، باب قول النبي صلی اللہ علیہ وسلم لا یسی بردة ضح بالجلد من المعز و لن تجزی عن احد بعدك (الحدیث 5556)، و فی الایمان و النور، باب اذا حث ناسائی الایمان (الحدیث 6673) . و مسلم فی الاضاحی، باب وقتها (الحدیث 4 و 5 و 6 و 7) . و ابی داؤد فی الضحایا، باب ما يجوز من السن فی الضحایا (الحدیث 2801) . تحفة الاشراف (1769) .

یہ حدیث امام بخاری نے بھی اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے وہاں اس حدیث کے فوائد ذکر کرتے ہوئے حافظ ابن حجر عسقلانی نے یہ بات بیان کی ہے۔ اس حدیث سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ جب مفتی کے سامنے یہ بات ظاہر ہو جائے کہ سوال کرنے والے شخص میں سچ بولنے کی نشانی پائی جاتی ہے تو اب مفتی کو اس کا حق حاصل ہوگا کہ وہ اس شخص کو سہولت فراہم کرے۔ یہاں تک کہ اگر ایک ہی مسئلے کے بارے میں دو آدمی اس سے مسئلہ دریافت کرتے ہیں تو اس کے لئے یہ جائز ہے کہ ان میں سے ہر ایک کو اس کی حالت کے مطابق جواب دے۔“

## 9 - باب صلاۃ العیدین قبل الخطبۃ

باب: خطبے سے پہلے عید کی نماز ادا کرنا

1563 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا عَبْدُهُ بْنُ مُسْلِمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عُيَيْنَةُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا - كَانُوا يُصَلُّونَ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ خطبے سے پہلے عید کی نماز ادا کیا کرتے تھے۔

شرح

اکثر اہل علم اس بات کے قائل ہیں نماز عید کو خطبے سے پہلے ادا کیا جائے گا اور خطبہ نماز پڑھ لینے کے بعد دیا جائے گا حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر، حضرت عثمان غنی، حضرت علی، حضرت مغیرہ بن شعبہ، حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہم) کے حوالے سے یہی بات منقول ہے۔

فقہاء میں سے سفیان ثوری، امام اوزاعی، امام شافعی، اسحاق بن راہویہ اور فقہائے احناف بھی اسی بات کے قائل ہیں۔ البتہ حضرت عثمان غنی کے بارے میں ایک روایت یہ منقول ہے: جب انہوں نے دیکھا کہ لوگ نماز کے لئے نہیں پہنچ رہے تو انہوں نے پہلے خطبہ دے دیا تھا اور اس کے بعد نماز ادا کی تھی۔

اسی طرح حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی یہ بات منقول ہے: انہوں نے نماز ادا کرنے سے پہلے خطبہ دیا تھا۔

اسی نوعیت کے ایک روایت مروان بن حکم سے بھی منقول ہے کہ اس نے نماز عید ادا کرنے سے پہلے خطبہ دے دیا تھا۔ تاہم بعد کے زمانوں کے تمام علماء اور فقہاء اس بات پر متفق ہیں عید کی نماز کا خطبہ نماز عید ادا کرنے کے بعد دیا جائے گا۔

• فتح الباری باب قرہانی کے دن 448/2 مطبوعہ دار المعرفہ بیروت

علامہ ابن قدامہ نے یہ بات نقل کی ہے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے بارے میں جو روایت نقل کی گئی ہے وہ روایت مستند طور پر ثابت نہیں ہے۔

## 10 - باب صلاۃ العیدین الی العنزة

باب: نیزہ کی طرف رخ کر کے عید کی نماز ادا کرنا

1564 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَبَانَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُخْرِجُ الْعَنزَةَ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْأَضْحَى يُرَكِّزُهَا فَيَصَلِّي إِلَيْهَا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں عید الفطر کے دن اور عید الاضحیٰ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نیزہ ساتھ لے جایا کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے گاڑھ کر اس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرتے تھے۔

## 11 - باب عدد صلاۃ العیدین

باب: عید کی نماز میں (رکعات کی) تعداد

1565 - أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ الْأَيْمِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ذَكَرَهُ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ صَلَاةُ الْأَضْحَى رَكْعَتَانِ وَصَلَاةُ الْفِطْرِ رَكْعَتَانِ وَصَلَاةُ الْمَسَافِرِ رَكْعَتَانِ وَصَلَاةُ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَانِ تَمَامٌ لَيْسَ بِقَصْرِ عَلَى لِسَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ عبدالرحمن بن ابویعلیٰ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: چاشت کی نماز میں دو رکعات ہوتی ہیں عید الفطر کی نماز میں دو رکعات ہوتی ہیں مسافر کی نماز میں دو رکعات ہوتی ہیں جمعہ کی نماز کی دو رکعات ہوتی ہیں اور یہ مکمل ہوتی ہیں یہ قصر نہیں ہوتیں یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے ثابت ہے۔

## 12 - باب الْقِرَاءَةِ فِي الْعِيدَيْنِ بِ (ق) وَ (اقْتَرَبَتْ)

باب: عید کی نماز میں سورہ ق اور سورہ اقتربت کی تلاوت کرنا

1566 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَبَانَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي ضَمْرَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ خَرَجَ عُمَرُ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - يَوْمَ عِيدِ قَسَّالِ أَبِي وَاقِدِ اللَّيْثِيِّ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

1564- الفردية النسائي . تحفة الاشراف (7597) .

1565- تقدم في الجمعة، عدد صلاة الجمعة (الحدث 1419) .





کی اثناء میں عید کی نماز میں شریک ہوا ہوں آپ ﷺ خطبہ دینے سے پہلے نماز پڑھتے تھے پھر خطبہ دیا کرتے تھے۔

1569 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَسِ عَنْ مَنصُورٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ .

★★ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے عید الاضحیٰ کے دن نماز کے بعد ہمیں خطبہ دیا تھا۔

## 15 - باب التَّخْيِيرِ بَيْنَ الْجُلُوسِ فِي الْخُطْبَةِ لِلْعِيدَيْنِ

باب: عید کا خطبہ سننے کے لیے بیٹھنے کے بارے میں اختیار ہونا

1570 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءِ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعِيدَ قَالَ "مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْصَرِفَ فَلْيَنْصَرِفْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَقِيمَ لِلْخُطْبَةِ فَلْيَقُمْ" .

★★ حضرت عبد اللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے عید کی نماز ادا کر لی پھر ارشاد فرمایا:

"جو شخص جانا چاہتا ہو وہ چلا جائے اور جو شخص خطبے کے لیے ٹھہرنا چاہتا ہو وہ ٹھہر جائے۔"

## 16 - باب الزِّيْنَةِ لِلْخُطْبَةِ لِلْعِيدَيْنِ

باب: عید کے خطبے کے لیے (امام کا) زیب و زینت اختیار کرنا

1571 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ إِيَادٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي

رِمَّةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَعَلَيْهِ بُرْدَانٌ أَخْضَرَانِ .

★★ حضرت ابو رمثہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو خطبہ دیتے ہوئے دیکھا ہے آپ ﷺ نے

اس وقت بزرگی کی دو چادریں پہنی ہوئی تھیں۔

## 17 - باب الْخُطْبَةِ عَلَى الْبَعِيرِ

باب: اونٹ پر بیٹھ کر خطبہ دینا

1572 - أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ

1569- تقدم (الحديث 1562) .

1570- أخرجه أبو داود في الصلاة، باب الجلوس للخطبة (الحديث 1155) بسنحه . وأخرجه ابن ماجه في الأمانة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في النظر الخطبة بعد الصلاة (الحديث 1290) بسنحه . تحفة الاشراف (5315) .

1571- أخرجه أبو داود في اللباس، باب في البعوضة (الحديث 4065) ، و في العرجل، باب في الخطاب (4206 و 4207) ، في اللبسات، باب لا يرعد احد بجريرة اخيه او ابيه (الحديث 4495) . والترمذي في الادب، باب ما جاء في اللب الاخضر (الحديث 2812) . وسنن (الحديث 5098 و 5099) و (الحديث 5334) تحفة الاشراف (12036) .

أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِي عَمْرِو بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَيَّ نَالِيَةً وَحَبِيْبِي الْجِدِّيَّ يَخْطُبُ عَلَيَّ نَالِيَةً .

★★ حضرت ابو کمال امی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو اونٹنی پر بیٹھ کر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا ہے ایک حبشی نے آپ ﷺ کی اونٹنی کی مہار پکڑی ہوئی تھی۔

## 18 - باب قِيَامِ الْإِمَامِ فِي الْخُطْبَةِ

باب: خطبہ دیتے ہوئے امام کا کھڑے ہونا

1573 - أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرًا كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَقَعُ قَعْدَةً ثُمَّ يَقُومُ .

★★ ساک بیان کرتے ہیں میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے تھے انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے پھر آپ ﷺ تھوڑی دیر کے لیے بیٹھتے تھے پھر کھڑے ہو جاتے تھے۔

## 19 - باب قِيَامِ الْإِمَامِ فِي الْخُطْبَةِ مُتَوَكِّئًا عَلَى إِنْسَانٍ

باب: امام کا خطبہ دیتے ہوئے کسی شخص کا سہارا لے کر کھڑا ہونا

1574 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ قَالَ شَهِدْتُ الصَّلَاةَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمٍ عِيدٍ فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِغَيْرِ آذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَامَ مُتَوَكِّئًا عَلَى بِلَالٍ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَوَعظَ النَّاسَ وَذَكَرَهُمْ وَحَثَّهِمْ عَلَى طَاعَتِهِ ثُمَّ مَالَ وَمَضَى إِلَى النِّسَاءِ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَمَرَهُنَّ بِتَقْوَى اللَّهِ وَوَعظَهُنَّ وَذَكَرَهُنَّ وَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ حَثَّهُنَّ عَلَى طَاعَتِهِ ثُمَّ قَالَ "تَصَدَّقْنَ فَإِنَّ أَكْثَرَ كُنَّ حَطَبُ جَهَنَّمَ" . فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْ سَفَلَةِ النِّسَاءِ سَفَعَاءُ الْخَدَنَيْنِ بِمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ "تُكْثِرْنَ الشَّكَاةَ وَتُكْفِرْنَ الْعَشِيرَ" . فَجَعَلْنَ يَنْزِعْنَ فَلَاحِدَهُنَّ وَأَقْرَطَهُنَّ وَخَوَاتِيمَهُنَّ يَقْدِفْنَ فِي تَوْبِ بِلَالٍ يَتَصَدَّقْنَ بِهِ .

★★ حضرت جابر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں عید کے دن میں نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز عید میں شریک ہوا

1572- أخرجه ابن ماجه فى القامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء فى الخطبة فى العيدين (الحدیث 1284 و 1285) . تحفة الاشراف (12142) .

1573- أخرجه ابن ماجه فى القامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء فى الخطبة يوم الجمعة (الحدیث 1105) . تحفة الاشراف (2184) .

1574- أخرجه مسلم فى صلاة العيدين، (الحدیث 4) . وأخرجه النسائی فى عشرة النساء من الكبرى، ما ذكر فى النساء (الحدیث 373) ؛ الحدیث عند: النسائی فى صلاة العيدين، ترك الاذان للعيدين (الحدیث 1561) . تحفة الاشراف (2440) .

آپ ﷺ نے خطبہ دینے سے پہلے اذان اور اقامت کے بغیر نماز ادا کی جب آپ ﷺ نے نماز مکمل کر لی تو آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے ایک لگا کر کھڑے ہو گئے آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی لوگوں کو وحط و صحت کی انہیں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی طرف راغب کیا پھر آپ ﷺ وہاں سے مڑے اور خواتین کی طرف تشریف لے گئے آپ ﷺ کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی تھے آپ ﷺ نے ان خواتین کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی ہدایت کی انہیں وحط و صحت کی تلقین کی حمد و ثناء بیان کی پھر انہیں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی ترغیب دی پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

” (اے خواتین) تم لوگ صدقہ کیا کرو کیونکہ تمہاری اکثریت بہیم کا ایہ من ہوگی“

تو کم تر خاندان کی ایک عورت نے جس کے رخسار سیاہی مائل تھے عرض کی: یا رسول اللہ! اس کی وجہ کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”تم لوگ شکایات بہت زیادہ کرتی ہو اور شوہر کی ناشکری کرتی ہو“

(راوی کہتے ہیں:) تو ان خواتین نے اپنے ہاڑ اپنی بالیاں اور اپنی انگوٹھیاں اتارنی شروع کر دیں اور انہیں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں ڈالنا شروع کر دیا انہوں نے یہ چیزیں صدقہ دی تھیں۔

## 20 - باب اسْتِقْبَالِ الْإِمَامِ النَّاسِ بِوَجْهِهِ فِي الْخُطْبَةِ

باب: خطبے کے دوران امام کا لوگوں کی طرف رخ کرنا

1575 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ دَاوُدَ عَنْ عِيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي مَعِيَدٍ الْخَلَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْأَضْحَى إِلَى الْمُصَلِّي فَيَصَلِّي بِالنَّاسِ فَإِنَّا جَلَسَ فِي الْعَائِنَةِ وَسَلَّمَ قَامَ فَاسْتَقْبَلَ النَّاسَ بِوَجْهِهِ وَالنَّاسُ جُلُوسٌ فَإِن كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ يُرِيدُ أَنْ يَبْعَثَ بَعَثًا ذَكَرَهُ لِلنَّاسِ وَالْأَمْرَ النَّاسَ بِالصَّدَقَةِ قَالَ ”تَصَدَّقُوا“ . ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَكَانَ مِنْ أَكْثَرِ مَنْ يَتَصَدَّقُ النِّسَاءَ .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن عید گاہ تشریف لے جاتے تھے وہاں آپ ﷺ لوگوں کو نماز پڑھایا کرتے تھے پھر جب آپ ﷺ دو رکعات ادا کرنے کے بعد بیٹھے اور سلام پھیرتے تھے تو پھر آپ ﷺ کھڑے ہو جاتے تھے آپ ﷺ اپنا رخ لوگوں کی طرف کر لیتے تھے لوگ بیٹھے ہوئے ہوتے تھے اس وقت آپ ﷺ کو جو بھی ضرورت ہوتی تھی مثلاً اگر آپ ﷺ نے کوئی مہم روانہ کرنی ہوتی تھی تو لوگوں کے سامنے اس کا تذکرہ کر دیتے تھے ورنہ آپ لوگوں کو صدقہ کرنے کا حکم دیتے تھے آپ ﷺ تین مرتبہ فرماتے تھے:

1575- أخرجه البخاری فی المبدین، باب الخروج إلى المصلى بغير منبر (الحديث 956) مطولا . و أخرجه مسلم فی صلاة المبدین (الحديث 9) مطولا . و أخرجه ابن ماجه فی إقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء فی الخطبة فی المبدین (الحديث 1288) بنحوه . و الحديث عند : البخاری فی الحيض، باب ترك الخائض الصوم (الحديث 304)، و فی الزكاة، باب الزكاة علی الاقارب (الحديث 1462)، و فی الصوم، باب الحائض تترك الصوم و الصلاة (الحديث 1951)، و فی الشهادات، باب شهادة النساء (الحديث 2658) . و مسلم فی الايمان، باب بيان نقصان الايمان بنقص الطاعات و بيان الطلاق لفظ الكفر علی غير الكفر بالله ككفر النعمة و الحقوق (الحديث 80) . و سيقى (الحديث 1578) . تحفة الاشراف (4271) .

”تم لوگ صدقہ کیا کرو؟“

(راوی کہتے ہیں: تو خواتین زیادہ صدقہ کیا کرتی تھیں۔)

## 21 - باب الإنصاف للخطبة

باب: خطبہ (سننے) کے لیے خاموش کروانا

1576 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ لِرَأَاةِ عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ أَنْصِتْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَقِيتَ".

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: "جب تم اپنے ساتھی سے یہ کہو کہ تم خاموش رہو جبکہ امام اس وقت خطبہ دے رہا ہو تو تم نے اللوح حرکت کی۔"

## 22 - باب كيف الخطبة

باب: خطبے کی کیفیت

1577 - أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ أَنبَاءُ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ يَحْمَدُ اللَّهَ وَيُثْنِي عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ يَقُولُ "مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضِلَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ إِنَّ أَصْدَقَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ وَأَحْسَنُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ". ثُمَّ يَقُولُ "يُعِثُّ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ". وَكَانَ إِذَا ذَكَرَ السَّاعَةَ أَحْمَرَتْ وَجَنَّتَاهُ وَعَلَا صَوْتُهُ وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ كَأَنَّهُ نَدِيرٌ جَيْشٍ يَقُولُ "صَحَّحْكُمْ مَسَاكُم". ثُمَّ قَالَ "مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلَاهِلِهِ وَمَنْ تَرَكَ دِينًا أَوْ ضِيَاعًا فَلِئَلَى أَوْ عَلَيَّ وَأَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ".

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی شان کے مطابق اس کی حمد و ثناء بیان کرتے تھے پھر یہ کہتے تھے:

جس شخص کو اللہ تعالیٰ ہدایت نصیب کر دے اس شخص کو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے وہ گمراہ رہنے دے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا، بے شک سب سے سچی بات اللہ کی کتاب ہے اور سب سے بہترین ہدایت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت ہے اور سب سے بُرا کام نیا پیدا شدہ ہے اور ہر نیا پیدا شدہ کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جائے گی۔

1576 - أخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب الكلام و الامام يخطب (الحديث 1112). تحفة الاشراف (13240).

1577 - أخرجه مسلم في الجمعة، باب تخفيف الصلوات الخطبة (الحديث 43 و 44 و 45) بنحوه. و أخرجه ابن ماجه في المقدمة، باب اجتناب البدع و الجدال (الحديث 45) بنحوه. تحفة الاشراف (2599).

پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”مجھے اور قیامت کو ان دو کی طرح بھیجا گیا ہے۔“

(راوی بیان کرتے ہیں:) جب نبی اکرم ﷺ قیامت کا تذکرہ کرتے تھے تو آپ ﷺ کے رخسار سرخ ہو جایا کرتے تھے

آپ ﷺ کی آواز بلند ہو جاتی تھی اور آپ ﷺ کے مزاج میں شدت آ جاتی تھی یوں جیسے آپ ﷺ کسی (لشکر کے حملے) سے ڈرا رہے ہوں، آپ ﷺ یہ فرماتے تھے (وہ صبح و شام میں کسی بھی وقت تم پر آ سکتی ہے)۔

پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جو شخص مال چھوڑ کر جاتا ہے وہ اس کے وارثوں کو ملے گا اور جو شخص قرض چھوڑ کر جاتا ہے یا بال بچے چھوڑ جاتا

ہے (جن کے خرچ کا بندوبست نہ ہو) تو وہ میرے ذمے ہو گا یا ان کا ذمہ مجھ پر ہو گا، کیونکہ میں اہل ایمان (کا

خیال رکھنے کے حوالے سے) سب سے زیادہ حق رکھتا ہوں۔“

### شرح

اس روایت میں امام نسائی نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے خطبہ عید کے الفاظ نقل کئے

ہیں۔

اس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ خطبے کے دوران اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق اس کی حمد و ثناء بیان کرنی چاہیے۔

اس سے یہ بات بھی ثابت ہو جاتی ہے کہ کسی شخص کو ہدایت نصیب ہونا یا کسی شخص کا گمراہ رہ جانا اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت

ہے۔ مخلوق میں سے کسی کو اس پر قدرت حاصل نہیں ہے۔

اس سے یہ بات بھی ثابت ہو جاتی ہے کہ اللہ کی کتاب سب سے بہترین اور سب سے عمدہ بات ہے جیسا کہ ارشاد باری

تعالیٰ ہے۔

”بات کرنے میں اللہ تعالیٰ سے سچا اور کون ہے“۔ (سورۃ النساء: 87)

ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

”اللہ تعالیٰ نے سب سے بہترین بات نازل کی ہے۔“

اس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ جو چیز شرعی طور پر بدعت ہو وہ اس بدعت کے مرتکب کو جہنم میں لے جا سکتی ہے اور

جو شخص دین میں کسی بدعت کا آغاز کرتا ہے وہ اپنے آپ کو جہنم میں بھیجنے کے لئے تیار کر لیتا ہے۔

اس حدیث سے یہ بات بھی ثابت ہو جاتی ہے کہ قیامت قریب ہے اور نبی اکرم ﷺ کی بعثت قیامت کے قرب کی

نشانیوں میں سے ایک ہے۔

اس روایت سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ نبی اکرم ﷺ ہر مومن کے نزدیک اس کی اپنی جان سے زیادہ قریبی اور

محبوب ہیں۔

اس سے یہ بات بھی ثابت ہو جاتی ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنی امت کے افراد کے لئے ان امور کو بھی سرالہام دے دیتے تھے جو وہ لوگ خود سرانجام نہیں دے سکتے تھے جیسے اگر کوئی شخص قرض ادا نہیں کر پایا تھا اور اس کی ادائیگی سے عاجز ہو جاتا تھا تو نبی اکرم ﷺ اس کی طرف سے ادا کر دیتے تھے یا اگر کسی شخص کے فوت ہونے کے بعد اس کے اہل و عیال کی کفالت کے لئے ضروری نان و نفقہ نہیں ہوتا تھا تو نبی اکرم ﷺ اسے ادا کیا کرتے تھے۔

اس حدیث سے یہ بات بھی ثابت ہو جاتی ہے کہ ہر مومن پر یہ بات لازم ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کو اپنی ذات سے مقدم سمجھے اور نبی اکرم ﷺ کی سنت سے روگردانی نہ کرے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی بدعت کے موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں: بدعت سے مراد وہ چیز ہے جو نبی ہو اور جس کی شریعت میں کوئی اصل نہ ہو اسے شریعت کے عرف میں بدعت کا نام دیا گیا ہے۔  
لیکن جس صورت کی کوئی اصل ہو جس پر شریعت دلالت کرتی ہو تو وہ بدعت نہیں ہوگی۔  
اس اعتبار سے شرعی عرف کے مطابق جو بدعت ہے وہ قابلِ مذمت ہوگی لغوی بدعت قابلِ مذمت نہیں ہوگی۔  
اس کی وجہ یہ ہے: لغت میں ہر نئی چیز کو جس کی پہلے سے کوئی مثال موجود نہ ہو اسے بدعت کہا جاتا ہے خواہ وہ قابلِ تعریف ہو یا قابلِ مذمت ہو۔

حافظ ابن حجر عسقلانی تحریر کرتے ہیں:

امام شافعی نے یہ بات بیان کی ہے: بدعت کی دو قسمیں ہیں۔ ایک بدعت قابلِ تعریف ہے اور ایک قابلِ مذمت ہے جو بدعت سنت کے مطابق ہو وہ قابلِ تعریف ہوگی اور جو سنت کے مخالف ہو وہ قابلِ مذمت ہوگی یہ بات حافظ ابو نعیم نے اپنی سند کے ساتھ امام شافعی سے نقل کی ہے۔

اسی طرح امام بیہقی نے بھی امام شافعی کے ”مناقب“ سے متعلق کتاب میں یہ بات تحریر کی ہے امام شافعی فرماتے ہیں: نئے پیدا ہونے والے امور دو طرح کے ہوتے ہیں ایک وہ ہیں جو نئے پیدا ہوتے ہیں اور کتاب یا سنت کے مخالف ہوتے ہیں یا آثار و اجماع کے مخالف ہوتے ہیں تو یہ گمراہی والی بدعت ہے۔

لیکن بھلائی کے حوالے سے نئے پیدا ہونے والے امور جو ان میں سے کسی ایک کے مخالف نہ ہوں تو یہ قابلِ مذمت نہیں ہوں گے۔

حافظ ابن حجر مزید تحریر کرتے ہیں۔

بعض علماء نے بدعت کی پانچ قسمیں تحریر کی ہیں۔

آگے چل کر حافظ ابن حجر نے اس موضوع پر زیادہ تفصیل کے ساتھ بحث کی ہے۔\*

علامہ عینی تحریر کرتے ہیں: لفظ ”مبتدع“ کا مطلب وہ شخص ہے جو بدعت کا ارتکاب کرتا ہو بدعت کا لغوی مطلب ہر وہ چیز

\* فتح الباری، کتاب وصیعت کو مشہور سے قاسمناہاب نبی اکرم ﷺ کی سنتوں کی تردید کرتا۔ 243/13 مطبوعہ دارالعرفہ بیروت

ہے جس کی پہلے سے کوئی مثال موجود نہ ہو جبکہ شرعی طور پر اس سے مراد ایسا نیا کام ہے جس کی اصل نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں موجود نہ ہو اس کی دو قسمیں ہیں۔

وہ بدعت جو گمراہی ہوتی ہے یہ وہی ہے جس کا ذکر یہاں کیا گیا ہے ایک وہ بدعت ہے جو اچھی ہوتی ہے اس سے مراد وہ چیز ہے جسے اہل ایمان اچھا سمجھتے ہیں اور وہ چیز کتاب سنت اثر یا اجماع کی مخالف نہیں ہوتی۔ \*

.....

## 23 - باب حَبِّ الْإِمَامِ عَلَى الصَّدَقَةِ فِي الْخُطْبَةِ

باب: خطبہ کے دوران امام کا صدقہ دینے کی ترغیب دینا

1578 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي عِيَّاضُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْعِيدِ فَيَصَلِّي رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ يَخُطُبُ فَيَأْمُرُ بِالصَّدَقَةِ فَيَكُونُ أَكْثَرَ مَنْ يَتَصَدَّقُ النِّسَاءُ فَإِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ أَوْ أَرَادَ أَنْ يَبْعَثَ بَعَثًا تَكَلَّمُ وَالْأَرْجَعُ .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ عید کے دن تشریف لے گئے آپ ﷺ نے دو رکعات نماز پڑھائی پھر آپ ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے صدقہ دینے کا حکم دیا تو صدقہ کرنے والوں میں اکثریت خواتین کی تھی (خطبہ کے دوران) اگر نبی اکرم ﷺ کو کوئی ضرورت ہوتی آپ ﷺ نے کوئی مہم روانہ کرنی ہوتی تو اس بارے میں گھٹو کر لیتے تھے (ورنہ واپس تشریف لے جاتے تھے)۔

1579 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ - وَهُوَ ابْنُ هَارُونَ - قَالَ أَنْبَأَنَا حُمَيْدٌ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ خَطَبَ بِالْبَصْرَةِ فَقَالَ أَدُّوا زَكَاةَ صَوْمِكُمْ فَجَعَلَ النَّاسُ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَقَالَ مَنْ هَذَا مِنْ لَعَلِّ الْمَدِينَةَ قَوْمًا إِلَى إِخْوَانِكُمْ فَعَلِمُوهُمْ فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَى الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَالْحُرِّ وَالْعَبْدِ وَالذَّكْرِ وَالْأُنْثَى نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ شَعِيرٍ .

☆☆ حسن بصری بیان کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بصرہ میں خطبہ دیا اور فرمایا: تم اپنے روزوں کی زکوٰۃ ادا کرو (یعنی صدقہ فطرا ادا کرو) تو لوگوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھنا شروع کر دیا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: یہاں مدینہ منورہ کا رہنے والا کون شخص ہے؟ تم لوگ اپنے بھائیوں کے پاس کھڑے ہو جاؤ اور انہیں اس کی تعلیم دو کیونکہ انہیں علم نہیں ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ہر چھوٹے بڑے آزاد اور غلام مذکر اور مؤنث پر صدقہ فطر کے طور پر گندم کے نصف صاع یا کھجور یا جو کے ایک صاع کی ادائیگی لازم قرار دی ہے۔

\* عمدة القاری کتاب اذان کا بیان باب فقہی والے شخص اور بدعتی کی امامت کا حکم

1578-تقدم (الحديث 1575)

1579-اخرجه ابو داؤد في الزكاة، باب من روى نصف صاع من قمح (الحديث 1622) مطولاً . وسبغ في الزكاة، مكية زكاة الفطر

(الحديث 2507) . والحظنة (الحديث 2514) . تحفة الاشراف (5394) .



1580 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ ثُمَّ قَالَ "مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَقَدْ أَصَابَ النُّسُكَ وَمَنْ نَسَكَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَصَلَّكَ شَاةَ لَحْمٍ". فَقَالَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ لَقَدْ نَسَكْتُ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ إِلَى الصَّلَاةِ عَرَفْتُ أَنَّ الْيَوْمَ يَوْمَ أَكَلٍ وَشُرْبٍ فَتَعَجَّلْتُ فَأَكَلْتُ وَأَطَعَمْتُ أَهْلِي وَجِيرَانِي. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "بِئْسَ شَاةَ لَحْمٍ". قَالَ فَإِنَّ عِنْدِي جَذَعَةً خَيْرٌ مِنْ شَاتِي لَحْمٍ فَهَلْ تُجْزِي عَنِّي قَالَ "نَعَمْ وَلَكِنْ تُجْزِي عَنِ أَحَدٍ بَعْدَكَ".

☆☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں عید الاضحیٰ کے دن نماز کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس شخص نے ہماری یہ نماز ادا کر لی اور ہماری قربانی کی اس نے قربانی کو پالیا اور جس شخص نے نماز سے پہلے قربانی کر لی تو یہ صرف بکری کا گوشت ہوگا، تو حضرت ابو بردہ بن نیار نے عرض کی: یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! میں تو نماز کے لیے آنے سے پہلے قربانی کر چکا ہوں، میں تو یہ سمجھا تھا کہ آج کا دن کھانے پینے کا دن ہے اس لیے میں نے جلدی کی تاکہ میں اپنے اہل خانہ اور پڑوسیوں کو کھانے پینے کا سامان فراہم کروں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وہ صرف بکری کا گوشت ہے۔ تو حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میرے پاس ایک چھ ماہ کا ذنبہ ہے جو دو بکریوں کے گوشت سے زیادہ بہتر ہے، تو کیا یہ میری طرف سے جائز ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! لیکن یہ تمہارے بعد کسی کے لیے جائز نہیں ہوگا۔

## 24 - بَابُ الْقَصْدِ فِي الْخُطْبَةِ

باب: خطبے میں میانہ روی اختیار کرنا

1581 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ سِمَاكِ عَنِ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ صَلَاتُهُ قَصْدًا وَخُطْبَتُهُ قَصْدًا.

☆☆ حضرت جابر بن سرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز بھی درمیانہ ہوتی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ بھی درمیانہ ہوتا تھا۔

## 25 - باب الْجُلُوسِ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ وَالشُّكُوتِ فِيهِ

باب: دو خطبوں کے درمیان بیٹھنا اور اس دوران خاموشی اختیار کرنا

1582 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَالَةَ عَنْ سِمَاكِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخُطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَقْعُدُ قَعْدَةً لَا يَتَكَلَّمُ فِيهَا ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ خُطْبَةً أُخْرَى لَمَنْ خَبَرَكَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ قَاعِدًا فَلَا تُصَدِّقُهُ .

★★ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہو کر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا ہے پھر آپ تھوڑی دیر کے لیے بیٹھ گئے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دوران کوئی کلام نہیں کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرا خطبہ ارشاد فرمایا۔

جو شخص تمہیں یہ بتائے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر خطبہ دیتے تھے تو تم اس کی بات کی تصدیق نہ کرنا۔

## 26 - باب الْقِرَاءَةِ فِي الْخُطْبَةِ الثَّانِيَةِ وَالذِّكْرِ فِيهَا

باب: دوسرے خطبے کے دوران قرأت کرنا اور ذکر کرنا

1583 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سِمَاكِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخُطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُومُ وَيَقْرَأُ آيَاتٍ وَيَذْكُرُ اللَّهَ وَكَانَتْ خُطْبَتُهُ قَصْدًا وَصَلَاتُهُ قَصْدًا .

★★ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہو جاتے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو جاتے تھے پھر اس دوران آیات کی تلاوت کرتے تھے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے تاہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ درمیانے درجے کا ہوتا تھا اور نماز بھی درمیانے درجے کی ہوتی تھی (یعنی نہ وہ بہت طویل ہوتے تھے اور نہ ہی بہت مختصر ہوتے تھے)۔

## 27 - باب نَزْوِلِ الْإِمَامِ عَنِ الْمِنْبَرِ قَبْلَ فَرَاعِهِ مِنَ الْخُطْبَةِ

باب: امام کا خطبے سے فارغ ہونے سے پہلے منبر سے نیچے آ جانا

1584 - أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو تَمِيمَةَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَالِدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخُطُبُ إِذْ أَقْبَلَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

1582- أخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب الخطبة قائما (الحديث 1095). تحفة الاشراف (2197).

1583- تقدم في الجمعة، باب القراءة في الخطبة الثانية والذكر فيها (الحديث 1417).

1584- تقدم في الجمعة، باب نزول الامام عن المنبر قبل فراغه من الخطبة وقطعه كلامه ورجوعه اليه يوم الجمعة (الحديث 1412).

عَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْتَرَانِ فَنَزَلَ وَحَمَلَهُمَا فَقَالَ "صَدَقَ اللَّهُ (أَلَمَّا آمَوَا لَكُمْ وَأَوْلَادَكُمْ فَسَدَّ) رَأَيْتَ هَذَيْنِ يَمْشِيَانِ وَيَعْتَرَانِ فِي قَمِيصَيْهِمَا فَلَمْ أَصْبِرْ حَتَّى نَزَلْتُ فَحَمَلْتُهُمَا".

☆☆ ابن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ اپنے منبر پر خطبہ دے رہے تھے اسی دوران حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما آگئے ان دونوں حضرات نے سرخ رنگ کی قمیص پہنی ہوئی تھیں یہ دونوں چلتے ہوئے اور لڑکھڑاتے ہوئے آ رہے تھے تو نبی اکرم ﷺ منبر سے نیچے اترے آپ ﷺ نے ان دونوں کو اٹھالیا اور فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے:

”بے شک تمہارے اموال اور تمہاری اولاد آزمائش ہیں۔“

میں نے ان دونوں کو آتے ہوئے دیکھا یہ دونوں اپنی قمیصوں میں لڑکھڑا رہے تھے تو مجھ سے منبر نہیں ہوا اور میں نیچے اتر آیا اور ان دونوں کو اٹھالیا۔

## 28 - باب مَوْعِظَةِ الْإِمَامِ النِّسَاءِ بَعْدَ الْفَرَاحِ مِنَ الْخُطْبَةِ وَحَثْنِ عَلَى الصَّدَقَةِ

باب: خطبے سے فارغ ہونے کے بعد امام کا خواتین کو وعظ و نصیحت کرنا اور انہیں صدقہ کرنے کی ترغیب دینا

1585 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَابِسٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لَهُ رَجُلٌ شَهِدْتَ الْخُرُوجَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَقَوْلًا مَكَايَسِي مِنْهُ مَا شَهِدْتُهُ يَعْزِي مِنْ صِغَرِهِ أَتَى الْعَلَمَ الَّذِي عِنْدَ دَارِ كَثِيرِ بْنِ الصَّلْتِ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ فَوَعظَهُنَّ وَذَكَرَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ أَنْ يَتَصَدَّقْنَ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُهْوِي بِيَدِهَا إِلَى حَلْقِهَا تُلْقِي فِي نَوْبِ بِلَالٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ ایک شخص نے ان سے دریافت کیا: کیا آپ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کسی غزوے میں شریک ہوئے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اگر مجھے نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں زیادہ قرب نصیب نہ ہوتا تو میں اس میں شریک نہ ہوتا تھا۔ (راوی کہتے ہیں: یعنی میں اپنی کم سنی کی وجہ سے شریک نہیں ہو سکتا تھا، پھر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا)

نبی اکرم ﷺ اس جہنڈے کے پاس تشریف لائے جو کثیر بن صلت کے گھر کے پاس ہے وہاں آپ ﷺ نے نماز ادا کی پھر آپ ﷺ نے خطبہ دیا، پھر آپ ﷺ خواتین کے پاس تشریف لائے آپ ﷺ نے انہیں وعظ و نصیحت کی اور انہیں صدقہ کرنے کی ہدایت کی تو خواتین نے اپنے ہاتھ اپنے ہاروں (یا ہالیوں یا چوڑیوں) کی طرف بڑھائے تو انہیں حضرت بلال رضی اللہ عنہ

1585- أخرجه البخاري في الاذان، باب وعظ النساء، ومعنى يعجب عليهم الفسل والظهور، وحضورهم الجماعة والعدين والصلوات وصفهم (الحديث 863)، وفي العدين، باب خروج الصبيان الى المصطفى (الحديث 875). مختصراً، و باب العلم الذي بالمصطفى (الحديث 977)، وفي النكاح، باب (والذين لم يلقوا العلم منك) (الحديث 5249). وكذا عند: البخاري في الاعتصام بالكتاب والسنة، باب ما ذكر النبي صلى الله عليه وسلم وحض على اتفاق اهل العلم وما اجمع عليه الحرمان مكة والمدينة وما كان بهما من مشاهد النبي صلى الله عليه وسلم والمهاجرين والانصار، ومصطفى النبي صلى الله عليه وسلم والمنبر والقبور (الحديث 7325). واهي في الصلاة، باب قوله الاذان في العبد (الحديث 1146). رحلة الاشراف (5816).

کے پڑے میں ڈالنے لگیں۔

## 29 - باب الصَّلَاةِ قَبْلَ الْعِيدَيْنِ وَبَعْدَهَا

باب: عید کی نماز سے پہلے یا اس کے بعد نماز ادا کرنے (کا حکم)

1586 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ عِدِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْعِيدِ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ عید کے دن تشریف لے گئے، آپ ﷺ نے دو رکعات نماز ادا کی، لیکن آپ ﷺ نے اس سے پہلے یا اس کے بعد کوئی نماز ادا نہیں کی۔

## 30 - باب ذَبْحِ الْإِمَامِ يَوْمَ الْعِيدِ وَعَدَدِ مَا يَذْبَحُ

باب: امام کا عید کے دن قربانی کرنا اور قربانی کے جانوروں کی تعداد

1587 - أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَسِيرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أَضْحَى وَأَنْكَفَأَ إِلَى كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ فَذَبَحَهُمَا .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے عید الاضحیٰ کے دن ہمیں خطبہ دیا، پھر آپ ﷺ اور میں نے دونوں طرف متوجہ ہوئے اور آپ ﷺ نے ان دونوں کو ذبح کر دیا۔

1588 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ عَنْ كَثِيرِ بْنِ فَرْقِدٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ

1586 - أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْعِيدَيْنِ، بَابِ الْخُطْبَةِ بَعْدَ الْعِيدِ (الْحَدِيثُ 964) مَطْوُولًا، وَبَابِ الصَّلَاةِ قَبْلَ الْعِيدِ وَبَعْدَهَا (الْحَدِيثُ 989)، وَفِي الزَّكَاةِ، بَابِ التَّحْرِيفِ عَلَى الصَّدَقَةِ وَالشَّفَاعَةِ فِيهَا (الْحَدِيثُ 1431) مَطْوُولًا، وَفِي اللِّبَاسِ، بَابِ الْقَلَانِدِ وَالسَّخَابِ لِلنِّسَاءِ (الْحَدِيثُ 5881) مَطْوُولًا، وَبَابِ الْقُرْطِ لِلنِّسَاءِ (الْحَدِيثُ 5883) مَطْوُولًا. وَ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ، بَابِ تَرْكِ الصَّلَاةِ قَبْلَ الْعِيدِ وَبَعْدَهَا فِي الْمَصَلِيِّ (الْحَدِيثُ 13) مَطْوُولًا. وَ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ فِي الصَّلَاةِ، بَابِ الصَّلَاةِ بَعْدَ صَلَاةِ الْعِيدِ (الْحَدِيثُ 1159) مَطْوُولًا. وَ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ فِي الصَّلَاةِ، بَابِ مَا جَاءَ لَا صَلَاةَ قَبْلَ الْعِيدِ وَلَا بَعْدَهَا (الْحَدِيثُ 537). وَ أَخْرَجَهُ ابْنُ مَاجَةَ فِي إِقَامَةِ الصَّلَاةِ وَالسَّنَةِ فِيهَا، بَابِ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ صَلَاةِ الْعِيدِ بَعْدَهَا (الْحَدِيثُ 1291). نَحْفَةَ الْإِشْرَافِ (5558).

1587 - أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْإِضْحَاقِ، بَابِ مَا يَسْتَهَيُّ مِنَ اللَّحْمِ يَوْمَ النَّحْرِ (الْحَدِيثُ 5549) مَطْوُولًا، وَ بَابِ إِضْحَاقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ الْقَرْيَيْنِ (الْحَدِيثُ 5554)، وَ بَابِ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ أَعَادَ (الْحَدِيثُ 5561) مَطْوُولًا. وَ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي الْإِضْحَاقِ، بَابِ وَقْفِهَا (الْحَدِيثُ 10 وَ 11 وَ 12) مَطْوُولًا. وَ سَائِلِي فِي الضَّحَايَا، الْكَبْشِ (الْحَدِيثُ 4400)، وَ ذَبْحِ الضَّحِيَّةِ قَبْلَ الْإِمَامِ (الْحَدِيثُ 4408). وَ الْحَدِيثُ عِنْدَ الْبُخَارِيِّ فِي الْعِيدَيْنِ، بَابِ الْأَكْلِ يَوْمَ النَّحْرِ (الْحَدِيثُ 954)، بَابِ كَلَامِ الْإِمَامِ وَالنَّاسِ فِي خُطْبَةِ الْعِيدِ (الْحَدِيثُ 984)، وَفِي الْإِضْحَاقِ، بَابِ سَنَةِ الْإِضْحَاقِ (الْحَدِيثُ 5546). وَ ابْنُ مَاجَةَ فِي الْإِضْحَاقِ، بَابِ النَّهْيِ عَنِ ذَبْحِ الْإِضْحَاقِ قَبْلَ الصَّلَاةِ (الْحَدِيثُ 3151) نَحْفَةَ الْإِشْرَافِ (1455).

1588 - أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْعِيدَيْنِ، بَابِ النَّحْرِ وَ الذَّبْحِ يَوْمَ النَّحْرِ بِالْمَصَلِيِّ (الْحَدِيثُ 982)، وَفِي الْإِضْحَاقِ، بَابِ الْإِضْحَاقِ وَ النَّحْرِ بِالْمَصَلِيِّ (الْحَدِيثُ 5552). وَ سَائِلِي فِي الضَّحَايَا، ذَبْحَ الْإِمَامِ إِضْحَاقَهُ بِالْمَصَلِيِّ (الْحَدِيثُ 4378) نَحْفَةَ الْإِشْرَافِ (8261).

عَبَدَ اللَّهُ بَنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَذْبَحُ أَوْ يَنْحَرُ بِالْمُضَلَّى .  
 ☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید گاہ میں ذبح یا نحر کرتے تھے۔

### 31 - باب اجْتِمَاعِ الْعِيدَيْنِ وَشَهْوَدِهِمَا

باب: دو عیدیں ایک ساتھ آنا اور ان میں حاضری (کا حکم)

1589 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَدَامَةَ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنتَشِرِ قُلْتُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَعَمْ  
 عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ وَالْعِيدِ  
 بِ (سَبَّحَ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) وَ (هَلْ آتَاكَ حَدِيثُ الْعَاشِيَةِ) وَإِذَا اجْتَمَعَ الْجُمُعَةُ وَالْعِيدُ فِي يَوْمٍ قَرَأَ بِهِمَا .  
 ☆☆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی اور عید کی نماز میں سورۃ الاعلیٰ اور سورۃ العاشیہ  
 کی تلاوت کرتے تھے جب جمعہ اور عید ایک ہی دن آجاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں نمازوں میں ان دونوں سورتوں کی تلاوت  
 کرتے تھے۔

### شرح

یہاں ترجمۃ الباب میں امام نسائی نے عید کے دن اور جمعے کے دن کو ”دو عیدیں“ قرار دیا ہے۔

اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے علاوہ جمعے کے دن پر بھی ”عید“ کا اطلاق کیا جاسکتا ہے۔  
 اس سے ہمارے ان مہربانوں کی اصلاح ہوتی ہے جو اس بات کے قائل ہیں عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے علاوہ اور کسی بھی  
 دن کو عید قرار نہیں دیا جاسکتا اور اپنے اس اصول کی بنیاد پر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ولادت کے دن کو ”عید“ قرار دینے سے منع  
 کرتے ہیں۔

اس کے بعد امام نسائی نے جو حدیث 1590 نقل کی ہے اس میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے یہ الفاظ ہیں انہوں نے حضرت  
 زید سے یہ دریافت کیا تھا۔ کیا آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو عیدوں کی نماز میں شریک ہوئے ہیں تو حضرت زید نے یہ جواب  
 دیا تھا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز دن کے ابتدائی حصے میں ادا کر لی تھی اور جمعے کی اجازت دے دی تھی۔  
 تو یہاں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے جمعے کے لئے لفظ ”عید“ استعمال کیا ہے۔

اسی طرح ایک روایت میں یہ بات بھی مذکور ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعے کے دن کو غریبوں کی عید کا دن قرار دیا ہے۔  
 امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ جمعے کے دن یہ ارشاد فرمایا تھا: اے  
 مسلمانوں کے گروہ! اللہ تعالیٰ نے اس دن کو تمہارے لئے عید قرار دیا ہے تو تم لوگ غسل کیا کرو اور مسواک کرنا بھی تم پر لازم

یہ روایت ”مرسل“ ہے حدیث کے طور پر منقول ہے تاہم امام بیہقی نے اس مرسل روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔ اگلی روایت جسے امام نسائی نے حضرت معاویہ اور حضرت زید بن ارقم کے بارے میں نقل کیا ہے اس روایت کو امام ابو داؤد نے اپنی ”سنن“ میں اور امام ابن ماجہ نے بھی اپنی ”سنن“ میں نقل کیا ہے جس کا حوالہ اگلی روایت کی تخریج میں موجود ہے۔

.....

### 32 - باب الرُّخْصَةِ فِي التَّخْلُفِ عَنِ الْجُمُعَةِ لِمَنْ شَهِدَ الْعِيدَ

باب: جو شخص عید کی نماز میں شریک ہو اس کے لیے جمعہ کی نماز میں شریک نہ ہونے کی اجازت

1590 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عُفْمَانَ بْنِ

الْمُغِيرَةِ عَنْ إِيَّاسِ بْنِ أَبِي رَمَلَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ مَبَالَ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ أَشْهَدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِيدَيْنِ قَالَ نَعَمْ صَلَّى الْعِيدَ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ ثُمَّ رَخَّصَ فِي الْجُمُعَةِ .

☆☆ ایسا بن ابورملہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو سنا انہوں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں دو عیدوں (یعنی عید اور جمعے کی نماز میں ایک ہی دن) شرکت کی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دن کے ابتدائی حصے میں عید کی نماز ادا کی تھی پھر جمعہ کی نماز کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دے دی تھی۔

1591 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي وَهْبُ

بْنُ كَيْسَانَ قَالَ اجْتَمَعَ عِيدَانِ عَلَى عَهْدِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَأَخَّرَ الْخُرُوجَ حَتَّى تَعَالَى النَّهَارُ ثُمَّ خَرَجَ فَخَطَبَ فَأَطَالَ الْخُطْبَةَ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى وَلَمْ يُصَلِّ لِلنَّاسِ يَوْمَئِذٍ الْجُمُعَةَ . فَذَكَرَ ذَلِكَ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ أَصَابَ السَّنَةَ .

☆☆ وہب بن کیسان بیان کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن زبیر کے عہد حکومت میں دو عیدیں اکٹھی ہو گئیں (یعنی جمعے کے دن عید آگئی) تو انہوں نے (عید گاہ آنے میں) تاخیر کر دی یہاں تک کہ دن اچھی طرح چڑھ گیا اس وقت وہ تشریف لائے انہوں نے خطبہ دیا اور طویل خطبہ دیا پھر منبر سے نیچے اترے اور نماز ادا کی اس دن لوگوں نے جمعہ کی نماز ادا نہیں کی۔ اس بات کا تذکرہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کیا گیا تو وہ بولے: انہوں نے سنت کے مطابق عمل کیا ہے۔

### 33 - باب ضَرْبِ الدُّقِّ يَوْمَ الْعِيدِ

باب: عید کے دن دق بجانا

1592 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُعَمَّرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ

1590- أخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب اذا والى يوم الجمعة يوم عيد (الحديث 1070) وأخرجه ابن ماجه في الامة الصلاة السنة لهما ۲۶

ما جاء لهما اذا اجتمع العيدان لي يوم (الحديث 1310) . تحفة الاشراف (3657) .

1591- الفرده النسائي . تحفة الاشراف (6538) .

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ تَضْرِبَانِ بَدَقَيْنِ فَانْتَهَرَهُمَا أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "دَعُهُنَّ فَإِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيْدًا".

★★ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے اس وقت ان کے پاس دو بچیاں بیٹھی ہوئی تھیں جو دف بجاری تھیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انہیں ڈانٹا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "انہیں چھوڑ دو کیونکہ ہر قوم کا مخصوص تہوار ہوتا ہے۔"

### 34 - باب اللَّعِبِ بَيْنَ يَدَيْ الْإِمَامِ يَوْمَ الْعِيدِ

باب: عید کے دن امام کے سامنے کھیل کود کرنا

1593 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَدَمَ عَنْ عَبْدِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ السُّودَانُ يَلْعَبُونَ بَيْنَ يَدَيْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمٍ عِيدٍ فَدَعَانِي فَكُنْتُ أَطْلَعُ إِلَيْهِمْ مِنْ فَوْقِ عَائِقِهِ فَمَا زِلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهِمْ حَتَّى كُنْتُ أَنَا الَّتِي انْصَرَفْتُ .

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کچھ حبشی لوگ آئے جو عید کے دن نبی اکرم ﷺ کے سامنے کرتب دکھا رہے تھے نبی اکرم ﷺ نے مجھے بھی بلا لیا میں نبی اکرم ﷺ کے کندھے پر سے انہیں جھانک کر دیکھتی رہی میں مسلسل انہیں دیکھتی رہی یہاں تک کہ میں خود ہی پیچھے ہٹ گئی۔

### 35 - باب اللَّعِبِ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمَ الْعِيدِ وَنَظَرِ النِّسَاءِ إِلَى ذَلِكَ

باب: عید کے دن مسجد میں کرتب دکھانا اور خواتین کا انہیں دیکھنا

1594 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْتَرُنِي بِرِدَائِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ حَتَّى أَكُونَ أَنَا أَسَامُ فَأَقْدَرُوا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيثَةِ السِّنِّ الْحَرِيصَةِ عَلَى اللَّهْوِ .

★★ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں مجھے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات یاد ہے آپ ﷺ نے اپنی چادر کے ذریعے مجھے پردے میں کیا ہوا تھا اور میں حبشیوں کو دیکھ رہی تھی جو مسجد میں کرتب دکھا رہے تھے یہاں تک کہ میں اکتا گئی تم اندازہ لگا سکتے ہو کہ جس لڑکی کی عمر تھوڑی ہو وہ کرتب دیکھنے کی کتنی خواہش مند ہوگی۔

شرح

یہ حدیث امام بخاری نے بھی اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے وہاں اس کی شرح کرتے ہوئے حافظ ابن حجر عسقلانی نے یہ بات

1592- الفردبه النسائي . تحفة الاشراف (16669) .

1593- الفردبه النسائي . تحفة الاشراف (17091) .

1594- اخرجہ البخاری فی النکاح، باب نظر المرأة الى العيش و لحرهم من غير رية (الحديث 5236) . تحفة الاشراف (16513) .

تحریر کی ہے:

علامہ محبت الدین طبری یہ فرماتے ہیں: روایت کے سیاق سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ ان لوگوں کا یہ معمول تھا کہ عید پر اپنے فن کا مظاہرہ کیا کرتے تھے اور امام ابن حبان کی روایت میں بھی مذکور ہے کہ جب بھی حبشہ کا وفد آتا تو وہ لوگ مسجد میں اپنے کرتبوں کا مظاہرہ کیا کرتے تھے۔

اس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ انہیں ایسا کرنے کی اجازت تھی اس وقت جب وہ لوگ آیا کرتے تھے اور ان دنوں میں کوئی منافات نہیں ہے کیونکہ اس بات کا احتمال موجود ہے کہ ایک مرتبہ وہ اس وقت آئے ہوں جب عید کا موقع ہو اور ان لوگوں کے رواج میں یہ بات شامل ہو کہ عید کے دن کرتب دکھانے ہیں تو انہوں نے ایسا کر لیا ہو جیسا کہ ان کا معمول تھا۔ اس کے بعد ان لوگوں نے ہر عید کے موقع پر ایسا کرنا شروع کر دیا اس کی تائید اس روایت بھی ہوتی ہے جسے امام ابوداؤد نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

وہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ ﷺ کے آنے کی خوشی میں حبشیوں نے کرتبوں کے مظاہرے کئے انہوں نے اپنے چھوٹے نیزوں کے ذریعے یہ مظاہرہ کیا تھا اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی تشریف آوری کا دن ان کے نزدیک عید کے دن سے زیادہ اہم تھا۔

...—...—...—...

1595 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْآوَزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ دَخَلَ عُمَرُ وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ فَرَجَّوهُمْ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "دَعَهُمْ يَا عُمَرُ فَإِنَّمَا هُمْ بَنُو آرْفَدَةَ".

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ (مسجد میں) تشریف لائے اس وقت کچھ حبشی مسجد میں کرتب دکھا رہے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں ڈانٹا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "انہیں کرنے دو اے عمر! یہ بنو آرفدہ ہیں۔"

### 36 - باب الرُّخْصَةِ فِي الْإِسْتِمَاعِ إِلَى الْغِنَاءِ وَضَرْبِ الدَّقِّ يَوْمَ الْعِيدِ

باب: عید کے دن غناء سننے اور دف بجانے کی اجازت

1596 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ

\* فتح الباری کتاب عیدین کا بیان باب عید کے دن کھیل کود اور جنگی کرتب دکھانا

1595 - الفردبه النسائي . تحفة الاشراف (13194) .

1596 - الفردبه النسائي . تحفة الاشراف (16609) .



تَضَرِبَانَ بِالذِّفِّ وَتُغَيِّبَانَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسَجِّى بِقُرْبِهِ - وَقَالَ مَرَّةً أُخْرَى مُتَسَجِّجٌ كَوْنَهُ - فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ "دَعُهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّهَا أَيَّامٌ عِيدٌ". وَهِنَّ أَيَّامٌ مِنِّي وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِالْمَدِينَةِ .

☆☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ایک مرتبہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ان کے ہاں آئے اس وقت ان کے پاس دو لڑکیاں بیٹھی ہوئی تھیں جو دف بجارہی تھیں اور گانا گا رہی تھیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چہرے پر چادر لی ہوئی تھی (یہاں روایت کے کچھ الفاظ نقل کرنے میں راویوں نے اختلاف کیا ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چہرے سے چادر کو ہٹایا اور فرمایا: "ابو بکر انہیں کرنے دو کیونکہ یہ عید کے دن ہیں۔"

(سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) یہ عید الاضحیٰ کا موقع تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مدینہ منورہ میں تھے۔

### شرح

اس ترجمہ الباب میں امام نسائی نے یہ بات ذکر کی ہے کہ عید کے دن غنا سننے اور دف بجانے کی اجازت ہے۔

اس موضوع پر بحث کرتے ہوئے حافظ بدر الدین محمود عینی نے یہ بات تحریر کی ہے۔

سب سے پہلے غنا کے بارے میں کلام کیا جائے گا علامہ قرطبی نے یہ بات بیان کی ہے جہاں تک غنا کا تعلق ہے تو اس کے حرام ہونے میں کوئی اختلاف نہیں ہے کیونکہ یہ لہو و لعب سے تعلق رکھتا ہے جس کی مذمت کی گئی ہے اور اس بات پر اتفاق پایا جاتا ہے البتہ جو غنا حرام امور سے پاک ہو اس کی تھوڑی سے مقدار شادی یا عید وغیرہ یا اس جیسے دیگر مواقع پر جائز ہے۔ جبکہ امام ابو حنیفہ اس بات کے قائل ہیں کہ ایسا کرنا حرام ہے۔

اہل عراق نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے امام شافعی نے اسے مکروہ قرار دیا ہے اور مشہور قول کے مطابق امام مالک بھی اس بات کے قائل ہیں۔

(اس باب میں امام بخاری نے جو روایت نقل کی ہے) اس کے ذریعے صوفیاء کی ایک جماعت نے غنا اور اس کے سماع کے حلال ہونے پر استدلال کیا ہے خواہ ہو آلے کے ساتھ ہو یا آلے کے بغیر ہوتا ہم ان کی بات کی اس چیز سے تردید ہو سکتی ہے کہ کم سن بچوں کا وہ گانا صرف جنگ کی خوبی، شجاعت کی خوبی بیان کرنے کے لئے تھا اور جنگ کے واقعات بیان کرنے کے لئے تھا اس لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس کی اجازت دی تھی۔

جہاں تک اس گانے کا تعلق ہے جو ہمارے ہاں مشہور ہے ان لوگوں کے حوالے سے جن کا معمول گانا بجانا ہے تو یہ گانا ساکت شخص کو متحرک کر دیتا ہے اس میں بچوں، خواتین کی خوبیاں بیان کی جاتی ہیں یا شراب وغیرہ کی تعریف کی جاتی ہے تو یہ وہ امور ہیں جو حرام ہیں ایسے گانے کے حرام ہونے میں کوئی اختلاف نہیں ہے \*۔

.....

## 20 - کتاب قیام اللیل و تطوع النهار

دن اور رات کے نوافل کے بارے میں روایات

امام نسائی نے اس کتاب ”دن اور رات کے نوافل (کے بارے میں روایات)“ میں 67 تراجم ابواب اور 219 روایات نقل کی ہیں جبکہ مکررات کو حذف کر دیا جائے تو روایات کی تعداد 65 ہوگی۔

### 1 - باب الْحَثِّ عَلَى الصَّلَاةِ فِي الْبُيُوتِ وَالْفَضْلِ فِي ذَلِكَ

باب: گھروں میں نوافل ادا کرنے کی ترغیب اور اس کی فضیلت

1597 - أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي هِشَامٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُواهَا قُبُورًا".

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: "اپنے گھروں میں نفل نماز ادا کرو اور انہیں قبرستان نہ بناؤ۔"

شرح

علماء نے یہ بات بیان کی ہے یہاں گھر میں جو نماز ادا کرنے کی ترغیب دی گئی ہے اس سے مراد نفل نماز ہے اس کی دلیل حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول وہ "مرفوع" روایت ہے جسے امام مسلم نے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

"جب کوئی شخص مسجد میں نماز ادا کر لے تو اسے چاہیے کہ اس کا کچھ حصہ اپنے گھر میں بھی رکھے۔"

قاضی عیاض نے اس کے بارے میں یہ کہا ہے: یہ حکم فرض نماز کے بارے میں ہے اور اس کا مفہوم یہ ہے کہ تم اپنی کوئی فرض نماز اپنے گھر میں ادا کر لیا کرو تا کہ وہ لوگ بھی تمہاری پیروی کر سکیں جو چل کر مسجد تک نہیں جاتے ہیں جیسے خواتین، غلام، بیمار لوگ وغیرہ۔

لیکن جمہور یہ کہتے ہیں: یہ حکم نفل نماز کے بارے میں ہے کیونکہ نفل نماز کو پوشیدہ طور پر ادا کرنے کا حکم ہے۔

جیسا کہ ایک حدیث میں بھی یہ بات مذکور ہے۔

”سب سے افضل نماز وہ ہے جو آپ آدمی اپنے گھر میں ادا کرتا ہے البتہ فرض نماز کا حکم مختلف ہے (کیونکہ وہ باجماعت مسجد میں ادا کی جاتی ہے)۔“

امام نووی نے بھی یہ بات تحریر کی ہے: صحیح یہ ہے کہ اس سے مراد لیل نماز ہے اور اس باب میں نقل ہونے والی تمام روایات اسی بات کا تقاضا کرتی ہے اس روایت کو فرض نماز پر محمول کرنا درست نہیں ہے۔

یہ بات حافظ ابن حجر عسقلانی نے نقل کی ہے۔

حافظ ابن حجر نے قاضی عیاض مالکی کا کلام نقل کرنے کے بعد یہ بات بیان کی ہے یہ مفہوم اگرچہ اس بات کا احتمال رکھتا ہے ہے تاہم پہلا مفہوم راجح ہے\*۔

اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ سیوطی نے یہ بات تحریر کی ہے: علامہ کرمانی یہ فرماتے ہیں: ”قبرستان کی مانند“ سے مراد یہ ہے کہ وہاں تم نماز ادا نہ کرو۔

علامہ ابن بطلال نے یہ بات بیان کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اس گھر کو جس میں نماز ادا نہیں کی جاتی اسے قبر کے مشابہہ قرار دیا ہے۔ جس میں عبادت نہیں کی جاتی۔ اور سوائے ہونے شخص کو میت کی مانند قرار دیا ہے جس سے بھلائی کا عمل منقطع ہو چکا ہے۔

علامہ خطابی نے یہ بات بیان کی ہے اس روایت میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ قبرستان میں نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے اور اس بات کا بھی احتمال موجود ہے کہ اس حدیث کا مفہوم یہ ہو کہ اپنے گھروں کو صرف سونے کی جگہ ہی نہ بنا لو کہ وہاں نماز ہی ادا نہ کرو کیونکہ نیند موت کی بہن ہے۔

تاہم جن لوگوں نے اس کی یہ تاویل کی ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ مردوں کو گھروں میں دفن نہ کیا جائے تو اس تاویل کی کوئی حقیقت نہیں ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ کو آپ ﷺ کے گھر میں دفن کیا گیا تھا۔

علامہ کرمانی نے یہ بات بیان کی ہے نبی اکرم ﷺ کا اپنے گھر میں دفن ہونا ہو سکتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی خصوصیات میں سے ہو بطور خاص اس صورت میں جب کہ یہ روایت بھی منقول ہے کہ انبیائے کرام کو وہیں دفن کیا جاتا ہے جہاں ان کا انتقال ہوتا ہے\*۔

نوافل (اور سنت نمازوں) کا بیان

سنت نمازوں کے احکام

مسئلہ: فجر کی نماز سے پہلے، ظہر، مغرب اور عشاء کی نماز کے بعد دو رکعات ادا کرنا سنت ہے۔ ظہر اور جمعہ سے پہلے جبکہ

\* فتح الباری ابواب المساجد قبرستان میں نماز کا مکروہ ہونا

\* حاشیہ سیوطی بر روایت مذکورہ

جمعہ کے بعد چار رکعات سنت ہیں، متون میں یہی بات تحریر ہے۔

مسئلہ: ہمارے نزدیک یہ چار رکعات ایک ہی سلام کے ساتھ ادا کی جائیں گی، اگر کوئی شخص انہیں دو سلاموں کے ساتھ ادا کر لیتا ہے، تو یہ سنت شمار نہیں ہوں گی۔

مسئلہ: ان میں سب سے زیادہ تاکید فجر کی دو سنتوں کی ہے، اُس کے بعد مغرب کی سنتوں کی ہے، پھر ظہر کے بعد کی دو سنتوں کی ہے، پھر عشاء کے بعد کی دو سنتوں کی ہے، پھر ظہر سے پہلے کی چار سنتوں کی ہے۔ (تیسریں)

### فجر کی سنتوں کے احکام

مسئلہ: جو شخص کھڑے ہونے کی استطاعت رکھتا ہو، اُس کے لیے بیٹھ کر فجر کی سنتیں ادا کرنا جائز نہیں ہے، اس لیے فقہاء نے فجر کی سنتوں کو واجب کے قریب بیان کیا ہے۔ (تاتارخانیہ)

مسئلہ: فجر کی سنتوں کو کسی عذر کے بغیر سواری پر ادا کرنا جائز نہیں ہے۔ (سراج الوہاب)

مسئلہ: سنت یہ ہے: فجر کی دو سنتوں میں پہلی رکعت میں سورہ کافرون اور دوسری میں سورہ اخلاص کی تلاوت کی جائے اور ان سنتوں کو فجر کے ابتدائی وقت میں اپنے گھر میں ہی ادا کر لیا جائے۔

مسئلہ: صبح صادق طلوع ہونے سے پہلے انہیں ادا کرنا جائز نہیں ہے، اگر سنتیں شروع کرنے کے ساتھ ہی صبح صادق ہو جاتی ہے، تو جائز ہوگا، لیکن اگر صبح صادق ہونے میں شک ہو، تو جائز نہیں ہوگا۔

مسئلہ: اگر صبح صادق ہو جانے کے بعد کوئی شخص فجر کی سنتیں دو مرتبہ ادا کر لیتا ہے، تو جو بعد میں پڑھی ہیں، وہ ہی سنت میں شمار ہوں گی، کیونکہ وہ فرض نماز کے قریب ہیں اور ان میں اور فرض نماز میں کوئی فاصلہ نہیں ہے، سنت کو فرض سے ملا ہوا ہونا چاہیے۔

مسئلہ: اگر فجر کی سنتیں فجر کے فرضوں کے ساتھ قضاء ہو جاتی ہیں، تو اسی دن سورج نکلنے کے بعد سے لے کر زوال تک فرض اور سنتیں دونوں کی قضاء کی جائے گی، پھر اُس کے بعد سنتیں ساقط ہو جائیں گی۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: لیکن اگر کوئی شخص فجر کی سنتیں ادا نہیں کر پاتا اور فرض ادا کر لیتا ہے، تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک وہ سنتوں کی قضاء نہیں کرے گا، جبکہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سنتوں کی قضاء کرے گا۔ (محیط سرخسی)

### ظہر کی سنتوں کے احکام

مسئلہ: اگر کوئی شخص ظہر سے پہلے کی چار سنتیں ادا نہیں کر پاتا یعنی وہ امام کے ساتھ جماعت میں شریک ہو جاتا ہے اور اُس نے یہ چار سنتیں ادا نہیں کی ہیں، تو تمام فقہاء اس بات کے قائل ہیں، فرض سے فارغ ہونے کے بعد جب تک ظہر کا وقت باقی ہے، وہ انہیں پڑھ لے گا۔ (محیط)

مسئلہ: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک فرض کے بعد کی دو سنتیں پہلے ادا کی جائیں گی اور یہ چار سنتیں بعد میں ادا کی جائیں گی، جبکہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ چار سنتیں پہلے ادا کی جائیں گی اور فرض کے بعد کی دو سنتیں بعد میں ادا کی

چائیں گی اور فتویٰ اسی پر ہے۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: جو شخص سنتوں کو حق نہ سمجھتے ہوئے انہیں چھوڑ دے وہ کافر ہو جاتا ہے، کیونکہ اُس نے انہیں خفیف قرار دیا ہے۔

مسئلہ: لیکن جو شخص انہیں حق سمجھتا ہے اور پھر ادا نہیں کرتا تو صحیح قول یہ ہے: وہ گناہ گار ہوگا کیونکہ سنتیں ترک کرنے کے

بارے میں وعید منقول ہے۔ (محیط سرخی)

مسئلہ: اگر کوئی شخص ظہر کے پہلے کی چار سنتیں ادا کرتے ہوئے درمیان والے قعدے میں نہیں بیٹھا تو استحسان کے پیش نظر

اُس کی نماز جائز ہوگی۔ (محیط)

مسئلہ: امام محمد رضی اللہ عنہ اس بات کے قائل ہیں، آدمی کو اس بارے میں اختیار ہے کہ وہ عصر سے پہلے یا عشاء کے بعد چار

رکعت سنت پڑھے یا دو رکعت پڑھے، تاہم ان دونوں نمازوں میں چار رکعات پڑھنا افضل ہے۔ (کانی)

### دیگر مسنون نمازیں

مسئلہ: ان نوافل میں سے ایک چاشت کی نماز ہے، جس کی کم از کم دو رکعات اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعات ہیں اور اس کا

وقت سورج بلند ہونے سے لے کر زوال تک رہتا ہے۔

مسئلہ: ان نوافل میں ایک تحیۃ المسجد کی نماز ہے، جس کی دو رکعات ہوتی ہیں۔

مسئلہ: ان نوافل میں سے ایک وضو کے بعد ادا کی جانے والی دو رکعات (یعنی تحیۃ الوضوء) ہیں۔

مسئلہ: ان نوافل میں سے ایک استخارہ کی نماز ہے، جس کی دو رکعات ہوتی ہیں۔

مسئلہ: ان نوافل میں سے ایک نماز حاجت ہے، جس کی دو رکعات ہوتی ہیں۔

مسئلہ: ان نوافل میں سے ایک آخر شب کی نماز ہے (یعنی تہجد کی نماز ہے)۔ (بحر الرائق)

مسئلہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تہجد میں کم از کم دو رکعات پڑھتے تھے اور زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعات ادا کیا کرتے تھے۔

(فتح القدیر)

### صلوٰۃ التسبیح پڑھنے کا طریقہ

مسئلہ: صلوٰۃ التسبیح پڑھنے کا طریقہ یہ ہے: پہلی تکبیر کہنے کے بعد ثناء پڑھی جائے، پھر یہ کلمات ”سبحان اللہ والحمد

للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر“ پندرہ مرتبہ پڑھا جائے، پھر تعوذ اور تسبیح پڑھنے کے بعد سورۃ فاتحہ اور اُس کے ساتھ ایک اور

سورت بھی تلاوت کی جائے، پھر ان کلمات کو دس مرتبہ پڑھا جائے، پھر رکوع میں دس مرتبہ پڑھا جائے، پھر رکوع سے اٹھنے کے

بعد دس مرتبہ پڑھا جائے، پھر سجدے میں دس مرتبہ پڑھا جائے، دونوں سجدوں کے درمیان دس مرتبہ پڑھا جائے، (پھر دوسرے

سجدے میں دس مرتبہ پڑھا جائے) اسی طرح سے چار رکعات ادا کی جائیں گی۔

مسئلہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا: کیا آپ کو اس بارے میں کوئی علم ہے کہ اس نماز میں کون سی

سورت تلاوت کرنی چاہیے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! سورۃ نکات، سورۃ عصر، سورۃ کافرون اور سورۃ اخلاص۔

مسئلہ: ایک قول کے مطابق صلوٰۃ التیسع ظہر سے پہلے ادا کی جانی چاہیے۔ (مضمرات)

مسئلہ: دن کے نوافل ادا کرتے ہوئے ایک سلام کے ساتھ چار سے زیادہ رکعات ادا کرنا اور رات کے نوافل ادا کرتے ہوئے ایک سلام کے ساتھ آٹھ سے زیادہ رکعات ادا کرنا مکروہ ہے تاہم دن اور رات دونوں میں زیادہ فضیلت اس بارے میں ہے کہ چار رکعات ادا کی جائیں کیونکہ اس طرح تحریرہ دیر تک باقی رہتی ہے اس لیے اس میں زیادہ مشقت ہوتی ہے تو فضیلت بھی زیادہ ہونی چاہیے۔

مسئلہ: سنتیں اور نوافل گھر میں پڑھنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ”آدمی کی سب سے افضل نماز گھر میں ادا کی جانے والی نماز ہے البتہ فرض نماز کا حکم مختلف ہے۔“

مسئلہ: علامہ حلوانی نے یہ بات ذکر کی ہے کہ افضل یہ ہے: سنت نماز کو اپنے گھر میں ادا کیا جائے البتہ تراویح کی نماز مسجد میں ادا کی جائے گی جبکہ بعض فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے: سنتوں کو کبھی گھر میں ادا کر لینا چاہیے تاہم صحیح قول یہ ہے: اس بارے میں سب جگہیں برابر ہیں کسی جگہ میں زیادہ فضیلت نہیں ہے افضل نماز وہ ہے جو ریاضت سے زیادہ دور ہو اور جس میں خشوع و خضوع زیادہ ہو۔ (النتاہیہ)

مسئلہ: ظہر سے پہلے اور جمعہ سے پہلے اور ظہر کے بعد جو چار رکعات ادا کی جاتی ہیں ان میں پہلے قعدہ میں درود نہیں پڑھا جائے گا۔ (زاہدی)

مسئلہ: جب آدمی تیسری رکعت میں کھڑا ہوگا تو ثناء نہیں پڑھے گا اس کے علاوہ جب بھی چار نوافل ادا کرے گا تو پہلے قعدہ کے آخر میں درود بھی پڑھے گا اور تیسری رکعت کے آغاز میں ثناء بھی پڑھے گا۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص وضو کیے بغیر یا نجس کپڑے پہن کر نفل نماز پڑھنا شروع کرتا ہے تو وہ اپنی نماز میں داخل ہی نہیں ہوا کیونکہ وہ نماز شروع ہی نہیں ہوئی تو اس کی قضاء بھی لازم نہیں ہوگی۔ (محیط)

بیٹھ کر نوافل ادا کرنا

مسئلہ: جو شخص کھڑے ہونے کی قدرت رکھتا ہے وہ اگر بیٹھ کر نفل نماز ادا کرتا ہے تو ایسا کرنا بغیر کسی کراہت کے جائز ہے اور یہی قول صحیح ہے۔ (شرح مجمع البحرین از ابن الملک)

مسئلہ: جب کوئی شخص کھڑے ہو کر نفل نماز ادا کرنا شروع کرتا ہے اور پھر کسی عذر کے بغیر بیٹھ جاتا ہے تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک استحسان کے پیش نظر ایسا کرنا جائز ہے۔ (محیط)

مسئلہ: جب کوئی شخص کھڑے ہو کر نفل نماز ادا کرنا شروع کرتا ہے اور پھر تھکاوٹ کا شکار ہو جاتا ہے تو اس وقت اگر وہ عصا یا دیوار کے ذریعے سہارا لے لیتا ہے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (شرح جامع الصغیر از حسامی)

مسئلہ: اگر نفل نماز تھوڑی سی بیٹھ کر پڑھی پھر وہ کھڑا ہو گیا اور باقی کھڑے ہو کر ادا کر لی تو تمام فقہاء کے نزدیک یہ جائز

ہے۔ (محیط)

مسئلہ: ایسا کرنا مکروہ نہیں ہے۔ (مچھل سرخی)

مسئلہ: اگر کوئی شخص یہ نذر مانتا ہے کہ میں اللہ کے نام کی یہ نذر مان رہا ہوں کہ ایک دن نماز پڑھوں گا تو اس پر دو رکعات

ادا کرنا لازم ہوگا۔ (تقیہ)

مسئلہ: اگر کوئی شخص یہ نذر مانتا ہے کہ وہ مہینہ بھر نمازیں ادا کرتا رہے گا تو ایک مہینے میں جتنی فرض اور جتنی بھی وتر نمازیں

ہیں ان سب کی ادائیگی اس پر لازم ہو جائے گی البتہ ان نمازوں کی سنتیں لازم نہیں ہوں گی تاہم اس شخص کو چاہیے کہ وہ وتر اور

مغرب کی نماز کی جگہ چار رکعات ادا کرے کیونکہ نوافل تین رکعات ادا نہیں کیے جاسکتے۔ (بجراائق)

مسئلہ: جب کوئی شخص یہ نذر مانتا ہے کہ میں اللہ کے نام پر وضو کے بغیر دو رکعات ادا کروں گا تو اس پر کوئی بھی چیز لازم

نہیں ہوگی۔ (سراج الوہاج)



1598 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ قَالَ سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ

عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا النَّضْرِ يُحَدِّثُ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ نَابِيتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ

حُجْرَةً فِي الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِيرٍ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا لَيْلِي حَتَّى اجْتَمَعَ إِلَيْهِ النَّاسُ

ثُمَّ فَقَدُوا صَوْتَهُ لَيْلَةً فَظَنُّوا أَنَّهُ نَائِمٌ فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَتَسَخَّعُ لِيَخْرُجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ "مَا زَالَ بِكُمْ الَّذِي رَأَيْتُمْ مِنْ

صُنْعِكُمْ حَتَّى خَشِيتُمْ أَنْ يُكْتَبَ عَلَيْكُمْ وَلَوْ كُتِبَ عَلَيْكُمْ مَا قُمْتُمْ بِهِ فَصَلُّوا أَيُّهَا النَّاسُ فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنَّ أَفْضَلَ

صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ"

☆☆ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں چٹائی کے ساتھ ایک حجرہ بنا لیا تھا نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں چند راتوں تک نماز ادا کرتے رہے یہاں تک کہ کچھ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اکٹھے ہو گئے پھر ایک

دن انہیں رات کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز محسوس نہیں ہوئی انہوں نے یہ گمان کیا کہ شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے ہیں تو ان

میں سے بعض لوگوں کے کھنکارنا شروع کیا تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے جائیں۔ (اگلے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا:)

تم لوگ جو کچھ کر رہے تھے وہ سب کچھ میرے سامنے تھا لیکن مجھے یہ اندیشہ تھا کہ کہیں یہ نماز تم پر لازم قرار نہ دی

جائے اگر یہ تم پر لازم کر دی جاتی تو تم اسے ادا نہیں کر سکتے تھے لوگو! اپنے گھروں میں نماز ادا کیا کرو کیونکہ آدمی

کی سب سے افضل (نفل) نماز وہ ہے جو وہ اپنے گھر میں ادا کرے البتہ فرض نماز کا حکم مختلف ہے۔

1598- أخرجه البخاری فی الاذان، باب صلاة اللیل (الحديث 731) بنحوه، و فی الادب، باب ما يجوز من الغضب و الشدة لامر الله تعالى

(الحديث 6113) بنحوه، و فی الاعتصام بالكتاب و السنة، باب ما يكره من كثرة السؤال و من تكلف ما لا يعبه (الحديث 7290) . و أخرجه

مسلم فی صلاة المسافرين و قصرها، باب استحباب صلاة النافلة فی بيته و جوازها فی المسجد (الحديث 213) بنحوه . و أخرجه ابو داؤد فی

الصلاة، باب صلاة الرجل التطوع فی بيته (الحديث 1044) مختصراً، و باب فضل التطوع فی البيت (الحديث 1447) . و أخرجه الترمذی فی

الصلاة، باب ما جاء فی فضل صلاة التطوع فی البيت (الحديث 450) مختصراً . تحفة الاشراف (3698) .

## شرح

اس روایت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام کو گھر میں نوافل ادا کرنے کی ترغیب دی تھی حالانکہ آپ ﷺ کی مسجد میں نماز ادا کرنا دیگر کسی بھی مقام پر ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ اس حدیث سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ نماز تراویح کو ادا کرنا مشروع ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ کے بعد اس حوالے سے یہ اندیشہ نہیں رہا کہ یہ بات لازم ہو جائے گی اسی لیے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں جمع کر دیا تھا۔

اس روایت سے بالواسطہ طور پر یہ بات بھی ثابت ہو جاتی ہے کہ جب مذہبی اعتبار سے کوئی بڑی شخصیت کوئی ایسا کام کرتی ہے جو اس کی عام عادت کے برخلاف ہو یا جس کی وجہ سے اس کے پیروکاروں میں کوئی سوالیہ نشان پیدا ہو تو اسے چاہیے کہ اپنے پیروکاروں کے سامنے اس کام کا عذر یا حکمت بیان کر دے۔

اس حدیث سے یہ بات بھی ثابت ہو جاتی ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنی امت کے لئے انتہائی شفیق اور مہربان ہیں۔ اور اس حدیث سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ اگر کسی فساد کا اندیشہ ہو تو کسی مصلحت والے کام کو ترک کیا جاسکتا ہے۔

.....

1599 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ أَنْبَأَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْفِطْرِيُّ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عَجْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ فِي مَسْجِدِ نَبِيِّ عَبْدِ الْأَشْهَلِ فَلَمَّا صَلَّى قَامَ نَاسٌ يَتَفَلَّوْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "عَلَيْكُمْ بِهَذِهِ الصَّلَاةِ فِي الْبُيُوتِ".

☆☆ سعد بن اسحاق اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا (حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مغرب کی نماز بنو عبد اشہل کی مسجد میں ادا کی جب آپ ﷺ نے نماز ادا کر لی تو کچھ لوگ کھڑے ہو کر نوافل ادا کرنے لگے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "تم پر لازم ہے یہ نماز تم اپنے گھروں میں ادا کرو۔"

## 2 - باب قِيَامِ اللَّيْلِ

باب: رات کے وقت نوافل ادا کرنا

1600 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّهُ لَقِيَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَأَلَهُ عَنِ الْوَتْرِ فَقَالَ إِلَّا أَلْبَيْتُكَ بِأَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ بِوَتْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

1599 - أخرجه أبو داؤد في الصلاة، باب ركعتي المغرب ابن تليان (الحديث 1300) بنحوه. وأخرجه الترمذی في الصلاة، باب ما ذكر في الصلاة بعد المغرب انه في البيت الفضل (الحديث 604). تحفة الاشراف (11107).



وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ . قَالَ عَائِشَةُ أَيُّهَا فَسَلِّهَا ثُمَّ ارْجِعْ إِلَيَّ فَأَخْبِرْنِي بِرَدِّهَا عَلَيْكَ فَاتَيْتُ عَلَى حَكِيمِ بْنِ أَلْفَلَحٍ فَاسْتَلْحَقْتُهُ إِلَيْهَا فَقَالَ مَا آتَا بِقَارِبِهَا إِلَيَّ نَهَيْتُهَا أَنْ تَقُولَ لِي هَاتَيْنِ الشَّيْئَتَيْنِ شَيْئًا قَابَتْ لِي فِيهَا إِلَّا مُضِيًّا . فَاسْتَمْتُ عَلَيْهِ فَبَجَاءَ مَعِيَ فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ لِحَكِيمٍ مَنْ هَذَا مَعَكَ قُلْتُ سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ .

قَالَتْ مَنْ هِشَامٌ قُلْتُ ابْنُ عَامِرٍ . فَتَرَحَّمْتُ عَلَيْهِ وَقَالَتْ بَعَمَ الْمَرْءِ كَانَ عَامِرًا . قَالَ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَنْبِئْنِي عَنْ خُلُقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . قَالَتْ أَلَيْسَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَالَ قُلْتُ بَلَى . قَالَتْ فَإِنَّ خُلُقَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنُ . فَهَمَمْتُ أَنْ أَقُومَ قَبْدًا لِي قِيَامُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَنْبِئْنِي عَنْ قِيَامِ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . قَالَتْ أَلَيْسَ تَقْرَأُ هَذِهِ السُّورَةَ (يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ) قُلْتُ بَلَى . قَالَتْ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ افْتَرَضَ قِيَامَ اللَّيْلِ فِي أَوَّلِ هَذِهِ السُّورَةِ فَقَامَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ حَوْلًا حَتَّى انْتَفَخَتْ أَقْدَامُهُمْ وَأَمْسَكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ خَاتِمَتَهَا اثْنِي عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ التَّخْفِيفَ فِي الْآخِرِ هَذِهِ السُّورَةَ فَصَارَ قِيَامُ اللَّيْلِ تَطَوُّعًا بَعْدَ أَنْ كَانَ فَرِيضَةً فَهَمَمْتُ أَنْ أَقُومَ قَبْدًا لِي وَتَرُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَنْبِئْنِي عَنْ وَتَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . قَالَتْ كُنَّا نَعُدُّ لَهُ سِوَاكَهَ وَطَهْوَرَةَ فَيَبْعَثُهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي ثَمَانِي رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ فِيهِنَّ إِلَّا عِنْدَ الثَّامِنَةِ يَجْلِسُ فَيَذْكُرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيَدْعُو ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا يُسْمِعُنَا ثُمَّ يُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ ثُمَّ يُصَلِّي رَكَعَةً فَبِتِلْكَ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكَعَةً يَا بِنْتِي فَلَمَّا أَسَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخَذَ اللَّحْمَ أَوْ تَرَبَّسَبَعَ وَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ مَا سَلَّمَ فَبِتْلِكَ تِسْعَ رَكَعَاتٍ يَا بِنْتِي وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى صَلَاةَ أَحَبِّ أَنْ يَدُومَ عَلَيْهَا وَكَانَ إِذَا شَغَلَهُ عَنْ قِيَامِ اللَّيْلِ نَوْمٌ أَوْ مَرَضٌ أَوْ وَجَعٌ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ اثْنِي عَشْرَةَ رَكَعَةً وَلَا أَعْلَمُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ فِي لَيْلَةٍ وَلَا قَامَ لَيْلَةً كَامِلَةً حَتَّى الصَّبَاحِ وَلَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا غَيْرَ رَمَضَانَ فَاتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَحَدَّثَنِي بِحَدِيثِهَا فَقَالَ صَدَقْتَ أَمَا أَنِّي لَوْ كُنْتُ أَدْخُلُ عَلَيْهَا لَا تَبِيْتُهَا حَتَّى تُشَافِهَنِي مُشَافِهَةً .

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ كَذَا وَقَعَ فِي كِتَابِي وَلَا أَدْرِي مِمَّنِ الْخَطَأُ فِي مَوْضِعِ وَتَرِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ .

★★ سعد بن ہشام بیان کرتے ہیں ان کی ملاقات حضرت عبد اللہ بن عباس سے ہوئی تو انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے وتر کی نماز کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس شخصیت

1600-اخر جہ مسلم فی صلاة المسافرین و قصرها، باب جامع صلاة اللیل و من نام عنه او مرض (الحديث 139) بنحوہ . واخر جہ ابو داؤد فی الصلاة، باب فی صلاة اللیل (الحديث 1342 و 1343 و 1344 و 1345) بنحوہ . و سیاتی فی قیام اللیل و تطوع النہار، کیف الوتر بتسع (الحديث 1720) . تحفة الاشراف (16104) .

کے بارے میں نہ بتاؤں جو نبی اکرم ﷺ کی وتر کی نماز کے بارے میں روئے زمین پر سب سے زیادہ علم رکھتی ہے؟ تو سہانے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ سیدہ عائشہ ہیں تم ان کی خدمت میں جاؤ اور ان سے یہ دریافت کرو پھر واپس میرے پاس آ کر مجھے بتا دینا کہ انہوں نے تمہیں کیا جواب دیا ہے؟ میں حکیم بن ابرح کے پاس آیا اور انہیں اپنے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جانے کے لیے کہا تو وہ بولے: میں تو ان کے ہاں نہیں جاؤں گا، کیونکہ میں نے انہیں منع کیا تھا کہ وہ ان دو گروہوں کے بارے میں کچھ نہ کہیں، لیکن انہوں نے اس بات کو نہیں مانا۔ (راوی کہتے ہیں:) میں نے حکیم کو قسم دی تو وہ میرے ساتھ چل پڑے۔ پھر وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے، تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے حکیم سے دریافت کیا: تمہارے ساتھ کون ہے؟ میں نے جواب دیا: سعد بن ہشام، انہوں نے دریافت کیا: ہشام کون؟ میں نے جواب دیا: عامر کے صاحبزادے، تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کے لیے کلمہ رحمت ادا کیا اور پھر بولیں: عامر بہت اچھے آدمی تھے۔ حکیم نے عرض کی: اے ام المؤمنین! آپ ہمیں نبی اکرم ﷺ کے اخلاق کے بارے میں بتائیں! تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: کیا تم قرآن نہیں پڑھتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! پڑھتے ہیں، تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ کے اخلاق قرآن ہی ہے، پھر میں نے اٹھنے کا ارادہ کیا، تو مجھے یاد آیا، کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے رات کے نوافل کے بارے میں دریافت کرنا ہے، تو انہوں نے دریافت کیا:

اے ام المؤمنین! آپ ﷺ مجھے نبی اکرم ﷺ کے نوافل کے بارے میں بتائیے! تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: کیا تم نے اس سورت کو نہیں پڑھا ہے؟ (اے چادر اوڑھنے والے!) تو میں نے جواب دیا: جی ہاں! تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس سورت کی ابتداء میں رات کے نوافل فرض قرار دیئے ہیں، نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب ایک سال تک ادا کرتے رہے یہاں تک کہ ان لوگوں کے پاؤں درم آلود ہو گئے، لیکن اللہ تعالیٰ نے بارہ ماہ تک اس حکم کو منسوخ نہ کیا، پھر اللہ تعالیٰ نے اس سورت کے آخر میں تخفیف کا حکم نازل کیا، تو اس کے بعد رات کے نوافل نفل قرار پائے، حالانکہ یہ پہلے فرض تھے۔ (راوی کہتے ہیں:)

پھر میں اٹھنے لگا، تو مجھے یاد آیا، کہ نبی اکرم ﷺ کے وتر کے بارے میں دریافت کرنا ہے، میں نے عرض کی: اے ام المؤمنین! آپ ہمیں نبی اکرم ﷺ کی وتر کی نماز کے بارے میں بتائیں، تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: ہم نبی اکرم ﷺ کے لیے مسواک اور وضو کا پانی رکھ دیتے تھے، جس وقت اللہ کو منظور ہوتا تھا، آپ ﷺ اس وقت رات کے وقت بیدار ہو جاتے تھے، پھر آپ ﷺ مسواک کرتے تھے، پھر وضو کرتے تھے، پھر آٹھ رکعات ادا کرتے تھے، آپ ﷺ ان کے درمیان قعدہ نہیں کرتے تھے، صرف آپ ﷺ آٹھویں رکعات کے بعد قعدے میں بیٹھتے تھے، پھر آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے، اس سے دعا مانگتے تھے، پھر بلند آواز میں سلام پھیر دیتے تھے، پھر آپ ﷺ بیٹھ کر دو رکعات ادا کرتے تھے، یعنی سلام پھیرنے کے بعد (انہیں ادا کرتے تھے) پھر آپ ﷺ ایک رکعت ادا کرتے تھے، یوں یہ گیارہ رکعات بن جاتی تھیں، اے میرے بچے! جب نبی اکرم ﷺ کی عمر زیادہ ہو گئی اور آپ ﷺ کا وزن بڑھ گیا، تو نبی اکرم ﷺ نے سات رکعات وتر ادا کرنا شروع کر دیں، ان کے آخر میں سلام پھیرنے کے بعد آپ ﷺ بیٹھ کر دو رکعات ادا کیا کرتے تھے، یوں یہ نو رکعات ہو جاتی تھیں۔

اے میرے بچے! نبی اکرم ﷺ جب کوئی نماز پڑھنا شروع کرتے تھے تو آپ ﷺ کو یہ بات پسند تھی کہ آپ ﷺ اسے باقاعدگی کے ساتھ ادا کریں! اگر آپ ﷺ کسی مصروفیت کی وجہ سے یعنی نیند بیماری یا کسی اور تکلیف کی وجہ سے رات کے وقت نوافل ادا نہیں کر پاتے تھے تو آپ ﷺ دن کے وقت (نن کی جگہ) بارہ رکعات ادا کرتے تھے۔

میرے علم کے مطابق نبی اکرم ﷺ نے کبھی بھی ایک ہی رات میں سارا قرآن نہیں پڑھا اور نہ ہی کبھی پوری رات صبح تک نوافل ادا کرتے رہے اور نہ ہی آپ ﷺ رمضان کے علاوہ (کسی اور مہینے میں) پورا مہینہ روزے رکھتے تھے۔ (راوی کہتے ہیں:) پھر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سنائی تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: انہوں نے سچ کہا ہے! اگر میں ان کی خدمت میں حاضر ہو سکتا تو میں ان کی خدمت میں حاضر ہوتا تاکہ ان سے براہ راست یہ حدیث سن لیتا۔

امام نسائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میری کتاب میں یہ اسی طرح تحریر ہے اور مجھے یہ علم نہیں ہے اس روایت میں نبی اکرم ﷺ کے وتر ادا کرنے کے بارے میں کس جگہ کون سے راوی سے خطا ہوئی ہے۔

## شرح

اس روایت میں یہ بات مذکور ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے سائل کو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رجوع کرنے کی ہدایت کی تھی۔

اس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ علماء کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ جب ان سے کسی مسئلے کے بارے میں دریافت کیا جائے اور انہیں یہ بات پتہ ہو کہ کوئی دوسرا فرد زیادہ مناسب طریقے سے سوال کرنے والے کی رہنمائی کر سکتا ہے تو پھر سائل کو اس دوسرے عالم کی طرف بھیج دینا چاہیے کیونکہ دین خیر خواہی کا نام ہے۔

اس سے اپنی ذات کی طرف سے تواضع اور عاجزی کا بھی اظہار ہوتا ہے اور دوسرے کی فضیلت کے اعتراف کی شکل بھی سامنے آتی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی طرف سائل کی رہنمائی اس لئے کی تھی کیونکہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ ہیں اور وتر کی نماز تہجد کی نماز کے ساتھ ادا کی جاتی ہے تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اس حوالے سے زیادہ علم رکھتی ہوں گی۔

اس روایت میں یہ بات مذکور ہے کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے سائل کے دادا جناب عامر کے لئے رحمت کے کلمات ادا کیے اور ان کی تعریف کی۔

امام مسلم کی روایت میں یہ بات زائد ہے قتادہ نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے کہ عامر نامی وہ صاحب غزوہ احد میں شریک ہوئے تھے۔

تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے غزوہ احد میں ان کے شہید ہونے کی وجہ سے ان کی تعریف کی تھی۔

روایت کے یہ الفاظ کہ جب نبی اکرم ﷺ بھاری بھر کم ہو گئے اس کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ سندھی نے یہ بات بیان کی ہے آخری عمر میں نبی اکرم ﷺ صحت مند ہو گئے تھے شاید اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کی خوشی تھی اور آپ ﷺ تک آخرت سے متعلق بشارات آچکی تھیں۔

امام نسائی نے روایت کے آخر میں جو یہ بیان کیا ہے کہ ”میری تحریر میں یہ اسی طرح ہے تاہم مجھے نہیں معلوم کہ نبی اکرم ﷺ کے وتر کے بارے میں غلطی کس سے ہوئی ہے۔“ اس سے مراد یہ ہے کہ امام نسائی کو یہ شک ہے کہ شاید اس روایت کو تحریر کرتے ہوئے ان سے کوئی غلطی ہو گئی تھی یا ہو سکتا ہے ان کے استاد کو بیان کرتے ہوئے غلطی ہوئی ہو یا ان سے پہلے کسی اور راوی کو بیان کرتے ہوئے غلطی ہوئی ہو غلطی یہ ہے: روایت کے الفاظ میں آٹھ رکعات کا ذکر ہے حالانکہ نبی اکرم ﷺ نے رکعات ادا کیا کرتے تھے۔ پھر سلام پھیرتے تھے۔

اس حدیث سے بالواسطہ طور پر یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ رات کے وقت نوافل ادا کرنا مشروع ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی اکرم ﷺ کی عبادت کے طریقے کے بارے میں تحقیق سے کام لیا کرتے تھے تاکہ اس حوالے سے آپ کی پیروی کر سکیں۔

...—...—...—...

### 3 - باب ثوابِ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا

باب: جو شخص رمضان میں ایمان کی حالت میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے

(تراویح) کی نماز ادا کرے گا اس کا ثواب

1601 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ”مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ“

☆ ☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جو شخص ایمان رکھتے ہوئے اور ثواب کی امید رکھتے ہوئے رمضان میں نوافل ادا کرے گا اس شخص کے گزشتہ گناہوں کو بخش دیا جائے گا۔“

شرح

روایت کے یہ الفاظ کہ جو شخص ایمان کی حالت میں رمضان میں قیام کرتا ہے اس کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ سیوطی نے یہ بات تحریر کی ہے: امام نووی فرماتے ہیں: یعنی جو شخص اس بات کی تصدیق کرتے ہوئے کہ ایسا کرنا حق ہے اور یہ

1601- أخرجه البخاری فی الایمان، باب تطوع قیام رمضان من الایمان (الحدیث 37)، و فی صلاة التراويح، باب فضل من قام رمضان (الحدیث 2009). وأخرجه مسلم فی صلاة المسافرين و قصرها، باب الترغیب فی قیام رمضان و هو التراويح (الحدیث 173). وأخرجه النسائی فی قیام اللیل و تطوع النہار، باب ثواب من قام رمضان ایمانًا و احتسابًا (الحدیث 1602)، و فی الصیام، ثواب من قام رمضان و صام ایمانًا و احتسابًا و الاختلاف علی الزہری فی الخبر فی ذلك (الحدیث 2198 و 2199 و 2200)، و فی الایمان و شرعہ، قیام رمضان (الحدیث 5040 و 5041). تحفة الاشراف (12277).

فرمانبرداری ہے اور احتساب سے مراد یہ ہے کہ وہ اللہ کی رضا کے حصول کے لئے نوافل ادا کرتا ہے دکھاوے کے لئے ایسا نہیں کرتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بعض اوقات آدمی کوئی ایسا کام کرتا ہے جس کے بارے میں اس کا یہ اعتقاد ہوتا ہے یہ عمل صحیح ہے لیکن وہ خلوص کے ساتھ اس عمل کو نہیں کرتا بلکہ ریا کاری یا خوف وغیر کی وجہ سے یہ عمل کرتا ہے۔\*

1602 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ قَالَ قَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ".

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جو شخص رمضان میں ایمان رکھتے ہوئے اور ثواب کی امید رکھتے ہوئے نوافل ادا کرے گا اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کر دی جائے گی۔"

#### 4 - باب قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ

باب: رمضان کے مہینے میں قیام کرنا

1603 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي الْمَسْجِدِ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَصَلَّى بِصَلَاتِهِ نَاسٌ ثُمَّ صَلَّى مِنَ الْقَابِلَةِ وَكَثُرَ النَّاسُ ثُمَّ اجْتَمَعُوا مِنَ اللَّيْلِ الثَّلَاثَةِ أَوْ الرَّابِعَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ "قَدْ رَأَيْتُ الْبَنِي صَنَعْتُمْ فَلَمْ يَمْنَعْنِي مِنَ الْخُرُوجِ إِلَيْكُمْ إِلَّا أَنِّي خَشِيتُ أَنْ يُفْرَضَ عَلَيْكُمْ". وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں نماز ادا کی کچھ لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی پھر اگلی رات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی تو لوگوں کی تعداد زیادہ ہو گئی پھر تیسری رات یا شاید چوتھی رات بہت سے لوگ اکٹھے ہو گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف نہیں لے گئے اگلے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"گزشتہ رات تم لوگوں نے جو کیا تھا وہ میں دیکھ رہا تھا، لیکن میں اس لیے تمہارے پاس نہیں آیا، کیونکہ مجھے یہ اندیشہ تھا کہ کہیں یہ نماز تم پر لازم نہ ہو جائے۔" (راوی کہتے ہیں: یہ رمضان کے مہینے کی بات ہے۔)

\* حاشیہ سیوطی بر روایت مذکورہ

1602-تقدم (الحديث 1601) .

1603-اخرجه البخارى فى التهجد، باب تحريض النبی صلی اللہ علیہ وسلم على صلاة اللیل و النوافل من غیر ایجاب (الحديث 1129) .  
واخرجه مسلم فى صلاة المسافرين و قصرها، باب الترغيب فى قیام رمضان و هو العراویح (الحديث 177) . و اخرجه ابو داود فى الصلاة،  
باب فى قیام شهر رمضان (الحديث 1373) و الحديث عند: البخارى فى صلاة العراویح، باب فضل من قام رمضان (الحديث 2011) . تحفة  
الاشراف (16594) .

شرح

## نماز تراویح کے احکام

### نماز تراویح کا وقت

مسئلہ: نماز تراویح میں پانچ ترویجہ ہوتے ہیں ہر ترویجہ میں چار رکعات ہوتی ہیں جن میں دو مرتبہ سلام پھیرا جاتا ہے۔

(مربہ)  
مسئلہ: اگر کوئی شخص باجماعت نماز تراویح ادا کرتے ہوئے پانچ سے زیادہ ترویجہ ادا کر لے تو ہمارے نزدیک یہ مکروہ ہے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: صحیح قول کے مطابق اس کا وقت عشاء کی نماز کے بعد سے لے کر صبح صادق سے پہلے وتر ادا کرنے سے پہلے تک ہے۔

مسئلہ: اگر بعد میں یہ ظاہر ہو جاتا ہے کہ آدمی نے عشاء کی نماز وضو کے بغیر پڑھ لی تھی جبکہ تراویح اور وتر وضو کے ساتھ پڑھے ہیں تو عشاء کی نماز کے ساتھ تراویح کی نماز بھی دوبارہ ادا کرے گا البتہ وتر کی نماز دوبارہ ادا نہیں کرے گا کیونکہ تراویح کی نماز عشاء کی نماز کے تابع ہے یہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا موقف ہے اور وتر کے بارے میں حکم کی وجہ یہ ہے: وتر اپنے وقت کے اعتبار سے عشاء کا تابع نہیں ہے بلکہ عشاء کی نماز کو اس پر مقدم کیا جاتا ہے یہ ترتیب کی وجہ سے واجب ہے اور بھولنے کی وجہ سے ترتیب کا حکم ساقط ہو جاتا ہے۔

مسئلہ: ہر دو ترویجوں کے درمیان ایک ترویجہ کی مقدار کے برابر بیٹھنا مستحب ہے۔ (کافی)

مسئلہ: دو ترویجوں کے درمیان بیٹھتے وقت لوگوں کو اس بارے میں اختیار ہوگا وہ چاہیں تو اس دوران تسبیح پڑھتے رہیں چاہیں تو اس دوران خاموش بیٹھے رہیں۔

مسئلہ: مکہ میں رہنے والے لوگ اس دوران طواف کر لیتے ہیں اور دو رکعات نماز ادا کر لیتے ہیں جبکہ مدینہ منورہ کے لوگ اس دوران چار رکعات ادا کر لیتے ہیں۔ (تہمین)

مسئلہ: تراویح کی نماز کو نصف رات یا تہائی رات تک تاخیر سے ادا کرنا مستحب ہے نصف رات کے بعد اسے ادا کرنے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے تاہم صحیح قول یہ ہے: ایسا کرنا مکروہ نہیں ہے۔

مسئلہ: تراویح کی نماز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے جبکہ بعض حضرات نے یہ کہا ہے کہ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سنت ہے تاہم پہلا قول صحیح ہے۔

مسئلہ: تراویح کی نماز مرد اور خواتین کے لیے سنت ہے۔ (زاہدی)

مسئلہ: ہمارے نزدیک تراویح کی نماز سنت ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہی روایت منقول ہے بعض نے کہا ہے کہ:

مستحب ہے تاہم پہلا قول صحیح ہے اور تراویح کی نماز کو باجماعت ادا کرنا سنت کفایہ ہے۔ (تمبین)

مسئلہ: یہی قول صحیح ہے۔ (مید سرخی)

مسئلہ: اگر کوئی شخص چھ تراویح کی نماز ادا کر لیتا ہے تو یہ بھی جائز ہے اسی طرح خواتین اپنے گھر میں الگ الگ تراویح کی

نماز ادا کریں تو یہ ادا ہو جائے گی۔ (سراج الدہلی)

### تراویح ترک کرنے کا حکم

مسئلہ: اگر مسجد کے تمام افراد تراویح کی نماز چھوڑ دیتے ہیں تو انہوں نے غلط کیا اور وہ گناہگار شمار ہوں گے۔ (مید سرخی)

مسئلہ: لیکن اگر کوئی ایک شخص جماعت کو چھوڑ کر اپنے گھر میں نماز ادا کر لیتا ہے تو اس نے فضیلت کو ترک کیا ہے اس میں

برائی کا ارتکاب کرنے یا سنت کو ترک کرنے کا مفہوم نہیں آئے گا البتہ اگر کوئی ایسا شخص ہو کہ جس کی لوگ اقتداء کرتے ہیں اور

اس کے آنے کی وجہ سے جماعت کی تعداد زیادہ ہو جاتی ہو نہ آنے کی وجہ سے جماعت کی تعداد میں کمی آ جاتی ہو تو ایسے شخص

کے لیے جماعت کو چھوڑنا مناسب نہیں ہے۔ (سراج الوہاب)

مسئلہ: وتر کی نماز جماعت کے ساتھ صرف رمضان میں ادا کی جاسکتی ہے اس بارے میں مسلمانوں کا اتفاق ہے۔ (تمبین)

مسئلہ: رمضان میں گھر میں وتر ادا کرنے کے مقابلے میں باجماعت وتر ادا کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ (سراج الوہاب)

مسئلہ: اگر کوئی امام دو مساجد میں پوری تراویح کی نماز پڑھتا ہے تو یہ جائز ہے۔ (مید)

مسئلہ: اسی طرح اگر کوئی مقتدی دو مساجد میں تراویح کی پوری نماز ادا کرتا ہے تو اس میں بھی کوئی مضائقہ نہیں ہے تاہم

اُسے یہ چاہیے کہ دوسری مسجد میں وتر کی نماز ادا نہ کرے۔

مسئلہ: اگر کسی مسجد میں تراویح کی نماز ہو چکی ہو اور بعد میں لوگ اُسے دوبارہ پڑھنے کا ارادہ کریں تو وہ الگ الگ ادا

کریں گے۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص چھ عشاء تراویح اور وتر کی نماز ادا کر لیتا ہے پھر اُس کے بعد لوگوں کی نماز تراویح میں امامت کرتا ہے تو

امام کے لیے ایسا کرنا مکروہ ہے تاہم مقتدیوں کے لیے مکروہ نہیں ہوگا۔

مسئلہ: افضل یہ ہے: پوری تراویح کی نماز ایک ہی امام پڑھائے لیکن اگر دو امام پڑھاتے ہیں تو مستحب یہ ہے: ایک

ترویج کے بعد امام تہدیل ہو۔

مسئلہ: یہ بھی جائز ہے کہ فرض نماز ایک شخص پڑھائے اور نماز تراویح دوسرا شخص پڑھائے جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہما فرض اور

وتر کی امامت کیا کرتے تھے جبکہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہما تراویح کی امامت کیا کرتے تھے۔ (سراج الوہاب)

مسئلہ: اگر کوئی شخص امام کے ساتھ ایک یا دو ترویج ادا نہیں کر پایا اور پھر اُسے یہ اندیشہ ہو کہ اگر اس نے ان ترویجوں کو ادا

کرنے کی کوشش کی تو وتر کی باجماعت نماز چھوٹ جائے گی تو اُسے چاہیے کہ پہلے جماعت کے ساتھ وتر کی نماز ادا کر لے پھر جو

ترویج رہ گئی تھی انہیں ادا کر لے۔

مسئلہ: شیخ ظہیر الدین نے اسی پر فتویٰ دیا ہے۔ (غلامہ)

مسئلہ: نماز تراویح ادا کرتے ہوئے قرأت اور ارکان کی ادائیگی میں جلدی کرنا مکروہ ہے۔ (مراجیہ)

مسئلہ: قرأت میں حروف کو جس قدر اچھی طرح ادا کیا جائے گا اتنا ہی بہتر ہے۔ (قاضی خان)

مسئلہ: ہمارے زمانے کے اعتبار سے افضل یہ ہے: اتنا پڑھا جائے جس کی وجہ سے لوگ اپنی کاپلی کی وجہ سے بیزار نہ ہو جائیں کیونکہ جماعت میں زیادہ افراد کا ہونا قرأت زیادہ ہونے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ (محیط سرخسی)

### تراویح میں چھوٹی سورتوں کی تلاوت

مسئلہ: بعض جگہوں میں یہ رواج ہے کہ لوگ حتم قرآن نہیں کرتے ہیں کیونکہ دینی کاموں میں سستی زیادہ ہو چکی ہے اس لیے بعض لوگوں نے یہ چیز اختیار کی ہے کہ وہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص پڑھ لیتے ہیں اور بعض نے یہ طریقہ اختیار کیا ہے کہ وہ سورہ الفیل سے لے کر قرآن کے آخر تک پڑھتے ہیں ان دونوں طریقوں میں سے یہی طریقہ زیادہ بہتر ہے کیونکہ اس طرح رکعات کی گنتی بھی نہیں بھولتی اور آدمی رکعات یاد رکھنے کی طرف بھی متوجہ نہیں ہوتا۔ (تجنیس)

مسئلہ: اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ کسی عذر کے بغیر تراویح کی نماز بیٹھ کر ادا کرنا مستحب نہیں ہے البتہ اس کے جواز کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے بعض حضرات نے اسے جائز قرار دیا ہے اور صحیح بھی یہی ہے تاہم اس کا ثواب کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے والے کے مقابلے میں نصف رہ جاتا ہے۔

مسئلہ: اگر نیند کا غلبہ ہو تو تراویح کی نماز باجماعت ادا کرنا مکروہ ہوگا آدمی کو چاہیے کہ نماز باجماعت سے الگ ہو جائے اور اس وقت تک الگ رہے جب تک اچھی طرح ہوشیار نہیں ہو جاتا کیونکہ نیند کے ساتھ نماز ادا کرنے میں سستی اور غفلت پائی جاتی ہے اور قرآن میں غور و فکر نہیں ہو پاتا ہے۔ (قاضی خان)

.....

1604 - أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ صُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا حَتَّى بَقِيَ سَبْعٌ مِّنَ الشَّهْرِ فَقَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا فِي السَّادِسَةِ فَقَامَ بِنَا فِي الْخَامِسَةِ حَتَّى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ نَقَلْنَا بِقِيَّةَ لَيْلِنَا هَذِهِ . قَالَ "إِنَّهُ مَنْ قَامَ مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ قِيَامَ لَيْلَةٍ" . ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ بِنَا وَلَمْ يَقُمْ حَتَّى بَقِيَ ثَلَاثٌ مِّنَ الشَّهْرِ فَقَامَ بِنَا فِي الثَّلَاثَةِ وَجَمَعَ أَهْلَهُ وَنِسَاءَهُ حَتَّى تَخَوَّفْنَا أَنْ يَمُوتَنَا الْفَلَاحُ . قُلْتُ وَمَا الْفَلَاحُ قَالَ السُّحُورُ .

☆☆ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم نے رمضان کے مہینے میں نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ روزے رکھے آپ ﷺ نے ہمیں (تراویح) کی نماز نہیں پڑھائی یہاں تک کہ جب مہینہ ختم ہونے میں سات دن باقی رہ گئے تو نبی اکرم ﷺ



نے ایک تہائی رات گزرنے کے بعد ہمیں تراویح کی نماز پڑھائی، پھر اگلی رات آپ ﷺ نے ہمیں نماز نہیں پڑھائی، پھر اس سے اگلی رات آپ ﷺ نے نصف رات گزر جانے کے بعد ہمیں تراویح کی نماز پڑھائی، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اگر آپ باقی راتوں میں بھی ہمیں یہ نماز پڑھاتے رہیں (تو مناسب ہوگا) تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جو شخص امام کی اقتداء میں نماز ادا کر کے واپس چلا جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے پوری رات کے نوافل ادا کرنے کا ثواب لکھ دیتا ہے۔“

پھر نبی اکرم ﷺ نے ہمیں تراویح کی نماز نہیں پڑھائی اور آپ ﷺ نے یہ نماز ادا نہیں کی یہاں تک کہ مہینہ ختم ہونے میں تین دن باقی رہ گئے تو آپ ﷺ نے اس رات ہمیں یہ نماز پڑھائی، اس رات آپ ﷺ نے اپنے اہل خانہ اپنی خواتین تک کو اکٹھا کر لیا، یہاں تک کہ ہمیں یہ اندیشہ ہوا کہ ہم سحری بھی نہیں کر سکیں گے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے اپنے استاد سے پوچھا: (روایت کے متن میں استعمال ہونے والے لفظ) الفلاح سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: سحری۔

1605 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي نَعِيمُ بْنُ زِيَادٍ أَبُو طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ عَلَى مَنبَرِ حِمَصٍ يَقُولُ قُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ ثُمَّ قُمْنَا مَعَهُ لَيْلَةَ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ ثُمَّ قُمْنَا مَعَهُ لَيْلَةَ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنْ لَا نَذْرِكَ الْفَلَاحَ وَكَانُوا يُسْمَوْنَ السُّحُورَ .

☆☆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے حمص کے منبر پر بیٹھ کر یہ بات بیان کی: ہم نے رمضان کے مہینے کی تیسویں رات میں ایک تہائی رات تک نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں تراویح کی نماز ادا کی، پھر ہم نے پچیسویں رات میں نصف رات تک آپ ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی، پھر ہم نے ستائیسویں رات میں آپ ﷺ کی اقتداء میں (اتنی طویل) نماز ادا کی کہ ہمیں یہ لگنا ہوا کہ شاید ہم ”فلاح“ بھی نہیں کر سکیں گے۔

(راوی کہتے ہیں: وہ لوگ سحری کو یہ نام دیتے تھے۔)

## 5 - باب التَّوْبِ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ

باب: رات کے وقت نوافل ادا کرنے کی ترغیب دینا

1606 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَزِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا نَامَ أَحَدُكُمْ عَقَدَ الشَّيْطَانُ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ عَقَدٍ

1605-الترغيب والنهي. نسخة الاشراف (11642).

1606-مخرجه مسلم في صلاة المسافرين وقصرها، باب ما روى فيمن نام الليل اجمع حتى اصبح (الحديث 207). نسخة الاشراف

يَضْرِبُ عَلَيَّ كُمْلٍ عُقْدَةً لَيْلًا طَوِيلًا أَيْ ارْتُدُّ فَإِنْ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللَّهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ أُخْرَى فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتِ الْعُقْدُ كُلُّهَا فَيُصْبِحُ طَيِّبَ النَّفْسِ نَشِيطًا وَلَا أَصْبَحَ حَبِيبَ النَّفْسِ كَسَلَانًا“

★★ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

جب کوئی شخص سو جاتا ہے تو شیطان اس کے سر پر تین گرہیں لگا دیتا ہے اور ہر گرہ لگاتے ہوئے یہ کہتا ہے: رات بہت لمبی ہے سوئے رہو! اگر وہ بیدار ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کر لے تو اس کی ایک گرہ کھل جاتی ہے اگر وہ وضو کر لے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اگر وہ نماز ادا کرنے لگے تو تمام گرہیں کھل جاتی ہیں اور اگلے دن اس شخص کا مزاج خوشگوار ہوتا ہے اور وہ چاق و چوبند ہوتا ہے ورنہ دوسری صورت میں انسان کا مزاج بھی خوشگوار نہیں ہوتا اور وہ سستی کا شکار بھی ہوتا ہے۔

### شرح

اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے امام جلال الدین سیوطی نے یہ بات تحریر کی ہے: گرہ لگانے والا شخص یا تو ابلیس خور ہوتا ہے یا آدمی کے ساتھ رہنے والا شیطان ہوتا ہے یا اس کے علاوہ کوئی اور ہوتا ہے۔

امام بیضاوی فرماتے ہیں: یہاں پر تین کی قید اس لئے ہے کہ یہ تاکید کے لئے ہے یہ ہو سکتا ہے کہ یہ گرہ تین صورتوں میں کھلتی ہے۔ ذکر کرنے کی وجہ سے وضو کرنے کی وجہ سے اور نماز پڑھنے کی وجہ سے تو گویا ان تینوں میں سے ہر ایک سے رکاوٹ کے لئے شیطان ایک گرہ لگاتا ہے یہ کہتے ہوئے کہ ابھی رات بہت لمبی ہے۔

یہاں روایت کے متن میں اس کے ”سر پر“ کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں حالانکہ صحیح بخاری کی روایت میں ہے کہ شیطان وہ گرہ آدمی کے سر کے پچھلے حصے پر یعنی گدی پر لگاتا ہے۔

روایت میں مطلق طور پر لفظ استعمال ہوا ہے کہ جب کوئی شخص سو جاتا ہے تاہم دیگر روایات سے یہ بات ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے شیطان کے اثر سے محفوظ ہوتے ہیں۔ جیسے انبیائے کرام ہیں اور وہ لوگ نہیں جن کا ذکر قرآن نے یہ کہہ کر کیا۔

”بے شک میرے کچھ بندے ایسے ہیں جن پر تمہیں قابو حاصل نہیں ہوگا۔“

اسی طرح ایک روایت میں یہ بات مذکور ہے کہ جو شخص سوتے وقت آیت الکرسی پڑھ لیتا ہے وہ صبح تک شیطان سے محفوظ رہتا ہے اس کے فوائد علامہ ابن حجر نے فتح الباری میں بیان کئے ہیں۔

روایت میں یہ بات مذکور ہے کہ آدمی بیدار ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو اس بارے میں مناسب یہ ہے: آدمی وہ کلمات ادا کرے جو امام بخاری نے حضرت عبادہ بن صامت کے حوالے سے نقل کئے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ کلمات پڑھتے تھے اس وقت جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت بیدار ہوتے تھے آپ یہ پڑھتے تھے:

”اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ بادشاہی اسی کے لئے

مخصوص ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔ ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے مخصوص ہے۔“

اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔“

پھر نبی اکرم ﷺ یہ پڑھتے تھے۔

”اے اللہ! تو میری مغفرت کر دے۔“

جس شخص کی گرہ کھل جاتی ہے وہ صبح کے وقت چاق و چوبند اس لئے ہوتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی اطاعت و فرمانبرداری کی جو توفیق عطا کی ہوتی ہے اس سے وہ خوش ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ جو ثواب کا وعدہ کیا ہے اس کی وجہ سے خوش ہوتا ہے اور اس سے شیطان کی گرہ زائل ہو جاتی ہے اس وجہ سے خوش ہوتا ہے۔

اس حدیث پر بحث کرتے ہوئے علامہ ابن عبد البر اندلسی نے یہ بات تحریر کی ہے: مذمت کے یہ الفاظ اس شخص کے ساتھ مخصوص ہیں جو رات کو نماز کے لئے اٹھتا نہیں ہے اور نماز کو قضاء کر دیتا ہے جہاں تک اس شخص کا تعلق ہے جس کی عادت یہ ہے: وہ فرض نماز ادا کرنے کے لئے اٹھتا بھی ہے یا رات کے وقت نوافل ادا کرتا رہتا ہے لیکن پھر کسی دن اس کی آنکھ لگی رہ جاتی ہے اور وہ سویا رہ جاتا ہے تو یہ بات ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اس بات کا اجر عطا کرتا ہے اور نیند اس کے لئے صدقہ ہو جاتی ہے۔ اس حدیث سے یہ بات بھی ظاہر ہو جاتی ہے کہ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے وہ اس بات کی پوری کوشش کرتا ہے کہ انسان اپنے پروردگار کا قرب حاصل نہ کر سکے وہ انسان کو اللہ کے ذکر سے اور نماز سے روکنے کی پوری کوشش کرتا ہے لیکن اللہ کے ذکر میں وضو کرنے میں اور نماز پڑھنے میں یہ فضیلت ہے کہ شیطان کی لگائی ہوئی گرہ ان اعمال کی وجہ سے کھل جاتی ہے اس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ جو شخص شیطان کے شر سے بچنے کی کوشش کرتا ہے اللہ تعالیٰ کا انعام و اکرام اسے حاصل ہوتا ہے اور وہ ظاہری طور پر بھی خوش و خرم ہوتا ہے۔

.....

1607 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ذُكِرَ

عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ نَامَ لَيْلَةً حَتَّى أَصْبَحَ قَالَ "ذَاكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطَانَ فِي أُذُنِهِ".

☆☆ حضرت عبد اللہ ﷺ (بن مسعود) بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک ایسے شخص کا ذکر کیا گیا جو رات کے وقت سوتا ہے اور صبح تک سویا رہتا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”یہ ایسا شخص ہے جس کے کانوں میں شیطان نے پیشاب کر دیا ہے۔“

1608 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ

1607- أخرجه البخاری فی التہجد، باب اذا نام ولم یصل بال الشیطان فی اذنه (الحدیث 1144) بتحوہ، و فی بدء الخلق، باب صفة ابلیس و جنوده (الحدیث 3270). و أخرجه مسلم فی صلاة المسافرين و قصرها، باب ما روی فیمن نام اللیل اجمع حتی اصبح (الحدیث 205).

و أخرجه النسائی فی قیام اللیل و تطوع النہار، باب الترغیب فی قیام اللیل (الحدیث 1608). و أخرجه ابن ماجہ فی امامة الصلاة و السنة فیہا، باب ما جاء فی قیام اللیل (الحدیث 1330). تحفة الاشراف (9297).

1608- أخرجه ابو داؤد فی الصلاة، باب قیام اللیل (الحدیث 1308) و أخرجه ابن ماجہ فی امامة الصلاة و السنة فیہا، باب ما جاء فیمن ایقظ

اہلہ من اللیل (الحدیث 1336). تحفة الاشراف (12860).

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لَنَا نَامَ عَنِ الصَّلَاةِ الْبَارِحَةَ حَتَّى أَصْبَحَ . قَالَ "فَأَنَّكَ شَيْطَانٌ بَانَ لِي أَدْنِيهِ" .

★★ حضرت عبداللہ ﷺ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! فلاں شخص فجر کی نماز کے وقت سویا رہتا ہے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "وہ ایسا شخص ہے شیطان نے اس کے کانوں میں پیشاب کر دیا ہے۔"

1609 - أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَعْقَاعُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "رَجِمَ اللَّهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى ثُمَّ أَبْقَطَ امْرَأَتَهُ فَصَلَّتْ فَإِنْ أَبَتْ نَضَحَ فِي وَجْهِهَا الْمَاءَ وَرَجِمَ اللَّهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ ثُمَّ أَبْقَطَتْ رَوْجَهَا فَصَلَّى فَإِنْ أَبِي نَضَحَتْ فِي وَجْهِهِ الْمَاءَ" .

★★ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: "اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے جو رات کے وقت بیدار ہو کر نماز ادا کرتا ہے پھر وہ اپنی بیوی کو بھی بیدار کرتا ہے وہ بھی نماز ادا کرتی ہے اگر وہ اس کی بات نہیں مانتی تو وہ اس کے چہرے پر پانی چھڑک دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس عورت پر بھی رحم کرے جو رات کے وقت نماز ادا کرتی ہے وہ اپنے شوہر کو بھی بیدار کرتی ہے وہ بھی نماز ادا کر لیتا ہے" اگر وہ شوہر بیدار نہیں ہوتا تو وہ عورت اس کے چہرے پر پانی چھڑک دیتی ہے۔

### شرح

اس روایت کا پہلا بنیادی مضمون یہ ہے: اس میں رات کے وقت نوافل ادا کرنے کی ترغیب دی گئی ہے دوسرا مضمون یہ ہے: میاں بیوی کو ایک دوسرے کے ساتھ نیکی کے کام میں تعاون کرنا چاہیے اور ایک دوسرے کو اس کی ترغیب دیتے رہنا چاہیے۔ اس حدیث سے یہ بات بھی ثابت ہو جاتی ہے کہ سوئے ہوئے شخص کو نوافل کی ادائیگی کے لئے بیدار کرنا مشروع ہے اور جو شخص کسی نیکی کے کام میں سستی کر رہا ہو تو اسے نیکی کے ارتکاب کی ترغیب دینی چاہیے۔



1610 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ أَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ . 1609 - أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ فِي الصَّلَاةِ ، بَابُ قِيَامِ اللَّيْلِ (الحدیث 1308) و أَخْرَجَهُ ابْنُ مَاجَةَ فِي إِقَامَةِ الصَّلَاةِ وَالسُّنَّةِ فِيهَا ، بَابُ مَا جَاءَ فِيهِ مِنْ بَقِيَّةِ أَهْلِ مِنَ اللَّيْلِ (الحدیث 1336) . تحفة الاشراف (12860) .

1610 - أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي التَّهَجُّدِ ، بَابُ تَحْرِيطِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى صَلَاةِ اللَّيْلِ وَ النَّوَافِلِ مِنْ غَيْرِ إِجْبَابِ (الحدیث 1127) ، وَ فِي التَّفْسِيرِ ، بَابُ (وَ كَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرُ شَيْءٍ جَدَلًا) (الحدیث 4724) مَخْتَصَرًا . وَ فِي الْإِعْتِمَادِ بِالْكِتَابِ وَ السُّنَّةِ ، بَابُ (وَ كَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرُ شَيْءٍ جَدَلًا) (الحدیث 7347) ، وَ فِي التَّوْحِيدِ ، بَابُ فِي الْمَشْبُوهَةِ وَ الْإِرَادَةِ (الحدیث 7465) . وَ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي صَلَاةِ الْمَسَافِرِ وَ قَصْرِهَا ، بَابُ مَا رَوَى فِيهِ مِنْ نَامِ اللَّيْلِ إِجْمَعُ حَتَّى أَصْبَحَ (الحدیث 206) . وَ أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ وَ تَطَوُّعِ النَّهَارِ ، بَابُ التَّرْغِيبِ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ (الحدیث 1611) مَطْوُولًا ، وَ فِي التَّفْسِيرِ : سُورَةُ الْكَهْفِ ، قَوْلُهُ تَعَالَى (وَ كَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرُ شَيْءٍ جَدَلًا) (الحدیث 325) . تحفة الاشراف (10070) .

حَدَّثَنَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَهُ وَقَاطِمَةٌ فَقَالَ "أَلَا تُصَلُّونَ". قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا أَلْفُسْنَا بِيَدِ اللَّهِ فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَتَعَفَّا بِعَفَا فَانصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قُلْتُ لَهُ ذَلِكَ ثُمَّ سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُدْبِرٌ يَضْرِبُ فِجْعَهُ وَيَقُولُ "وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ هَيْئًا جَدَلًا".

★★ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ امام حسین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا:

کیا تم لوگوں نے نماز ادا نہیں کی ہے؟ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہماری جانیں اللہ تعالیٰ کے دستِ قدرت میں ہیں جب وہ انہیں زندہ کرنا چاہتا ہے زندہ کر لیتا ہے تو میری یہ گزارش سن کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے تشریف لے گئے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس جاتے تھے تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے زانو پر ہاتھ مارتے ہوئے فرمایا: "انسان بحث بہت کرتا ہے۔"

### شرح

یہ روایت امام ابن شہاب زہری نے امام زین العابدین کے حوالے سے امام حسین کے حوالے سے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

اس روایت کی سند میں ایک خوبی یہ ہے: ایک بیٹے یعنی امام زین العابدین نے اپنے والد یعنی امام حسین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اپنے دادا یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

اس روایت کی سند کی دوسری خوبی یہ ہے: اسے ایک صحابی یعنی حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے دوسرے صحابی یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے اور اسے ایک تابعی یعنی امام ابن شہاب زہری نے دوسرے تابعی یعنی امام زین العابدین سے نقل کیا ہے۔

اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابوالحسن سندھی نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی دلیل کا اس حوالے سے انکار کیا تھا کہ انہوں نے مکلف ہونے کے احکام کے مقابلے میں تقدیر اور اللہ تعالیٰ کی مشیت کو دلیل کے طور پر پیش کیا تھا اور یہ قابل قبول نہیں ہے اور یہ دلیل اسی وقت دی جاسکتی ہے کہ جب کوئی شخص بحث اچھی کر سکتا ہو لیکن کیونکہ یہاں پر مکلف ہونے کا حکم استحباب کے طور پر تھا۔ وجوب کے طور پر نہیں تھا اسی لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں چھوڑ کر واپس تشریف لے گئے اگر یہ مکلف ہونے کا حکم وجوب کے طور پر ہوتا (یعنی فجر کی نماز کے لئے ہوتا) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں ان کے حال پر نہ چھوڑتے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔\*

امام نووی نے اس حدیث پر بحث کرتے ہوئے یہ بات تحریر کی ہے: مختار یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے جواب کی تیزی پر حیرانگی کا اظہار کرتے ہوئے یہ رد عمل ظاہر کیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اس عذر کو قبول کر کے یہ رد عمل

ظاہر نہیں کیا تھا۔ تاہم ایک قول یہ بھی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان کے عذر کو قبول کرتے ہوئے یہ رد عمل ظاہر کیا تھا اور نبی اکرم ﷺ نے ان پر ناراضگی کا اظہار نہیں کیا تھا۔

علامہ ابن بطال نے اس موضوع پر بحث کرتے ہوئے مہلب کا یہ قول نقل کیا ہے: اس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ امام کو اس بات کا حق حاصل نہیں ہے کہ وہ نوافل کے بارے میں شدت سے کام لے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کو قبول کیا تھا، کیونکہ نفل نماز کی ادائیگی نہ کرنے کے حوالے سے یہ عذر قابل قبول تھا، لیکن اگر یہ فرض نماز کا معاملہ ہوتا تو نبی اکرم ﷺ اس عذر کو قبول نہ کرتے۔



1611 - أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِي قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ اسْتِخَاقٍ قَالَ حَدَّثَنِي حَكِيمُ بْنُ حَكِيمٍ بْنُ عَبَّادِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ بْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى فَاطِمَةَ مِنَ اللَّيْلِ فَأَيَّقُنَا لِلصَّلَاةِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى بَيْتِهِ فَصَلَّى هَوِيًّا مِنَ اللَّيْلِ فَلَمْ يَسْمَعْ لَنَا حِسًّا فَرَجَعَ إِلَيْنَا فَأَيَّقُنَا فَقَالَ "قَوْمًا فَصَلِّيًا". قَالَ فَجَلَسْتُ وَأَنَا أَعْرُكُ عَيْنِي وَأَقُولُ إِنَّا وَاللَّهِ مَا نَصَلِّيَ إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَنَا إِنَّمَا أَنْفُسَنَا بِيَدِ اللَّهِ. فَإِنْ شَاءَ أَنْ يَعْتَبَنَا بَعَثَا - قَالَ - فَوَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ وَيَضْرِبُ بِيَدِهِ عَلِيَّ فَيَحِدُّهُ "مَا نَصَلِّيَ إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَنَا (وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا)".

★★ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ رات کے وقت میرے اور فاطمہ کے پاس تشریف لائے اور آپ ﷺ نے ہمیں نماز کے لیے بیدار کیا پھر آپ ﷺ اپنے گھر واپس تشریف لے گئے آپ ﷺ رات دیر تک نماز ادا کرتے رہے، لیکن جب آپ ﷺ کو ہماری طرف سے کوئی آہٹ محسوس نہیں ہوئی تو آپ ﷺ واپس ہمارے پاس تشریف لائے آپ ﷺ نے ہمیں بیدار کیا اور فرمایا: "تم دونوں اٹھ کر نماز ادا کر لو۔"

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اٹھ کر بیٹھ گیا اور آنکھیں ملنے لگا، میں نے عرض کی: اللہ کی قسم! ہم وہی نماز ادا کریں گے جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے نصیب میں لکھی ہو، ہماری جانیں اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں ہیں، جب وہ ہمیں بیدار کرنا چاہتا ہے اس وقت ہمیں بیدار کر دیتا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ واپس تشریف لے جاتے ہوئے اپنے زانو پر ہاتھ مارتے ہوئے یہ فرما رہے تھے:

ہم وہی نماز ادا کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے نصیب میں لکھی ہوئی ہو، ویسے انسان بہت بحث کرتا ہے۔

## 6 - باب فَضْلِ صَلَاةِ اللَّيْلِ

باب: رات کی نماز کی فضیلت

1612 - أَخْبَرَنَا لُحَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَالَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ - هُوَ ابْنُ عَوْفٍ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ شَهْرُ اللَّهِ الْمُحَرَّمُ وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْقَرِيبَةِ صَلَاةُ اللَّيْلِ".

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

رمضان کے مہینے کے بعد سب سے زیادہ فضیلت والے روزے اللہ تعالیٰ کے مہینے محرم کے روزے ہیں اور فرض نماز کے بعد سب سے زیادہ فضیلت والی نماز رات کے وقت ادا کی جانے والی نماز ہے۔

## شرح

اس حدیث پر بحث کرتے ہوئے امام نووی نے یہ بات تحریر کی ہے: اس روایت میں اس بات کی دلیل موجود ہے جس بات پر علماء کا اتفاق ہے کہ رات کے وقت کے نوافل دن کے نوافل کے مقابلے میں زیادہ فضیلت رکھتے ہیں۔

اس روایت سے بعض حضرات نے یہ استدلال کیا ہے کہ رات کے وقت کے نوافل دن کے وقت کی غیر مؤکدہ سنتوں سے زیادہ فضیلت رکھتے ہیں تاہم اکثر فقہاء اس بات کے قائل ہیں دن کے وقت کی مؤکدہ یا غیر مؤکدہ سنتیں رات کے نوافل سے زیادہ فضیلت رکھتی ہیں اس کی وجہ یہ ہے: یہ سنتیں فرائض کے ساتھ مشابہت رکھتی ہیں۔ (نووی کہتے ہیں) تاہم پہلا قول قوی ہے اور احادیث سے زیادہ موافقت رکھتا ہے۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

تاہم جمہور علماء اسی بات کے قائل ہیں دن کے وقت ادا کی جانے والی مؤکدہ اور غیر مؤکدہ سنتیں زیادہ فضیلت رکھتی ہیں کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو اس بات کی ترغیب دی تھی اور بعد میں بھی امت کا یہی معمول ہے کہ وہ دن کی سنتوں کو زیادہ اہتمام کے ساتھ ادا کرتے ہیں۔

.....

1613 - أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّادٍ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي وَحْشِيَةَ أَنَّهُ سَمِعَ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْقَرِيبَةِ قِيَامُ اللَّيْلِ وَأَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ الْمُحَرَّمُ". أَرْسَلَهُ شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ.

1612- اخرجہ مسلم فی الصیام، باب فضل صوم المحرم (الحدیث 202 و 203)۔ و اخرجہ ابو داؤد فی الصوم، باب صوم المحرم (الحدیث 2429)۔ و اخرجہ الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء فی فضل صلاة اللیل (الحدیث 438)۔ و اخرجہ النسائی فی قیام اللیل و تطوع النهار، باب فضل صلاة اللیل (الحدیث 1613)۔ و الحدیث عند: ابن ماجه فی الصیام، باب صیام اشهر الحرم (الحدیث 1742)۔ تحفة الاشراف (12292)۔

1613- تقدم فی قیام اللیل و تطوع النهار، باب فضل صلاة اللیل (الحدیث 1612)۔

★★ حید بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

فرض نماز کے بعد سب سے زیادہ فضیلت رات کے نوافل کو حاصل ہے اور رمضان کے بعد سب سے زیادہ فضیلت عرم کے روزوں کو حاصل ہے۔

شعبہ بن حجاج نامی راوی نے اس روایت کو مرسل حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

## 7- باب فضل صلاة اللیل فی السفر

باب: سفر کے دوران رات کے وقت نوافل ادا کرنا

1614 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ رِبْعِيًّا عَنْ زَيْدِ بْنِ ظَبْيَانَ رَفَعَهُ إِلَى أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَجَلَّ رَجُلٌ اتَى قَوْمًا فَسَأَلَهُمْ بِاللَّهِ وَلَمْ يَسْأَلْهُمْ بِقَرَابَةِ بَيْنِهِ وَبَيْنَهُمْ فَمَنْعُوهُ فَتَخَلَّفَهُمْ رَجُلٌ بِأَعْقَابِهِمْ فَأَعْطَاهُ سِرًّا لَا يَعْلَمُ بِعَطِيَّتِهِ إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالَّذِي أَعْطَاهُ وَقَوْمٌ سَارُوا لَيْلَتَهُمْ حَتَّى إِذَا كَانَ النَّوْمُ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِمَّا يُعَدَّلُ بِهِ تَزَلُّوا فَوَضَعُوا رُءُوسَهُمْ فَقَامَ يَتَمَلَّقُنِي وَيَتَلَوُّ آيَاتِي وَرَجُلٌ كَانَ فِي سَرِيَّةٍ فَلَقُوا الْعَدُوَّ فَأَنْهَزَمُوا فَأَقْبَلَ بِصَفْرِهِ حَتَّى يُقْتَلَ أَوْ يُفْتَحَ لَهُ"

★★ زید بن ظبیان حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

تین طرح کے لوگوں سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے۔

ایک شخص کچھ لوگوں کے پاس آتا ہے ان سے اللہ کے نام پر کچھ مانگتا ہے وہ ان لوگوں سے اپنی رشتہ داری کے نام پر کچھ نہیں مانگتا وہ لوگ اسے کچھ نہیں دیتے ان لوگوں میں سے ایک شخص آتا ہے اور پوشیدہ طور پر اس مانگنے والے کو کچھ دے دیتا ہے اس شخص کے عطیے کو صرف اللہ تعالیٰ جانتا ہے یا وہ شخص جانتا ہے جسے اس شخص نے وہ عطیہ دیا ہے۔ کچھ لوگ رات کے وقت سفر کر رہے ہوتے ہیں یہاں تک کہ (تھکاوٹ کی وجہ سے) نیند ان کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہو اس وقت وہ لوگ پڑاؤ کریں اپنے سر رکھیں (اور سو جائیں) (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) اس وقت کوئی شخص اٹھ کر میری بارگاہ میں کھڑا ہو اور میری آیات کی تلاوت کرے (تو وہ میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے) (تیسرا) وہ شخص ہے جو کسی جنگی مہم میں ہو وہ دشمن کے سامنے آ جائے اس کے ساتھی ہلکتے کھا کر پیچھے ہٹ جائیں لیکن وہ سینہ تان کر آگے بڑھے یہاں تک کہ اسے شہید کر دیا جائے یا فتح نصیب کر دی جائے۔



## 8 - باب وَقْتِ الْقِيَامِ

باب: نوافل ادا کرنے کا وقت

1615 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَصْرِيُّ عَنْ بَشِيرٍ - هُوَ ابْنُ الْمُفْضَلِ - قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَشْعَثِ

بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَيْ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ الدَّائِمُ . قُلْتُ فَأَيُّ اللَّيْلِ كَانَ يَقُومُ قَالَتْ إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ .

★★ مسروق بیان کرتے ہیں میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا، نبی اکرم ﷺ کے نزدیک کون سا عمل زیادہ

پسندیدہ تھا تو انہوں نے جواب دیا: جو باقاعدگی سے کیا جائے۔ میں نے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ رات کے کون سے حصے میں نوافل ادا کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جب آپ ﷺ مرغ کی اذان سنتے تھے۔

شرح

روایت کے متن میں استعمال ہونے والے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے الفاظ ”دائمی“ سے مراد یہ ہے: جسے عمل کرنے والا شخص باقاعدگی کے ساتھ سرانجام دیتا رہے۔

علامہ قرطبی نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ ہمیشہ ادا کئے جانے والے عمل کو اس لئے پسند فرماتے تھے کہ اس عمل کو انجام دینے والا شخص بھلائی کے کاموں سے لاتعلقی نہیں ہوتا اور اس شخص سے ثواب اور اجر لاتعلقی نہیں ہوتا۔ اس کے نامہ اعمال میں ہمیشہ نیکی لکھی جاتی رہتی ہے اور اس کے اعمال جب اوپر جاتے ہیں تو وہ نیکی کے ساتھ بھرے ہوئے اوپر جاتے ہیں اور دائمی طور پر عمل کرنے کے حوالے سے آدمی کو فرشتوں کے ساتھ مشابہت حاصل ہو جاتی ہے روایت کے متن کے یہ الفاظ کہ ”جب مرغ کی اذان دینے کی آواز سنتے“ اس وقت آپ ﷺ نوافل ادا کیا کرتے تھے۔

اس کے بارے میں علماء نے یہ بات بیان کی ہے: عام طور پر مرغ نصف رات کے وقت اذان دیتا ہے اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول روایت سے بھی اس بات کی تائید ہو جاتی ہے کہ نصف رات کے وقت یا اس سے کچھ پہلے یا اس کے کچھ بعد نبی اکرم ﷺ نوافل ادا کرنے کے لئے بیدار ہوئے تھے۔

لیکن علامہ ابن بطلال نے یہ بات تحریر کی ہے: مرغ ایک تہائی رات گزرنے کے بعد بانگ دیتا ہے۔

تاہم بعض علماء نے یہ بات بیان کی ہے: مختلف علاقوں میں رات کے وقت مرغ کے بانگ دینے کا وقت مختلف ہوتا

ہے۔

تاہم چونکہ اکثر علاقوں میں یہی رواج ہے کہ مرغ رات کے آخری حصے میں اذان دیتا ہے اس سے یہ بات ثابت ہو جاتی

1615-اخرجه البخاری فی النہجد، باب من لام عند السحر (الحديث 1132)، . فی الرقاق، باب القصد و المداومة علی العمل (الحديث 6461) . واخرجه مسلم فی صلاة المسافرين و قصرها، باب صلاة اللیل و عدد رکعات النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اللیل و ان الورد رکعة و ان الورد رکعة و ان الورد رکعة صحیحہ (الحديث 131) . واخرجه ابو داؤد فی الصلاة، باب وقت قیام النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اللیل (الحديث 1317) بنحوہ . تحفة الاشراف (17659) .

ہے کہ نبی اکرم ﷺ عام طور پر رات کے آخری حصے میں ضرور نوافل ادا کیا کرتے تھے۔

.....

## 9 - باب ذِكْرِ مَا يُسْتَفْتَحُ بِهِ الْقِيَامُ

باب: کس چیز کے ذریعے رات کے نوافل کا آغاز کیا جائے

1616 - أَخْبَرَنَا عِصْمَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَزْهَرِيُّ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ بِمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتَحُ بِهِ اللَّيْلَ قَالَتْ لَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْ شَيْءٍ مَا سَأَلْتَنِي عَنْهُ أَحَدٌ قَبْلَكَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ عَشْرًا وَيَحْمَدُ عَشْرًا وَيُسَبِّحُ عَشْرًا وَيَهْتَلِلُ عَشْرًا وَيَسْتَفِيرُ عَشْرًا وَيَقُولُ "اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي وَعَالِيَنِي اعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ ضَيْقِ الْمَقَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ".

★★ عام بن حمید بیان کرتے ہیں میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا، نبی اکرم ﷺ رات کے نوافل کا آغاز کس چیز سے کرتے تھے؟ تو انہوں نے بتایا: تم نے مجھ سے ایک ایسی چیز کے بارے میں دریافت کیا ہے جس کے بارے میں تم سے پہلے مجھ سے کسی نے سوال نہیں کیا۔

نبی اکرم ﷺ پہلے دس مرتبہ اللہ اکبر کہتے تھے دس مرتبہ الحمد للہ پڑھتے تھے دس مرتبہ سبحان اللہ پڑھتے تھے دس مرتبہ لا الہ الا اللہ پڑھتے تھے دس مرتبہ استغفار کا کلمہ پڑھتے تھے پھر یہ پڑھتے تھے:

"اے اللہ! تو میری مغفرت کر دے تو مجھے ہدایت پر ثابت قدم رکھ تو مجھے رزق عطاء کر تو مجھے عافیت نصیب کر میں قیامت کے دن حالت کی تنگی سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔"

1617 - أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مَعْمَرٍ وَالْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ كَعْبِ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ كُنْتُ أَبِيْتُ عِنْدَ حُجْرَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَقُولُ "سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ". الْهُيُوتِيُّ ثُمَّ يَقُولُ "سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ". الْهُيُوتِيُّ.

★★ حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کے حجرہ مبارک کے پاس رات بسر کیا کرتا تھا میں آپ ﷺ کو سنا کرتا تھا جب آپ ﷺ رات کے وقت نوافل ادا کر رہے ہوتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

"اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔"

1616- أخرجه أبو داود في الصلاة، باب ما يسطفح به الصلاة من الدعاء (الحديث 766). وأخرجه النسائي في الاستعاذة، الاستعاذة من ضيق المقام يوم القيامة (الحديث 5550). وأخرجه ابن ماجه في إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في الدعاء إذا قام الرجل من الليل (الحديث 1356). تحفة الاشراف (16166).

1617- الفردبه به النسائي. والحديث عند: مسلم في صلاة، باب فضل السجود والحث عليه (الحديث 226). وأبو داود في الصلاة، باب وقت قيام النبي صلى الله عليه وسلم من الليل (الحديث 1320). والترمذي في الدعوات، باب منه (الحديث 3416). والنسائي في الطهارة، فضل السجود (الحديث 1137). وابن ماجه في الدعاء، باب ما يدهور به إذا انه من الليل (الحديث 3879). تحفة الاشراف (3603).

آپ ﷺ خاصی دیر تک یہ کلمات پڑھتے رہتے تھے پھر آپ ﷺ یہ پڑھتے تھے:  
 ”اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے اور ہر طرح کی حمد اس کے لیے مخصوص ہے۔“  
 آپ ﷺ یہ کلمات بھی خاصی دیر تک پڑھتے تھے۔

1618 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَخْوَالِ - يَعْنِي سُلَيْمَانَ بْنَ أَبِي مُسْلِمٍ - عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ ”اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَلِكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ حَقٌّ وَوَعْدُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَبِكَ أَمَنْتُ“ . ثُمَّ ذَكَرَ قُتَيْبَةُ كَلِمَةً مَعْنَاهَا ”وَبِكَ خَاصَمْتُ وَابْتَكَيْتُ حَاكِمْتُ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ جب رات کے وقت تہجد کی نماز ادا کرنے کے لیے اٹھتے تھے تو یہ دعائیں پڑھتے تھے:

”اے اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے تو آسمانوں اور زمین کا نور ہے اور ان میں موجود ہر چیز کا نور ہے حمد تیرے لیے ہے تو آسمانوں اور زمین اور ان میں موجود سب چیزوں کو قائم رکھنے والا ہے حمد تیرے لیے مخصوص ہیں تو آسمانوں اور زمین اور اس میں موجود ہر چیز کا بادشاہ ہے حمد تیرے لیے مخصوص ہیں تو حق ہے تیرا وعدہ حق ہے جنت حق ہے جہنم حق ہے قیامت حق ہے انبیاء حق ہیں حضرت محمد ﷺ حق ہیں میں تیرے سامنے جھک گیا میں نے تجھ پر توکل کیا تجھ پر ایمان رکھا۔“

اس کے بعد تہیہ نامی راوی نے یہ کلمہ ذکر کیا ہے جس کا مطلب یہ ہے:

”میں تیری ہی مدد سے (اپنے مخالفین سے) جھگڑا کرتا ہوں اور تجھے ہی ثالث بنا تا ہوں تو میری مغفرت کر دے ہر اس چیز کی جو میں پہلے کر چکا ہوں اور جو بعد میں کروں گا جو میں نے اعلانیہ طور پر کیا تو ہی آگے کرنے والا ہے تو ہی پیچھے رکھنے والا ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔“

1619 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَنبَأَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ

كُرَيْبٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ - وَهِيَ خَالَتُهُ - فَاضْطَجَعَ فِي عَرْضِ

1618- أخرجه البخاري في التهجد، باب التهجد بالليل (الحديث 1120)، وفي الدعوات، باب الدعاء إذا انتبه من الليل (الحديث 6317). وأخرجه مسلم في صلاة المسافرين وقصرها، باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه (الحديث 199). وأخرجه ابن ماجه في إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في الدعاء إذا قام الرجل من الليل (الحديث 1355م) والحديث عند البخاري في التوحيد، باب قول الله تعالى (وهو الذي خلق السموات والأرض بالحق) (الحديث 7385)، وباب قول الله تعالى (وجوه يومئذ ناضرة) (الحديث 7442)، وباب قول الله تعالى (يريدون أن يبدلوا كلام الله) (الحديث 7499). تحفة الأشراف (5702).



شرح

اس روایت میں یہ بات مذکور ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ نیند سے بیدار ہوئے تو آپ ﷺ نے سورہ آل عمران کی دس آیات کی تلاوت کی تھی۔ اگرچہ انہی کے کرام کے حق میں نیند ناقض وضو نہیں ہوتی ہے تاہم امام نووی نے یہ بات بیان کی ہے: اس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ بے وضو شخص قرآن کی قرأت کر سکتا ہے اور اس بات پر اتفاق ہے کہ ایسا کرنا جائز ہے۔ البتہ جنبی شخص یا حیض والی عورت کے لئے قرآن کی تلاوت منع ہے۔

اس روایت سے یہ بات بھی ثابت ہو جاتی ہے کہ نیند سے بیدار ہونے کے وقت ان آیات کی تلاوت کرنا سنت ہے۔ علامہ ابن حجر عسقلانی نے ”فتح الباری“ میں یہ بات تحریر کی ہے: علامہ ابن بطلال اور ان کے پیروکار نے یہ بات بیان کی ہے: اس میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ جن لوگوں نے بے وضو حالت میں قرآن کی تلاوت کو مکروہ قرار دیا ہے ان کا قول مسترد کیا جائے گا کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے نیند سے بیدار ہونے کے بعد اور وضو کرنے سے پہلے ان آیات کی تلاوت کی تھی لیکن شیخ ابن منیر اور دیگر حضرات نے اس بات پر ابن بطلال کا تعاقب کرتے ہوئے یہ بات بیان کی ہے: اس سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ نیند نبی اکرم ﷺ کے حق میں ناقض وضو ہو حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ اور خود نبی اکرم ﷺ کا یہ ارشاد ہے۔

”میری آنکھیں سو جاتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا ہے“

جہاں تک بیدار ہونے کے بعد نبی اکرم ﷺ کے وضو کرنے کا تعلق ہے تو ہو سکتا ہے کہ آپ ﷺ نے از سر نو وضو تجدید کے طور پر کیا ہو یا بیدار ہونے کے بعد آپ کو حدث لاحق ہوا ہو۔ اس لئے آپ ﷺ نے وضو کیا ہو۔ ابن حجر کہتے ہیں: ابن بطلال کے اس قول کی نسبت کے حوالے سے یہ بہترین اعتراض ہے۔

10 - باب مَا يَفْعَلُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ مِنَ السَّوَاكِ

باب: رات کے وقت بیدار ہونے پر مسواک کرنا

1620 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ وَحُصَيْنٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُدَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشْوِصُ فَاةً بِالسَّوَاكِ .

☆☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ جب رات کے وقت بیدار ہوتے تھے تو مسواک کے ذریعے اپنا منہ صاف کرتے تھے۔

1621 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا

1620- تقدم في الطهارة، باب السواك إذا قام من الليل (الحدیث 2)

1621- تقدم في الطهارة، باب السواك إذا قام من الليل (الحدیث 2)

وَاللَّيْلِ يُحَدِّثُ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشْوِصُ قَاهُ بِالسِّوَاكِ .  
 ☆☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ جب راجت کے وقت بیدار ہوتے تھے تو مسواک کے ذریعے اپنا منہ صاف کرتے تھے۔

## 11 - باب ذِكْرِ الْإِخْتِلَافِ عَلَى أَبِي حَصِينِ عُمَانَ بْنِ عَاصِمٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ

باب: اس روایت کے بارے میں ابو حصین عثمان بن عاصم نامی راوی

کے حوالے سے نقل ہونے والے اختلاف کا تذکرہ

1622 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي سِنَانٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ كُنَّا نُؤَمِّرُ بِالسِّوَاكِ إِذَا قُمْنَا مِنَ اللَّيْلِ .

☆☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہمیں یہ حکم دیا گیا تھا کہ جب ہم رات کے وقت بیدار ہوں تو مسواک کیا کریں۔

1623 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَبَانَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ كُنَّا نُؤَمِّرُ إِذَا قُمْنَا مِنَ اللَّيْلِ أَنْ نَشْوِصَ أَفْوَاهَنَا بِالسِّوَاكِ .

☆☆ شقیق بیان کرتے ہیں ہمیں یہ حکم دیا گیا تھا کہ جب ہم رات کے وقت بیدار ہوں تو اپنے منہ کو مسواک کے ذریعے صاف کریں۔

## 12 - باب بَأَيِّ شَيْءٍ تُسْتَفْتَحُ صَلَاةُ اللَّيْلِ

باب: رات کے نوافل کا آغاز کس چیز کے ذریعے کیا جائے گا؟

1624 - أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ قَالَ أَبَانَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ صَلَاتَهُ قَالَتْ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَتَحَ صَلَاتَهُ قَالَ "اللَّهُمَّ رَبِّ جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَائِيلَ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ

1622-تقدم في الطهارة، باب السواك إذا قام من الليل (الحديث 2) . بمعناه .

1623-تقدم في الطهارة، باب السواك إذا قام من الليل (الحديث 2) . بمعناه . قال الحافظ في التكت الظراف (3336): سقط ذكر حذيفة

عند النسائي من رواية إسرائيل وحده .

1624-أخرجه مسلم في صلاة المسافرين وقصرها، باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه (الحديث 200) . وأخرجه أبو داود في الصلاة، باب

ما يفتتح به الصلاة من الدعاء (الحديث 767 و 768) . وأخرجه الترمذي في الدعوات، باب ما جاء في الدعاء عند الفتح الصلاة بالليل (

الحديث 3420) . وأخرجه ابن ماجه في الأمانة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في الدعاء إذا قام الرجل من الليل (الحديث 1357) . نسخة

يَخْتَلِفُونَ اللَّهُمَّ اهْدِنِي لِمَا اخْتَلَفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ إِنَّكَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ“

☆☆ ابوسلمہ بن عبدالرحمن بیان کرتے ہیں میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ کس چیز کے ذریعے اپنی (رات کے نفل) نماز کا آغاز کرتے تھے؟ تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ جب رات کے وقت (نوافل) ادا کرنے کے لیے کھڑے ہوتے تھے تو سب سے پہلے آپ ﷺ نماز کے آغاز میں یہ پڑھتے تھے:

”اے اللہ! اے ابراہیم کے پروردگار! میکائیل کے اسرائیل کے (پروردگار) آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے غیب اور شہادت کا علم رکھنے والے! تو اپنے بندوں کے درمیان اس چیز کے بارے میں فیصلہ کر دے گا جس کے بارے میں وہ آپس میں اختلاف رکھتے ہیں اے اللہ! جس بارے میں ان لوگوں کے درمیان اختلاف ہے اس بارے میں مجھے حق پر ثابت قدم رکھنا بے شک تو جس کی چاہے سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کر سکتا ہے۔“

### شرح

اس روایت پر بحث کرتے ہوئے صحیح مسلم کے شارح امام نووی تحریر کرتے ہیں: علماء نے یہ بات بیان کی ہے: دعا کے الفاظ میں حضرت جبرائیل علیہ السلام اور حضرت میکائیل علیہ السلام اور حضرت اسرائیل علیہ السلام کا تذکرہ اس لیے بطور خاص کیا گیا ہے اگرچہ اللہ تعالیٰ تمام مخلوقات کا پروردگار ہے جیسا کہ قرآن و سنت سے یہ بات ثابت ہے لیکن ان کا تذکرہ اس لیے کیا گیا ہے کیونکہ جو بھی چیز عظیم المرتبت اور بلند شان کی مالک ہو اس کی طرف اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کی نسبت کی جائے گی۔ اس چیز کی طرف نہیں کی جائے گی جسے حقیر یا کم تر سمجھا جاتا ہو اسی لیے اللہ تعالیٰ کو آسمانوں اور زمین کا پروردگار عظیم عرش کا پروردگار فرشتوں اور روح کا پروردگار مشرق اور مغرب کا پروردگار لوگوں کا پروردگار لوگوں کا بادشاہ کہا جاسکتا ہے۔ لوگوں کا معبود تمام جہانوں کا پروردگار ہر شے کا پروردگار انبیاء کا پروردگار آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والا آسمانوں اور زمین کا خالق فرشتوں کو اپنا پیغام رساں بنانے والا وغیرہ کہا جاسکتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کو اس صفت کے ساتھ ذکر کیا جاسکتا ہے جو عظمت والی ہو اللہ تعالیٰ کی اس صفت کو ان چیزوں کی طرف منسوب نہیں کیا جاسکتا جو حقیر یا کم تر ہوتی ہیں اسی لیے اللہ تعالیٰ کو حشرات کا پروردگار بندروں اور خنزیر کو پیدا کرنے والا یا اس کی مانند منفرد طور پر کسی اور چیز کی طرف منسوب کر کے اللہ تعالیٰ کا اسم میں صفت ادا نہیں کیا جاسکتا بلکہ یہ کہا جائے گا کہ وہ تمام مخلوق کو پیدا کرنے والا ہے ہر شے کا پیدا کرنے والا ہے تو اس صورت میں یہ چیزیں بھی اس عموم میں داخل ہو جائیں گی باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔ \*

.....

1625 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَبَانَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ وَأَنَا فِي سَفَرٍ مَعَ رَسُولِ

\* شرح نووی علی صحیح مسلم کتاب مسافروں کی نماز اور اس کی قصر کے احکام باب نبی اکرم ﷺ کا رات کے وقت نوافل ادا کرنا اور دعائے امانت

اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ لَا رُقُبْنَ رَسُولِي اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلَاةٍ حَتَّى أَرَى فِعْلَهُ فَلَمَّا صَلَّى صَلَاةَ الْعِشَاءِ - وَهِيَ الْعَتَمَةُ - اضْطَجَعَ هَوِيًّا مِّنَ اللَّيْلِ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ لِنَظَرِي فِي الْأَلْفِي فَقَالَ (رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذَا بَاطِلًا حَتَّى بَلَغَ (أَنَّكَ لَا تُغْلِبُ الْمُعْتَادَ) . ثُمَّ أَهْوَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى فِرَاسِهِ فَاسْتَلَّ مِنْهُ سِبْوَانًا ثُمَّ أَسْرَعَ فِي قَدْحٍ مِّنْ إِذَاوَةٍ عِنْدَهُ مَاءً فَاسْتَنْثَمَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى حَتَّى قَلْتُ قَدْ صَلَّى قَدْرًا مَا نَامَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى قَلْتُ قَدْ نَامَ قَدْرًا مَا صَلَّى ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَفَعَلَ كَمَا فَعَلَ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ فَفَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَبْلَ الْفَجْرِ .

★★ حمید بن عبد الرحمن ایک صحابی کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں وہ صحابی بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر کر رہا تھا تو میں نے یہ سوچا کہ میں نبی اکرم ﷺ کی نماز کا ضرور جائزہ لوں گا تاکہ آپ ﷺ کا طریقہ دیکھ سکوں جب نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز ادا کر لی تو آپ ﷺ خاصی دیر لیٹے رہے پھر آپ ﷺ بیدار ہوئے آپ نے آسمان کی طرف دیکھا اور یہ کہا:

”اے ہمارے پروردگار! تو نے انہیں باطل پیدا نہیں کیا۔“

(آپ ﷺ نے یہ آیات یہاں تک تلاوت کی:)

”بے شک تو وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔“

پھر نبی اکرم ﷺ اپنے بستر کی طرف جھکے آپ ﷺ نے اس میں سے مسواک نکالی پھر آپ ﷺ نے پانی کے برتن میں سے ایک پیالے میں پانی ڈالا پھر آپ ﷺ نے مسواک کی پھر آپ ﷺ کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے لگے یہاں تک کہ میں نے یہ اندازہ لگا لیا کہ آپ ﷺ اتنی دیر ہی نماز ادا کرتے رہے ہیں جتنی دیر آپ ﷺ سوئے رہے تھے پھر آپ ﷺ ایٹ گئے یہاں تک کہ میں نے یہ اندازہ لگا لیا کہ اب آپ ﷺ اتنی دیر سو گئے ہیں جتنی دیر آپ ﷺ نماز ادا کرتے رہے تھے پھر آپ ﷺ بیدار ہوئے پھر آپ ﷺ نے ایسا ہی کیا جس طرح آپ ﷺ نے پہلی مرتبہ کیا تھا اور اسی طرح کے کلمات پڑھے جو آپ ﷺ نے پہلی مرتبہ پڑھے تھے صبح صادق ہونے سے پہلے نبی اکرم ﷺ نے تین مرتبہ ایسا کیا تھا (یعنی نوافل بھی ادا کیے اور سو بھی گئے۔)

### 13 - باب ذِکْرِ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ

باب: رات کے وقت نبی اکرم ﷺ کی (نقل) نماز کا تذکرہ

1626 - أَخْبَرَنَا اسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَلْبَانَا يَزِيدُ قَالَ أَلْبَانَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا كُنَّا نَشَاءُ أَنْ نَرَى

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلَّا رَأَيْنَاهُ وَلَا نَشَاءُ أَنْ نَرَاهُ نَائِمًا إِلَّا رَأَيْنَاهُ .

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اگر ہم نبی اکرم ﷺ کو رات کے وقت نماز ادا کرتے ہوئے دیکھنا چاہتے تو



آپ ﷺ کو اس حالت میں بھی دیکھ سکتے تھے، اگر ہم آپ ﷺ کو رات کے وقت سوتے ہوئے دیکھنا چاہتے تھے تو اس حالت میں بھی دیکھ سکتے تھے۔

1627 - أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِيهِ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ يَحْيَى بْنَ مَمْلُوكٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّيُ الْعَتَمَةَ ثُمَّ يُسَبِّحُ ثُمَّ يُصَلِّيُ بَعْدَهَا مَا شَاءَ اللَّهُ مِنَ اللَّيْلِ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيُرْفِدُ مِثْلَ مَا صَلَّى ثُمَّ يَسْتَقِظُ مِنْ نَوْمِهِ ذَلِكَ فَيُصَلِّيُ مِثْلَ مَا نَامَ وَصَلَاتُهُ بِلَيْكِ الْأَخِيرَةَ تَكُونُ إِلَى الصُّبْحِ .

★★ یحییٰ بن مملک بیان کرتے ہیں انہوں نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم ﷺ کی (نفل) نماز کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم ﷺ عشاء کی نماز ادا کرتے تھے پھر اس کے بعد آپ ﷺ تسبیح پڑھتے تھے پھر اس کے بعد رات کے جس حصے تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا تھا اس وقت تک نوافل ادا کرتے رہتے تھے پھر آپ ﷺ انہیں ختم کر دیتے تھے اور سو جاتے تھے اور اتنی دیر سوئے رہتے تھے جتنی دیر آپ ﷺ نے نماز ادا کی تھی پھر آپ ﷺ نیند سے بیدار ہوتے تھے پھر نماز ادا کرتے تھے جو اتنی دیر ادا کرتے رہتے تھے جتنی دیر آپ ﷺ سوئے رہے تھے اور آپ ﷺ کی یہ بعد والی نماز صبح صادق تک جاری رہتی تھی۔

1628 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَمْلُوكٍ أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قِرَاءَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ صَلَاتِهِ فَقَالَتْ مَا لَكُمْ وَصَلَاتِهِ كَانَ يُصَلِّيُ ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلَّى ثُمَّ يُصَلِّيُ قَدْرَ مَا نَامَ ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلَّى حَتَّى يُصْبِحَ . ثُمَّ نَحَثَ لَهُ قِرَاءَتَهُ فَإِذَا هِيَ تَنْعَثُ قِرَاءَةً مَفْسُورَةً حَرْفًا حَرْفًا .

★★ یحییٰ بن مملک بیان کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم ﷺ کی قرأت کرنے کے طریقے اور آپ ﷺ کے (نفل نماز ادا کرنے) کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: تمہاری نبی اکرم ﷺ کی نماز سے کیا نسبت ہے؟ نبی اکرم ﷺ نماز ادا کرتے تھے پھر آپ اتنی دیر کے لیے سو جاتے تھے جتنی دیر آپ ﷺ نے نماز ادا کی ہوتی تھی پھر آپ اتنی دیر نماز ادا کرتے رہتے تھے جتنی دیر آپ ﷺ سوئے رہے تھے پھر آپ ﷺ سو جاتے تھے اور اتنی دیر سوئے رہتے تھے جتنی دیر نماز ادا کرتے رہے تھے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی تھی۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کی قرأت کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ بات بیان کی: نبی اکرم ﷺ کی قرأت میں ایک ایک حرف واضح ہوتا تھا۔

1627- أخرجه أبو داود في الصلاة، باب استصحاب الترتيل في القراءة (الحدیث 1466) بنحوه مطولاً . و أخرجه الترمذی في فضائل القرآن، باب ما جاء كيف كان قراءة النبي صلى الله عليه وسلم (الحدیث 2923) بنحوه مطولاً . و أخرجه الترمذی في قیام اللیل و تطوع النهار، باب ذكر صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم باللیل (الحدیث 1628) بنحوه . النسائی في الافتتاح، تزیین القرآن بالصوت (الحدیث 1021) . تحفة الاشراف (18226) .

## 14 - باب ذکرِ صلاۃِ نبی اللہ داؤد علیہ السلام باللیل

باب: اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام کی رات کی نماز کا تذکرہ

1629 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ صِيَامُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ صَلَاةُ دَاوُدَ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ".

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

اللہ تعالیٰ کے نزدیک رکھنے کا سب سے زیادہ پسندیدہ روزہ طریقہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھنے کا طریقہ ہے وہ ایک دن (نفل) روزہ رکھتے تھے اور ایک دن (نفل) روزہ نہیں رکھتے تھے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ (نفل) نماز حضرت داؤد علیہ السلام کی نماز ہے وہ نصف رات تک سوئے رہتے تھے پھر ایک تہائی رات تک نماز ادا کرتے تھے اور پھر (آخری) چھٹے حصے میں سو جاتے تھے۔

شرح

حضرت داؤد علیہ السلام کے روزہ رکھنے کے طریقے کو اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ طریقہ اس لیے قرار دیا گیا ہے، کیونکہ اس طرح سے روزہ رکھنے والا شخص اپنی ذات کے حق کو بھی ادا کرتا ہے۔ اپنی بیوی کے حق کو بھی ادا کرتا ہے اور جس دن اس نے روزہ نہ رکھا ہو اس دن جو اس سے ملاقات کے لئے آتا ہے اس کے حق کو بھی ادا کر سکتا ہے۔ اس کے برعکس جو شخص مسلسل روزے رکھتا ہو وہ بعض حقوق میں خلل ڈالنے کا مرتکب ہو سکتا ہے۔

اس حدیث پر بحث کرتے ہوئے علامہ ابن منیر نے یہ بات بیان کی ہے: حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنے رات اور دن کو تقسیم کیا ہوا تھا اس کا کچھ حصہ ان کے پروردگار کے حق کے لئے تھا کچھ حصہ ان کی اپنی ذات کے حق کے لئے تھا تاہم نبی اکرم ﷺ نے اس طریقہ کار کے مطابق روزے رکھنے کا التزام نہیں کیا اس کی وجہ یہی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی امت کی مصلحت اور بہتری کے لئے کسی بھی معمول کو باقاعدگی کے ساتھ اختیار نہیں کیا کیونکہ آپ ﷺ کی امت میں ہر طرح کے لوگ ہوں گے کچھ قوی ہوں گے کچھ کمزور ہوں گے تو نبی اکرم ﷺ نے مختلف اوقات میں کبھی کم اور کبھی زیادہ کر کے، نفل عبادات سرانجام دی ہیں تاکہ ان لوگوں کو آپ ﷺ کی پیروی کرنا آسان ہو۔

1629- أخرجه البخاری فی التہجد، باب من نام عند السحر (الحدیث 1131)، وفی احادیث الانبیاء، باب احب الصلاۃ الی اللہ صلاۃ داؤد و احب الصیام الی اللہ صیام داؤد (الحدیث 3420). وأخرجه مسلم فی الصیام، باب النهی عن صوم الدهر لمن تضرر بہ او فوت بہ حقاً او لم یفطر العیدین و التشریق و بیان تفضل صوم یوم و الطاریوم (الحدیث 189 و 190). وأخرجه ابو داؤد فی الصوم، باب فی صوم یوم و فطر یوم (الحدیث 2448). وأخرجه النسائی فی الصیام، صوم لیبی اللہ داؤد علیہ السلام (الحدیث 2343) وأخرجه ابن ماجہ فی الصیام، باب ماجاء فی صیام داؤد علیہ السلام (الحدیث 1712). تحفة الاشراف (8897).

امام بخاری اور دیگر محدثین نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ بعض اوقات کسی عمل کو ترک کر دیتے تھے۔ حالانکہ آپ ﷺ کو اس عمل کو سراہا مہم دینا پسند ہوتا تھا، لیکن آپ ﷺ اس اندیشے کے تحت اس عمل کو ترک کر دیتے تھے کہ لوگ بھی اس عمل کو اختیار کر لیں گے اور یہ ان پر لازم ہو جائے گا۔

ایک روایت میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے یہ الفاظ منقول ہیں: نبی اکرم ﷺ اس عمل کو پسند کرتے تھے جس میں لوگوں کے لئے تخفیف کا پہلو پایا جاتا ہو۔

...—...—...—...

## 15 - باب ذِکْرِ صَلَاةِ نَبِيِّ اللَّهِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ

### وَذِکْرِ الْاِخْتِلَافِ عَلٰی سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ فِيهِ

باب: اللہ کے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نماز کا تذکرہ

اس بارے میں سلیمان نامی راوی سے نقل ہونے والے اختلاف کا تذکرہ

1630 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ أَبَانَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ

سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آتَيْتُ لَبْلَبَةَ أُسْرَى بِنْتِ عَلِيٍّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ الْكُئَيْبِ الْأَحْمَرِ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”معراج کی رات میں حضرت موسیٰ علیہ السلام (کی قبر) پر سے گزرا جو ایک سرخ ٹیلے کے پاس ہے وہ اپنی قبر میں کھڑے ہو کر نماز ادا کر رہے تھے۔“

## شرح

اس روایت سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے کیونکہ نبی اکرم ﷺ کے معراج رات کے وقت کروائی گئی تھی اس کا مطلب یہ ہے: حضرت موسیٰ علیہ السلام رات کے وقت اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔ معراج کے موضوع سے متعلق روایات میں یہ بات مذکور ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر کے پاس سے نبی اکرم ﷺ کا گزر ہوا تھا اس وقت وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے اس کے بعد جب آپ ﷺ بیت المقدس تشریف لے گئے تو وہاں دیگر انبیائے کرام کے ساتھ حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی آپ کو خوش آمدید کہنے کے لئے موجود تھے۔ اس کے بعد جب نبی اکرم ﷺ آسمانوں پر تشریف لے گئے تو وہاں چھٹے آسمان پر آپ ﷺ کی ملاقات حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہوئی تھی اور اللہ تعالیٰ کے دیدار سے واپسی پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آپ ﷺ سے یہ دریافت کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی امت پر کتنی نمازیں فرض کی ہیں وغیرہ؟

اس کی تفصیلات معراج سے متعلق روایات میں مذکور ہیں تاہم ان روایات سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام ظاہری طور پر اس دنیا سے رخصت ہو جانے کے بعد اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں اور وہ اپنے جسم مثالی کے ساتھ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو سکتے ہیں اگرچہ ان کا اصل جسم مبارک ان کی قبر میں موجود ہوتا ہے۔

روایت کے الفاظ میں یہ بات صراحت کے ساتھ منقول ہے: حضرت موسیٰ علیہ السلام کھڑے ہو کر اپنی قبر میں نماز ادا کر رہے تھے۔ اور یہ چیز جسم کی خصوصیت ہے کیونکہ روح کو اس صفت کے ساتھ ذکر نہیں کیا جاسکتا چونکہ حدیث میں یہ بات مذکور ہے کہ وہ اپنی قبر میں کھڑے ہو کر نماز ادا کر رہے تھے اگر یہ روح کی صفت ہوتی تو پھر بطور خاص قبر کا ذکر کرنے کی ضرورت نہیں تھی بلکہ روح عالم ارواح میں اپنے معمولات سرانجام دیتی۔

یہ اور اس طرح کی دیگر روایات کی بنیاد پر جمہور اہلسنت انبیائے کرام کی حیات بعد الموت کے قائل ہیں۔

.....

1631 - أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ وَثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَرْثَدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "آتَيْتُ عَلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ الْكُتَيْبِ الْأَحْمَرِ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي".

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا أَوْلَى بِالصَّوَابِ عِنْدَنَا مِنْ حَدِيثِ مُعَاذِ بْنِ خَالِدٍ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"میں سرخ ٹیلے کے پاس موجود حضرت موسیٰ (کی قبر) کے پاس سے گزرا تو وہ کھڑے ہوئے نماز ادا کر رہے تھے۔"

امام نسائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمارے نزدیک معاذ بن خالد نامی راوی کے حوالے سے منقول روایت کے مقابلے میں

یہ روایت زیادہ درست ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1632 - أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَبَانَا ثَابِتٌ وَسُلَيْمَانُ التَّمِيمِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَرْثَدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَرَرْتُ عَلَى قَبْرِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ".

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر کے پاس سے گزرا تو وہ اپنی قبر میں نماز ادا کر رہے تھے۔"

1633 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَيْسَى عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ بَعْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ

1631- أخرجه مسلم في الفضائل، باب من فضائل موسى صلى الله عليه وسلم (الحديث 164 و 165). وأخرجه النسائي في قیام اللیل و تطوع النہار، ذکر صلاة نبی اللہ موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام و ذکر الاختلاف علی سلیمان التیمی فیہ (الحديث 1632 و 1633 و 1634) تحفة الاشراف (882).

1632- تقدم فی قیام اللیل و تطوع النہار، ذکر صلاة نبی اللہ موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام و ذکر الاختلاف علی سلیمان التیمی فیہ (الحديث

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَرَرْتُ لَيْلَةَ أُسْرَىٰ بِرَبِّي عَلِيٍّ مُّوسَىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ".

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:  
"معراج کی رات میں حضرت موسیٰ کے پاس سے گزرا تو وہ اپنی قبر میں نماز ادا کر رہے تھے۔"

1634 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ أَبِيهِ عَنْ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرَىٰ بِهِ مَرَّ عَلَىٰ مُوسَىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم معراج کی رات حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرے تو وہ اپنی قبر میں نماز ادا کر رہے تھے۔

1635 - أَخْبَرَنَا يَحْيَىٰ بْنُ حَبِيبٍ بْنُ عَرَبِيِّ وَاسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ أَخْبَرَنِي بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرَىٰ بِهِ مَرَّ عَلَىٰ مُوسَىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک صحابی نے مجھے یہ بات بتائی ہے:

"معراج کی رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے ہوا تو وہ اپنی قبر میں نماز ادا کر رہے تھے۔"

1636 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَيْلَةَ أُسْرَىٰ بِرَبِّي عَلِيٍّ مُّوسَىٰ وَهُوَ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ".

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ ایک صحابی کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جس رات مجھے معراج کروائی گئی، میرا گزر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے ہوا تو وہ اپنی قبر میں نماز ادا کر رہے تھے۔"

1633-تقدم في قيام الليل و تطوع النهار، ذكر صلاة نبي الله موسى كليم الله عليه السلام و ذكر الاختلاف على سليمان التيمي فيه (الحديث 1631).

1634-تقدم في قيام الليل و تطوع النهار، ذكر صلاة نبي الله موسى كليم الله عليه السلام و ذكر الاختلاف على سليمان التيمي فيه (الحديث 1631).

1635-الفرديه النسائي، و سياتي في قيام الليل و تطوع النهار، ذكر صلاة نبي الله موسى عليه السلام و ذكر الاختلاف على سليمان التيمي فيه (الحديث 1636). تحفة الاشراف (15533).

1636-تقدم في قيام الليل و تطوع النهار، ذكر صلاة نبي الله موسى كليم الله عليه السلام و ذكر الاختلاف على سليمان التيمي فيه (الحديث 1635).

## 16 - باب اَحْيَاءِ اللَّيْلِ

باب: راتوں کو زندہ کرنا (یعنی رات کے وقت نوافل ادا کرنا)

1637 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي وَبِقِيَّةِ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ تَوْفَلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَابٍ بْنِ الْأَرْتِ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَاقِبَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّيْلَةَ كُلَّهَا حَتَّى كَانَ مَعَ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهِ جَاءَهُ خَبَابٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا أَبَى أَنْتَ وَأُمِّي لَقَدْ صَلَّيْتُ اللَّيْلَةَ صَلَاةَ مَا رَأَيْتُكَ صَلَّيْتَ نَحْوَهَا . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَجَلٌ إِنَّهَا صَلَاةٌ رَغِبَ وَرَهَبُ سَأَلْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِيهَا ثَلَاثَ خِصَالٍ فَأَعْطَانِي الثَّمَنِينَ وَمَنْعَنِي وَاحِدَةً سَأَلْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ أَنْ لَا يُهْلِكَنَا بِمَا أَهْلَكَ بِهِ الْأُمَّمَ قَبْلَنَا فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ أَنْ لَا يُظْهَرَ عَلَيْنَا عَدُوًّا مِنْ غَيْرِنَا فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُ رَبِّي أَنْ لَا يَلْبَسَنَا شَيْعًا فَمَنْعَنِيهَا" .

☆☆☆ عبد اللہ بن خباب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ان کے والد کو نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ غزوہ بدر میں شرکت کا شرف حاصل ہے وہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ انہوں نے ساری رات نبی اکرم ﷺ کی طرف توجہ مبذول رکھی یہاں تک کہ صبح صادق کا وقت ہو گیا جب نبی اکرم ﷺ نے نماز کے بعد سلام پھیرا تو حضرت خباب رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں! آپ ﷺ نے اس رات جو نماز ادا کی ہے میں نے آپ ﷺ کو کبھی بھی اس طرح نماز ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جی ہاں! یہ امید اور خوف کی نماز تھی میں نے اپنے پروردگار سے تین چیزوں کا سوال کیا تھا، اس نے دو چیزیں مجھے عطا کر دیں اور ایک چیز عطا نہیں کی، میں نے اپنے پروردگار سے یہ دعا مانگی تھی کہ وہ ہمیں اس طرح سے ہلاکت کا شکار نہیں کرے گا، جس طرح اس نے ہم سے پہلی اُمتوں کو ہلاکت کا شکار کیا تھا تو اُس نے یہ چیز مجھے عطا کر دی، میں نے اپنے پروردگار سے یہ سوال کیا کہ وہ دوسری قوم کے دشمن کو ہم پر غلبہ عطا نہیں کرے گا، تو اس نے مجھے یہ چیز بھی عطا کر دی گئی، میں نے اپنے پروردگار سے یہ سوال کیا کہ وہ ہمیں (یعنی مسلمانوں کو) گروہوں میں تقسیم نہیں کرے گا، تو اُس نے یہ بات قبول نہیں کی۔“

## 17 - باب الْإِخْتِلَافِ عَلَى عَائِشَةَ فِي أَحْيَاءِ اللَّيْلِ

باب: رات کے نوافل کے بارے میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل ہونے والے اختلاف کا تذکرہ

1638 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي يَعْقُوبَ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقِ

قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَ إِذَا دَخَلَتِ الْعَشْرَ أَخْبَارَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّيْلَ وَاللَّيْلَ وَأَيَّ قَطِّ لَعْلَةٍ وَشِدَّةِ الْمُنُزَرِ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب (آخری عشرہ) آجاتا ہے تو نبی اکرم ﷺ رات بھر نوافل ادا کرتے رہتے تھے آپ ﷺ اپنی اہلیہ کو بھی بیدار کر دیتے تھے اور کمرہت ہاندہ لیتے تھے۔

1639 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ آتَيْتُ الْأَسْوَدَ بْنَ يَزِيدَ وَكَانَ لِي أَمَّا صَدِيقًا فَقُلْتُ يَا أَبَا عَمْرٍو حَدِّثْنِي مَا حَدَّثْتِكَ بِهِ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . قَالَ قَالَتْ كَانَ يَنَامُ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَيُحْيِي الْخِوَرَةَ .

☆☆ ابواسحاق بیان کرتے ہیں: میں اسود بن یزید کی خدمت میں حاضر ہوا جو میرے بڑے مہربان دوست تھے میں نے کہا: اے ابو عمرو! آپ مجھے وہ حدیث سنائیے جو اُم المؤمنین نے نبی اکرم ﷺ کی نماز کے بارے میں آپ کے سامنے بیان کی تھی تو انہوں نے بتایا: اُم المؤمنین نے یہ فرمایا تھا: نبی اکرم ﷺ رات کے ابتدائی حصے میں سو جاتے تھے اور آخری حصے میں نوافل ادا کرتے تھے۔

1640 - أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَا أَعْلَمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ فِي لَيْلَةٍ وَلَا قَامَ لَيْلَةً حَتَّى الصَّبَاحِ وَلَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا قَطُّ غَيْرَ رَمَضَانَ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میرے علم کے مطابق نبی اکرم ﷺ نے کبھی بھی ایک رات میں پورا قرآن نہیں پڑھا اور نہ ہی کبھی کسی رات میں صبح تک مسلسل نوافل ادا کرتے رہے ہیں اور نہ ہی آپ ﷺ نے رمضان کے علاوہ کسی اور مہینے میں پورا مہینہ روزے رکھے ہیں۔

1641 - أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا امْرَأَةٌ فَقَالَ "مَنْ هِيَ" . قَالَتْ فُلَانَةٌ لَا تَنَامُ . فَذَكَرَتْ مِنْ صَلَاتِهَا فَقَالَ "مَهْ"

1638- اخرجہ البخاری فی فضل لیلۃ القدر، باب العمل فی العشر الاواخر من رمضان (الحدیث 2024) . واخرجہ مسلم فی الاعتکاف، باب الاجتهاد فی العشر الاواخر من شهر رمضان (الحدیث 7) . واخرجہ ابو داؤد فی الصلاة، باب فی قیام شهر رمضان (الحدیث 1376) . واخرجہ ابن ماجہ فی الصیام، باب فی فضل العشر الاواخر من شهر رمضان (الحدیث 1768) . تحفة الاشراف (17637) .

1639- اخرجہ مسلم فی صلاة المسافرين وقصرها، باب صلاة اللیل وعدد رکعات النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اللیل وان الوتر رکعة وان الركعة صلاة صحیحة (الحدیث 129) مطولاً . تحفة الاشراف (16020) .

1640- اخرجہ النسائی فی الصیام، ذکر اختلاف الفاظ الناقلین لخبر عائشة فیہ (الحدیث 2181) ، وصوم النبی صلی اللہ علیہ وسلم باہی هو و اسی و ذکر اختلاف الناقلین لخبر فی ذلك (الحدیث 2347) . والحديث عند: ابن ماجه فی القامة الصلاة و الجنة لہا، باب فی کم یتستحب یتختم القرآن (الحدیث 1348) . تحفة الاشراف (16108) .

1641- اخرجہ البخاری فی الايمان، باب احب الدين الى اللہ ادومه (الحدیث 43) . واخرجہ مسلم فی صلاة المسافرين وقصرها، باب امر من نعس فی صلاته او استعجم علیہ القرآن او الذکر بان یرقد او یقعہ حتی یلہب عنہ ذلك (الحدیث 221) . واخرجہ النسائی فی الايمان و شراعة، احب الدين الى اللہ عزوجل (الحدیث 5050) تحفة الاشراف (17307) .

عَلَيْكُمْ بِمَا تُطِيقُونَ فَوَاللَّهِ لَا يَمَلُّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى تَمَلُّوا وَلَكِنَّ أَحَبَّ إِلَيْنِ مَا دَامَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ

★★ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے اس وقت ان کے پاس ایک خاتون بیٹھی تھیں نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: یہ کون عورت ہے؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یہ فلاں عورت ہے جو سوتی نہیں ہے پھر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کی بکثرت نماز کا تذکرہ کیا، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: احتیاط کرو تم پر لازم ہے تم اپنی طاعت کے مطابق (عبادت کرو) اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ کا فضل تم سے منقطع نہیں ہوتا، لیکن تم لوگ خود اکتاہٹ کا شکار ہو جاتے ہو اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ عمل وہ ہے جسے کرنے والا اسے باقاعدگی سے سرانجام دے۔

1642 - أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَرَأَى حَبْلًا مَمْلُوءًا بَيْنَ سَارِيَتَيْنِ فَقَالَ "مَا هَذَا الْحَبْلُ". فَقَالُوا لَزِينَبَ تُصَلِّي فَاذَا فَتَرَتْ تَعَلَّقَتْ بِهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "حُلُوهُ لِيُصَلَّ أَحَدُكُمْ نَشَاطَةً فَاذَا فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ".

★★ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ مسجد میں تشریف لائے آپ ﷺ نے دو ستونوں کے درمیان ایک رسی بندھی ہوئی دیکھی آپ ﷺ نے دریافت کیا: یہ رسی کس وجہ سے ہے؟ لوگوں نے عرض کی: یہ سیدہ زینب کی رسی ہے وہ نماز ادا کرتی ہیں جب ان کو نیند آنے لگتی ہے تو وہ اس کے ساتھ لٹک جاتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اے کھول دو کوئی بھی شخص اس وقت تک نماز ادا کرتا رہے جب تک وہ چست رہتا ہے جب وہ ست ہو جائے تو اسے بیٹھ جانا چاہیے۔"

1643 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغْبِرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ فَقِيلَ لَهُ قَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ. قَالَ "أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا".

★★ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ قیام کرتے تھے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے پاؤں درم آلود ہو جاتے تھے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی گئی: اللہ تعالیٰ نے تو آپ ﷺ کے گزشتہ اور آئندہ "ذنب" کی مغفرت کر

1642 - اخرجہ البخاری فی التہجد، باب ما یکرہ من التشدید فی العبادة (الحديث 1150). و اخرجہ مسلم فی صلاة المسافرين و قصرها، باب امر من نعس فی صلاته او استعجم علیہ القرآن او الذکر بان یوقد او یقعہ حتی ینهب عنہ ذلك (الحديث 219). و اخرجہ ابن ماجہ فی اقامة الصلاة و السنة فیہا، باب ما جاء فی المصلی اذا نعس (الحديث 1371). تحفة الاشراف (1033).

1643 - اخرجہ البخاری فی التہجد، باب قیام النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللیل (الحديث 1130)، و فی التفسیر، باب لیغفر لك الله ما تقدم من ذنبك و ما تاخر و يتم نعمته علیك و یهدیک صراطا مستقیما (الحديث 4836)، و فی الرقاق، باب الصبر عن محارم الله (الحديث 6471). و اخرجہ مسلم فی صفات المنافقین و احکامہم، باب اکتار الاعمال و الاجتهاد فی العبادة (الحديث 79 و 80). و اخرجہ الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء فی الاجتهاد فی الصلاة (الحديث 412). و اخرجہ ابن ماجہ فی اقامة الصلاة و السنة فیہا، باب ما جاء فی طول القیام فی الصلوات (الحديث 1419). تحفة الاشراف (11498).



دی ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
”کیا میں شکر گزار بندہ نہ ہوں۔“

1644 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مِهْرَانَ - وَكَانَ ثِقَةً - قَالَ حَدَّثَنَا النُّعْمَانُ بْنُ عَبْدِ  
السَّلَامِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَاصِمِ بْنِ كَلْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يُصَلِّي حَتَّى تَزْلَعَ يَغْنَى تَشَقُّقَ قَلَمَاءَهُ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نماز ادا کرتے رہتے تھے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے پاؤں  
شق ہو جاتے تھے (یعنی درم آلود ہو جاتے تھے)۔

18 - باب كَيْفَ يَفْعَلُ إِذَا فَتَحَ الصَّلَاةَ قَائِمًا

وَذِكْرِ اخْتِلَافِ النَّاقِلِينَ عَنْ عَائِشَةَ فِي ذَلِكَ

باب: نبی اکرم ﷺ رات کے نوافل کا آغاز کیسے کرتے تھے؟

اس حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کرنے والوں کے اختلاف کا تذکرہ

1645 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ بُدَيْلٍ وَأَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا وَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا رَكَعَ  
قَاعِدًا .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ رات کے وقت طویل نماز ادا کیا کرتے تھے جب آپ کھڑے  
ہو کر نماز ادا کر رہے ہوتے تو رکوع میں بھی کھڑے ہو کر ہی جاتے تھے اور جب بیٹھ کر نماز ادا کر رہے ہوتے تھے تو بیٹھے ہوئے  
ہی رکوع میں چلے جاتے تھے۔

1646 - أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ أَنْبَأَنَا وَكَيْعٌ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَائِمًا وَقَاعِدًا فَإِذَا فَتَحَ  
الصَّلَاةَ قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا وَإِذَا فَتَحَ الصَّلَاةَ قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کھڑے ہو کر بھی نماز ادا کر لیتے تھے اور بیٹھ کر بھی نماز ادا کر لیتے  
تھے جب آپ ﷺ کھڑے ہو کر نماز کا آغاز کرتے تھے تو رکوع میں بھی کھڑے ہو کر ہی جاتے تھے اور جب آپ ﷺ بیٹھ کر

1644- الفردية النسائي . تحفة الاشراف (14299) .

1645- اخرجہ مسلم فی صلاة المسافرين و قصرها ، باب جواز النافلة قائمًا و قاعدًا و فعل بعض الركعة قائمًا و بعضها قاعدًا (الحديث 106) .

واخرجہ ابو داؤد فی الصلاة ، باب فی صلاة القاعد (الحديث 955) . تحفة الاشراف (16201) .

1646- اخرجہ مسلم فی صلاة المسافرين ، باب جواز النافلة قائمًا و قاعدًا و فعل بعض الركعة قائمًا و بعضها قاعدًا (الحديث 110) بنحوه .

تحفة الاشراف (16222) .

نماز کا آغاز کرتے تھے، تو رکوع میں بھی بیٹھ کر ہی جاتے تھے۔

1647 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ وَابُو النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ جَالِسٌ فِيَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَائَتِهِ قَلْبُهُ قَدَرُ مَا يَكُونُ ثَلَاثِينَ أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً قَامَ لِقْرَأِ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ يَقَعُ فِي الرُّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ .

★★ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ بیٹھ کر نماز ادا کرتے تھے، آپ ﷺ بیٹھ کر ہی تلاوت کرتے تھے، جب آپ ﷺ کی اتنی قرأت باقی رہ جاتی تھی جو تیس یا چالیس آیات کے برابر ہو، تو آپ ﷺ کھڑے ہو جاتے تھے، کھڑے ہو کر ان کی تلاوت کرتے، پھر آپ ﷺ رکوع میں جاتے تھے، پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔

1648 - أَخْبَرَنَا اسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى جَالِسًا حَتَّى دَخَلَ فِي السِّنِّ فَكَانَ يُصَلِّي وَهُوَ جَالِسٌ يَقْرَأُ فَإِذَا غَبَرَ مِنَ السُّورَةِ ثَلَاثُونَ أَوْ أَرْبَعُونَ آيَةً قَامَ لِقْرَأِ بِهَا ثُمَّ رَكَعَ .

★★ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے کبھی بھی نبی اکرم ﷺ کو بیٹھ کر نماز ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا، یہاں تک کہ جب آپ ﷺ کی عمر زیادہ ہو گئی تو آپ ﷺ بیٹھ کر بھی نماز ادا کر لیتے تھے، آپ ﷺ بیٹھ کر تلاوت کیا کرتے تھے، جب کسی سورت کی تیس یا چالیس آیات باقی رہ جاتی تھیں، تو آپ ﷺ کھڑے ہو جاتے تھے، اور کھڑے ہو کر انہیں پڑھتے تھے، پھر آپ ﷺ رکوع میں چلے جاتے تھے۔

1649 - أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي هِشَامٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَإِذَا ارَادَ أَنْ يَرَكَعَ قَامَ قَدَرًا مَا يَقْرَأُ إِنْسَانٌ أَرْبَعِينَ آيَةً .

★★ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ بیٹھ کر تلاوت کیا کرتے تھے، جب آپ ﷺ نے رکوع میں جانا ہوتا تھا تو آپ ﷺ کھڑے ہو جاتے تھے، اور اتنی دیر کھڑے رہتے تھے، جتنی دیر میں کوئی انسان چالیس آیات کی تلاوت کر لیتا ہے۔

1647- اخرجہ البخاری فی تفسیر الصلاة، باب اذا صلی قاعداً ثم صح او وجد خلفه تمم ما بقی (الحدیث 1119) . و اخرجہ مسلم فی صلاة المسافرین و قصرها، باب جواز النافلة قائماً وقاعداً و فعل بعض الركعة قائماً و بعضها قاعداً (الحدیث 112) . و اخرجہ ابو داؤد فی الصلاة، باب فی صلاة القاعد (الحدیث 954) . و اخرجہ الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء فی الرجل یطرح جالساً (الحدیث 374) . تحفة الاشراف (17709) .

1648- الفردیه النسائی . تحفة الاشراف (17139) .

1649- اخرجہ مسلم فی صلاة المسافرین و قصرها، باب جواز النافلة قائماً وقاعداً و فعل بعض الركعة قائماً و بعضها قاعداً (الحدیث 113) . و اخرجہ ابن ماجه فی اقامة الصلاة و السنة فیها، باب فی صلاة النافلة قاعداً (الحدیث 1226) . تحفة الاشراف (17950) .

1650 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَنْ أَنْتَ قُلْتُ أَنَا سَعْدُ بْنُ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَتْ رَحِمَ اللَّهُ أَبَاكَ . قُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ وَكَانَ . قُلْتُ أَجَلٌ . قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ صَلَاةَ الْعِشَاءِ ثُمَّ يَأْوِي إِلَى فِرَاشِهِ فَيَنَامُ فَإِذَا كَانَ جَوْفَ اللَّيْلِ قَامَ إِلَى حَاجَتِهِ وَإِلَى طَهْوَرِهِ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّي ثَمَانِي رَكَعَاتٍ يُخَيَّلُ إِلَيَّ أَنَّهُ يُسَوِّي بَيْنَهُنَّ فِي الْقِرَاءَةِ وَالرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَيُوتِرُ بِرَكَعَةٍ ثُمَّ يُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ يَضَعُ جَنْبَهُ فَرُبَّمَا جَاءَ بِلَالٌ فَأَذَنَهُ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ أَنْ يُغْفِيَ وَرُبَّمَا يُغْفِي وَرُبَّمَا شَكَّكَتْ أَغْفَى أَوْ لَمْ يُغْفِ حَتَّى يُؤْذَنَ بِالصَّلَاةِ فَكَانَتْ تِلْكَ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَسَنَّ وَلَحِمَ . فَذَكَرْتُ مِنْ لَحْمِهِ مَا شَاءَ اللَّهُ . قَالَتْ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَأْوِي إِلَى فِرَاشِهِ فَإِذَا كَانَ جَوْفَ اللَّيْلِ قَامَ إِلَى طَهْوَرِهِ وَإِلَى حَاجَتِهِ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّي سِتَّ رَكَعَاتٍ يُخَيَّلُ إِلَيَّ أَنَّهُ يُسَوِّي بَيْنَهُنَّ فِي الْقِرَاءَةِ وَالرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ ثُمَّ يُوْتِرُ بِرَكَعَةٍ ثُمَّ يُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ يَضَعُ جَنْبَهُ وَرُبَّمَا جَاءَ بِلَالٌ فَأَذَنَهُ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ أَنْ يُغْفِيَ وَرُبَّمَا أَغْفَى وَرُبَّمَا شَكَّكَتْ أَغْفَى أَمْ لَا حَتَّى يُؤْذَنَ بِالصَّلَاةِ قَالَتْ فَمَا زَالَتْ تِلْكَ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ سعد بن ہشام بیان کرتے ہیں میں مدینہ منورہ آیا میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے دریافت کیا: تم کون ہو؟ میں نے عرض کی: میں سعد بن ہشام بن عامر ہوں انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے والد پر رحم کرے میں نے عرض کی: مجھے نبی اکرم ﷺ کی نماز کے بارے میں بتائیں تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ کی نماز اس طرح اور اس طرح ہوتی تھی میں نے عرض کی: ٹھیک ہے! انہوں نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ رات کے وقت عشاء کی نماز ادا کرتے تھے پھر آپ ﷺ اپنے بستر پر تشریف لا کر سو جاتے تھے جب نصف رات کا وقت ہوتا تھا تو آپ ﷺ قضائے حاجت کے لیے اٹھتے تھے پھر وضو کرتے تھے اور اپنی جائے نماز پر تشریف لے جاتے تھے اور آٹھ رکعات ادا کرتے تھے مجھے یوں محسوس ہوتا تھا کہ آپ ﷺ ان تمام رکعات میں قرأت رکوع اور سجدہ ایک برابر کرتے تھے پھر آپ ﷺ ایک رکعت کے ذریعے اسے وتر کر لیتے تھے پھر آپ ﷺ دو رکعات ادا کرتے تھے لیکن وہ بیٹھ کر ادا کرتے تھے پھر آپ ﷺ لیٹ جاتے تھے بعض اوقات آپ ﷺ کے سونے سے پہلے ہی بلال آپ ﷺ کو نماز کے لیے بلانے آ جاتے تھے بعض اوقات آپ ﷺ سو جایا کرتے تھے (اور بعد میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ آتے تھے) بعض اوقات مجھے یہ شک ہوتا تھا کہ آپ ﷺ سو گئے ہیں یا ابھی جاگ رہے ہیں یہاں تک کہ بلال آپ کو نماز کے لیے بلانے آ جاتے تھے تو یہ نبی اکرم ﷺ کی (رات کے وقت کی نفل) نماز تھی یہاں تک کہ جب آپ ﷺ کی عمر زیادہ ہو گئی اور آپ ﷺ کا جسم بھاری ہو گیا۔ پھر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کے وزن کے بارے میں

کوئی چیز بیان کی پھر انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھاتے تھے پھر اپنے بستر پر لیٹ جاتے تھے جب نصف رات کا وقت ہوتا تھا تو آپ ﷺ اٹھ کر قضائے حاجت کرتے تھے وضو کرتے تھے پھر جائے نماز پر تشریف لے آتے تھے پھر چھ رکعات ادا کرتے تھے مجھے یوں لگتا تھا کہ شاید آپ ﷺ نے ان میں قرأت رکوع اور سجدہ ایک جتنا کیا ہے پھر ایک رکعت کے ذریعے اسے وتر کر لیتے تھے پھر بیٹھ کر دو رکعات ادا کرتے تھے پھر آپ ﷺ لیٹ جاتے تھے بعض اوقات بلالؓ کر آپ ﷺ کو نماز کے لیے بلا لیتے تھے اور ایسا نبی اکرم ﷺ کی آنکھ لگنے سے پہلے ہوتا تھا اور بعض اوقات نبی اکرم ﷺ سو جایا کرتے تھے بعض اوقات مجھے یہ شک ہوتا تھا کہ آپ ﷺ سوئے ہیں یا نہیں سوئے ہیں یہاں تک کہ بلالؓ آپ ﷺ کو نماز کے لیے بلانے آجاتے تھے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: (رات کے وقت نفل) نماز ادا کرنے میں نبی اکرم ﷺ کا یہی طریقہ رہا ہے۔

## 19 - باب صَلَاةِ الْقَاعِدِ فِي النَّافِلَةِ وَذِكْرِ الْإِخْتِلَافِ عَلَى أَبِي إِسْحَاقَ فِي ذَلِكَ

باب: نفل نماز بیٹھ کر ادا کرنا اس حوالے سے ابو اسحاق سے منقول اختلاف کا تذکرہ

1651 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ حَدِيثِ أَبِي عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو

إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْتَنِعُ مِنْ وَجْهِهِ وَهُوَ صَائِمٌ وَمَا مَاتَ حَتَّى كَانَ أَكْثَرَ صَلَاتِهِ قَاعِدًا ثُمَّ ذَكَرْتُ كَلِمَةً مَعْنَاهَا إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ وَكَانَ أَحَبَّ الْعَمَلِ إِلَيْهِ مَا دَامَ عَلَيْهِ الْإِنْسَانُ وَإِنْ كَانَ يَسِيرًا . خَالَفَهُ يُونُسُ رَوَاهُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ .

★★ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ روزے کی حالت میں میرا بوسہ لے لیا کرتے تھے اور وصال سے پہلے آپ ﷺ اکثر نفل نمازیں بیٹھ کر ادا کیا کرتے تھے۔ راوی کہتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہاں ایک لفظ ذکر کیا جس کا مطلب یہ بنتا تھا: آپ ﷺ فرض نمازیں بیٹھ کر ادا نہیں کرتے تھے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بھی بتایا: نبی اکرم ﷺ کے نزدیک پسندیدہ ترین عمل وہ تھا جسے انسان باقاعدگی سے سرانجام دے اگرچہ وہ تھوڑا ہو۔

یونس نامی راوی نے اس روایت کو ابو اسحاق کے حوالے سے اسود کے حوالے سے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے۔

## شرح

نماز کے فرائض میں ایک فرض قیام ہے، لیکن یہ حکم فرض نماز کے لئے ہے نوافل کے بارے میں آدمی کو اس بات کی اجازت ہے کہ اگر وہ چاہے تو انہیں بیٹھ کر بھی ادا کر سکتا ہے یہی وجہ ہے کہ اس باب میں نفل ہونے والی تمام روایات میں یہ بات مذکور ہے کہ نبی اکرم ﷺ نوافل نمازیں بیٹھ کر ادا کر لیتے تھے تاہم فرض نماز کھڑے ہو کر ہی ادا کرتے تھے۔

1652 - أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سَلَمٍ الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ قَالَ أَخْبَانَا يُونُسُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا قَبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَانَ أَكْثَرَ صَلَاتِهِ جَالِسًا إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ .  
خَالَفَهُ شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ وَقَالَا عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ .  
★★ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں وصال سے پہلے نبی اکرم ﷺ اکثر (نفل) نمازیں بیٹھ کر ادا کرتے تھے البتہ فرض نمازیں کھڑے ہو کر ادا کرتے تھے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ مختلف طور پر منقول ہے (جو درج ذیل ہے)۔

1653 - أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَانَ أَكْثَرَ صَلَاتِهِ قَائِمًا إِلَّا التَّعْرِيضَةَ وَكَانَ أَحَبَّ الْعَمَلِ إِلَيْهِ أَدْوَمَهُ وَإِنْ قَلَّ .

★★ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ وصال سے پہلے اکثر (نفل) نمازیں بیٹھ کر ادا کرتے تھے البتہ فرض (نمازیں) کھڑے ہو کر ادا کرتے تھے آپ ﷺ کے نزدیک پسندیدہ عمل وہ تھا جو باقاعدگی سے کیا جائے اگرچہ وہ تھوڑا ہو۔

-۹۷-

1654 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَانَ أَكْثَرَ صَلَاتِهِ قَائِمًا إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ وَكَانَ أَحَبَّ الْعَمَلِ إِلَيْهِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ وَإِنْ قَلَّ . خَالَفَهُ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ قَرَوَاهُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ .

★★ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے نبی اکرم ﷺ وصال سے پہلے اکثر (نفل) نمازیں بیٹھ کر ادا کرتے تھے البتہ فرض (کھڑے ہو کر ادا کرتے تھے) آپ ﷺ کے نزدیک پسندیدہ ترین عمل وہ تھا جسے آدمی باقاعدگی سے سر انجام دے اگرچہ وہ تھوڑا ہو۔

عثمان بن ابوسلیمان نامی راوی نے اس روایت کو اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے (جو درج ذیل ہے)۔

1655 - أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ حَبَّاجٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمُتْ حَتَّى كَانَ يُصَلِّي كَبِيرًا مِنْ صَلَاتِهِ

1652- انفرادہ النسائي . تحفة الاشراف (18145) .

1653- اخرجه النسائي في قيام الليل و تطوع النهار ، باب صلاة القاعد في النافلة و ذكر الاختلاف على ابي اسحق في ذلك (الحدث 1654) .  
واخرجه ابن ماجه في القامة الصلاة و السنة فيها ، باب في صلاة النافلة قاعداً (الحدث 1225) بنحوه ، و في الزهد ، باب المتداومة على العمل (الحدث 4237) . تحفة الاشراف (18236) .

1654- تقدم في قيام الليل و تطوع النهار ، باب صلاة القاعد في النافلة و ذكر الاختلاف على ابي اسحق في ذلك (الحدث 1653) .  
1655- اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها ، باب جواز النافلة قائماً و قاعداً و فعل بعض الركعة قائماً و بعضها قاعداً (الحدث 115) .  
واخرجه الترمذي في الشمائل ، باب ما جاء في عبادة رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحدث 266) . تحفة الاشراف (17734) .

وَهُوَ جَالِسٌ .

★★ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ وصال سے پہلے اکثر نمازیں بیٹھ کر ادا کرتے تھے (یعنی نمازوں میں بیٹھ کر ادا کرتے تھے)۔

1656 - أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ يُخْبِرُنِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ لَقِيتُ لِعَائِشَةَ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَهُوَ قَاعِدًا قَالَتْ نَعَمْ بَعْدَ مَا حَطَمَهُ النَّاسُ .

★★ عبد اللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم ﷺ بیٹھ کر نماز ادا فرماتے تھے انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! جب آپ ﷺ کی عمر زیادہ ہو گئی (تو آپ ﷺ نفل نمازیں بیٹھ کر ادا کر لیتے تھے)۔

1657 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي شِهَابٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَكَّاعَةَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي سُبْحَتِهِ قَاعِدًا قَطُّ حَتَّى كَانَ قَبْلَ وَقَائِهِ بِعَمَلٍ فَكَانَ يُصَلِّي قَاعِدًا يَقْرَأُ بِالسُّورَةِ فَيَرْتَلُهَا حَتَّى تَكُونَ أَطْوَلَ مِنْ أَطْوَلٍ مِنْهَا .

★★ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو کبھی بھی بیٹھ کر نوافل ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ آپ ﷺ کے وصال سے ایک سال پہلے آپ ﷺ نے بیٹھ کر نماز ادا کرنا شروع کر دی آپ ﷺ اس میں سورت کی تلاوت کرتے تھے اسے ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے تھے یہاں تک کہ وہ اپنے سے زیادہ لمبی سورت سے بھی زیادہ طویل محسوس ہوتی تھی۔

## 20 - باب فَضْلِ صَلَاةِ الْقَائِمِ عَلَى صَلَاةِ الْقَاعِدِ

باب: بیٹھ کر نماز پڑھنے کے مقابلے میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی فضیلت

1658 - أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي جَالِسًا فَقُلْتُ خَلَيْتُ أَنَّكَ قُلْتَ "إِنَّ صَلَاةَ الْقَاعِدِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلَاةِ الْقَائِمِ" . وَأَنْتَ تُصَلِّي قَاعِدًا . قَالَ "أَجَلٌ وَلَكِنِّي لَسْتُ كَأَحَدٍ مِنْكُمْ" .

★★ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو بیٹھ کر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا تو عرض کی: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

1656-اخرجه مسلم في صلاة المسافرين وقصرها، باب جواز النافلة قائماً وقاعداً و فعل بعض الركعة قائماً وبعضها قاعداً (الحدیث 115) تحفة الاشراف (16214) .

1657-اخرجه الترمذی في الصلاة، باب ما جاء في الرجل يتطوع جالساً (الحدیث 373) . تحفة الاشراف (15812) .

1658-اخرجه مسلم في صلاة المسافرين وقصرها، باب جواز النافلة قائماً وقاعداً و فعل بعض الركعة قائماً وبعضها قاعداً (الحدیث 120) .

اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب في صلاة القاعد (الحدیث 950) تحفة الاشراف (8937) .

”بیٹھ کر نماز ادا کرنے والے کو کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے والے کے مقابلے میں نصف (اجر و ثواب) حاصل ہوتا ہے“

جبکہ آپ ﷺ خود بیٹھ کر نماز ادا کر رہے ہیں۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں! (میں نے یہ بات کہی ہے) لیکن میں تم میں سے کسی ایک کی مانند نہیں ہوں۔

شرح

جن روایات میں بیٹھ کر نماز ادا کرنے کے مقابلے میں کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے کی فضیلت کا تذکرہ ہے ان روایات کو علماء نے نوافل پر محمول کیا ہے۔ یعنی جو شخص نفل نماز بیٹھ کر ادا کرتا ہے حالانکہ اسے قیام کی قدرت حاصل ہو تو اسے کھڑے ہو کر نوافل ادا کرنے والے کے مقابلے میں نصف ثواب ملتا ہے۔ جہاں تک فرض نماز کا تعلق ہے تو اگر کوئی شخص قیام کی قدرت رکھتا ہو لیکن اس کے باوجود وہ بیٹھ کر فرض نماز ادا کرے تو اس کی نماز درست نہیں ہوگی بلکہ ایسا شخص گناہ گار ہوگا بلکہ علماء نے تو یہ بات بیان کی ہے: اگر وہ شخص اس کو حلال سمجھتا ہو تو اس پر کفر کا فتویٰ عائد کیا جائے گا اور اس پر مرتدین کے احکام جاری ہوں گے یہ بالکل اسی طرح ہوگا جیسے کوئی شخص زنا یا سود کو حلال قرار دیدے لیکن اگر کوئی شخص فرض نماز اس لئے بیٹھ کر ادا کرتا ہے کہ وہ قیام کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا تو اس صورت میں اس شخص کو کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے والے کی مانند اجر و ثواب حاصل ہوگا اس کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوگی اس بات پر علماء کا اتفاق پایا جاتا ہے۔

## 21 - باب فَضْلِ صَلَاةِ الْقَاعِدِ عَلَى صَلَاةِ النَّائِمِ

باب: لیٹ کر نماز پڑھنے کے مقابلے میں بیٹھ کر نماز پڑھنے کی فضیلت

1659 - أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الَّذِي يُصَلِّي قَاعِدًا قَالَ "مَنْ صَلَّى قَائِمًا فَهُوَ أَفْضَلُ وَمَنْ صَلَّى قَاعِدًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلَّى نَائِمًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَاعِدِ".

☆ ☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو بیٹھ کر نماز ادا کرتا ہے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو کھڑا ہو کر نماز ادا کرے گا وہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے جو بیٹھ کر نماز پڑھے گا اسے کھڑے ہونے والے کے مقابلے

میں نصف اجر ملے گا اور جو شخص لیٹ کر نماز ادا کرے گا اس کو بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کے مقابلے میں نصف اجر

1659- أخرجه البخاری فی تفسیر الصلاة، باب صلاة القاعد (الحديث: 1115)، وباب صلاة القاعد بالایماء (الحديث: 1116)، و باب اذا لم یطلق قاعدًا صلی علی جنب (الحديث: 1117) بمعناه . و أخرجه ابو داؤد فی الصلاة، باب فی صلاة القاعد (الحديث: 951) . و أخرجه الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء ان صلاة القاعد علی النصف من صلاة القائم (الحديث: 371) . و أخرجه ابن ماجه فی إقامة الصلاة و السنة فیها، باب صلاة القاعد علی النصف من صلاة القائم (الحديث: 1231) . تحفة الاشراف (10831) .

ملے گا۔

## 22 - باب کَیْفَ صَلَاةِ الْقَاعِدِ

باب: بیٹھ کر نماز کیسے ادا کی جائے گی؟

1660 - أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ حَفْصِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مُتْرَبِعًا .  
قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَا أَعْلَمُ أَحَدًا رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ غَيْرَ أَبِي دَاوُدَ وَهُوَ ثِقَةٌ وَلَا أَحْسِبُ هَذَا الْحَدِيثَ إِلَّا خَطَأً وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو چار زانو بیٹھ کر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔  
امام نسائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے علم کے مطابق ابو داؤد نامی راوی کے علاوہ اور کسی نے بھی اس روایت کو نقل نہیں کیا ہے اور وہ راوی ثقہ ہے لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس روایت میں غلطی پائی جاتی ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

## 23 - باب كَيْفَ الْقِرَاءَةُ بِاللَّيْلِ

باب: رات کے وقت (نوافل) کے دوران کس طرح سے قرأت کی جائے گی؟

1661 - أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ يَجْهَرُ أَمْ يُسِرُّ قَالَتْ كُلُّ ذَلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ رُبَّمَا جَهَرَ وَرُبَّمَا أَسَرَ .

☆☆ عبد اللہ بن ابوقیس بیان کرتے ہیں میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا، نبی اکرم ﷺ رات کے وقت (نوافل) ادا کرتے ہوئے کس طرح قرأت کرتے تھے، بلند آواز میں کرتے تھے یا پست آواز میں کرتے تھے؟ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: ہر طرح سے کر لیتے تھے، بعض اوقات آپ ﷺ بلند آواز میں کر لیتے تھے، بعض اوقات پست آواز میں کرتے تھے۔

## 24 - باب فَضْلِ السِّرِّ عَلَى الْجَهْرِ

باب: بلند آواز کے مقابلے میں پست آواز میں قرأت کرنے کی فضیلت

1662 - أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكَّارِ بْنِ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ - يَعْنِي ابْنَ سَمِيعٍ - قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ وَاقِدٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِنَّ

1660-انفردہ النسائی . تحفة الاشراف (16206) .

1661-انفردہ النسائی . تحفة الاشراف (16286) .



الَّذِي يَجْهَرُ بِالْقُرْآنِ كَالَّذِي يَجْهَرُ بِالصَّدَقَةِ وَالَّذِي يُسِرُّ بِالْقُرْآنِ كَالَّذِي يُسِرُّ بِالصَّدَقَةِ.

☆☆ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جو شخص بلند آواز میں قرآن کی تلاوت کرتا ہے اس کی مثال اعلانیہ طور پر صدقہ کرنے کی مانند ہے اور جو شخص

پست آواز میں قرآن کی تلاوت کرتا ہے اس کی مثال خفیہ طور پر صدقہ کرنے والے کی مانند ہے۔“

## 25 - باب تَسْوِيَةِ الْقِيَامِ وَالرُّكُوعِ وَالْقِيَامِ بَعْدَ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

### وَالْجُلُوسِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ .

باب: رات کے نوافل کے دوران قیام رکوع رکوع کے بعد کھڑے ہونے

سجدہ کرنے اور دو سجدوں کے درمیان بیٹھنے میں برابری کرنا سنت ہے

1663 - أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعْدِ بْنِ

عَبِيدَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْأَخْنَفِ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرٍ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَيْلَةً فَافْتَتَحَ الْبُقْرَةَ فَقُلْتُ يَرْكَعُ عِنْدَ الْمِائَةِ فَمَضَى فَقُلْتُ يَرْكَعُ عِنْدَ الْمِائَتَيْنِ فَمَضَى فَقُلْتُ يُصَلِّي بِهَا فِي

رَكْعَةٍ فَمَضَى فَافْتَتَحَ النِّسَاءَ فَقَرَأَهَا ثُمَّ افْتَتَحَ آلَ عِمْرَانَ فَقَرَأَهَا يَقْرَأُ مُتَرَسِّلاً إِذَا مَرَّ بِآيَةٍ فِيهَا تَسْبِيحٌ سَبَّحَ وَإِذَا

مَرَّ بِسُؤَالٍ سَأَلَ وَإِذَا مَرَّ بِتَعْوِذٍ تَعَوَّذَ ثُمَّ رَكَعَ فَقَالَ ”سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ“ . فَكَانَ رُكُوعُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ ثُمَّ

رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ ”سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ“ . فَكَانَ قِيَامُهُ قَرِيبًا مِنْ رُكُوعِهِ ثُمَّ سَجَدَ فَجَعَلَ يَقُولُ ”سُبْحَانَ رَبِّي

الْأَعْلَى“ . فَكَانَ سُجُودُهُ قَرِيبًا مِنْ رُكُوعِهِ .

☆☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک رات میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

سورۃ البقرۃ تلاوت کرنی شروع کی میں نے یہ سوچا کہ شاید ایک سو آیات تلاوت کرنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں چلے

جائیں گے، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم تلاوت کرتے رہے، میں نے سوچا کہ شاید دو سو آیات تلاوت کرنے کے بعد رکوع میں چلے جائیں

گئے، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم تلاوت کرتے رہے، میں نے سوچا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت میں پوری سورۃ البقرۃ پڑھیں گے، لیکن

آپ صلی اللہ علیہ وسلم تلاوت کرتے رہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ النساء پڑھنی شروع کر دی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مکمل پڑھا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم

1662- أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ فِي الصَّلَاةِ، بَابُ فِي رَفْعِ الصَّوْتِ بِالْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ (الْحَدِيثُ 1333) بِسُجُودِهِ . وَأَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ فِي فَضَائِلِ

الْقُرْآنِ، بَابُ 20 . (الْحَدِيثُ 2919) بِسُجُودِهِ . وَأَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ فِي الزَّكَاةِ، بَابُ الْمَسْرِ بِالصَّدَقَةِ (الْحَدِيثُ 2560) . تَحْفَةُ الْأَشْرَافِ

(9949)

1663- أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي صَلَاةِ الْمَسَافِرِينَ وَفَصْرَهَا، بَابُ اسْتِحْبَابِ تَطْوِيلِ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ (الْحَدِيثُ 203) . وَأَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ فِي

التَّنْبِيْهِ، نَوْعٌ آخَرَ (الْحَدِيثُ 1132) بِسُجُودِهِ . وَالْحَدِيثُ عِنْدَ: أَبِي دَاوُدَ فِي الصَّلَاةِ، بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ (الْحَدِيثُ

871) . وَالتِّرْمِذِيُّ فِي الصَّلَاةِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْبِيْحِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ (الْحَدِيثُ 262 وَ 263) . وَالنَّسَائِيُّ فِي الْإِفْتِتَاحِ، تَعْوِذُ الْقَارِئِ إِذَا

مَرَّ بِآيَةِ عَذَابٍ (الْحَدِيثُ 1007)، وَفِي التَّنْبِيْهِ، بَابُ الذِّكْرِ فِي الرُّكُوعِ (الْحَدِيثُ 1045) وَابْنُ مَاجَةَ فِي الْقَامَةِ الصَّلَاةِ وَالسُّنَّةِ فِيهَا، بَابُ مَا

يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ (الْحَدِيثُ 897)، وَبَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ (الْحَدِيثُ 1351) . تَحْفَةُ الْأَشْرَافِ (3351) .



حوالے سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

## 26 - باب کَيْفَ صَلَاةِ اللَّيْلِ

باب: رات کی نماز کیسے ادا کی جائے گی؟

1665 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالََا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا الْأَزْدِيَّ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَمْرٍو يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنِي مَثْنِي".

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا الْحَدِيثُ عِنْدِي خَطَأٌ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ .

☆☆☆ یعلیٰ بن عطاء بیان کرتے ہیں انہوں نے علی ازدی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہوئے سنا (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے): "رات کی نماز اور دن کی نماز دو دو کر کے ادا کی جائے گی" (جہاں نقل نماز مراد ہے)۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: میرے نزدیک یہ روایت غلط ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1666 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَمْرٍو سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ "مَثْنِي مَثْنِي فَإِذَا خَشِيتَ الصُّبْحَ فَوَاحِدَةً".

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے بارے میں دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"وہ دو دو کر کے ادا کی جائے گی جب تمہیں صبح صادق (قرب ہونے) کا اندیشہ ہو تو تم ایک رکعت ادا کر کے اُسے وتر کر لو"۔

1667 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ صَدَقَةَ قَالََا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَالِمٍ عَنِ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنِي مَثْنِي فَإِذَا خَشِيتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ".

☆☆☆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

1665- اخرجہ ابو داؤد فی الصلاة، باب فی صلاة النہار (الحديث 1295). واخرجه الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء ان صلاة اللیل والنہار مثنی مثنی (الحديث 597). واخرجه ابن ماجه فی اقامة الصلاة والسنة فیہا، باب ما جاء فی صلاة اللیل والنہار مثنی مثنی (الحديث 1322). تحفة الاشراف (7349).  
1666- اخرجہ مسلم فی صلاة المسافرین و قصرها، باب صلاة اللیل مثنی مثنی و الوتر رکعة من آخر اللیل (الحديث 146). واخرجه ابن ماجه فی اقامة الصلاة والسنة فیہا، باب ما جاء فی صلاة اللیل رکعتین (الحديث 1320). تحفة الاشراف (7099).  
1667- انفرده النسائی. تحفة الاشراف (6930).

”رات کی نماز دو دو کر کے ادا کی جائے گی جب تمہیں (صبح صادق) کا اندیشہ ہو تو تم ایک رکعت کے ذریعے نہیں  
وڑ کر لو۔“

1668 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْبَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ  
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يُسْأَلُ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ ”مَنْشَى مَنْشَى فَإِذَا خِفَتْ  
الصُّبْحُ فَأَوْتِرْ بِرُكْعَةٍ“ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:  
”یہ دو دو کر کے ادا کی جائے گی اور جب تمہیں صبح (صادق قریب ہونے) کا خوف ہو تو تم ایک رکعت کے ذریعے  
اُسے طاق کر لو۔“

1669 - أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا  
الْحَسَنُ بْنُ الْحَرِّ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُمْ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ  
صَلَاةِ اللَّيْلِ قَالَ ”مَنْشَى مَنْشَى فَإِنْ خَشِيَ أَحَدُكُمْ الصُّبْحَ فَلْيُوتِرْ بِوَاحِدَةٍ“ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے بارے میں  
دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:  
”یہ دو دو کر کے ادا کی جائے گی اور جب کسی شخص کو صبح صادق قریب ہونے کا اندیشہ ہو تو وہ ایک رکعت کے ذریعے  
اُسے طاق کر لے۔“

1670 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
”صَلَاةُ اللَّيْلِ مَنْشَى مَنْشَى فَإِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ“ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:  
”رات کی نماز دو دو کر کے ادا کی جائے گی جب تمہیں صبح صادق قریب ہونے کا اندیشہ ہو تو تم ایک رکعت کے  
ذریعے اُسے طاق کر لو۔“

1671 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ  
ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ ”صَلَاةُ

1668- اخرجہ النسائی فی قیام اللیل و تطوع النهار، باب کیف الوتر بواحدة (الحدیث 1694) و اخرجہ ابن ماجہ فی اقامة الصلاة و السنة  
فیہا، باب ما جاء فی صلاة اللیل رکعتین (الحدیث 1320) . تحفة الاشراف (8585) .

1669- انفرادہ النسائی . تحفة الاشراف (7646) .

1670- اخرجہ الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء ان صلاة اللیل منشی منشی (الحدیث 437) مطولاً . و اخرجہ ابن ماجہ فی اقامة الصلاة و السنة  
فیہا، باب ما جاء فی صلاة اللیل رکعتین (الحدیث 1319) مختصراً . تحفة الاشراف (8288) .

اللَّيْلِ مَثْنِي مَثْنِي فَإِذَا خِفَتِ الصُّبْحُ فَأَوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ“۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک مسلمان نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: رات کی نماز کیسے ادا کی جائے گی؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”رات کی نماز دو دو کر کے ادا کی جائے گی، اگر تمہیں صبح صادق قریب ہونے کا اندیشہ ہو تو تم ایک رکعت کے ذریعے اسے طاق کر لو۔“

1672 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنِي مَثْنِي فَإِذَا خَشِيتِ الصُّبْحُ فَأَوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ“۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے بارے میں دریافت کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”رات کی نماز دو دو کر کے ادا کی جائے گی، جب تمہیں صبح صادق قریب ہونے کا اندیشہ ہو تو تم ایک رکعت کے ذریعے اسے طاق کر لو۔“

1673 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْهَيْثَمِ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَاهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ صَلَاةُ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنِي مَثْنِي فَإِذَا خِفَتِ الصُّبْحُ فَأَوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ“۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک شخص کھڑا ہوا، اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! رات کی نماز کیسے ادا کی جائے گی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”رات کی نماز دو دو کر کے ادا کی جائے گی، اگر تمہیں صبح صادق قریب ہونے کا اندیشہ ہو تو تم ایک رکعت کے ذریعے (اپنے نوافل کو) طاق کر لو۔“

1671- اخرجہ البخاری فی التہجد، باب کیف صلاة النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکم کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی من اللیل (الحديث 1137)۔ تحفة الاشراف (6843)۔

1672- اخرجہ مسلم فی صلاة المسافرین وقصرها، باب صلاة اللیل مثنی مثنی و الوتر رکعة من آخر اللیل (الحديث 147)۔ و اخرجہ

النسائی فی قیام اللیل و تطوع النهار، باب کیف صلاة اللیل (الحديث 1673)۔ تحفة الاشراف (6710)۔

1673- تقدم فی قیام اللیل و تطوع النهار، باب کیف صلاة اللیل (الحديث 1672)۔

## 27 - باب الأمر بالوتر

باب: وتر (ادا کرنے) کا حکم

1674 - أَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمٍ - وَهُوَ ابْنُ ضَمْرَةَ - عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِضَى اللَّهِ عَنْهُ قَالَ أَوْتَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ "يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ أَوْتِرُوا فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَتَرَّ يُحِبُّ الْوِتْرَ".

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے وتر کی نماز ادا کی پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اے اہل قرآن! (یعنی ایمان والو!) وتر ادا کیا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ وتر ہے اور وہ وتر کو پسند کرتا ہے۔"

شرح

وتر کی نماز کا بیان

وتر کا حکم

وتر کے بارے میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے تین طرح کی روایات منقول ہیں۔

مسئلہ: ایک روایت کے مطابق یہ فرض ہے دوسری روایت کے مطابق یہ سنت مؤکدہ ہیں اور تیسری روایت کے مطابق یہ واجب ہیں اور یہی ان کا آخری قول ہے اور یہی قول صحیح ہے۔ (محیط سرخی)

مسئلہ: اگر وتر کی نماز سنت ہوتی اور عشاء کی نماز کے تابع ہوتی تو اسے رات کے آخری حصے تک مؤخر کرنا مکروہ ہوتا جس طرح عشاء کی سنتوں کو رات کے آخری حصے تک مؤخر کرنا مکروہ ہے۔ (تبيين)

مسئلہ: جو شخص کھڑے ہو کر وتر ادا کرنے پر قادر ہو اُس کے لیے بیٹھ کر وتر ادا کرنا یا کسی عذر کے بغیر سواری پر وتر ادا کرنا جائز نہیں ہے۔ (محیط سرخی)

وتر کی قضا لازم ہے

مسئلہ: اگر کوئی شخص بھول کر یا جان بوجھ کر اسے ترک کر دیتا ہے تو اُس پر قضا کرنا لازم ہوگا خواہ کتنا ہی عرصہ کیوں نہ گزر

چکا ہو۔

مسئلہ: اسی طرح وتر کی نماز وتر کی نیت کے بغیر ادا نہیں ہوتی۔ (الکفایہ)

مسئلہ: وتر کی قضا پڑھتے ہوئے دعائے قنوت بھی پڑھی جائے گی۔ (محیط)

1674- اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب استحباب الوتر (الحديث 1417). واخرجه الترمذی في الصلاة، باب ما جاء ان الوتر ليس بحتم (الحديث 453) مطولاً. واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في الوتر (الحديث 1169) مطولاً والحديث عند الترمذی في الصلاة، باب ما جاء ان الوتر ليس بحتم (الحديث 454). والنسائی في قیام اللیل و تطوع النهار، باب الامر بالوتر (الحديث 1675). تحفة الاشراف (10135).

## وتر کا مستحب وقت

مسئلہ: مستحب یہ ہے: وتر کی نماز کورات کے آخری حصے تک مؤخر کر دیا جائے گا، جس طرح عشاء کی سنتوں کو اس وقت تک مؤخر کرنا مکروہ ہوتا ہے۔ (تمین)

مسئلہ: وتر کی تین رکعات ہیں، جن کے درمیان سلام پھیر کر فصل نہیں کیا جائے گا۔ (الہدایہ)

مسئلہ: صحیح قول کے مطابق وتر میں دعائے قنوت پڑھنا واجب ہے۔ (الجوہرہ العبرہ)

مسئلہ: جب آدمی تیسری رکعت میں قرأت کر کے فارغ ہوگا، تو وہ تکبیر کہے گا، پھر دونوں ہاتھ کانوں تک بلند کرے گا اور

رکوع میں جانے سے پہلے دعائے قنوت پڑھے گا۔

مسئلہ: ایسا پورا سال کرے گا، قنوت میں قیام کی مقدار اتنی ہے، جتنی دیر میں سورہ الشقاق کی تلاوت کی جاتی ہے۔ (المحیط)

## دعائے قنوت پڑھنا

مسئلہ: فقہاء کے درمیان اس مسئلے میں اختلاف پایا جاتا ہے کہ دعائے قنوت پڑھتے ہوئے ہاتھ کھلے چھوڑ دے گا یا انہیں

باندھ لے گا۔ مختار یہ ہے: وہ انہیں باندھ لے گا۔ (فتاویٰ قاضی خان)

مسئلہ: دعائے قنوت کے بارے میں مختار طریقہ یہ ہے: امام اور مقتدی اُسے پست آواز میں پڑھیں گے۔ (النبایہ)

مسئلہ: تنہا نماز ادا کرنے والا شخص بھی اسے پست آواز میں پڑھے گا، یہی قول مختار ہے۔ (شرح مجمع البحرین لابن الملک)

مسئلہ: قنوت میں کوئی متعین دعا لازم نہیں ہے۔ (تمین)

مسئلہ: تاہم زیادہ بہتر یہ ہے: آدمی یہ دعا پڑھے:

”اے اللہ! ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں۔“

اور اس کے بعد یہ دعا پڑھے:

”اے اللہ! جنہیں تو نے ہدایت نصیب کی ہے، اُن میں مجھے بھی ہدایت نصیب کر دے۔“

جو شخص دعائے قنوت اچھی طرح سے نہیں پڑھ سکتا، وہ یہ پڑھ لے گا:

”اے اللہ! تو ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی بھلائی عطا کر اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا

لے۔ (محیط)

مسئلہ: یا پھر وہ یہ پڑھ لے گا:

”اے اللہ! ہماری مغفرت کر دے۔“

وہ ان کلمات کو تین مرتبہ دہرائے گا۔ شیخ ابولیت سمرقندی نے اسے اختیار کیا ہے۔ (سراجیہ)

مسئلہ: اگر کوئی شخص دعائے قنوت پڑھنی بھول جاتا ہے اور اسے رکوع میں جا کر یہ بات یاد آتی ہے، تو صحیح یہ ہے: وہ رکوع

میں دعا نہیں پڑھے گا اور واپس قیام کی طرف بھی نہیں جائے گا۔ (تاتارخانیہ)

مسئلہ: اگر وہ شخص قیام کی طرف واپس چلا جاتا ہے اور دعائے قنوت پڑھتا ہے اور دوبارہ رکوع نہیں کرتا تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔ (بحر الرائق)

مسئلہ: قنوت میں نبی اکرم ﷺ پر درود نہیں بھیجا جائے گا ہمارے مشائخ نے اسی کو اختیار کیا ہے۔ (ظہیر یہ)

مسئلہ: وتر کی قنوت میں مقتدی امام کی متابعت کرے گا، اگر مقتدی کے فارغ ہونے سے پہلے ہی امام رکوع میں چلا جاتا ہے تو مقتدی اس کی پیروی کرتے ہوئے رکوع میں چلا جائے گا، اگر امام قنوت پڑھے بغیر رکوع میں چلا جاتا ہے اور مقتدی نے قنوت نہیں پڑھی تو اگر اسے یہ اندیشہ ہو کہ رکوع فوت ہو جائے گا تو وہ رکوع میں چلا جائے گا، اگر یہ اندیشہ نہ ہو تو قنوت پڑھنے کے بعد رکوع میں جائے گا۔ (خلاصہ)

وتر کے دوران شک لاحق ہونا

مسئلہ: اگر کسی شخص کو وتر کی نماز کے دوران یہ شک لاحق ہو جاتا ہے کہ وہ کون سی رکعت ادا کر رہا ہے؟ تو جس رکعت میں وہ ہے اس میں دعائے قنوت پڑھ کر قعدہ کرے گا پھر کھڑا ہو جائے گا اور اس کے بعد دو رکعتیں دو قعدوں کے ساتھ ادا کرے گا اور دونوں میں احتیاط کے پیش نظر قنوت پڑھ لے گا، ایک قول یہ بھی ہے کہ کسی بھی رکعت میں قنوت نہیں پڑھے گا تاہم پہلا قول زیادہ درست ہے، کیونکہ قنوت واجب ہے اور جب کسی چیز کے واجب ہونے یا غلط ہونے کے بارے میں شک ہو جائے تو احتیاطاً اسے ادا کر لینا چاہیے۔ (محیط حسنی)

مسئلہ: مسبوق شخص کو چاہیے کہ امام کے ساتھ قنوت پڑھے، اس کے بعد نہ پڑھے۔ (منیہ)

مسئلہ: اگر امام نے قنوت پڑھ لی تو جب اپنی باقی نماز ادا کر لے گا، اس میں دعائے قنوت نہیں پڑھے گا۔ (محیط حسنی)

مسئلہ: سب حضرات اسی بات کے قائل ہیں۔ (مضمرات)

مسئلہ: اگر کوئی شخص رکوع کی تیسری رکعت میں شریک ہو اور اس نے امام کے ساتھ قنوت نہیں پڑھی تو جب بعد میں وہ اپنی بقیہ نماز ادا کر لے گا تو قنوت نہیں پڑھے گا۔ (محیط)

مسئلہ: وتر کی نماز کے علاوہ اور کسی نماز میں قنوت نہیں پڑھی جائے گی، متون میں یہی بات تحریر ہے۔

مسئلہ: اگر آدمی کسی ایسے شخص کی اقتداء میں وتر ادا کرتا ہے جو رکوع کے بعد قومہ کے دوران دعائے قنوت پڑھتا ہے

حالانکہ مقتدی اس بات کا قائل نہیں ہے تو وہ ایسی صورت میں امام کے مطابق عمل کرے گا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اگر امام فجر کی نماز میں قنوت پڑھتا ہے تو مقتدی کو چاہیے کہ وہ خاموش رہے۔ (الہدایہ)

\*\*\*

1675 - أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي نَعِيمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ

1675- أخرجه الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء ان الوتر لیس بحتم (الحديث 453). مطولا و (الحديث 454). وأخرجه ابن ماجه فی إقامة الصلاة والسنة فیها، باب ما جاء فی الوتر (الحديث 1169) مطولا. والحديث عند: ابی داؤد فی الصلاة، باب استحباب الوتر (الحديث 1416). والنسائی فی قیام اللیل و تطوع النہار، باب الامر بالوتر (الحديث 1674). تحفة الاشراف (10135).



بُنْ صَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ الْوِتْرُ لَيْسَ بِحَتْمٍ كَهَيْئَةِ الْمَكْتُوبَةِ وَلَكِنَّهُ سُنَّةٌ سَنَّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: فرض نماز کی طرح وتر لازمی نہیں ہیں، بلکہ یہ سنت ہیں جسے نبی اکرم ﷺ نے مقرر کیا ہے۔

## 28- باب الْحَثِّ عَلَى الْوِتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ

باب: سونے سے پہلے وتر ادا کرنے کی ترغیب

1676 - أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سَلَمٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيبٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ شَمِيلٍ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي شِمْرٍ عَنْ أَبِي عَثْمَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثِ النَّوْمِ عَلَى وِتْرٍ وَصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَكَعَتِي الضُّحَى .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے خلیل (نبی اکرم ﷺ) نے مجھے تین چیزوں کی تلقین کی تھی: ”وتر ادا کرنے کے بعد سونا، ہر مہینے میں تین روزے رکھنا اور چاشت کے وقت دو رکعات ادا کرنا۔“

### شرح

اس روایت میں جو یہ بات مذکور ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سونے سے پہلے وتر کی نماز ادا کرنے کی ترغیب دی تھی۔ علماء نے اس کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے: یہ اس شخص کے لئے ہے جس کو یہ اندیشہ ہو کہ وہ رات کے آخری حصے میں بیدار نہیں ہو سکے گا۔ البتہ جو شخص رات کے آخری حصے میں بیدار ہو کر نوافل ادا کرنے کا پابند ہو اس کے لئے اس بات کی اجازت ہے کہ وہ سو جائے اور رات کے آخری حصے میں وتر کی نماز ادا کرے، جس طرح نبی اکرم ﷺ رات کے آخری حصے میں وتر کی نماز ادا کرتے تھے۔ جس طرح نبی اکرم ﷺ کے آخری حصے میں نوافل ادا کرنے کی بعد وتر کی نماز ادا کیا کرتے تھے۔

اسی طرح حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث امام نسائی نے آگے چل کر حدیث نمبر 1682 کے تحت نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ سے وتر کی نماز کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”صبح صادق سے کچھ پہلے وتر ادا کیا کرو۔“

امام ابو حنیفہ کے نزدیک وتر کی نماز ادا کرنا واجب ہے، جبکہ امام ابو یوسف اور امام محمد کے نزدیک یہ ایسی سنت مؤکدہ ہے جسے ترک کرنے کی اجازت کسی کے لئے نہیں تاہم یہ واجب بھی نہیں ہے۔

1676- أخرجه البخاری فی التہجد، باب صلاة الضحی فی الحضرة (الحدیث 1178) بنحوہ، و فی الصوم، باب صیام البیض (الحدیث 1981) بنحوہ . و أخرجه مسلم فی صلاة المسافرين و قصرها، باب استحباب صلاة الضحی وان اقلها رکعتان و اکملها ثمان رکعات و اوسطها اربع رکعات او ست و الحدیث علی المأظفة علیہا (الحدیث 85) بنحوہ . و أخرجه النسائی فی قیام اللیل و تطوع النہار، باب الحدیث علی الوتر قبل النوم (الحدیث 1677) . تحفة الاشراف (13618) .

امام مالک، سفیان ثوری اور لیث بن سعد نے اسے سنت قرار دیا ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ نماز فرض نہیں ہے۔

.....

1677 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا عَنْ عَبَّاسِ الْجُرَيْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُسْمَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثِ الْوَتْرِ أَوْلَى اللَّيْلِ وَرَكَعَتَيِ الْفَجْرِ وَصَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میرے خلیل (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھے تین چیزوں کی تلقین کی تھی: رات کے ابتدائی حصے میں وتر ادا کر لینا، فجر کی دو سنتیں ادا کرنا اور ہر مہینے تین روزے رکھنا۔

## 29 - باب نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَتْرِ فِي لَيْلَةٍ

باب: ایک ہی رات میں دو مرتبہ وتر کی نماز ادا کرنے کی ممانعت

1678 - أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ مَلَاذِمِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ قَالَ زَارَنَا أَبِي طَلْقُ بْنُ عَلِيٍّ فِي يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ فَأَمْسَى بِنَا وَقَامَ بِنَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَأَوْتَرْنَا ثُمَّ انْحَدَرَ إِلَى مَسْجِدٍ فَصَلَّى بِأَصْحَابِهِ حَتَّى بَقِيَ الْوَتْرُ ثُمَّ قَدَّمَ رَجُلًا فَقَالَ لَهُ أَوْتَرْتُمْ بِهِمْ فَأِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "لَا وَتْرَانَ فِي لَيْلَةٍ" .

☆☆ حضرت قیس بن طلح بن علی بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ رمضان کے ایک دن میرے والد حضرت طلح بن علی ہمارے ہاں تشریف لائے وہ شام تک ہمارے ہاں رہے اس رات کو انہوں نے ہمیں نماز پڑھائی، انہوں نے ہمیں وتر کی نماز بھی پڑھادی پھر وہ مسجد کی طرف تشریف لے گئے وہاں انہوں نے اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی، یہاں تک کہ صرف وتر کی نماز باقی رہ گئی، پھر انہوں نے ایک شخص کو آگے کیا اور اس سے فرمایا: تم انہیں وتر کی نماز پڑھاؤ، کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: "ایک رات میں دو مرتبہ وتر ادا نہیں کیے جاسکتے۔"

## 30 - باب وَقْتِ الْوَتْرِ

باب: وتر (کی نماز) کا وقت

1679 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ

\* مختصر اختلاف العلماء مسئلہ وتر کا واجب ہونا

1677- تقدم في قيام الليل وتطوع النهار، باب المحدث على الوتر قبل النوم (الحديث 1676).

1678- أخرجه أبو داود في الصلاة، باب في نقص الوتر (الحديث 1439). وأخرجه الترمذی في الصلاة، باب ما جاء لا وتران في الليلة

الحديث (470) مختصراً. تحفة الاشراف (5024).

1679- أخرجه البخاری في النهج، باب من لم اول الليل و احمى آخره (الحديث 1146) بمعناه. وأخرجه الترمذی في الشمائل، باب ما جاء

في عبادة رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 251). تحفة الاشراف (16029).

يَزِيدُ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يَنَامُ أَوَّلَ اللَّيْلِ ثُمَّ يَقُومُ فَإِذَا كَانَ مِنَ السَّحْرِ أَوْ تَرْتُمُ آتَى لِرَأْسِهِ فَإِذَا كَانَ لَهُ حَاجَةٌ أَلَمَ بِأَهْلِهِ فَإِذَا سَمِعَ الْإِذَانَ وَتَبَّ فَإِنْ كَانَ جُنْبًا أَقَاضَ عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ وَالْأُتْرُاقِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ .

☆☆ اسود بن یزید بیان کرتے ہیں میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم ﷺ کی نماز کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ رات کے ابتدائی حصے میں سو جاتے تھے پھر آپ ﷺ نوافل ادا کرتے رہتے تھے یہاں تک کہ جب سحری کا وقت قریب ہوتا تھا تو آپ ﷺ وتر ادا کر لیتے تھے پھر آپ ﷺ اپنے بستر پر تشریف لے آتے تھے اگر آپ ﷺ کو ضرورت محسوس ہوتی تو آپ ﷺ اپنی اہلیہ کے ساتھ صحبت کر لیتے تھے پھر جب آپ ﷺ اذان کی آواز سنتے تو تیزی سے اٹھتے تھے۔ اگر آپ ﷺ جنابت کی حالت میں ہوتے تو غسل کر لیتے تھے ورنہ وضو کر کے نماز کے لیے تشریف لے جاتے تھے۔

### شرح

وتر کے وقت کی دو صورتیں ہیں۔ ایک اس کا اصل وقت اور دوسرا اس کا مستحب وقت۔

جمہور کے نزدیک اس کا وقت عشاء کی نماز کے بعد سے شروع ہو کر صبح صادق تک رہتا ہے اس لئے عشاء کی نماز سے پہلے وتر ادا کرنا درست نہیں ہوگا۔ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر یا بھول کر عشاء کی نماز سے پہلے وتر کی نماز ادا کر لیتا ہے تو یہ وتر کی نماز شمار نہیں ہوگی۔

جمہور اس بات کے قائل ہیں اگر کوئی شخص رات کے ابتدائی حصے میں وتر کی نماز ادا کر لیتا ہے پھر اس کے بعد وہ نوافل ادا کرتا ہے تو وہ رات کے آخری حصے میں دوبارہ وتر کی نماز ادا نہیں کرے گا کیونکہ ایک ہی رات میں دو مرتبہ وتر کی نماز ادا نہیں کی جاسکتی۔

.....

1680 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَوْتَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَوَّلِهِ وَآخِرِهِ وَأَوْسَطِهِ وَأَنْتَهَى وَتَرَهُ إِلَى السَّحْرِ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے رات کے ابتدائی حصے میں بھی اور درمیانی حصے میں بھی (یعنی ہر حصے میں) وتر کی نماز ادا کی ہے اور آپ ﷺ کی وتر کی نماز کا آخری وقت صبح صادق کا وقت ہوتا تھا۔

1681 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعِ بْنِ أَبِي عُمَرَ قَالَ مَنْ صَلَّى مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَجْعَلْ الْآخِرَ

1680- أخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب صلاة الليل و عدد ركعات النبي صلى الله عليه وسلم في الليل و ان الوتر ركعة وان الركعة صلاة صحيحة (الحديث 137) . وأخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في الوتر من اول الليل و آخر (الحديث 456) . وأخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في الوتر آخر الليل (الحديث 1185) . تحفة الاشراف (الحديث 17653) -

صَلَاتِهِ وَتَوَرَّأَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ بِذَلِكَ .

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص رات کے وقت نوافل ادا کرتا ہو اسے اپنے نوافل کا اختتام وتر پر کرنا چاہیے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا حکم دیا ہے۔

### 31 - باب الْأَمْرِ بِالْوَتْرِ قَبْلَ الصُّبْحِ

باب: صبح صادق ہونے سے پہلے وتر ادا کرنے کا حکم

1682 - أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا مُحَمَّدٌ - وَهُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ - قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ - وَهُوَ ابْنُ سَلَامٍ بْنِ أَبِي سَلَامٍ - عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو نَضْرَةَ الْعَوْقِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَتْرِ فَقَالَ "أَوْتِرُوا قَبْلَ الصُّبْحِ" .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وتر کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے ارشاد فرمایا:

"صبح صادق ہونے سے پہلے وتر ادا کرلو"

1683 - أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ ذُرُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ الْبَقْنَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى - وَهُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ - عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "أَوْتِرُوا قَبْلَ الْفَجْرِ" .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرے ہیں:

"صبح صادق ہونے سے پہلے وتر ادا کرلو"

### 32 - باب الْوَتْرِ بَعْدَ الْأَذَانِ

باب: (فجر کی) اذان کے بعد وتر ادا کرنا

1684 - أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُتَشِيرِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ فِي مَسْجِدِ عَمْرِو بْنِ شَرْحِبِيلَ فَأَقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَجَعَلُوا يَنْتَظِرُونَ فَجَاءَ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ أَوْتِرُ . قَالَ وَسُئِلَ عَبْدُ اللَّهِ هَلْ بَعْدَ الْأَذَانِ وَتَرُّ قَالَ نَعَمْ وَبَعْدَ الْإِقَامَةِ . وَحَدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

1681- أخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب صلاة الليل مثنى مثنى والوتر ركعة من آخر الليل (الحديث 150) . تحفة الاشراف (8297) .

1682- أخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب صلاة الليل مثنى مثنى والوتر ركعة من آخر الليل (الحديث 160 و 161) . وأخرج الترمذی في الصلاة، باب ما جاء في مبادرة الصبح بالوتر (الحديث 468) . وأخرجه النسائی في قيام الليل و تطوع النهار، باب الامر بالوتر قبل الصبح (الحديث 1683) . وأخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة والسنة فيها، باب من نام عن وتر اولسيه (الحديث 1189) . تحفة الاشراف (4384) .

1683- تقدم في قيام الليل و تطوع النهار، باب الامر بالوتر قبل الصبح (الحديث 1682) .

1684- تقدم في المواقيت، فضل الصلاة لمواقيتها (الحديث 611) .

وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَامَ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى .

☆☆ ابراہیم بن محمد اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ عمرو بن شریبیل کی مسجد میں موجود تھے نماز کے لیے اقامت کہی گئی لوگ ان کا انتظار کرنے لگے وہ تشریف لائے تو انہوں نے وضاحت کی کہ میں وتر کی نماز ادا کر رہا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ سے دریافت کیا گیا، کیا اذان کے بعد بھی وتر ادا کیے جاسکتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اقامت کے بعد بھی وتر ادا کیے جاسکتے ہیں۔

پھر انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ حدیث سنائی کہ ایک مرتبہ (فجر کی) نماز کے وقت سوئے رہ گئے تھے یہاں تک کہ سورج نکل آیا تھا تو آپ ﷺ نے پھر (یعنی سورج نکلنے کے بعد) نماز ادا کی تھی۔

### 33 - باب الْوُتْرِ عَلَى الرَّاحِلَةِ

باب: سواری پر وتر ادا کرنا

1685 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ

ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ عَلَى الرَّاحِلَةِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سواری پر ہی وتر ادا کر لیتے تھے۔

شرح

امام ابو جعفر طحاوی تحریر کرتے ہیں: ہمارے فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے۔ وتر کی نماز سواری پر ادا نہیں کی جاسکتی۔ امام مالک، سفیان ثوری، لیث بن سعد، امام اوزاعی، امام شافعی رضی اللہ عنہما یہ بیان کرتے ہیں: وتر کی نماز سواری پر ادا کی جاسکتی ہے خواہ سواری کا رخ کسی بھی سمت میں ہو وہ یہ کہتے ہیں: سواری پر وتر کی نماز ادا کی جاسکتی ہے البتہ فرض نماز اس طرح ادا نہیں کی جاسکتی۔

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ اپنی سواری پر نوافل ادا کر لیتے تھے، لیکن وتر کی نماز زمین پر ادا کیا کرتے تھے۔

مجاہد نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ وتر کی نماز زمین پر ادا کیا کرتے تھے۔\* احتاف اس بات کے قائل ہیں: وتر کی نماز میں تین رکعات ہیں ان کے درمیان سلام پھیر کر فصل نہیں کیا جائے گا، بلکہ تیسری رکعت کے آخر میں سلام پھیرا جائے گا۔ جس طرح مغرب کی نماز ادا کی جاتی ہے یہاں تک کہ اگر کوئی شخص پہلے قعدہ کو بھول جاتا ہے تو وہ دوبارہ قعدہ کی طرف نہیں جائے گا اگر وہ دوبارہ جائے گا تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

احتاف کی دلیل سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول یہ روایت ہے۔

”نبی اکرم ﷺ تین رکعات وتر ادا کرتے تھے اور آپ ﷺ صرف ان کے آخر میں ہی سلام پھیرتے تھے۔“

وتر کی نماز کے بارے میں روایات میں بہت زیادہ لفظی اور معنوی اختلاف پایا جاتا ہے جسے امام نسائی نے آگے آنے والے ابواب میں تفصیل کے ساتھ نقل کیا ہے۔

علامہ ابن قدامہ حنبلی نے اس موضوع پر تفصیل سے بحث کی ہے۔ وہ تحریر کرتے ہیں: امام احمد بن حنبل نے یہ صراحت کی ہے کہ وتر کی ایک رکعت ہوتی ہے وہ یہ فرماتے ہیں: ہم ایک رکعت وتر کے قائل ہیں۔

یہ بات حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا وغیرہ سے منقول ہے۔

سعید بن مسیب، عطاء بن ابی رباح، امام مالک، امام اوزاعی، امام شافعی، اسحاق بن راہویہ اور ابو ثور اسی بات کے قائل ہیں۔\*

وتر کے احکام پر بحث کرتے ہوئے علامہ ابن رشد تحریر کرتے ہیں۔ وتر کی نماز کے بارے میں پانچ حوالے سے علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔ پہلا مسئلہ یہ ہے: وتر کی نماز کا حکم کیا ہے؟ دوسرا مسئلہ یہ ہے: وتر کی نماز کا طریقہ کیا ہے؟ تیسرا مسئلہ یہ ہے: وتر کی نماز کا وقت کیا ہے؟ چوتھا مسئلہ اس میں دعائے قنوت کا پڑھنا ہے؟ پانچواں مسئلہ سواری پر وتر کی نماز ادا کرنا ہے؟

جہاں تک وتر کی نماز کے حکم کا تعلق ہے تو اس سے پہلے ہم فرض نمازوں کی تعداد کے بارے میں بیان کر چکے ہیں۔ جہاں تک نماز وتر کے طریقے کا تعلق ہے تو اس بارے میں امام مالک یہ فرماتے ہیں: مستحب یہ ہے: وتر میں تین رکعات اس طرح ادا کی جائیں گی کہ ان کے درمیان میں ایک سلام کا فاصلہ ہو۔

امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ اس بات کے قائل ہیں تینوں رکعات کو ایک ساتھ ادا کیا جائیگا اور ان کے درمیان سلام کا فاصلہ نہیں ہوگا۔

امام شافعی رضی اللہ عنہ اس بات کے قائل ہیں وتر کی ایک رکعت ہوگی۔ ان میں سے ہر ایک قول کو اسلاف اور تابعین کی تائید حاصل ہے اس اختلاف کا سبب یہ ہے: اس حوالے سے روایات میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ رات کے وقت گیارہ رکعات ادا کیا کرتے تھے جن میں سے ایک رکعت وتر ہوتی تھی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

\* طغض الیمنی مسئلہ، فصل وتر کی ایک رکعت ہے وتر کی رکعات کی تعداد اور ان کے درمیان سلام پھیرنے کا حکم

”رات کی نماز دو دو کر کے اور کی جائے گی جب تم دیکھو کہ صبح ہونے والی ہے تو تم ایک رکعت وتر پڑھ لو۔“

امام مسلم نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

”نبی اکرم ﷺ تیرہ رکعات ادا کیا کرتے تھے جن میں پانچ وتر ہوتے تھے آپ ﷺ ان میں سے صرف آخری رکعت میں قعدہ کیا کرتے تھے۔“

امام ابو داؤد نے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے۔

”وتر ادا کرنا ہے ہر مسلمان پر لازم ہے جو شخص پانچ وتر ادا کرنا چاہے وہ ایسا کرے جو تین وتر ادا کرنا چاہے وہ ایسا کرے جو ایک رکعت وتر ادا کرنا چاہے وہ ایسا کرے۔“

امام ابو داؤد نے یہ روایت بھی نقل کی ہے نبی اکرم ﷺ سات نو پانچ رکعات وتر ادا کر لیا کرتے تھے۔

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ کے حوالے سے نقل کی ہے وہ کہتے ہیں میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا۔ نبی اکرم ﷺ وتر میں کتنی رکعات ادا کیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: ”نبی اکرم ﷺ وتر کی نماز میں چار اور تین چھ اور تین آٹھ اور تین دس اور تین (یعنی سات نو گیارہ تیرہ رکعات) ادا کیا کرتے تھے نبی اکرم ﷺ سات سے کم اور تیرہ سے زیادہ وتر ادا نہیں کیا کرتے تھے۔“

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کے یہ الفاظ ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”مغرب دن کی نمازوں کا وتر ہے۔“ \*

.....

1686 - أَخْبَرَنَا إِسْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَرِّ عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ عُمَرَ كَانَ يُوتِرُ عَلِيَّ بَعِيرِهِ وَيَذْكُرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ .

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے اونٹ پر ہی وتر ادا کر لیتے تھے اور وہ اس بات کا تذکرہ کرتے تھے: نبی اکرم ﷺ بھی ایسا ہی کر لیا کرتے تھے۔

1687 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ عَلِيَّ

\* بیابان المعجم نماز وتر کے احکام

1686- انفر دہ النسائی . تحفة الاشراف (7647) .

1687- اخرجہ البخاری فی الوتر، باب الوتر علی الدابة (الحديث 999) مطولاً . و اخرجہ مسلم فی صلاة المسافرين و قصرها، باب جواز صلاة النافلة علی الدابة فی السفر حديث تو جهت (الحديث 36) مطولاً . و اخرجہ الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء فی الوتر علی الراحلة (الحديث 472) مطولاً . و اخرجہ ابن ماجه فی إقامة الصلاة و السنة فیها، باب ما جاء فی الوتر علی الراحلة (الحديث 1200) مطولاً . تحفة الاشراف (7085) .

البعیر۔

☆☆ سعید بن یساریان کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھ سے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پر وتر ادا کر لیتے تھے۔

### 34 - باب کم الوتر

باب: وتر کی تعداد کتنی ہے؟

1688 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَبِي مَجَلَزٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "الْوَتْرُ رَكْعَةٌ مِنَ آخِرِ اللَّيْلِ".

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے آخری حصے میں ایک رکعت وتر ادا کرتے تھے۔

شرح

امام ابو جعفر طحاوی تحریر کرتے ہیں: ہمارے فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے: وتر کی نماز میں تین رکعات ہوں گی اور ان کے صرف آخر میں سلام پھیرا جائے گا۔ اس میں رکوع میں جانے سے پہلے دعائے قنوت پڑھی جائے گی اور دعائے قنوت سے پہلے تکبیر کہتے ہوئے رفع یدین کیا جائے گا اور پھر دونوں ہاتھوں کو چھوڑ دیا جائے گا۔

امام ابو یوسف سے یہ بات منقول ہے: وہ دعائے قنوت کے دوران دونوں ہاتھ بلند کر کے دعا مانگتے تھے۔ ابن قاسم نے امام مالک کا یہ قول نقل کیا ہے: وتر کی نماز کی تین رکعات ہیں ان میں دو رکعات پڑھنے کے بعد سلام پھیرا جائے گا۔

ابن وہب نے امام مالک کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر کوئی شخص ایک وتر ادا کر لیتا ہے تو ایسا کرنا اس کے لئے جائز ہے۔ ابن قاسم نے امام مالک کا یہ قول نقل کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: میں رمضان میں یا رمضان کے علاوہ میں دعائے قنوت نہیں پڑھتا۔

ابن وہب نے امام مالک کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر کوئی شخص ایک وتر ادا کر لیتا ہے تو ایسا کرنا اس کے لئے جائز ہے۔ امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: وتر کی تین رکعات ہیں جن میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھی جائے گی اگر تم چاہو تو ایک رکعت وتر بھی ادا کر سکتے ہو اگر چاہو تو تین بھی ادا کر سکتے ہو اگر چاہو تو پانچ ادا کر لو اگر چاہو تو سات ادا کر لو اگر چاہو تو نو ادا کر لو۔ اگر چاہو تو گیارہ ادا کر لو، لیکن تم صرف اس کے آخر میں سلام پھیرو گے۔ \*

1688 - اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب صلاة اللیل مثنی مثنی و الوتر ركعة من آخر اللیل (الحديث 153 و 154 و 155) - و اخرجه النسائی في قیام اللیل و تطوع النهار، باب کم الوتر (الحديث 1689) - تحفة الاشراف (8558) .



1689 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَمُحَمَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا ثُمٌّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا شُعْبَةٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي مَجَلَزٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "الْوُتْرُ رُكْعَةٌ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ".  
 ☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے تھے: وتر رات کے آخری حصے میں ایک رکعت

1690 - أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَفَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَفِيْقٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ قَالَ "مَثْنَى وَالْوُتْرُ رُكْعَةٌ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ".

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے بارے میں دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اسے دو دو کر کے ادا کیا جائے گا اور وتر رات کے آخری حصے میں ایک رکعت ہے۔"

### 35 - باب كَيْفَ الْوُتْرِ بِوَاحِدَةٍ

باب: ایک رکعت وتر کس طرح (ادا کی جائے گی؟)

1691 - أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَنْصَرِفَ فَارْكَعْ بِوَاحِدَةٍ تُوْتِرُ لَكَ مَا قَدْ صَلَّيْتَ".  
 ☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: رات کی نماز دو دو کر کے ادا کی جائے گی جب تم اسے ختم کرنے کا ارادہ کرو تو ایک رکعت ادا کر لو تم نے جو بھی نماز ادا کی ہوگی یہ اس کو وتر کر دے گی۔

1692 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى وَالْوُتْرُ رُكْعَةٌ وَاحِدَةٌ".

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: رات کی نماز دو دو کر کے ادا کی جائے گی اور وتر کی ایک رکعت ہوگی۔

1693 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنِ ابْنِ

1689-تقدم في قيام الليل و تطوع النهار، باب كم الوتر (الحديث 1688).

1690-اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب صلاة الليل مثنى مثنى والوتر ركعة من آخر الليل (الحديث 148) مطولاً. و اخرجه

ابو داؤد في الصلاة، باب كم الوتر (الحديث 1421). تحفة الاشراف (7267).

1691-اخرجه البخاري في الوتر، باب ما جاء في الوتر (الحديث 993). تحفة الاشراف (7374).

1692-انقره في النسائي. تحفة الاشراف (7657).

الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ وَعَبِيدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خَشِيتُمْ أَحَدَكُمْ الصُّبْحَ صَلَّى رَكْعَةً وَاحِدَةً يُؤْتِرُ لَهُ مَا قَدْ صَلَّى".

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کے نوافل کے بارے میں دریافت کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"رات کی نماز دو دو کر کے ادا کی جائے گی پھر جب کسی شخص کو صبح صادق قریب ہونے کا اندیشہ ہو تو وہ ایک رکعت ادا کرے گا یہ اس کی ادا کی ہوئی نماز کو وتر کر دے گی۔"

1694 - أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ - يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ - قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ - وَهُوَ ابْنُ سَلَامٍ - عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَنَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ "صَلَاةُ اللَّيْلِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَإِذَا خِفْتُمْ الصُّبْحَ فَأَوْتِرُوا بِوَاحِدَةٍ".

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"رات کی نماز دو دو رکعت ادا کی جائے گی جب تمہیں صبح صادق قریب ہونے کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت کے ذریعے اسے وتر کر لو۔"

1695 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عُرْوَةَ عَنِ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُؤْتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ -

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت گیارہ رکعت ادا کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم

ایک رکعت کے ذریعے اسے وتر کر لیتے تھے پھر دائیں پہلو کے بل لیٹ جاتے تھے۔

1693-اخرجه البخاری فی الوتر، باب ما جاء فی الوتر (الحديث 990). واخرجه مسلم فی صلاة المسافرین وقصرها، باب صلاح اللیل مثنی مثنی والوتر رکعة من آخر اللیل (الحديث 145). واخرجه ابو داؤد فی الصلاة، باب صلاة اللیل مثنی مثنی (الحديث 1326). تحفة الاشراف (7225).

1694-تقديم فی قیام اللیل وتلوع النهار، باب کیف صلاة اللیل (الحديث 1668).

1695-اخرجه مسلم فی صلاة المسافرین وقصرها، باب صلاة اللیل وعدد رکعات النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اللیل وان الوتر رکعة وان الرکعة صلاة صحیحة (الحديث 121). واخرجه ابو داؤد فی الصلاة، باب فی صلاة اللیل (الحديث 1336). واخرجه الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء فی وصف صلاة النبی صلی اللہ علیہ وسلم باللیل (الحديث 440 و 441)، و فی الشمال، باب ما جاء فی عبادة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (الحديث 258). واخرجه النسائی فی قیام اللیل وتلوع النهار، باب کیف الوتر باحدى عشرة رکعة (الحديث 1725). تحفة الاشراف (16593).

## 36 - باب کیف الوتر بثلاث

باب: تین وتر کس طرح ادا کیے جائیں گے؟

1696 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلُ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطَوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلُ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطَوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا قَبَّلَ أَنْ تُوتَرَ قَالَ «يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنِي تَنَامُ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي» .

☆ ☆ ابوسلمہ بن عبدالرحمن بیان کرتے ہیں انہوں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ رمضان کے مہینے میں نوافل کس طرح ادا کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم ﷺ رمضان کے مہینے میں اور رمضان کے مہینے کے علاوہ رات کے نوافل میں گیارہ رکعات سے زیادہ ادا نہیں کرتے تھے آپ ﷺ پہلے چار رکعات ادا کرتے تھے تم ان کی خوبصورتی اور طوالت کے بارے میں نہ پوچھو پھر آپ ﷺ تین رکعات ادا کرتے تھے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ وتر ادا کیے بغیر سونے لگے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اے عائشہ! میری آنکھیں سو جاتی ہیں، لیکن میرا دل نہیں سوتا ہے۔“

1697 - أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بِنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يُسَلِّمُ فِي رَكْعَتِي الْوَتْرِ .

☆ ☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ وتر کی دو رکعات ادا کرنے کے بعد سلام نہیں پھیرتے تھے۔

1696 - أخرجه البخاري في التهجد، باب قيام النبي صلى الله عليه وسلم بالليل في رمضان وغيره (الحديث 1147)، وفي صلاة التراويح، باب فضل من قام رمضان (الحديث 2013)، وفي المناقب، باب كان النبي صلى الله عليه وسلم تمام عينه ولا ينام قلبه (الحديث 3569). وأخرجه مسلم في صلاة المسافرين وقصرها، باب صلاة الليل وعدد ركعات النبي صلى الله عليه وسلم في الليل وإن الوتر ركعة وإن الركعة صلاة صحيحة (الحديث 125). وأخرجه أبو داود في الصلاة، باب في صلاة الليل (الحديث 1341). وأخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في وصف صلاة النبي صلى الله عليه وسلم بالليل (الحديث 439). تحفة الاشراف (17719).

1697 - الفردبه النسائي: تحفة الاشراف (16116).

## 37 - باب ذکر اختلاف الفاظ الناقلین لخبر أبي بن كعب في الوتر

وتر کے بارے میں حضرت ابی بن کعب کے حوالے سے منقول روایت کے الفاظ میں

نقل کرنے والوں کے اختلاف کا تذکرہ

1698 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتِرُ بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ  
كَانَ يَقْرَأُ فِي الْأُولَى بِ (سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) وَفِي الثَّانِيَةِ بِ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ) وَفِي الثَّلَاثَةِ بِ (قُلْ هُوَ  
اللَّهُ أَحَدٌ) وَيَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوعِ فَإِذَا قَرَعَ قَالَ عِنْدَ فَرَاعِهِ "سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ" . ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يُطِيلُ فِي  
الْآخِرِ هُنَّ .

☆☆ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ تین رکعات وتر ادا کرتے تھے آپ ﷺ پہلی رکعت  
میں سورۃ الاعلیٰ دوسری رکعت میں سورۃ الکافرون اور تیسری میں سورۃ الاخلاص کی تلاوت کرتے تھے آپ ﷺ رکوع میں جانے  
سے پہلے دعائے قنوت پڑھتے تھے جب آپ ﷺ یہ نماز ادا کر لیتے تھے تو فارغ ہونے کے وقت یہ کلمات تین مرتبہ پڑھتے  
تھے:

”پاک ہے وہ بادشاہ جو ہر عیب سے پاک ہے۔“

آپ ﷺ ان کلمات کو ان کے آخر میں طویل کر کے ادا کرتے تھے۔

1699 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ

سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ  
فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِنَ الْوَتْرِ بِ (سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) وَفِي الثَّانِيَةِ بِ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ) وَفِي الثَّلَاثَةِ بِ  
(قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ)

☆☆ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ وتر کی پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ دوسری میں سورۃ  
الکافرون اور تیسری میں سورۃ الاخلاص کی تلاوت کرتے تھے۔

1700 - أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ

1698- اخرجہ ابو داؤد فی الصلاة، باب ما یقرأ فی الوتر (الحديث 1423) بنحوه مختصراً، و باب فی الدعاء بعد الوتر (الحديث 1430)  
مختصراً . و اخرجہ النسائی فی قیام اللیل و تطوع النہار، ذکر اختلاف الفاظ الناقلین لخبر ابی بن کعب فی الوتر (الحديث 1699 و 1700)،  
و نوع آخر من القراءة فی الوتر (الحديث 1728 و 1729) و اخرجہ ابن ماجہ فی اقامة الصلاة و السنة فیہا، باب ما جاء فیما یقرأ فی الوتر (ال  
حديث 1171) مختصراً . و باب ما جاء فی القنوت قبل الركوع و بعده (الحديث 1182) مختصراً . تحفة الاشراف (54 و 55) .

1699- تقدم فی قیام اللیل و تطوع النہار، ذکر اختلاف الفاظ الناقلین لخبر ابی بن کعب فی الوتر (الحديث 1698) .

1700- تقدم فی قیام اللیل و تطوع النہار، ذکر اختلاف الفاظ الناقلین لخبر ابی بن کعب فی الوتر (الحديث 1698) .

قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْوُتْرِ بِ (سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ) وَفِي الثَّلَاثَةِ بِ (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ) وَلَا يُسَلِّمُ إِلَّا فِي الْخَيْرِ مَنْ وَيَقُولُ يَعْنِي بَعْدَ التَّسْلِيمِ "سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ".

☆☆ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ وتر کی پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ دوسری رکعت میں سورۃ الکافرون اور تیسری رکعت میں سورۃ الاخلاص کی تلاوت کرتے تھے آپ ﷺ صرف اس کے آخر میں سلام پھیرتے تھے اور سلام پھیرنے کے بعد تین مرتبہ یہ کلمات پڑھتے تھے:

سبحان الملك القدوس

### 38 - باب ذِكْرِ الْإِخْتِلَافِ عَلَى أَبِي إِسْحَاقَ فِي حَدِيثِ

سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْوُتْرِ

وتر کے بارے میں سعید بن جبیر کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل ہونے والی روایت میں ابواسحاق نامی راوی سے نقل کرنے میں راویوں کے اختلاف کا تذکرہ

1701 - أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيْنِي قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ يَقْرَأُ فِي الْأُولَى بِ (سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) وَفِي الثَّانِيَةِ بِ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ) وَفِي الثَّلَاثَةِ بِ (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ) أَوْقَفَهُ زُهَيْرٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ تین رکعات وتر ادا کرتے تھے پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ دوسری رکعت میں سورۃ الکافرون اور تیسری میں سورۃ الاخلاص کی تلاوت کرتے تھے۔ زہیر نامی راوی نے اس روایت کو موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

1702 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ بِ (سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) وَ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ) وَ (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ)

1701- أخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء فيما يقرأ به في الوتر (الحديث 462) بسنوه. وأخرجه النسائي في قیام اللیل و تطوع النهار، ذكر الاختلاف على أبي إسحاق في حديث سعيد بن جبیر عن ابن عباس في الوتر (الحديث 1702). وأخرجه ابن ماجه في إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء فيما يقرأ في الوتر (1172) مختصراً. تحفة الأشراف (5587).

1702- تقدم في قیام اللیل و تطوع النهار، ذكر الاختلاف على أبي إسحاق في حديث سعيد بن جبیر عن ابن عباس في الوتر (الحديث 1701).

☆☆ سعید بن جبیر، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ وتر کی تین (رکعات میں) سورۃ الاعلیٰ، سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

### 39- باب ذکر الاختلاف علی حبيب بن ابي ثابت في حديث ابن عباس في الوتر

وتر کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں حبیب بن ابوثابت کے حوالے سے

راویوں کے نقل کرنے میں اختلاف کا تذکرہ

1703 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَاسْتَنَّ ثُمَّ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ فَاسْتَنَّ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ حَتَّى صَلَّى سِتًّا ثُمَّ أَوْتَرَ بِثَلَاثٍ وَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ .

☆☆ محمد بن علی اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا (حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت بیدار ہوئے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسواک کی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے دو رکعات نماز ادا کی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسواک کی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو

کیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات نماز ادا کی، اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ رکعات ادا کیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین رکعت وتر ادا

کیے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (فجر کی) دو رکعات ادا کیں۔

1704 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ

مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَتَوَضَّأَ وَاسْتَاكَ وَهُوَ يَقْرَأُ هَذِهِ الْآيَةَ حَتَّى فَرَّغَ مِنْهَا (إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ

لآيَاتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ) ثُمَّ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ عَادَ فَنَامَ حَتَّى سَمِعْتُ نَفْخَهُ ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّأَ وَاسْتَاكَ ثُمَّ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّأَ وَاسْتَاكَ وَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ وَأَوْتَرَ بِثَلَاثٍ .

☆☆ علی بن عبداللہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا (حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے، آپ نے وضو کیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسواک کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے یہ آیت مکمل تلاوت کی:

”بے شک آسمانوں اور زمین کی تخلیق، دن اور رات کے اختلاف میں، عظیموں کے لیے نشانیاں ہیں۔“

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات نماز ادا کی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم لیٹ گئے اور سو گئے، یہاں تک کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے

1703- اخرجہ مسلم فی صلاة المسافرین و قصرها، باب الدعاء فی صلاة اللیل و قیامہ (الحديث 191) مطولا . و اخرجہ ابو داؤد فی الطهارة،

باب السواك لمن قام من اللیل (الحديث 58)، و فی الصلاة، باب فی صلاة اللیل (الحديث 1353 و 1354) مطولا . و اخرجہ النسائی فی قیام

اللیل و تطوع النہار، ذکر الاختلاف علی حبيب بن ابي ثابت فی حدیث ابن عباس فی الوتر (الحديث 1704) تحفة الاشراف (6287) .

1704- تقدم فی قیام اللیل و تطوع النہار، ذکر الاختلاف علی حبيب بن ابي ثابت فی حدیث ابن عباس فی الوتر (1703) .

خراٹے لینے کی آواز سنی پھر آپ ﷺ بیدار ہوئے آپ ﷺ نے وضو کیا، مسواک کی پھر دو رکعات نماز ادا کی پھر آپ ﷺ سو گئے پھر آپ ﷺ بیدار ہوئے پھر آپ ﷺ نے وضو کیا، مسواک کی پھر آپ ﷺ نے دو رکعات ادا کیں پھر آپ ﷺ نے تین وتر ادا کیے۔

1705 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَبَلَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ مَخْلَدٍ - ثِقَّةٌ - قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اسْتَيْقِظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْتَنَّ وَسَاقَ الْحَدِيثَ .

☆☆ ایک اور سند کے ساتھ یہ بات منقول ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ بیدار ہوئے آپ ﷺ نے مسواک کی (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے)۔

1706 - أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّهْشَلِيُّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَمَانِ رَكَعَاتٍ وَيُوتِرُ بِثَلَاثٍ وَيُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ . خَالَفَهُ عَمْرٍو بْنُ مُرَّةٍ فَرَوَاهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ رات کے وقت آٹھ رکعات ادا کرتے تھے پھر آپ ﷺ تین وتر ادا کرتے تھے پھر فجر کی نماز سے پہلے دو رکعات (سنت) ادا کرتے تھے۔

عمر و بن مرہ نامی راوی نے اس سے مختلف روایت نقل کی ہے انہوں نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں روایت نقل کی ہے (جو درج ذیل ہے)۔

1707 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرٍو بْنِ مُرَّةٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِثَلَاثِ عَشْرَةَ رَكَعَةً فَلَمَّا كَبُرَ وَضَعَفَ أَوْتَرٍ بِسَعٍ . خَالَفَهُ عُمَارَةُ بْنُ عَمِيرٍ فَرَوَاهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ عَائِشَةَ .

☆☆ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ تیرہ رکعات وتر ادا کرتے تھے جب آپ ﷺ کی عمر زیادہ ہو گئی اور آپ ﷺ کمزور ہو گئے تو آپ ﷺ نے نو رکعات وتر ادا کرنی شروع کر دیں۔

عمارہ بن عمیر نامی راوی نے اپنی سند کے ساتھ اس روایت کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کیا ہے (جو درج ذیل ہے)۔

(ہے)۔

1705- انفر دہ النسائي . تحفة الاشراف (6444) .

1706- انفر دہ النسائي . تحفة الاشراف (6547) .

1707- اخرجه الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء فی الوتر بسبع (الحديث 457) . واخرجه النسائي فی قیام اللیل و تطوع النهار، باب الوتر

بثلاث عشرة ركعة (الحديث 1726) . تحفة الاشراف (18225) .

1708 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَارِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعًا فَلَمَّا أَسْرَ وَثَقَلَ صَلَّى سَبْعًا .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ رات کے وقت نو رکعات ادا کرتے تھے جب آپ ﷺ کی عمر زیادہ ہو گئی اور وزن بڑھ گیا تو آپ ﷺ سات رکعات ادا کیا کرتے تھے۔

#### 40 - باب ذِكْرِ الْإِخْتِلَافِ عَلَى الزُّهْرِيِّ فِي حَدِيثِ أَبِي أَيُّوبَ فِي الْوَتْرِ

باب: وتر کے بارے میں حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول

روایت کے بارے میں زہری سے نقل کرنے والوں کے اختلاف کا تذکرہ

1709 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ قَالَ حَدَّثَنِي ضَبْرَةُ بْنُ أَبِي السَّلِيلِ قَالَ حَدَّثَنِي دُوَيْدُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شَهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "الْوَتْرُ حَقٌّ فَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِخَمْسٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِثَلَاثٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ" .

☆☆ حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: "وتر حق ہے جو شخص چاہے وہ سات وتر ادا کرے اور جو شخص چاہے وہ پانچ وتر ادا کرے اور جو شخص چاہے وہ تین وتر ادا کرے اور جو شخص چاہے وہ ایک وتر ادا کرے۔"

1710 - أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "الْوَتْرُ حَقٌّ فَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِخَمْسٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِثَلَاثٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ" .

☆☆ حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"وتر حق ہے جو شخص چاہے وہ پانچ وتر ادا کرے جو چاہے وہ تین وتر ادا کرے اور جو چاہے وہ ایک وتر ادا کرے۔"

1711 - أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حَمِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو مُعَيْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ الْوَتْرُ حَقٌّ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُوْتَرَ بِخَمْسٍ رَكَعَاتٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ

1708 - انفرادہ النسائی . تحفة الاشراف (17681) .

1709 - اخرجہ ابو داؤد فی الصلاة، باب کم الوتر (الحديث 1422) . و اخرجہ النسائی فی قیام اللیل و تطوع النہار، باب ذکر الاختلاف علی الزہری فی حدیث ابی ایوب فی الوتر (الحديث 1710) ، و (الحديث 1711 و 1712) مولوفاً و اخرجہ ابن ماجہ فی اقامة الصلاة والسنة فیہا، باب ما جاء فی الوتر بثلاث و خمس و سبع و تسع (الحديث 1190) . تحفة الاشراف (3480) .

1710 - تقدم (الحديث 1709) .



فَلْيَفْعَلْ .

☆☆ حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”وَرَحَىٰ هُوَ جَوْشَخْصٌ پانچ رکعات وتر ادا کرنا چاہے وہ ایسا کرے جو شخص تین رکعات وتر ادا کرنے کو پسند کرے وہ ایسا کرے جو شخص ایک رکعت وتر ادا کرنے کو پسند کرے وہ ایسا کرے۔“

1712 - قَالَ الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةَ عَلَيْهِ وَأَنَا سَمِعُ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ

أَبِي أَيُّوبَ قَالَ مَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِخَمْسٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِثَلَاثٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِإِمَاءٍ .

☆☆ حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”جو شخص چاہے وہ سات وتر ادا کرے جو چاہے وہ پانچ وتر ادا کرے جو چاہے وہ تین وتر ادا کرے اور جو چاہے وہ ایک وتر ادا کرے اور جو چاہے وہ محض اشارہ کرے۔“

41 - بَابُ كَيْفِ الْوِتْرِ بِخَمْسٍ وَذِكْرِ الْإِخْتِلَافِ عَلَى الْحَكَمِ فِي حَدِيثِ الْوِتْرِ

باب: پانچ وتر کس طرح ادا کیے جائیں گے؟ وتر سے متعلق روایت میں حکم نامی راوی سے اختلاف کا تذکرہ

1713 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِخَمْسٍ وَبِسَبْعٍ لَا يَفْصِلُ بَيْنَهَا بِسَلَامٍ وَلَا بِكَلَامٍ .

☆☆ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ اور سات وتر ادا کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے درمیان

سلام یا گفتگو کے ذریعے فصل پیدا نہیں کرتے تھے۔

1714 - أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِينَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَكَمِ

عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِسَبْعٍ أَوْ بِخَمْسٍ وَلَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِتَسْلِيمٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

پانچ وتر ادا کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے درمیان سلام پھیر کر فصل نہیں کرتے تھے۔

1715 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبرَاهِيمَ عَنْ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنِ الْحَكَمِ

1711-تقديم (الحديث 1709) .

1712-تقديم (الحديث 1709) .

1713-اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في الوتر بثلاث وخمس وسبع (تسع) الحديث (1192) . نسخة الادر

(18214) .

1714-انفرده النسائي . تحفة الاشراف (18181) .

مِقْسَمٍ قَالَ **الْمُتَوَكِّلُ** سَبْعٌ فَلَا أَقْلَ مِنْ خَمْسٍ فَلَمَّا كَرِهْتُ ذَلِكَ لِابْرَاهِيمَ فَقَالَ عَمَّنْ ذَكَرَهُ قُلْتُ لَا أَذْرِي . قَالَ  
الْحَكْمُ فَحَجَجْتُ فَلَقِيتُ مِقْسَمًا فَقُلْتُ لَهُ عَمَّنْ قَالَ عَنِ الثَّقَةِ عَنْ عَائِشَةَ وَعَنْ مَيْمُونَةَ .

☆☆ مقسم فرماتے ہیں: وتر سات ہیں اور یہ پانچ سے کم نہیں ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں میں نے اس بات کا تذکرہ ابراہیم سے کیا تو انہوں نے دریافت کیا: مقسم نے کس حوالے سے یہ بات ذکر کی ہے؟ تو میں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر میں حج پر گیا وہاں میری ملاقات مقسم سے ہوئی میں نے ان سے دریافت کیا کہ آپ نے کس کے حوالے سے وہ روایت نقل کی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: میں نے ایک مستدر راوی کے حوالے سے سیدہ عائشہ اور سیدہ ميمونہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے۔

1716 - أَخْبَرَنَا اسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أُنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِخَمْسٍ وَلَا يَجْلِسُ إِلَّا فِي الْخِرْمَنِ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ رکعت وتر ادا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم صرف ان کے آخر میں بیٹھتے تھے۔

## 42 - بَابُ كَيْفِ الْوِتْرِ بِسَبْعٍ

باب: وتر کی سات رکعات کس طرح ادا کی جائیں گی؟

1717 - أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ  
سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا أَسَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخَذَ اللَّحْمَ صَلَّى سَبْعَ رَكَعَاتٍ  
لَا يَقْعُدُ إِلَّا فِي الْخِرْمَنِ وَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ وَهُوَ قَاعِدٌ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ فِتْلِكَ تَسْعُ يَا بُنَيَّ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَحَبَّ أَنْ يُدَاوِمَ عَلَيْهَا . مُخْتَصِرٌ . خَالَفَهُ هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر جب زیادہ ہو گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وزن بڑھ گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سات رکعات ادا کرنے لگے آپ صلی اللہ علیہ وسلم صرف ان کے آخر میں بیٹھتے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر دو رکعات ادا کرتے تھے یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیرنے کے بعد ادا کرتے تھے۔

اے میرے بیٹے! یوں یہ نور رکعات ہو جاتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی نماز ادا کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک پسندیدہ چیز یہ ہوتی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے باقاعدگی سے ادا کریں۔

1715 - انفرادیہ النسائی . تحفة الاشراف (17818) .

1716 - انفرادیہ النسائی . تحفة الاشراف (16921) .

1717 - انفرادیہ النسائی . تحفة الاشراف (16115) .

(امام نسائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت مختصر ہے ہشام نامی راوی نے اس سے مختلف روایت نقل کی ہے (جو درج

ذیل ہے)۔

1718 - أَخْبَرَنَا زَكْرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَنَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوْتَرَ بِتِسْعِ رَكَعَاتٍ لَمْ يَقْعُدْ إِلَّا فِي الثَّامِنَةِ فَيَحْمَدُ اللَّهَ وَيَذْكُرُهُ وَيَدْعُو ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ ثُمَّ يُصَلِّيُ التَّاسِعَةَ فَيَجْلِسُ فَيَذْكُرُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَيَدْعُو ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً يُسْمِعُنَا ثُمَّ يُصَلِّيُ رَكَعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَلَمَّا كَبِرَ وَضَعْفَ أَوْتَرَ بِسَبْعِ رَكَعَاتٍ لَا يَقْعُدُ إِلَّا فِي السَّادِسَةِ ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ فَيُصَلِّيُ السَّابِعَةَ ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً ثُمَّ يُصَلِّيُ رَكَعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نو رکعات وتر ادا کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم آٹھ رکعات ادا کرنے کے بعد بیٹھتے تھے پھر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتے تھے اس کا ذکر کرتے تھے اس سے دعا مانگتے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ جاتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سلام نہیں پھیرتے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نو رکعات ادا کرتے تھے پھر بیٹھتے تھے پھر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے اس سے دعا مانگتے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بلند آواز میں سلام پھیرتے تھے اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر دو رکعات نماز ادا کرتے تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر زیادہ ہو گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کمزور ہو گئے تو آپ سات رکعات وتر ادا کرنے لگے آپ صلی اللہ علیہ وسلم چھ رکعات ادا کرنے کے بعد بیٹھتے تھے پھر کھڑے ہو جاتے تھے تاہم سلام نہیں پھیرتے تھے اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سات رکعات ادا کرتے تھے پھر سلام پھیرتے تھے اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر دو رکعات ادا کرتے تھے۔

### 43 - باب كَيْفَ الْوِتْرِ بِتِسْعٍ

باب: نورکعات وتر کیسے ادا کیے جائیں گے؟

1719 - أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نَعْدُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِوَاكَهُ وَطَهْوْرَهُ فَيَعْنُهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَا شَاءَ أَنْ يَعْتَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَسْتَاكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّيُ تِسْعَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ فِيهِنَّ إِلَّا عِنْدَ الثَّامِنَةِ وَيَحْمَدُ اللَّهَ وَيُصَلِّيُ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَدْعُو بَيْنَهُنَّ وَلَا يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا ثُمَّ يُصَلِّيُ التَّاسِعَةَ وَيَقْعُدُ وَذَكَرَ كَلِمَةً نَحْوَهَا وَيَحْمَدُ اللَّهَ وَيُصَلِّيُ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَدْعُو ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا يُسْمِعُنَا ثُمَّ يُصَلِّيُ رَكَعَتَيْنِ وَهُوَ قَائِمٌ .

1718-تقریبہ النسائی . تحفة الاشراف ( 16113 و 16114 ) .  
1719-مخرجه النسائی فی قیام اللیل و تطوع النهار، کیف الوتر بتسع (الحدیث 1720) مطولاً . ومخرجه ابن ماجه فی القامة الصلاة والسنة فیہا، باب ماجاء فی الوتر ثلاث و خمس و سبع و تسع (الحدیث 1191) . والحدیث عند: النسائی فی السہو، باب القل ما یجزی من عمل الصلاة (الحدیث 1314) . تحفة الاشراف (16107) .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ہم نبی اکرم ﷺ کے لیے مسواک آپ ﷺ کے وضو کا پانی تیار کر کے رکھ دیتے تھے پھر جب اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا تھا تو آپ ﷺ رات کے اس حصے میں بیدار ہو جاتے تھے پھر آپ ﷺ مسواک کرتے تھے پھر آپ ﷺ وضو کرتے تھے پھر آپ ﷺ نورکعات ادا کرتے تھے آپ ﷺ ان کے درمیان قعدہ نہیں کرتے تھے صرف آٹھویں رکعت کے بعد قعدہ کرتے تھے پھر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتے تھے پھر اس کے نبی ﷺ پر درود بھیجتے تھے آپ ﷺ ان کے درمیان دعا مانگتے تھے لیکن سلام نہیں پھیرتے تھے پھر آپ ﷺ نویں رکعت ادا کرنے کے بعد بیٹھ جاتے تھے (اس کے بعد راوی نے ایک کلمہ ذکر کیا ہے جو اسی کی مانند ہے) پھر آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتے تھے پھر ان کے نبی ﷺ پر درود بھیجتے تھے پھر دعا مانگتے تھے پھر سلام پھیر دیتے تھے اور بلند آواز میں پھیرتے تھے پھر آپ ﷺ بیٹھ کر دو رکعت نماز ادا کر لیتے تھے۔

1720 - أَخْبَرَنَا زَكْرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بِنِ أَوْفَى أَنَّ سَعْدَ بْنَ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ لَمَّا أَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا أَخْبَرَنَا أَنَّهُ أَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَأَلَهُ عَنْ وَتْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ أَدْلَكَ أَوْ أَلَا أُنَبِّئُكَ بِأَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ بِوَتْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . قُلْتُ مَنْ قَالَ عَائِشَةُ . فَاتَيْنَاهَا فَسَلَّمْنَا عَلَيْهَا وَدَخَلْنَا فَسَأَلْنَاهَا فَقُلْتُ أَنَسِيْنِي عَنْ وَتْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . قَالَتْ كُنَّا نَعِدُّ لَهُ سِوَاكَهُ وَطَهْوْرَهُ فَيَعْتَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا شَاءَ أَنْ يَعْتَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ ثُمَّ يُصَلِّيُ تِسْعَ رَكَعَاتٍ وَلَا يَقْعُدُ فِيهِنَّ إِلَّا فِي الثَّامِنَةِ فَيُحَمِّدُ اللَّهَ وَيَذْكُرُهُ وَيَدْعُو ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ ثُمَّ يُصَلِّيُ التَّاسِعَةَ فَيَجْلِسُ فَيُحَمِّدُ اللَّهَ وَيَذْكُرُهُ وَيَدْعُو ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا يُسْمِعُنَا ثُمَّ يُصَلِّيُ رَكَعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَيَلِكُ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكَعَةً يَا بَنِي فَلَمَّا أَسَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخَذَ اللَّحْمَ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ ثُمَّ يُصَلِّيُ رَكَعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ فَيَلِكُ تِسْعًا أَيْ بَنِي وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَحَبَّ أَنْ يُدَاوِمَ عَلَيْهَا .

☆☆ زرارہ بن اوفی بیان کرتے ہیں سعد بن ہشام جب ہمارے پاس تشریف لائے انہوں نے ہمیں بتایا ایک مرتبہ وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے نبی اکرم ﷺ کی وتر کی نماز کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا میں تمہاری رہنمائی نہ کروں (راوی کوشک ہے شاید یہ الفاظ ہیں): کیا میں تمہیں اس شخصیت کے بارے میں نہ بتاؤں جو نبی اکرم ﷺ کی وتر کی نماز کے بارے میں تمام اہل زمین سے زیادہ علم رکھتی ہے میں نے جواب دیا: وہ کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں۔

(راوی کہتے ہیں:) ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے انہیں سلام کیا پھر ہم اندر آ گئے ہم نے ان سے یہ دریافت کیا میں نے عرض کی: آپ مجھے نبی اکرم ﷺ کی وتر کی نماز کے بارے میں بتائیں! تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: ہم نبی

اکرم ﷺ کے لیے مسواک اور وضو کا پانی تیار کر کے رکھ دیتے تھے پھر جب اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا تھا رات کے کسی حصے میں اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو بیدار کر دیتا تھا آپ ﷺ مسواک کرتے پھر وضو کرتے پھر نو رکعات نماز ادا کرتے تھے آپ ﷺ ان کے درمیان قعدہ نہیں کرتے تھے صرف آٹھویں رکعت کے بعد قعدہ کرتے تھے اس میں اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتے تھے اللہ کا ذکر کرتے تھے اس سے دعا مانگتے تھے پھر کھڑے ہو جاتے تھے آپ ﷺ سلام نہیں پھیرتے تھے پھر آپ ﷺ نویں رکعت ادا کرتے تھے پھر آپ ﷺ بیٹھ جاتے تھے پھر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتے تھے اس کا ذکر کرتے تھے اس سے دعا مانگتے تھے پھر آپ ﷺ بلند آواز میں سلام پھیرتے تھے اس کے بعد آپ ﷺ بیٹھ کر دو رکعات ادا کرتے تھے۔

یہ گیارہ رکعات ہو جائیں گی اے میرے بیٹے! جب نبی اکرم ﷺ کی عمر زیادہ ہوگی اور آپ ﷺ کا وزن بڑھ گیا تو آپ ﷺ سات رکعات وتر ادا کرنے لگے پھر آپ ﷺ (ان کے بعد) دو رکعات بیٹھ کر ادا کر لیتے تھے اور یہ سلام پھیرنے کے بعد ادا کرتے تھے۔

یوں یہ نو رکعات ہو جائیں گی۔

اے میرے بیٹے! نبی اکرم ﷺ جب کوئی نماز پڑھنا شروع کرتے تھے تو آپ ﷺ کو یہ بات پسند تھی کہ آپ ﷺ

اے باقاعدگی سے سرانجام دیں۔

1721 - أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا سَمِعَهَا تَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِتِسْعِ رَكَعَاتٍ ثُمَّ يُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَلَمَّا ضَعُفَ أَوْ تَرَ بِسَعِ رَكَعَاتٍ ثُمَّ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نو رکعات وتر ادا کرتے تھے اس کے بعد آپ ﷺ بیٹھ کر دو رکعات ادا کرتے تھے جب آپ ﷺ کمزور ہو گئے تو آپ ﷺ سات رکعات وتر ادا کرنے لگے پھر اس کے بعد آپ ﷺ دو رکعات ادا کرنے لگے تھے۔

1722 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِتِسْعٍ وَيُرْكَعُ رَكَعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نو رکعات وتر ادا کرتے تھے اس کے بعد آپ ﷺ بیٹھ کر

دو رکعات ادا کرتے تھے۔

1723 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخَلَنْجِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ - يَعْنِي مَوْلَى نَبِيِّ هَاشِمٍ - قَالَ حَدَّثَنَا

1721-تقدم في قيام الليل و تطوع النهار، كيف يفعل اذا التتح الصلاة قائماً و ذكر اختلاف الناقلين عن عائشة في ذلك (الحديث 1650) .

1722-انفرذه النسائي . تحفة الاشراف (16099) .

1723-تقدم في قيام الليل و تطوع النهار، كيف يفعل اذا التتح الصلاة قائماً و ذكر اختلاف الناقلين عن عائشة في ذلك (الحديث 1650) .

حُصَيْنُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّهُ وَقَدْ عَلِيَ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ فَسَأَلَهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ لَمَّا نَ رَكَعَاتٍ وَيُوتِرُ بِالتَّاسِعَةِ وَيُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ . مُخْتَصِرٌ .

☆☆ سعد بن ہشام بیان کرتے ہیں وہ لوگ ایک وفد کی شکل میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے نبی اکرم ﷺ کی (رات کی نفل نماز) کے بارے میں دریافت کیا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: نبی اکرم ﷺ آٹھ رکعات نوافل ادا کیا کرتے تھے پھر نویں رکعت کے ذریعے اُسے وتر کر لیتے تھے پھر آپ ﷺ بیٹھ کر دو رکعات ادا کیا کرتے تھے۔

(امام نسائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت مختصر ہے۔)

1724 - أَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ أَرَاهُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ رات کے وقت نو رکعات ادا کرتے تھے۔

#### 44 - بَابُ كَيْفِ الْوِتْرِ بِأَحَدِي عَشْرَةَ رَكَعَةً

باب: گیارہ رکعت وتر کس طرح ادا کیے جائیں گے؟

1725 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكَعَةً وَيُوتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلَى شِقِيهِ الْأَيْمَنِ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ رات کے وقت گیارہ رکعات ادا کرتے تھے آپ ﷺ ایک رکعت کے ذریعے نہیں وتر کرتے تھے پھر آپ ﷺ بائیں پہلو کے بل لیٹ جایا کرتے تھے۔

#### 45 - بَابُ الْوِتْرِ بِثَلَاثِ عَشْرَةَ رَكَعَةً

باب: تیرہ رکعات وتر ادا کرنا

1726 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَزَّارِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِثَلَاثِ عَشْرَةَ رَكَعَةً فَلَمَّا كَبُرَ وَضَعَفَ

1724- أخرجه الترمذی فی الصلاة، باب (منه) (الحديث 443 و 444). وأخرجه ابن ماجه فی إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء فی کم

یصلی باللیل (الحديث 1360). لمحة الاشراف (1595).

1725- تقدم فی قیام اللیل و تطوع النهار، باب کیف الوتر بواحدة (1695).

1726- تقدم فی قیام اللیل و تطوع النهار، ذکر الاعتلاف علی حبیب بن ابی ثابت فی حديث ابن عباس فی الوتر (الحديث 1707).

اَوْ تَوَكَّرَ يَتَسَّعُ -  
 ☆☆ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ رکعات ادا کرتے تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر زیادہ ہو گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کمزور ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نور رکعات ادا کرنے لگے۔

#### 46- باب الْقِرَاءَةِ فِي الْوُتْرِ

باب: وتر کی نماز میں تلاوت

1727 - أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمِ الْأَخْوَلِ عَنْ أَبِي مِجَلَزٍ أَنَّ أَبَا مُوسَى كَانَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَصَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَةً أَوْتَرَ بِهَا فَقَرَأَ فِيهَا بِمِائَةِ آيَةٍ مِنَ النَّسَاءِ ثُمَّ قَالَ مَا الْوُتُّ أَنْ أَضَعَ قَدَمِي حَيْثُ وَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَمِيهِ وَأَنَا أَقْرَأُ بِمَا قَرَأَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ ابو مجلز بیان کرتے ہیں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ مکہ اور مدینہ کے درمیان تھے (یعنی سفر کر رہے تھے) انہوں نے عشاء کی نماز میں دو رکعات پڑھائیں پھر انہوں نے کھڑے ہو کر ایک رکعت وتر ادا کیا اس میں انہوں نے سورہ نساء کی ایک سو آیات کی تلاوت کی اس کے بعد انہوں نے فرمایا: میں نے اس حوالے سے کوئی کوتاہی نہیں کی کہ میں اپنے دونوں پاؤں وہیں رکھوں کہ جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قدمین شریفین رکھے تھے اور میں اس میں وہی تلاوت کروں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تلاوت کی تھی۔

#### 47- باب نَوْعِ الْخُرُومِنَ الْقِرَاءَةِ فِي الْوُتْرِ

باب: وتر کی نماز میں تلاوت (کے بارے میں روایت) کی ایک اور قسم

1728 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِشْكَابَ النَّسَائِيُّ قَالَ أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ ذَرِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْوُتْرِ بِ (سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) وَ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ) وَ (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ) فَإِذَا سَلَّمَ قَالَ "سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ" . ثَلَاثَ مَرَّاتٍ .

☆☆ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں سورۃ الاعلیٰ، سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص کی تلاوت کرتے تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیر دیتے تھے تو تین مرتبہ یہ کلمات پڑھتے تھے:

"سبحان الملك القدوس"

1729 - أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زُهَيْدٍ وَطَلْحَةَ عَنْ ذَرِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) وَ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ) وَ (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ)

خالفهما حصين فرواه عن ذر عن ابن عبد الرحمن بن أبزي عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم .  
☆☆ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ وتر کی نماز میں سورۃ الاعلیٰ سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص کی تلاوت کرتے تھے۔

حصین نامی راوی نے اس سے مختلف روایت نقل کی ہے انہوں نے اپنی سند کے ساتھ نبی اکرم ﷺ سے یہ روایت نقل کی ہے (جو درج ذیل ہے)۔

1730 - أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَرَعَةَ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ نَمِيرٍ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ ذَرِّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِزَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْوُتْرِ بِ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) وَ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ) وَ (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ)

☆☆ عبد الرحمن بن ابزلی کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ وتر کی نماز میں سورۃ الاعلیٰ سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص کی تلاوت کرتے تھے۔

#### 48 - باب ذِكْرِ الْإِخْتِلَافِ عَلَى شُعْبَةَ فِيهِ

باب: اس روایت میں شعبہ سے نقل ہونے والے اختلاف کا تذکرہ

1731 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا بِهِزُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ وَزُبَيْدٍ عَنْ ذَرِّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِزَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) وَ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ) وَ (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ) وَ كَانَ يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ "سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ" ثَلَاثًا وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالثَّلَاثَةِ .

☆☆ عبد الرحمن بن ابزلی کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ وتر کی

1729-تقدم (الحديث 1698) .

1730-انفرده النسائي، وسألي في قيام الليل و تطوع النهار، ذكر الاختلاف على شعبة فيه (الحديث 1731 و 1732 و 1733 و 1734 و 1735)، و ذكر الاختلاف على مالك بن مغول فيه (الحديث 1736)، و (الحديث 1737) مرسلًا، و (الحديث 1738)، و ذكر الاختلاف على شعبة عن قتادة في هذا الحديث (الحديث 1739 و 1740 و 1741)، و التمسيح بعد الفراغ من الوتر و ذكر الاختلاف على سفيان فيه (الحديث 1749 و 1750 و 1751 و 1752 و 1753) و (الحديث 1754) مرسلًا و أخرجه في عمل اليوم الليلة، ما يقول إذا فرغ من وتره (الحديث 730 و 731 و 732 و 733 و 736 و 737 و 738 و 739 و 742 و 743 و 744) . تحفة الاشراف (9683) .

1731-تقدم (الحديث 1730) .



نماز میں سورۃ الاعلیٰ سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص کی تلاوت کرتے تھے جب آپ ﷺ سلام پھیرتے تھے تو تین مرتبہ یہ کلمات پڑھتے تھے:

”سبحان الملك القدوس“۔

تیسری مرتبہ آپ ﷺ یہ کلمہ بلند آواز میں پڑھتے تھے۔

1732 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي سَلْمَةُ وَزَيْدٌ عَنْ ذَرِّعِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْوَيْلِ بِ (سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) وَ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ) وَ (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ) ثُمَّ يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ ”سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ“ . وَيَرْفَعُ بِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ“ . صَوْتَهُ بِالثَّلَاثَةِ .  
رَوَاهُ مَنْصُورٌ عَنْ سَلْمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ وَلَمْ يَذْكُرْ ذَرًّا .

☆☆ حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر (بن ابی بکر) بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ وتر کی نماز میں سورۃ الاعلیٰ سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص کی تلاوت کرتے تھے جب آپ ﷺ سلام پھیرتے تھے تو ”سبحان الملك القدوس“ پڑھتے تھے اور تیسری مرتبہ پڑھتے ہوئے بلند آواز میں یہ کلمات پڑھتے تھے۔

یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے منقول ہے تاہم اس کی سند ایک حوالے سے مختلف ہے۔

1733 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَدَامَةَ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَلْمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرْتَبُ بِ (سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) وَ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ) وَ (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ) وَكَانَ إِذَا سَلَّمَ وَفَرَّغَ قَالَ ”سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ“ . فَلَمَّا طَوَّلَ فِي الثَّلَاثَةِ . وَرَوَاهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ زَيْدٍ وَلَمْ يَذْكُرْ ذَرًّا .

☆☆ سعید بن عبدالرحمن اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ وتر کی نماز میں سورۃ الاعلیٰ سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص کی تلاوت کرتے تھے جب آپ ﷺ سلام پھیرتے اور فارغ ہو جاتے تو تین مرتبہ ”سبحان الملك القدوس“ پڑھتے تھے تیسری مرتبہ آپ ﷺ اس کلمے کو طویل کرتے تھے (اس سے مراد یہ ہو سکتا ہے آپ ﷺ تیسری مرتبہ بلند آواز میں اس کلمے کو پڑھتے تھے اور یہ بھی ہو سکتا ہے اس کے کلمات کو کھینچ کر ادا کرتے تھے۔) اس روایت کی ایک اور سند میں بھی اختلاف نقل کیا گیا ہے۔

1734 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرْتَبُ بِ

1732-تقدم (الحديث 1730) .

1733-تقدم (الحديث 1730) .

1734-تقدم (الحديث 1730) .

(سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) وَ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ) وَ (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ) وَ زَوَاةُ مُحَمَّدُ بْنُ جَعَادَةَ عَنْ زُبَيْدٍ وَلَمْ يَذْكَرْ دَرًّا .

☆☆ سعید بن عبد الرحمن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ وتر کی نماز میں سورۃ الاعلیٰ سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

اس روایت کی سند میں بھی ایک مقام پر ایک راوی کا تذکرہ نہیں ہے۔

1735 - أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعَادَةَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عَمْرٍو قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِ (سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) وَ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ) وَ (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ) فَإِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ "سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ" . ثَلَاثَ مَرَّاتٍ .

☆☆ ابزی کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ وتر کی نماز میں سورۃ الاعلیٰ سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص کی تلاوت کرتے تھے اس نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ ﷺ تین مرتبہ "سبحان الملك القدوس" پڑھتے تھے۔

#### 49 - باب ذِكْرِ الْإِخْتِلَافِ عَلَى مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ فِيهِ

اس روایت میں مالک بن مغول سے نقل ہونے والے اختلاف کا تذکرہ

1736 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ زُبَيْدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عَمْرٍو قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْوِتْرِ بِ (سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) وَ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ) وَ (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ) .

☆☆ ابن ابزی اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ وتر کی نماز میں سورۃ الاعلیٰ سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص کی تلاوت کرتے تھے۔

1737 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ زُبَيْدٍ عَنْ ذَرِّ عَنِ ابْنِ أَبِي مَرْسَلٍ . وَقَدْ رَوَاهُ عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ مرسل روایت کے طور پر منقول ہے۔

1738 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي

1735-تقدم (الحدیث 1730) .

1736-تقدم (الحدیث 1730) .

1737-تقدم (الحدیث 1730) .

1738-تقدم (الحدیث 1730) .

الْوَتْرِبِ (سَبَّحَ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) وَ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ) وَ (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ)

☆☆ سعید بن عبد الرحمن اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ وتر کی نماز میں سورۃ الاعلیٰ

سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص کی تلاوت کرتے تھے۔

## 50 - باب ذِکْرِ الْإِخْتِلَافِ عَلَى شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ

قتادہ کے حوالے سے روایت کرنے میں شعبہ سے نقل ہونے والے اختلاف کا تذکرہ

1739 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَزْرَةَ

يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرِبِ

(سَبَّحَ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) وَ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ) وَ (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ) فَإِذَا فَرَغَ قَالَ "سُبْحَانَ الْمَلِكِ

الْقُدُّوسِ" ثَلَاثًا.

☆☆ سعید بن عبد الرحمن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ وتر کی نماز میں سورۃ الاعلیٰ سورۃ الکافرون

اور سورۃ الاخلاص کی تلاوت کرتے تھے جب آپ ﷺ یہ پڑھ کر فارغ ہوتے تو تین مرتبہ "سبحان الملك القدوس"

پڑھتے تھے۔

1740 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ عَنْ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرِبِ (سَبَّحَ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) وَ (قُلْ يَا أَيُّهَا

الْكَافِرُونَ) وَ (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ) فَإِذَا فَرَغَ قَالَ "سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ" ثَلَاثًا وَيَمْدُ فِي الثَّلَاثَةِ.

☆☆ حضرت عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ ﷺ وتر کی نماز

میں سورۃ الاعلیٰ سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص کی تلاوت کرتے تھے جب آپ ﷺ یہ پڑھ کر فارغ ہو جاتے تو تین مرتبہ

"سبحان الملك القدوس" پڑھتے تھے تیسری مرتبہ آپ ﷺ ان کلمات کو سمجھنے پر ادا کرتے تھے (یعنی بلند آواز میں ادا

کرتے تھے)۔

1741 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ

زُرَّارَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرِبِ (سَبَّحَ اسْمَ رَبِّكَ

الْأَعْلَى) خَالَفَهُمَا شَبَابَةُ فَرَوَاهُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ.

☆☆ حضرت عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ وتر کی نماز میں سورۃ الاعلیٰ کی تلاوت کرتے تھے۔

1739-تقدم (الحديث 1730)

1740-تقدم (الحديث 1730)

1741-تقدم (الحديث 1730)

شبابہ نامی راوی نے اس سے مختلف روایت نقل کی ہے انہوں نے اس روایت کو اپنی سند کے ساتھ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے (ان کی روایت درج ذیل ہے)۔

1742 - أَخْبَرَنَا بَشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْتَرَ بِ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) .

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَا أَعْلَمُ أَحَدًا تَابَعَ شَبَابَةَ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ . خَالَفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ .

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں سورۃ الاعلیٰ کی تلاوت کرتے تھے۔ امام نسائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میرے علم کے مطابق کسی بھی راوی نے اس روایت میں شبابہ کی متابعت نہیں کی جبکہ یحییٰ بن سعید نے اس سے مختلف روایت نقل کی ہے (جو درج ذیل ہے)۔

1743 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَقَرَأَ رَجُلٌ بِ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) فَلَمَّا صَلَّى قَالَ "مَنْ قَرَأَ بِ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى)" . قَالَ رَجُلٌ أَنَا . قَالَ "قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ بَعْضَهُمْ خَالَجَ فِيهَا" .

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز ادا کی تو ایک شخص نے سورۃ الاعلیٰ کی تلاوت کی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کر لی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کس شخص نے سورۃ الاعلیٰ کی تلاوت کی تھی اس شخص نے عرض کی: میں نے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اندازہ ہو گیا تھا کہ کوئی شخص اس حوالے سے میرے ساتھ مقابلہ کر رہا ہے (یعنی میری تلاوت کے ساتھ تلاوت کر رہا ہے)۔

## 51 - باب الدُّعَاءِ فِي الْوِتْرِ

باب: وتر میں دعا مانگنا

1744 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي الْحَوَرَاءِ قَالَ قَالَ الْحَسَنُ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ فِي الْوِتْرِ فِي الْقَنُوتِ "اللَّهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ إِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ وَإِنَّهُ لَا يَدُلُّ مَنْ وَالَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ" .

☆☆ الإحوراء بیان کرتے ہیں حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کچھ کلمات

1742- انفرادہ النسائی . تحفة الاشراف (10826) .

1743- تقدم في الافتتاح، ترك القراءة خلف الامام فيما لم يجهر فيه (الحديث 916) .

1744- اخرجہ ابو داؤد فی الصلاة، باب القنوت فی الوتر (الحديث 1425 و 1426) . واخرجہ الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء فی القنوت

فی الوتر (الحديث 464) . واخرجہ النسائی فی قیام اللیل و تطوع النہار، باب الدعاء فی الوتر (الحديث 1745) . واخرجہ ابن ماجہ فی اقامة

الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء فی القنوت فی الوتر (الحديث 1178) . تحفة الاشراف (3404) .

سکھائے تھے کہ میں ان کلمات کو وتر کی نماز میں دعائے قنوت کے طور پر پڑھوں (وہ کلمات یہ ہیں):  
 ”اے اللہ! مجھے ہدایت پر ثابت قدم رکھتے ہوئے ان لوگوں میں شامل رکھنا جنہیں تو نے ہدایت پر ثابت قدم رکھنا  
 مجھے عافیت نصیب کرتے ہوئے ان لوگوں میں شامل رکھنا جنہیں تو نے عافیت نصیب کی میرا نگہبان ہوتے ہوئے  
 مجھے ان لوگوں میں شامل رکھنا جن کا تو نگہبان بنا جو تو مجھے عطاء کرے اس میں میرے لیے برکت رکھنا اور جو تو نے  
 فیصلہ کیا ہے اس کے شر سے مجھے محفوظ رکھنا بے شک تو ہی فیصلہ کر سکتا ہے تیرے مقابلے میں فیصلہ نہیں کیا جاسکتا  
 اور جس کا تو نگہبان ہو اسے کوئی رسوا نہیں کر سکتا“ اے ہمارے پروردگار! تو برکت والا ہے اور بلند و برتر ہے۔“

1745 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ مُوسَى بْنِ  
 عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَوْلَاءِ  
 الْكَلِمَاتِ فِي الْوَتْرِ قَالَ ”اللَّهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ وَقِنِي شَرَّ مَا  
 قَضَيْتَ فَإِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ وَإِنَّهُ لَا يَدُلُّ مَنْ وَالَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ  
 مُحَمَّدٍ“ .

☆☆ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وتر میں (دعائے قنوت کے طور پر) یہ کلمات  
 سکھائے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: تم یہ پڑھو:

”اے اللہ! تو مجھے ہدایت پر ثابت قدم رکھتے ہوئے ان لوگوں میں شامل رکھنا جنہیں تو نے ہدایت نصیب کی اور جو  
 تو نے عطاء کیا ہے اس میں میرے لیے برکت رکھ دے اور تو میرا نگہبان ہوتے ہوئے ان لوگوں میں شامل کر دے  
 جن کا تو نگہبان ہے تو نے جو فیصلہ کیا ہے اس کے شر سے مجھے محفوظ رکھنا بے شک تو ہی فیصلہ کر سکتا ہے تیرے  
 مقابلے میں فیصلہ نہیں کیا جاسکتا اور جس کا تو نگہبان ہو وہ رسوا نہیں ہو سکتا تو برکت والا ہے ہمارے پروردگار! اور تو  
 بلند و برتر ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نازل کرے۔“

1746 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَهَشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ  
 قَالَا حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو الْفَزَارِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ  
 أَبِي طَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي الْخَيْرِ وَتَرَهُ ”اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ  
 وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَيَّ نَفْسِكَ“ .

☆☆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے آخر میں یہ دعا مانگتے تھے:

”اے اللہ! میں تیری ناراضگی سے تیری رضامندی کی پناہ مانگتا ہوں تیرے سزا دینے سے تیری معافی کی پناہ مانگتا

1745-تقدم في قيام الليل و تطوع النهار، باب الدعاء في الوتر (الحديث 1744) .

1746-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب القنوت في الوتر (الحديث 1427) . و اخرجہ الترمذی في الدعوات، باب في دعاء الوتر (الحديث

3566) . و اخرجہ ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في القنوت في الوتر (الحديث 1179) . تحفة الاشراف (10207) .

ہوں اور میں تیری قدرت کے مقابلے میں تیری ہی پناہ مانگتا ہوں میں تیری ثناء کا شمار نہیں کر سکتا تو ویسا ہی ہے جیسے تو نے خود اپنی ثناء بیان کی ہے۔“

## 52 - باب تَرْكِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الدُّعَاءِ فِي الْوُتْرِ

باب: وتر کے دوران دعا مانگتے وقت رفع یدین نہ کرنا

1747 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ إِلَّا فِي الْإِسْتِسْقَاءِ .

قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ لِثَابِتٍ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ أَنَسٍ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ . قُلْتُ سَمِعْتَهُ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ دعا مانگتے ہوئے دونوں ہاتھ بلند نہیں کرتے تھے آپ ﷺ صرف استسقاء (بارش کے حصول کی دعا مانگتے ہوئے) ایسا کیا کرتے تھے۔

شعبہ نامی راوی بیان کرتے ہیں میں نے اپنے استاد ثابت سے دریافت کیا کیا آپ نے خود حضرت انس رضی اللہ عنہ کی زبانی یہ بات سنی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: سبحان اللہ! میں نے پھر پوچھا: کیا آپ نے خود سنی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: سبحان اللہ!

## 53 - باب قَدْرِ السَّجْدَةِ بَعْدَ الْوُتْرِ

باب: وتر کے بعد سجدہ کرنے کی مقدار

1748 - أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى الْفَجْرِ بِاللَّيْلِ سِوَى رَكْعَتَيْ الْفَجْرِ وَيَسْجُدُ قَدْرًا مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ خَمْسِينَ آيَةً .

☆☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ عشاء کی نماز سے فارغ ہونے سے لے کر صبح صادق ہونے تک فجر کی دو رکعات کے علاوہ گیارہ رکعات ادا کیا کرتے تھے آپ ﷺ اتنی دیر سجدہ کیا کرتے تھے جتنی دیر میں تم میں سے کوئی ایک شخص پچاس آیات کی تلاوت کر لیتا ہے۔

## 54 - باب التَّسْبِيحِ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْوُتْرِ وَذِكْرِ الْإِخْتِلَافِ عَلَى سُفْيَانَ فِيهِ

باب: وتر سے فارغ ہونے کے بعد تسبیح اس روایت کو سفیان کے حوالے سے

نقل کرنے والے راویوں کے اختلاف کا تذکرہ

1749 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَاسِمٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

1747- اخرجہ مسلم فی صلاة الاستسقاء، باب رفع یدین بالدعاء فی الاستسقاء (الحديث 5) . تحفة الاشراف (444) .

1748- انفرده النسائي . تحفة الاشراف (16568) .

أَبْرَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُؤْتِرِبِ (سَبَّحَ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) وَ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ) وَ (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ) وَيَقُولُ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ "سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ" - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ .

☆☆ سعید بن عبد الرحمن اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ ﷺ وتر کی نماز میں سورۃ الاعلیٰ، سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص کی تلاوت کرتے تھے، سلام پھیرنے کے بعد آپ ﷺ تین مرتبہ بلند آواز میں "سبحان الملك القدوس" پڑھتے تھے۔

1750 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَعَبِيدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتِرِبِ (سَبَّحَ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) وَ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ) وَ (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ) وَيَقُولُ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ "سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ" - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ . خَالَفَهُمَا أَبُو نُعَيْمٍ فَرَوَاهُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَعِيدٍ .

☆☆ سعید بن عبد الرحمن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ وتر کی نماز میں سورۃ الاعلیٰ، سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص کی تلاوت کرتے تھے، سلام پھیرنے کے بعد آپ ﷺ تین مرتبہ بلند آواز میں "سبحان الملك القدوس" پڑھتے تھے۔

بعض راویوں نے اسے مختلف سند کے ساتھ نقل کیا ہے (وہ سند درج ذیل ہے)۔

1751 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتِرِبِ (سَبَّحَ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) وَ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ) وَ (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ) فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَنْصَرِفَ قَالَ "سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ" - ثَلَاثًا يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ .

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو نُعَيْمٍ أَتَيْتُ عِنْدَنَا مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ وَمِنْ قَاسِمِ بْنِ يَزِيدَ وَأَتَيْتُ أَصْحَابَ سُفْيَانَ عِنْدَنَا وَاللَّهُ أَعْلَمُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ الْقَطَّانُ ثُمَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ثُمَّ وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ثُمَّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثُمَّ أَبُو نُعَيْمٍ ثُمَّ الْأَسْوَدِيُّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ . وَرَوَاهُ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ زُبَيْدٍ فَقَالَ يَمُدُّ صَوْتَهُ فِي الثَّلَاثَةِ وَيَرْفَعُ .

☆☆ سعید بن عبد الرحمن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سورۃ الاعلیٰ، سورۃ الکافرون اور سورۃ

الاخلاص کی تلاوت کرتے تھے جب آپ ﷺ نماز پڑھ کر فارغ ہو جاتے تو تین مرتبہ بلند آواز میں ”سبحان الملك القدوس“ پڑھتے تھے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: ابو نعیم نامی راوی ہمارے نزدیک محمد بن عبید اور قاسم بن یزید کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

ہمارے نزدیک ”باقی اللہ بہتر جانتا ہے“ سفیان کے شاگردوں میں سب سے زیادہ مستند یحییٰ بن سعید قطان ہیں پھر ان کے بعد عبد اللہ بن مبارک ہیں پھر ان کے بعد کعب بن جراح ہیں پھر عبد الرحمن بن مہدی ہیں پھر ابو نعیم ہیں پھر اسود ہیں۔ (مستند ہونے کا یہ معیار) اس حدیث کے حوالے سے ہے اس روایت کو جریر بن حازم نے زبید کے حوالے سے نقل کیا ہے اور اس میں یہ الفاظ ہیں:

”نبی اکرم ﷺ تیسری مرتبہ (ان کلمات کو ادا کرتے ہوئے) آواز بلند کرتے تھے“۔

1752 - أَخْبَرَنَا حَرَمِيُّ بْنُ يُونُسَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ قَالَ سَمِعْتُ زُبَيْدًا يُحَدِّثُ عَنْ ذَرِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) وَ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ) وَ (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ) وَإِذَا سَلَّمَ قَالَ ”سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ“ . ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَمُدُّ صَوْتَهُ فِي الثَّلَاثَةِ ثُمَّ يَرْفَعُ .

☆☆ سعید بن عبد الرحمن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ وتر کی نماز میں سورۃ الاعلیٰ سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص کی تلاوت کرتے تھے جب آپ ﷺ سلام پھیرتے تھے تو تین مرتبہ ”سبحان الملك القدوس“ پڑھتے تھے اور تیسری مرتبہ آپ ﷺ اپنی آواز کو کھینچتے تھے اور اسے بلند کرتے تھے۔

1753 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) وَ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ) وَ (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ) وَإِذَا فَرَغَ قَالَ ”سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ“ . أَرْسَلَهُ هِشَامٌ .

☆☆ سعید بن عبد الرحمن اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ وتر کی نماز میں سورۃ الاعلیٰ سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص کی تلاوت کرتے تھے جب آپ ﷺ نماز پڑھ کر فارغ ہوتے تو ”سبحان الملك القدوس“ پڑھتے تھے۔

ہشام نے اس روایت کو مرسل حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

1754 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَامِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيدِ



بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ . وَسَاقَ الْحَدِيثَ .

یہ روایت امام محمد بن اسحاق (شاید یہاں امام بخاری مراد ہیں) نے اپنی سند کے ساتھ سعید بن عبد الرحمن کے حوالے سے نقل کی ہے، نبی اکرم ﷺ نے وتر کی نماز ادا کی اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث نقل کی ہے۔

## 55 - باب إِبَاحَةِ الصَّلَاةِ بَيْنَ الْوُتْرِ وَبَيْنَ رَكْعَتَيْ الْفَجْرِ

باب: وتر کی نماز اور فجر کی دو رکعات (سنت) کے درمیان بھی نماز ادا کرنا مباح ہے

1755 - أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ - يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ الصُّورِيَّ - قَالَ

حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ - يَعْنِي ابْنَ سَلَامٍ - عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَسَعُ رَكْعَاتٍ قَائِمًا يُوتِرُ فِيهَا وَرَكْعَتَيْنِ جَالِسًا فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ وَسَجَدَ وَيَفْعَلُ ذَلِكَ بَعْدَ الْوُتْرِ فَإِذَا سَمِعَ نِدَاءَ الصُّبْحِ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ .

☆☆ ابوسلمہ بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم ﷺ کی رات کی (نفل) نماز کے بارے میں دریافت کیا، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: نبی اکرم ﷺ تیرہ رکعات ادا کیا کرتے تھے ان میں سے نو رکعات آپ ﷺ کھڑے ہو کر ادا کرتے تھے پھر آپ ﷺ ایک رکعت کے ذریعے انہیں وتر کر لیتے تھے پھر آپ ﷺ دو رکعات بیٹھ کر ادا کر لیتے تھے، لیکن جب آپ ﷺ رکوع میں جانے کا ارادہ کرتے تو کھڑے ہو جاتے تھے پھر رکوع میں جاتے تھے پھر سجدے میں جاتے تھے وتر کے بعد آپ ﷺ ایسا ہی کیا کرتے تھے پھر جب آپ ﷺ صبح کی اذان سنتے تھے تو کھڑے ہو کر دو مختصر رکعات (یعنی فجر کی دو سنتیں) ادا کر لیتے تھے۔

## 56 - باب الْمُحَافَظَةِ عَلَى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ

باب: فجر سے پہلے دو رکعات (سنت) باقاعدگی سے ادا کرنا

1756 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ

عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدْعُ أَرْبَعَ رَكْعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ . خَالَفَهُ عَامَّةُ أَصْحَابِ شُعْبَةَ مِمَّنْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ فَلَمْ يَذْكُرُوا مَسْرُوقًا .

1754-تقدم (الحديث 1731)

1755-اخرجه مسلم في صلاة المسافرين وقصرها، باب صلاة الليل وعدد ركعات النبي صلى الله عليه وسلم في الليل وان الوتر ركعة وان الركعة صلاة صحيحة (الحديث 126) بنحوه . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب في صلاة الليل (الحديث 1340) . واخرجه النسائي في قيام الليل و تطوع النهار، باب وقت ركعتي الفجر وذكر الاختلاف على نافع (الحديث 1780) والحديث عند: النسائي في قيام الليل و تطوع النهار، باب وقت ركعتي الفجر وذكر الاختلاف على نافع (الحديث 1779) . تحفة الاشراف (17781) .

1756-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (17633) .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ ظہر سے پہلے کی چار رکعات اور فجر سے پہلے کی دو رکعات (سنت) کبھی ترک نہیں کرتے تھے۔

شعبہ کے اکثر شاگردوں نے اس سے مختلف روایت نقل کی ہے انہوں نے اس کی سند میں ”مسروق“ نامی راوی کا تذکرہ نہیں کیا ہے۔

1757 - أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْعُ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ .

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا الصَّوَابُ عِنْدَنَا وَحَدِيثُ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ خَطَأٌ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ ظہر سے پہلے کی چار رکعات اور فجر سے پہلے کی دو رکعات ترک نہیں کرتے تھے۔

امام نسائی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: ہمارے نزدیک یہ روایت درست ہے اور عثمان بن عمر کے حوالے سے منقول (سابقہ) روایت میں غلطی پائی جاتی ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1758 - أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ عَزِزٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا".

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں فجر کی دو رکعات (سنت) دنیا اور اس میں موجود ہر چیز سے زیادہ بہتر ہیں۔

## 57 - باب وَقْتِ رَكْعَتِي الْفَجْرِ

باب: فجر کی دو رکعات (سنت) کا وقت

1759 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا نُودِيَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَقُومَ إِلَى الصَّلَاةِ .

☆☆ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتی ہیں جب فجر کی نماز کے لیے اذان ہو جاتی تو نبی اکرم ﷺ نماز کے لیے تشریف لے جانے سے پہلے دو مختصر رکعات (سنت) ادا کر لیتے تھے۔

1757 - أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي التَّجَاهِدِ، بَابِ الرُّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ (الحديث 1182) بسنحوه . وَأَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ فِي الصَّلَاةِ، بَابِ تَفْرِيعِ أَبْوَابِ التَّطَوُّعِ وَرُكْعَاتِ السَّنَةِ (الحديث 1253) . تحفة الاشراف (17599) .

1758 - أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي صَلَاةِ الْمَسَافِرِينَ وَاقْصَرَهَا، بَابِ اسْتِحْبَابِ رَكْعَتَيْ سُنَّةِ الْفَجْرِ وَالْحَثُّ عَلَيْهِمَا وَتَخْفِيفُهُمَا وَالمَحَافِظَةُ عَلَيْهِمَا وَبَيَانُ مَا يَسْتَحَبُّ أَنْ يَقْرَأَ فِيهِمَا (الحديث 96 و 97) . وَأَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ فِي الصَّلَاةِ، بَابِ مَا جَاءَ فِي رَكْعَتَيْ الْفَجْرِ مِنَ الْفَضْلِ (الحديث 416) . تحفة

الاشراف (16106) .

1759 - تقدم (الحديث 582) .

شرح

فجر کی نماز میں قرأت کے موضوع پر بحث کرتے ہوئے امام ابو جعفر طحاوی تحریر کرتے ہیں: حسن بن زیادہ نے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے۔ بعض اوقات میں فجر کی دو رکعات میں قرآن کا ایک حزب پڑھ لیتا ہوں۔

امام طحاوی فرماتے ہیں: یہ وہ حکم ہے جس کے بارے میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ یا ان کے اصحاب میں سے کسی ایک سے کوئی اختلاف منقول نہیں ہے (یعنی فجر کی دو سنتوں میں طویل قرأت کی جاسکتی ہے)

امام ابن قاسم نے امام مالک رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: میں فجر کی نماز میں صرف سورہ فاتحہ پڑھتا ہوں جیسا کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بات نقل کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو سنتوں میں مختصر قرأت کرتے تھے۔ یہاں تک کہ میں یہ سوچا کرتی تھی کہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سورہ فاتحہ بھی پڑھی ہے یا نہیں پڑھی ہے؟

ابن قاسم نے امام مالک کے حوالے سے یہ بات بھی نقل کی ہے: وہ فجر کی ایک رکعت میں سورہ فاتحہ اور اس کے ساتھ قصر مفصل سے تعلق رکھنے والی ایک سورت پڑھا کرتے تھے۔

اگر کوئی شخص صرف سورہ فاتحہ پڑھ لے تو یہ بھی اس کے لئے جائز ہوگا۔

ابن وہب نے امام مالک کے بارے میں روایت نقل کی ہے: وہ ان دو رکعات میں سورہ فاتحہ بھی نہیں پڑھتے تھے۔

سفیان ثوری کہتے ہیں فجر کی ان دونوں سنتوں کو مختصر طور پر ادا کیا جائے گا۔ البتہ اگر کسی شخص کے رات کے نوافل کا کچھ حصہ رہ گیا ہو تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے وہ شخص ان کو طویل کر کے ادا کر لیتا ہے۔

امام شافعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ان دو رکعات کو دو مختصر طور پر ادا کیا جائے گا۔

امام ابو جعفر طحاوی تحریر کرتے ہیں: حضرت جابر نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے۔

”سب سے افضل نماز وہ ہوتی ہے جس میں طویل قیام کیا جائے گا۔“ \*

.....

1760 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ

عَمْرٍو قَالَ أَخْبَرْتَنِي حَفْصَةُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَضَاءَ لَهُ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی ہے جب صبح صادق ہو جاتی

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعات (یعنی فجر کی سنتیں) ادا کرتے تھے۔

58 - باب الإِضْطِجَاعِ بَعْدَ رَكْعَتَيْ الْفَجْرِ عَلَى الشَّقِّ الْأَيْمَنِ

باب: فجر کی دو رکعات (سنت) ادا کرنے کے بعد دائیں پہلو کے بل لیٹ جانا

\* مختصر اختلاف العلماء مسئلہ فجر دو رکعات میں قرأت کرنے کا حکم

1760-تقدم (الحديث 582) .

1761 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الرَّهْرِئِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ بِالْأُولَى مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ قَامَ فَرَكَعَ رَكَعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ بَعْدَ أَنْ يَتِمَّ الْفَجْرُ ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب مؤذن فجر کی پہلی اذان دے کر فارغ ہوتا تو نبی اکرم ﷺ اٹھ کر دو مختصر رکعات (سنت) ادا کرتے تھے آپ ﷺ فجر کی نماز (یعنی فرض نماز) سے پہلے انہیں ادا کر لیتے تھے اور صبح صادق ہو جانے کے بعد انہیں ادا کرتے تھے اس کے بعد آپ ﷺ دائیں پہلو کے بل لیٹ جایا کرتے تھے۔

## 59 - باب ذم من ترك قيام الليل

باب: جو شخص رات کے وقت نوافل ادا کرنا ترک کر دے اس کی مذمت

1762 - أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُومُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا:

"تم فلاں شخص کی مانند نہ ہو جانا جو پہلے رات کے وقت نوافل ادا کیا کرتا تھا اور پھر اس نے رات کے وقت نوافل ادا کرنا ترک کر دیا۔"

1763 - أَخْبَرَنَا الْحَارِثُ بْنُ إِسِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ بَكْرِ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ قُوتَبَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا تَكُنْ يَا عَبْدَ اللَّهِ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُومُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اے عبداللہ! تم فلاں شخص کی مانند نہ ہو جانا جو پہلے رات کے وقت نوافل ادا کیا کرتا تھا اور اب اس نے رات کے وقت نوافل ادا کرنا ترک کر دیا۔"

1761-اخرجه البخاری فی الاذان، باب من انظر الاقامة (الحديث 626) . تحفة الاشراف (16465) .

1762-اخرجه البخاری فی التهجدة، باب ما بكرة من ترك قيام الليل لمن كان يقومه (الحديث 1152) وخرجه مسلم فی الصيام، باب النهي عن صوم الدهر لمن تضربه افوت به حقا اولم يفطر المدين والعشريق و بيان تفضيل صوم يوم و الفطار يوم (الحديث 185) . وخرجه النسائي فی قيام الليل و تطوع النهار، باب ذم من ترك قيام الليل (الحديث 1763) . وخرجه ابن ماجه فی الجامعة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء فی قيام الليل (الحديث 1331) . تحفة الاشراف (8961) .

1763-تقدم فی قيام الليل و تطوع النهار، باب ذم من ترك قيام الليل (الحديث 1762) .

## 60 - باب وَفْتِ رَكْعَتِي الْفَجْرِ وَذِكْرِ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى نَافِعِ

باب: فجر کی دو رکعات (کے بارے میں روایات)

اس حوالے سے نافع سے نقل ہونے والے اختلاف کا تذکرہ

1764 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ حَفْصَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتِي الْفَجْرِ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ .

☆☆ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتی ہیں:

”آپ ﷺ فجر کی دو رکعات (سنت مختصر) ادا کرتے تھے۔“

1765 - أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ شُعَيْبٍ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي حَفْصَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ بَيْنَ الْبَدَاءِ وَالْإِقَامَةِ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ . قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ كِلَا الْحَدِيثَيْنِ عِنْدَنَا خَطَأً وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی ہے:

”نبی اکرم ﷺ فجر کی نماز کی اذان ہونے کے بعد سے لے کر اقامت کے درمیان میں دو مختصر رکعات (سنت) ادا کیا کرتے تھے۔“

امام نسائی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: ہمارے نزدیک ان دونوں روایات میں غلطی پائی جاتی ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1766 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَنْبَأَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكَعُ بَيْنَ الْبَدَاءِ وَالصَّلَاةِ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ فجر کی اذان اور نماز کے درمیان دو مختصر رکعات (سنت) ادا کیا کرتے تھے۔

1767 - أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى - يَعْنِي ابْنَ حَمْزَةَ - قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ هُوَ وَنَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بَيْنَ الْبَدَاءِ

1764- الفرد به النسائي . تحفة الاشراف (15819) .

1765- تقدم ( الحديث 582 ) .

1766- تقدم ( الحديث 582 ) .

1767- تقدم ( الحديث 582 ) .

وَالْإِقَامَةَ رَكَعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ رَكَعَتِي الْفَجْرِ -

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اذان اور اقامت کے درمیان فجر کی دو مختصر رکعات (سنت) ادا کرتے تھے۔

1768 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ حَفْصَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَاءِ وَالْإِقَامَةِ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ -

☆☆ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کی اذان اور اقامت کے درمیان دو مختصر رکعات ادا کرتے تھے۔

1769 - أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ قَالَ إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَخْبَرْتَنِي حَفْصَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الصُّبْحِ رَكَعَتَيْنِ -

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز سے پہلے دو رکعات ادا کرتے تھے۔

1770 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ قَالَ أَبَانَا إِسْحَاقُ بْنُ الْقُرَاتِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَبَانَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا نُوذِيَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ -

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ بات بتائی ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی اذان ہو جانے کے بعد صبح کی نماز سے پہلے دو رکعات (سنت) ادا کرتے تھے۔

1771 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ -

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں:

1768-تقدم (الحديث 582) -

1769-تقدم (الحديث 582) -

1770-تقدم (الحديث 582) -

1771-تقدم (الحديث 582) -

نبی اکرم ﷺ مؤذن کے خاموش ہونے کے بعد دو مختصر رکعات ادا کر لیا کرتے تھے۔

1772 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَبَانَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ حَفْصَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنَ الْأَذَانِ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ وَبَدَأَ الصُّبْحُ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تُقَامَ الصَّلَاةُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ام المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے انہیں یہ بات بتائی ہے:

جب مؤذن فجر کی نماز کے لیے اذان دے کر خاموش ہوتا اور صبح صادق ہو چکی ہوتی، تو نبی اکرم ﷺ نماز (باجماعت) قائم ہونے سے پہلے دو مختصر رکعات (سنت) ادا کرتے تھے۔

1773 - أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أُخْتِي حَفْصَةُ أَنَّهَا كَانَتْ يُصَلِّي قَبْلَ الْفَجْرِ رَكَعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ .

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میری بہن سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بتائی ہے:

نبی اکرم ﷺ فجر کی نماز سے پہلے دو مختصر رکعات ادا کرتے تھے۔

1774 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ صبح صادق ہو جانے کے بعد دو رکعات (سنت) ادا کرتے تھے۔

1775 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زَيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرَ لَا يُصَلِّي إِلَّا رَكَعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ صبح صادق ہو جانے کے بعد صرف دو مختصر رکعات (سنت) ادا کرتے تھے۔

1776 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا نُودِيَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ رَكَعَ رَكَعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَقُومَ إِلَى الصَّلَاةِ .

وَرَوَى سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ .

1772-تقدم (الحدیث 582) .

1773-تقدم (الحدیث 582) .

1774-تقدم (الحدیث 582) .

1775-تقدم (الحدیث 582) .

1776-تقدم (الحدیث 582) .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے

ہیں:

جب صبح کی نماز کے لیے اذان ہو جاتی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے تشریف لے جانے سے پہلے دو مختصر رکعات ادا کرتے تھے۔

سالم نے اس روایت کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے (ان کی روایت درج ذیل ہے)۔

1777 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ أَخْبَرْتَنِي حَفْصَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْكَعُ رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَذَلِكَ بَعْدَ مَا يَطْلُعُ الْفَجْرُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر (کی فرض نماز) سے پہلے دو رکعات (سنت) ادا کرتے تھے اور انہیں صبح صادق ہو جانے کے بعد ادا کرتے تھے۔

1778 - أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَيْسَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَخْبَرْتَنِي حَفْصَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَضَاءَ لَهُ الْفَجْرُ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ .

☆☆ سالم اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی ہے:

جب صبح صادق ہو جاتی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعات ادا کر لیتے تھے۔

1779 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ أَبِي عَمْرِو عَنْ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ بَيْنَ النَّدَاءِ وَالْإِقَامَةِ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز کی اذان اور اقامت کے درمیان دو مختصر رکعات

(سنت) ادا کرتے تھے۔

1780 - أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ يُصَلِّي ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكَعَةً

1777-تقدم (الحديث 582) .

1778-تقدم (الحديث 582) .

1779-تقدم (الحديث 1755) .

1780-تقدم (الحديث 1755) .



يُصَلِّي ثَمَانِ رَكَعَاتٍ ثُمَّ يُوتِرُ ثُمَّ يُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ وَيُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ .

☆☆ ابو سلمہ بیان کرتے ہیں انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم ﷺ کی رات کی (نفل) نماز کے بارے میں دریافت کیا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: نبی اکرم ﷺ تیرہ رکعات ادا کیا کرتے تھے پہلے آپ ﷺ آٹھ رکعات ادا کرتے تھے پھر ایک رکعت کے ذریعے انہیں طاق کر لیتے تھے پھر بیٹھ کر دو رکعات ادا کرتے تھے جب آپ ﷺ رکوع میں جانے لگتے تھے تو کھڑے ہو کر پھر رکوع میں جاتے تھے پھر آپ ﷺ صبح کی نماز کی اذان اور اقامت کے درمیان دو رکعات ادا کرتے تھے۔

1781 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَثَامُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي رَكَعَتَيِ الْفَجْرِ إِذَا سَمِعَ الْأَذَانَ وَيُخَفِّفُهُمَا .  
قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ جب اذان سن لیتے تھے تو آپ ﷺ فجر کی دو رکعات (سنت) ادا کر لیتے تھے آپ ﷺ انہیں مختصر ادا کرتے تھے۔  
امام نسائی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت منکر ہے۔

1782 - أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَنْبَأَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ شُرَيْحًا الْحَضْرَمِيَّ ذَكَرَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "ذَاكَ رَجُلٌ لَا يَتَوَسَّدُ الْقُرْآنَ" .

☆☆ سائب بن یزید بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کے سامنے شرحِ حضری کا تذکرہ کیا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"وہ ایسا شخص ہے جو قرآن کا تکیہ نہیں بناتا۔"

## 61 - بَابُ مَنْ كَانَ لَهُ صَلَاةٌ بِاللَّيْلِ فَغَلَبَهُ عَلَيْهَا النَّوْمُ

باب: جس شخص کا رات کے وقت (نفل) نماز ادا کرنے کا معمول ہو اور پھر کسی دن اُسے نیند آ جائے

1783 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ رَجُلٍ عِنْدَهُ رِضًا أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَا مِنْ أَمْرٍ تَكُونُ لَهُ

1781-انفردہ النسائي . تحفة الاشراف (5484) .

1782-انفردہ النسائي . تحفة الاشراف (3802) .

1783-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب من نوى القيام فنام (الحديث 1314) . و اخرجه النسائي في قيام الليل و تطوع النهار، اسم الرجل

الرضي (الحديث 1784 و 1785) . تحفة الاشراف (16007) .

صَلَاةً بَلِيلٍ فَعَلَبَهُ عَلَيْهَا نَوْمٌ إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَجْرَ صَلَاتِهِ وَكَانَ نَوْمُهُ صَدَقَةً عَلَيْهِ“

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

جو شخص رات کے وقت (باقاعدگی سے) نوافل ادا کرتا ہو اور پھر کسی دن اُسے نیند آ جائے (اور وہ نوافل ادا نہ کر پائے) تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو اُس کی مخصوص نماز کا اجر و ثواب عطا کرتا ہے اور یہ نیند اُس کے لیے صدقہ ہو جاتی ہے۔

## 62 - باب اسْمِ الرَّجُلِ الرَّضَا

باب: آدمی کا نام رضا ہونا

1784 - أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

الْمُنْكَدِرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
”مَنْ كَانَتْ لَهُ صَلَاةٌ صَلَاةً مِنَ اللَّيْلِ فَنَامَ عَنْهَا كَانَ ذَلِكَ صَدَقَةً تَصَدَّقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ وَكَتَبَ لَهُ أَجْرَ  
صَلَاتِهِ“

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

جس شخص کا رات کے وقت نوافل ادا کرنے کا معمول ہو اور پھر کسی رات کو انہیں ادا کیے بغیر ہو جائے تو یہ ہو سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اُسے کیا ہے اور اللہ تعالیٰ اُس کے لیے اس کی مخصوص نماز کا اجر نوٹ کر لے گا۔

1785 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ

بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَكَرْنَا نَحْوَهُ

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ لَيْسَ بِالْقَوِي فِي الْحَدِيثِ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

امام نسائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس روایت کا ایک راوی ابو جعفر رازی علم حدیث میں مستند حیثیت کا مالک نہیں ہے۔

## 63 - باب مَنْ أَتَى فِرَاشَهُ وَهُوَ يَنْوِي الْقِيَامَ فَنَامَ

باب: جو شخص اپنے بستر پر جائے اور اس کی نیت یہ ہو کہ وہ نوافل ادا کرے گا، لیکن پھر وہ سو جائے

1786 - أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي

ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ سُورَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ”مَنْ

1784-تقدم (الحدیث 1783)

1785-تقدم (الحدیث 1783)

1786-اخرجه النسائی فی قیام اللیل و تطوع النہار، باب من اتى فراشه و هو ينوى القيام فنام (1787) موقوفاً. و اخرجه ابن ماجه فی إقامة

الصلوة و السنة لہا، باب ما جاء لہم نام عن جزیه من اللیل (الحدیث 1344). نحلۃ الاشراف (10937).

اتى فرأشهُ وَهُوَ يَتَوَى أَنْ يَقُومَ يُصَلِّيَ مِنَ اللَّيْلِ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ حَتَّى أَصْبَحَ كُتِبَ لَهُ مَا نَوَى وَكَانَ نَوْمُهُ صَدَقَةً عَلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ . عَالَفَهُ سُفْيَانُ .

☆☆ حضرت ابوورداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہیں نبی اکرم ﷺ کی اس حدیث کا پتا چلا ہے آپ ﷺ نے فرمایا

جو شخص اپنے بستر پر آئے اور اس کی نیت یہ ہو کہ وہ رات کے وقت نوافل ادا کرے گا، لیکن پھر اس کی آنکھ لگ جائے یہاں تک کہ صبح ہو جائے (یعنی وہ رات بھر سوتا رہے) تو اس کے نامہ اعمال میں وہ کچھ لکھا جائے گا جو اس نے نیت کی تھی اور اس کی نیند اس کے لیے اس کے پروردگار کی طرف سے صدقہ ہوگی۔

1787 - أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ سُؤَيْدَ بْنَ

عَقْلَةَ عَنْ أَبِي خَرِزْمَةَ وَابِي التَّرْدَاءِ مَوْقُوفًا .

بعض راویوں نے اُسے مختلف روایت کے طور پر نقل کیا ہے انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اسے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوورداء رضی اللہ عنہ سے ”موقوف“ روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

## 64 - بَابُ كَمْ يُصَلِّي مَنْ نَامَ عَنْ صَلَاةٍ أَوْ مَنَعَهُ وَجَعٌ

باب: جو شخص نماز کے وقت سویا رہ جائے یا تکلیف کی وجہ سے اُسے ادا نہ کر سکے وہ کتنی رکعات ادا کرے گا؟

1788 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا لَمْ يُصَلِّ مِنَ اللَّيْلِ مَنَعَهُ مِنْ ذَلِكَ نَوْمٌ أَوْ وَجَعٌ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ جب رات کے وقت (نفل) نماز ادا نہیں کر پاتے تھے اور

نیند کی وجہ سے یا کسی تکلیف کی وجہ سے اُسے ادا نہیں کر پاتے تھے تو آپ ﷺ دن کے وقت بارہ رکعات ادا کرتے تھے۔

## 65 - بَابُ مَتَى يَقْضَى مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ مِنَ اللَّيْلِ

باب: جس شخص کا رات کا مخصوص وظیفہ قضاء ہو جائے وہ اس کی قضاء کب کرے گا؟

1789 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ عَنْ

1787-تقدم (الحديث 1786) .

1788-اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب جامع صلاة الليل و من نام عنه او مرض (الحديث 140) بنحوه . و اخرجه الترمذی في الصلاة، باب اذا نام عن صلاته بالليل صلى بالنهار (الحديث 445) . تحفة الاشراف (16105) .

1789-اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب جامع صلاة الليل و من نام عنه او مرض (الحديث 142) . و اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب من نام عن حزبه (الحديث 1313) . و اخرجه الترمذی في الصلاة، باب ما ذكر فيمن فاته حزبه من الليل فقضاه بالنهار (الحديث 581) . و اخرجه النسائی في قيام الليل و تطوع النهار، باب متى يقضى من نام عن حزبه من الليل (الحديث 1790) و (1791 و 1792) موقوفًا . و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء فيمن نام عن حزبه من الليل (الحديث 1343) . تحفة الاشراف (10592) .

يُونُسَ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ وَعُبَيْدَ اللَّهِ أَخْبَرَاهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَبْدِ الْقَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ لَفَقْرَاهُ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهُ كَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ".

☆☆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

جو شخص اپنے معمول کے وظیفے کو یا اس کے کچھ حصے کو ادا کیے بغیر سو جائے تو وہ اُسے فجر اور ظہر کی نماز کے درمیانی وقت میں ادا کرے تو اس کے نامہ اعمال میں یہ اسی طرح نوٹ کیا جائے گا جس طرح اُس نے اُسے رات کے وقت پڑھا ہے۔

1790 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ أَوْ قَالَ جُزْئِهِ - مِنَ اللَّيْلِ فَقَرَأَهُ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الصُّبْحِ إِلَى صَلَاةِ الظُّهْرِ فَكَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ".

☆☆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

کوئی شخص رات کے وقت اپنا مخصوص وظیفہ یا اس کا کچھ حصہ ادا کیے بغیر سو جائے تو وہ اُسے فجر کی نماز سے لے کر ظہر کی نماز تک کے درمیانی وقفے میں پڑھ لے تو یہ اسی طرح ہوگا کہ جیسے اُس نے رات کے وقت اُسے پڑھ لیا تھا۔

1791 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَنْ فَاتَهُ حِزْبُهُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَرَأَهُ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ إِلَى صَلَاةِ الظُّهْرِ فَإِنَّهُ لَمْ يَفْتَهُ أَوْ كَأَنَّهُ أَدْرَكَهُ . رَوَاهُ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ مَوْفُوقًا .

☆☆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس شخص کا رات کا وظیفہ رہ جائے اور پھر وہ اُسے سورج ڈھلنے کے بعد سے لے کر ظہر کی نماز تک کے درمیانی عرصے میں پڑھ لے تو اس کا وہ وظیفہ فوت نہیں ہوگا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) گویا اُس نے اُس وظیفے کو پالیا۔

حمید بن عبد الرحمن نامی راوی نے اس روایت کو موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

1792 - أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُمَرَ قَالَ مَنْ فَاتَهُ وَرَدُّهُ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَقْرَأْهُ فِي صَلَاةٍ قَبْلَ الظُّهْرِ فَإِنَّهَا تَعْدِلُ صَلَاةَ اللَّيْلِ .

☆☆ حمید بن عبد الرحمن فرماتے ہیں: جس شخص کا رات کا مخصوص ورد فوت ہو جائے تو وہ اُسے ظہر کی نماز سے پہلے پڑھ لے تو یہ رات کے وقت نماز ادا کرنے کے برابر ہو جائے گا۔

66 - باب ثَوَابِ مَنْ صَلَّى فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ ثِنْتِي عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوَى الْمَكْتُوبَةِ

وَذِكْرِ اخْتِلَافِ النَّاقِلِينَ فِيهِ لِخَبَرِ أُمِّ حَبِيبَةَ فِي ذَلِكَ وَالْاِخْتِلَافِ عَلَى عَطَاءٍ

باب: جو شخص فرض نماز کے علاوہ روزانہ بارہ رکعات (سنت) ادا کرنے اس کا ثواب کیا ہوگا؟

اس روایت کو سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کرنے میں ناقلین کا اختلاف

اور عطاء کے حوالے سے نقل کرنے میں ان کا اختلاف

1793 - أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورِ بْنِ جَعْفَرِ النَّيْسَابُورِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا

مُغِيرَةُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ تَابَرَ عَلَى ثِنْتِي عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ دَخَلَ الْجَنَّةَ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ" .

☆ ☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

جو شخص روزانہ دن اور رات میں بارہ رکعات (سنت) باقاعدگی سے ادا کرتا رہے وہ شخص جنت میں داخل ہو جائے گا چار

رکعات ظہر سے پہلے ہیں، دو رکعات اس کے بعد ہیں، دو رکعات مغرب کے بعد ہیں، دو رکعات عشاء کے بعد ہیں، دو رکعات فجر سے پہلے ہیں۔

شرح

اس حوالے سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ ظہر کے فرائض سے پہلے چار رکعات ادا کرنا سنتیں مؤکدہ ہے اور احناف اسی بات کے قائل ہیں، جبکہ امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہما کے نزدیک ظہر سے پہلے دو رکعات سنت ادا کی جائیں گی انہوں نے اپنے موقف کی تائید میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر سے پہلے دو رکعات ادا کی ہیں اور ظہر کے بعد دو رکعات ادا کی ہیں۔ مغرب کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر میں دو رکعات ادا کی ہیں اور عشاء کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر میں دو رکعات ادا کی ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات بھی بیان کی ہے، سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح صادق ہو جانے کے بعد دو مختصر رکعات (یعنی فجر کی دو سنتیں) ادا کیا کرتے تھے۔ یہ روایت (متفق علیہ) ہے۔

امام نسائی نے یہاں جو روایت نقل کی ہے اس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ ظہر کے بعد دو رکعات ادا کرنا سنت ہے

1793- أخرجه الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء فیمن صلی فی یوم و لیلۃ ثنتی عشرۃ رکعة من السنة و مالکہ فیہ من الفضل (الحديث 414) .  
واخرجه النسائی فی قیام اللیل و تطوع النہار، باب ثواب من صلی فی الیوم و اللیلۃ ثنتی عشرۃ رکعة سوی المکتوبۃ و ذکر اختلاف الناقلین فیہ  
لخبر ام حبیبۃ فی ذلك و الاختلاف علی عطاء (الحديث 1794) . و اخرجه ابن ماجہ فی اقامة الصلاة و السنة فیہا، باب ما جاء فی ثنتی عشرۃ  
رکعة من السنة (الحديث 1140) . تحفة الاشراف (17393) .

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول متفق علیہ روایت میں اور اس کے علاوہ دیگر روایات سے بھی یہی بات ثابت ہے۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول روایت اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول روایت میں علماء نے تطبیق دینے کی کوشش کی ہے اور یہ بات بیان کی ہے: بعض اوقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے دو رکعات ادا کیا کرتے تھے اور بعض اوقات چار رکعات ادا کیا کرتے تھے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں سنتوں کو ادا کرتے تھے تو چار رکعات ادا کرتے ہوں اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں ادا کرتے ہوں تو صرف دو رکعات ادا کر لیا کرتے تھے۔

امام ابن ماجہ نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے۔

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے چار رکعات ادا کیا کرتے تھے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم طویل قیام کرتے تھے اور اس میں بہت عمدہ رکوع اور سجود کیا کرتے تھے۔“

علماء کے درمیان اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے کہ نماز سے پہلے یا بعد میں جو سنتیں ادا کی جاتی ہیں ان میں سب سے زیادہ فضیلت کے حاصل ہے؟

ایک قول یہ ہے: سب سے زیادہ فضیلت فجر کی سنتوں کو حاصل ہے اس کے بعد مغرب کے بعد والی دو سنتوں کو حاصل ہے پھر ظہر اور عشاء کی سنتیں برابر کی حیثیت رکھتی ہیں۔ یہ حکم حنا بلہ کے نزدیک ہے۔ جبکہ شوافع اس بات کے قائل ہیں: وتر کے بعد سب سے زیادہ فضیلت فجر کی دو رکعات کو ہے پھر تمام سنتیں برابر کی حیثیت رکھتی ہیں پھر تراویح کی نماز کو حیثیت حاصل ہے۔

ان سنتوں کی فضیلت میں ترتیب کے بارے میں احناف کے مختلف اقوال منقول ہیں۔

وتر کے بعد سب سے زیادہ فضیلت فجر کی دو رکعات سنت کو حاصل ہے پھر تمام سنتیں برابر کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اس کے بعد تراویح کی نماز کو حیثیت حاصل ہے۔

ان سنتوں کی فضیلت میں ترتیب کے حوالے سے احناف کے مختلف اقوال منقول ہیں۔

بحر الرائق میں قیہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے۔ فجر کی سنتوں کے بعد سب سے زیادہ تاکید کون سی سنتوں کو حاصل ہے۔ اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے ایک قول یہ ہے کہ تمام سنتوں کا حکم برابر ہے۔ تاہم صحیح قول یہ ہے کہ ظہر سے پہلے کی چار رکعات زیادہ مؤکد ہیں۔

”در مختار“ میں یہ بات تحریر ہے اس بات پر اتفاق ہے کہ سب سے زیادہ تاکید فجر کی سنتوں کے بارے میں ہے اور صحیح قول کے مطابق اس کے بعد سب سے زیادہ تاکید ظہر سے پہلے کی چار رکعات کے بارے میں ہے اس کے بعد تمام سنتوں کا حکم برابر ہے۔ النہایہ میں اس قول کو صحیح قرار دیا گیا ہے۔ ”فتح القدیر“ میں اسے مستحسن قرار دیا گیا ہے۔

مالکیہ اس بات کے قائل ہیں: فجر کی سنتوں کی ترغیب زیادہ ہے جبکہ باقی تمام نوافل کی حیثیت رکھتی ہیں۔

1794 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى إِسْتَعَاذَ بِنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيِّ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ زَيَْادٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ تَابَرَ عَلَى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ".

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

جو شخص باقاعدگی کے ساتھ بارہ رکعات (روزانہ) ادا کرتا رہے اللہ تعالیٰ اُس کے لیے جنت میں گھر بنا دے گا چار رکعات ظہر سے پہلے ہیں، دو رکعات عصر کے بعد ہیں، دو رکعات مغرب کے بعد ہیں، دو رکعات عشاء کے بعد ہیں اور دو رکعات فجر سے پہلے ہیں۔

1795 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْدَانَ بْنِ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ عَطَاءِ قَالَ أَخْبَرْتُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "مَنْ رَكَعَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي يَوْمِهِ وَلَيْلَتِهِ سِوَى الْمَكْتُوبَةِ بَنَى اللَّهُ لَهُ بِهَا بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ".

☆☆ سیدہ ام حبیبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

جو شخص روزانہ دن اور رات میں فرض نمازوں کے علاوہ بارہ رکعات (سنت) ادا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے لیے جنت میں گھر بنا دیتا ہے۔

1796 - أَخْبَرَنِي أَبُو إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ بَلَّغْنِي أَنَّكَ تَرَكَعُ قَبْلَ الْجُمُعَةِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً مَا بَلَغَكَ فِي ذَلِكَ قَالَ أَخْبَرْتُ أُمَّ حَبِيبَةَ عَنِّي عَنْ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ رَكَعَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ سِوَى الْمَكْتُوبَةِ بَنَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ".

☆☆ ابن جریر بیان کرتے ہیں میں نے عطاء سے دریافت کیا: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے آپ جمعہ سے پہلے بارہ

رکعات ادا کرتے ہیں اس بارے میں آپ تک کیا روایت پہنچی ہے؟ تو عطاء نے بتایا: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے سیدہ ام حبیبہ

رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے عنبہ کو یہ بات بتائی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جو شخص دن اور رات میں بارہ رکعات (سنت) فرض نماز کے علاوہ ادا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے لیے جنت میں

گھر بنا دے گا۔"

1794-تقدم في قيام الليل و تطوع النهار، باب ثواب من صلى في اليوم و الليلة اثني عشرة ركعة سوى المكتوبة و ذكر اختلاف الناقلين فيه الخبر ام حبيبة في ذلك و الاختلاف على عطاء (الحديث 1793).

1795-الفرديہ النسائي . تحفة الاشراف (15873).

1796-انفرادہ النسائي، و سياتي في قيام الليل و تطوع النهار، باب ثواب من صلى في اليوم و الليلة اثني عشرة ركعة سوى المكتوبة و ذكر اختلاف الناقلين فيه لخبر ام حبيبة في ذلك و الاختلاف على عطاء (الحديث 1797). تحفة الاشراف (15859).

1797 - أَخْبَرَنِي أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أُنْبَأَنَا مُعَمَّرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَنبَسَةَ بِنِ ابْنِ سُفْيَانَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "مَنْ صَلَّى فِي يَوْمِ ثِنْتِي عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ".  
 قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَطَاءٌ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْ عَنبَسَةَ .

☆☆ حضرت عنبہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ

ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

جو شخص روزانہ بارہ رکعات (سنت) ادا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے لیے جنت میں گھر بنا دیتا ہے۔

امام نسائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عطاء نے عنبہ سے احادیث کا سماع نہیں کیا ہے۔

1798 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حَبَّابٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الطَّائِفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمِّيَةَ قَالَ قَدِمْتُ الطَّائِفَ فَدَخَلْتُ عَلَى عَنبَسَةَ بِنِ ابْنِ سُفْيَانَ وَهُوَ بِالْمَوْتِ فَرَأَيْتُ مِنْهُ جَزَعًا فَقُلْتُ إِنَّكَ عَلَى خَيْرٍ . فَقَالَ أَخْبَرْتَنِي أُخْتِي أُمُّ حَبِيبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ صَلَّى ثِنْتِي عَشْرَةَ رَكْعَةً بِالنَّهَارِ أَوْ بِاللَّيْلِ بَنَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ".  
 خَالَفَهُمْ أَبُو يُونُسَ الْقَشِيرِيُّ .

☆☆ عطاء بن ابی رباح، یعلیٰ بن امیہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: میں طائف آیا وہاں میری ملاقات عنبہ بن ابوسفیان سے ہوئی وہ اُس وقت قریب الموت تھے میں نے انہیں گھبراہٹ کے عالم میں دیکھا تو میں نے کہا: آپ اچھی حالت میں ہیں تو انہوں نے بتایا: میری بہن سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

جو شخص دن اور رات میں بارہ رکعات (سنت) ادا کرے گا اللہ تعالیٰ اُس کے لیے جنت میں گھر بنا دے گا۔

ابو یونس قشیری نے اس سے مختلف روایت نقل کی ہے (جو درج ذیل ہے)۔

1799 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنِ نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَكِّيٍّ قَالَا أُنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِي يُونُسَ الْقَشِيرِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ ابْنِ سُفْيَانَ قَالَتْ مَنْ صَلَّى ثِنْتِي عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي يَوْمٍ فَصَلَّى قَبْلَ الظُّهْرِ بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ .

☆☆ سیدہ ام حبیبہ بنت ابوسفیان فرماتی ہیں: جو شخص روزانہ بارہ رکعات (سنت) ادا کرے اور ظہر سے پہلے ادا کرے

1797-تقدم في قیام اللیل و تطوع النهار، باب ثواب من صلی فی الیوم و اللیلة ثنی عشرة رکعة سوی المكتوبة و ذکر اختلاف الناقلین فی الخبر ام حبیبة فی ذلك و الاختلاف علی عطاء (الحدیث 1796) .

1798-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (15865) .

1799-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (15852) .



لے تو اللہ تعالیٰ اُس کے لیے جنت میں گھر بنا دے گا۔

1800 - أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ أَمَّا أَبُو الْأَسْوَدِ قَالَ حَدَّثَنِي بِكُرْبُنْ مُضَرَّ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ عَنْ عَنبَسَةَ بِنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "الثَّانَا عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةٍ بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ وَرَكَعَتَيْنِ قَبْلَ العَصْرِ وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَ المَغْرِبِ وَرَكَعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ".

☆ ☆ حضرت عنبہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

جو شخص بارہ رکعات ادا کرے گا اللہ تعالیٰ اُس کے لیے جنت میں گھر بنا دے گا چار رکعات ظہر سے پہلے ہیں دو رکعات ظہر کے بعد ہیں دو رکعات عصر سے پہلے ہیں دو رکعات مغرب کے بعد ہیں اور دو رکعات فجر کی نماز سے پہلے ہیں۔

1801 - أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَنبَسَةَ بِنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ صَلَّى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَاثْنَتَيْنِ بَعْدَهَا وَاثْنَتَيْنِ قَبْلَ العَصْرِ وَاثْنَتَيْنِ بَعْدَ المَغْرِبِ وَاثْنَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ".

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ.

☆ ☆ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

جو شخص بارہ رکعات ادا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے لیے جنت میں گھر بنا دے گا چار رکعات ظہر سے پہلے ہیں دو رکعات اس کے بعد ہیں دو رکعات عصر سے پہلے ہیں دو رکعات مغرب کے بعد ہیں اور دو رکعات صبح کی نماز سے پہلے ہیں۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: (اس روایت کے ایک راوی) فلیح بن سلیمان قوی نہیں ہے۔

1802 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ أَمَّا أَبُو زُهَيْرٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَنبَسَةَ أَحْيَى أُمِّ حَبِيبَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ مَنْ صَلَّى فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً يَوْمًا

1800- اخرجہ مسلم فی صلاة المسافرین و قصرها، باب فضل السن الراتبه قبل الفرائض و بعد من و بیان عدد من (الحديث 101 و 102 و 103) مختصراً. و اخرجہ ابو داؤد فی الصلاة، باب تفریح ابواب التطوع و رکعات السنة (الحديث 1250) مختصراً. تحفة الاشراف (15860).

1801- اخرجہ الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء فیمن صلی فی یوم و لیلۃ اثنتی عشرۃ رکعة من السنة و ما له فیہ من الفضل (الحديث 415). و اخرجہ النسائی فی قیام اللیل و تطوع النہار، باب ثواب من صلی فی الیوم و اللیلۃ اثنتی عشرۃ رکعة سوی المکبوة و ذکر اختلاف المتأخرین فیہ لخبیر ام حبیبۃ فی ذلک و الاختلاف علی عطاء (الحديث 1802) موقوفاً، و الاختلاف علی اسماعیل بن ابی خالد (الحديث 1803) مختصراً، و (الحديث 1804) موقوفاً. و اخرجہ ابن ماجہ فی اقامة الصلاة و السنة فیہا، باب ما جاء فی ثنتی عشرۃ رکعة من السنة (الحديث 1141)، مختصراً. تحفة الاشراف (15862).

1802- تقدم فی قیام اللیل و تطوع النہار، باب ثواب من صلی فی الیوم و اللیلۃ اثنتی عشرۃ رکعة سوی المکبوة و ذکر اختلاف المتأخرین فیہ لخبیر ام حبیبۃ فی ذلک و الاختلاف علی عطاء (الحديث 1801).

الْمَكْتُوبَةِ بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَثِنْتَيْنِ قَبْلَ العَصْرِ وَثِنْتَيْنِ بَعْدَ المَغْرِبِ وَثِنْتَيْنِ قَبْلَ الفَجْرِ .

☆☆ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جو شخص دن اور رات میں بارہ رکعات فرض نماز کے علاوہ ادا کرے گا اُس کے لیے جنت میں گھر بنا دیا جائے گا، چار رکعات ظہر سے پہلے ہیں، دو رکعات اس کے بعد ہیں، دو رکعات عصر سے پہلے ہیں، دو رکعات مغرب کے بعد ہیں اور دو رکعات فجر سے پہلے ہیں۔

## 67 - باب الاختلافِ على اسماعيل بن ابي خالد

باب: اسماعیل بن ابو خالد سے نقل ہونے والے اختلاف کا تذکرہ

1803 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أُنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنِ المُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَنبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ وَاللَّيْلَةَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ"

☆☆ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

جو شخص دن اور رات میں بارہ رکعات ادا کرے گا اُس کے لیے جنت میں گھر بنا دیا جائے گا۔

1804 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنِ المُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَنبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ مَنْ صَلَّى فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوَى المَكْتُوبَةِ بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ .

☆☆ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جو شخص رات اور دن میں فرض نماز کے علاوہ بارہ رکعات ادا کرے گا اُس کے لیے جنت میں گھر بنا دیا جائے گا۔

1805 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَكِّيٍّ وَحِبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنِ إِسْمَاعِيلَ عَنِ المُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوَى المَكْتُوبَةِ بَنَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ . لَمْ يَرْفَعْهُ حُصَيْنٌ وَأَدْخَلَ بَيْنَ عَنبَسَةَ وَبَيْنَ المُسَيَّبِ ذِكْرَانِ .

☆☆ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جو شخص دن اور رات میں فرض نماز کے علاوہ بارہ رکعات ادا کرے گا اللہ تعالیٰ اُس کے لیے جنت میں گھر بنا دے گا۔

1803-تقدم في قيام الليل و تطوع النهار، باب ثواب من صلى في اليوم و الليلة ثنتي عشرة ركعة سوى المكتوبة و ذكر اختلاف الناقلين فيه لخير ام حبيبة في ذلك و الاختلاف على عطاء (الحديث 1801) .

1804-تقدم في قيام الليل و تطوع النهار، باب ثواب من صلى في اليوم و الليلة ثنتي عشرة ركعة سوى المكتوبة و ذكر اختلاف الناقلين فيه لخير ام حبيبة في ذلك و الاختلاف على عطاء (الحديث 1801) .

1805-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (15867) .

اس روایت کو مرفوع حدیث کے طور پر صرف حصین نامی راوی نے نقل کیا ہے انہوں نے عنہ اور مستحب نامی راوی کے درمیان ذکوان نامی راوی کا بھی تذکرہ کیا ہے۔

1806 - أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الْمُسَيْبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ ذَكَوَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْسَةَ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ اللَّهَ مَنْ صَلَّى لِي يَوْمَ نَتْنِي عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لِي فِي الْجَنَّةِ .

☆☆ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جو شخص روزانہ بارہ رکعات (سنت) ادا کرتا ہے اُس کے لیے جنت میں گھر بنا دیا

جاتا ہے۔

1807 - أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ صَلَّى لِي يَوْمَ نَتْنِي عَشْرَةَ رَكْعَةً سَوَى الْفَرِيضَةِ بَنَى اللَّهُ لَهُ أَوْ بِنِي لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ"

☆☆ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

جو شخص روزانہ فرض نماز کے علاوہ بارہ رکعات (سنت) ادا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اُس کے لیے جنت میں گھر بنا دیا جاتا ہے۔

1808 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ سُوَيْدِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ صَلَّى لِي يَوْمَ نَتْنِي عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ"

☆☆ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

جو شخص روزانہ بارہ رکعات ادا کرے گا اللہ تعالیٰ اُس کے لیے جنت میں گھر بنا دے گا۔

1809 - أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ مَنْ صَلَّى لِي يَوْمَ نَتْنِي عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لِي فِي الْجَنَّةِ .

☆☆ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جو شخص روزانہ بارہ رکعات ادا کرے گا اُس کے لیے جنت میں گھر بنا دیا جائے گا۔

1810 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

1806-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (15857) .

1807-انفرد به النسائي، وسياتي في قيام الليل و تطوع و النهار، الاختلاف على اسماعيل بن ابني خالد (الحدیث 1808)، و (الحدیث

1809) موقوفا . تحفة الاشراف (15849) .

1808-تقدم (الحدیث 1807) .

1809-تقدم (الحدیث 1807) .

سَلِيمَانَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ ثِنْتِي عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوَى الْفَرِيضَةِ بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ".

قال أبو عبد الرحمن هذا خطأ ومحمد بن سليمان ضعيف هو ابن الأصبهاني وقد روى هذا الحديث من أوجه سوى هذا الوجه بغير اللفظ الذي تقدم ذكره.

☆ ☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جو شخص فرض نماز کے علاوہ روزانہ بارہ رکعات ادا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنا دے گا۔

امام نسائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ غلط ہے محمد بن سلیمان نامی راوی ضعیف ہے یہ اصبهانی کا بیٹا ہے۔

یہی روایت دیگر حوالوں سے بھی منقول ہے اور مختلف الفاظ میں نقل ہوئی ہے جن کا تذکرہ پہلے کیا جا چکا ہے۔

1811 - أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ الْعَطَّارُ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ

اللَّهِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَعْيَنَ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ حَسَّانِ بْنِ عَطِيَّةٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَ بِعَنْبَسَةَ جَعَلَ يَتَضَوَّرُ فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ أُمَّ حَبِيبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ "مَنْ رَكَعَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعًا بَعْدَهَا حَرَّمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَحْمَهُ عَلَى النَّارِ". فَمَا تَرَ كُتُبَهُنَّ مِنْذُ سَمِعْتُهُنَّ.

☆ ☆ حسان بن عطیہ بیان کرتے ہیں جب عنبہ کی موت کا وقت قریب آیا تو وہ پریشان ہونے لگے ان سے اس

بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

جو شخص ظہر سے پہلے چار رکعات ادا کرے گا اور اس کے بعد چار رکعات ادا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے گوشت کو آگ پر

حرام قرار دے گا۔

عنہ کہتے ہیں: میں نے جب سے یہ حدیث سنی ہے اس کے بعد میں نے کبھی بھی ان رکعات کو ترک نہیں کیا۔

1812 - أَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَيْسَةَ قَالَ

حَدَّثَنِي أَيُّوبُ - رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ - عَنِ الْقَاسِمِ الدِّمَشْقِيِّ عَنِ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ أَخْبَرْتَنِي أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ حَبِيبَةَ أُمَّ الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهَا قَالَ "مَا مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ يُصَلِّيَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ بَعْدَ الظُّهْرِ فَتَمَسَّ وَجْهَهُ النَّارُ أَبَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ".

1810 - اخبره ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في ثنتي عشرة ركعة من السنة (الحديث 1142) مطولاً . تحفة الاشراف

(12747)

1811 - انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (15856)

1812 - اخبره الترمذي في الصلاة، باب (منه آخر) (الحديث 328) بنحوه . تحفة الاشراف (15861)

☆☆ عنہ بن ابوسفیان بیان کرتے ہیں میری سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ بھی ہیں انہوں نے مجھے یہ بات بتائی ہے ان کی محبوب شخصیت حضرت ابوالقاسم (یعنی نبی اکرم ﷺ) نے انہیں یہ بات بتائی ہے جو بندہ ظہر کی نماز کے بعد چار رکعات ادا کرے گا اگر اللہ نے چاہا تو جہنم کی آگ اُسے کبھی نہیں چھوے گی۔

1813 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عَنَسَةَ بِنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ "مَنْ صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعًا بَعْدَهَا حَرَمَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى النَّارِ".

☆☆ عنہ بن ابوسفیان سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ یہ فرمایا کرتے تھے: جو شخص ظہر سے پہلے چار رکعات ادا کرے گا اور اُس کے بعد چار رکعات ادا کرے گا اللہ تعالیٰ اُسے جہنم پر حرام قرار دے گا۔

گا۔

1814 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عَنَسَةَ بِنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ - قَالَ مَرْوَانُ وَكَانَ سَعِيدٌ إِذَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَبَ بَدَلِكَ وَلَمْ يُنْكِرْهُ وَإِذَا حَدَّثَنَا بِهِ هُوَ لَمْ يَرَفَعْهُ - قَالَتْ مَنْ رَكَعَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعًا بَعْدَهَا حَرَمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ .

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَكْحُولٌ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَنَسَةَ شَيْئًا .

☆☆ عنہ بن ابوسفیان سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔

اس روایت کے ایک راوی مروان کہتے ہیں: ہمارے استاد سعید کے سامنے جب یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر پیش کی جاتی تھی تو وہ اس کی تائید کرتے تھے اس کا انکار نہیں کرتے تھے لیکن جب وہ خود اس حدیث کو بیان کرتے تھے تو وہ اسے مرفوع حدیث کے طور پر بیان نہیں کرتے تھے (وہ یہ بیان کرتے تھے):

سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جو شخص ظہر سے پہلے چار رکعات ادا کرے اور اُس کے بعد چار رکعات ادا کرے تو اللہ تعالیٰ اُسے جہنم پر حرام قرار دیتا ہے۔

امام نسائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مکحول نامی راوی نے عنہ سے کسی حدیث کا سماع نہیں کیا ہے۔

1815 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانَ بْنُ مُوسَى يُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ لَمَّا نَزَلَ بِهِ الْمَوْتُ أَخَذَهُ أَمْرٌ مُشِيدٌ فَقَالَ حَدَّثَنِي

1813- اخرجہ ابو داؤد فی الصلاة، باب الاربع قبل الظهر و بعدها (الحدیث 1269). و اخرجہ النسائی فی قدم نسیل و متعوی سکر

الاختلاف علی اسماعیل بن ابی خالد (الحدیث 1814). تحفة الاشراف (15863).

1814- تقدم فی قیام اللیل و تطوع النهار، الاختلاف علی اسماعیل بن ابی خالد (الحدیث 1813).

1815- انفرده النسائی. تحفة الاشراف (15866).

أَخْبَتِي أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ حَافَظَ عَلَيَّ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعَ بَعْدَهَا حَرَمَهُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى النَّارِ".

☆ ☆ سلیمان بن موسیٰ، محمد بن ابوسفیان کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: جب ان کی موت کا وقت قریب آیا تو وہ بہت پریشان ہو گئے تو انہوں نے بتایا: میری بہن سیدہ ام حبیبہ بنت ابوسفیان نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

جو شخص ظہر سے پہلے اور ظہر کے بعد چار رکعات باقاعدگی سے ادا کرتا رہے گا اللہ تعالیٰ اسے جہنم پر حرام قرار دے گا۔  
1816 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الشَّعْبِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَنَسَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ صَلَّى أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعًا بَعْدَهَا لَمْ تَمَسَّهُ النَّارُ".

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا خَطَأٌ وَالصَّوَابُ حَدِيثُ مَرْوَانَ مِنْ حَدِيثِ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ .  
☆ ☆ عنسہ بن ابوسفیان سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:  
جو شخص ظہر سے پہلے چار رکعات ادا کرے گا اور اُس کے بعد چار رکعات ادا کرے گا اُسے آگ نہیں چھوئے گی۔  
امام نسائی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت غلط ہے صحیح روایت وہ ہے جو مروان کے حوالے سے سعید بن عبدالعزیز کے حوالے سے منقول ہے۔

## 21 - کتاب الجنائز

## جنائز کے بارے میں روایات

امام نسائی نے اس کتاب ”جنائز“ کے بارے میں روایات ”میں 121 تراجم ابواب اور 211 روایات نقل کی ہیں جبکہ مکررات کو حذف کر دیا جائے تو روایات کی تعداد 156 ہوگی۔

## 1 - باب تَمَنَّى الْمَوْتِ .

## باب: موت کی آرزو کرنا

1817 - أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَعْنُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ الْمَوْتَ إِلَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَزِدَّادَ خَيْرًا وَأَمَّا مُسِينًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعِيبَ".

☆☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کوئی بھی شخص موت کی آرزو ہرگز نہ کرے کیونکہ اگر وہ نیک ہوگا تو ہو سکتا ہے اس کی بھلائی میں اضافہ ہو جائے اگر وہ گناہ گار ہو تو ہو سکتا ہے وہ (نیکی کی طرف) رجوع کر لے۔

## شرح

اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابوالحسن سندھی نے یہ بات بیان کی ہے: یہاں پہ موت کی آرزو کرنے سے ممانعت کے الفاظ اگرچہ مطلق ہیں، لیکن اس سے مقید مفہوم مراد ہے جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث میں یہ الفاظ ہیں۔ ”جب آدمی کو اس کی جان یا مال میں کوئی نقصان لاحق ہو تو اس وجہ سے اسے موت کی آرزو نہیں کرنی چاہئے۔“ اس کی وجہ یہ ہے اس طرح اللہ تعالیٰ کے فیصلے سے لا تعلقی کا اظہار کرنے کی صورت سامنے آتی ہے۔ وہ بھی ایک ایسے معاملے میں جو آدمی کے لئے دنیا میں (بظاہر) نقصان دہ ہوتا ہے، لیکن آخرت میں اس کے لئے فائدہ مند ہوتا ہے۔ تاہم اپنے دین میں فساد کے اندیشے کی وجہ سے موت کی آرزو کرنا مکروہ نہیں ہے۔

یہی روایت امام بخاری رضی اللہ عنہ نے صحیح بخاری میں کتاب الرضی، باب تمنی الریض الموت میں نقل کی ہے۔ اس کی وضاحت

کرتے ہوئے حافظ بدرالدین محمود عینی نے یہ بات تحریر کی ہے:

اس میں بظاہر خطاب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ہے، لیکن اس سے مراد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ان کے بعد آنے والے تمام مسلمان ہیں۔ اس روایت میں آزمائش کے نزول کے وقت موت کی آرزو کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

ایک قول یہ ہے یہ حکم منسوخ ہے۔ اس کی دلیل حضرت یوسف علیہ السلام کے یہ الفاظ ہیں جو سورۃ یوسف آیت (101) میں نقل کئے گئے ہیں۔

”تو مسلمان ہونے کی حالت میں مجھے موت دینا۔“

اس طرح حضرت سلیمان علیہ السلام کے یہ الفاظ ہیں۔ جو سورۃ اسری آیت (80) میں نقل کئے گئے ہیں۔

”اور تو مجھے اپنی رحمت کے ساتھ اپنے نیک بندوں میں داخل کر دے۔“

اسی طرح امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ نقل کئے ہیں ”تو مجھے رفیق اعلیٰ کے ساتھ ملا دے۔“

اسی طرح یہ روایت بھی منقول ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے بھی موت کے لئے دعا مانگی تھی۔ اس کا جواب یہ دیا جاسکتا ہے ان سب حضرات نے یہ دعا اس وقت مانگی تھی۔ جب وہ موت کے قریب پہنچ چکے تھے اور اس سے مراد یہ ہے اے اللہ تو ہمیں ان لوگوں کے درجات تک پہنچا دے۔\*

\*\*\*

1818 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَعِيشَ يَزِدَّادَ خَيْرًا وَهُوَ خَيْرٌ لَهُ وَإِمَّا مُسِيئًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعْتَبَ"

☆ ☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

کوئی بھی شخص موت کی آرزو نہ کرے، اگر وہ نیک ہوگا، تو ہو سکتا ہے اس کی بھلائی میں اضافہ ہو جائے اور یہ چیز اس کے لیے زیادہ بہتر ہوگی، اگر وہ گناہ گار ہوگا، تو ہو سکتا ہے وہ (نیکی کی طرف) لوٹ آئے۔

1819 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ - وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ - عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ لِضُرِّ نَزَلِ بِهِ فِي الدُّنْيَا وَلَكِنْ لِيَقُلِ اللَّهُمَّ أَحْسِنِي مَا كَانَتْ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّيْنِي إِذَا كَانَتْ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي"

☆ ☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

\* عمدة القاری، کتاب المرضی، باب تمی المرضی الموت

1818- أخرجه البخاری فی المرضی، باب نسى المريض الموت (الحديث 5673) مطولاً، و فی النسئی، باب ما یکره من النسئی (الحديث

7235) تحفة الاشراف (12933)

1819- الفردوس السننی، تحفة الاشراف (805)



کوئی بھی شخص کسی دنیاوی تکلیف کا سامنا کرنے پر موت کی آرزو نہ کرنے بلکہ وہ یہ کہے: اے اللہ! تو مجھے اس وقت تک زندہ رکھنا جب تک زندگی میرے حق میں بہتر ہو اور مجھے اس وقت موت دے دینا جب موت میرے حق میں بہتر ہو۔

1820 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ ح وَأَبَانَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَلَا لَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ لِيُضْرَّ نَزْلَ بِهِ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ مُتَمَنِّيًا الْمَوْتَ فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَفِّئِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي".

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

کوئی بھی شخص کسی تکلیف وہ صورت حال کا سامنا کرنے پر موت کی آرزو نہ کرے اگر اس نے موت کی آرزو ضروری کرنی ہو تو یہ کہے:

"اے اللہ! جب تک زندگی میرے حق میں بہتر ہو اس وقت تک مجھے زندہ رکھنا اور جب موت میرے لیے بہتر ہو اس وقت مجھے موت دے دینا۔"

## 2 - باب الدُّعَاءِ بِالْمَوْتِ .

باب: موت کے بارے میں دعا کرنا

1821 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنِ الْحَجَّاجِ - وَهُوَ الْبَصْرِيُّ - عَنْ يُونُسَ عَنْ نَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا تَدْعُوا بِالْمَوْتِ وَلَا تَتَمَنَّوْهُ فَمَنْ كَانَ دَاعِيًا لَا بُدَّ فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَفِّئِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي".

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

موت (کے حصول) کی دعا نہ کرو اور اس کی آرزو نہ کرو جس نے اس کے بارے میں ضرور دعا کرنی ہو وہ یہ دعا مانگے:

"اے اللہ! جب تک زندگی میرے حق میں بہتر ہو مجھے زندہ رکھنا اور جب موت میرے حق میں بہتر ہو مجھے موت دے دینا۔"

1822 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ

1820- أخرجه البخاري في الدعوات، باب الدعاء بالموت والحياة (الحديث 6351). وأخرجه مسلم في الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب تمنى كراهة الموت لضر نزل به (الحديث 10). وأخرجه أبو داود في الجنائز، باب في كراهة تمنى الموت (الحديث 3108) بنحوه وأخرجه الترمذي في الجنائز، باب ما جاء في النهي عن التمني للموت (الحديث 971). وأخرجه ابن ماجه في الزهد تحت ذكر الموت والاستعداد له (الحديث 4265). تحفة الاشراف (991 و 1037).

1821- انقردبه النسائي تحفة الاشراف (496).

دَعَلْتُ عَلَى حَبَابٍ وَقَدِ اكْتَوَى فِي بَطْنِهِ سَبْعًا وَقَالَ لَوْلَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ دَعَوْتُ بِهِ .

☆☆ قیس بیان کرتے ہیں میں حضرت حباب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے اپنے پیٹ میں (علاج کے طور پر) سات داغ لگوائے تھے انہوں نے ارشاد فرمایا:  
اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں موت کی دعا مانگنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں اس کی دعا مانگ لیتا۔

### 3- باب كَثْرَةَ ذِكْرِ الْمَوْتِ

باب: موت کا بکثرت ذکر کرنا

1823 - أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ أَنْبَأَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ح وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَكْثِرُوا ذِكْرَ هَٰذِمِ اللَّذَاتِ"  
قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَالِدُ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:  
"لذتوں کو ختم کرنے والی چیز کو کثرت سے یاد کرو۔"

امام نسائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس روایت کے راوی محمد بن ابراہیم ابو بکر بن ابوشیبہ کے والد ہیں۔

شرح

یہاں روایت کے متن میں استعمال ہونے والا لفظ "ہازم" سے مراد اس کو قطع کرنا اور کاٹ دینا ہے، یعنی موت ایک ایسی چیز ہے جو لذت کو قطع کرتی ہے اور کاٹ دیتی ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ ہو سکتی ہے جب آدمی اس کو یاد کرتا ہے تو دنیا کی رنگینیوں سے لاتعلق ہو جاتا ہے اور ایک وجہ یہ ہو سکتی ہے جب موت آ جاتی ہے تو اس وقت دنیاوی لذتوں میں سے کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔ \*

...—...—...—...

1822- اخرجہ البخاری فی المرضی، باب تمنی المریض الموت (الحديث 5672) مطولاً، و فی الدعوات، باب الدعاء بالموت و الحياة (الحديث 6349 و 6350)، و فی الرقاق، باب ما یحذر من زهرة الدنيا و التنافس فیها (الحديث 6430) مطولاً، و فی التمنی، باب ما یکره من التمنی (الحديث 7234). و اخرجہ مسلم فی الذکر و الدعاء و التوبة و الاستغفار، باب تمنی کراهة الموت لضر نزل به (الحديث 12). و الحديث عند: البخاری فی الرقاق، باب ما یحذر من زهرة الدنيا و التنافس فیها (الحديث 6431). تحفة الاشراف (3518).

\* حاشیہ سندى برروایت 1823

1823- اخرجہ الترمذی فی الزهد، باب ما جاء فی ذکر الموت (الحديث 2307). و اخرجہ ابن ماجه فی الزهد، باب ذکر الموت و الاستعداد له (الحديث 4258). تحفة الاشراف (15080 و 15087).

1824 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ يَحْيَى بْنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "إِذَا حَضَرْتُمْ الْمَرِيضَ فَقُولُوا خَيْرًا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤْمِنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ". فَلَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَقُولُ قَالَ "قُولِي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَكَ وَأَغْفِنِي مِنْهُ عَقْبِي حَسَنَةً". فَأَغْفِنِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

جب تم کسی بیمار کے پاس جاؤ تو اس سے اچھی بات کہو کیونکہ فرشتے تمہاری کہی ہوئی بات پر آمین کہتے ہیں۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب (میرے سابقہ شوہر) حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اب میں کیا پڑھوں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہ پڑھو:

"اے اللہ! تو ہماری مغفرت کر دے اور ان کی بھی مغفرت کر دے اور مجھے اس کی جگہ بہترین بدل عطاء کر دے۔"

(سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے یہ دعا مانگ لی) تو اللہ تعالیٰ نے ان کی جگہ مجھے نبی اکرم ﷺ عطاء کر دیے۔

شرح

یہاں روایت کے متن میں استعمال ہونے والے یہ الفاظ "تم بھلائی کی بات کہو" اس سے مراد یہ ہے تم اس کے لئے بھلائی کی دعا کرو اس کے لئے شرکی دعا نہ کرو اور بھلائی کی دعا مانگنا مطلق کے اعتبار سے ہے اور یہاں امر کا صیغہ استحباب کے لئے استعمال ہوا ہے اور یہ بھی احتمال ہو سکتا ہے مراد یہ ہو کہ تم ایسے موقع پر بری بات نہ کہو، لہذا اصل مقصد یہ ہوگا کہ بری بات کہنے سے منع کیا جائے نہ کہ بھلائی کی بات کہنے کا حکم دینا، اصل مقصود ہوگا۔

#### 4 - باب تَلْقِينِ الْمَيِّتِ .

باب: قریب الموت شخص کو تلقین کرنا

1825 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُمَارَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ ح وَآبَانَ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لِقِنُوا مَوْتَكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ".

1824 - اخبرنا مسلم في الجنائز، باب ما يقال عند المريض و المیت (الحديث 6) . و اخبرنا ابو داؤد في الجنائز، باب ما يستحب ان يقال عند

المیت من الكلام (الحديث 3115) . و اخبرنا الترمذی في الجنائز، باب ما جاء في تلقين المريض عند الموت و الدعاء له عنده (الحديث 977) . و اخبرنا النسائی في عمل اليوم و الليلة، ما يقول اذا مات له میت (الحديث 1069) و اخبرنا ابن ماجه في الجنائز، باب ما جاء فيما

يقال عند المريض اذا حضر (الحديث 1447) . تحفة الاشراف (18162) .

1825 - اخبرنا مسلم في الجنائز، باب تلقين الموتی: لا اله الا الله (الحديث 1) . و اخبرنا ابو داؤد في الجنائز، باب في التلقين (الحديث

3117) . و اخبرنا الترمذی في الجنائز، باب ما جاء في تلقين المريض عند الموت و الدعاء له عنده (الحديث 976) . و اخبرنا ابن ماجه في

الجنائز، باب ما جاء في تلقين المیت لا اله الا الله (الحديث 1445) . تحفة الاشراف (4403) .

☆ ☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: "اپنے قریب الموت افراد کو "لا الہ الا اللہ" کی تلقین کرنا۔"

شرح

جو شخص مرنے کے قریب ہو اسے کلمہ شہادت کی تلقین کرنا مستحب ہے۔ اس سے مراد "لا الہ الا اللہ" پڑھنا ہے، یعنی جو شخص میت کے قریب موجود ہو۔ وہ اس کلمے کو پڑھے گا۔ اس کی دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ فرمان ہے جسے امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں نقل کیا ہے۔

ایک حدیث میں یہ الفاظ ہیں۔

"جو بھی مسلمان مرنے کے وقت کلمہ کو پڑھ لے تو یہ کلمہ اسے جہنم سے نجات دلوادیتا ہے۔"

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے)

"جس شخص کا آخری کلام "لا الہ الا اللہ" وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔"

احناف اور مالکیہ اس بات کے قائل ہیں نزع کا عالم طاری ہونے سے پہلے دونوں شہادتوں کی تلقین کرنا مستحب ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے پہلی شہادت دوسری کے بغیر قبول نہیں ہوگی۔

تمام فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے شہادت کی یہ تلقین لطف اور مہربانی کے ساتھ کی جائے گی۔ اس کے ساتھ زبردستی نہیں کی جائے گی۔ اس کے ساتھ ٹکرا نہیں کی جائے گی اور اسے ایسا کرنے کا حکم نہیں دیا جائے گا تاکہ ایسا نہ ہو کہ وہ شخص سرکشی اختیار کر لے۔

اگر قریب المرگ شخص کلمہ شہادت پڑھ لینے کے بعد کوئی اور کلام کر لیتا ہے تو اسے دوبارہ تلقین کی جائے گی۔ تاکہ اس کا آخری کلام "لا الہ الا اللہ" ہو۔ \*

### نزع سے متعلق احکام

مسئلہ: جب کسی شخص پر نزع کا عالم طاری ہو تو اس شخص کا چہرہ دائیں پہلو کے بل، قبلہ کی طرف کر دینا چاہیے ایسا کرنا سنت ہے۔ (الہدایہ)

مسئلہ: یہ حکم اس وقت ہے کہ جب ایسا کرنے کی صورت میں اس شخص کو مشقت نہ ہو اگر اسے تکلیف ہوتی ہو تو اسے اس کی حالت پر رہنے دیا جائے گا۔ (زاہدی)

مسئلہ: جان کنی کی علامت یہ ہے: دونوں پاؤں سست ہو جاتے ہیں، کھڑے نہیں رہتے ہیں، ناک ٹیڑھی ہو جاتی ہے، کپٹیاں کھنچ جاتی ہیں۔

\* الفقہ الاسلامی، پہلا مطلب: مرنے سے پہلے مسلمان سے کیا مطلوب ہے؟ (مفصّل)

مسئلہ: اسی طرح چہرے کی کھال کھنچ جاتی ہے اس میں نرمی محسوس نہیں ہوتی ہے۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: ایسے وقت میں اس شخص کو کلمہ شہادت پڑھنے کی تلقین کرنی چاہیے، تلقین کا طریقہ یہ ہے: نزع کے عالم میں اس کے قریب بلند آواز میں یہ کلمات پڑھے جائیں جبکہ وہ شخص اس کو سن رہا ہو اور غرغره سے پہلے یہ عمل کرنا چاہیے۔  
”میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔“

یہ نہیں کرنا چاہیے کہ تم پڑھو یا یہ کہنے کے لیے اصرار نہیں کرنا چاہیے۔

مسئلہ: کیونکہ اس بات کا اندیشہ موجود ہے کہ وہ شخص جواب میں جھڑک نہ دے جب تلقین کے بعد وہ شخص اس کلمے کو پڑھ لیتا ہے تو اب دوبارہ پڑھنے کے لیے نہیں کرنا چاہیے، لیکن اگر وہ بعد میں کوئی اور کلام کر لیتا ہے تو پھر دوبارہ تلقین کرنی چاہیے۔  
مسئلہ: اس بات پر اتفاق ہے کہ تلقین مستحب ہے۔

مسئلہ: ظاہر روایت کے مطابق ہمارے نزدیک حکم یہ ہے: آدمی کے مرجانے کے بعد تلقین نہیں کی جاتی۔ (یعنی)

مسئلہ: ہم دو طرح کی تلقین کرتے ہیں: مرنے کے قریب بھی اور دفن کے وقت بھی۔

مسئلہ: مستحب یہ ہے: تلقین کرنے والا کوئی ایسا شخص ہونا چاہیے جس کے بارے میں یہ گمان نہ ہو کہ اُسے مرنے والے کے مرنے پر خوشی ہو رہی ہوگی، بلکہ وہ شخص مرنے والے کے بارے میں نیک گمان رکھنے والا ہو۔ (سراج الوہاج)  
مسئلہ: فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے: اگر نزع کی شدت کے وقت کسی شخص سے کفریہ کلمات بھی سرزد ہو جاتے ہیں تو اس کو کافر قرار نہیں دیا جائے گا، بلکہ اس کے ساتھ مسلمان مردوں کا سا طرز عمل اختیار کیا جائے گا۔ (مخ احمدی)

مسئلہ: جب کسی شخص پر نزع کا عالم طاری ہو، اس وقت اس کے پاس نیک اور صالح لوگ موجود ہونے چاہئیں اور ایسے وقت میں اس کے پاس سورہہ یٰسین پڑھنا مستحب ہے۔ (شرح منیۃ المصلیٰ از ابن امیر الحاج)

مسئلہ: نزع کے وقت قریب المرگ شخص کے پاس خوشبو رکھنی چاہیے۔ (زہدی)

مسئلہ: اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے کہ اگر قریب المرگ شخص کے پاس حیض والی عورت یا جنہی شخص بیٹھ جاتے ہیں۔

مسئلہ: جب قریب المرگ شخص فوت ہو جاتا ہے تو اس کی داڑھی کو باندھ دیا جائے، اس کی آنکھوں کو بند کر دیا جائے اور اس کی آنکھیں بند کرنے کا فریضہ وہ شخص سرانجام دے جو اس کے رشتہ داروں میں سے اس پر سب سے زیادہ مہربان ہو، جہاں تک ممکن ہو سکے، اس کی آنکھیں آسانی سے بند کی جائیں اور اس کی داڑھی کو چوڑی پٹی کے ذریعے باندھ دیا جائے اور گرہ کو سر پر لگایا جائے۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: میت کی آنکھیں بند کرنے والا شخص یہ کلمات پڑھے:

”اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے اور رسول اللہ کے دین پر (ایمان رکھتے ہوئے) میں یہ دعا

کرتا ہوں: اے اللہ! تو اس کا معاملہ اس پر آسان کر دے اور بعد کی صورت حال میں بھی اس کے لیے سہولت پیدا

کردے اپنی بارگاہ میں حاضری کے ذریعے اسے سعادت مند کر دے اور یہ جس دنیا کی طرف جا رہا ہے اسے اس کے لیے اس جہان سے بہتر کر دے جہاں سے یہ جا رہا ہے۔ (تمبین)

مسئلہ: اس کے بعد اس کے جوڑ ڈھیلے کر دے اس کے بازو سیدھے کر دے، ہتھیلیاں سیدھی کر دے اس کے زانو پیٹ کی طرف کر کے سیدھا کر دے، دونوں پنڈلیوں کو زانو کی طرف سے سیدھا کر دے۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: مستحب یہ ہے: میت کا انتقال جن کپڑوں میں ہوا ہو وہ کپڑے اتار دیئے جائیں اور ایک کپڑے کے ذریعے اس کے پورے جسم کو ڈھانپ کر کسی بلند تختے یا پلنگ پر اسے رکھا جائے تاکہ زمین کی نمی اس کے جسم تک پہنچ کر اس کو بودار نہ کر دے نیز اس کے پیٹ پر لوہا یا ترنٹی رکھ دیں تاکہ وہ پھولے نہیں۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: یہ بات مستحب ہے کہ مرحوم کے پڑوسیوں اور اس کے دوستوں کو اطلاع دے دی جائے تاکہ وہ اس کی نماز جنازہ ادا کریں اور اس کے حق میں دعا کریں۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: بازار میں باقاعدہ اعلان کرنے کو بعض حضرات نے مکروہ قرار دیا ہے، تاہم صحیح قول یہ ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (محیط حسنی)

مسئلہ: مستحب یہ ہے: اس کے ذمے لازم قرض کو جلد ادا کر کے اسے بری الذمہ کر دیا جائے، اسی طرح تجھیز و تکفین جلدی کرنی چاہیے، تاخیر نہیں کرنی چاہیے، اگر کسی شخص کا اچانک انتقال ہو گیا تو اسے اتنی دیر تک رہنے دینا چاہیے کہ اس کی موت کا یقین ہو جائے۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: مرحوم کو غسل دینے کے وقت اس کے پاس قرآن پاک پڑھنا مکروہ ہے۔ (تمبین)

مسئلہ: اگر کوئی عورت مر جاتی ہے اور اس کے پیٹ میں بچہ موجود ہے، جس کے زندہ رہنے کا امکان ہے، تو امام محمد رضی اللہ عنہ کا قول یہ ہے: مرحوم عورت کا پیٹ چیر کر بچے کو نکال لیا جائے گا کیونکہ اس کے علاوہ اور کوئی صورت نہیں ہے۔ (قاضی خان)

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

1826 - أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ ابْنُ صَفِيَّةَ عَنْ أُمِّهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَقِنُوا هَلْكَكُمْ قَوْلَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ"

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اپنے قریب الموت افراد کو "لا الہ الا اللہ" پڑھنے کی تلقین کرو۔

5 - باب علامة موت المؤمن .

باب: مؤمن کی موت کی (مخصوص) علامت

1827 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنِ الْمُثَنَّىٰ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَوْتُ الْمُؤْمِنِ بِعَرَقِ الْجَبِينِ".

☆☆ عبد اللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مومن کی موت پیشانی پر پسینے کے ہمراہ ہوتی ہے (یعنی مرنے کے وقت اس کی پیشانی پر پسینہ آیا ہوتا ہے)۔

شرح

اس حدیث کی شرح لکھتے ہوئے علامہ ابوالحسن سندھی فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے مومن کو موت کی شدت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس کے کچھ گناہ باقی ہوتے ہیں تو موت کے وقت اس پر سختی کی جاتی ہے تاکہ وہ گناہوں سے پاک ہو جائے۔ ایک قول یہ ہے اس سے مراد یہ ہے حیا کی وجہ سے مومن کو پسینہ آتا ہے کیونکہ اس نے گناہوں کا ارتکاب کیا ہوتا ہے لیکن جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشخبری آتی ہے تو اس وجہ سے وہ شرمندگی محسوس کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے حیا کرتے ہوئے اس کی پیشانی پر پسینہ آجاتا ہے ایک قول یہ ہے اس میں یہ احتمال بھی ہو سکتا ہے پسینے کا آنا ایک ایسی علامت ہو جو صرف مومن کی موت کے لئے مقرر کی گئی ہو۔ اگرچہ اس کی حقیقت سمجھ میں نہیں آسکتی\*۔

1828 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا كَهْمَسٌ عَنِ ابْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "الْمُؤْمِنُ يَمُوتُ بِعَرَقِ الْجَبِينِ".

☆☆ ابن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: مومن پیشانی پر پسینے کے ہمراہ فوت ہوتا ہے (یعنی مرنے کے وقت اس کی پیشانی پر پسینہ آیا ہوتا ہے)۔

## 6 - باب شِدَّةِ الْمَوْتِ .

باب: موت کی سختی (کا تذکرہ)

1829 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّ لَبِيْنَ حَاقِنْتِي وَذَاقِنْتِي فَلَا أَكْرَهَ شِدَّةَ الْمَوْتِ لِأَحَدٍ أَبَدًا بَعْدَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جس وقت نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا اس وقت آپ ﷺ (کا چہرہ مبارک) میری ٹھوڑی اور ہنسی (کی ہڈی) کے درمیان تھا میں نے نبی اکرم ﷺ کو جب اس عالم میں دیکھ لیا تو اب اس کے بعد کسی بھی

1827- اخرجہ الترمذی فی الجنائز، باب ما جاء ان المؤمن يموت بعرق الجبين (الحديث 982). واخرجہ ابن ماجہ فی الجنائز، باب ما جاء فی المؤمن يوجر فی النزاع (الحديث 1452). تحفة الاشراف (1992).

\* حاشیہ سندھی بر روایت مذکورہ

1828- الفردیہ النسائی. تحفة الاشراف (1996).

1829- اخرجہ البخاری فی المغازی، باب مرض النبی صلی اللہ علیہ وسلم ووفاته (الحديث 4446). تحفة الاشراف (1753).

شخص کے لیے موت کی شدت مجھے ناپسند نہیں ہوگی۔

شرح

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہاں موت کی جس شدت کا تذکرہ کیا ہے۔ اس کی مزید وضاحت ایک اور حدیث میں ہوتی ہے۔ جسے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کیا ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کٹورہ رکھا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونوں دست مبارک پانی میں داخل کرتے تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کو اپنے چہرہ مبارک پر پھیرتے تھے اور پھر یہ فرماتے تھے: اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ بے شک موت کی مخصوص سختیاں ہوتی ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ایک دست مبارک اٹھایا اور یہ فرمایا۔

” (میں) رفیق اعلیٰ (کو اختیار کرتا ہوں)۔“

یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جان قبض ہوگئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک ڈھلک گیا۔ \*

...—...—...—...

## 7 - باب الْمَوْتِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ -

باب: پیر کے دن انتقال کرنا

1830 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ أَنَسٍ قَالَ أَخِرُ نَظْرَةٍ نَظَرْتُهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَشَفَ السِّتَارَةَ وَالنَّاسُ صُفُوفٌ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَرَادَ أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَرْتَدَّ فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنْ امْكُثُوا وَالْقَى السَّجْفَ وَتَوَفَّيَ مِنْ آخِرِ ذَلِكَ الْيَوْمِ وَذَلِكَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ -

☆ ☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری مرتبہ اس وقت دیکھا تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ ہٹایا تھا اور لوگ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں صفیں بنا کر نماز ادا کر رہے تھے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹنے لگے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ فرمایا کہ تم لوگ اپنی جگہ پر رہو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ گرا دیا اسی دن کے آخری حصے میں آپ کا وصال ہو گیا یہ پیر کا دن تھا۔

شرح

علامہ عینی نے یہ بات تحریر کی ہے: اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال پیر کے دن ہوا تھا۔ امام

\* صحیح بخاری، کتاب مغازی کا بیان، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا تذکرہ

1830- أخرجه مسلم في الصلاة، باب استخلاف الامام اذا عرض له عارض من مرض و سفر و غيرهما من يصلي بالناس و ان من صلى خلف امام جالس لعجزه عن القيام لزمه القيام اذا قدر عليه و نسخ القعود خلف القاعد في حق من قبله على القيام (الحديث 99) بنحوه مطولاً . و أخرجه الترمذي في الشمائل، باب ما جاء في وفاة رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 368) . و أخرجه ابن ماجه في الجنائز، باب ما جاء في ذكر مرض رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 1624) . تحفة الاشراف (1487) .



احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال جمعہ کے دن ہوا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بدھ کی رات دفن کیا گیا، اس کے بعد علامہ مہینی نے اس حوالے سے مختلف روایات نقل کی ہیں۔ آگے چل کر علامہ مہینی تحریر کرتے ہیں: امام سہلی رحمۃ اللہ علیہ نے "الروض الانف" میں یہ بات تحریر کی ہے: یہ بات ممکن نہیں ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال جمعہ کے دن ہوا ہو اور اس دن سن گیارہ ہجری کے ربیع الاول کے مہینے کی بارہ تاریخ ہو۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جمعہ اللوایع کے موقع پر جو سن دس ہجری میں ہوا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن وقوف کیا تھا۔ اس اعتبار سے ذوالحجہ کا آغاز جمعرات کے دن سے ہوتا ہے۔ تو اب آپ مہینوں کا حساب کریں۔ جس مرضی مہینے کو مکمل بنائیں اور جس کو مرضی کم کریں کچھ کو مکمل کر لیں کچھ کو کم کر دیں۔ کسی بھی صورت میں یہ ممکن نہیں ہو سکتا کہ پیر کے دن بارہ ربیع الاول آ رہی ہو۔ (علامہ مہینی نے اس کا یہ جواب دینے کی کوشش کی ہے) اس کا یہ جواب دیا جاسکتا ہے یہاں مطالع کا اختلاف بھی ہو سکتا ہے۔ یعنی اہل مکہ نے پہلی کا چاند جمعرات کی رات دیکھا ہو اور اہل مدینہ نے اسے جمعہ کی رات دیکھا ہو۔\*

.....

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی "صحیح" میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے وہ بیان کرتی ہیں۔ میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی۔ انہوں نے دریافت کیا: تم لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنا کفن دیا تھا؟ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: تین سفید سحولی کپڑوں میں، جس میں قمیص اور عمامہ نہیں تھے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال کس دن ہوا تھا؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا، سوموار کے دن، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: آج کون سا دن ہے؟ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا، سوموار کا دن ہے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ مجھے امید ہے آج رات تک (میرا انتقال ہو جائے گا) پھر انہوں نے اپنے جسم پر موجود کپڑوں کا جائزہ لیا جس میں وہ بیماری کے دن گزار رہے تھے تو اس کپڑے پر زعفران کا نشان تھا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اس کپڑے کو دھو دو اور اس کے ساتھ دو کپڑے شامل کر لینا۔ اور مجھے ان میں کفن دے دینا (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں) میں نے عرض کی یہ تو پرانا ہو چکا ہے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، زندہ شخص مرحوم کے مقابلے میں نئے کپڑے کا زیادہ حقدار ہے، کیونکہ یہ (یعنی مردے کا کپڑا) تو جسم کی خرابی کے لئے ہوتا ہے پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا انتقال اس وقت ہوا جب سوموار کی شام ہو چکی تھی اور انہیں صبح سے پہلے دفن کر دیا گیا۔\*\*

اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے علامہ ابن بطلال تحریر کرتے ہیں، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنی صاحبزادی سے یہ دریافت کیا تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال کس دن ہوا تھا؟ ان کا مقصد یہ تھا تا کہ انہیں بھی اسی دن انتقال کرنے کی برکت حاصل ہو جائے۔ شروع سے یہ معمول رہا ہے صالحین کے کپڑوں اور ان کی ولادت یا وفات کے دن سے موافقت حاصل کرنے کی لوگ کوشش کیا کرتے تھے۔ انہیں اس چیز میں دلچسپی ہوتی تھی اور وہ اس کے آرزو مند ہوتے تھے۔ اس لئے جس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا

\* عمدة القاری کتاب المغازی کا باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات

\*\* صحیح بخاری کتاب جنازہ کا بیان، باب سوموار کے دن انتقال کرتا

وصال ہوا تھا۔ اسی دن وصال کی آرزو کرنی چاہئے، اگر کوئی شخص پیر کے دن فوت نہیں ہوتا تو بھی اسے اس آرزو کی وجہ سے ثواب ضرور ملے گا۔ یہ بالکل اسی طرح ہے جیسے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان آثار کی پیروی کیا کرتے تھے۔ جن کی پیروی کرنا سنت اور عبادت نہیں تھا۔ تو وہ اسی جگہ کھڑے ہوا کرتے تھے جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوا کرتے تھے۔ وہ اسی جگہ سے اپنی اونٹنی کو لے جایا کرتے تھے۔ جس جگہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی کو لے کر گئے تھے تو ان تمام امور کو انجام دینا اگرچہ عبادت نہیں ہے، لیکن کیونکہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی وجہ سے ایسا کیا کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار کی حفاظت کے لئے بھی ایسا کیا کرتے تھے، تو جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان آثار کی پیروی کرے گا جن کی پیروی کرنا لازم بھی نہیں ہے اور عبادت بھی نہیں ہے، تو وہ ان آثار کی بدرجہ اولیٰ پیروی کرے گا جن کی پیروی کرنا لازم بھی ہے اور عبادت بھی ہے۔\*

### 8 - باب الْمَوْتِ بِغَيْرِ مَوْلِدِهِ .

باب: اپنی جائے پیدائش کی بجائے کسی اور جگہ انتقال کرنا

1831 - أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ أُنْبَأَنَا ابْنُ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ

الرَّحْمَنِ الْحُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَاتَ رَجُلٌ بِالْمَدِينَةِ مِمَّنْ وُلِدَ بِهَا فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ «يَا لَيْتَهُ مَاتَ بِغَيْرِ مَوْلِدِهِ» . قَالُوا وَلِمَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ «إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا مَاتَ بِغَيْرِ مَوْلِدِهِ قَبِلَ لَهُ مِنْ مَوْلِدِهِ إِلَى مُنْقَطِعِ آثَرِهِ فِي الْجَنَّةِ» .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں ایک ایسے شخص کا انتقال ہوا جو وہیں پیدا

ہوا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نمازِ جنازہ ادا کی پھر آپ نے ارشاد فرمایا:

کاش! یہ شخص اپنی جائے پیدائش کی بجائے کسی اور جگہ انتقال کرتا لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! وہ کیوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص اپنی جائے پیدائش کی بجائے کسی اور جگہ پر فوت ہوتا ہے تو جنت میں اسے اتنی جگہ دی جاتی ہے جتنا اس کی جائے پیدائش اور انتقال کی جگہ کے درمیان فاصلہ ہے۔

شرح

اس کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابوالحسن سندھی فرماتے ہیں: یہ احتمال ہو سکتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ نہ ہو کہ کاش اس کا انتقال مدینہ منورہ کی بجائے کہیں اور ہوا کرتا، بلکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہو کہ یہ ہجرت کر کے مدینہ آیا تھا اور یہاں اجنبی تھا اور یہیں اس کا انتقال ہو گیا۔ اس کی وجہ یہ ہے اپنی جائے پیدائش کی بجائے کسی اور جگہ پر انتقال کرنے میں وہ شخص بھی شامل ہوگا، جس کا انتقال مدینہ منورہ میں ہوگا جیسا کہ یہ ممکن ہے، کوئی شخص مدینہ منورہ میں پیدا ہوا ہو اور اس کا انتقال مدینہ منورہ کی

\* شرح ابن بطلان

بجائے کسی اور جگہ ہو جائے۔ اسی طرح یہ بھی ممکن ہے، کوئی شخص مدینہ منورہ میں پیدا نہ ہوا اور اس کا انتقال وہاں ہو جائے اس لئے اس آرزو کا اظہار اس صورت کی طرف ہوگا تاکہ یہ اس حدیث کا مخالف نہ ہو جس میں مدینہ منورہ میں انتقال کی فضیلت کا تذکرہ ہے۔

...—...—...—...

## 9 - باب مَا يُلْقَى بِهِ الْمُؤْمِنُ مِنَ الْكَرَامَةِ عِنْدَ خُرُوجِ نَفْسِهِ .

باب: مؤمن کی انتقال کے وقت کس طرح سے عزت افزائی کی جاتی ہے؟

1832 - أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ فَسْعَةَ بْنِ زُهَيْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا حَضَرَ الْمُؤْمِنُ أُمَّتَهُ مَلَائِكَةٌ رَاحِيَةٌ بِعَرُوقِهِمْ يُبْضِئُهَا فَيَقُولُونَ أَخْرَجِي رَاضِيَةً مَرْضِيًّا عَنْكَ إِلَى رَوْحِ اللَّهِ وَرَيْحَانِ وَرَبِّ غَيْرِ غَضَبَانَ . فَتَخْرُجُ كَأَطِيبِ رِيحٍ الْمِسْكِ حَتَّى أَنَّهُ لَيَنَاقِلُهَا بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتَّى يَأْتُونَ بِهِ بِبَابِ السَّمَاءِ فَيَقُولُونَ مَا أَطِيبَ هِدْيَةً تَرِيحُ أَجْنَى جَانِحَتِكَ مِنَ الْأَرْضِ . فَيَأْتُونَ بِهِ أَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِينَ فَلَهُمْ أَشَدُّ فَرَحًا بِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ بِعَاقِبَةٍ يَغْلِبُهُ عَلَيْهِ فَيَسْتَأْنِزُهُ مَدًا فَفَعَلَ فُلَانٌ مَادًا فَفَعَلَ فُلَانٌ فَيَقُولُونَ دَعُوهُ فَإِنَّهُ كَانَ فِي غَيْمِ الدُّنْيَا فَإِذَا قَالَ أَمَا أَنَاكُمْ قَالُوا ذُهِبَ بِهِ لِي لِيَمِّ يَهْرِيئَهُ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا احْتَضَرَ أُمَّتَهُ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ بِمِسْحٍ فَيَقُولُونَ أَخْرَجِي سَاحِطَةً مَسْحُوطًا عَلَيْكَ لِي عَذَابٍ لِيهِ عَزَّ وَجَلَّ . فَتَخْرُجُ كَأَنَّ رِيحَ جِيفَةٍ حَتَّى يَأْتُونَ بِهِ بِبَابِ الْأَرْضِ فَيَقُولُونَ مَا أَتَنَّنَ هِدْيَةً تَرِيحُ حَتَّى يَأْتُونَ بِهِ أَرْوَاحَ الْكُفَّارِ .

☆ ☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب مؤمن کا آخری وقت قریب آتا ہے تو مؤمن کے لیے رحمت کے فرشتے سفید ریشم لے کر اس کے پاس آتے ہیں اور اس سے کہتے ہیں: (اے روح!) تم اپنے جسم میں سے اس حالت میں سے نکلو کہ تم راضی ہو اور تم سے بھی (تمہارا پروردگار) راضی ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت مہربانی اور اس کی بارگاہ کی طرف جاؤ اس حال میں کہ وہ (پروردگار) تم سے ناراض نہ ہو تو جب وہ روح نکلتی ہے تو اس وقت اس کی خوشبو بہترین مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہوتی ہے وہ فرشتے اس روح کو ایک دوسرے کو پکڑاتے ہیں یہاں تک کہ وہ اسے لے کر آسمان والے دروازے تک آجاتے ہیں تو وہ آسمان والے کہتے ہیں: یہ خوشبو کتنی بہترین ہے جسے تم زمین سے لے کر آئے ہو؟ پھر وہ فرشتے اس روح کو اہل ایمان کی ارواح کے پاس لے آتے ہیں تو جیسے (طویل عرصے سے) غیر موجود شخص تمہارے پاس آتا ہے اس وقت جو خوشی ہوتی ہے اس سے زیادہ خوشی ان اہل ایمان کو (اس روح کے آنے سے) ہوتی ہے۔

پھر اہل ایمان کی ارواح اس سے دریافت کرتی ہیں: فلاں کا کیا حال ہے؟ فلاں کا کیا حال ہے؟ تو فرشتے اسے کہتے ہیں: اسے چھوڑ دو! کیونکہ ان باتوں کا تعلق تو دنیا کے غموں سے ہے جبکہ وہ روح (ان مومنین کی ارواح سے) یہ پوچھتی ہے: کیا فلاں شخص تمہارے پاس نہیں آیا تو وہ جواب دیتے ہیں: اسے اس کے اصل ٹھکانہ جہنم کی طرف لے جایا گیا ہے (اور وہ جہنم میں ہے)۔

جب کافر کا آخری وقت قریب آتا ہے تو عذاب کے فرشتے جہنم اس کے پاس لے کر آتے ہیں اور کہتے ہیں: اے روح! تم اس حالت میں نکلو کہ تم ناراض ہو اور تم پر ناراضگی ہو اور اللہ کے عذاب کی طرف جاؤ تو وہ جب نکلتی ہے تو اس وقت اس کی بدبو کسی مردار کی سب سے شدید ترین بدبو سے بھی زیادہ بدبودار ہوتی ہے یہاں تک کہ وہ فرشتے اسے لے کر زمین کے دروازے تک آتے ہیں تو فرشتے ہیں: یہ کتنی زیادہ بدبودار ہے یہاں تک کہ وہ اسے کفار کی ارواح کے پاس لے آتے ہیں۔

## 10 - باب فِيمَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ .

باب: اس شخص کا بیان جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتا ہے

1833 - أَخْبَرَنَا هَنَادٌ عَنْ أَبِي زُبَيْدٍ - وَهُوَ عَبَثُ بْنُ الْقَاسِمِ - عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِيَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَائَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَائَهُ". قَالَ شُرَيْحٌ فَاتَيْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَذْكُرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا أَنْ كَانَ كَذَلِكَ فَقَدْ هَلَكْنَا. قَالَتْ وَمَا ذَاكَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَائَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَائَهُ". وَلَكِنْ لَيْسَ مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا وَهُوَ يَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَتْ قَدْ قَالَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ بِالَّذِي تَذْهَبُ إِلَيْهِ وَلَكِنْ إِذَا طَمَحَ الْبَصْرُ وَخَشَرَجَ الصَّدْرُ وَأَقْشَعَرَ الْجِلْدُ فَعِنْدَ ذَلِكَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَائَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَائَهُ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو ناپسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہے۔

اس روایت کے راوی شریح بن ہانی بیان کرتے ہیں: میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے عرض کی: اے ام المؤمنین! میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے ایک حدیث ذکر کرتے ہوئے سنا ہے اگر یہ ٹھیک ہے تو پھر تو ہم ہلاکت کا شکار ہو گئے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: وہ کون سی حدیث ہے؟ تو انہوں نے بتایا:

1833 - أخرجه مسلم في الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب من أحب لقاء الله أحب الله لقاءه ومن كره لقاء الله كره الله لقاءه، والحديث

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:  
 ”جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو ناپسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہے۔“

(پھر میں نے کہا:) ہم میں سے ہر ایک شخص مرنے کو ناپسند کرتا ہے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے لیکن اس کا وہ مفہوم نہیں ہے جو تم سمجھ رہے ہو بلکہ اس کا مطلب یہ ہے جب نگر ایک جگہ پر ٹھہر جاتی ہے اور سانس رک رک آنے لگتی ہے اور جسم پر کپکپی طاری ہو جاتی ہے (یعنی جب نزع کا عالم طاری ہو جاتا ہے) اس وقت جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند نہیں کرتا ہے۔

1834 - أَخْبَرَنَا الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَنِي مَالِكٌ ح وَآبَتَانَا قَيْسَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 ”قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِذَا أَحَبَّ عَبْدِي لِقَائِي أَحَبَّتُ لِقَائَهُ وَإِذَا كَرِهَ لِقَائِي كَرِهْتُ لِقَائَهُ“

☆☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

”جب میرا بندہ میری بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتا ہے تو میں بھی اس کی حاضری کو پسند کرتا ہوں اور جب وہ میری بارگاہ میں حاضری کو ناپسند کرتا ہے تو میں بھی اس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہوں۔“

1835 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يُحَدِّثُ عَنْ عُبَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ”مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَائَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَائَهُ“

☆☆☆ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو ناپسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہے۔“

1836 - أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَائَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَائَهُ“

1834- أخرجه البخاری فی التَّوْحَاتِ، باب قول الله تعالى: (يريدون ان يدلوا كلام الله) (الحديث 7504). تحفة الاشراف (13831 و

13908)

1835- أخرجه البخاری فی الرقاق، باب من احب لقاء الله احب الله لقاءه (الحديث 6507) مطولاً. و أخرجه مسلم فی الذكر والثناء

والتوبة والاستغفار، باب من احب لقاء الله احب الله لقاءه و من كره لقاء الله كره الله لقاءه (الحديث 14). و أخرجه الترمذی فی الجنائز، فيمن

احب لقاء الله (الحديث 1836). و أخرجه الترمذی فی الجنائز، باب ما جاء فيمن احب لقاء الله احب الله لقاءه (الحديث 1066). و في الزهد

باب ما جاء من احب لقاء الله احب الله لقاءه (الحديث 2309). تحفة الاشراف (5070).

1836- تقدم (الحديث 1835).

کَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ

☆☆ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:  
”جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو ناپسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہے۔“

1837 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ ح وَأَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ”مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ“ . زَادَ عَمْرُو فِي حَدِيثِهِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَرَاهِيَةُ لِقَاءِ اللَّهِ كَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ كُلُّنَا نَكْرَهُ الْمَوْتَ . قَالَ ”ذَاكَ عِنْدَ مَوْتِهِ إِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللَّهِ وَمَغْفِرَتِهِ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ وَأَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَإِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللَّهِ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ وَكَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ“ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:  
”جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو ناپسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کے حاضر ہونے کو ناپسند کرتا ہے۔“  
عمر و نامی راوی نے اپنی حدیث میں مزید یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو ناپسند کرنے کا مطلب یہ ہے  
- آدمی موت کو ناپسند کرے حالانکہ ہم میں سے ہر ایک شخص موت کو ناپسند کرتا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:  
”یہ صورت حال آدمی کے مرنے کے قریب ہوتی ہے جب اسے اللہ تعالیٰ کی رحمت اور مغفرت کی بشارت دی جاتی ہے تو اس وقت وہ بندہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو پسند کرتا ہے لیکن جب اسے (یعنی کسی کافر کو) اللہ تعالیٰ کے عذاب کے بارے میں بتایا جاتا ہے تو اس وقت وہ بندہ اللہ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند نہیں کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو پسند نہیں کرتا ہے۔“

شرح

یہ حدیث امام بخاری رضی اللہ عنہ نے بھی نقل کی ہے وہاں اس کی شرح کرتے ہوئے حافظ بدر الدین محمود یعنی تحریر کرتے ہیں:  
علامہ خطابی نے یہ بات بیان کی ہے: اللہ تعالیٰ اس سے ملاقات (یعنی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری) سے محبت کرنے سے مراد  
1837 - أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي الرِّقَاقِ، بَابُ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ (الْحَدِيثُ 6507) تَعْلِيقًا وَ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي الذِّكْرِ وَالِدُعَاءِ وَالرُّبُوبِيَّةِ وَالْإِسْتِغْفَارِ، بَابُ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَ مَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ (الْحَدِيثُ 15) . وَأَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ فِي الْجَنَائِزِ، بَابُ مَا جَاءَ لِيَمُنَّ أَحِبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ (الْحَدِيثُ 1067) . وَأَخْرَجَهُ ابْنُ مَاجَةَ فِي الزُّهْدِ، بَابُ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَالِاسْتِعْدَادَ لَهُ (الْحَدِيثُ 4264) .  
تحفة الاشراف (16103) .

یہ ہے آدمی دنیا پر آخرت کو ترجیح دے اور دنیا میں طویل قیام کو پسند نہ کرے۔ بلکہ دنیا سے رخصت ہونے کے لئے ہر دم تیار رہے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو ناپسند کرنے سے مراد اس کے برعکس صورت ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کا اپنے بندے سے ملاقات کو پسند کرنا اس سے مراد یہ ہے اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کرے اور اس کی اس چیز کی طرف رہنمائی کرے اور اسے ناپسند کرنے سے مراد اس کی برعکس صورت حال ہے۔\*

## 11 - باب تَقْبِيلِ الْمَيِّتِ .

باب: میت کا بوسہ لینا (سنت ہے)

1838 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ أَنبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ بَيْنَ عَيْنَيْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَيِّتٌ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے وصال کے بعد آپ کی دونوں آنکھوں کے درمیان (ہاتھ پر) بوسہ دیا تھا۔

1839 - أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَيِّتٌ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ کے وصال کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو بوسہ دیا تھا۔

1840 - أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ قَالَ مَعْمَرٌ وَيُونُسُ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ أَقْبَلَ عَلَى فَرَسٍ مِّنْ مَّسْكِنِهِ بِالسُّنْحِ حَتَّى نَزَلَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمْ يَكَلِّمِ النَّاسَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسَجَّى بِرُؤْدِ حَبْرَةٍ فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ أَكَبَ

\* عمدة القاری، کتاب الرقاق، باب: جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرے۔

1838- الفرديه النسائي . تحفة الاشراف (16745) .

1839- اخرجہ البخاری فی المغازی، باب مرضی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ووفاته (الحديث 4455 و 4456 و 4457) و (الحديث 4458) مطولاً، و اخرجہ الترمذی فی الشمائل، باب ما جاء فی وفاة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (الحديث 373) . و اخرجہ ابن ماجہ فی الجنائز، باب ما جاء فی تقبیل المیت (الحديث 1457) . تحفة الاشراف (5860 و 16316) .

1840- اخرجہ البخاری فی الجنائز، باب الدخول علی المیت بعد الموت اذا ادراج فی الفانہ (الحديث 1241)، و فی فضائل الصحابة، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم (لو كنت متخذاً خليلاً) (الحديث 3667) بنحوه، و فی المغازی، باب مرض النبی صلی اللہ علیہ وسلم ووفاته (الحديث 4452) . و اخرجہ ابن ماجہ فی الجنائز، باب ذكر وفاته و دفنه صلی اللہ علیہ وسلم (الحديث 1627) مطولاً . تحفة الاشراف

عَلَيْهِ فَقَبَّلَهُ فَبَكَى ثُمَّ قَالَ يَا بِيْ اَنْتَ وَاللّٰهِ لَا يَجْمَعُ اللّٰهُ عَلَيْكَ مَوْتَعَيْنِ اَبَدًا اَمَّا الْمَوْتَةُ الَّتِي كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْكَ فَقَدْ مَنَّتْهَا .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ گھوڑے پر سوار ہو کر اپنی رہائش گاہ سے تشریف لائے، ان کی رہائش گاہ ”سخ“ کے مقام پر تھی، وہ سواری سے نیچے اترے، پھر مسجد میں تشریف لائے، انہوں نے کسی کے ساتھ بات نہیں کی، یہاں تک کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں تشریف لے آئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت یمنی چادر کے ذریعے ڈھانپ دیا گیا تھا، انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک سے چادر کو ہٹایا، پھر وہ آپ پر جھکے، آپ کو بوسہ لیا اور رونے لگے، پھر انہوں نے عرض کی: میرے والد آپ پر قربان ہوں! اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ آپ پر دو مرتبہ موت کو جمع نہیں کرے گا، جہاں تک اس موت کا تعلق تھا جو اللہ تعالیٰ نے آپ کے مقدر میں لکھی تھی، وہ موت آپ کو آگئی ہے۔

### شرح

امام نسائی رحمہ اللہ نے یہاں جو روایت نقل کی ہے۔ یہی روایت امام بخاری رحمہ اللہ نے بھی اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے۔ وہاں اس کی شرح کرتے ہوئے علامہ ابن بطال فرماتے ہیں:

اس حدیث سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے، میت کے چہرے سے کپڑا ہٹانا جائز ہے، لیکن اس کے لئے یہ بات شرط ہوگی کہ اس میں کوئی ناگوار صورت حال سامنے نہ آتی ہو اور اس سے یہ بات بھی ثابت ہو جاتی ہے، میت کے چہرے کو بوسہ دیا جاسکتا ہے۔ امام عبدالرزاق رحمہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت نقل کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ (پکی میت) کے پاس تشریف لے گئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان پر جھکے تھے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بوسہ دیا تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رونے لگے، یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنسو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخساروں پر بہ رہے تھے۔\*

اس روایت میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے یہ الفاظ ”میرے والد آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں۔ اللہ کی قسم: آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ دو موتوں کو کبھی بھی جمع نہیں کرے گا۔“

ان الفاظ پر بحث کرتے ہوئے حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے یہ بات تحریر کی ہے:

یہاں یہ اشکال پیش کیا جاسکتا ہے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے یہ الفاظ ”اللہ تعالیٰ آپ پر دو موتیں جمع نہیں کرے گا۔“ اس کے متعدد جوابات ہیں۔ ایک جواب یہ ہے، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنے اس قول کے ذریعے ان لوگوں کی تردید کی ہے، جو یہ سمجھتے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عنقریب دوبارہ زندہ ہو کر لوگوں کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیں گے، کیونکہ اگر یہ بات صحیح ہوتی، تو اس سے یہ لازم آئے گا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دوسری مرتبہ موت آئے گی، تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات اس سے بہت کریم ہے، وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر دو موتوں کو جمع کر دے جیسا کہ ان لوگوں کو دو مرتبہ موت آئی تھی، جن کا ذکر قرآن مجید میں بھی ہے۔\*

\* شرح ابن بطال کتاب جنائز کا بیان باب: میت کے انتقال کے بعد میت کے پاس جانا جب اسے کفن میں لپیٹنا چاہا ہو

\* فتح کلباری، جنائز کا بیان، باب: انتقال کے بعد میت کے پاس جانا جب اسے کفن میں لپیٹنا چاہا ہو



## 12 - باب تَسْحِيَةِ الْمَيِّتِ .

باب: میت کو ڈھانپ دینا

1841 - أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ جِئْتُ بِأَبِي يَوْمَ أُحُدٍ وَقَدْ مِثَلَ بِهِ فَوَضَعَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ سُجِّيَ بِثَوْبٍ فَجَعَلْتُ أُرِيدُ أَنْ أَكْشِفَ عَنْهُ فَتَهَائِي قَوْمِي فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرُفْعِ فَلَمَّا رُفِعَ سَمِعَ صَوْتَ بَنَاتِكِ فَقَالَ "مَنْ هَذِهِ". فَقَالُوا هَذِهِ بِنْتُ عَمْرٍو أَوْ أُخْتُ عَمْرٍو. قَالَ "فَلَا تَبْكِي - أَوْ فَلِمَ تَبْكِي - مَا زَالَتْ الْمَلَائِكَةُ تَظَلُّهُ بِأَجْنِحَتَيْهَا حَتَّى رُفِعَ".

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میرے والد کو غزوہ اُحد کے دن لایا گیا ان کی میت کی بے حرمتی کی گئی تھی انہیں نبی اکرم ﷺ کے سامنے رکھا گیا ان پر کپڑا ڈالا گیا تھا میں نے ان پر سے کپڑا ہٹانا چاہا تو میری قوم کے افراد نے مجھے اس سے منع کر دیا، نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت ان کی میت کو اٹھایا گیا، جب ان کی میت کو اٹھایا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے کسی خاتون کے رونے کی آواز سنی آپ نے دریافت کیا: یہ خاتون کون ہے؟ تو لوگوں نے عرض کی: یہ عمرو کی صاحبزادی ہے (راوی کوشک ہے شاید یہ الفاظ ہیں: عمرو کی بہن ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

وہ نہ روئے۔ (راوی کوشک ہے شاید یہ الفاظ ہیں: وہ کیوں رو رہی ہے؟ کیونکہ اس کے اٹھائے جانے تک فرشتوں نے مسلسل اپنے پروں کے ذریعے اس پر سایہ کیے رکھا ہے۔

## شرح

میت کا انتقال ہو جانے کے بعد حکم یہ ہے جو شخص میت کا سب سے زیادہ قریبی اور میت پر سب سے زیادہ مہربان ہو۔ وہ اس کی آنکھوں کو بند کر دے اور اس کی داڑھی یعنی اس کی ٹھوڑی کے نیچے سے پٹی باندھ کر اسے سر پر باندھ دے تاکہ میت کا منہ کھلا نہ رہ جائے۔ اس وقت میت کے پاس خوشبو وغیرہ رکھی جائے اور اس کے جوڑوں کو نرم کر دیا جائے۔ یعنی اس کے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں سیدھے کر دیئے جائیں۔ اس کی انگلیاں سیدھی کر دی جائیں تاکہ اس کا جسم بعد میں ٹیڑھی حالت میں اکڑ نہ جائے۔ اسی طرح میت کے پورے جسم پر کپڑا ڈال دیا جائے جو زیادہ موٹا نہ ہو۔ میت کے پیٹ پر کوئی وزنی سی چیز رکھ دی جائے تاکہ وہ پھول نہ جائے اور میت کو کسی چارپائی پر یا اس کی مانند کسی اونچی جگہ پر رکھا جائے۔ میت کو ایسی سمت میں لٹایا جائے کہ اس کا چہرہ قبلہ کی طرف ہو۔ اس کے دونوں ہاتھ اس کے پہلو میں رکھے جائیں انہیں سینے پر نہ رکھا جائے کیونکہ یہ کفار کا طریقہ ہے۔ میت کو تواضع کے طور پر یا محبت یا احترام کی وجہ سے بوسہ دینا جائز ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت عثمان بن

1841- أخرجه البخاری فی الجنائز، باب . 34 . (الحدیث 1293)، و فی الجہاد باب ظل الملائکة علی الشہید (الحدیث 2816) بنحو . و

أخرجه مسلم فی فضائل الصحابة، باب من فضائل عبد الله بن عمرو بن حرام والد جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما (الحدیث 129) . تحفة الاشراف

مظعون رضی اللہ عنہما کو بوسہ دیا تھا۔ اسی طرح حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے وصال کے بعد آپ ﷺ کو بوسہ دیا تھا۔

### 13 - باب فِي الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ .

باب: میت پر رونے (کا حکم)

1842 - أَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ بِنْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَغِيرَةً فَأَخَذَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَمَّهَا إِلَى صَدْرِهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا فَفَضَّتْ وَهِيَ بَيْنَ يَدَيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَكَتْ أُمَّ أَيْمَنَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يَا أُمَّ أَيْمَنَ أَتَبْكِينَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَكَ". فَقَالَتْ مَا لِي لَا أَبْكِي وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنِّي لَسْتُ أَبْكِي وَلَكِنَّهَا رَحْمَةٌ". ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "الْمُؤْمِنُ بِخَيْرٍ عَلَى كُلِّ حَالٍ تَنْزِعُ نَفْسَهُ مِنْ بَيْنِ جَنِيهِ وَهُوَ يَحْمَدُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ".

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کی چھوٹی صاحبزادی کا آخری وقت قریب آیا تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں پکڑا اور اپنے سینے کے ساتھ لگا لیا پھر آپ نے اپنا دست مبارک ان پر رکھا تو ان کا انتقال ہو گیا جبکہ وہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے تھیں سیدہ ام ایمن نے رونا شروع کر دیا تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے دریافت کیا: اے ام ایمن! کیا تم رو رہی ہو جبکہ اللہ کے رسول تمہارے پاس موجود ہیں انہوں نے عرض کی: میں کیوں نہ روؤں؟ جبکہ اللہ کے رسول خود پرورے ہیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

میں رو نہیں رہا بلکہ یہ رحمت ہے (جس کی وجہ سے آنسو نکل رہے ہیں)

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن کی ہر حالت بہتر ہوتی ہے یہاں تک کہ جب اس کی روح نکالی جا رہی ہوتی ہے اس وقت بھی وہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کر رہا ہوتا ہے۔

شرح

اس بات پر اتفاق ہے میت پر آواز بلند کئے بغیر یا کوئی برے الفاظ استعمال کئے بغیر رونا جائز ہے۔ خواہ میت کے دفن ہونے سے پہلے رو یا جائے یا اس کے بعد رو یا جائے۔

1843 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ

\* الفقہ اسلامی، باب قریب الرگ ففحص کے لئے کیا چیز مستحب ہے

1842- اخرجہ الترمذی فی الشمائل، باب ما جاء فی بکاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (الحديث 308) تحفة الاشراف (6156)

فَاطِمَةَ بَكَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ مَاتَ فَقَالَتْ

يَا أَبَتَاهُ مِنْ رَبِّهِ مَا أَذْنَاهُ يَا أَبَتَاهُ إِلَى جِبْرِيلَ نَعَاهُ يَا أَبَتَاهُ جَنَّةَ الْفِرْدَوْسِ مَاوَاهُ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے رونا شروع کیا اور وہ کہنے لگیں: اے ابا جان! آپ اپنے پروردگار کے کتنا قریب تھے اے ابا جان! آپ کے وصال کی خبر ہم جبریل علیہ السلام کو دیتے ہیں اے ابا جان! جنت الفردوس آپ کا ٹھکانہ ہے۔

1844 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَبِرِ عَنْ

جَابِرٍ أَنَّ أَبَاهُ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ - قَالَ - فَجَعَلْتُ أَكْشِفُ عَنْ وَجْهِهِ وَأَبْكِي وَالنَّاسُ يَنْهَوْنِي وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْهَانِي وَجَعَلْتُ عَمَّتِي تَبْكِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا تَبْكِيهِ مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تَظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتَّى رَفَعْتُمُوهُ" .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں غزوہ احد کے موقع پر ان کے والد شہید ہو گئے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

میں نے ان کے چہرے سے کپڑا اٹھانا چاہا، میں رو رہا تھا لوگوں نے مجھے اس سے منع کیا، لیکن نبی اکرم ﷺ نے مجھے اس سے منع نہیں کیا، میری پھوپھی نے ان پر رونا شروع کیا، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تم اس پر نہ رو، کیونکہ جب تک تم اسے اٹھا نہیں لیتے، تب تک فرشتے اپنے پروں کے ذریعے مسلسل اس پر سایہ کیے رکھیں گے۔"

## 14 - باب النَّهْيِ عَنِ الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ .

باب: میت پر رونے کی ممانعت

1845 - أَخْبَرَنَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبْرِ بْنِ

عَتِيكَ أَنَّ عَتِيكَ بْنَ الْحَارِثِ وَهُوَ جَدُّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَبُو أُمِّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ جَبْرَ بْنَ عَتِيكَ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ يَعُودُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ ثَابِتٍ فَوَجَدَهُ قَدْ غُلِبَ عَلَيْهِ فَصَاحَ بِهِ فَلَمْ يُجِبْهُ فَاسْتَرْجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ "قَدْ غُلِبْنَا عَلَيْكَ أبا الرَّبِيعِ" . فَصَحَنَ النِّسَاءَ وَبَكَينَ فَجَعَلَ ابْنُ عَتِيكَ يُسَكِّتُهُنَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "دَعُوهُنَّ فَإِذَا وَجِبَ فَلَا تَبْكِيَنَّ بَاكِيَةً" . قَالُوا وَمَا الْوُجُوبُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ "الْمَوْتُ" . قَالَتْ ابْنَتُهُ إِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ شَهِيدًا قَدْ كُنْتُ قَضَيْتَ جَهَاذَكَ . قَالَ

1843- انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (487) .

1844- اخرجه البخارى فى الجنائز ، باب الدخول على الميت بعد الموت اذا اذرج فى اكفانه (الحديث 1244) ، و فى المغازي ، باب من قتل من المسلمين يوم احد (الحديث 4080) مختصراً . واخرجه مسلم فى فضائل الصحابة ، باب من فضائل عبد الله بن عمرو بن حرام والد جابر رضى الله تعالى عنهما (الحديث 130) . تحفة الاشراف (3044) .

1845- اخرجه ابو داود فى الجنائز ، باب فى فضل من مات فى الطاعون (الحديث 3111) . واخرجه النسائي فى الجهاد ، من خان غازيا فى اهله (الحديث 3194 و 3195) والحديث عند: ابن ماجه ، باب ما يرمى فيه الشهادة (الحديث 2803) . تحفة الاشراف (3173) .

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَوْقَعَ أَجْرَهُ عَلَيْهِ عَلَى قَدْرِ نِيَّتِهِ وَمَا تَعْدُونَ الشَّهَادَةَ". قَالُوا الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "الشَّهَادَةُ سَبْعُ سُبُوحِ الْقَتْلِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الْمَطْعُونُ شَهِيدٌ وَالْمَبْطُونُ شَهِيدٌ وَالغَرِيقُ شَهِيدٌ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ شَهِيدٌ وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَهِيدٌ وَصَاحِبُ الْحَرَقِ شَهِيدٌ وَالْمَرَأَةُ تَمُوتُ بِجَمْعِ شَهِيدَةٍ".

☆☆ حضرت جبر بن عتيق رضي الله عنه بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن ثابت رضي الله عنه کی تیمارداری کرنے کے لیے تشریف لائے تو آپ نے ان کو ایسی حالت میں پایا کہ ان پر غشی طاری تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلند آواز میں پکارا لیکن انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے "انا لله وانا اليه راجعون" پڑھا آپ نے ارشاد فرمایا: اے ابو ریح! تمہارے حوالے سے ہم مغلوب ہو گئے ہیں (یعنی اب ہمارے بس میں کچھ نہیں ہے)

تو کچھ خواتین چیخنے اور رونے لگیں حضرت جابر بن عتيق رضي الله عنه نے انہیں خاموش کروانا چاہا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انہیں کرنے دو جب وہ لازم ہو جائے گی پھر کوئی نہ روئے۔ صحابہ کرام نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا چیز لازم ہو جائے گی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: موت

ان صاحب کی صاحبزادی نے (اپنے والد کی میت کو مخاطب کرتے ہوئے) کہا: مجھے یہ امید ہے آپ شہید شمار ہوں گے کیونکہ آپ نے اپنے لیے زاو راہ تیار کر لیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کی نیت کے مطابق اسے اجر و ثواب عطاء کرے گا تم لوگ کس چیز کو شہادت شمار کرتے ہو انہوں نے عرض کی: اللہ کی راہ میں قتل ہونے کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل ہونے کے علاوہ بھی شہادت کی سات صورتیں ہیں: طاعون کی وجہ سے مرنے والا شہید ہے پیٹ کی بیماری سے مرنے والا شہید ہے بھوک سے مرنے والا شہید ہے بلے کے نیچے آ کر مرنے والا شہید ہے دمہ کی بیماری میں مبتلا ہو کر مرنے والا شہید ہے جل کر مرنے والا شہید ہے اور بچے کی پیدائش کے وقت مرنے والی عورت شہید ہے۔

1846 - أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ قَالَ قَالَ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ وَحَدَّثَنِي

يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا آتَى نَعْمَى زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ وَجَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرِفُ فِيهِ الْحُزْنَ وَأَنَا أَنْظَرُ مِنْ صِنْرِ الْبَابِ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرِ بْنِ يَكِينٍ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "انْطَلِقْ فَانْهَيْنَ". فَانْطَلَقْتُ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ قَدْ نَهَيْتُهُنَّ فَابْنَ أَنْ يَنْتَهَيْنَ. فَقَالَ "انْطَلِقْ فَانْهَيْنَ". فَانْطَلَقْتُ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ قَدْ نَهَيْتُهُنَّ فَابْنَ أَنْ يَنْتَهَيْنَ. قَالَ "فَانْطَلِقْ فَاحْكُ فِي الْوَاهِنِ الثَّرَابَ". فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ أَرَعَمَ اللَّهُ أَنْفَ الْأَبْعَدِ إِنَّكَ وَاللَّهِ مَا تَرَكْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا أَنْتَ بِفَاعِلٍ.

1846- أخرجه البخاری فی الجنائز، باب ما ینھی من النوح والبكاء والزجر عن ذلك (الحديث 1305)، باب من جلس عند المصيبة يعرف فیہ الحزن (الحديث 1299) بنحوه، وفي المغازی، باب غزوة مرتة من ارض الشام (الحديث 4263) بنحوه. و أخرجه مسلم فی الجنائز، باب التشديد فی النياحة (الحديث 30). والحديث عند: ابی داؤد فی الجنائز، باب الجلوس عند المصيبة (الحديث 3122). تحفة الاشراف (17932).

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب حضرت زید بن حارثہ، حضرت جعفر بن ابوطالب اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم کے انتقال کی خبر آئی تو نبی اکرم ﷺ تشریف فرما ہوئے، شدید غم کے آثار آپ پر نمایاں تھے، میں نے دروازے کے سوراخ سے جھانک کر آپ کو دیکھا، ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی خواتین رورعی ہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جاؤ اور جا کر انہیں اس سے منع کرو، وہ شخص گیا پھر واپس آیا اور بولا: میں نے انہیں منع کیا ہے، لیکن وہ اس سے باز نہیں آئی ہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جاؤ اور انہیں روکو، وہ شخص پھر چلا گیا، واپس آیا اور بولا: میں نے انہیں منع کیا ہے، لیکن وہ اس سے باز نہیں آ رہی ہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جاؤ اور ان کے چہرے پر مٹی ڈال دو، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے سوچا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کی ناک خاک آلود کرے! اللہ کی قسم! نہ تو تم نبی اکرم ﷺ کو بیٹھے رہنے دے رہے ہو اور نہ ہی آپ ﷺ کے حکم پر عمل کر رہے ہو۔

1847 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "الْمَيْتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ".  
☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:  
"میت کے گھر والوں کے اس پر رونے کی وجہ سے میت کو عذاب دیا جاتا ہے۔"

1848 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ يَقُولُ ذُكِرَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ الْمَيْتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ فَقَالَ عُمَرَانُ قَالَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .  
☆☆ محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا گیا، کہ زعمہ شخص کے رونے کی وجہ سے میت کو عذاب دیا جاتا ہے، تو حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

1849 - أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سَيْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي شَهَابٍ قَالَ قَالَ سَالِمٌ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ عُمَرُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يُعَذَّبُ الْمَيْتُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ".  
☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے، نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"میت کے گھر والوں کے اس پر رونے کی وجہ سے میت کو عذاب دیا جاتا ہے۔"

1847-اخرجه مسلم في الجنائز، باب الميت يعذب ببكاء أهله عليه (الحديث 16). تحفة الاشراف (10556).

1848-انفرد به النسائي. تحفة الاشراف (10843).

1849-اخرجه الترمذي في الجنائز، باب ما جاء في كراهية البكاء على الميت (الحديث 1002). تحفة الاشراف (10527).

## 15 - باب النِّبَاحِ عَلَى الْمَيِّتِ -

باب: میت پر نوحہ کرنا

1850 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ قَيْسٍ أَنَّ قَيْسَ بْنَ عَاصِمٍ قَالَ لَا تَنُوحُوا عَلَيَّ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْحَ عَلَيْهِ مُخْتَصَرٌ.

☆☆ قیس بن عاصم نے فرمایا: تم لوگ مجھ پر نوحہ نہ کرنا، کیونکہ نبی اکرم ﷺ پر نوحہ نہیں کیا گیا تھا۔  
(امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت مختصر ہے۔)

شرح

صحیح بخاری کے شارح علامہ ابن بطال تحریر کرتے ہیں۔

”نوحہ کرنا حرام ہے کیونکہ یہ زمانہ جاہلیت کا طریقہ ہے تم نے یہ بات ملاحظہ نہیں کی ہے؟ جب نبی اکرم ﷺ خواتین سے بیعت لیتے تھے تو آپ ﷺ اس بات پر بھی بیعت لیتے تھے کہ وہ نوحہ نہیں کریں گی اور (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے) جو یہاں روایت نقل کی ہے۔ وہ اس بات پر دلالت کرتی ہے خواتین کا میت پر رونا اس وقت ممنوع ہے جب وہ نوحہ کریں۔  
نوحہ کئے بغیر رونے کے جائز ہونے کی دلیل حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ قول ہے ان کو رونے دو جب تک یہ بالوں پر خاک نہیں ڈالتی ہیں اور چلاتی نہیں ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نوحہ کئے بغیر رونے کو مباح قرار دیا ہے۔  
اسی طرح حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث میں یہ بات مذکور ہے جس پر نوحہ کیا جائے۔ اسے عذاب دیا جائے گا۔ اس سے بالواسطہ طور پر یہ بات ثابت ہو جاتی ہے نوحہ کئے بغیر رونے پر عذاب نہیں ہوگا۔\*

...—...—...—...

1851 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ عَلَى النِّسَاءِ حِينَ بَايَعَهُنَّ أَنْ لَا يَنْحُنَّ فَقُلْنَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ نِسَاءً أَسْعَدْنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْفُسَعِدُنَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا اسْعَادَ فِي الْإِسْلَامِ".

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے جب خواتین سے بیعت لی تھی تو آپ نے ان سے یہ بیعت بھی لی تھی کہ وہ نوحہ نہیں کریں گی تو ان خواتین نے عرض کی: یا رسول اللہ! کچھ خواتین نے زمانہ جاہلیت میں اس حوالے سے ہمارا ساتھ دیا تھا تو کیا ہم بدلے کے طور پر ان کا ساتھ دے سکتی ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

1850- الفردیہ النسائی . تحفة الاشراف (11101)

\* شرح ابن بطال جلد سوم صفحہ 278

1851- الفردیہ النسائی . تحفة الاشراف (485)

”اسلام میں اس نوعیت کا کوئی ساتھ نہیں ہے۔“

1852 - أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا قَنَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِالنِّيَاحَةِ عَلَيْهِ".

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ

فرماتے ہوئے سنا ہے:

”میت پر نوحہ کیے جانے کی وجہ سے میت کو قبر میں عذاب دیا جاتا ہے۔“

1853 - أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ أَخْبَانَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَانَا مَنصُورٌ - هُوَ

ابْنُ زَادَانَ - عَنِ الْحَسَنِ عَنِ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِنِيَاحَةِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ . فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ أَرَأَيْتَ رَجُلًا مَاتَ بِخُرَّاسَانَ وَنَاحَ أَهْلُهُ هَاهُنَا أَكَانَ يُعَذَّبُ بِنِيَاحَةِ أَهْلِهِ قَالَ صَدَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَبْتَ أَنْتَ .

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میت کے اہل خانہ کے اس پر نوحہ کرنے کی وجہ سے میت کو عذاب

دیا جاتا ہے ایک شخص نے ان سے کہا: آپ کا کیا خیال ہے؟ ایک شخص خراسان میں فوت ہو جاتا ہے اور اس کے اہل خانہ یہاں

اس پر نوحہ کرتے ہیں تو کیا اس کے اہل خانہ کے اس پر نوحہ کرنے پر اس کو عذاب دیا جائے گا؟ تو حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اللہ کے رسول نے سچ فرمایا ہے اور تم جھوٹ بول رہے ہو۔

1854 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَدَمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِكُأَةِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ". فَذَكَرَ ذَلِكَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ وَهَلْ إِنَّمَا مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرِ فَقَالَ "إِنَّ صَاحِبَ الْقَبْرِ لَيُعَذَّبُ وَإِنَّ أَهْلَهُ لَيَكُونُ عَلَيْهِ". ثُمَّ قَرَأَتْ (وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ

أُخْرَى) .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”میت کے اہل خانہ کے اس پر رونے کی وجہ سے میت کو عذاب دیا جاتا ہے۔“

(راوی کہتے ہیں:) اس بات کا تذکرہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کیا گیا تو وہ بولیں: نہیں غلط فہمی ہوئی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک

1852-اخرجه البخاری فی الجہانز، باب ما یکره من النیاحۃ علی المیت (الحديث 1292)، و اخرجه مسلم فی الجہانز، باب المیت یعذب بکفاء اہله علیہ (الحديث 17) . و اخرجه ابن ماجہ فی الجہانز، باب ما جاء فی المیت یعذب بما یح علیہ (الحديث 1953) . تحفة الاشراف

(10536) .

1853-انفرده النسائي، والحديث عند: النسائي فی الایمان و النور، کفارة النور (الحديث 3858) . تحفة الاشراف (10810) .

1854-اخرجه البخاری فی المغازی، باب قتل ابی جهل (الحديث 3978) بنحوه . و اخرجه مسلم فی الجہانز، باب المیت یعذب بکفاء اہله

علیہ (الحديث 25 و 26) بنحوه . و اخرجه ابو داؤد فی الجہانز، باب فی النوح (الحديث 3129) . و التحفیت عند النسائي فی الجہانز

ارواح المومنین و غیرہم (الحديث 2075) تحفة الاشراف (7324 و 16818) .

مرتبہ ایک قبر کے پاس سے گزرے تھے آپ نے ارشاد فرمایا تھا: اس قبر والے کو عذاب ہو رہا ہے حالانکہ اس کے اہل خانہ اس کے لیے رو رہے ہیں پھر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ آیت تلاوت کی:

”کوئی شخص کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔“

1855 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ وَذَكَرَ لَهَا أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ عَلَيْهِ . قَالَتْ عَائِشَةُ يَغْفِرُ اللَّهُ لِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَكْذِبْ وَلَكِنْ نَسِيَ أَوْ أَخْطَأَ إِنَّمَا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى يَهُودِيَةٍ يُكْفَى عَلَيْهَا فَقَالَ ”إِنَّهُمْ لَيَكُونُونَ عَلَيْهَا وَإِنَّهَا لَتُعَذَّبُ“ .

☆ ☆ عمرہ بنت عبد الرحمن بیان کرتے ہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا گیا حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: زندہ شخص کے میت پر رونے کی وجہ سے میت کو عذاب دیا جاتا ہے تو سیدہ عائشہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابو عبد الرحمن (یعنی حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کی مغفرت کرے انہوں نے جھوٹ نہیں بولا ہے لیکن وہ بھول گئے ہیں یا ان سے غلطی ہوئی ہے (اصل واقعہ یہ ہے): ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودی خاتون کے پاس سے گزرے جس پر رویا جا رہا تھا (یعنی اس کے اہل خانہ اس پر رو رہے تھے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”یہ لوگ اس پر رو رہے ہیں حالانکہ اسے عذاب دیا جا رہا ہے۔“

1856 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ قَصَّه لَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مَلِيكَةَ يَقُولُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَتْ عَائِشَةُ إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَزِيدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ“ .

☆ ☆ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”میت کے اہل خانہ کے اس پر رونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کافر کے عذاب میں اضافہ کر دیتا ہے۔“

1857 - أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مَنْصُورٍ الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْوَرْدِ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مَلِيكَةَ يَقُولُ لَمَّا هَلَكْتُ أُمَّ أَبَانَ حَضَرْتُ مَعَ النَّاسِ فَجَلَسْتُ بَيْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عَبَّاسٍ فَكَبَّيْنِ النِّسَاءُ فَقَالَ ابْنُ عَمْرٍو أَلَا تَنْهَى هَؤُلَاءِ عَنِ الْبُكَاءِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ”إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ

1855- اخرجہ مسلم فی الجنائز، باب المیت یعذب ببكاء اہله علیہ (الحديث 27) . واخرجہ الترمذی فی الجنائز، باب ما جاء فی الرخصة فی البكاء علی المیت (الحديث 1006) . والحديث عند: البخاری فی الجنائز، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم (یعذب المیت ببعض بکاء اہله علیہ) (الحديث 1289) . تحفة الاشراف (17948) .

1856- اخرجہ البخاری فی الجنائز، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم (یعذب المیت ببعض بکاء اہله علیہ) (الحديث 1286) مطولاً . و اخرجہ مسلم فی الجنائز، باب المیت یعذب ببكاء اہله علیہ (الحديث 22 و 23) مطولاً . تحفة الاشراف (7276 و 16227) .

1857- تقدم (الحديث 1856) .



بِعَظِ بُغَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ“ . فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ كَانَ عُمَرُ يَقُولُ بَعْضَ ذَلِكَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ رَأَى رَكْبًا تَحْتَ شَجَرَةٍ فَقَالَ انظُرْ مِنَ الرُّكْبِ فَدَهَبْتُ فَإِذَا صُهِيبٌ وَأَهْلُهُ فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هَذَا صُهِيبٌ وَأَهْلُهُ . فَقَالَ عَلِيٌّ بِصُهِيبٍ . فَلَمَّا دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ أُصِيبَ عُمَرُ فَجَلَسَ صُهِيبٌ بِيَمِينِي عِنْدَهُ يَقُولُ وَالْأَخْيَاهُ وَالْأَخْيَاهُ . فَقَالَ عُمَرُ يَا صُهِيبُ لَا تَبْكُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ”إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُغَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ“ . قَالَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَانِشَةَ فَقَالَتْ أَمَا وَاللَّهِ مَا تُحَدِّثُونَنِي هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ كَاذِبِينَ مُكْذِبِينَ وَلَكِنَّ السَّمْعَ يُخْطِئُ وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْقُرْآنِ لَمَّا يَشْفِيكُمْ (الْأَنْزُرُ وَالزَّرَّةُ وَزُرُّ الْآخَرَى) وَلَكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ”إِنَّ اللَّهَ لَيَزِيدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبُغَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ“ .

☆☆ ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: جب ابان کی والدہ کا انتقال ہوا تو باقی لوگوں کے ساتھ میں بھی وہاں موجود تھا میں حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کے درمیان بیٹھا ہوا تھا خواتین نے رونا شروع کیا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بولے: کیا تم انہیں رونے سے منع نہیں کرتے، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”میت کے اہل خانہ کے اس پر رونے کی وجہ سے میت کو عذاب دیا جاتا ہے۔“

تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بولے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی یہ بات کہا کرتے تھے ایک مرتبہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کہیں جا رہا تھا جب ہم بیداء کے مقام پر پہنچے تو انہوں نے ایک درخت کے نیچے کچھ سواروں کو موجود دیکھا تو حکم دیا: جا کر دیکھو کہ یہ سوار کون لوگ ہیں؟ میں گیا تو وہ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ اور ان کی اہلیہ تھے، میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس واپس آیا اور بتایا: اے امیر المؤمنین! یہ حضرت صہیب اور ان کی اہلیہ ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: صہیب کو میرے پاس لے کر آؤ (پھر ہم ان کے ساتھ سفر کرتے ہوئے) جب ہم مدینہ منورہ میں داخل ہوئے تو اسی دوران حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر حملہ ہو گیا تو حضرت صہیب ان کے پاس بیٹھ کر رونے لگے اور بولے: اے بھائی! ہائے میرے بھائی! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: صہیب تم نہ روؤ، کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”میت کے اہل خانہ کے اس پر رونے کی وجہ سے میت کو عذاب دیا جاتا ہے۔“

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا: میں نے اس روایت کا تذکرہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کیا تو انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! تم یہ روایت کسی ایسے شخص کے حوالے سے بیان نہیں کر رہے ہو جو جھوٹ بولتا ہے یا جس کو جھٹلایا جاتا ہے، لیکن تمہیں سننے میں یہ غلطی ہوئی ہے، تمہارے لیے قرآن میں ایسی دلیل موجود ہے جو تمہاری تسلی کر سکتی ہے (وہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے):

”کوئی شخص کسی دوسرے کا وزن نہیں اٹھائے گا۔“

(اصل حقیقت یہ ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا تھا:

”کافر کے اہل خانہ کے اس پر رونے کے ذریعے اللہ تعالیٰ کافر کے عذاب میں اضافہ کر دیتا ہے۔“

## 16 - باب الرخصة في البكاء على الميت .

باب: میت پر رونے کی اجازت

1858 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ - هُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ - عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ خَلْدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ أَنَّ سَلَمَةَ بْنَ الْأَزْرَقِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ مَاتَ مَيْتٌ مِنْ آلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَمَعَ النِّسَاءُ يَبْكِينَ عَلَيْهِ فَقَامَ عَمْرُ بْنُهَا هَنَّ وَيَطْرُدُهُنَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "دَعِهِنَّ يَا عَمْرُ فَإِنَّ الْعَيْنَ دَامِعَةٌ وَالْقَلْبَ مُصَابٌ وَالْعَهْدَ قَرِيبٌ"

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آل میں سے کسی کا انتقال ہو گیا، کچھ خواتین اکٹھی ہوئیں اور اس مرحوم پر رونے لگیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اٹھ کر انہیں منع کرنے لگے، انہیں پیچھے ہٹانے لگے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے عمر! ان عورتوں کو روکنے دو کیونکہ آنکھ روتی ہے اور دل کو تکلیف لاحق ہے اور عہد قریب ہے (اس سے مراد یہ بھی ہو سکتا ہے زمانہ جاہلیت گزرے زیادہ عرصہ نہیں ہوا تھا اس لیے اس کی رسم کے تحت انہیں رونے دو اور اس کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے مرحوم کے انتقال کو زیادہ دیر نہیں گزری ہے اس لیے غم کا اظہار لازمی ہے)۔

## 17 - باب دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ .

باب: زمانہ جاہلیت کی طرح چیخ و پکار کرنا

1859 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حَشْرَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَيْسَى عَنِ الْأَعْمَشِ حِ ابْنَانَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرَّةٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَا بِدَعَا الْجَاهِلِيَّةِ" وَاللَّفْظُ لِعَلِيِّ وَقَالَ الْحَسَنُ "بِدَعْوَى"

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ (بن مسعود) بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: "وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو (مصیبت کے وقت) گال پیٹے، گریبان پھاڑے اور زمانہ جاہلیت کی طرح کے کلمات کہے۔"

یہاں ایک راوی نے ایک لفظ مختلف بیان کیا ہے۔

1858- اخرجہ ابن ماجہ فی الجنائز، باب ما جاء فی البكاء علی الميت (الحديث 1587) بنحوه . تحفة الاشراف (13475) .

1859- اخرجہ البخاری فی الجنائز، باب ليس منا من ضرب الخدود (الحديث 1297)، وباب ما ينهى من الويل و دعوى الجاهلية عند المصيبة (الحديث 1298)، و فی المناقب، باب ما ينهى من دعوى الجاهلية (الحديث 3519) . واخرجه مسلم فی الايمان، باب تجريم ضرب الخدود و شق الجيوب و الدعاء بدعوى الجاهلية (الحديث 165 و 166) . واخرجہ ابن ماجہ فی الجنائز، باب ما جاء فی النهي عن ضرب الخدود و شق الجيوب (الحديث 1584 م) . تحفة الاشراف (9569) .

شرح

اس سے آگے آنے والے ابواب میں امام نسائی رحمہ اللہ نے اس روایت کو غفلوں کے اختلاف کے ساتھ نقل کیا ہے۔ اس روایت امام بخاری رحمہ اللہ نے بھی نقل کی ہے اس کی شرح کرتے ہوئے حافظ بدرالدین محمود یعنی تحریر کرتے ہیں۔  
روایت کے یہ الفاظ ”وہ ہم میں سے نہیں ہے“ اس سے مراد یہ ہے وہ شخص ہماری سنت پر عمل کرنے والوں میں سے نہیں ہے اور ہماری نصیحت پر عمل کرنے والوں میں سے نہیں ہے۔

اس کا یہ مطلب نہیں ہے وہ شخص دین سے مکمل طور پر خارج ہو جاتا ہے کیونکہ اہل سنت کے نزدیک کوئی بھی شخص گناہ کا ارتکاب کرنے کی وجہ سے دین سے خارج نہیں ہوتا ہے البتہ اگر کوئی شخص یہ عقیدہ رکھتا ہو کہ وہ گناہ حلال اور جائز ہے تو پھر وہ شخص دین سے خارج ہو جائے گا۔

سفیان ثوری نے اس روایت کو اس کے ظاہر پر محمول کیا ہے۔ انہوں نے اس میں کوئی تاویل نہیں کی۔ اس کی وجہ یہ ہے اس حدیث کو ظاہری مفہوم پر محمول کرنا جزو تویح کے حوالے سے زیادہ مناسب ہے۔

اسی طرح وہ تمام روایات جن میں یہ الفاظ موجود ہیں۔ ”وہ ہم میں سے نہیں ہے“ (ان کی بھی یہی تاویل کی جائے گی) علامہ کرمانی نے یہ بات بیان کی ہے۔ یہ جملہ شدت سے منع کرنے کے لئے ہے البتہ اگر کوئی شخص زمانہ جاہلیت کی طرح چیخ و پکار کرتے ہوئے ایسے الفاظ بھی استعمال کرتا ہے جو کفریہ ہوں یعنی وہ کسی حرام چیز کو حلال قرار دے یا اللہ تعالیٰ کے فیصلے اور اس کی مقرر کردہ تقدیر پر رضامندی کا اظہار نہ کرے تو اس وقت اس شخص کے اسلام کی حقیقی نفی کر دی جائے گی۔ \*

.....

18- باب السَّلْقِ

باب: آواز بلند کرنا

1860- أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْفٍ عَنْ خَالِدِ الْأَخْدَبِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحَرَّرٍ قَالَ أُنْغِمِي عَلَيَّ أَبِي مُوسَى فَبَكَوْا عَلَيْهِ فَقَالَ أَبْرَأُ إِلَيْكُمْ كَمَا بَرِءَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ حَلَقَ وَلَا حَرَقَ وَلَا سَلَقَ .

☆ ☆ صفوان نامی راوی بیان کرتے ہیں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ پر غشی طاری ہوئی لوگوں نے ان پر رونا شروع کر دیا تو انہوں نے فرمایا: میں تم سے بری الذمہ ہونے کا اظہار کرتا ہوں جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے بری الذمہ ہو گئے تھے (آپ نے فرمایا تھا:) اس شخص کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے جو (مصیبت نازل ہونے پر) سرمٹا دیتا ہے یا گریبان پھاڑ

\* عمدة القاری جلد 8 صفحہ 127

1860- أخرجه مسلم في الإيمان، باب تحريم ضرب العلود و شق الجيوب و الدعاء بدعوى الجاهلية (الحديث 167 م). تحفة الاشراف

دیتا ہے یا آواز بلند کر لیتا ہے۔

## 19 - باب ضَرْبِ الْخُدُودِ .

باب: گال پٹینا

1861 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي زُبَيْدٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ".

☆☆ حضرت عبداللہ ﷺ (بن مسعود) بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: "اس شخص کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے جو (مصیبت نازل ہونے کے وقت) گال پٹینا ہے، گریبان پھاڑتا ہے اور زمانہ جاہلیت کی طرح کے کلمات کہتا ہے۔"

## 20 - باب الْحَلْقِ .

باب: سرمندوانا

1862 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ أَنْبَأَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَيْسٍ عَنْ أَبِي صَخْرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ وَأَبِي بُرْدَةَ قَالَا لَمَّا ثَقُلَ أَبُو مُوسَى أَقْبَلَتْ امْرَأَتُهُ تَصِيحُ - قَالَا - فَأَقَاقَ فَقَالَ أَلَمْ أُخْبِرِكِ إِنِّي بَرِيءٌ مِمَّنْ بَرَاءٌ مِنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَا وَكَانَ يُحَدِّثُهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "أَنَا بَرِيءٌ مِمَّنْ حَلَقَ وَحَرَّقَ وَسَلَقَ".

☆☆ عبدالرحمن بن یزید اور ابو بردہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کی طبیعت زیادہ خراب ہو گئی تو ان کی اہلیہ نے بلند آواز سے رونا شروع کیا، یہ دونوں راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کو بہتری محسوس ہوئی تو انہوں نے کہا: کیا میں نے تم سے یہ نہیں کہا تھا؟ میں اس سے بری الذمہ ہوں، جس سے نبی اکرم ﷺ نے بری الذمہ ہونے کا اظہار کیا ہے، یہ دونوں راوی یہ بات بیان کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے اس خاتون کو یہ حدیث سنائی تھی، نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: میں ہر اس شخص سے لاتعلق ہوں جو (مصیبت نازل ہونے کے وقت) سرمندو دیتا ہے یا کپڑے پھاڑ دیتا ہے یا بلند آواز میں چیختا ہے۔

1861-اخرجه البخاری فی الجنائز، باب لیس منا من شق الجيوب (الحديث 1294)، و فی المناسقب، باب ما ینهی من دعوی الجاهلیة (الحديث 3519) . و اخرجه الترمذی فی الجنائز، باب ما جاء فی النهی عن ضرب الخدود و شق الجيوب عند المصیبة (الحديث 999) ر سیاتی (الحديث 1863) . و اخرجه ابن ماجه فی الجنائز، باب ما جاء فی النهی عن ضرب الخدود و شق الجيوب (الحديث 1584) . تحفة الاشراف (9559) .

1862-اخرجه مسلم فی الايمان، باب تعزیم ضرب الخدود الجيوب و الذعاء بدعوی الجاهلیة (الحديث 167م) . و اخرجه ابن ماجه فی الجنائز، باب ما جاء فی النهی عن ضرب الخدود و شق الجيوب (الحديث 1586) . تحفة الاشراف (9020) .

## 21 - باب شِقِّ الْجُيُوبِ -

باب: گریبان پھاڑنا

1863 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ".

☆☆ حضرت عبداللہ ﷺ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو گال پیٹتا ہے، گریبان پھاڑتا ہے اور زمانہ جاہلیت کی طرح کے کلمات کہتا ہے۔"

1864 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَوْسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّهُ أُغْمِيَ عَلَيْهِ فَبَكَتْ أُمُّ وَكِدٍ لَهُ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ لَهَا أَمَا بَلَغَكَ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْنَاهَا فَقَالَتْ قَالَ "لَيْسَ مِنَّا مَنْ سَلَقَ وَحَلَقَ وَحَرَقَ".

☆☆ یزید بن اوس، حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کے بارے میں یہ بات بیان کرتے ہیں:

ان پر غشی طاری ہوئی تو ان کی ام ولد نے ان پر رونا شروع کر دیا، جب ان کو بہتری محسوس ہوئی تو انہوں نے اس خاتون سے کہا: کیا تم تک نبی اکرم ﷺ کا فرمان نہیں پہنچا ہے؟

راوی کہتے ہیں: ہم نے اس خاتون سے دریافت کیا، تو اس خاتون نے بتایا (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے): وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو بلند آواز میں (غم کا اظہار کرتا ہے) سر منڈوا دیتا ہے یا کپڑے پھاڑ دیتا ہے۔

1865 - أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَوْسٍ عَنْ أُمِّ عَبْدِ اللَّهِ أُمِّ امْرَأَةِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَيْسَ مِنَّا مَنْ حَلَقَ وَحَلَقَ وَحَرَقَ".

☆☆ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کی اہلیہ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل

کرتی ہیں:

"وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے (جو غم کے عالم میں) سر منڈوا دیتا ہے یا آواز بلند کرتا ہے یا کپڑے پھاڑ دیتا ہے۔"

1866 - أَخْبَرَنَا هَنَادٌ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سَهْمِ بْنِ مَنجَابٍ عَنِ الْقُرَيْعِ قَالَ لَمَّا نَقَلَ أَبُو مُوسَى صَاحِبَةَ امْرَأَتِهِ فَقَالَ أَمَا عَلِمْتِ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بَلَى .

1863-تقدم في الجنائز، ضرب الخدود (الحديث 1861).

1864-اخرجه ابو داؤد في الجنائز، باب في النوح (الحديث 3130). وسياتي (الحديث 1866). تحفة الاشراف (18334).

1865-اخرجه مسلم في الايمان، باب تحريم ضرب الخدود و شق الجيوب و الدعاء، بدعوى الجاهلية (الحديث 167م). تحفة الاشراف

(9153).

ثُمَّ سَكَتَتْ فِقَبِلَ لَهَا بَعْدَ ذَلِكَ أَيُّ شَيْءٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنْ حَلَقَ أَوْ سَلَقَ أَوْ حَرَقَ .

☆☆ قرعہ بیان کرتے ہیں جب حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی طبیعت زیادہ خراب ہو گئی تو ان کی اہلیہ نے بلند آواز میں رونا شروع کر دیا تو حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تمہیں علم نہیں ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا بات ارشاد فرمائی ہے؟ اس خاتون نے جواب دیا: جی ہاں! پھر وہ خاتون خاموش ہو گئی بعد میں اس خاتون سے دریافت کیا گیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا بات ارشاد فرمائی ہے؟ تو اس خاتون نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (غم کے عالم میں) سرمندوانے والے آواز بلند کرنے والے اور کپڑے پھاڑنے والے پر لعنت کی ہے۔

## 22 - باب الْأَمْرِ بِالْإِحْتِسَابِ وَالصَّبْرِ عِنْدَ نَزْوِلِ الْمُصِيبَةِ .

باب: مصیبت کے نزول کے وقت ثواب کی امید رکھنے اور صبر کرنے کی ہدایت

1867 - أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنَبِّأُكَ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عُمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ أَرْسَلَتْ بِنْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ أَنَّ ابْنَاتِي قُضِيَ فَاتِنَا . فَأَرْسَلَ يَقْرَأُ السَّلَامَ وَيَقُولُ "إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطَى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَ اللَّهِ بِأَجَلٍ مُّسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ" . فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ لِيَأْتِيَنَهَا فِقَامَ وَمَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَأَبِيُّ بْنُ كَعْبٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرِجَالٌ فَرَفَعَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبِيَّ وَنَفْسُهُ تَقَعُّعُ فِقَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ سَعْدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هَذَا قَالَ "هَذَا رَحْمَةٌ يَجْعَلُهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مَنِ عِبَادِهِ الرَّحْمَاءَ" .

☆☆ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی نے آپ کو پیغام بھجوایا کہ میرا بیٹا فوت ہونے والا ہے آپ ہمارے ہاں تشریف لائیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جواب بھجواتے ہوئے سلام بھیجا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جو چیز واپس لے وہ اسی کی ملکیت ہے اور جو دے وہ بھی اسی کی ملکیت ہے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہر چیز کی ایک متعین مدت ہے اس لیے تمہیں صبر سے کام لینا چاہیے اور ثواب کی امید رکھنی چاہیے تو صاحبزادی نے آپ کو جوابی پیغام میں قسم دیتے ہوئے یہ کہا کہ آپ ضرور ان کے ہاں تشریف لے جائیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے آپ کے ساتھ حضرت سعد بن عبادہ حضرت معاذ بن جبل حضرت ابی بن کعب حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہم اور بعض دیگر افراد بھی تھے اس بچے کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی

1866-تقدم (الحديث 1864) .

1867-اخرجه البخاری فی الجنائز، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم (یعدب المیت ببعض بکاء اہله) (الحديث 1284)، و فی المرضی، باب عیادة الصبیان (الحديث 5655)، و فی القدر، باب (کان امر اللہ قدرًا مقدرًا) (الحديث 6602)، و فی الايمان و النذور، باب قول اللہ تعالیٰ (واقسموا باللہ جہد ایمانہم) (الحديث 6655)، و فی التوحید، باب قول اللہ تبارک و تعالیٰ (قل ادعوا اللہ او ادعوا الرحمن ایما تدعوا فہ الاسماء الحسنی) (الحديث 7377)، و باب ما جاء فی قول اللہ تعالیٰ (ان رحمة اللہ قریب من المحسنین) (الحديث 7448) . و اخرجه مسلم فی الجنائز، باب البکاء علی المیت (الحديث 11) . و اخرجه ابن ماجہ فی الجنائز، باب ما جاء فی البکاء علی المیت (الحديث 1588) . و الحديث عند: ابی داؤد فی الجنائز، باب فی البکاء علی المیت (الحديث 3125) . تحفة الاشراف (98) .

خدمت میں پیش کیا گیا تو اس وقت اس کی سائیس اکڑ رہی تھیں نبی اکرم ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ کس وجہ سے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”یہ وہ رحمت ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں ڈالی ہے اور اللہ تعالیٰ رحم کرنے والے بندوں پر ہی رحم کرتا ہے۔“

### شرح

علماء نے یہ بات بیان کی ہے: صبر کی پسندیدہ صورت یہ ہے جب انسان کو کسی مصیبت کا سامنا کرنا پڑے تو وہ اپنے پروردگار کے فیصلے پر راضی رہے اور اس کے حکم کو تسلیم کرے۔ جہاں تک غمگین ہونے یا آنکھوں سے آنسو جاری ہونے کا تعلق ہے تو اس عمل کی وجہ سے انسان صبر کرنے والوں کے مفہوم سے باہر نہیں نکلتا۔ جب تک اس کا یہ غم تجاوز کر کے شکوہ و شکایت اور آہ و زاری کی شکل اختیار نہیں کر لیتا۔ اس کی دلیل یہ ہے نبی اکرم ﷺ اپنی صاحبزادی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے وصال پر روئے تھے۔ اسی طرح اپنے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے وصال پر بھی آپ ﷺ آنسوؤں کے ساتھ روئے تھے۔ امام نسائی رضی اللہ عنہ نے یہاں جو روایت نقل کی ہے اس سے یہ ثابت ہوتا ہے نبی اکرم ﷺ اپنے ایک نواسے کے وصال پر بھی روئے تھے۔ اسی طرح دیگر روایات میں یہ بات مذکور ہے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی شہادت حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی شہادت اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کی شہادت پر بھی نبی اکرم ﷺ روئے تھے تو یہ تمام روایات اس بات پر دلالت کرتی ہیں کسی مصیبت کا سامنا کرنے پر غمگین ہونا اور آنسوؤں کا جاری ہونا صبر کے خلاف نہیں ہے۔ \*

\*\*\*

1868 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى".

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”صبر صدمے کے آغاز میں ہوتا ہے۔“

### شرح

صبر کا لغوی معنی کسی چیز کو روکنا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

\* لفص از عمدة القاری جلد 8 صفحہ 140

1868- اخرجه البخاری فی الجنائز، باب قول الرجل للمرأة عند القبر: اصبری (الحديث 1252) بمعناه، و باب زیارة القبور (الحديث 1283)، و باب الصبر عند الصدمة الاولى (الحديث 1302)، و فی الاحکام، باب ما ذکر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن له بواب (الحديث 7154) مطولاً. و اخرجه ابو داؤد فی الجنائز، باب الصبر عند الصدمة (الحديث 3124) مطولاً. و اخرجه الترمذی فی الجنائز، باب ما جاء ان الصبر فی الصدمة الاولى (الحديث 988). و اخرجه النسائی فی عمل اليوم و اللیلة، ما یقول اذا اصابته مصیبة (الحديث 1068). تحفة الاشراف (439).

”تم صبر سے کام لو بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔“ (سورۃ انفال: آیت 46)

نبی اکرم ﷺ نے بھی یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

”صبر، روشنی ہے“

یہ روایت امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

جس شخص کو مصیبت لاحق ہو یعنی جس شخص کا قریبی عزیز فوت ہو جائے اس کے لئے سنت یہ ہے وہ سب سے پہلے:

انا لله وانا اليه راجعون ۞ (البقرۃ: آیت: 156)

”بے شک ہم اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہیں اور بے شک ہم نے اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔“

اسی طرح کسی قریبی عزیز کے انتقال کے وقت یہ دعا پڑھنا بھی احادیث سے ثابت ہے۔

”اے اللہ! تو میری اس مصیبت کا اجر عطا کر مجھے اس سے بہتر عطا کر دے۔“

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہاں جو روایت نقل کی ہے وہ مختصر ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی

”صحیح“ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

نبی اکرم ﷺ ایک خاتون کے پاس سے گزرے تھے جو ایک قبر کے پاس بیٹھی ہوئی رو رہی تھی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا تھا:

تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور صبر سے کام لو۔ تو (اس نے آپ ﷺ کو نہ پہچاننے کی وجہ سے) یہ جواب دیا۔ آپ ﷺ اپنا کام کریں

چونکہ آپ ﷺ کو اس مصیبت کا سامنا نہیں کرنا پڑا (جو مجھے لاحق ہوئی ہے) وہ عورت نبی اکرم ﷺ کو جانتی نہیں تھی بعد میں

اسے بتایا گیا یہ تو نبی اکرم ﷺ تھے تو وہ نبی اکرم ﷺ کے دروازے پر آئی تو اسے وہاں کوئی دربان نظر نہیں آیا۔ اس نے عرض

کی: میں آپ ﷺ کو پہچانتی نہیں تھی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”صبر صدے کے آغاز میں ہوتا ہے۔“

اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے حافظ بدر الدین محمود عینی نے یہ بات تحریر کی ہے:

اس خاتون کے نام کا پتہ نہیں چل سکا کہ اس کا نام کیا تھا اور صحیح مسلم میں یہ روایت منقول ہے نبی اکرم ﷺ ایک ایسی

خاتون کے پاس سے گزرے تھے جو اپنے بچے کی قبر کے پاس رو رہی تھی۔

نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمانا: ”کہ تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو“ اس کے بارے میں علامہ قرطبی نے یہ بات بیان کی ہے۔ اس سے یہ

بات ظاہر ہو جاتی ہے وہ خاتون اس وقت نوحہ کر رہی تھی۔ اس لئے نبی اکرم ﷺ نے اسے اللہ سے ڈرنے کا حکم دیا۔

علامہ خطابی نے یہ بات بیان کی ہے۔ اس حدیث کا مفہوم یہ ہے جس صبر پر صبر کرنے والے کی تعریف کی جائے یہ وہ

صبر ہے جو مصیبت کا سامنا کرنے پر فوراً کیا جائے۔ ورنہ دن گزرنے کے بعد تو آدمی کو خود ہی صبر آ جاتا ہے۔

ایک قول یہ بھی ہے آدمی کو مصیبت کی وجہ سے اجر نہیں ملتا کیونکہ وہ مصیبت اس کے بس میں نہیں ہوتی۔ آدمی کو اپنی نیت

کی اچھائی اور عمدہ صبر کی وجہ سے اجر دیا جاتا ہے۔



علامہ ابن بطلال نے یہ بات بیان کی ہے۔ نبی اکرم ﷺ یہ چاہتے تھے کہ اس عورت پر (قریبی عزیز کی) ہلاکت اور اجر سے محرومی دونوں اکٹھے نہ ہو جائیں۔

اس حدیث سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے آدمی کو تواضع اور نرمی سے کام لینا چاہئے۔ بطور خاص جاہل لوگوں کے ساتھ اور جس شخص کو کوئی مصیبت لاحق ہو اس کا مواخذہ نہیں کرنا چاہئے اور اس کا عذر قبول کر لینا چاہئے۔ \*

\*\*\*

1869 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَيَّاسٍ - وَهُوَ مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ - عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ابْنٌ لَهُ فَقَالَ لَهُ "أُحِبُّهُ" - فَقَالَ أَحَبُّكَ اللَّهُ كَمَا أُحِبُّهُ - فَمَاتَ لَفَقْدَهُ فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالَ "مَا يَسْرُكَ أَنْ لَا تَأْتِيَ أَبَاكَ مِنَ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ إِلَّا وَجَدْتَهُ عِنْدَهُ يَسْعَى يَفْتَحُ لَكَ" .

☆☆ معاویہ بن قرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی تھا، نبی اکرم ﷺ نے اس سے دریافت کیا: کیا تم اس سے محبت کرتے ہو؟ تو اس نے جواب دیا: جس طرح میں اس سے محبت کرتا ہوں، اس طرح اللہ تعالیٰ بھی آپ کو محبوب رکھے (یعنی وہ شخص اپنے بیٹے سے بہت زیادہ محبت کرتا تھا) پھر اس بچے کا انتقال ہو گیا، ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے اسے موجود نہیں پایا تو اس بچے کے بارے میں دریافت کیا (جب آپ کو اس بچے کے انتقال کی اطلاع دی گئی) تو آپ نے ارشاد فرمایا:

”کیا تمہیں یہ بات پسند نہیں ہے، تم جنت کے جس بھی دروازے پر آؤ تو اسے اسی دروازے پر پاؤ، وہ دوڑ کر آ کر تمہارے لیے دروازہ کھول دے (یعنی وہ بچہ بھی جنت میں گیا ہے اور تمہیں اس مصیبت پر صبر کرنے کی وجہ سے جنت نصیب ہوگی)۔“

## 23 - باب ثَوَابِ مَنْ صَبَرَ وَاحْتَسَبَ .

باب: جو شخص صبر کرے اور ثواب کی امید رکھے، اس کا اجر و ثواب

1870 - أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَبَانَا عَمْرُ بْنُ سَعِيدٍ بِنِ أَبِي حُسَيْنٍ أَنَّ عَمْرُو بْنَ شُعَيْبٍ كَتَبَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ يُعَزِّيه بِابْنٍ لَهُ هَلَكَ. وَذَكَرَ فِي كِتَابِهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يُحَدِّثُ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّ اللَّهَ لَا يَرْضَى لِعَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ إِذَا ذَهَبَ بِصَفِيَّتِهِ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَصَبَرَ وَاحْتَسَبَ وَقَالَ مَا أَمْرُ بِهِ بِثَوَابِ دُونَ الْجَنَّةِ" .

\* عمدة القاری، کتاب جنازہ کا بیان، باب: قبور کی زیارت

1869- الفرده النسائي، و سياتى فى الجنائز، فى التعزية (الحدیث 2087) تحفة الاشراف (11083) .

1870- الفرده النسائي، تحفة الاشراف (8765) .

☆☆ عمرو بن شعیب کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے عبداللہ بن عبدالرحمن کو خط لکھا، جس میں ان کے صاحبزادے کے انتقال پر ان سے تعزیت کی انہوں نے اپنے خط میں یہ بات تحریر کی کہ انہوں نے اپنے والد کو اپنے دادا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہوئے سنا ہے:

”اللہ تعالیٰ جب اپنے کسی مسلمان بندے کی اہل زمین میں سے پسندیدہ شخصیت کو لے جاتا ہے اور وہ بندہ صبر سے کام لیتا ہے اور ثواب کی امید رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایسے بندے کو جنت سے کم ثواب دے کر راضی نہیں ہوتا (یعنی اس کا اجر و ثواب جنت ہے)۔“

### شرح

یہاں روایت کے متن میں استعمال ہونے والے لفظ ”بصفیہ“ سے مراد اس کی خاص محبوب چیز ہے اور اس سے مراد اولاد ہے اور حدیث کا مفہوم یہ ہے جس شخص کی اولاد فوت ہو جائے اور وہ اس پر صبر سے کام لے تو اس کا بدلہ جنت ہے یعنی وہ شخص جنت میں داخل ہوگا۔

...—...—...—...

## 24 - باب ثَوَابِ مَنْ أَحْتَسَبَ ثَلَاثَةً مِنْ صُلْبِهِ .

باب: جو شخص اپنے تین بچوں (کے انتقال پر صبر کرتے ہوئے) ثواب کی امید رکھے

1871 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي بُكَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ”مَنْ أَحْتَسَبَ ثَلَاثَةً مِنْ صُلْبِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ“ . فَقَامَتِ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ أَوْ ائْتَانِ قَالَ ”أَوْ ائْتَانِ“ . قَالَتِ الْمَرْأَةُ يَا لَيْتَنِي قُلْتُ وَاحِدًا .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جو شخص اپنے تین بچوں (کی موت پر صبر سے کام لیتے ہوئے) ثواب کی امید رکھے وہ شخص جنت میں چلا جائے گا تو ایک خاتون کھڑی ہوئی اور اس نے عرض کی: اگر دو بچے ہوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر دو ہوں تو بھی (یہی اجر و ثواب حاصل ہوتا ہے) وہ خاتون کہتی ہیں: کاش! میں اس وقت یہ کہہ دیتی ”اگر ایک ہو“۔

## 25 - باب مَنْ يَتَوَقَّى لَهُ ثَلَاثَةً .

باب: جس شخص کے تین بچے فوت ہو جائیں (اس کا اجر و ثواب)

1872 - أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَقَّى لَهُ ثَلَاثَةَ مَنِّ الْوَالِدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْجَنَّةَ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ أَيَّاهُمْ".

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:  
"جس مسلمان کے تین بچے فوت ہو جائیں جو ابھی بالغ نہ ہوئے ہوں تو اللہ تعالیٰ ان بچوں پر اپنی رحمت کے فضل کی وجہ سے اس شخص کو جنت میں داخل کر دے گا۔"

### شرح

یہاں روایت کے متن میں استعمال ہونے والا لفظ "الحنث" سے مراد گناہ ہے اور انسان کا کوئی فعل اس وقت گناہ قرار دیا جاتا ہے جب وہ بالغ ہو چکا ہو اس لئے اس کا مطلب یہ ہوگا کہ جس آدمی کے بچے ابھی بالغ نہ ہوئے ہوں اور اس سے پہلے ہی انتقال کر جائیں۔

حدیث میں نابالغ بچوں کے انتقال کی وجہ سے جنت میں داخلے کی بشارت اس لئے دی گئی ہے، کیونکہ نابالغ بچے کے ساتھ محبت، شفقت اور رحمت کی کیفیت زیادہ ہوتی ہے۔ اس کے مقابلے میں بالغ بچے پر شفقت اور رحمت کم ہوتی ہے۔ اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابوالحسن سندھی فرماتے ہیں: "الحنث" کا مطلب گناہ ہے اور یہاں مراد یہ ہے وہ لوگ ابھی بالغ نہ ہوئے ہوں اس کا ظاہری مفہوم یہ ہے یہ اجر صرف اس اولاد کے ساتھ خاص ہے جو کم سنی میں ہی فوت ہو جاتی ہے۔

اور ایک قول یہ بھی ہے یہ فضیلت اس بچے کے حق میں ثابت ہوتی ہے جس کا خرچ والدین کے ذمے ہوتا ہے تو بڑے بچے کے حق میں کیسے ثابت نہیں ہوگی؟ جس کے ساتھ والدین نے ایک طویل عرصہ گزارا ہوتا ہے اور انہیں اس سے فائدہ حاصل ہوا ہوتا ہے۔

حقوق کے حوالے سے وہ بچہ احکام کا پابند ہوتا ہے۔\*

.....

1873 - أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ صَفْصَعَةَ بِنِ مَعَاوِيَةَ قَالَ لَقِيتُ أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ حَدِّثْنِي . قَالَ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ بَيْنَهُمَا ثَلَاثَةٌ أَوْلَادٍ لَمْ يَبْلُغُوا الْجَنَّةَ إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ لَهُمَا بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ أَيَّاهُمْ".

☆☆ صفصعہ بن معاویہ بیان کرتے ہیں میری ملاقات حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے ہوئی میں نے کہا: مجھے کوئی

1872-أخبره البخاري في الجنائز، باب فضل من مات له ولد فاحسب (الحديث 1248). وأخبره ابن ماجه في الجنائز، باب ما جاء في نواب من أصيب بولده (الحديث 1605). تحفة الاشراف (1036).

\* حاشیہ سندھی بر روایت مذکورہ

1873-الفرده السنائي . تحفة الاشراف (11923).

حدیث سنائیں! انہوں نے فرمایا: اچھا! نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جن مسلمان (والدین) کے تین بچے بالغ ہونے سے پہلے فوت ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ان بچوں پر اپنی رحمت کے فضل کی وجہ سے ان دونوں (ماں باپ) کی مغفرت کر دیتا ہے۔“

1874 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا يَمُوتُ لِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَالِدِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ"

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جس بھی مسلمان کے تین بچے فوت ہو جاتے ہیں اسے جہنم (کی آگ) صرف قسم پوری کرنے کے لیے چھوئے گی۔“

شرح

اس حدیث پر بحث کرتے ہوئے حافظ بدر الدین محمود عینی تحریر کرتے ہیں: روایت کے یہ الفاظ کہ ”جس بھی مسلمان کے“ اس سے یہ ثابت ہو جاتا ہے، اسلام کی شرط ضروری ہے، کیونکہ کافر شخص کو اپنی اولاد کے انتقال کی وجہ سے نجات نصیب نہیں ہو گی۔ آدمی جہنم سے نجات ایمان کی وجہ سے اور گناہوں سے سلامتی کی وجہ سے پائے گا اور روایت کے الفاظ میں عموم پایا جاتا ہے اس میں مرد اور خواتین دونوں شامل ہوں گے۔

اس کے برعکس حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ایک روایت میں صرف خواتین کا ذکر ہے۔

روایت کے یہ الفاظ ”قسم پوزا کرنے کے لئے“ اس سے مراد یہ ہے، جس کے ذریعے قسم پوری ہو جائے اور یہ مثال اس وقت بیان کی جاتی ہے، جب کوئی معمولی سا اور تھوڑا سا کام کیا جائے اور یہ کام اس لئے کیا جاتا ہے، تاکہ آدمی نے اس کام کے حوالے سے جو قسم اٹھائی ہوئی تھی اس سے بری الذمہ ہو جائے اور یہاں قسم پوری ہو جانے سے مراد یہ ہے اللہ تعالیٰ نے سورہ مریم آیت 17 میں ارشاد فرمایا ہے۔

”تم میں سے ہر ایک اس پر وارد ہوگا“\*

.....

1875 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ - وَهُوَ الْأَزْرَقِيُّ - عَنْ عَوْفٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ بَيْنَهُمَا ثَلَاثَةٌ أَوْلَادٍ لَمْ يَلْفُؤُوا الْجَنَّةَ إِلَّا أَدْخَلَهُمَا اللَّهُ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ الْجَنَّةَ". قَالَ "يُقَالُ لَهُمْ"

1874- أخرجه البخاري في الايمان و النذور، باب قول الله تعالى (والسما بالله جهد ايمانهم) (الحديث 6656) . وأخرجه مسلم في البر و الصلة و الآداب، باب فضل من يموت له ولد ليحتسبه (الحديث 150) . وأخرجه الترمذي في الجنائز، باب ما جاء في نواب من قدم ولدا (الحديث 1060) . تحفة الاشراف (13234) .

\* شخص عمدة القاری، کتاب جنازہ کا بیان، باب: جس شخص کی اولاد کا انتقال ہو جائے اور وہ نواب کی امید رکھے اس کی فضیلت کا بیان

1875- الفردبه النسائي . تحفة الاشراف (14489) .

ادْخُلُوا الْجَنَّةَ فَيَقُولُونَ حَتَّى يَدْخُلَ آبَاؤُنَا فَيَقَالُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ“ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جن دو مسلمانوں (یعنی مسلمان میاں بیوی) کے تین بچے بالغ ہونے سے پہلے فوت ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ان بچوں پر اپنی رحمت کے فضل کی وجہ سے ان دونوں مسلمانوں کو جنت میں داخل کر دے گا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ان بچوں سے یہ کہا جائے گا کہ تم لوگ جنت میں چلے جاؤ تو وہ جواب دیں گے: ہم اس وقت تک نہیں جائیں گے جب تک ہمارے ماں باپ بھی نہیں چلے جاتے تو انہیں کہا جائے گا: تم اور تمہارے ماں باپ بھی جنت میں چلے جاؤ۔

## 26 - باب مَنْ قَدَّمَ ثَلَاثَةً .

باب: جس شخص کے تین بچے فوت ہو جائیں

1876 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ قَالَ أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ قَالَ حَدَّثَنِي طَلْقُ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنِي جَدِّي طَلْقُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابِنِ لَهَا يَشْتَكِي فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخَافُ عَلَيْهِ وَقَدْ قَدَّمْتُ ثَلَاثَةً . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَقَدْ احْتَظَرْتَ بِحِطَّارٍ شَدِيدٍ مِنَ النَّارِ" .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک خاتون اپنے بیٹے کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی وہ بچہ بیمار تھا اس خاتون نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے اس کے بارے میں اندیشہ ہے کیونکہ میرے پہلے ہی تین بچے فوت ہو چکے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”تم نے جہنم سے بچاؤ کے لیے انتہائی مضبوط آڑ حاصل کر لی ہے۔“

شرح

یہاں حدیث کے متن میں استعمال ہونے والا لفظ ”حِطَّارٌ“ اس سے مراد وہ باڑ ہے جو باغ کے ارد گرد لگائی جاتی ہے جس کے ذریعے باغ کی حفاظت کی جاتی ہے۔ اس سے مراد یہ ہے تم نے ایک ایسی باڑ تیار کر لی ہے جو تمہیں جہنم کی تپش سے بچائے گی۔

.....

## 27 - باب النَّعْيِ .

باب: موت کی اطلاع دینا

1877 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ قَالَ أَبَانَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ جُمَيْدِ بْنِ هَلَالٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى زَيْدًا وَجَعْفَرًا قَبْلَ أَنْ يَجِيءَ خَيْرُهُمْ فَنَعَاهُمْ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید رضی اللہ عنہ اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے شہید ہونے کی اطلاع آنے سے پہلے ہی ان کے انتقال کی خبر دے دی تھی جب آپ نے لوگوں کو اس کی خبر دی تو اس وقت آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

### شرح

یہاں امام نسائی رضی اللہ عنہ نے ترجمہ الباب میں لفظ ”نعی“ استعمال کیا ہے۔ اس سے مراد یہ اعلان کرنا ہے، فلاں شخص کا انتقال ہو گیا ہے، تاکہ لوگ اس کے جنازے میں شریک ہو جائیں۔

حنابلہ کے علاوہ تمام فقہاء اس بات کے قائل ہیں، کسی بھی انسان کی موت کا اعلان کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ خواہ یہ اعلان نمازِ جنازہ ادا کرنے کے لئے کیا جائے یا اس کے علاوہ کیا جائے۔

ان حضرات کی دلیل وہ روایات ہیں، جو امام بخاری رضی اللہ عنہ اور امام مسلم رضی اللہ عنہ نے نقل کی ہیں، جس میں یہ مذکور ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو نجاشی کے انتقال کی اطلاع دی تھی۔ اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے شہید ہونے کی بھی اطلاع دی تھی۔ یہ روایات امام نسائی رضی اللہ عنہ نے بھی یہاں نقل کی ہیں۔

بعض متاخرین احناف نے اسے مستحسن قرار دیا ہے اور یہی قول صحیح ہے، البتہ احادیث میں موت کا اعلان کرنے سے بھی منع کیا گیا ہے۔

اس روایت کو امام ترمذی رضی اللہ عنہ نے ”صحیح“ قرار دیا ہے۔ اس سے مراد زمانہ جاہلیت کا مخصوص اعلان ہے، جس میں میت کی تعریف و توصیف کرتے ہوئے اس کی وفات کا اعلان کیا جاتا ہے۔ اس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے۔ حنابلہ یہ کہتے ہیں، موت کا اعلان کرنا مکروہ ہے، یعنی آدمی کسی اعلان کرنے والے کو بھیجے جو لوگوں میں یہ اعلان کر دے کہ فلاں شخص فوت ہو گیا ہے، تاکہ لوگ اس کے جنازے میں شریک ہو جائیں۔

اس روایت میں حضرت زید رضی اللہ عنہ اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی شہادت کی اطلاع ہے۔ یہ حضرات غزوہ موتہ میں شہید ہوئے تھے جو شام کے علاقے ”بلقاء“ میں پیش آیا تھا۔ یہ غزوہ 8ھ میں پیش آیا تھا۔

1877- أخرجه البخاری فی الجنائز، باب الرجل یعی الی اهل الميت بنفسه (الحديث 1246) بمعناه، و فی الجهاد، باب تمی الشهادة (الحديث 2798) بمعناه، و باب من تامر فی الحرب من غیر امره اذا خاف العدو (الحديث 3063) بمعناه، و فی المناقب، باب علامات النبوة فی الاسلام (الحديث 3630)، و فی فضائل الصحابة، باب مناقب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ (الحديث 3757)، و فی المغازی، باب غزوة موتة من ارض الشام (الحديث 4262). تحفة الاشراف (820).

اصویرٹ میں یہ بات مذکور ہے، نبی اکرم ﷺ نے ایک جنگی مہم روانہ کی تھی جس کا امیر حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما کو بتایا تھا۔ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ آپ ﷺ نے ان کو اپنا ”منہ بولا بیٹا“ بھی بجالایا تھا۔ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے یہ وہ واحد صحابی ہیں جن کا ذکر قرآن میں ہے، سورہ احزاب آیت: 37 میں ہے یعنی جن کا نام لے کر ذکر کیا گیا ہے۔

مہم روانہ کرتے وقت نبی اکرم ﷺ نے یہ ہدایت کی تھی کہ لشکر کے سپہ سالار زید بن حارثہ اگر وہ شہید ہو جائے تو جعفر امیر ہوگا اگر وہ بھی شہید ہو جائے تو عبداللہ بن رواحہ امیر ہوگا۔

حضرت جعفر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کے چچا ابوطالب کے صاحبزادے تھے۔ انہیں ”جعفر طیار“ بھی کہا جاتا ہے، کیونکہ ان کی شہادت کے بعد اللہ تعالیٰ نے انہیں دو پر عطا کر دیئے تھے جن کے ہمراہ یہ جنت میں پرواز کرتے تھے۔ انہیں حبشہ اور مدینہ منورہ دونوں کی طرف ہجرت کا شرف حاصل ہے۔ حبشہ میں یہ مہاجرین کے سربراہ سمجھے جاتے تھے۔

تیسرے صحابی حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہما کا تذکرہ اس حدیث میں نہیں ہے، تاہم دیگر روایات میں یہ بات مذکور ہے، حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہما کے شہید ہونے کے بعد حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہما مسلمانوں کے امیر بنے تھے۔ پھر وہ بھی شہید ہو گئے تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہما مسلمانوں کے امیر بنے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو فتح عطا کر دی تھی۔

حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہما کا تعلق انصار کے قبیلے خزرج سے ہے انہیں مکہ مکرمہ آ کر بیعت عقبہ میں نبی اکرم ﷺ کے دست اقدس پر اسلام قبول کرنے کا شرف حاصل ہے۔

.....

1878 - أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ وَابْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى لَهُمُ النَّجَاشِيَّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ الْيَوْمَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَقَالَ "اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ".

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے حبشہ کے حکمران نجاشی کے انتقال کی اطلاع صحابہ کرام کو اسی دن دے دی تھی، جس دن اس کا انتقال ہوا تھا، آپ نے فرمایا: تم اپنے بھائی کے لیے دعائے مغفرت کرو۔

شرح

اس روایت میں ”نجاشی“ کا تذکرہ ہے۔ ”نجاشی“ حبشہ کے حکمران کا علامتی نام ہوتا تھا جس ”نجاشی“ کا اس حدیث میں تذکرہ کیا گیا ہے اس کا اصل نام ”اصمہ“ ہے۔ ایک روایت کے مطابق اس کا نام ”صحمہ“ تھا۔ ایک روایت کے مطابق اس کا نام ”اصحی“ تھا۔ یہ تمام امور حافظ بدرالدین محمود عینی نے نقل کئے ہیں۔

علامہ عینی لکھتے ہیں: ابن سعد نے اپنی کتاب ”طبقات“ میں یہ بات تحریر کی ہے، جب نبی اکرم ﷺ حدیبیہ سے واپس

تشریف لائے یہ 6ھ کی بات ہے تو آپ ﷺ نے ۷ھ میں محرم کے مہینے میں حضرت عمرو بن امیہ ضمیری رضی اللہ عنہ کے ہاتھ اپنا مکتوب گرامی نجاشی کو بھجوایا تو نجاشی نے اسے اپنی آنکھوں پہ رکھا اور خود اپنے تخت سے نیچے اتر آیا اور تواضع کے طور پر زمین پر بیٹھ گیا۔ اس کے بعد اس نے اسلام قبول کر لیا اور نبی اکرم ﷺ کو اس خط کا جواب بھیجا۔ اس نے حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا تھا۔ نجاشی کا انتقال 9ھ میں رجب کے مہینے میں ہوا۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب نبی اکرم ﷺ غزوہ تبوک سے واپس تشریف لائے تھے۔

یہی روایت امام بخاری رضی اللہ عنہ نے بھی اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے۔ وہاں اس کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ عینی نے یہ بات تحریر کی ہے: اس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے ”نسی“ مباح ہے۔ اس سے مراد یہ اعلان ہوگا کہ فلاں شخص فوت ہو گیا ہے تاکہ لوگ اس کے جنازے میں شریک ہو جائیں۔

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے، آدمی مرحوم کے رشتہ داروں اس کے دوستوں کو اس کی وفات کی اطلاع دیدے۔

ابراہیم نخعی سے یہ بات منقول ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے، آدمی کے رشتہ داروں کو اس کی اطلاع دی جائے۔ آگے چل کر علامہ عینی تحریر کرتے ہیں: شیخ ابن صباغ فرماتے ہیں: ہمارے فقہاء نے یہ کہا ہے کسی کی وفات کا اعلان کرنا مکروہ ہے، البتہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے، اس کے دوستوں کو اطلاع دے دی جائے۔ امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

جبکہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے، یہی روایت عبد ری نے امام مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔\*

...—...—...—...

1879 - أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ هُوَ ابْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ ح وَأَبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْمُقْرِئِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَعِيدٌ حَدَّثَنِي رِبِيعَةُ بْنُ سَيْفِ الْمَعَاظِرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ بَصُرَ بِامْرَأَةٍ لَا تَظُنُّ أَنَّهُ عَرَفَهَا فَلَمَّا تَوَسَّطَ الطَّرِيقَ وَقَفَ حَتَّى انْتَهَتْ إِلَيْهِ فَإِذَا فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا "مَا أَخْرَجَكَ مِنْ بَيْتِكَ يَا فَاطِمَةُ". قَالَتْ آتَيْتُ أَهْلَ هَذَا الْمَيْتِ فَتَرَحَّمْتُ إِلَيْهِمْ وَعَزَّيْتُهُمْ بِمَيْتِهِمْ. قَالَ "لَعَلَّكَ بَلَغْتِ مَعَهُمُ الْكُدَايَ". قَالَتْ مَعَاذَ اللَّهِ أَنْ أَكُونَ بَلَغْتَهَا وَقَدْ سَمِعْتِكَ تَذَكَّرُ فِي ذَلِكَ مَا تَذَكَّرُ. فَقَالَ لَهَا "لَوْ بَلَغْتَهَا مَعَهُمْ مَا رَأَيْتِ الْجَنَّةَ حَتَّى يَرَاهَا جَدُّ أَبِيكَ".

\* شخص عمدة القاری، کتاب الجنائز، باب: آدمی کا میت کے اہل خانہ کو اس کی وفات کی اطلاع دینا



قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ رِبِيعَةُ ضَعِيفٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر کر رہے تھے نبی اکرم ﷺ نے ایک خاتون کو دیکھا اس خاتون کو یہ اندازہ نہیں ہوا کہ آپ نے اسے پہچان لیا راستے کے درمیان میں پہنچ کر نبی اکرم ﷺ ٹھہر گئے یہاں تک کہ وہ خاتون آپ کے پاس آئی تو وہ نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تھیں نبی اکرم ﷺ نے ان سے دریافت کیا: اے فاطمہ! تم اپنے گھر سے کیوں باہر آئی ہو؟ انہوں نے عرض کی: فلاں گھر میں فوتگی ہو گئی ہے تو میں پسماندگان کے غم میں شریک ہونے کے لیے اور ان کے مرحوم کی تعزیت کرنے کے لیے ان کی طرف آئی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: شاید تم ان کے ساتھ کدلی (قبرستان) تک بھی گئی ہوگی تو انہوں نے عرض کی: میں اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں کہ میں وہاں تک جاؤں جبکہ میں نے اس بارے میں آپ کا فرمان سنا ہوا ہے نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: اگر تم ان کے ساتھ کدلی تک جاتی، تو تم اس وقت تک جنت کو نہ دیکھتی جب تک تمہارے باپ کا دادا اسے نہ دیکھتا۔

امام نسائی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اس روایت کا راوی ربیعہ ضعیف ہے۔

شرح

اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے امام جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: روایت کے متن میں استعمال ہونے والا لفظ ”کدلی“ لفظ ”کدیہ“ کی جمع ہے اس سے مراد سخت زمین ہے اور ”النہایہ“ نامی کتاب میں یہ تحریر ہے۔ اس سے مراد قبرستان ہے کیونکہ اہل مدینہ کا قبرستان سخت زمین پر تھا۔

نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمانا کہ اگر تم ان کے ساتھ وہاں تک جاتی، تو تم جنت کو اس وقت تک نہ دیکھتی جب تک تمہارے باپ کا دادا اسے نہ دیکھتا۔ میں (یعنی سیوطی) یہ کہتا ہوں اس میں اس مفہوم کی کوئی دلالت موجود نہیں ہے جس کی وجہ سے لوگوں کو غلط فہمی ہوئی ہے (کہ حضرت عبدالمطلب غیر مسلم ہیں) اس کی وجہ یہ ہے اگر کوئی عورت جنازے کے ساتھ قبرستان چلی بھی جاتی ہے تو یہ کوئی ایسا کفر نہیں ہے جس کے نتیجے میں جہنم میں ہمیشہ رہنا لازم آجائے جیسا کہ یہ بات واضح ہے۔

اس کا زیادہ سے زیادہ حکم یہ ہو سکتا ہے آپ اسے کبیرہ گناہ میں شامل کر لیں جس کے ارتکاب کی وجہ سے گناہ کرنے والے کو عذاب دیا جاتا ہے لیکن آخر کار وہ بھی جنت میں چلا جاتا ہے۔

جن روایات میں یہ بات مذکور ہے کبیرہ گناہ کرنے والے لوگ جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔ اہل سنت نے اس کی تاویل کی ہے اور اس سے مراد یہ ہے جو لوگ ان سے پہلے جنت میں داخل ہو چکے ہیں۔ وہ ان کے ساتھ داخل نہیں ہوں گے یا یہ مفہوم ہو سکتا ہے وہ عذاب کے بغیر جنت میں داخل نہیں ہوں گے تو یہاں جو حدیث موجود ہے۔ اس سے زیادہ سے زیادہ یہ ثابت ہوتا ہے اگر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہما ان لوگوں کے ساتھ قبرستان تک چلی جاتیں تو اپنے سے پہلے لوگوں کے ساتھ جنت نہ جاتیں بلکہ اس سے پہلے انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے عتاب یا شدت یا جو بھی اللہ کو منظور تھا۔ اس کا سامنا کرنا پڑتا پھر انہوں نے لازمی طور پر آخر کار جنت میں ضرور داخل ہونا تھا۔

اس مفہوم کے اعتبار سے حدیث کا مفہوم یہ ہوگا کہ تم نے جنت کو اس وقت تک نہیں دیکھا تھا جب تک وہ وقت نہیں آجاتا جس میں تمہارے والد کا دادا جنت میں داخل ہوتا پھر تم بھی جنت میں داخل ہوتے اور اس اعتبار سے تمہارا جنت میں پہنچنا دوسرے لوگوں کے بعد ہوتا۔

(امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں) میں نے اپنے شیخ، شیخ الاسلام شرف الدین مناوی کو سنا ان سے جناب عبدالمطلب کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: وہ اہل فطرت میں سے ہیں جن تک دعوت نہیں پہنچی تو ان کا حکم مذہب میں معروف ہے\*۔

## 28 - باب غَسْلِ الْمَيِّتِ بِالْمَاءِ وَالسِّدْرِ .

باب: میت کو پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل دینا

1880 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ أَنَّ أُمَّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَتْ ابْنَتُهُ فَقَالَ "اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتَنَ ذَلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْأَخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَّغْتَنَ فَأَذِنِّي". فَلَمَّا فَرَّغْنَا أَذْنَاهُ فَأَعْطَانَا حَقْوَهُ وَقَالَ "أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ".

☆☆ سیدہ ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے یہ اس وقت کی بات ہے جب آپ کی صاحبزادی کا انتقال ہوا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے تین یا پانچ یا اس سے زیادہ مرتبہ مگر تم مناسب سمجھو پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل دینا اور آخر میں اس میں کافور بھی شامل کر دینا۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں: تھوڑا سا کافور بھی شامل کر دینا جب تم اس سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے بتا دینا۔ وہ خاتون بیان کرتی ہیں: جب ہم اس سے فارغ ہوئے اور ہم نے آپ کو بتایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر ہمیں دی اور فرمایا: یہ چادر اس پر لپیٹ دو (اس طرح کہ اس کے جسم سے مس ہو)۔

شرح

میت کو غسل دینا فرض کفایہ ہے اس کی دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے بارے میں فرمایا

\* شخص حاشیہ سیوطی پر روایت مذکورہ

1880 - أخرجه البخاری فی الجنائز، باب غسل المیت ووضوئه بالماء والسدر (الحديث 1253). وباب ما يستحب ان يغسل وتر (الحديث 1254)، وباب يجعل الكافور فی الاخرة (الحديث 1258). وأخرجه مسلم فی الجنائز، باب فی غسل المیت (الحديث 36 و 38). وأخرجه ابو داؤد فی الجنائز، باب کیف غسل المیت (الحديث 3142 و 3146). و سیاتی (الحديث 1885)، (الحديث 1886)، و الكافور فی غسل المیت (الحديث 1889)، و الاشعار (الحديث 1892). و أخرجه ابن ماجه فی الجنائز، باب ما جاء فی غسل المیت (الحديث 1458). و الحديث عند: البخاری فی الجنائز، باب نقض شعر المرأة (الحديث 1260). و ابن ماجه فی الجنائز، باب ما جاء فی غسل المیت (الحديث 1459). تحفة الاشراف (18094).

تھا جو حج کے دوران اپنے اونٹ سے گر کر فوت ہو گیا تھا۔

”اسے پانی اور پھری کے پتوں کے ذریعے غسل دو اور اسے اس کے دو کپڑوں میں کفن دے دو۔“

سنون یہ ہے جیسے ہی میت کے انتقال کا یقین ہو جائے اسے غسل دینے میں جلدی کی جائے اگر کسی میت کو غسل دینے سے پہلے فن کر دیا جاتا ہے تو قبر کو اکھاڑ کر اسے دوبارہ غسل دیا جائے گا۔

اگر کسی میت کا بعض حصہ ملتا ہے تو اسے ہی غسل دے کر اس کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی یہ حکم شوافع اور حنابلہ کے نزدیک ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔

امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ اور امام مالک رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اگر میت کے جسم کا اکثر حصہ ملے گا تو اس کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی ورنہ نہیں کی جائے گی۔

اگر پانی موجود نہ ہو تو تیمم میت کے غسل کا قائم مقام بن جائے گا۔

اسی طرح اگر غسل دینا ممکن نہ ہو تو بھی یہی حکم ہو گا جیسے اگر یہ اندیشہ ہو کہ میت کو غسل دیا تو اس کا جسم ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا اگر یہ اندیشہ نہ ہو تو پھر اس کے جسم پر پانی بہا دیا جائے گا۔

اس حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کو غسل دینے کا تذکرہ ہے یہ صاحبزادی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا تھیں جن کے شوہر کا نام ابو العاص بن ربیع تھا۔ ان کی ایک صاحبزادی بھی تھیں جن کا نام سیدہ امہ رضی اللہ عنہا تھا جن کے بارے میں وہ روایت مذکور ہے جس میں یہ منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کے دوران انہیں گود میں اٹھائے ہوئے تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں زمین پر کھڑا کر دیا جب دوبارہ کھڑے ہوئے تو دوبارہ اٹھالیا۔

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کا انتقال 8ھ میں ہوا تھا۔

میت کو غسل اسی طرح دیا جاتا ہے جس طرح غسل جنابت کیا جاتا ہے۔ اس میں ایک مرتبہ پورے جسم پر پانی پہنچانا واجب ہے اور یہ حکم نجاست کو زائل کر دینے کے بعد ہے۔ اس کے لئے یہ بات شرط ہے پانی ایسا ہو جس کے ذریعے طہارت حاصل کی جاسکتی ہو۔

میت کو غسل کے تختے پر لٹایا جائے گا۔ اس کی ناف سے لے کر گھٹنوں تک کے حصے پر پردہ رکھ دیا جائے گا۔

جمہور اس بات کے قائل ہیں اس کے کپڑے اتار لئے جائیں گے جب کہ شوافع اس بات کے قائل ہیں صرف اس کی قمیص اتاری جائے گی۔

غسل دینے والا شخص اپنے ہاتھ پر کوئی کپڑا لپیٹ کر اس کی شرم گاہ کو دھو دے گا پھر اس کے بعد اسے وضو کروائے گا۔

اس روایت کے یہ الفاظ: ”تم اسے تین یا پانچ یا اگر تم مناسب سمجھو تو اس سے زیادہ مرتبہ غسل دو۔“

اس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے ضرورت کے پیش نظر تین یا پانچ سے زیادہ مرتبہ بھی غسل دیا جاسکتا ہے تاہم اسلامی احکام

میں اس طرح کی صورت میں کیونکہ طاق تعداد کو مستحب قرار دیا گیا ہے۔ اس لئے بہتر یہی ہے طاق تعداد میں غسل دیا جائے۔

نبی اکرم ﷺ کے یہ الفاظ ”پانی اور پیری کے پتوں کے ذریعے ایسا کرو“ اس کے ذریعے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے سنت یہ ہے میت کو غسل دیتے ہوئے پانی کے ساتھ پیری کے پتے بھی استعمال کئے جائیں۔

.....

## 29 - باب غَسْلِ الْمَيِّتِ بِالْحَمِيمِ .

باب: میت کو گرم پانی سے غسل دینا

1881 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مَوْلَى أُمِّ قَيْسٍ

بِنْتِ مُحْصَنِ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ قَالَتْ تُوَفِّيَ ابْنِي فَجَزَعْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ لِلَّذِي يَغْسِلُهُ لَا تَغْسِلِ ابْنِي بِالْمَاءِ الْبَارِدِ فَتَقْتُلَهُ . فَأَنْطَلَقَ عُنَاكُشَةُ بْنُ مُحْصَنِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِقَوْلِهَا فَتَبَسَّمَ ثُمَّ قَالَ ”مَا قَالَتْ طَالَ عُمْرُهَا“ . فَلَانَعَلَمُ امْرَأَةً عُمِرَتْ مَا عُمِرَتْ .

☆☆ سیدہ ام قیس بنت محسن رضی اللہ عنہا کے غلام ابوالحسن بیان کرتے ہیں سیدہ ام قیس رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے میرے بیٹے کا انتقال ہو گیا میں اس پر گریہ و زاری کر رہی تھی میں نے اسے غسل دینے والے شخص سے کہا: تم میرے بیٹے کو ٹھنڈے پانی سے غسل نہ دینا ایسا نہ ہو کہ تم اسے مار ہی دو بعد میں حضرت عکاشہ بن محسن رضی اللہ عنہما، نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اس خاتون کے ان الفاظ کے بارے میں بتایا تو نبی اکرم ﷺ مسکرا دیئے پھر آپ نے ارشاد فرمایا: ”اس کی عمر لمبی ہو اُس نے: جملہ کیا کہا ہے؟“

(راوی کہتے ہیں:) ہمارے علم کے مطابق کسی بھی خاتون کی عمر اتنی طویل نہیں ہوئی، جتنی سیدہ ام قیس رضی اللہ عنہا کی ہوئی تھی (اور یہ نبی اکرم ﷺ کی دعا کی برکت کی وجہ سے تھا)۔

## 30 - باب نَقْضِ رَأْسِ الْمَيِّتِ

باب: میت کے بال کھول دینا

1882 - أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَيُّوبُ سَمِعْتُ حَفْصَةَ تَقُولُ

حَدَّثَنَا أُمَّ عَطِيَّةَ أَنَّهُنَّ جَعَلْنَ رَأْسَ ابْنَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ قُرُونٍ . قُلْتُ نَقْضَهُ وَجَعَلْنَهُ ثَلَاثَةَ قُرُونٍ قَالَتْ نَعَمْ .

☆☆ سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی کی تین چوٹیاں بنا دی تھیں۔

1881- انفرادیہ النسائی . تحفة الاشراف (18346) .

1882- اخرجه البخاری فی الجنائز، باب ما يستحب ان يغسل وتر (الحديث 1254) بمعناه مطولا، و باب يجعل الكافور فی الاخرة (الحديث

1259) مختصراً، و باب نقض شعر المرأة (الحديث 1260) . و اخرجه مسلم فی الجنائز، باب فی غسل و سياتی (الحديث 1891) .

مختصراً . تحفة الاشراف (18116) .

(راوی خاتون بیان کرتی ہیں:) میں نے سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: آپ نے انہیں کھول کر ان کی تین چوٹیاں بنائی تھیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

شرح

احناف اور مالکیہ اس بات کے قائل ہیں، میت کے بال نہیں سنوارے جائیں گے اسی طرح اس کے بال کاٹے نہیں جائیں گے۔ اس کے ناخن نہیں تراشے جائیں گے۔ اس کے سر یا داڑھی کے بال نہیں کاٹے جائیں گے۔ اگر وہ مختون نہیں ہے تو اس کا ختنہ نہیں کیا جائے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے یہ تمام کام زیب و زینت کے لئے ہوتے ہیں اور میت زیب و زینت سے بے نیاز ہوتی ہے۔ اس لئے ایسا کرنا مکروہ ہے۔ احناف کے نزدیک ایسا کرنا مکروہ تحریمی ہے۔

اگر کوئی شخص میت کے ناخن یا بال کاٹ لیتا ہے تو وہ انہیں بھی کفن میں اس کے ساتھ رکھ دے گا اور یہی رائے بہتر ہے جبکہ شوافع کی جدید رائے یہ ہے، میت کے بال اور داڑھی کو سنوارا جائے گا یہ عمل ایسی کنگھی کے ساتھ کیا جائے گا جس کے دندانے کشادہ ہوں۔

تاہم شوافع کے نزدیک ظاہر قول یہ ہے، میت کے سر کے بال اس کے ناخن، اس کی بغلوں کے بال، زیناف بال، موچھوں کے بال کا ثنا مکروہ ہے اس کی وجہ یہ ہے، میت کے تمام اجزاء قابل احترام ہوتے ہیں۔ جہاں تک خاتون کا تعلق ہے، تو مالکیوں، احناف اور دیگر فقہاء کے نزدیک معتد قول کے مطابق اس کے بالوں کی چٹیا بنا دی جائے گی۔\*

.....

### 31 - باب مِيَامِنِ الْمَيِّتِ وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهُ .

باب: میت کے دائیں طرف کے اعضاء اور وضو کے مقامات کو دھونا

1883 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ خَالِدِ بْنِ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي غُسْلِ ابْنَتِهِ "ابْدَأِي بِمِيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا"

☆ ☆ سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی کو غسل دینے کے بارے میں یہ فرمایا تھا: تم اس کے دائیں طرف کے اعضاء کو اور وضو کے مقامات کو (پہلے) دھونا۔

\* غرض: الفقہ الاسلامی وادلتہ

1883- أخرجه البخاري في الوضوء، باب التيمن في الوضوء و الغسل (الحديث 167)، وفي الجنائز، باب يبدأ بميامن الميت (الحديث 1255)، وباب مواضع الوضوء من الميت (الحديث 1256). وأخرجه مسلم في الجنائز، باب في غسل الميت (الحديث 42 و 43). وأخرجه أبو داؤد في الجنائز، باب كيف غسل الميت (الحديث 3145). وأخرجه الترمذي في الجنائز، باب ما جاء في غسل الميت (الحديث 990) مطوّلًا. تحفة الاشراف (18124).

### 32 - باب غَسْلِ الْمَيِّتِ وَتَوْرًا .

باب: میت کو طاق تعداد میں غسل دینا

1884 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصَةُ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ مَا لَتْ إِحْدَى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا فَقَالَ "اغْسِلْنَهَا بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَأَغْسِلْنَهَا وَتَوْرًا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا إِنْ رَأَيْتَنَ ذَلِكَ وَاجْعَلْنَ فِي الْأُخْرَةِ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَعْتَنَ فَأَذِينِي". فَلَمَّا فَرَعْنَا أذْنَاهُ قَالَ لَقِيَ إِلَيْنَا حَقْوَهُ وَقَالَ "أَشْعِرْنَهَا آيَاهُ". وَمَشَطْنَاهَا ثَلَاثَةَ فُرُوجٍ وَأَلْقَيْنَاهَا مِنْ خَلْفِهَا .

☆☆ سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کی ایک صاحبزادی کا انتقال ہو گیا، آپ نے ہمیں بلوایا اور فرمایا: تم اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل دو، تم اسے طاق تعداد میں غسل دینا، تین مرتبہ پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ، اگر تم یہ مناسب سمجھو اور پھر آخر میں تھوڑا سا کافور بھی استعمال کر لینا، جب تم اس سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے بتا دینا۔ خاتون کہتی ہیں: جب ہم اس سے فارغ ہوئے اور ہم نے آپ کو بتایا تو نبی اکرم ﷺ نے اپنی چادر ہمیں دی اور فرمایا: اس چادر کو اس کے جسم پر لپیٹ دو (اس طرح کہ وہ جسم کے ساتھ مس ہو)۔

وہ خاتون بیان کرتی ہیں: ہم نے ان کے بال سنوار کر ان کی تین چوٹیاں بنائیں اور انہیں پیچھے کی طرف ڈال دیا۔

### 33 - باب غَسْلِ الْمَيِّتِ أَكْثَرَ مِنْ خَمْسٍ .

باب: میت کو پانچ سے زیادہ مرتبہ غسل دینا

1885 - أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ "اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتَنَ ذَلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْأُخْرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَعْتَنَ فَأَذِينِي". فَلَمَّا فَرَعْنَا أذْنَاهُ قَالَ لَقِيَ إِلَيْنَا حَقْوَهُ وَقَالَ "أَشْعِرْنَهَا آيَاهُ".

☆☆ سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، ہم اس وقت آپ کی صاحبزادی کو غسل دینے لگی تھیں، آپ نے فرمایا: تم اسے تین یا پانچ مرتبہ غسل دینا، اگر مناسب سمجھو تو اسے زیادہ مرتبہ غسل دینا، اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے (غسل دینا) اور آخر میں کافور بھی لگا دینا۔ (راوی کو شک ہے، شاید یہ الفاظ ہیں: تھوڑا سا کافور بھی لگا دینا، جب تم اس سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے اس بارے میں بتانا۔ وہ خاتون بیان کرتی ہیں: جب ہم فارغ ہوئے اور آپ کو بتایا تو نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اپنی چادر دی اور فرمایا: تم یہ اس کے جسم پر لپیٹ دو۔

1884- أخرجه البخاري في الجنائز، باب يلقى شعر المرأة خلفها (الحديث 1263). وأخرجه مسلم في الجنائز، باب في غسل الميت (الحديث 41). وأخرجه الترمذي في الجنائز، باب ما جاء في غسل الميت (الحديث 990). تحفة الأشراف (18135).

### 34 - باب غَسْلِ الْمَيِّتِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعَةٍ .

باب: میت کو سات سے زیادہ مرتبہ غسل دینا

1886 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ تُوِّفِّتُ أَحَدِي بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا فَقَالَ "اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتَنَ بَعَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْأُخْرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَعْتَنَ فَأَذْنِي". فَلَمَّا فَرَعْنَا أَذْنَاهُ قَالَتْ أَلَيْسَ حَقُّهُ وَقَالَ "أَشْعِرْنَهَا آيَاهُ".

☆☆ سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کی ایک صاحبزادی کا انتقال ہو گیا، آپ نے ہمیں پیغام بھیجا، آپ نے ارشاد فرمایا: تم اسے تین یا پانچ مرتبہ اگر مناسب سمجھو تو اس سے زیادہ مرتبہ پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل دینا اور آخر میں کافور (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں): تھوڑا سا کافور بھی لگا دینا، جب تم فارغ ہو جاؤ تو مجھے بتانا، جب ہم فارغ ہوئیں، ہم نے آپ کو بتایا تو آپ ﷺ نے اپنی چادر ہمیں دی اور فرمایا: یہ اس کے جسم پر لیٹ دینا۔

1887 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ "ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتَنَ ذَلِكَ".

ایک اور سند کے ساتھ یہی روایت سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: تین یا پانچ یا سات مرتبہ اگر تم مناسب سمجھو تو اس سے زیادہ مرتبہ (غسل دینا)۔

1888 - أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَشْرٌ عَنْ سَلَمَةَ بِنِ عُلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ بَعْضِ اخْوَاتِهِ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ تُوِّفِّتُ ابْنَةَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرْنَا بِغَسْلِهَا فَقَالَ "اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتَنَ". قَالَتْ قُلْتُ وَتَرًّا قَالَ "نَعَمْ وَاجْعَلْنَ فِي الْأُخْرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَعْتَنَ فَأَذْنِي". فَلَمَّا فَرَعْنَا أَذْنَاهُ فَأَعْطَانَا حَقُّهُ وَقَالَ "أَشْعِرْنَهَا آيَاهُ".

☆☆ سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کی ایک صاحبزادی کا انتقال ہو گیا، آپ نے ہمیں انہیں غسل دینے کا حکم دیا، آپ نے فرمایا: تم اسے تین یا پانچ یا سات یا اس سے زیادہ اگر مناسب سمجھو، غسل دینا۔

سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے دریافت کیا: طاق تعداد میں دینا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! اور آخر میں کافور بھی لگا دینا (راوی کو یہ شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں): تھوڑا سا کافور لگا دینا، جب تم فارغ ہو جاؤ تو مجھے بتانا، جب ہم لوگ فارغ

1886-تقدم (الحديث 1880) .

1887-اخرجه البخارى فى الجنائز، باب ما يستحب ان يغسل وترا (الحديث 1254)، وباب من يجعل الكافور فى الاخير (الحديث 1258)

نحوه . واخرجه مسلم فى الجنائز، باب فى غسل الميت (الحديث 39) . والحديث عند: ابن ماجه فى الجنائز، باب ما جاء فى غسل الميت (

الحديث 1459) . تحفة الاشراف (18115) .

1888-انقرده النسائي . تحفة الاشراف (18143) .

ہوئے، ہم نے آپ کو بتایا تو آپ ﷺ نے ہمیں اپنی چادر دی اور فرمایا: یہ اس کے جسم پر لپیٹ دو۔

### 35 - باب الْكَافُورِ فِي غَسْلِ الْمَيِّتِ .

باب: میت کو غسل دیتے ہوئے کافور لگانا

1889 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَّارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ آتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ "اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتَنَ ذَلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْأَخِيرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَعْتَنَ فَأَذِنِّي". فَلَمَّا فَرَعْنَا أَذْنَاهُ فَالَقَى إِلَيْنَا حَقْوَهُ وَقَالَ "أَشْعِرْنَهَا آيَاهُ". قَالَ أَوْ قَالَتْ حَفْصَةُ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا. قَالَ وَقَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ مَشَطْنَاهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ .

☆☆ سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، ہم اس وقت آپ کی صاحبزادی کو غسل دینے لگی تھیں، آپ نے فرمایا: تم اسے تین یا پانچ مرتبہ، اگر تم مناسب سمجھو تو اس سے زیادہ مرتبہ پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل دینا اور آخر میں کافور بھی لگا دینا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں): تھوڑا سا کافور لگا دینا، جب تم اس سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے بتانا۔

(سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں): جب اس سے ہم فارغ ہوئے اور ہم نے آپ کو اس بارے میں بتایا تو آپ نے اپنی چادر ہمیں دیتے ہوئے فرمایا: یہ اس کے جسم پر لپیٹ دینا۔

راوی کہتے ہیں: کیا حفصہ بنت سیرین نامی خاتون نے سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے اس روایت کو نقل کرتے ہوئے یہ الفاظ نقل کیے تھے:

تم اسے تین یا پانچ یا سات مرتبہ غسل دینا۔

راوی کہتے ہیں: سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بھی بتائی تھی کہ ہم نے ان صاحبزادی کی تین چوٹیاں بنا دی تھیں۔

1890 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرْتَنِي حَفْصَةُ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ وَجَعَلْنَا رَأْسَهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ .

ایک اور سند کے ساتھ سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: ہم نے ان کے بالوں کی تین چوٹیاں بنا دی تھیں۔

1891 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ وَقَالَتْ حَفْصَةُ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ وَجَعَلْنَا رَأْسَهَا

1889-تقدم (الحديث 1880) .

1890-اخرجه مسلم في الجنائز، باب في غسل الميت (الحديث 37) . واخرجه ابو داود في الجنائز، باب كيف غسل الميت (الحديث

3143) . تحفة الاشراف (18133) .

1891-تقدم (الحديث 1882) .



ثَلَاثَةُ قُرُونٍ .

ایک اور سند کے ساتھ سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا کے یہ الفاظ منقول ہیں:  
ہم نے ان کی تین چوٹیاں بنا دی تھیں۔

## 36 - باب الأشعارِ .

باب: کوئی کپڑا میت کے جسم پر لپیٹنا

1892 - أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَيُّوبُ بْنُ أَبِي تَمِيمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ يَقُولُ كَانَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ قَدِمَتْ تَبَادُرُ ابْنًا لَهَا فَلَمْ تُدْرِكْهُ حَدِيثَنَا قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ "اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتَنَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْأَخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَعْتَنَ فَأَذِنِّي". فَلَمَّا فَرَعْنَا أَلْفِي الْيَمِينِ حَقْوَهُ وَقَالَ "أَشْعِرْنَهَا آيَاةَ". وَلَمْ يَزِدْ عَلَيَّ ذَلِكَ. قَالَ لَا أَدْرِي أَيَّ بَنَاتِهِ .

قَالَ قُلْتُ مَا قَوْلُهُ "أَشْعِرْنَهَا آيَاةَ". اتَّوَزَّرُ بِهِ قَالَ لَا أَرَاهُ إِلَّا أَنْ يَقُولَ الْفُقَهَاءُ فِيهِ .

☆☆ محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا ایک انصاری خاتون تھیں وہ اپنے بیٹے کی تلاش میں ہمارے ہاں تشریف لائیں انہیں وہ بچہ نہیں ملا تو انہوں نے ہمیں یہ حدیث سنائی اور بولیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے ہم اس وقت آپ کی صاحبزادی کو غسل دینے لگی تھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے پانی اور بیری کے چوں کے ذریعے تین یا پانچ مرتبہ اگر تم مناسب سمجھو تو اس سے زیادہ مرتبہ غسل دینا اور آخر میں کافور بھی لگا دینا۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں: تھوڑا سا کافور بھی لگا دینا جب تم فارغ ہو جاؤ تو مجھے بتانا۔

جب ہم فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر ہمیں دی اور فرمایا: یہ اس کے جسم پر لپیٹ دو۔

راوی کہتے ہیں: سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے صرف یہی الفاظ بیان کیے اس سے زیادہ کوئی لفظ بیان نہیں کیا مجھے یہ نہیں معلوم کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کون سی صاحبزادی تھیں۔

راوی کہتے ہیں: میں نے اپنے استاد سے پوچھا کہ اسے اس کے جسم پر لپیٹ دو کا مطلب کیا ہے؟ کیا اس سے مراد یہ ہے چادر کو تہبند کے طور پر اسے اوڑھا دو؟ تو استاد نے جواب دیا: نہیں! میرا یہ خیال ہے اس سے مراد یہ ہے تم اس چادر میں اسے لپیٹ دینا (یعنی لفافہ بنا دینا)۔

شرح

روایت کے یہ الفاظ کہ "تم اسے اشعار کے طور پر پہنا دو" شعار اس لباس کو کہا جاتا ہے جو جسم کے ساتھ ملا ہوتا ہے مطلب

یہ ہے کفن کے نیچے ان کے جسم کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی چادر مبارک مس ہو۔ علامہ عینی نے عمدۃ القاری میں اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے یہ بات تحریر کی ہے: اس کی وجہ یہی ہے، تاکہ انہیں نبی اکرم ﷺ کے آثار کا تبرک حاصل ہو جائے۔ اس سے یہ بات بالواسطہ طور پر ثابت ہو جاتی ہے، نبی اکرم ﷺ اور صالحین کے آثار سے تبرک حاصل کرنا شرعاً جائز ہے۔

.....

1893 - أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ يُوْسُفَ النَّسَائِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ تُوْقِي أَحَدِي بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتَنَ ذَلِكَ وَاغْسِلْنَهَا بِالسِّدْرِ وَالْمَاءِ وَاجْعَلْنَ فِي الْخِرِّ ذَلِكَ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَعْتَنَ فَأَذِنِّي". قَالَتْ فَأَذَنَاهُ فَأَلْقَى إِلَيْنَا حَقْوَهُ فَقَالَ "أَشْعِرْنَهَا آيَاهُ".

☆☆ سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ کی ایک صاحبزادی کا انتقال ہو گیا تو آپ نے فرمایا: اسے تین یا پانچ یا اگر تم مناسب سمجھو تو اس سے زیادہ مرتبہ غسل دینا، اسے پیری کے پتوں اور پانی کے ذریعے غسل دینا اور آخر میں کافور بھی لگا دینا۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) تھوڑا سا کافور بھی لگا دینا، جب تم فارغ ہو جاؤ تو مجھے اس بارے میں بتانا۔ سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ہم نے آپ کو بتایا تو آپ ﷺ نے اپنی چادر ہمیں دیتے ہوئے فرمایا: یہ اس کے جسم پر لپیٹ دینا۔

### 37 - باب الْأَمْرِ بِتَحْسِينِ الْكُفْنِ .

باب: (میت کو) اچھا کفن دینے کا حکم

1894 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدِ الرَّقِيِّ الْقَطَّانُ وَيُوْسُفُ بْنُ سَعِيدٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ أَبَانَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ مَاتَ فَقَبْرَ لَيْلًا وَكُفِّنَ فِي كَفْنٍ غَيْرِ طَائِلٍ فَزَجَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقَبَّرَ إِنْسَانٌ لَيْلًا إِلَّا أَنْ يُضْطَرَّ إِلَى ذَلِكَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا وَلِيَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيَحْسِنْ كَفَنَهُ".

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے اپنے ایک صحابی کا ذکر کیا، جن کا انتقال ہو گیا تھا اور انہیں رات کے وقت دفن کر دیا گیا تھا اور انہیں عام سا کفن دیا گیا تھا، نبی اکرم ﷺ نے اس بات پر ناراضگی کا اظہار کیا، کہ کسی شخص کو رات کے وقت دفن کر دیا جائے، البتہ اگر انتہائی مجبوری ہو، تو حکم مختلف ہے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جب کوئی شخص اپنے بھائی کا ذمہ دار بنے تو اسے اچھا کفن پہنانا چاہیے۔"

1893-اخرجه البخاری فی الجنائز، باب هل تکفن المرأة فی ازار الرجل (الحديث 1257). تحفة الاشراف (18104).

1894-اخرجه مسلم فی الجنائز، باب فی تحسین کفن الميت (الحديث 49). واخرجه ابو داؤد فی الجنائز، باب فی الکفن (الحديث

3148). وسیاتی (الحديث 2013) تحفة الاشراف (2805).

## شرح

مسلمان کی میت کو کفن پہنانا تمام مسلمانوں پر فرض کفایہ ہے۔ اس کی دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے جو آپ ﷺ نے حالت احرام والے شخص کے بارے میں فرمایا تھا۔

”اسے اس کے انہی دو کپڑوں میں کفن دے دو۔“

کفن و فن کے تمام تر اخراجات میت کے ترکے میں سے ادا کئے جائیں گے اور انہیں قرض کی ادائیگی اور وصیت پوری کرنے سے مقدم رکھا جائے گا۔ اگر میت کا کوئی مال موجود نہ ہو تو جس شخص کے ذمے میت کی زندگی میں میت کا خرچ لازم تھا۔ اس پر اس کی ادائیگی لازم ہوگی۔

احناف کے نزدیک بیوی کو کفن دینا شوہر پر لازم ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے بیوی کا خرچ اس کی زندگی میں شوہر کے ذمے ہوتا ہے۔ صحیح قول کے مطابق شوہر بھی اسی بات کے قائل ہیں۔ البتہ مالکیوں اور حنابلہ کے نزدیک بیوی کو کفن فراہم کرنا شوہر پر لازم نہیں ہوگا اور نہ ہی اس کے فن وغیرہ کا خرچ فراہم کرنا لازم ہوگا۔ اس کی وجہ یہ ہے خرچ وغیرہ کی ادائیگی اس وقت لازم ہوتی ہے جب ان کے درمیان میاں بیوی کا تعلق ہو اور شوہر عورت سے تمتع کر سکتا ہو اور یہ چیز موت کی وجہ سے منقطع ہوگئی ہے۔ اس لئے عورت مرد کے لئے اجنبی عورت کی مانند ہوگی۔

میت کو غسل دینے کے بعد اس کو وہی کفن دیا جائے گا جس کا پہننا اس کے لئے زندگی میں جائز تھا۔ اس لئے مرد کو ریشمی کپڑے میں کفن نہیں دیا جاسکتا۔ البتہ جمہور کے نزدیک عورت کا کفن ریشمی کپڑے کا ہو سکتا ہے۔ حنابلہ کے نزدیک عورت کا کفن بھی ریشمی کپڑے کا نہیں ہو سکتا۔

کفن کے لئے یہ بات بھی ضروری ہے وہ پاک ہونا چاہئے۔ اس لئے اگر پاک کپڑے کا کفن دینا ممکن ہو تو پھر نجس کپڑے کا کفن دینا جائز نہیں ہوگا۔

حنابلہ کے نزدیک یہ بات واجب ہے میت کو ایسا کفن دیا جائے جو وہ جمعہ اور عید کے موقع پر پہنا کرتا تھا۔ البتہ مالکیوں اور احناف کے نزدیک ایسا کرنا مستحب ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے نبی اکرم ﷺ نے اچھا کفن دینے کی ہدایت کی ہے تو اچھا کفن دینا حنابلہ کے نزدیک واجب ہے اور دیگر فقہاء کے نزدیک مستحب ہے۔

کفن کی کم از کم مقدار وہ ایک کپڑا ہے جو پورے جسم کو ڈھانپ لے اور اس کی زیادہ سے زیادہ مقدار سات کپڑے ہیں۔ مرد کے لئے افضل یہ ہے اسے تین کپڑوں کا کفن دیا جائے اور عورت کے لئے افضل یہ ہے اسے پانچ کپڑوں کا کفن دیا جائے۔ احناف اس بات کے قائل ہیں: کفن کی تین قسمیں ہیں۔ (1) وہ کفن جو ضروری ہے (2) وہ کفن جو کفایت کر جاتا ہے (3) وہ کفن جو سنت ہے۔

آگے اس کی جزئیات میں فقہاء کے درمیان اختلافات پائے جاتے ہیں۔

## 38 - باب آئ الكفن خیر .

باب: کون سا کفن بہتر ہے؟

1895 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ أَبِي عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ

أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "الْبَسُوا مِنِّيَابِكُمُ الْبِياضَ فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ وَكَفَّنُوا فِيهَا مَوْتَانُكُمْ".

☆☆ حضرت سرہ رحمہ اللہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"تم سفید کپڑے پہنا کرؤ کیونکہ یہ زیادہ صاف اور زیادہ پاکیزہ ہوتے ہیں اور انہی میں اپنے مردوں کو کفن دو۔"

شرح

کفن میں یہ بات مستحب ہے وہ سوتی ہو کیونکہ نبی اکرم ﷺ کو بھی سوتی کپڑے میں کفن دیا گیا تھا اور یہ بھی مستحب ہے کفن کے کپڑے کا رنگ سفید ہونا چاہئے۔ یہ بھی مستحب ہے عود وغیرہ کے ذریعے اسے دھونی دے دی جائے۔ یہ بھی مستحب ہے کفن میں ایک سے زیادہ کپڑے استعمال کئے جائیں۔ تاہم مستحب یہ ہے کفن کے کپڑوں کی تعداد طاق ہونی چاہئے تاکہ میت کی عزت افزائی بھی ہو اور اس کی پردہ پوشی بھی ہو۔ یہ بات بھی مستحب ہے بے جا اسراف کے بغیر اچھا کفن دیا جائے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے اسی کی ہدایت کی ہے۔

## 39 - باب كفن النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

باب: نبی اکرم ﷺ کے کفن (کا تذکرہ)

1896 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

كَفَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ سُحُولِيَّةٍ بِيضَ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ کو سحول کے بنے ہوئے تین سفید کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا۔

شرح

روایت میں لفظ "سحولیہ" استعمال ہوا ہے یہ یمن کی ایک بستی "سحول" کی طرف منسوب ہے۔ یعنی یہ وہاں کا بنا ہوا کپڑا تھا۔ طبقات ابن سعد میں یہ بات مذکور ہے یہ کفن ایک تہہ بند ایک چادر اور ایک لفافے پر مشتمل تھا۔ یہ بات علامہ سیوطی نے اس روایت کے حاشیے میں بیان کی ہے۔

امام ابو داؤد رحمہ اللہ اور امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تین نجرانی کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا۔ جن میں سے دو کپڑے حلے کی شکل میں تھے اور ایک وہ قمیص تھی جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تھا۔

\*\*\*

1897 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بَيْضٍ سُحُولِيَّةٍ لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ .

☆ ☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سحول کے بنے ہوئے تین سفید کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا ان میں قمیص اور عمامہ نہیں تھا۔

1898 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُفِّنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بَيْضٍ يَمَانِيَّةٍ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ فَذُكِرَ لِعَائِشَةَ قَوْلُهُمْ فِي تَوْبِينَ وَبُرْدٍ مِنْ حَبْرَةَ فَقَالَتْ قَدْ آتَى بِالْبُرْدِ وَلَكِنَّهُمْ رَدُّوهُ وَلَمْ يَكْفُوهُ فِيهِ .

☆ ☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تین سفید یعنی سوتی کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا ان میں قمیص اور عمامہ نہیں تھا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا گیا کہ بعض لوگ یہ کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دو کپڑوں اور ایک یعنی چادر میں کفن دیا گیا تھا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: وہ چادر لائی گئی تھی، لیکن (کفن پہنانے والے افراد نے) اسے قبول نہیں کیا تھا اور اس میں آپ کو کفن نہیں دیا تھا۔

#### 40 - باب الْقَمِيصِ فِي الْكُفْنِ .

باب: کفن میں قمیص پہنانا

1899 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا مَاتَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي جَاءَ ابْنُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعْطِنِي قَمِيصَكَ حَتَّى

1897- أخرجه البخاری فی الجنائز، باب الكفن بلا عمامة (الحديث 1273). تحفة الاشراف (17160).

1898- أخرجه مسلم فی الجنائز، باب فی کفن الميت (الحديث 46). وأخرجه ابو داؤد فی الجنائز، باب فی الكفن (الحديث 3152). وأخرجه الترمذی فی الجنائز، باب ما جاء فی کفن النبی صلی اللہ علیہ وسلم (الحديث 996) وأخرجه ابن ماجہ فی الجنائز، باب ما جاء فی کفن النبی صلی اللہ علیہ وسلم (الحديث 1469). تحفة الاشراف (16786).

1899- أخرجه البخاری فی الجنائز، باب الكفن فی القميص الذي يكف اولاً يكف و من کفن بغير قميص (الحديث 1269)، وفي اللباس، باب لبس القميص (الحديث 5796). وأخرجه مسلم فی صفات المنافقين و احكامهم، (الحديث 4). وأخرجه الترمذی فی تفسير القرآن، باب (ومن سورة التوبة) (الحديث 3098). وأخرجه النسائی فی التفسير: سورة التوبة، قوله تعالى (استغفر لهم اولاً تستغفر لهم) (الحديث 244) وأخرجه ابن ماجہ فی الجنائز، باب فی الصلاة علی اهل القبلة (الحديث 1523). تحفة الاشراف (8139).

اَكْفَنَهُ فِيهِ وَصَلَّ عَلَيْهِ وَاسْتَفْعَرَ لَهُ . فَاَعْطَاهُ قَمِيصَهُ ثُمَّ قَالَ "اِذَا فَرَعْتُمْ فَاذْنُوْنِيْ اُصَلِّيْ عَلَيْهِ" .  
 فَجَذَبَهُ عَمْرُوْ وَقَالَ قَدْ نَهَاكَ اللّٰهُ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى الْمُنٰفِقِيْنَ . فَقَالَ "اَنَا بَيْنَ خَيْرَتَيْنِ" . قَالَ (اسْتَفْعَرَ لَهُمْ  
 اَوْ لَا تَسْتَفْعَرَ لَهُمْ) فَصَلَّى عَلَيْهِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى (وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ اَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ) فَتَرَكَ  
 الصَّلَاةَ عَلَيْهِمْ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں جب عبداللہ بن ابی کا انتقال ہوا تو اس کا بیٹا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: آپ اپنی قمیص مجھے عطاء کیجئے تاکہ میں اس قمیص میں اپنے والد کو کفن دوں، آپ اس کی نمازِ جنازہ ادا کیجئے اور اس کے لیے دعائے مغفرت کیجئے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قمیص اسے عطاء کر دی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب تم فارغ ہو جاؤ تو مجھے بتا دینا، میں اس کی نمازِ جنازہ ادا کر لوں گا (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نمازِ جنازہ ادا کرنے کے لیے جانے لگے) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن تھام لیا اور عرض کی: اللہ تعالیٰ نے آپ کو منافقین کی نمازِ جنازہ ادا کرنے سے منع فرمایا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے دونوں طرح کا اختیار ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "تم ان کے لیے مغفرت کی دعا کرو یا مغفرت کی دعا نہ کرو"۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نمازِ جنازہ ادا کی تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل کیا: "اب تم ان (منافقین) میں سے کسی کے بھی مرنے پر ان کی نمازِ جنازہ ادا نہ کرنا اور نہ ہی اس کی قبر پر کھڑے ہونا"۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منافقین کی نمازِ جنازہ ادا کرنا ترک کر دیا۔

## شرح

اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات تحریر کی ہے: حافظ ابن حجر نے یہ بات کہی ہے: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول روایت اس کے مخالف ہے جس میں یہ بات منقول ہے۔

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن ابی کی قبر کے پاس تشریف لائے اسے اس وقت قبر میں رکھا جا چکا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں پہ کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اسے قبر سے نکالا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی میت کو اپنے گھنٹوں پر رکھا اور اسے اپنی قمیص پہنائی۔"

ابن حجر کہتے ہیں ان دونوں روایات کو اس طرح جمع کیا جاسکتا ہے پہلی روایت میں یہ بات مذکور ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے صاحبزادے کو قمیص عطا کر دی تھی اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قبر سے نکالنے کے بعد قمیص پہنائی تھی، کیونکہ روایت کے متن میں استعمال ہونے والا "و" یہ ترتیب بیان کرنے کے لئے نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے راوی نے واقعہ ذکر کرتے ہوئے اس بات کا بھی تذکرہ کر دیا ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنی قمیص بھی

پینے کے لئے دی تھی۔ اور راوی کا یہ مقصد نہ ہو کہ ترتیب کے ساتھ ہی ایسا ہوا تھا۔

روایت کے یہ الفاظ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو پکڑا اور عرض کی: اللہ تعالیٰ نے تو آپ ﷺ کو منافقین کی نماز جنازہ ادا کرنے سے منع کیا ہے۔ حافظ ابن حجر کہتے ہیں اس پر یہ اشکال نازل ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان تو بعد میں نازل ہوا ہے۔  
”تم ان میں سے کسی ایک کی نماز جنازہ کبھی ادا نہ کرنا“

جیسا کہ اسی حدیث میں یہ بات منقول ہے اللہ تعالیٰ نے پھر یہ آیت نازل کی تو نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کی نماز جنازہ ادا کرنا ترک کر دی۔

ابن حجر کہتے ہیں اس کا جواب یہ دیا جاسکتا ہے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ”اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت نہیں کرے گا“

اس سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ سمجھے تھے کہ اب ان کی نماز جنازہ ادا کرنا بھی ممنوع ہو چکا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں بتایا: ان کی نماز جنازہ ادا کرنا، ابھی ممنوع نہیں ہوا اور ابھی امید منقطع نہیں ہوئی ہے۔\*

اسی روایت کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابوالحسن سندھی نے یہ بات بیان کی ہے:

اگر آپ یہ سوال کریں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ کیسے سوچا جاسکتا ہے وہ کوئی ایسی بات کہیں گے یا وہ کوئی ایسا گمان کریں گے جس سے یہ ثابت ہوتا ہو کہ نبی اکرم ﷺ شاید کسی ایسے کام کا ارتکاب کرنے والے ہیں جس سے آپ ﷺ کو منع کر دیا گیا ہے تو ہم اس کے جواب میں یہ کہہ سکتے ہیں شاید حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سمجھا ہو کہ شاید نبی اکرم ﷺ بھول کر ایسا کر رہے ہیں تو انہوں نے اس بات کا تذکرہ آپ ﷺ کے سامنے کر دیا اور یہ بھی ہو سکتا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے یہ الفاظ: ”کیا اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو منع نہیں کیا“ یہ استفسار کے طور پر ہو اور سوال کرنے کے طور پر ہو جیسا کہ روایت کے الفاظ بھی اسی پر دلالت کرتے ہیں تاکہ یہ بات واضح ہو جائے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ سمجھے تھے کہ شاید ایسا کرنا منع ہے جہاں تک اس صورت حال کا تعلق ہے جو بات اہل علم نے یہ سمجھا ہے اس وقت ممانعت کا حکم آپ کا تھا کیونکہ نماز جنازہ دراصل میت کے لئے استغفار ہوتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کو مشرکین کے لئے استغفار سے منع کر دیا گیا تھا۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ”نبی اور ایمان والوں کے لئے یہ بات مناسب نہیں ہے وہ مشرکین کی مغفرت کے لئے دعا کریں۔“

تو یہ کوئی اشکال نہیں ہے کیونکہ میت کا منافق ہونا اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ میت مشرک بھی ہو اور آیت سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے یہ حکم مشرکین کے بارے میں تھا اور ممانعت کا تعلق انہی سے تھا۔ جہاں تک منافقین کا تعلق ہے تو ان کے بارے میں یہ اختیار دیا گیا تھا پھر بعد میں ان کے لئے دعائے مغفرت کرنے کی ممانعت کا حکم نازل ہو گیا۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔\*\*

یہی روایت امام بخاری رضی اللہ عنہ نے بھی اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے۔ وہاں اس کی شرح کرتے ہوئے علامہ ابن ابی عمیر نے یہ بات تحریر کی ہے:

\* حاشیہ سیوطی بر روایت مذکورہ

\*\* حاشیہ سندھی بر روایت مذکورہ

امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ اور ان کے اصحاب نے اس حدیث سے یہ استدلال کیا ہے، کفن میں قمیص پہنانا جائز ہے۔  
 امام مالک رضی اللہ عنہ کے اصحاب نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن ابی کویہ قمیص اس لئے عطا کی تھی کیونکہ  
 عبد اللہ بن ابی نے غزوہ بدر کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھلائی کی تھی اور وہ یہ تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ  
 اس وقت قیدیوں میں شامل تھے اور ان کے پاس مناسب لباس نہیں تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پہننے کے لئے قمیص تلاش کی،  
 لیکن کیونکہ ان کا قد لمبا تھا۔ اس لئے کسی دوسرے کی قمیص انہیں پوری نہیں آ رہی تھی۔ اس وقت عبد اللہ بن ابی نے اپنی قمیص پیش  
 کی تھی جو انہیں پوری آئی تھی۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا بدلہ دینے کے لئے اپنی قمیص اسے عطا کی تھی\*۔

کفن میں قمیص کے چائز ہونے کی ایک دلیل وہ روایت بھی ہے جسے ہم حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے پہلے  
 بھی نقل کر چکے ہیں جو امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ اور امام ابن ماجہ رضی اللہ عنہ نے نقل کی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ نبی  
 اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تین نجرانی کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا۔ جن میں سے دو حلے کی شکل میں تھے اور ایک وہ قمیص تھی جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کا وصال ہوا تھا۔

.....

1900 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرِو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ أَتَى  
 النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي وَقَدَّ وَضَعَ فِي حُفْرَتِهِ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ لَهُ قَوْضَعَةٌ  
 عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَالْبَسَهُ فَمِيصَهُ وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيقِهِ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن ابی کی قبر کے پاس تشریف لائے، اس وقت اسے  
 اس کی قبر میں رکھا جا چکا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں ٹھہرے، آپ کے حکم کے مطابق اسے قبر سے نکالا گیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے  
 اپنے گھٹنے پر رکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قمیص اسے پہنائی، آپ نے اپنا لعاب اس پر لگایا۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے!

شرح

اس روایت میں یہ بات مذکور ہے، عبد اللہ بن ابی کے دفن ہو جانے کے بعد اسے قبر سے نکالا گیا ہے۔ اس سے یہ استدلال  
 کیا گیا ہے، کسی ضرورت یا مصلحت کی وجہ سے میت کو دفن کر دیتے کے بعد اس کو قبر سے نکالا جاسکتا ہے۔

اس روایت میں یہ بات مذکور ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن ابی کو اپنی قمیص پہنائی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعاب وہاں  
 اس پر ڈالا تھا۔ اس سے یہ بات بالواسطہ طور پر ثابت ہو جاتی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکار صالحین کے آثار سے

\* شرح ابن بطلال، کتاب الجنائز، باب اس قمیص میں کفن دینا جس کا حاشیہ سلا ہوا ہو

1900- أخرجه البخاری فی الجنائز، باب الكفن فی القميص الذي يكف اولاً يكف و من كفن بغير قميص (الحديث 1270)، و باب هل يخرج  
 الميت من القبر و اللحد و اللحد لعله (الحديث 1350) مطولاً، و فی الجهاد، باب الكهجرة للاسارى (الحديث 3008) بمعناه، و فی اللباس،  
 باب لبس القميص (الحديث 5795). و أخرجه مسلم فی صفات المنافقين و احكامهم، (الحديث 2). و سيأتي (الحديث 1901)، و أخرج  
 الميت من اللحد بعد ان يوضع فيه (الحديث 2018). تحفة الاشراف (2531).



تبرک حاصل کیا جاسکتا ہے۔

.....

1901 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الزُّهْرِيُّ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ وَكَانَ الْعَبَّاسُ بِالْمَدِينَةِ فَطَلَبَتْ الْأَنْصَارُ ثَوْبًا يَكْسُوهُ فَلَمْ يَجِدُوا فَمِصًّا يَصْلُحُ عَلَيْهِ إِلَّا قَمِيصَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي فَكَسَوْهُ إِيَّاهُ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت عباس رضی اللہ عنہ (قیدی کے طور پر) مدینہ منورہ میں تھے انصار نے انہیں پہننے کے لیے دینے کے لیے کپڑا تلاش کیا، تو انہیں کوئی قمیص نہیں ملی جو ان کے جسم پر پوری آسکتی، صرف عبد اللہ بن ابی کی قمیص ایسی تھی جو ان کو پوری آسکتی تھی، تو ان لوگوں نے اس کی قمیص حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو پہننے کے لیے دے دی (اس کے بدلے کے طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن ابی کے مرنے پر اپنی قمیص اسے عطاء کی تھی)۔

1902 - أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنِ الْأَعْمَشِ حِ وَأَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ قَالَ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ قَالَ سَمِعْتُ شَقِيقًا قَالَ حَدَّثَنَا خَبَّابٌ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبَغِي وَجَهَ اللَّهُ تَعَالَىٰ فَوَجَبَ أَجْرُنَا عَلَى اللَّهِ فَمِنَّا مَنْ مَاتَ لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ فَلَمْ نَجِدْ شَيْئًا نَكْفِيهِ فِيهِ إِلَّا نَمْرَةً كُنَّا إِذَا غَطَيْنَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا غَطَيْنَا بِهَا رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ رَأْسُهُ فَأَمَرْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُعْطِيَ بِهَا رَأْسَهُ وَنَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ إِذْخِرًا وَمِنَّا مَنْ آتَيْتُ لَهُ ثَمْرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِيهَا . وَاللَّفْظُ لِإِسْمَاعِيلَ .

☆☆ حضرت خباب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی تو ہمارا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمے لازم ہو گیا، ہم میں سے بعض لوگ ایسی حالت میں فوت ہوئے کہ انہوں نے اپنے اجر میں سے کچھ بھی حاصل نہیں کیا، ایسے لوگوں میں سے ایک حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ تھے جو غزوہ اُحد کے دن شہید ہو گئے تھے، ہمیں انہیں کفن دینے کے لیے صرف ایک چادر ملی تھی، ہم اس چادر کے ذریعے ان کا سر ڈھانپتے تھے، تو ان کے پاؤں ظاہر ہو جاتے تھے، جب اس کے ذریعے ان کے پاؤں ڈھانپتے تھے تو سر ظاہر ہو جاتا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ حکم دیا، کہ ہم ان کا سر ڈھانپ دیں اور ان کے پاؤں پر ”اذخر“ گھاس رکھ دیں۔

ہم میں سے بعض افراد وہ ہیں، جن کا پھل پک چکا ہے اور وہ اسے چن رہے ہیں۔

1901-تقدم (الحديث 1900) .

1902-اخرجه البخاري في الجنائز، باب اذا لم يجد كفنًا الا ما يورى راسه او قدميه غطى راسه (الحديث 1276)، و في مناقب الانصار، باب هجرة النبي صلى الله عليه وسلم واصحابه الى المدينة (الحديث 3897 و 3914)، و في المغازي، باب غزوة احد (الحديث 4047)، و باب من قتل من المسلمين يوم احد (الحديث 4082)، و في الرقاق، باب فضل الفجر (الحديث 6448) . و اخرجه مسلم في الجنائز، باب في كفن الميت (الحديث 44) . و اخرجه ابو داؤد في الوصايا، باب ما جاء في الدليل على ان الكفن من جميع المال (الحديث 2876) . و اخرجه الترمذي في المناقب، باب في مناقب مصعب بن عمير رضي الله عنه (الحديث 3853) . و الحديث عند: البخاري في الرقاق، باب ما يحل من زهرة الدنيا والتنافس فيها (الحديث 6432) . تحفة الاشراف (3514) .

روایت کے یہ الفاظ اسماعیل نامی راوی کے ہیں۔

شرح

ہم اس سے پہلے یہ بات نقل کر چکے ہیں، احناف کے نزدیک کفن کی تین قسمیں ہیں۔ وہ کفن جو ضروری ہو وہ کفن جو کفایت کر جائے اور وہ کفن جو سنت ہے اس حدیث سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے، اگر سنت کے مطابق کفن فراہم کرنا ممکن نہ ہو تو پھر ضروری کفن دیا جائے گا۔ اس روایت میں حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی شہادت اور انہیں چادر دیئے جانے کا تذکرہ ہے۔ اگرچہ اس حدیث کے شارحین نے وضاحت نہیں کی تاہم اس سے بالواسطہ طور پر یہ بات ثابت ہوتی ہے، میت کے جسم پر موجود دو کپڑوں یعنی قمیص اور تہ بند کے علاوہ لفافے کے طور پر جو چادر لپیٹی جاتی ہے وہ چھوٹی تھی جو حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے جسم پر پوری نہیں آرہی تھی۔

.....

#### 41- باب كَيْفَ يُكْفَنُ الْمُحْرِمُ إِذَا مَاتَ .

باب: جب احرام والا شخص فوت ہو جائے تو اسے کیسے کفن دیا جائے گا؟

1903 - أَخْبَرَنَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اغْسِلُوا الْمُحْرِمَ فِي ثَوْبَيْهِ اللَّذَيْنِ أَحْرَمَ فِيهِمَا وَأَغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَا تَمْسُوهُ بِطِيبٍ وَلَا تَحْمِرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يَبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُحْرِمًا"

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

احرام والے شخص کو اس کے انہی دو کپڑوں میں غسل دو جو اس نے احرام کے طور پر پہنے ہوئے تھے اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل دینا، اسے انہی دو کپڑوں کا کفن دینا اور اسے خوشبو نہ لگانا اور اس کا سر نہ ڈھانپنا، کیونکہ وہ قیامت کے دن احرام کی حالت میں زندہ کیا جائے گا۔

شرح

حالت احرام والے شخص کے کفن کے بارے میں فقہاء کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابن رشد تحریر کرتے

ہیں:

1903- أخرجه البخاری فی الجنائز، باب کیف یکفن المحرم (الحديث 1268) بنحوه، و فی جزاء الصید، باب المحرم یموت بعرفة (الحديث 1849) . وأخرجه مسلم فی الحج، باب ما یفعل بالمحرم اذا مات (الحديث 93 و 94 و 96 و 97 و 98) . وأخرجه ابو داؤد فی الجنائز، باب المحرم یموت، کیف یصنع به (الحديث 3238 و 3239) . وأخرجه الترمذی فی الحج، باب ما جاء فی المحرم یموت فی احرامه (الحديث 951) . وسیاتی (الحديث 2713)، (الحديث 2858) وأخرجه ابن ماجه فی المناسک، باب المحرم یموت (الحديث 3084) . تحفة الاشراف (5582) .

علماء کا اس بات پر اتفاق ہے، میت کے سر کو ڈھانپا جائے گا اور اسے خوشبو لگائی جائے گی۔ اگر کوئی شخص حالت احرام میں فوت ہو جاتا ہے تو اس کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔  
 امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں، میت کا سر ڈھانپنے جانے اور اس کو خوشبو لگانے میں حالت احرام والا شخص اور حالت احرام کے بغیر شخص دونوں برابر ہیں۔  
 جبکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں، حالت احرام والے شخص کے سر کو ڈھانپنا نہیں جائے گا اور اسے خوشبو نہیں لگائی جائے گی۔

ان فقہاء کے درمیان اختلاف کا سبب روایات کے عموم اور خصوص میں سامنے آنے والا تعارض ہے۔  
 خصوصی روایت وہ ہے جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص کو لایا گیا جس کا آخری وقت تھا۔ حالت احرام میں اس کا انتقال ہو گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے اس کے انہی دو کپڑوں میں کفن دے دو اور اسے پانی اور پیری کے پتوں سے غسل دو اور اس کے سر کو ڈھانپنا نہیں اور اس کو خوشبو نہیں لگانا کیونکہ یہ قیامت کے دن تلبیہ پڑھتے ہوئے زندہ ہوگا۔  
 جبکہ عمومی روایات وہ ہیں جن میں میت کو غسل دینے کا مطلق طریقہ بیان ہوا ہے\*۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

## 42- باب الْمِسْكِ

باب: کستوری کے بارے میں روایات

1904- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ وَشَيْبَةُ قَالََا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُلَيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ سَمِعَ أَبَا نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَطِيبُ الطِّيبِ الْمِسْكَ"  
 ☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:  
 "سب سے بہترین خوشبو مشک ہے۔"

1905- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الدِّرْهَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ الْمُسْتَمِرِّ بْنِ الرَّيَّانِ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مِنْ خَيْرِ طِيبِكُمُ الْمِسْكَ"  
 ☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

\* بدلیۃ الجہد: باب: میت کی تکفین کے احکام

1904- اخرجہ مسلم فی الالفاظ من الادب و غیرہا، باب استعمال المسک و انه اطیب الطیب و کراهۃ رد الريحان و الطیب (18 و 19) مطولاً . و اخرجہ الترمذی فی الجنائز، باب ما جاء فی المسک للمیت (الحديث 991 و 992) . و سیاتی (الحديث 5134) ، و (الحديث 5279) . تحفة الاشراف (4311) .  
 1905- اخرجہ ابو داؤد فی الجنائز، باب فی المسک للمیت (الحديث 3158) . تحفة الاشراف (4381) .

”تمہاری خوشبوؤں میں سب سے بہتر مشک ہے۔“

### 43 - باب الإذن بِالْجَنَازَةِ .

باب: جنازے کی اطلاع دینا

1906 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ فِي حَدِيثِهِ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ مِسْكِينَ مَرَضَتْ فَأَخْبَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَرَضِهَا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُ الْمَسَاكِينَ وَيَسْأَلُ عَنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا مَاتَتْ فَأَذُنُونِي" فَأُخْرِجَ بِجَنَازَتِهَا لَيْلًا وَكِرَهُوا أَنْ يُوقَفُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَ بِالَّذِي كَانَ مِنْهَا فَقَالَ "أَلَمْ أَمُرْكُمْ أَنْ تُؤَذِّنُونِي بِهَا" قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كِرِهْنَا أَنْ نُوقِفَكَ لَيْلًا . فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى صَفَّ بِالنَّاسِ عَلَى قَبْرِهَا وَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ .

☆☆ حضرت ابوامامہ بن اسہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک خاتون جو غریب تھی وہ بیمار ہو گئی نبی اکرم ﷺ کو اس کی بیماری کے بارے میں بتایا گیا نبی اکرم ﷺ لوگوں کی عیادت کے لیے تشریف لے جایا کرتے تھے اور ان کے حال احوال دریافت کرتے رہتے تھے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جب اس کا انتقال ہو جائے تو مجھے بتا دینا اس خاتون کا جنازہ رات کے وقت نکالا گیا لوگوں نے اس وقت نبی اکرم ﷺ کو بیدار کرنے کو پسند نہیں کیا اگلے دن نبی اکرم ﷺ کو اس خاتون کے بارے میں بتایا گیا تو آپ نے فرمایا: کیا میں نے تمہیں یہ حکم نہیں دیا تھا کہ تم مجھے اس بارے میں اطلاع دینا؟ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہمیں یہ بات اچھی نہیں لگی کہ ہم رات کے وقت آپ کو بیدار کریں۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ تشریف لے گئے آپ ﷺ نے اس کی قبر پر لوگوں کی صفیں بنوائیں (اور اس کی نماز جنازہ ادا کرتے ہوئے) اس میں چار تکبیریں کہیں۔

### 44 - باب السَّرْعَةِ بِالْجَنَازَةِ .

باب: جنازہ کو جلدی لے جانا

1907 - أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنِ ابْنِ أَبِي ذُنَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْرَانَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "إِذَا وَضِعَ الرَّجُلُ

1906- الفرديه النسائي، و سائى فى الجنائز، الصلاة على الجنائز بالليل (الحديث 1968) بسحوه، و عدد التكبير على الجنائز (الحديث

1980) تحفة الاشراف (137) .

1907- الفرديه النسائي . تحفة الاشراف (13623) .

الصَّالِحُ عَلَى سَرِيرِهِ قَالَ قَدِمُونِي قَدِمُونِي وَإِذَا وَضِعَ الرَّجُلُ - يَعْنِي السُّوءَ - عَلَى سَرِيرِهِ قَالَ يَا وَيْلِي آيَنَ تَدْمُونَنِي“

☆ ☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”جب کسی نیک آدمی کو (جنازے کی) چارپائی پر رکھا جاتا ہے تو وہ یہ کہتا ہے: مجھے جلدی لے جاؤ مجھے جلدی لے جاؤ اور جب کسی ایسے شخص کو (یعنی برے شخص کو) اس کی چارپائی پر رکھا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے: ہائے بربادی! تم مجھے کہاں لے جا رہے ہو؟“

### شرح

اس ترجمہ الباب میں جنازے کو جلدی لے جانے کا جو ذکر کیا گیا ہے۔ اس سے مراد یہ نہیں ہے جنازہ اٹھا کر بھاگ کر چلا جائے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ کچھ لوگوں کو بھاگ کر جنازہ لے جاتے ہوئے دیکھا تو ان سے فرمایا تھا: ”تمہیں سکون کے ساتھ چلنا چاہئے۔“

اس روایت کو امام ابن ماجہ رضی اللہ عنہ اور امام طحاوی رضی اللہ عنہ نے اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے بلکہ اس سے مراد یہ ہے میت کے انتقال کر جانے کے بعد اس کو غسل دینے، کفن دینے اور دفن کرنے میں زیادہ تاخیر نہیں کرنی چاہئے اور حکم یہی ہے جنازہ اٹھا کر متوسط رفتار کے ساتھ جو عام رفتار سے ذرا سی تیز ہو اس طرح سے چلا جائے۔

امام طحاوی رضی اللہ عنہ نے یہ بات تحریر کی ہے: امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ، امام ابو یوسف رضی اللہ عنہ اور امام محمد رضی اللہ عنہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

اس حدیث کی شرح لکھتے ہوئے امام جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہ نے یہ بات تحریر کی ہے: اس روایت کے الفاظ سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے الفاظ کہنے والا میت کا جسم ہوتا ہے جسے لوگوں نے کندھوں پر اٹھایا ہوا ہوتا ہے۔

جبکہ علامہ ابن بطلال نے یہ بات بیان کی ہے روح یہ بات کہتی ہے تاہم ابن منیر نے ان کی تردید کرتے ہوئے یہ کہا ہے۔ اس میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے اللہ تعالیٰ روح کو جسم کی طرف اس حالت میں واپس کر دے تاکہ ایسی صورت میں بندہ مومن کی خوشخبری اور کافر کے افسوس میں اضافہ ہو جائے۔\*

اسی حدیث کی تشریح کرتے ہوئے علامہ ابوالحسن سندھی نے یہ بات تحریر کی ہے: مردہ یہ سمجھ رہا ہوتا ہے شاید لوگ اس کی بات سن رہے ہیں۔ اس لئے وہ لوگوں سے یہ بات کہتا ہے یا پھر یہ صورت ہو سکتی ہے اللہ تعالیٰ اس کی زبان پر یہ الفاظ جاری کر دیتا ہوتا کہ اللہ کے رسول اس کے بارے میں یہ اطلاع دے دیں تو فائدہ اس اطلاع کے نتیجے میں حاصل ہوگا باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔\*\*

\* حاشیہ سیوطی پر روایت مذکورہ

\*\* حاشیہ سندھی پر روایت مذکورہ

1908 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ فَاحْتَمَلَهَا الرَّجَالُ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَلَمُونِي قَلَمُونِي وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ يَا وَيْلَهَا إِلَى أَيْنَ تَذْهَبُونَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الْإِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَهَا الْإِنْسَانُ لَصَيِقَ".

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جب جنازے کو رکھا جاتا ہے اور لوگ اسے اپنی گردنوں پر اٹھالیتے ہیں تو اگر وہ نیک ہو تو وہ یہ کہتا ہے: تم مجھے لے چلو! تم مجھے لے چلو! اگر نیک نہ ہو تو یہ کہتا ہے: ہائے افسوس! تم مجھے کہاں لے جا رہے ہو؟ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: انسان کے علاوہ ہر چیز اس کی آواز سنتی ہے اگر انسان اس کی آواز سن لے تو بیہوش ہو جائے۔"

### شرح

یہ روایت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی "صحیح" میں بھی نقل کی ہے۔ وہاں اس کی شرح کرتے ہوئے حافظ ابن حجر عسقلانی تحریر کرتے ہیں:

روایت کے یہ الفاظ کہ "جب جنازے کو رکھا جاتا ہے اور لوگ اسے اپنی گردن پر اٹھالیتے ہیں" یہ الفاظ اس بات کا احتمال رکھتے ہیں اسے رکھنے سے مراد اسے کندھوں پر رکھنا مراد ہو۔ پہلا قول زیادہ مناسب ہے کیونکہ روایت میں آگے چل کر یہ الفاظ آرہے ہیں۔

"اگر وہ نیک ہو" تو یہ الفاظ میت کے بارے میں ہیں اور اس کی تائید اس روایت سے بھی ہوتی ہے جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس سے پہلے گزر چکی ہے اس کی آواز کو ہر چیز سنتی ہے تو یہ اس بات پر دلالت کرتی ہے میت اپنی زبان کے ذریعے یہ الفاظ استعمال کرتی ہے۔ زبان حال سے یہ بات نہیں آتی ہے۔

روایت کے یہ الفاظ کہ "اگر انسان اس کی آواز سن لے تو وہ بے ہوش ہو جائے۔"

اس کے بارے میں سیوطی کہتے ہیں: یعنی وہ میت جس طریقے کے ساتھ چلا رہی ہوتی ہے اس کی شدت کو اگر انسان سن لے تو وہ بے ہوش ہو جائے۔

شیخ ابن بزیہ کہتے ہیں یہ اس میت کے ساتھ مخصوص ہے جو نیک نہ ہو کیونکہ جو نیک میت ہوتی ہے اس کی حالت تو لطف اور مہربانی کی ہوتی ہے اور اس کلام نرمی پر مبنی ہوتا ہے۔ اس لئے اس کا کلام سن کر بے ہوش ہونا مناسب نہیں ہوگا۔ حافظ ابن حجر نے یہ بات بیان کی ہے۔ اس بات کا احتمال موجود ہے یہ بے ہوشی نیک آدمی کا کلام سن کر بھی ہو کیونکہ آدمی اس سے مانوس نہیں ہوتا۔\*

.....

\* شخص از فتح الباری وحاشیہ سیوطی بر روایت مذکورہ

1909 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَتْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ فَإِنَّ تَكَ صَلَاحَةً فَخَيْرٌ تَقْلِمُونَهَا إِلَيْهِ وَإِنْ تَكَ غَيْرَ ذَلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ".

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ان تک یہ حدیث پہنچی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: "جنازے کو (دفن کے لیے) جلدی لے جاؤ، کیونکہ اگر وہ نیک ہوگا تو یہ ایک بھلائی ہے جسے تم آگے لے جاؤ گے، اگر وہ نیک نہیں ہوگا تو یہ ایک بُرائی ہے جسے تم اپنی گردنوں سے اتار دو گے۔"

1910 - أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ فَإِنَّ كَانَتْ صَلَاحَةً قَلَعْتُمُوهَا إِلَى الْخَيْرِ وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ ذَلِكَ كَانَتْ شَرًّا تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ".

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جنازے کو جلدی لے جاؤ، کیونکہ اگر وہ نیک ہوگا تو تم اسے بھلائی کی طرف لے جاؤ گے، اگر وہ نیک نہیں ہوگا تو یہ ایک بُرائی ہے جسے تم اپنے گردنوں سے اتار دو گے۔

### شرح

روایت کے یہ الفاظ "جنازے کو تیزی سے لے جاؤ" اس سے مراد یہ ہے اسے اٹھا کر قبر تک جلدی لے جاؤ۔

ایک قول یہ ہے جلدی کرنے سے مراد یہ ہے جنازہ تیار کرنے میں جلدی کرو۔ اگر پہلا معنی مراد لیا جائے تو اس سے مراد یہ ہوگا کہ جنازہ لے کر چلتے ہوئے تیزی سے چلنا چاہئے۔

جبکہ علامہ قرطبی نے یہ بات بیان کی ہے حدیث کا مقصود یہ ہے میت کو دفن کرنے میں تاخیر سے کام نہیں لینا چاہئے کیونکہ میت کے دفن میں تاخیر مباحات اور غرور کی طرف لے جاتی ہے۔\*

.....

1911 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عُيَيْنَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَوْشَنِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ شَهِدْتُ جَنَازَةَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ وَخَرَجَ زِيَادٌ يَمْشِي بَيْنَ يَدَيِ السَّرِيرِ فَجَعَلَ رِجَالُ مَنْ

1909- اخبرنا محمد بن عبد الاعلى قال حدثنا خالد قال انبأنا عيينة بن عبد الرحمن بن جوشن قال حدثني ابي قال شهدت جنازة عبد الرحمن بن سمرة وخرج زياد يمشي بين يدي السرير فجعل رجال من

1910- اخبرنا محمد بن عبد الاعلى قال حدثنا خالد قال انبأنا عيينة بن عبد الرحمن بن جوشن قال حدثني ابي قال شهدت جنازة عبد الرحمن بن سمرة وخرج زياد يمشي بين يدي السرير فجعل رجال من

\* حاشیہ سیوطی بر روایت مذکورہ

1911- اخبرنا محمد بن عبد الاعلى قال حدثنا خالد قال انبأنا عيينة بن عبد الرحمن بن جوشن قال حدثني ابي قال شهدت جنازة عبد الرحمن بن سمرة وخرج زياد يمشي بين يدي السرير فجعل رجال من

أَهْلَ عِبْدِ الرَّحْمَنِ وَمَوَالِيَهُمْ يَسْتَقْبِلُونَ السَّرِيرَ وَيَمْسُونَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ وَيَقُولُونَ رُونِدًا رُونِدًا بَارَكَ اللَّهُ لِيكُمْ . فَكَانُوا يَدْبُونَ دَبِيحًا حَتَّى إِذَا كُنَّا بِيَعْضِ طَرِيقِ الْمَرْبِدِ لِحَقْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَلَى بَغْلَةٍ فَلَمَّا رَأَى الْإِدْيَ يَصْنَعُونَ حَمَلَ عَلَيْهِمْ بِبَغْلَتِهِ وَأَهْوَى إِلَيْهِمْ بِالسُّوْطِ وَقَالَ خَلُّوا لِقَوْلِ الْإِدْيِ أَكْرَمَ وَجْهَ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَأَيْتَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّا لَنَجَاذُ نَرْمُلُ بِهَا رَمْلًا . فَانْبَسَطَ الْقَوْمُ .

☆☆ عینہ بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی ہے میں حضرت عبد الرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کے جنازے میں شریک ہوا زیاد میت کے آگے آگے چلنے لگا حضرت عبد الرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کے اہل خانہ اور ان کے غلاموں نے جنازے کی چارپائی اٹھائی اور اس کے پیچھے چلنے لگے اور ساتھ وہ یہ کہتے جا رہے تھے: آہستہ آہستہ چلو! اللہ تعالیٰ تمہیں برکت نصیب کرے! ابھی یہ لوگ آہستہ آہستہ جا رہے تھے اور ”مربد“ کے راستے میں کسی جگہ پہنچے تھے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اپنے خچر پر سوار ہو کر ہمارے ساتھ آ کر مل گئے جب انہوں نے ان لوگوں کا یہ طرز عمل دیکھا تو اپنا خچران پر چڑھا دیا اور اپنی لاشی ان کی طرف بڑھائی اور بولے: راستہ دو! اس ذات کی قسم جس نے حضرت ابو القاسم رضی اللہ عنہ کو عزت عطاء کی ہے! مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی جنازے میں شریک ہوتے تھے (تو اتنی تیزی سے چلتے تھے کہ یوں محسوس ہوتا تھا) جیسے دوڑ رہے ہیں۔ (راوی کہتے ہیں: تو لوگ ادھر ادھر بکھر گئے۔

### شرح

جنازے کے ساتھ چلنے کا سنت طریقہ کیا ہے؟ اس بارے میں علماء کے مابین اختلاف پایا جاتا ہے۔

اہل مدینہ اس بات کے قائل ہیں جنازے کے آگے چلنا سنت ہے۔

جبکہ اہل کوفہ اور امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ اس بات کے قائل ہیں جنازے کے پیچھے چلنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ اختلاف کا سبب روایات میں اختلاف ہے۔ جنہیں ہر فریق نے اپنے اساتذہ کے حوالے سے روایت کیا ہے اور اس پر عمل کیا ہے۔

امام مالک رضی اللہ عنہ نے ”مرسل“ روایت کے طور پر یہ بات نقل کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنازے کے آگے چلا کرتے تھے۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہی بات منقول ہے اور امام شافعی رضی اللہ عنہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

اہل کوفہ اپنے موقف کی تائید میں وہ روایت نقل کرتے ہیں جو حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

عبد الرحمن بن ابی بکر بیان کرتے ہیں: میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک جنازے میں جا رہا تھا۔ انہوں نے میرا ہاتھ تھاما ہوا تھا اور وہ جنازے کے پیچھے چل رہے تھے۔

جبکہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ جنازے کے آگے چل رہے تھے۔ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں

دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: جنازے کے پیچھے چلنے والے کی فضیلت جنازے کے آگے چلنے والے پر وہی ہے جو فرض نماز کی نقل نماز پر ہے۔

یہ دونوں حضرات بھی اس بات سے واقف ہیں لیکن وہ لوگوں کی سہولت کے لئے آگے چل رہے ہیں۔“



اسی طرح حضرت علیؑ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔  
 ”جنازے کو اپنے آگے رکھو اس کو اپنی نگاہوں کے سامنے رکھو کیونکہ اس طرح عبرت حاصل ہوتی ہے نصیحت ہوتی ہے اور یاد دہانی ہوتی ہے۔“

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ سے جنازے کے ساتھ چلنے کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

”جنازہ متبوع ہوتا ہے وہ تابع نہیں ہوتا اور اس کے ساتھ وہ لوگ نہ ہوں جو اس کے آگے چلیں۔“

اسی طرح حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کے حوالے سے یہ بھی روایت منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔

”سواری پر سوار شخص جنازے کے آگے چلے اور پیدل افراد جنازے سے پیچھے چلیں اور آگے چلیں اور دائیں اور بائیں چلیں، لیکن وہ اس کے قریب رہیں۔“

اسی طرح حضرت ابو ہریرہؓ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے: جس میں یہ الفاظ ہیں۔  
 ”جنازے کے پیچھے چلو۔“

تو ان روایات کو اہل کوفہ نے پیش نظر رکھا ہے اور ان روایات کو مسترد مانتے ہیں اور دیگر روایات کو ضعیف قرار دیتے ہیں\*۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

1912- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ وَهَشِيمٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُمَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا لَنَكَادُ نَرْمُلُ بِهَا رَمَلًا. وَاللَّفْظُ حَدِيثُ هَشِيمٍ.

☆☆ حضرت ابوبکرہؓ بیان کرتے ہیں مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے جب ہم نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ (کسی جنازے میں شریک ہوتے تھے) تو تیز تیز چلتے تھے۔

روایت کے یہ الفاظ ہشیم نامی راوی کے ہیں۔

1913- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُوسٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَحْيَى أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا مَرَّتْ بِكُمْ جَنَازَةٌ فَاقْبُوا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدُ حَتَّى تُوَضَّعَ."

☆☆ حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جب کوئی جنازہ تمہارے پاس سے گزرے تو تم کھڑے ہو جاؤ اور جو شخص ان کے ساتھ جا رہا ہو وہ اس وقت تک

\* بولتے الجھد: باب: جنازے کے ساتھ چلنا

1912- تقدم (الحدیث 1911).

1913- أخرجه البخاری فی الجنائز، باب من تبع جنازة فلا يقعد حتى توضع عن مناقب الرجال فان قعد امر بالقيام (الحدیث 1310). وأخرجه

مسلم فی الجنائز، باب القيام للجنازة (الحدیث 77). وأخرجه الترمذی فی الجنائز، باب ما جاء فی القيام للجنازة (الحدیث 1043). وسنن

(الحدیث 1916)، والجلوس قبل ان توضع الجنازة (الحدیث 1997). صحفة الاشراف (4420).

نہ بیٹھے جب تک جنازے کو رکھ نہیں دیا جاتا۔“

## 45 - باب الأمر بالقیام للجنائزہ -

باب: جنازے کے لیے قیام کرنے کا حکم

1914 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ الْجَنَائِزَ فَلَمْ يَكُنْ مَاشِيًا مَعَهَا فَلْيَقُمْ حَتَّى تُخَلِّفَهُ أَوْ تُوَضَّعَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تُخَلِّفَهُ".

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے

ہیں:

جب کوئی شخص جنازہ دیکھے اور اس نے اس کے ساتھ چل کر نہ جانا ہو تو وہ اس وقت تک کھڑا رہے جب تک وہ جنازہ آگے نہیں چلا جاتا یا اسے رکھ نہیں دیا جاتا۔

شرح

پہلے جو روایت گزر چکی ہے اس کی وضاحت کرتے ہوئے امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات تحریر کی ہے:

قاضی عیاض نے یہ بات بیان کی ہے: اس مسئلے کے بارے میں لوگوں کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: جنازے کو دیکھ کر کھڑے ہونے کا حکم منسوخ ہے جبکہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ، اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ، ابن حبیب رحمۃ اللہ علیہ، ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ یہ دونوں حضرات مائل ہیں، اس بات کے قائل ہیں آدمی کو اس بارے میں اختیار ہے۔

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بھی بیان کی ہے: فقہاء کا اس مسئلے میں اختلاف پایا جاتا ہے جو شخص جنازے کے ساتھ جاتے ہوئے قبر تک پہنچ جائے اس کے کھڑے ہونے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اسلاف کی ایک جماعت اس بات کی قائل ہے ایسی صورت میں آدمی اس وقت تک نہیں بیٹھے گا جب تک جنازے کو رکھ نہیں دیا جاتا۔

ان حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: منسوخ ہونے کا حکم اس صورت میں ہے جب آدمی کے پاس سے جنازہ گزرے اور آدمی اسے دیکھ کر کھڑا ہو جائے۔

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

1914- اخرجہ البخاری فی الجنائز، باب القیام للجنائزہ (الحدیث 1307)، وباب متى یقعد اذا قام للجنائزہ (الحدیث 1308). و اخرجہ مسلم فی الجنائز، باب القیام للجنائزہ (الحدیث 73 و 74 و 75). و اخرجہ ابو داؤد فی الجنائز، باب القیام للجنائزہ (الحدیث 3172). و اخرجہ الترمذی فی الجنائز، باب ما جاء فی القیام للجنائزہ (الحدیث 1042). (الحدیث 1915). و اخرجہ ابن ماجہ فی الجنائز، باب ما جاء فی القیام للجنائزہ (الحدیث 1542). تحفة الاشراف (5041).

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں۔ ہمارے مذہب میں مشہور قول یہ ہے جنازے کے لئے قیام کرنا مستحب نہیں ہے بلکہ علماء نے یہ بات بیان کی ہے یہ حکم منسوخ ہے۔ اس کی دلیل حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث ہے۔ جبکہ فقہاء شوافع میں سے متنبی نے اس قول کو اختیار کیا ہے ایسا کرنا مستحب ہے اور یہی بات مختار ہے۔ لہذا ایسی صورت میں اس بات کا حکم دینا استحباب کے لئے ہوگا اور بیٹھے رہنا جواز کو بیان کرنے کے لئے ہوگا۔ اس کو منسوخ قرار دینے کا دعویٰ درست نہیں ہوگا۔ اس کی وجہ یہ ہے منسوخ ہونے کا حکم اس وقت عائد کیا جاتا ہے جب دو متضاد روایات میں تطبیق دینا ممکن نہ ہو اور یہاں ایسی ناممکن صورتحال نہیں ہے۔ \*

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

1915 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ الْعَدَوِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ "إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا حَتَّى تُخَلِّفَكُمْ أَوْ تُوَضَّعَ".

☆ ☆ سالم اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حضرت عامر بن ربیعہ عدوی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ جب تک وہ آگے نہیں گزر جاتا یا اسے رکھ نہیں دیا جاتا۔"

1916 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ هِشَامِ بْنِ هِشَامٍ ح وَأَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدْ حَتَّى تُوَضَّعَ".

☆ ☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اس کے ساتھ جانے والا شخص اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک اسے رکھ نہیں دیا جاتا۔"

1917 - أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ قَالَا مَا رَأَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهِدَ جَنَازَةً قَطُّ فَجَلَسَ حَتَّى تُوَضَّعَ.

☆ ☆ حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم نے ہمیشہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اس وقت تک نہیں بیٹھے جب تک جنازے کو رکھ نہیں دیا گیا۔

1918 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو

\* حاشیہ سیوطی بر روایت سابقہ

1915-تقدم (الحديث 1914) .

1916-تقدم (الحديث 1913) .

1917-انفر دبه النسائي . تحفة الاشراف (4040) .

1918-انفر دبه النسائي . تحفة الاشراف (4088) .

سَعِيدٌ ح وَآخِبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو زَيْدٍ سَعِيْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي السَّفْرِ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرُّوا عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَامَ . وَقَالَ عَمْرُو اِنْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ بِهِ جَنَازَةٌ فَقَامَ .

★★ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ کچھ لوگ جنازہ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے۔

عمر و نامی راوی نے روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے جنازہ گزرا تو آپ کھڑے ہو گئے۔

1919 - أَخْبَرَنِي أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَمِّهِ يَزِيدَ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُمْ كَانُوا جُلُوسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَلَعَتْ جَنَازَةٌ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ مَنْ مَعَهُ فَلَمْ يَزَالُوا قِيَامًا حَتَّى نَفَذَتْ .

★★ حضرت یزید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران ایک جنازہ آ گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے آپ کے ساتھ بیٹھے ہوئے افراد بھی کھڑے ہو گئے اور یہ لوگ اس وقت تک کھڑے رہے جب تک وہ آگے نہیں چلا گیا۔

#### 46 - باب الْقِيَامِ لَجَنَازَةِ أَهْلِ الشِّرْكِ .

باب: مشرکین کے جنازے کے لیے قیام کرنا

1920 - أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ كَانَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ وَقَيْسُ بْنُ سَعْدِ بْنِ عَبَادَةَ بِالْقَادِسِيَّةِ فَمَرَّ عَلَيْهِمَا بِجَنَازَةٍ فَقَامَا فَقِيلَ لَهُمَا إِنَّهُمَا مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ . فَقَالَا مَرَّ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ فَقَامَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّهُ يَهُودِيٌّ . فَقَالَ "أَلَيْسَتْ نَفْسًا" .

★★ عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں حضرت سہل بن حنیف اور حضرت قیس بن سعد "قادیسیہ" میں موجود تھے وہاں ایک جنازہ گزرا تو یہ دونوں حضرات کھڑے ہو گئے تو انہیں بتایا گیا یہ ایک مقامی شخص (یعنی کسی غیر مسلم) کا جنازہ ہے تو ان دونوں حضرات نے یہ بات بیان کی: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ کھڑے ہو گئے (عرض کی گئی: یہ ایک یہودی (کا جنازہ) ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"کیا یہ انسان نہیں ہے؟"

1919-انفردہ النسائی . تحفة الاشراف (11826) .

1920-اخرجه البخاری فی الجنائز، باب من قام لجنازة يهودی (الحديث 1312)، و (1313) تعليقا، و اخرجہ مسلم فی الجنائز، باب القیام الجنازة (الحديث 81) . تحفة الاشراف (4662) .

شرح

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں جو روایت نقل کی ہے اس میں بنیادی مسئلہ یہ ہے ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودی کے جنازے کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے تو اب علماء کے درمیان اس مسئلے میں اختلاف پایا جاتا ہے اگر کسی غیر مسلم کا جنازہ گزرتا ہے تو کیا اس کے لئے بھی کھڑا ہوا جائے گا یا ایسا نہیں کیا جائے گا۔

اس مسئلے پر بحث کرتے ہوئے مشہور حنفی فقیہ امام ابو جعفر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی معروف کتاب ”شرح معانی الآثار“ کتاب الجنائز میں باب! جب جنازہ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے تو کیا وہ اس کے لئے کھڑے ہوں گے یا نہیں کھڑے ہوں گے، میں اس موضوع پر بحث کی ہے اور مختلف روایات نقل کی ہیں جن سے یہ بات ثابت ہوتی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازے کو دیکھ کر کھڑا ہونے کا حکم دیا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی جنازے کو دیکھ کر کھڑے ہو جایا کرتے تھے۔

اس کے بعد امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے۔ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازے کے لئے کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ اسے رکھ دیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لوگ بھی کھڑے ہو گئے۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم جنازے کو دیکھ کر بیٹھے رہتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بھی بیٹھے رہنے کی ہدایت کی۔

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک اور سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ہمیں یہ ہدایت کی تھی کہ ہم جنازے کو دیکھ کر کھڑے ہو جایا کریں اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی بیٹھے رہتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بھی بیٹھے رہنے کی ہدایت کی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت بھی منقول ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جنازے کو دیکھ کر کھڑا ہوتے دیکھا تو ہم کھڑے ہوئے پھر ہم نے آپ کو بیٹھے ہوئے دیکھا تو ہم بیٹھے رہے۔ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ہم نے جو روایات نقل کی ہیں ان سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے جنازے کو دیکھ کر کھڑے ہونے کا حکم پہلے تھا پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا۔\*

...—...—...—...

1921 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ هِشَامِ ح وَأَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَرَّتْ بِنَا جَنَازَةٌ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْنَا مَعَهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا هِيَ جَنَازَةٌ يَهُودِيَّةٌ . فَقَالَ "إِنَّ لِلْمَوْتِ فَرَعًا فَإِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَهَرُمُوا" . اللَّفْظُ لِخَالِدٍ .

☆ ☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ ہمارے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

\* لخص شرح معانی الآثار، کتاب الجنائز، باب: جب جنازہ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے تو کیا وہ اس کے لئے کھڑے ہوں گے یا نہیں ہوں گے؟  
1921-اخرجه البخاری فی الجنائز، باب من قام لجنازة يهودی (الحديث 1311). واخرجه مسلم فی الجنائز، باب القيام للجنازة (الحديث 78). واخرجه ابو داؤد فی الجنائز، باب القيام الجنازة (الحديث 3174). تحفة الاشراف (2386).

کھڑے ہو گئے آپ کے ہمراہ ہم بھی کھڑے ہو گئے میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ ایک یہودی عورت کا جنازہ ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”موت ایک خوفزدہ کرنے والی چیز ہے اس لیے جب تم کوئی جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جایا کرو۔“  
روایت کے یہ الفاظ خالد نامی راوی کے ہیں۔

#### 47 - باب الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ الْقِيَامِ .

باب: جنازے کے لیے کھڑے نہ ہونے کی اجازت

1922 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَلِيِّ فَمَرَّتْ جَنَازَةٌ فَقَامُوا لَهَا فَقَالَ عَلِيُّ مَا هَذَا قَالُوا أَمْرُ أَبِي مُوسَى . فَقَالَ إِنَّمَا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجَنَازَةِ يَهُودِيَّةٍ وَلَمْ يَعُدَّ بَعْدَ ذَلِكَ .

☆☆ ابو معمر بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے ان کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو لوگ اس کے لیے کھڑے ہو گئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: یہ کیوں کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے حکم کی وجہ سے، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ ایک مرتبہ ایک یہودی عورت کے جنازے کے لیے کھڑے ہوئے تھے، لیکن اس کے بعد آپ نے ایسا نہیں کیا۔

1923 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ أَنَّ جَنَازَةَ مَرَّتْ بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ فَقَامَ الْحَسَنُ وَلَمْ يَقُمْ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ الْحَسَنُ أَيْسَ قَدْ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجَنَازَةِ يَهُودِيٍّ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَعَمْ لَمْ جَلَسَ .

☆☆ محمد (بن سیرین) نامی راوی بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ حضرت امام حسن اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کھڑے نہیں ہوئے، تو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا نبی اکرم ﷺ ایک یہودی کے جنازے کے لیے کھڑے نہیں ہوئے تھے؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (جی ہاں! کھڑے ہوئے تھے) لیکن اس کے بعد آپ (اس طرح کی صورت حال میں) بیٹھے رہتے تھے۔

1924 - أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَبَانَا مَنْصُورٌ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ مَرَّ بِجَنَازَةٍ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ فَقَامَ الْحَسَنُ وَلَمْ يَقُمْ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ الْحَسَنُ لَابْنِ عَبَّاسٍ أَمَا قَامَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَامَ لَهَا لَمْ يَعُدَّ .

1922- الفردبه النسائي . تحفة الاشراف (10185) .

1923- الفردبه النسائي، و سياتى ( الحديث 1924 و 1925) بنحوه و ( الحديث 1926) بمعناه مطولاً . تحفة الاشراف (3409) .

1924- تقدم ( الحديث 1923) .

☆ ☆ محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ حضرت امام حسن اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کھڑے نہیں ہوئے تو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا نبی اکرم ﷺ جنازے کے لیے کھڑے نہیں ہوئے تھے؟ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: پہلے کھڑے ہوتے تھے پھر بعد میں آپ بیٹھے رہتے تھے (یعنی کھڑے ہونے کے عمل کو ترک کر دیا)۔

1925 - أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ عَلِيَّةَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنِ أَبِي مَجْلَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَالحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ مَرَّتْ بِهِمَا جَنَازَةٌ فَقَامَ أَحَدُهُمَا وَقَعَدَ الْآخَرُ فَقَالَ الَّذِي قَامَ أَمَا وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَامَ قَالَ لَهُ الَّذِي جَلَسَ لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَلَسَ .

☆ ☆ ابو جلود حضرت ابن عباس اور حضرت امام حسن رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ ان کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو ان دونوں میں سے ایک کھڑا ہو گیا اور دوسرے صاحب بیٹھے رہے جو صاحب کھڑے ہوئے تھے وہ بولے: اللہ کی قسم! مجھے اس بات کا علم ہے نبی اکرم ﷺ (جنازے کے لیے) کھڑے ہوئے تھے تو دوسرے صاحب جو بیٹھے رہے تھے انہوں نے جواب دیا: مجھے اس بات کا علم ہے نبی اکرم ﷺ ایسی صورت میں بیٹھے رہے تھے۔

1926 - أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَارُونَ الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ كَانَ جَالِسًا فَمَرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَامَ النَّاسُ حَتَّى جَاوَزَتِ الْجَنَازَةُ فَقَالَ الْحَسَنُ إِنَّمَا مَرَّ بِجَنَازَةٍ يَهُودِيٍّ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى طَرِيفِهَا جَالِسًا فَكَّرَهُ أَنْ تَعْلُو رَأْسَهُ جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ فَقَامَ .

☆ ☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد باقر) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے ان کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو لوگ کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ جنازہ آگے گزر گیا تو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے بتایا: ایک مرتبہ ایک یہودی کا جنازہ گزرا تھا نبی اکرم ﷺ اس کے راستے میں بیٹھے ہوئے تھے تو آپ کو یہ بات اچھی نہیں لگی یہودی کا جنازہ آپ کے سر سے اونچا ہو جائے اس لیے آپ کھڑے ہو گئے۔

1927 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجَنَازَةِ يَهُودِيٍّ مَرَّتْ بِهِ حَتَّى تَوَارَتْ . وَأَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَيْضًا أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ لِجَنَازَةِ يَهُودِيٍّ حَتَّى تَوَارَتْ .

☆ ☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ ایک یہودی کے جنازے کے لیے کھڑے ہو گئے تھے جو کہ

1925-تقدم (الحديث 1923) -

1926-تقدم (الحديث 1923) -

1927-اخرجه مسلم في الجنائز، باب القيام الجنازة (الحديث 80) . تحفة الاشراف (2818) -

آپ کے پاس سے گزرا تھا یہاں تک کہ وہ آپ کی نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔

ایک اور سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ قول منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب یہودی کے جنازے کے لیے کھڑے ہوئے تھے یہاں تک کہ وہ ان کی نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔

1928 - أَخْبَرَنَا اسْحَاقُ قَالَ أَبَانَا النَّضْرُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ جَنَازَةَ مَرَّتْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ لِقَبِيلِهَا جَنَازَةَ يَهُودِيٍّ . فَقَالَ "إِنَّمَا قُمْنَا لِلْمَلَائِكَةِ"

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ ایک جنازہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا تو آپ کھڑے ہو گئے آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: یہ ایک یہودی کا جنازہ ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم فرشتوں کے لیے کھڑے ہوئے ہیں۔

#### 48 - باب استراحة المؤمن بالموت

باب: مؤمن کا موت کے ذریعے راحت حاصل کرنا

1929 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مَعْبِدِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي قَنَادَةَ بْنِ رَبِيعٍ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ "مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَاخٌ مِنْهُ" . فَقَالُوا مَا الْمُسْتَرِيحُ وَمَا الْمُسْتَرَاخُ مِنْهُ قَالَ "الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَأَذَاهَا وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالذَّرَابُ"

☆☆ حضرت ابوقنادہ بن ربیع رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

"یا تو اسے راحت حاصل ہوگئی ہے یا اس سے راحت حاصل کر لی گئی ہے"۔ لوگوں نے عرض کی: اسے راحت حاصل ہوگئی یا اس سے راحت حاصل کر لی گئی؟ سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مرنے والا بندہ مؤمن دنیا کی پریشانیوں اور تکالیف سے راحت حاصل کر لیتا ہے جبکہ گناہ گار بندہ (یعنی کافر شخص) سے شہر بندے درخت اور جانور راحت حاصل کر لیتے ہیں۔

#### 49 - باب الإستراحة من الكفار

باب: کفار سے راحت حاصل کرنا

1930 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهَبٍ بْنُ أَبِي كُرَيْبَةَ الْحَرَّائِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ - وَهُوَ الْحَرَّائِيُّ - عَنْ

1928- الفرديه النسائي . تحفة الاشراف (1162) .

1929- اخرجہ البخاری فی الرقاق، باب سكرات الموت (الحديث 6512) و (الحديث 6513) مختصراً . و اخرجہ مسلم فی الجنائز، باب ما جاء فی مستريح و مستراح منه (الحديث 61) . و سياتي (الحديث 1930) . تحفة الاشراف (12128) . 1930- تقدم (الحديث 1929) .



أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنِي زَيْدٌ عَنْ وَهَبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ مَعْبِدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِي قَنَادَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ طَلَعَتْ جَنَازَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَاخٌ مِنْهُ الْمُؤْمِنُ يَمُوتُ فَيَسْتَرِيحُ مِنْ أَوْصَابِ الدُّنْيَا وَلَنْصِبِهَا وَأَذَاهَا وَالْفَاجِرُ يَمُوتُ فَيَسْتَرِيحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالذَّوَابُّ"

☆☆ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران ایک جنازہ آ گیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

یا تو یہ راحت حاصل کرنے والا ہے یا اس سے راحت حاصل ہوگئی ہے جب مومن مرتا ہے تو وہ دنیا کی تکالیف اور پریشانیوں اور مصیبتوں سے راحت حاصل کر لیتا ہے اگر کوئی کافر مرتا ہے تو اس سے بندے شہر درخت اور جانور راحت حاصل کر لیتے ہیں۔

## 50 - باب الشَّاءِ

باب: (مرحوم کی) تعریف

1931 - أَخْبَرَنِي زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسِ قَالَ مَرَّ بِجَنَازَةٍ فَأَثْنَى عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ . وَمَرَّ بِجَنَازَةٍ أُخْرَى فَأَثْنَى عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ . فَقَالَ عُمَرُ فَذَاكَ أَبِي وَأُمِّي مَرَّ بِجَنَازَةٍ فَأَثْنَى عَلَيْهَا خَيْرًا فَقُلْتُ وَجَبَتْ . وَمَرَّ بِجَنَازَةٍ فَأَثْنَى عَلَيْهَا شَرًّا فَقُلْتُ وَجَبَتْ . فَقَالَ مَنْ أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ ایک جنازہ گزرا اس کی اچھے لفظوں میں تعریف کی گئی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

واجب ہوگئی ہے پھر ایک دوسرا جنازہ گزرا تو اس کی بُرے لفظوں میں تعریف کی گئی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: واجب ہوگئی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! پہلے ایک جنازہ گزرا اس کی اچھے لفظوں میں تعریف کی گئی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: واجب ہوگئی ہے پھر ایک جنازہ گزرا جس کی بُرے لفظوں میں تعریف کی گئی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: واجب ہوگئی ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کی تم نے اچھے لفظوں میں تعریف کی تھی اس کے لیے جنت واجب ہوگئی جس کی تم نے بُرے لفظوں میں تعریف کی اس پر جہنم واجب ہوگئی تم لوگ زمین میں اللہ کے گواہ ہو۔

شرح

اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے: ”مسند احمد“ میں یہ بات منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کی نماز جنازہ نہیں پڑھائی تھی جس کی لوگوں نے برائی بیان کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے شخص کی نماز جنازہ ادا کی تھی۔

روایت کے یہ الفاظ ”تم لوگ زمین میں اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو“ اس سے مراد یہ ہے جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس جملے کا مخاطب تھے وہ مراد ہیں اور وہ لوگ مراد ہیں جو ان کی صفات کے مطابق ایمان کی دولت رکھتے ہیں جبکہ شیخ ابن اسمن نے یہ بات بیان کی ہے: یہ حکم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ مخصوص ہے کیونکہ وہ ہمیشہ حکمت کے ساتھ کلام کرتے تھے جبکہ بعد میں آنے والوں کی صورت حال اس سے مختلف ہے تاہم درست قول یہ ہے یہ حکم ثقہ اور پرہیزگار لوگوں کے ساتھ مخصوص ہوگا۔

اسی حدیث کی تشریح کرتے ہوئے علامہ ابوالحسن سندھی نے یہ بات بیان کی ہے۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ قول بھی ہے یہ حکم ان کے لئے ساتھ مخصوص ہے جس کی تعریف اہل فضیلت لوگ کریں اور ان لوگوں کی تعریف میت کے افعال کے مطابق ہو تو ایسا شخص جنتی ہوگا۔ تاہم صحیح قول یہ ہے یہ الفاظ اپنے عموم اور اطلاق پر باقی رہیں گے۔ جو بھی مسلمان فوت ہو جائے اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں یا لوگوں کی اکثریت کے دل میں اس کے لئے تعریف ڈال دے تو یہ اس بات کی دلیل ہوگی کہ وہ مسلمان جنتی ہے خواہ میت کے افعال اس کا تقاضا کرتے ہوں یا نہ کرتے ہوں۔ اس کی وجہ یہ ہے گناہوں کا عذاب ہونا واجب نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ کا اس کے لئے لوگوں کے دلوں میں تعریف ڈال دینا اس بات کی دلیل ہے اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کو پسند کرتا ہے۔

...—...—...—...

1932 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ عَامِرٍ وَجَدَّهُ أُمَيْةَ بْنَ خَلْفٍ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَرُّوا بِجَنَازَةٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتُّوا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ . ثُمَّ مَرُّوا بِجَنَازَةٍ أُخْرَى فَاتُّوا عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ . قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَوْلُكَ الْأُولَى وَالْآخِرَى وَجَبَتْ . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَلَائِكَةُ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي السَّمَاءِ وَأَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کچھ لوگ ایک جنازہ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے لوگوں نے اس کی تعریف کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

واجب ہوگئی ہے کچھ لوگ ایک اور جنازہ لے کر گزرے تو لوگوں نے اس کی برائی بیان کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: واجب ہوگئی ہے لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ نے پہلے اور دوسرے دونوں جنازوں کے بارے

میں یہی فرمایا ہے واجب ہوگئی ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

فرشتے آسمان میں اللہ تعالیٰ کے گواہ ہیں اور تم لوگ زمین میں اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو۔

1933 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَا حَدَّثَنَا

دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفُرَاتِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّبَلِيِّ قَالَ أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَجَلَسْتُ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَمَرَّ بِجَنَازَةٍ فَأْتَنِي عَلَى صَاحِبِهَا خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ وَجَبَتْ . ثُمَّ مَرَّ بِأُخْرَى فَأْتَنِي عَلَى صَاحِبِهَا خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ وَجَبَتْ . ثُمَّ مَرَّ بِالثَّالِثِ فَأْتَنِي عَلَى صَاحِبِهَا شَرًّا فَقَالَ عُمَرُ وَجَبَتْ . فَقُلْتُ وَمَا وَجَبَتْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ قُلْتُ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ أَرْبَعَةٌ قَالُوا خَيْرًا أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ . قُلْنَا أَوْ ثَلَاثَةٌ قَالَ أَوْ ثَلَاثَةٌ . قُلْنَا أَوْ اثْنَانِ قَالَ أَوْ اثْنَانِ .

☆☆ ابواسود دہلی بیان کرتے ہیں میں مدینہ منورہ آیا میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اسی دوران

ایک جنازہ گزرا مرحوم کی تعریف کی گئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: واجب ہوگئی ہے پھر ایک اور جنازہ گزرا اس شخص کی بھی تعریف کی گئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: واجب ہوگئی ہے پھر تیسرا جنازہ گزرا اس شخص کی بُرائی کی گئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: واجب ہوگئی ہے میں نے دریافت کیا: اے امیر المؤمنین! کیا چیز واجب ہوگئی ہے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے وہی الفاظ کہے ہیں جو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمائے تھے جس مسلمان کے بارے میں چار آدمی یہ گواہی دیتے ہوئے کہہ دیں کہ وہ اچھا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کر دیتا ہے ہم نے دریافت کیا: اگر تین کر دیں؟ تو انہوں نے فرمایا: اگر تین کر دیں ہم نے عرض کی: اگر دو کر دیں؟ تو انہوں نے فرمایا: اگر دو کر دیں (تو بھی یہی فضیلت حاصل ہوگی)۔

شرح

روایت کے یہ الفاظ ”جس مسلمان کے بارے میں چار لوگ گواہی دے“ اس کی وضاحت کرتے ہوئے امام سیوطی رحمہ اللہ نے یہ بات تحریر کی ہے: داؤدی نے یہ بات کہی ہے۔ اس گواہی میں ان لوگوں کی شہادت معتبر ہوگی جو اہل فضل ہوں اور سچے ہوں۔ گناہ گار لوگ مراد نہیں ہوں گے کیونکہ وہ تو ایسے شخص کی تعریف کریں گے جو ان کی مانند ہو۔

اسی طرح اس شخص کا بھی اعتبار نہیں ہوگا جس کی میت کے ساتھ کوئی دشمنی ہو کیونکہ دشمن کی گواہی قبول نہیں کی جاتی۔\*

...—...—...—...

51 - باب النَّهْيِ عَنِ ذِكْرِ الْهَلْكَى إِلَّا بِخَيْرٍ

باب: مرحومین کا اچھائی کے علاوہ ذکر کرنے کی ممانعت

\* حاشیہ سیوطی بروایت مذکورہ

1933- أخرجه البخاری فی الجنائز، باب نداء الناس علی المیت (الحدیث 1368). و فی الشهادات، باب تعدیل کم یجوز (الحدیث

2643). و أخرجه الترمذی فی الجنائز، باب ما جاء فی النداء الحسن علی المیت (الحدیث 1059). تحفة الاشراف (10472).

1934 - أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَالِكٌ بِسُوءٍ فَقَالَ لَا تَذْكُرُوا هَلَكَاكُمْ إِلَّا بِعَمَلٍ.

☆ ☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے ایک مرحوم شخص کی برائی کی گئی تو آپ نے ارشاد فرمایا: اپنے مرحومین کا تذکرہ صرف اچھائی کے ساتھ کیا کرو۔

### شرح

اس روایت کی شرح کرتے ہوئے امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات تحریر کی ہے: یہاں یہ سوال کیا جا سکتا ہے اس روایت اور اس سے پہلے نقل ہو جانے والی روایات میں مطابقت کیسے دی جا سکتی ہے جس میں یہ بات مذکور ہے ایک جنازہ گزار تو لوگوں نے اس کی برے الفاظ کے ساتھ تعریف کی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اس کے لئے (جہنم) واجب ہو گئی ہے۔" اب نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو اس کی بری تعریف کرنے سے منع نہیں فرمایا تو امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا جواب یہ دیا ہے: مردوں کو برا کہنے کی ممانعت اس وقت ہے جب وہ منافق نہ ہو یا کافر نہ ہو یا کوئی ایسا شخص نہ ہو جو فسق یا بدعت کے اعتبار سے معروف ہوتا ہے۔ اگر ایسے لوگ ہوں تو پھر ان کا برائی کے ساتھ ذکر کرنا حرام نہیں ہوگا تا کہ لوگوں کو ان کے طریقے پر چلنے سے ان کے آثار کی پیروی کرنے سے اور ان کے اخلاق اختیار کرنے سے روکا جا سکے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بھی بیان کی ہے: دوسری روایت (یعنی جس میں لوگوں کی برائی بیان کرنے کا تذکرہ ہے) وہ اس صورت پر محمول ہوگی کہ لوگوں نے اس شخص کی برائی بیان کی ہوگی جو منافق ہونے کے حوالے سے مشہور ہو گیا یا اسی طرح کی کوئی اور صورت حال ہوگی۔

.....

## 52 - باب النَّهْيِ عَنِ سَبِّ الْأَمْوَاتِ

باب: مردوں کو برا کہنے کی ممانعت

1935 - أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ بَشِيرٍ - وَهُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ - عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا.

☆ ☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

1934 - الفردية النسائي . تحفة الاشراف (17862).

1935 - أخرجه البخاري في الجنائز، باب ما يلهي من سب الاموات (الحديث 1393)، وفي الرقاق، باب سكرات الموت (الحديث 6516).

تحفة الاشراف (17576).

تم لوگ مردوں کو برانہ کہو کیونکہ انہوں نے جو آگے بھیجا تھا وہ اس تک چلے گئے ہیں۔

شرح

اس روایت کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی ”صحیح“ میں نقل کیا ہے وہاں اس کی وضاحت کرتے ہوئے حافظ بدرالدین محمود یعنی نے یہ بات تحریر کی ہے:

روایت میں استعمال ہونے والا لفظ ”الاموات“ میں موجود ”ال“ عہد کے لئے ہے۔ اس سے مراد مسلمان مرحومین ہیں۔ اس کی تائید دوسری اس روایت سے بھی ہوتی ہے جسے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔

”اپنے مرحومین کا ذکر کرو اور ان کی برائیوں سے درگزر کرو۔“

امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس روایت کو اپنی سنن کی کتاب ”الادب“ میں نقل کیا ہے۔ البتہ کفار کی برائیوں کا تذکرہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور ان کی اچھائیوں کا ذکر کرنے کا حکم بھی نہیں دیا گیا اگرچہ انہوں نے صدقہ کیا ہو غلام آزاد کیا ہو لوگوں کو کھانا کھلایا ہو وغیرہ۔

اس کی وجہ صرف یہ ہے ان کفار کی اولاد میں سے مسلمانوں کو ان کے برے الفاظ میں تذکرہ کرنے کی وجہ سے اذیت ہوتی ہے۔ اس لئے اس سے اجتناب کرنا چاہئے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول روایت میں یہ بات مذکور ہے جسے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی نقل کیا ہے۔

ایک انصاری نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے والد کے بارے میں زمانہ جاہلیت کے کسی واقعے کے حوالے سے کچھ برا کہا تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اسے چائنا رسید کر دیا۔ اس شخص کی قوم کے افراد اس کے پاس آئے اور بولے: اللہ کی قسم! ہم حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو بھی ضرور طمانچہ رسید کریں گے جس طرح انہوں نے اس کو مارا ہے۔ ان لوگوں نے اپنے ہتھیار پہن لئے جب اس بات کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”اے لوگو! روئے زمین پر اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ معزز کون ہے؟ لوگوں نے عرض کی: آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو عباس مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں تم لوگ ہمارے مرحومین کو برا کہہ کر ہمارے زندوں کو اذیت نہ دو۔“

تو وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے عرض کی ”یا رسول اللہ! ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔“

اسی طرح ایک اور ”مرسل“ روایت جو امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے مشرک مقتولین کو برا کہنے سے منع کیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا:

”انہیں براندہ کہو۔“

اس کی وجہ یہ ہے تم لوگ جو کہو گے اس کا انہیں تو کوئی نقصان نہیں ہوگا، لیکن زندہ لوگوں کو تم اذیت پہنچاؤ گے۔  
(علامہ یحییٰ نے یہ بات بھی تحریر کی ہے) ابن بطلال کہتے ہیں مشرکین سے تعلق رکھنے والے برے مردوں کا تذکرہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے یہ جائز ہے کیونکہ اس میں کوئی شک نہیں ہے وہ جہنم میں جائیں گے۔  
انہوں نے یہ بات بھی بیان کی ہے۔ مردے کو برا کہنا غیبت کی مانند ہے تو اگر کسی بھی مرحوم شخص کی حالت میں بھلائی کا پہلو غالب ہو تو اب مرحوم کی غیبت بھی ممنوع ہوگی، اگر وہ اعلانیہ فاسق ہو تو پھر اس کی غیبت نہیں ہوگی، جس طرح زندہ شخص کی نہیں ہوتی ہے۔\*

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

1936 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ فَيُرْجَعُ اثْنَانِ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَى وَاحِدٌ عَمَلُهُ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں اس کے اہل خانہ اس کا مال اور اس کا عمل ان میں سے دو چیزیں واپس آ جاتی ہیں اس کے اہل خانہ اور اس کا مال جبکہ عمل رہ جاتا ہے۔“

1937 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ سِتُّ خِصَالٍ يُوَدُّهُ إِذَا مَرِضَ وَيَشْهَدُهُ إِذَا مَاتَ وَيُجِيبُهُ إِذَا دَعَاهُ وَيَسْلِمُ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ وَيُسَمِّتُهُ إِذَا عَطَسَ وَيَنْصَحُ لَهُ إِذَا غَابَ أَوْ شَهِدَ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”ایک مؤمن کے دوسرے مؤمن پر چھ حقوق ہیں جب وہ بیمار ہو جائے تو دوسرا اس کی عیادت کرے جب وہ فوت ہو جائے تو دوسرا اس کے جنازے میں شریک ہو، جب وہ دوسرے شخص کی دعوت کرے تو دوسرا اس دعوت کو قبول کرے جب دوسرا شخص اس سے ملے تو اسے سلام کرے جب اسے چھینک آئے تو دوسرا شخص اس کا جواب دے اور جب وہ موجود ہو یا موجود نہ ہو تو دوسرا شخص اس کے لیے خیر خواہی کرے۔“

\* عمدة القاری، کتاب، جنازہ کے بارے میں روایات، باب: مردوں کو برا کہنے کی ممانعت

1936- أخرجه البخاری فی الرقاق، باب سكرات الموت (الحدیث 6514). وأخرجه مسلم فی الزهد و الرقاق، (الحدیث 5). وأخرجه

الترمذی فی الزهد، باب ما جاء مثل ابن آدم و اهله و ولده و ماله و عمله (الحدیث 2379). تحفة الاشراف (940).

1937- أخرجه الترمذی فی الادب، باب ما جاء فی تشمیت العاطس (الحدیث 2737). تحفة الاشراف (13066).

## 53 - باب الأمر باتِّباعِ الجنائزِ

باب: جنازوں کے ہمراہ جانے کا حکم

1938 - أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مَنْصُورٍ الْهَلَبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ ح وَآبَانَا هَذَا بِنِ السَّرِيِّ فِي حَدِيثِهِ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُؤَيْدٍ قَالَ هَذَا قَالَ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَقَالَ سُلَيْمَانُ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَابْتِرَارِ الْقَسَمِ وَنُصْرَةِ الْمَظْلُومِ وَافْتِشَاءِ السَّلَامِ وَاجَابَةِ الدَّاعِي وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيمِ الذَّهَبِ وَعَنْ الْبَيْتَةِ الْفِضَّةِ وَعَنْ الْمِيَاثِرِ وَالْقَسِيَّةِ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَالْحَرِيرِ وَالذِّيْبَاجِ .

☆☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں سات باتوں کی ہدایت کی تھی اور سات چیزوں سے منع کیا تھا، آپ ﷺ نے ہمیں بیمار کی عیادت کرنے، چھینکنے والے کا جواب دینے، قسم پوری کروانے، مظلوم کی مدد کرنے، سلام کو عام کرنے، دعوت قبول کرنے اور جنازوں کے ساتھ جانے کی ہدایت کی تھی جبکہ آپ نے ہمیں سونے کی انگوٹھی پہننے، چاندی کے برتن استعمال کرنے، میسرہ، قسی، استبرق، حریر، دباء (یہ سب ریشمی کپڑے کی قسمیں ہیں) استعمال کرنے سے منع کیا تھا۔

## 54 - باب فضلٍ مَنْ يَتَّبِعُ جَنَازَةً

باب: جنازے کے ساتھ جانے والے شخص کی فضیلت

1939 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّسُ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَخِي زَيْدِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنِ الْمُسَيْبِ بْنِ رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً حَتَّى يُصَلِّيَ عَلَيْهَا كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ قِيرَاطٌ وَمَنْ مَشَى مَعَ الْجَنَازَةِ حَتَّى تُدْفَنَ كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ قِيرَاطَانِ وَالْقِيرَاطُ مِثْلُ أُحُدٍ .

☆☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

1938- أخرجه البخاری فی الجنائز، باب الأمر باتِّباعِ الجنائزِ (الحديث 1239)، وفي المظالم، باب نصر المظلوم (الحديث 2445) - مختصراً، وفي النكاح، باب حق اجابة الوليمة والدعوة (الحديث 5175)، وفي الاشربة، باب آنية الفضة (الحديث 5635)، وفي المرضى، باب وجوب عيادة المريض (الحديث 5650) بنحوه، وفي اللباس، باب الميثرة الحمراء (الحديث 5849) مختصراً، و باب خواتيم الذهب (الحديث 5863)، وفي الادب، و باب تشميت العاطس اذا حمد الله (الحديث 6222)، وفي الاستئذان، باب افشاء السلام (الحديث 6235) . واخرجه مسلم في اللباس والزينة، باب تحريم استعمال اناء الذهب و الفضة على الرجال و النساء و خاتم الذهب و الحرير على الرجل و باخته للنساء و اباحة العلم و نحوه للرجل مالم يزد على اربع اصابع (الحديث 3) . واخرجه الترمذی في الادب، باب ما جاء في كراهية لبس المعصفر للرجل و القسي (الحديث 2809) . وسياتي (الحديث 3787) مختصراً و الحديث عند البخاری في اللباس، و باب لبس القسي (الحديث 5838)، وفي الايمان و النذور، باب قول الله تعالى (واقسموا بالله جهد ايمانهم) (الحديث 6654) . و الترمذی في اللباس، باب ما جاء في ركوب الميائير (الحديث 1760) . و سياتي ايضاً (الحديث 5324) و ابن ماجه في الكفارات، باب ابرؤ المقسم (الحديث 2115)، وفي اللباس، باب كراهية لبس الحرير (الحديث 3589) . تحفة الاشراف (1916) .

1939- انفرده النسائي . تحفة الاشراف (1915) .

”جو شخص جنازے کے ساتھ جاتا ہے یہاں تک کہ اس کی نماز جنازہ ادا کر لی جاتی ہے تو اس شخص کو ایک قیراط اجر ملتا ہے جو شخص جنازے کے دفن ہونے تک اس کے ساتھ جاتا ہے تو اسے دو قیراط اجر ملتا ہے اور ایک قیراط ”أحد“ پہاڑ جتنا ہوتا ہے۔“

1940 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُعْقَلِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً حَتَّى يُفْرَغَ مِنْهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ فَإِنْ رَجَعَ قَبْلَ أَنْ يُفْرَغَ مِنْهَا فَلَهُ قِيرَاطٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن معقل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جو شخص جنازے کے ساتھ جاتا ہے یہاں تک کہ اس سے فارغ ہو جائے (یعنی اسے دفن کر دیا جائے) تو اسے دو قیراط ملتے ہیں اگر وہ اس سے فارغ ہونے سے پہلے (یعنی دفن ہونے سے پہلے) واپس آ جاتا ہے تو اسے ایک قیراط ملتا ہے۔“

## 55 - باب مَكَانِ الرَّائِبِ مِنَ الْجَنَازَةِ

باب: جنازے کے ساتھ سواری پر جانے کی جگہ

1941 - أَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ وَاصِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ وَأَخُوهُ الْمُغِيرَةُ جَمِيعًا عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّائِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِي حَيْثُ شَاءَ مِنْهَا وَالطِّفْلُ يُصَلِّي عَلَيْهِ .

☆☆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”سوار شخص جنازے کے پیچھے چلے گا جبکہ پیدل چلنے والا شخص جہاں چاہے چلے اور چھوٹے بچے کی بھی نماز جنازہ ادا کی جائے گی۔“

شرح

اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابوالحسن سندھی نے یہ بات بیان کی ہے سوار شخص کے لائق یہی چیز ہے وہ جنازے کے پیچھے چلے اور پیدل شخص کو یہ اختیار حاصل ہے وہ جہاں چاہے چلے خواہ دائیں طرف چلے خواہ بائیں طرف چلے خواہ آگے چلے خواہ پیچھے چلے۔ اس کی وجہ یہ ہے جنازے کو اٹھانے میں ہر طرف چلنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔

1940- انفردہ النسائی . تحفة الاشراف (9653) .

1941- اخرجہ ابو داؤد فی الجنائز، باب المشی امام الجنائز (الحديث 3180) بسنحوة مطولاً . و اخرجہ الترمذی فی الجنائز، باب ما جاء فی الصلاة علی الاطفال (الحديث 1031) . و سیاتی (الحديث 1942) ، و الصلاة علی الاطفال (الحديث 1947) . و اخرجہ ابن ماجه فی الجنائز، باب ما جاء فی شهود الجنائز (الحديث 1481) مختصراً . و الحديث عند: ابن ماجه فی الجنائز، باب ما جاء فی الصلاة علی الطفل (الحديث 1507) . تحفة الاشراف (11490) .



جنازے کے آگے یا پیچھے چلنے میں کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ اس پر بحث کرتے ہوئے امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات تحریر کی ہے:

ہمارے اصحاب (یعنی فقہائے احناف) نے یہ بات بیان کی ہے: جنازے کے پیچھے چلنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے جب کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: جنازے کے آگے چلنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ سالم کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے یہ حضرات جنازے کے آگے چلتے تھے۔

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں یہ روایت مرسل ہے جو مختلف اسناد کے حوالے سے منقول ہے۔ اگر اسے متصل بھی تسلیم کر لیا جائے تو بھی یہ اس بات پر دلالت نہیں کرتی کہ ایسا کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے کیونکہ ایسا بھی ہو سکتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کم تر عمل کو تعلیم دینے کے لئے اختیار کیا ہو جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم دینے کے لئے اور مسئلہ بیان کرنے کے لئے ایک مرتبہ بھی وضو کیا ہے حالانکہ تین مرتبہ وضو کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے۔ وہ کہتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا جنازے کے ساتھ کیسے چلا جائے گا تو انہوں نے فرمایا کیا تم نے نوٹ نہیں کیا کہ میں جنازے کے پیچھے چلتا ہوں۔

اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے۔ وہ فرماتے ہیں جنازے کے پیچھے چلنا اس کے آگے چلنے پر اسی طرح فضیلت رکھتا ہے جس طرح باجماعت نماز ادا کرنا تنہا نماز ادا کرنے پر فضیلت رکھتا ہے \*۔

.....

## 56 - باب مَكَانِ الْمَاشِي مِنَ الْجَنَازَةِ

باب: جنازے کے ساتھ پیدل چلنے والے کی جگہ

1942 - أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ بَكَّارٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ سَعِيدِ الثَّقَفِيِّ عَنْ عَمِّهِ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاَكِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِي حَيْثُ شَاءَ مِنْهَا وَالطِّفْلُ يُصَلِّي عَلَيْهِ .

☆☆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”سوار شخص جنازے کے پیچھے چلے گا جبکہ پیدل شخص جہاں چاہے چلے اور بچے کی بھی نماز جنازہ ادا کی جائے گی۔“

1943 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَقَتَيْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ .

\* مختصر اختلاف العلماء، جنازے کے آگے چلنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے یا پیچھے چلنا

1942- تقدم في الجنائز، مكان الراكب من الجنائز (الحدیث 1941) .

☆☆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو جنازے کے آگے چلتے ہوئے دیکھا ہے۔

1944 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا هَمَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَمَنْصُورٌ وَزِيَادٌ وَبُكَيْرٌ - هُوَ ابْنُ وَائِلٍ - كُلُّهُمْ ذَكَرُوا أَنَّهُمْ سَمِعُوا مِنَ الزُّهْرِيِّ يُحَدِّثُ أَنَّ سَالِمًا أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ يَمْشُونَ بَيْنَ يَدَيْ الْجَنَازَةِ . بَكْرٌ وَحَدَهُ لَمْ يَذْكُرْ عُثْمَانَ . قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا خَطَأٌ وَالصَّوَابُ مُرْسَلٌ .

☆☆ سالم بیان کرتے ہیں ان کے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) نے انہیں یہ بات بتائی ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کو جنازے کے آگے چلتے ہوئے دیکھا ہے۔

(امام نسائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) صرف بکر نامی راوی نے اس روایت میں حضرت عثمان غنی کا تذکرہ نہیں کیا۔

امام نسائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ غلط ہے کیونکہ درست یہ ہے یہ روایت مرسل ہے۔

## 57 - باب الْأَمْرِ بِالصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ

باب: نمازِ جنازہ ادا کرنے کا حکم

1945 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَعَمْرُو بْنُ زُرَّارَةَ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَخَاكُمْ قَدْ مَاتَ فَتَوَمَّوْا فَصَلُّوا عَلَيْهِ .

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”تمہارے بھائی کا انتقال ہو گیا ہے تم اٹھو اور اس کی نمازِ جنازہ ادا کرو۔“

## 58 - باب الصَّلَاةِ عَلَى الصَّبِيَّانِ

باب: بچوں کی نمازِ جنازہ ادا کرنا

1946 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَمَّتِهِ عَائِشَةَ بِنْتِ

1943-اخرجه ابو داؤد في الجنائز، باب المشي امام الجنائز (الحديث 3179). و اخرجه الترمذی في الجنائز، باب ما جاء في المشي امام الجنائز (الحديث 1007 و 1008). و (الحديث 1944)، و اخرجه ابن ماجه في الجنائز، باب ما جاء في المشي امام الجنائز (الحديث 1482). تحفة الاشراف (6820).

1944-تقدم (الحديث 1943).

1945-اخرجه مسلم في الجنائز، باب في التكبير على الجنائز (الحديث 67). تحفة الاشراف (10886).

1946-اخرجه مسلم في القدر، باب معنى كل مولود يولد على الفطرة و حكم موت اطفال الكفار و اطفال المسلمين (الحديث 31) بنحوه.

و اخرجه ابو داؤد في السنة، باب في فرارى المشركين (الحديث 4713). و اخرجه ابن ماجه في المقدمة، باب في القدر (الحديث 82).

تحفة الاشراف (17873).

طَلْحَةَ عَنْ خَالَتِهَا أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ قَالَتْ أُمِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَيْبِي مِنْ صَيْبَانِ الْأَنْصَارِ فَصَلَّى عَلَيَّ . قَالَتْ عَائِشَةُ لَقَلْتُ طُوبَى لِهَذَا عُضْفُورٍ مِنْ عَصَائِيرِ الْجَنَّةِ لَمْ يَعْمَلْ سُوءًا وَأَلَمْ يُذْرِكْهُ . قَالَ أَوْغَيْرَ ذَلِكَ يَا عَائِشَةُ خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْجَنَّةَ وَخَلَقَ لَهَا أَهْلًا وَخَلَقَهُمْ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ وَخَلَقَ النَّارَ وَخَلَقَ لَهَا أَهْلًا وَخَلَقَهُمْ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک انصاری بچے کو لایا گیا (جو فوت ہو چکا تھا) نبی اکرم ﷺ نے اس کی نماز جنازہ ادا کی۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے کہا: یہ بچہ کتنا خوش نصیب ہے! یہ جنت کی ایک چیز ہے، جس نے کبھی کوئی بُرائی نہیں کی اور اسے وہ زمانہ ہی نہیں ملا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

کیا اس کے علاوہ بھی ہے؟ اے عائشہ! اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا کیا ہے اور اس کے اہل لوگوں کو بھی پیدا کیا ہے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو ان کے آباء کی پشتوں میں پیدا کر لیا اور پھر اللہ تعالیٰ نے جہنم کو پیدا کیا اور اس کے اہل لوگوں کو بھی پیدا کیا اور اس نے ان لوگوں کو ان کے آباء و اجداد کی پشتوں میں پیدا کیا ہے۔

### شرح

اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے: امام نووی رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: علماء کا اس بات پر اجماع ہے، مسلمان بچوں میں سے جو لوگ فوت ہو جائیں وہ جنتی ہیں اور اس روایت کا جواب یہ ہے شاید نبی اکرم ﷺ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو کسی دلیل کے بغیر قطعی طور پر جلدی میں یہ الفاظ استعمال کرنے سے منع کیا ہو۔ اسی حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ سندھی نے یہ بات بیان کی ہے: اہل تحقیق میں سے اکثریت نے اس بات کی تصریح کی ہے، اس مسئلے میں خاموشی اختیار کرنا زیادہ مناسب ہے، کیونکہ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے، جس کا عمل کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے اور اس پر اجماع بھی منعقد نہیں ہوگا۔ اس لئے یہ مسئلہ اصول فقہ کے اعتبار سے اجماع کی صورت سے نکل جائے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے اجماع اس مسئلے پر ہوتا ہے، جس کے بارے میں اجتہاد کے ذریعے جانا جاسکے، لیکن جو امور نقل سے تعلق رکھتے ہیں اس کا اجماع کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے اس لئے اس مسئلے میں اجماع کا شمار کرنا درست نہیں ہوگا۔

...—...—...

## 59 - باب الصلاة على الأطفال

باب: بچوں کی نماز جنازہ ادا کرنا

1947 - أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُيَيْدٍ اللَّهُ قَالَ سَمِعْتُ زِيَادَ

بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّاَكِبُ

خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاضِي حَيْثُ شَاءَ مِنْهَا وَالطِّفْلُ يُصَلَّى عَلَيْهِ .

☆☆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:  
”سوار شخص جنازے کے پیچھے چلے گا جبکہ پیدل شخص جس طرف چاہے چل سکتا ہے اور چھوٹے بچے کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی۔“

## 60 - باب أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ

باب: مشرکین کی اولاد (کا حکم)

1948 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ قَالَ أَبَانَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ .  
☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی اولاد کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”اللہ بہتر جانتا ہے وہ لوگ کیا عمل کرتے تھے۔“

1949 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ قَيْسِ - هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ - عَنْ طَاوُسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ .  
☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی اولاد کے بارے میں دریافت کیا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”ان لوگوں نے جو عمل کرنے تھے ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ زیادہ بہتر جانتا ہے۔“

1950 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ خَلَقَهُمُ اللَّهُ حِينَ خَلَقَهُمْ وَهُوَ يَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ .

1948-اخرجه البخاری فی الجنائز، باب ما قبل فی اولاد المشرکین (الحديث 1384)، و فی القدر، باب الله اعلم بما كانوا عاملين (الحديث 6598) . واخرجه مسلم فی القدر، باب معنى كل مولود يولد على الفطرة وحكم موت اطفال الكفار و اطفال المسلمين (الحديث 26) . تحفة الاشراف (14212) .

1949-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (13532) .

1950-اخرجه البخاری فی الجنائز، باب ما قبل فی اولاد المشرکین (الحديث 1383)، و فی القدر، باب الله اعلم بما كانوا عاملين (الحديث 6597) بنحوه . واخرجه مسلم فی القدر، باب معنى كل مولود يولد على الفطرة، وحكم موت اطفال الكفار و اطفال المسلمين (الحديث 28) . واخرجه ابو داؤد فی السنة، باب فی فراری المشرکین (الحديث 4711) بنحوه . و سيأتي (الحديث 19151) . تحفة الاشراف (5449) .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے مشرکین کی اولاد کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے اور جب اللہ تعالیٰ نے انہیں پیدا کیا ہے تو وہ زیادہ بہتر جانتا ہے انہوں نے کیا عمل کرنے تھے۔“

1951 - أَخْبَرَنِي مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذُرَّارِيِّ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے مشرکین کی اولاد کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اللہ تعالیٰ زیادہ بہتر جانتا ہے انہوں نے کیا عمل کرنے تھے۔“

## 61 - باب الصلاة على الشهداء

باب: شہداء کی نماز جنازہ ادا کرنا

1952 - أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ أَنَّ ابْنَ أَبِي عَمَّارٍ أَخْبَرَهُ عَنْ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَعْرَابِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّنَ بِهِ وَاتَّبَعَهُ ثُمَّ قَالَ أَهَاجِرٌ مَعَكَ . فَأَوْصَى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ أَصْحَابِهِ فَلَمَّا كَانَتْ غَزْوَةٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبِيًّا فَقَسَمَ لَهُ فَأَعْطَى أَصْحَابَهُ مَا قَسَمَ لَهُ وَكَانَ يَرْعَى ظَهْرَهُمْ فَلَمَّا جَاءَ دَفْعُوهُ إِلَيْهِ فَقَالَ مَا هَذَا قَالُوا قِسْمٌ قَسَمَهُ لَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَأَخَذَهُ فَجَاءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هَذَا قَالَ قَسَمْتُهُ لَكَ . قَالَ مَا عَلَيَّ هَذَا اتَّبَعْتُكَ وَلَكِنِّي اتَّبَعْتُكَ عَلَى أَنْ أُرْمَى إِلَى هَاهُنَا - وَأَشَارَ إِلَى حَلْقِهِ بِسَهْمٍ - فَأَمُوتَ فَأَدْخَلَ الْجَنَّةَ . فَقَالَ إِنْ تَصَدَّقَ اللَّهُ بِصَدَقَتِكَ . فَلَبِثُوا قَلِيلًا ثُمَّ نَهَضُوا فِي قِتَالِ الْعَدُوِّ فَأَتَى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْمَلُ قَدْ أَصَابَهُ سَهْمٌ حَيْثُ أَشَارَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْوَهُوَ . قَالُوا نَعَمْ . قَالَ صَدَقَ اللَّهُ فَصَدَّقَهُ . ثُمَّ كَفَّنَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جُبَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَدَّمَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ فَكَانَ فِيمَا ظَهَرَ مِنْ صَلَاتِهِ اللَّهُمَّ هَذَا عَبْدُكَ خَرَجَ مُهَاجِرًا فِي سَبِيلِكَ فَقَتِلَ شَهِيدًا أَنَا شَهِيدٌ عَلَى ذَلِكَ .

☆☆ حضرت شداد بن الہاد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا وہ آپ پر ایمان لے آیا اس نے آپ کی پیروی کی پھر وہ بولا: میں آپ کے ہمراہ ہجرت کروں گا، نبی اکرم ﷺ نے اس کے بارے میں

اپنے بعض اصحاب کو ہدایت کر دی، پھر ایک غزوہ ہوا جس میں مالِ غنیمت میں نبی اکرم ﷺ کو کچھ قیدی حاصل ہوئے، نبی اکرم ﷺ نے انہیں تقسیم کرتے ہوئے اس شخص کا حصہ بھی نکالا، اس شخص کا حصہ اس کے ساتھیوں کو دے دیا، وہ شخص ان لوگوں کے جانور چرایا کرتا تھا، جب وہ شخص آیا، تو ان لوگوں نے اس کا حصہ اس کے سپرد کیا، اس نے دریافت کیا: یہ کہاں سے آیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: یہ وہ حصہ ہے جو نبی اکرم ﷺ نے تمہارے لیے نکالا ہے، اس شخص نے وہ چیز لی اور اسے ساتھ لے کر نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور دریافت کیا: یہ کس لیے ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ میں نے تمہارا حصہ نکالا ہے، تو وہ بولا: میں نے اس کے حصول کے لیے آپ کی پیروی نہیں کی تھی، بلکہ میں نے تو آپ کی پیروی اس لیے کی تھی تاکہ مجھے یہاں تیر مار دیا جائے، اس نے اپنے حلق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یہ بات کہی، اور پھر میں مرجاؤں (یعنی شہید ہو جاؤں) اور پھر جنت میں داخل ہو جاؤں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم اللہ تعالیٰ سے سچ کہو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری تصدیق کر دے گا، پھر کچھ وقت گزر گیا، پھر لوگ دشمن کے مقابلے کے لیے نکلے (جنگ کے دوران یا جنگ کے بعد) اسے اٹھا کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لایا گیا تو اسے اسی جگہ پر تیر لگا تھا جہاں اس نے اشارہ کیا تھا، نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا یہ وہی شخص ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچ بولا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اس کا سچ ظاہر کر دیا، پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنے جبہ مبارک میں اسے کفن دیا، پھر آپ نے اسے اپنے آگے رکھا اور اس کی نمازِ جنازہ ادا کی (نمازِ جنازہ کے دوران) آپ کے یہ الفاظ سنائی دیئے:

”اے اللہ! یہ تیرا بندہ ہے، جو تیری راہ میں ہجرت کرنے کے لیے نکلا تھا، جسے شہید کے طور پر قتل کر دیا گیا اور میں اس کا گواہ ہوں۔“

### شرح

شہید کی نمازِ جنازہ پر بحث کرتے ہوئے امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے۔ ہمارے اصحاب (یعنی فقہائے احناف) عراق کے فقہاء اور شام کے فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے: شہید کی نمازِ جنازہ ادا کی جائے گی۔ جبکہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، لیث بن سعد رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: شہید کی نمازِ جنازہ ادا نہیں کی جائے گی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے شہدائے اُحد کی نمازِ جنازہ ادا نہیں کی تھی۔ جبکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ یہ کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے نمازِ جنازہ ادا نہیں کی تھی مگر حضرت حمزہ اور دیگر تمام شہدائے اُحد کی نمازِ جنازہ ادا کی تھی۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے: ایک دن نبی اکرم ﷺ تشریف لے گئے اور آپ ﷺ نے شہدائے اُحد کی نمازِ جنازہ ادا کی۔

اس کے بعد امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حوالے سے مختلف روایات نقل کی ہیں\*۔

\* مختصر اختلاف العلماء، شہید کی نمازِ جنازہ ادا کرنے کا حکم

1953 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُفَّةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ لَقَالَ إِنِّي لَمُرْطٌ لَكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ .

☆ ☆ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے آپ نے شہدائے اُحد کی نماز جنازہ ادا کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لے گئے آپ نے ارشاد فرمایا: "میں تمہارا پیش رو ہوں اور میں تمہارا گواہ ہوں۔"

### شرح

جمہور اس بات کے قائل ہیں جو شخص میدان جنگ میں شہید ہو جائے اسے نہ تو غسل دیا جائے گا اور نہ کفن پہنایا جائے گا اور نہ اس کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی۔ اس کے ہتھیار اتار لئے جائیں گے اور اسے اس کے کپڑوں میں ہی دفن کر دیا جائے جبکہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ اس بات کے قائل ہیں شہید کو غسل نہیں دیا جائے گا البتہ اس کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی۔ شہید کو غسل نہ دینے پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے البتہ نماز جنازہ کے بارے میں احناف کی رائے مختلف ہے۔ احناف نے اپنے موقف کی تائید میں یہ روایت نقل کی ہے جسے علامہ ابن اثیر نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے روایت کیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ ادا کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سات تکبیریں کہیں، اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو بھی شہید لایا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بھی نماز جنازہ ادا کی اور اس کے ساتھ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بھی نماز جنازہ ادا کی۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے 72 مرتبہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ ادا کی۔

علامہ ابن اثیر نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ میں چار تکبیریں پڑھا کرتے تھے لیکن حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے 70 تکبیریں پڑھی تھیں\*۔

امام ابو جعفر طحاوی رضی اللہ عنہ نے بھی اس موضوع پر بحث کی ہے۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے۔ اس میں یہ بات مذکور ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیگر شہداء کے ساتھ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ کو دہرایا تھا۔ اس کے بعد امام طحاوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ان روایات سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے شہداء کو غسل نہیں دیا جائے گا اور ان کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی۔ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ امام ابو یوسف رضی اللہ عنہ، امام محمد رضی اللہ عنہ اس بات کے قائل ہیں\*\*۔

\* اسد الغابہ جلد دوم صفحہ 70

\*\* شرح معانی الآثار کتاب جنازہ کا بیان، باب: شہداء کی نماز جنازہ ادا کرنا

1953- اخرجہ البخاری فی الجنائز، باب الصلاة علی الشہید (الحديث 1344) و فی المناقب، باب علامات النبوة فی الاسلام ( الحديث 3596)، و فی المغازی، باب غزوة احد ( الحديث 4042)، مطولاً، و باب احد جبل یحبنا و نحبہ (الحديث 4085) مطولاً، و فی الرقاق، باب ما یحذر من زهرة الدنيا و التنافس فیها ( الحديث 6426) مطولاً، و باب فی الحوض (الحديث 6590) مطولاً . و اخرجہ مسلم فی الفضائل، باب البات حوض نبینا صلی اللہ علیہ وسلم و صفاته ( الحديث 30 و 31) مطولاً . و اخرجہ ابو داؤد فی الجنائز، باب المیت یصلی علی قبرہ بعد حین (الحديث 3223 و 3224) . تحفة الاشراف (9956) .

## 62 - باب تَرَكَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِمْ

باب: ان (شہداء) کی نماز جنازہ ادا نہ کرنا

1954 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ فِي تَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُولُ أَيُّهُمَا أَكْفَرُ أَخَذًا لِلْقُرْآنِ - فَإِذَا أُشِيرَ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَ فِي اللَّحْدِ - قَالَ أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هَؤُلَاءِ - وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ فِي دِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوا .

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہدائے اُحد میں سے دو افراد کو ایک کپڑے میں جمع کیا، پھر دریافت کیا: ان میں سے کس شخص کو قرآن زیادہ آتا تھا؟ جس شخص کی طرف اشارہ کیا گیا، آپ نے لحد میں اسے (قبلہ کی سمت میں) آگے کی طرف رکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”میں ان سب کا گواہ ہوں“ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت ان لوگوں کو ان کے خون میں دفن کر دیا گیا (یعنی ان کے جسم سے خون دھویا نہیں گیا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نماز جنازہ بھی ادا نہیں کی اور ان حضرات کو غسل بھی نہیں دیا گیا۔

## شرح

اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات تحریر کی ہے: امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ”عذاب قبر“ میں یہ بات تحریر کی ہے: یہ روایت حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے۔ امام بیہقی نے اپنی کتاب ”دلائل نبوت“ میں یہ بات تحریر کی ہے: حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے۔ انہوں نے اپنی کتاب ”دلائل نبوت“ میں یہ بات تحریر کی ہے: حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی روح کی آمد کی خوشی میں عرش بھی جھوم اٹھا تھا۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے۔ ”قبر بھینچتی ہے اگر کسی شخص کو اس بھینچنے سے نجات ملنی ہوتی، تو سعد بن معاذ کو مل جاتی۔“

شیخ ابوالقاسم سعدی کہتے ہیں: قبر کے بھینچنے سے کسی نیک اور گناہ گار کو نجات نہیں ملتی البتہ کافر اور مسلمان کے درمیان فرق یہ ہے، کافر کے لئے یہ بھینچنا ہمیشہ کے لئے ہوگا اور مسلمان کو اس صورت حال کا سامنا قبر میں اترنے کے بعد کرنا پڑے گا پھر اس

1954-المحرر جہ البخاری فی الجنائز، باب الصلاة علی الشہید (الحدیث 1343)، وباب من یقدم فی اللحد (الحدیث 1347)، و فی المغازی، باب من قتل من المسلمین یوم احد (الحدیث 4079). واخرجه الترمذی فی الجنائز، باب ما جاء فی ترک الصلاة علی الشہید (الحدیث 1036). واخرجه ابن ماجہ فی الجنائز، باب ما جاء فی الصلاة علی الشہداء ودفنہم (الحدیث 1514). و الحدیث عند البخاری فی الجنائز، باب دفن الرجلین و القلعة فی قبر (الحدیث 1345)، و باب من لم یر غسل الشہداء (الحدیث 1346)، و باب اللحد و الشق فی القبر (الحدیث 1353). و ابی داؤد فی الجنائز، باب فی الشہید یفسل (الحدیث 3138 و 3139). بحفة الاشراف (2382).



کے بعد قبر اس کے لئے کشادہ ہو جائے گی۔

انہوں نے یہ بات بھی بیان کی ہے: قبر کے بھینچنے سے مراد یہ ہے اس کے دونوں کنارے میٹ کے جسم کو اپنے اندر دبا لیتے ہیں۔

حکیم ترمذی کہتے ہیں: اس کی وجہ یہ ہے ہر شخص سے کسی نہ کسی گناہ کا ارتکاب ہوا ہوتا ہے تو جب یہ بھینچنا اسے لاحق ہوتا ہے تو یہ گناہ کا بدلہ بن جاتا ہے۔ اس کے بعد رحمت اس کے پاس پہنچ جاتی ہے۔ اسی طرح حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو جو بھینچا گیا تھا وہ پیشاب کے حوالے سے ان کی کوتاہی کی وجہ سے تھا۔

(سیوطی کہتے ہیں) میں یہ کہتا ہوں انہوں نے اس روایت کی طرف اشارہ کیا ہے جسے امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے ایک صاحب نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے اہل خانہ میں سے کسی سے دریافت کیا: کیا آپ رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کا پتہ چلا ہے تو انہوں نے بتایا: ہمیں یہ بات پتہ چلی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: ”وہ پیشاب کرنے کے بعد طہارت حاصل کرنے میں کوتاہی کر لیا کرتا تھا۔“ ابن سعد نے یہ بات اپنی ”طبقات“ میں نقل کی ہے سعد مقبری بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو دفن کر دیا تو ارشاد فرمایا:

”اگر کسی شخص کو قبر کے بھینچنے سے نجات ملتی تو سعد کو نجات ملتی قبر نے اسے بھینچ لیا تھا جس کے نتیجے میں اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں پیوست ہو گئیں یہ پیشاب کے نشان کی وجہ سے تھا (یعنی وہ پیشاب کرنے کے بعد بعض اوقات صحیح طرح سے طہارت حاصل نہیں کرتے تھے)“

\*\*\*—\*\*\*

### 63 - باب تَرْكِ الصَّلَاةِ عَلَى الْمَرْجُومِ

باب: جس شخص کو سنگسار کیا گیا ہو اس کی نماز جنازہ ادا نہ کرنا

1955 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَنُوحُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَاهِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْتَرَفَ بِالزَّنَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ اعْتَرَفَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ حَتَّى شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْكَ جُنُونٌ. قَالَ لَا. قَالَ أَحْصَنْتِ. قَالَ نَعَمْ. فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى

\* حاشیہ سیوطی بروایت مذکورہ

1955- أخرجه أبو داؤد في الحدود، باب رجم ما عذب مالك (الحديث 4430). وأخرجه الترمذی في الحدود، باب ما جاء في ذرء الحد عن المعترف إذا رجع (الحديث 1429). والحديث عند: البخاری في النكاح، باب الطلاق في الاغلاقي والكراهة والسكران والمجنون وامرهما والغلط والنسيان في الطلاق والشرك وغيرها (الحديث 5270)، وفي الحدود، باب رجم المحصن (الحديث 6814)، وباب الرجم بالمصلی (الحديث 6820). ومسلم في الحدود، باب من اعترف على نفسه بالزنى (الحديث 16). تحفة الاشراف (3149).

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجِمَ فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ فَرَّ فَأَدْرِكَ فَرَجِمَ فَمَاتَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا  
وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ .

☆ ☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ”اسلم“ قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے زنا کرنے کا اعتراف کیا، نبی اکرم ﷺ نے اس سے منہ پھیر لیا، اس نے پھر اعتراف کیا، نبی اکرم ﷺ نے پھر اس سے اعراض کیا، اس نے پھر اعتراف کیا، نبی اکرم ﷺ نے پھر اس سے اعراض کیا، یہاں تک کہ اس نے چار مرتبہ اپنے خلاف گواہی دی تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم پاگل ہو؟ اس نے عرض کی: نہیں! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم شادی شدہ ہو؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت اسے سنگسار کر دیا گیا، جب اسے پتھر لگنے سے تکلیف ہوئی تو وہ بھاگا، لیکن اسے پکڑ لیا گیا اور اسے سنگسار کر دیا گیا، پھر جب اس کا انتقال ہو گیا، نبی اکرم ﷺ نے اس کے بارے میں اچھے کلمات ارشاد فرمائے، تاہم آپ نے اس کی نماز جنازہ ادا نہیں کی۔

شرح

احناف اس بات کے قائل ہیں: ہر مسلمان کی نماز جنازہ ادا کرنا فرض کفایہ ہے، البتہ چار قسم کے لوگوں کا حکم اس سے مختلف ہے (i) وہ لوگ جو اسلامی حکومت کے خلاف بغاوت کر دیتے ہیں۔ (ii) وہ لوگ جو ڈاکہ زنی کرتے ہیں۔ (iii) وہ لوگ جو ظلم کرنے میں کسی قبیلے یا قوم کے خلاف کسی کی مدد کرتے ہیں (iv) وہ لوگ جو راستے میں لوگوں کو لوٹ لیتے ہیں۔ ان کی اہانت کے لئے ان کی نماز جنازہ ادا نہیں کی جائے گی۔ اس طرح یہ حکم بھی ہے، اگر کوئی شخص اپنے ماں باپ میں سے کسی کو قتل کر دیتا ہے اور حاکم قضاص کے طور پر اسے قتل کرنے کا فیصلہ دیتا ہے۔ تو پھر اس کی اہانت کے لئے اس کی نماز جنازہ ادا نہیں کی جائے گی، لیکن اگر وہ شخص طبعی موت مر جاتا ہے تو اس کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی۔ \*

## 64 - باب الصَّلَاةِ عَلَى الْمَرْجُومِ

باب: سنگسار کیے جانے والے شخص کی نماز جنازہ

1956 - أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ آتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي زَنَيْتُ وَهِيَ حُبْلَى فَدَفَعَهَا إِلَيَّ وَلِيَّهَا فَقَالَ أَحْسِنِ إِلَيْهَا فَإِذَا وَضَعَتْ فَأَتَيْتَنِي بِهَا . فَلَمَّا وَضَعَتْ جَاءَ بِهَا فَأَمَرَ بِهَا فَشَكَّتْ عَلَيْهَا نِيَابُهَا ثُمَّ رَجَمَهَا ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ أَتُصَلِّي عَلَيْهَا وَقَدْ زَنَتْ فَقَالَ لَقَدْ

\* لخص الفقہ الاسلامی وادلت

1956- أخرجه مسلم في الحدود، باب من اعترف على نفسه بالزنى (الحديث 24). وأخرجه أبو داؤد في الحدود، باب المرأة التي أمر النبي صلى الله عليه وسلم برجمها من جهينة (الحديث 4440 و 4441). وأخرجه الترمذي في الحدود، باب تربص الرجم بالحبل حتى تضع (الحديث 1435). تحفة الاشراف (10881).

تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قِسِمَتْ بَيْنَ سَعِيْنٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَوَسَعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدَتْ تَوْبَةً أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ .

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں عجب ذلیل کی ایک عورت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کی: میں نے زنا کا ارتکاب کیا ہے وہ عورت حاملہ تھی نبی اکرم ﷺ نے اسے اس کے سر پرست کے سپرد کر دیا اور فرمایا: تم اس کا اچھی طرح سے خیال رکھنا جب یہ بچے کو جنم دے تو اسے لے کر میرے پاس آ جانا جب اس عورت نے بچے کو جنم دیا تو وہ سر پرست اس عورت کو ساتھ لے کر آیا نبی اکرم ﷺ کے علم کے تحت اس کے کپڑے اچھی طرح باندھ دیئے گئے پھر آپ ﷺ نے اسے سنگسار کروادیا پھر نبی اکرم ﷺ نے اس کی نماز جنازہ ادا کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ سے دریافت کیا: کیا آپ اس عورت کی نماز جنازہ ادا کر رہے ہیں جس نے زنا کیا تھا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اس نے ایسی توبہ کی ہے اگر مدینہ کے رہنے والے ستر آدمیوں میں تقسیم کی جائے تو وہ ان سب کے لیے کافی ہو گیا تمہیں اس عورت کی توبہ سے زیادہ بہتر توبہ ملتی ہے جس نے اپنے آپ کو اللہ کی راہ میں قربان کر دیا۔“

## 65 - باب الصلاة على من يحيف في وصيته

باب: جو شخص وصیت کرتے ہوئے زیادتی کرتا ہے اس کی نماز جنازہ ادا کرنا

1957 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَبَانَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورٍ - وَهُوَ ابْنُ زَادَانَ - عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوكِينَ لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرَهُمْ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ مِنْ ذَلِكَ وَقَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أُصَلِّيَ عَلَيْهِ . ثُمَّ دَعَا مَمْلُوكِيهِ فَجَزَّأَهُمْ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ ثُمَّ أَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَأَرَقَّ أَرْبَعَةً .

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے مرنے کے قریب اپنے چھ غلام آزاد کر دیئے اس شخص کے پاس ان غلاموں کے علاوہ اور کوئی مال نہیں تھا اس بات کی اطلاع نبی اکرم ﷺ کو ملی تو آپ اس بات پر ناراض ہو گئے آپ نے ارشاد فرمایا: پہلے میں نے یہ ارادہ کیا تھا کہ میں اس کی نماز جنازہ ادا نہ کروں پھر نبی اکرم ﷺ نے اس کے غلاموں کو بلوایا انہیں تین حصوں میں تقسیم کیا پھر آپ نے ان کے درمیان قرعہ اندازی کی اور ان میں سے دو کو آزاد قرار دیا اور باقی دو کو غلام رہنے دیا۔

شرح

یہاں اور اس کے بعد آنے والے ابواب میں امام نسائی رضی اللہ عنہ نے جو روایات نقل کی ہیں۔ ان کا بنیادی موضوع یہ ہے اگر کوئی شخص کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوتا ہے تو کیا اس کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی یا نہیں کی جائے گی؟

جمہور اہل سنت اس بات کا قائل ہیں کبیرہ گناہ کا مرتکب شخص اپنے گناہ کے ارتکاب کی وجہ سے دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہوتا۔

اس لئے اس کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی۔ البتہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے یہ بات منقول ہے اہل بدعت کی نماز جنازہ ادا کرنا مکروہ ہے۔

.....

## 66 - باب الصلاة على من غل

باب: خیانت کرنے والے شخص کی نماز جنازہ ادا کرنا

1958 - أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ بِخَيْبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا عَلَيَّ صَاحِبِكُمْ أَنَّهُ غَلَّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ . فَفَتَشْنَا مَتَاعَهُ فَوَجَدْنَا فِيهِ خَرَزًا مِنْ خَرَزِ يَهُودَ مَا يُسَاوِي دِرْهَمَيْنِ .

☆☆☆ حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص کا خیبر میں انتقال ہو گیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے ساتھی کی نماز جنازہ ادا کر لو، اس شخص نے اللہ کی راہ میں خیانت کی ہے۔ (راوی کہتے ہیں:) ہم نے اس شخص کے ساز و سامان کی تلاشی لی تو ہمیں اس کے سامان سے یہودیوں کا بنایا ہوا ایک ہار ملا، اسکی قیمت دو درہم تھی (اس شخص نے وہ ہار چھ لیا تھا)۔

## 67 - باب الصلاة على من عليه دين

باب: مقروض شخص کی نماز جنازہ ادا کرنا

1959 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا عَلَيَّ صَاحِبِكُمْ فَإِنَّ عَلَيْهِ دَيْنًا . قَالَ أَبُو قَتَادَةَ هُوَ عَلِيٌّ . قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْوَفَاءِ . قَالَ بِالْوَفَاءِ . فَصَلَّى عَلَيْهِ .

☆☆☆ عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک انصاری (کی میت) کو لایا گیا تاکہ آپ اس کی نماز جنازہ ادا کریں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے ساتھی کی نماز

1958- اخرجہ ابو داؤد فی الجہاد، باب فی تعظیم الغلول (الحديث 2710) مطولا . و اخرجہ ابن ماجہ فی الجہاد، باب الغلول (الحديث 2848) . تحفة الاشراف (3767) .

1959- اخرجہ الترمذی فی الجنائز باب ما جاء فی الصلاة على المديون (الحديث 1029) مختصراً . وسأيتي (الحديث 4706) . و اخرجہ ابن ماجہ فی الصدقات، باب الكفالة (الحديث 2407) . تحفة الاشراف (12103) .

جنازہ ادا کر لو اس کے ذمے قرض ہے (اس لیے میں اس کی نماز جنازہ ادا نہیں کروں گا) تو حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اس کی ادائیگی میرے ذمے ہے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سارے (قرض) کی؟ تو حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: سارے (قرض) کی تو نبی اکرم ﷺ نے اس شخص کی نماز جنازہ ادا کی۔

1960 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ - يَعْنِي ابْنَ الْأَكْوَعِ - قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهُ صَلِّ عَلَيْهَا . قَالَ هَلْ تَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا . قَالُوا نَعَمْ . قَالَ هَلْ تَرَكَ مِنْ شَيْءٍ . قَالُوا لَا . قَالَ صَلُّوا عَلَيَّ صَاحِبِكُمْ . قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو قَتَادَةَ صَلِّ عَلَيْهِ وَعَلَى دَيْنِهِ . فَصَلَّى عَلَيْهِ .

☆☆ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک جنازہ لایا گیا، لوگوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ اس کی نماز جنازہ ادا کیجئے! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا اس نے ادا کرنے کے لیے کوئی قرض چھوڑا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا اس نے کوئی چیز چھوڑی ہے (جس کے ذریعے اس قرض کو ادا کر لیا جائے) لوگوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنے ساتھی کی نماز جنازہ ادا کر لو تو ایک انصاری جن کا نام ابو قتادہ تھا، انہوں نے عرض کی: آپ اس کی نماز جنازہ ادا کیجئے، اس کا قرض میرے ذمے ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے اس شخص کی نماز جنازہ ادا کر لی۔

1961 - أَخْبَرَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ الْقَوْمِيسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي عَلَى رَجُلٍ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَأَتَى بِمَيْتٍ فَسَأَلَ أَعْلِيَهُ دَيْنٌ . قَالُوا نَعَمْ عَلَيْهِ دَيْنَارَانِ . قَالَ صَلُّوا عَلَيَّ صَاحِبِكُمْ . قَالَ أَبُو قَتَادَةَ هُمَا عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ . فَصَلَّى عَلَيْهِ فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ مَنْ تَرَكَ دَيْنًا فَعَلَى وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ ایسے شخص کی نماز جنازہ ادا نہیں کرتے تھے جس کے ذمے قرض ہو ایک مرحوم کو لایا گیا، نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا اس کے ذمے قرض ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! اس کے ذمے دو دینار ہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ اپنے ساتھی کی نماز جنازہ ادا کر لو، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! وہ دونوں میرے ذمے ہیں، تو نبی اکرم ﷺ نے اس کی نماز جنازہ ادا کی، پھر جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو فتوحات عطا کیں، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”میں ہر مؤمن کی جان کے زیادہ اس کے قریب ہوں، جو شخص قرض چھوڑ کر جائے گا، اس کی ادائیگی میرے ذمے ہو

1960- أخرجه البخاری فی العوالم، باب ان احال دين الميت على رجل جاز (الحديث 2289) مطولاً، وفي الكفالة، باب من تكفل عن ميت دينا فليس له ان يرجع (الحديث 2295) مطولاً . تحفة الاشراف (4547) .

1961- أخرجه ابو داؤد في البيوع والاجارات، باب في التشديد في الدين (الحديث 3343) . تحفة الاشراف (3158) .

گی اور جو شخص مال چھوڑ کر جائے گا وہ اس کے ورثاء کو ملے گا۔

1962 - أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ أُنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ وَابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنِ ابْنِ

شَهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا تُوْفِيَ الْمُؤْمِنُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ سَأَلَ هَلْ تَرَكَ لِدِينِهِ مِنْ قِضَاءٍ . فَإِنْ قَالُوا نَعَمْ صَلَّى عَلَيْهِ وَإِنْ قَالُوا لَا قَالَ صَلَّى عَلَيَّ صَاحِبِكُمْ . فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيَّ رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوْفِيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَعَلَيْ قِضَاؤُهُ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهِ .

☆☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ جب کوئی مومن انتقال کرتا اور اس کے ذمے قرض ہوتا تو آپ دریافت کر لیتے تھے کیا اس نے کوئی ایسی چیز چھوڑی ہے جس کے ذریعے اس کا قرض ادا ہو جائے؟ اگر لوگ جواب دیتے: جی ہاں! تو آپ اس کی نماز جنازہ ادا کر لیتے تھے، اگر لوگ بتاتے کہ جی نہیں! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: تم اپنے ساتھی کی نماز جنازہ ادا کر لو۔

جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو فتوحات عطاء کر دیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اہل ایمان کی اپنی جانوں سے زیادہ ان پر حق رکھتا ہوں جو شخص فوت ہو جائے اور اس کے ذمے قرض ہو تو اس کی ادائیگی میرے ذمے ہوگی، اگر کوئی شخص مال چھوڑ کر جائے گا وہ اسکے ورثاء کو مل جائے گا۔

## 68 - بَابُ تَرْكِ الصَّلَاةِ عَلَى مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ

باب: خودکشی کرنے والے شخص کی نماز جنازہ ادا نہ کرنا

1963 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أُنْبَأَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا سِمَاكٌ

عَنِ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَتَلَ نَفْسَهُ بِمَشَاقِصَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا أَنَا فَلَا أُصَلِّي عَلَيْهِ .

☆☆☆ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے تیر کے پھل کے ذریعے خودکشی کر لی تو نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”میں اس کی نماز جنازہ ادا نہیں کروں گا۔“

شرح

خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ ادا کرنے کے بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔ علامہ ابن رشد تحریر

1962- اخرجہ مسلم فی الفوائض، باب من ترك مالا فلورثته (الحديث 14). و اخرجہ ابن ماجہ فی الصدقات، باب من ترك ديناً او ضياعاً فعلى

الله وعلى رسوله (الحديث 2415). تحفة الاشراف (15257 و 15315).

1963- اخرجہ مسلم فی الجنائز، باب ترك الصلاة على القاتل نفسه (الحديث 107) بنحوه . تحفة الاشراف (2157).

کرتے ہیں: خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ کے سلسلے میں اختلاف کی وجہ حضرت سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ حدیث ہے۔

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ ادا کرنے سے منع کیا ہے“

جن حضرات نے اس روایت کو مستند قرار دیا ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں: خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ ادا کرنا ممنوع ہے اور جن لوگوں نے اس روایت کو مستند قرار نہیں دیا۔ انہوں نے عام مسلمانوں کی طرح خودکشی کرنے والے کا حکم بیان کیا ہے یعنی ان کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی۔ اگرچہ وہ جہنم میں جائے گا۔ جیسا کہ حدیث میں یہ بات مذکور ہے، لیکن کیونکہ اس کا تعلق اہل ایمان سے ہے اس لئے وہ ہمیشہ جہنم میں نہیں رہے گا جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ فرمائے گا۔

”جہنم میں سے اس شخص کو بھی نکال لو جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہو۔“\*

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

1964 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ ذَكْوَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدَّى خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ تَحَسَّى سُمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَسُمُّهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ - ثُمَّ انْقَطَعَ عَلَى شَيْءٍ خَالِدًا يَقُولُ - كَانَتْ حَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَجَأُ بِهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص پہاڑ سے نیچے گر کر خودکشی کر لیتا ہے وہ جہنم میں جائے گا اور اس میں ہمیشہ ہمیشہ اوپر سے نیچے گرتا رہے گا جو شخص زہر پی کر خودکشی کر لیتا ہے تو اس کا زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا جسے وہ ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں چاٹتا رہے گا جو شخص لوہے کی چیز کے ذریعے خودکشی کرتا ہے (اس کے بعد کچھ الفاظ راوی نقل نہیں کر سکے جس کے بعض یہ الفاظ ہیں:) تو وہ لوہا اس کے ہاتھ میں ہوگا جسے وہ اپنے پیٹ میں گھونپتا رہے گا اور جہنم کی آگ میں وہ ہمیشہ ہمیشہ ایسا کرتا رہے گا۔“

## 69 - باب الصلاة على المنافقين

باب: منافقین کی نماز جنازہ ادا کرنا

\* بدایہ الجہد دوسری فصل: کس کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی؟

1964 - أخرجه البخاري في الطب، باب شرب السم و الدواء به و ما يخاف منه و النخيب (الحدیث 5778). وأخرجه مسلم في الايمان، باب غلظ تحريم قتل الانسان لنفسه و ان من قتل نفسه بشيء عذب به في النار و انه لا يدخل الجنة الا نفس مسلمة (الحدیث 175م). وأخرجه الترمذي في الطب، باب ما جاء فيمن قتل نفسه بسم او غيره (الحدیث 2044) تحفة الاشراف (12394).

1965 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ لَمَّا مَاتَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي ابْنِ سَلُولٍ دُعِيَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَبَّتْ إِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ تُصَلِّيُ عَلَيَّ ابْنِ أَبِي وَقَدْ قَالَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا وَكَذَا أَعَدُّ عَلَيْهِ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ آخِرُ عَنِّي يَا عُمَرُ . فَلَمَّا أَكْثَرْتُ عَلَيْهِ قَالَ إِنِّي قَدْ خَيْرْتُ فَأَخْتَرْتُ فَلَوْ عَلِمْتُ أَنِّي لَوْ زِدْتُ عَلَى السَّيِّئِينَ غُفِرَ لَهُ لَزِدْتُ عَلَيْهِ . فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمْ يَمُكِّثْ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى نَزَلَتْ الْآيَاتَانِ مِنْ بَرَاءَةِ (وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ إِنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَاتُوا وَهُمْ فَاسِقُونَ) فَعَجِبْتُ بَعْدُ مِنْ جُرْأَتِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ .

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب عبداللہ بن ابی بن سلول مر گیا تو اس کی نماز جنازہ ادا کرنے کے لیے نبی اکرم ﷺ کو بلایا گیا، نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے تو میں تیزی سے آپ کی طرف ہوا، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا آپ ابی کے بیٹے کی نماز جنازہ ادا کریں گے؟ حالانکہ اس نے فلاں دن یہ کہا تھا اور وہ کہا تھا میں نے مختلف باتیں گوائیں تو نبی اکرم ﷺ مسکرا دیئے، آپ نے فرمایا: اے عمر! پیچھے ہٹ جاؤ جب میں نے آپ کے سامنے بہت زیادہ اصرار کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے اختیار دیا گیا ہے تو میں اپنی پسندیدہ صورت کو اختیار کروں گا، اگر مجھے یہ پتہ ہو کہ اگر میں ستر مرتبہ سے زیادہ اس کے لیے دعائے مغفرت کروں تو اس کی مغفرت ہو جائے گی تو میں اس سے زیادہ مرتبہ اس کے لیے دعائے مغفرت کر لوں گا، پھر نبی اکرم ﷺ نے اس کی نماز جنازہ ادا کی، پھر آپ واپس تشریف لائے، اس کے تھوڑے ہی عرصے کے بعد سورۃ التوبہ کی یہ آیات نازل ہوئیں:

”ان میں سے جو شخص بھی مر جائے تم نے اس کی نماز جنازہ ادا نہیں کرنی اور نہ ہی اسکی قبر پر کھڑے ہونا ہے، ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا انکار کیا اور جب یہ مرے تو یہ لوگ فاسق تھے۔“

(حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) بعد میں مجھے نبی اکرم ﷺ کے سامنے اپنی جرأت پر بڑی حیرانگی ہوئی، باقی اللہ اور اس کے رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔

## 70 - باب الصلاة على الجنائز في المسجد

باب: مسجد میں نماز جنازہ ادا کرنا

1965- أخرجه البخاري في الجنائز، باب ما يكره من الصلاة على المنافقين والاستغفار للمشركين (الحديث 1366)، وفي التفسير، باب (استغفر لهم أو لا تستغفر لهم أن تستغفر لهم سبعين مرة فلن يغفر الله لهم) (الحديث 4671). وأخرجه الترمذي في تفسير القرآن، باب (ومن سورة التوبة) (الحديث 3097). وأخرجه النسائي في التفسير: سورة التوبة، قوله تعالى (ولا تصل على أحد منهم مات أبدا) (الحديث 245). تحفة الاشراف (10509).



1966 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الْوَّاحِدِ

بْنِ حَمْزَةَ عَنْ عَسَادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى سَهِيلِ ابْنِ بَيْضَاءَ إِلَّا فِي الْمَسْجِدِ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سہیل بن بیضاء کی نماز جنازہ مسجد میں ہی ادا کی تھی۔

### شرح

مسجد میں نماز جنازہ ادا کرنے کے بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔ علامہ ابن رشد تحریر کرتے ہیں: علماء نے مسجد میں نماز جنازہ ادا کرنے کے حوالے سے اختلاف کیا ہے۔ بعض علماء نے اسے جائز قرار دیا ہے جبکہ بعض نے مکروہ قرار دیا ہے۔

امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ اور امام مالک رضی اللہ عنہ کے بعض اصحاب نے اسے مکروہ قرار دیا ہے۔ ایک روایت کے مطابق خود امام مالک رضی اللہ عنہ نے بھی اسے مکروہ قرار دیا ہے اور اس کی صورت یہ ہوگی کہ جب جنازہ مسجد سے باہر ہو اور لوگ مسجد کے اندر موجود ہوں۔

اس اختلاف کی وجہ یہ ہے اس حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے دو مختلف روایات منقول ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول روایت امام مالک رضی اللہ عنہ نے نقل کی ہے۔ جس میں یہ بات مذکور ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ فرمائش کی کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا جنازہ مسجد میں پڑھایا جائے تاکہ وہ بھی اس میں شامل ہو سکیں، تو لوگوں نے اس بات پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا، تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ”لوگ کتنی جلدی یہ بات بھول گئے ہیں حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سہیل بن بیضاء رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ مسجد میں ادا کی تھی۔“ اس روایت کو امام نسائی رضی اللہ عنہ نے بھی یہاں نقل کیا ہے۔

جبکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔ ”جو شخص مسجد میں نماز جنازہ ادا کرتا ہے اسے کچھ نہیں ملتا۔“

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا تھا جبکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عمل کو پسند نہیں کیا۔ یا اس کے ثابت ہونے پر اتفاق نہیں ہے، لیکن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی فرمائش پر ناپسندیدگی کا اظہار کرنا اس بات کی دلیل ہے ان کے نزدیک مشہور عمل یہی تھا کہ مسجد میں نماز جنازہ ادا نہیں کی جائے گی۔\*

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول روایت کا یہ جواب دیا گیا کہ کسی عذر کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سہیل

1966- آخر جہ مسلم فی الجنائز، باب الصلاة علی الجنائز فی المسجد (الحديث 99 و 100) مطولا . و آخر جہ الترمذی فی الجنائز، باب ما جاء فی الصلاة علی الميت فی المسجد (الحديث 1033) . وسہلی (الحديث 1967) . تحفة الاشراف (16175) .

\* بدلیۃ الجہد، چوتھی فصل نماز جنازہ ادا کرنے کی جگہ

بن بیضاء رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ مسجد میں ادا کی تھی۔ ورنہ آپ ﷺ کا بھی عام معمول یہی تھا کہ آپ ﷺ نماز جنازہ کو مسجد سے باہر جنازہ گاہ میں ادا کیا کرتے تھے۔ جیسا کہ نجاشی کے بارے میں یہ بات منقول ہے آپ ﷺ اس کی نماز جنازہ ادا کرنے کے لئے عید گاہ تشریف لے گئے تھے۔

.....

جہاں تک مسجد میں نماز جنازہ ادا کرنے کا تعلق ہے تو یہ احناف اور مالکیوں کے نزدیک مکروہ ہے جبکہ شوافع اور حنابلہ کے نزدیک جائز ہے۔ جن حضرات نے اسے مکروہ قرار دیا ہے ان کے نزدیک یہ برابر ہے جنازہ مسجد کے اندر موجود ہو یا مسجد سے باہر موجود ہو۔ ان حضرات کی دلیل وہ روایت ہے جسے امام ابو داؤد رحمہ اللہ اور امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے)

”جو شخص مسجد میں نماز جنازہ ادا کرتا ہے اسے کچھ نہیں ملتا۔“

اس کی دوسری وجہ یہ ہے مسجد کو فرض نمازوں اور اس کی تابع نمازوں جیسے نفل نمازوں یا ذکر و اذکار اور درس و تدریس کے لئے بنایا گیا ہے۔ احناف کے نزدیک مسجد میں نماز جنازہ ادا کرنا مکروہ تحریمی ہے جبکہ مالکیوں کے نزدیک مکروہ تنزیہی ہے۔ جس طرح مسجد میں نماز جنازہ ادا کرنا مکروہ ہے۔ جن حضرات نے مسجد میں نماز جنازہ ادا کرنے کو مباح قرار دیا ہے۔ ان میں سے شوافع اس بات کے قائل ہیں: مسجد میں نماز جنازہ ادا کرنا مستحب ہے۔ انہوں کی اس کی ایک وجہ یہ بیان کی ہے مسجد سب سے زیادہ شرف والا مقام ہے اور دوسری دلیل وہ روایت ہے جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہاں امام نسائی رحمہ اللہ نے بھی نقل کی ہے۔

.....

1967 - أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ حَمْرَةَ أَنَّ عَبَادَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى سُهَيْلِ ابْنِ بَيْضَاءَ إِلَّا فِي جَوْفِ الْمَسْجِدِ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے حضرت سہیل بن بیضاء کی نماز جنازہ مسجد کے اندر ہی ادا کی تھی۔

.....

## 71 - باب الصلاة على الجنائز بالليل

باب: رات کے وقت نماز جنازہ ادا کرنا

1968 - أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ أَبَانَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ

أَخْبَرَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ بْنُ حُنَيْفٍ أَنَّهُ قَالَ اشْتَكَيْتِ امْرَأَةً بِالْعَوَالِي مَسْكِينَةً فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُمْ عَنْهَا وَقَالَ إِنَّ مَاتَتْ فَلَا تَدْفِنُوهَا حَتَّى أُصَلِّيَ عَلَيْهَا . فَتَوَقَّيْتُ فَجَاءُوا بِهَا إِلَى الْمَدِينَةِ بَعْدَ الْعَمَةِ فَوَجَدُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَامَ فَكَرِهُوا أَنْ يُوقِظُوهُ فَصَلُّوا عَلَيْهَا وَدَفَنُوهَا بِبَيْعِ الْغَرَقِدِ فَلَمَّا أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءُوا فَسَأَلَهُمْ عَنْهَا فَقَالُوا قَدْ دُفِنَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَقَدْ جِئْنَاكَ فَوَجَدْنَاكَ نَائِمًا فَكَرِهْنَا أَنْ نُوقِظَكَ . قَالَ فَانْطَلِقُوا . فَانْطَلَقَ يَمْشِي وَمَشُوا مَعَهُ حَتَّى آرَوْهُ قَبْرَهَا فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَّوْا وَرَأَاهُ فَصَلَّى عَلَيْهَا وَكَبَّرَ أَرْبَعًا .

☆☆ حضرت ابو امامہ بن سہل بن حنیف بیان کرتے ہیں مدینہ منورہ کے نواحی علاقوں میں رہنے والی ایک غریب عورت بیمار ہو گئی نبی اکرم ﷺ لوگوں سے اس عورت کے بارے میں دریافت کرتے رہے آپ نے ارشاد فرمایا: اگر یہ فوت ہو جاتی ہے تو تم اسے اس وقت تک دفن نہ کرنا جب تک میں اس کی نماز جنازہ نہ پڑھاؤں پھر اس خاتون کا انتقال ہو گیا لوگ اس کی میت لے کر مدینہ منورہ عشاء کے بعد آئے تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو سونے ہوئے پایا انہیں یہ بات اچھی نہیں لگی کہ وہ نبی اکرم ﷺ کو بیدار کریں اس لیے انہوں نے خود اس عورت کی نماز جنازہ ادا کی اور اس کو جنت البقیع میں دفن کر دیا اگلے دن لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے نبی اکرم ﷺ نے ان سے اس خاتون کے بارے میں دریافت کیا تو لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اسے تو دفن کر دیا گیا ہے ہم آپ کے پاس آئے تھے لیکن آپ اس وقت سو رہے تھے تو ہمیں یہ اچھا نہیں لگا کہ ہم آپ کو بیدار کریں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ چلو پھر نبی اکرم ﷺ چلتے ہوئے تشریف لے گئے آپ کے ہمراہ لوگ بھی گئے یہاں تک کہ لوگوں نے آپ کو اس عورت کی قبر دکھائی تو نبی اکرم ﷺ کھڑے ہو گئے لوگوں نے آپ کے پیچھے صف قائم کی نبی اکرم ﷺ نے اس عورت کی نماز جنازہ ادا کی اور اس میں آپ نے چار مرتبہ تکبیر کہی۔

## 72 - باب الصُّفُوفِ عَلَى الْجَنَازَةِ

باب: نماز جنازہ میں صفیں قائم کرنا

1969 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحَاكُمُ النَّجَاشِيَّ قَدْ مَاتَ فَقُومُوا فَصَلُّوا عَلَيْهِ . فَقَامَ فَصَفَّ بِنَا كَمَا يُصَفُّ عَلَى الْجَنَازَةِ وَصَلَّى عَلَيْهِ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: تمہارا بھائی نجاشی فوت ہو گیا ہے تم لوگ اٹھو اور اس کی نماز جنازہ ادا کرو۔ پھر نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے آپ نے ہماری صفیں بنوائیں بالکل اسی طرح جیسے نماز جنازہ میں صفیں بنائی جاتی ہیں پھر آپ نے اس کی نماز جنازہ ادا کی۔

1969- أخرجه البخاری فی الجنائز، باب الصُّفُوفِ عَلَى الْجَنَازَةِ (الحديث 1320) بسننہ، و الحدیث عند: البخاری فی مناقب الانصار، باب

موت النجاشی (الحديث 3877) . ومسلم فی الجنائز، باب فی التكبير علی الجنائز (الحديث 65) . تحفة الاشراف (2450) .

1970 - أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَّ الْيَوْمَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ ثُمَّ خَرَجَ بِهِمْ إِلَى الْمُصَلَّى فَصَفَّ بِهِمْ فَصَلَّى عَلَيْهِ وَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کے انتقال کی اطلاع اسی دن دے دی تھی جس دن وہ فوت ہوا تھا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو ساتھ لے کر عید گاہ تشریف لے گئے تھے، آپ نے ان کی صفیں بنوائی تھیں اور اس کی نماز جنازہ ادا کی تھی (اس نماز جنازہ میں) چار مرتبہ تکبیر کہی تھی۔

شرح

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی ”صحیح“ میں نقل کیا ہے وہاں اس کی شرح کرتے ہوئے حافظ بدرالدین محمود عینی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات تحریر کی ہے:

”اس روایت میں یہ بات مذکور ہے، نماز جنازہ میں چار تکبیریں پڑھی جاتی ہیں۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ، حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ، حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ اس بات کے قائل ہیں۔

تابعین میں سے محمد بن حنفیہ نے عطاء بن ابی رباح، محمد بن سیرین، ابراہیم نخعی، سوید بن غفلہ اور سفیان ثوری کا بھی یہی مسلک ہے۔

آئمہ مجتہدین میں سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔\*

.....

1971 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أُنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيْبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَعَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجَاشِيَّ لِأَصْحَابِهِ بِالْمَدِينَةِ فَصَفُّوا خَلْفَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا . قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنُ الْمُسَيْبِ إِنِّي لَمْ أَفْهَمْهُ كَمَا أَرَدْتُ .

\* عمدة القاری، کتاب جنازہ کا بیان باب: جنازہ پر صفیں قائم کرنا

1970-اخرجه البخاری فی الجنائز، باب الرجل ینعی الی اهل الميت بنفسه (الحديث 1245)، وباب التكبير على الجنائز اربعاً (الحديث 1333) . واخرجه ابو داؤد فی الجنائز، باب فی الصلاة على المسلم يموت فی بلاد الشرك (الحديث 3204) . وساتی الجنائز، عدد التكبير على الجنائز (الحديث 1979) . والحديث عند: مسلم فی الجنائز، باب فی التكبير على الجنائز (الحديث 62) . تحفة الاشراف (13232) .

1971-اخرجه البخاری فی الجنائز، باب الصلوف على الجنائز (الحديث 1318) . واخرجه ابن ماجه فی الجنائز، باب ما جاء فی الصلاة على النجاشی (الحديث 1534) . والحديث عند: الترمذی فی الجنائز، باب ما جاء فی التكبير على الجنائز (الحديث 1022) . تحفة الاشراف (13267 و 15290) .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو نجاشی کے انتقال کی اطلاع مدینہ منورہ میں دے دی، لوگوں نے آپ کے پیچھے صفیں بنالیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ ادا کی اور چار مرتبہ تکبیر کہی۔

امام نسائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ابن مسیب کے بارے میں اس طرح نہیں سمجھتا جس طرح تم نے ارادہ کیا ہے۔

1972 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ أَخَاكُمْ قَدْ مَاتَ فَقُومُوا فَصَلُّوا عَلَيْهِ. فَصَفَقْنَا عَلَيْهِ صَفَيْنِ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”تمہارا بھائی فوت ہو گیا ہے، تم لوگ اٹھو اور اس کی نماز جنازہ ادا کرو، تو ہم نے دو صفیں قائم کر لیں۔“

1973 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ يَقُولُ السَّاعَةَ يَخْرُجُ السَّاعَةَ يَخْرُجُ

حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنْتُ فِي الصَّفِّ الثَّانِي يَوْمَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ النَّجَاشِيَّ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کی نماز جنازہ ادا کی تھی، اس دن میں دوسری

صف میں شامل تھا۔

1974 - أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

سَيْرِينَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَخَاكُمْ النَّجَاشِيَّ قَدْ مَاتَ فَقُومُوا فَصَلُّوا عَلَيْهِ. قَالَ فَقُمْنَا فَصَفَقْنَا عَلَيْهِ كَمَا يُصَفُّ عَلَى الْمَيِّتِ وَصَلَّيْنَا عَلَيْهِ كَمَا

يُصَلِّي عَلَى الْمَيِّتِ.

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا: تمہارا بھائی نجاشی فوت ہو گیا ہے

تم لوگ اٹھو اور اس کی نماز جنازہ ادا کرو۔ راوی کہتے ہیں: ہم لوگ اٹھے، ہم نے اس کے لیے صف قائم کی، جس طرح کسی بھی

میت کے لیے صف بنائی جاتی ہے، پھر ہم نے اس کی نماز جنازہ ادا کی، جس طرح عام نماز جنازہ ادا کی جاتی ہے۔

### 73 - باب الصلاة على الجنائز قائماً

باب: کھڑے ہو کر نماز جنازہ ادا کرنا

1975 - أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ سَمْرَةَ قَالَ

صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ أُمَّ كَعْبٍ مَاتَتْ فِي نَفْسِهَا فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

1972- اخرجه مسلم في الجنائز، باب في التكبير على الجنائز (الحديث 66). تحفة الاشراف (2670).

1973- اخرجه البخاري في الجنائز، باب الصلوة على الجنائز (الحديث 1320) تعليقا. تحفة الاشراف (2774).

1974- اخرجه الترمذي في الجنائز، باب ما جاء في صلاة النبي صلى الله عليه وسلم على النجاشي (الحديث 1039). و اخرجه ابن ماجه في

الجنائز، باب ما جاء في الصلاة على النجاشي (الحديث 1535) بنحوه. تحفة الاشراف (10889).

وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ فِي وَسْطِهَا .

☆☆ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں سیدہ ام کعب رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ ادا کی جن کا نفاس کے دوران انتقال ہو گیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے (جسم کے) درمیانی حصے کے بالقابل کھڑے ہوئے تھے۔

شرح

احناف اس بات کے قائل ہیں: نماز جنازہ کے دو رکن ہیں۔ چار تکبیریں کہنا اور قیام کرنا پہلی تکبیر یعنی تکبیر تحریمہ رکن کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ شرط نہیں ہے۔ اس اعتبار سے نماز جنازہ میں دوسری تکبیر پر بنا قائم کرنا جائز نہیں ہوگا اور نماز جنازہ میں چار تکبیریں ہیں۔ چوتھی تکبیر کہنے کے بعد دو مرتبہ سلام پھیرنا واجب ہے۔ احناف کے نزدیک نماز جنازہ میں صرف ایک ہی واجب ہے وہ سلام پھیرنا ہے۔ احناف کے نزدیک نماز جنازہ میں نیت کرنا شرط ہے۔ یہ رکن نہیں ہے۔

احناف اس بات کے قائل ہیں: نماز جنازہ میں تین چیزیں سنت ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء پڑھنا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا اور ان کے لئے دعا مانگنا۔

...—...—...—...

#### 74 - باب اجْتِمَاعِ جَنَازَةِ صَبِيٍّ وَامْرَأَةٍ

باب: جب کسی بچے اور خاتون کا جنازہ ایک ساتھ ہو (تو کیا طریقہ ہوگا؟)

1976 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي

حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ عَمَّارٍ قَالَ حَضَرْتُ جَنَازَةَ صَبِيٍّ وَامْرَأَةٍ فَقَدِمَ الصَّبِيُّ مِمَّا يَلِي الْقَوْمَ وَوَضَعَتِ الْمَرْأَةُ وَرَأَتْهُ فَصَلَّى عَلَيْهِمَا وَفِي الْقَوْمِ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَأَبُو قَتَادَةَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ فَسَأَلْتَهُمْ عَنْ ذَلِكَ فَقَالُوا الشُّنَّةُ .

☆☆ عطاء بن ابی رباح، حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک بچے اور ایک

خاتون کا جنازہ لایا گیا تو بچے کو لوگوں والی سمت میں رکھا گیا اور خاتون کو اس کے پرے (قبلہ کی سمت میں) رکھا گیا ان دونوں کی نماز جنازہ ادا کی گئی حاضرین میں حضرت ابوسعید خدری، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت ابوقتادہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم بھی موجود تھے۔

میں نے ان حضرات سے اس بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے فرمایا: سنت (طریقہ) یہی ہے۔

1975-تقدم فی الحيض والاستحاضة، باب الصلاة على النساء (الحديث 391) .

1976-اخرجه ابو داؤد فی الجنائز، باب اذا حضر جناز رجل و نساء من يقدم (الحديث 3193) . ویاتی بعده فی الباب المظنی اجتماع جناز الرجال و النساء (الحديث 1977) مطولاً . تحفة الاشراف (4261) .

## 75 - باب اجتماع جنائز الرجال والنساء

باب: مردوں اور خواتین کے جنازے ایک ساتھ ہونا

1977 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ أَلْبَانَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَلْبَانَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يَزْعُمُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ صَلَّى عَلَيَّ تَسْعَ جَنَائِزَ جَمِيعًا فَجَعَلَ الرَّجَالُ يَلُونُ الْإِمَامَ وَالنِّسَاءَ يَلِينَ الْقِبْلَةَ فَصَفَّاهُنَّ صَفًّا وَاحِدًا وَوَضَعَتْ جَنَازَةَ أُمِّ كَلْثُومِ بِنْتِ عَلِيٍّ امْرَأَةَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَابْنٍ لَهَا يُقَالُ لَهُ زَيْدٌ وَضَعَا جَمِيعًا وَالْإِمَامُ يَوْمَئِذٍ سَعِيدُ بْنُ الْعَاصِ وَفِي النَّاسِ ابْنُ عُمَرَ وَابُو هُرَيْرَةَ وَابُو سَعِيدٍ وَابُو قَتَادَةَ فَوَضِعَ الْغُلَامُ مِمَّا يَلِي الْإِمَامَ فَقَالَ رَجُلٌ فَأَنْكَرْتُ ذَلِكَ فَانظَرْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَابِي هُرَيْرَةَ وَابِي سَعِيدٍ وَابِي قَتَادَةَ فَقُلْتُ مَا هَذَا قَالُوا هِيَ السُّنَّةُ .

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے 9 افراد کی نماز جنازہ ایک ساتھ ادا کی تھی مردوں کی میت کو امام والی طرف رکھا گیا تھا جبکہ خواتین کو قبلہ کی سمت میں رکھا گیا تھا اور ان کی ایک صف بنا دی گئی تھی۔ اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ سیدہ ام کلثوم اور ان کے صاحبزادے کا جنازہ بھی ایک ساتھ رکھا گیا تھا۔

اس کی امامت سعید بن العاص نے کی تھی جبکہ حاضرین میں حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت ابو ہریرہ، حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔

بچے کو امام والی سمت میں رکھا گیا تھا، ایک شخص بیان کرتا ہے میں نے اس پر اعتراض کیا اور حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت ابو ہریرہ، حضرت ابوسعید اور حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہم کی طرف دیکھا، میں نے کہا: یہ کیا طریقہ ہے؟ تو انہوں نے کہا: یہ سنت ہے۔

شرح

علامہ ابن رشد مالکی تحریر کرتے ہیں: جب مردوں اور عورتوں کے جنازے اکٹھے ہو جائیں، تو ان کی ترتیب میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اکثر علماء اس بات کے قائل ہیں مرد کے جنازے کو امام کے قریب رکھا جائے گا اور عورت کے جنازے کو قبلہ کی سمت میں رکھا جائے گا، جبکہ ایک گروہ کی رائے اس کے برعکس ہے۔ یعنی عورت کا جنازہ امام کی طرف ہوگا اور مرد کا جنازہ قبلہ کی طرف ہوگا۔ ایک تیسرا قول یہ بھی ہے مردوں کی نماز جنازہ الگ ادا کی جائے گی اور خواتین کی نماز جنازہ الگ ادا کی جائے گی۔

اکثر علماء نے مردوں کی میت کو عورتوں کی بہ نسبت امام کے قریب رکھنے کی دلیل کے طور پر وہ روایت نقل کی ہے جسے امام

مالک رضی اللہ عنہ نے اپنی ”موطا“ میں نقل کیا ہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، مدینہ منورہ

1977-تفردہ النسائی، والحديث عند: ابی داؤد فی الجنائز، باب اذا حضر جنائز رجال و نساء من يقدم (الحديث 3193). و سبق لم

الحديث 1976. تحفة الاشراف (4261).

میں جب مردوں اور خواتین کی اکٹھی نماز جنازہ ادا کرتے تھے تو وہ مردوں کو امام کے قریب رکھتے تھے اور عورتوں کو قبلہ کی سمت میں رکھتے تھے۔

اسی طرح امام عبدالرزاق رضی اللہ عنہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے انہوں نے ایک نماز جنازہ ادا کی جس میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما اور حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔ اس نماز جنازہ کے امامت حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ نے کی تھی۔ انہوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اس بارے میں دریافت کیا تھا یا کسی سے پوچھنے کے لئے کہا تھا تو ان حضرات نے یہی جواب دیا تھا: سنت یہی ہے \*۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

1978 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَبَانَا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَالْفَضْلُ بْنُ مُوسَى ح وَأَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ حُسَيْنِ الْمُكْتَبِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَيَّ أُمَّ فُلَانٍ مَاتَتْ فِي نَفْسِهَا فَقَامَ فِي وَسْطِهَا .

☆☆ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فلاں صاحب کی والدہ کی نماز جنازہ ادا کی تھی جن کا انتقال نفاس کے دوران ہو گیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان (کے جسم کے) وسط (کے مقابل میں) کھڑے ہوئے تھے۔

## 76 - باب عَدَدِ التَّكْبِيرِ عَلَى الْجَنَازَةِ

باب: نماز جنازہ میں تکبیرات کی تعداد

1979 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي شَهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَّ وَخَرَجَ بِهِمْ فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نجاشی کے انتقال کی اطلاع دی آپ انہیں ساتھ لے کر گئے آپ نے ان کی صفیں بنوائیں اور چار تکبیریں کہیں۔

شرح

نماز جنازہ میں تکبیرات کی تعداد کے بارے میں فقہاء کے اختلافات کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابن رشد نے یہ بات بیان کی ہے:

”ابتدائی زمانے میں نماز جنازہ میں تکبیرات کی تعداد کے بارے میں بڑا اختلاف پایا جاتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے تین

\* بدایۃ المجتہد، باب نمبر 5 نماز جنازہ کے احکام

1978-تقدم فی الحيض و الاستحاضة، باب الصلاة على النساء (الحديث 391). واخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة، ذكر الامتلاف على ابي سلمة بن عبد الرحمن في الدعاء في الصلاة على الجنائز (الحديث 1084 و 1085).

1979-تقدم (الحديث 1970).



سے لے کر سات تکبیروں تک کی روایت منقول ہے تاہم فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے۔ نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہی جائیں گی۔

شیخ ابن ابی لیلیٰ اور جابر بن زید پانچ تکبیروں کے قائل ہیں۔

فقہاء کے اس اختلاف کی وجہ یہ ہے اس بارے میں روایات میں اختلاف پایا جاتا ہے تاہم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں یہ بات مذکور ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کی نماز جنازہ ادا کرتے ہوئے چار تکبیرات کہی تھیں کیونکہ یہ روایت متفق علیہ ہے۔ اس لئے جمہور فقہاء نے اسی پر عمل کیا ہے\*۔

.....

1980 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ قَالَ مَرَّصَتْ امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِ الْعَوَالِي وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ شَيْءٍ عِيَادَةً لِلْمَرِيضِ فَقَالَ إِذَا مَاتَتْ فَأَذِنُونِي. فَمَاتَتْ لَيْلًا فَدَفَنُوهَا وَلَمْ يُعْلَمُوا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَصْبَحَ سَأَلَ عَنْهَا فَقَالُوا كَرِهْنَا أَنْ نُوقِظَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ. فَآتَى قَبْرَهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا وَكَبَّرَ أَرْبَعًا.

☆☆☆ حضرت ابوامامہ بن سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نوحی علاقے کی رہنے والی ایک خاتون بیمار ہو گئی تھی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار کی عیادت بڑے اہتمام سے کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اس کا انتقال ہو جائے تو مجھے اطلاع دینا اس خاتون کا انتقال رات کے وقت ہوا لوگوں نے اسے دفن کر دیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع نہیں دی اگلے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کے بارے میں دریافت کیا تو لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہمیں آپ کو بیدار کرنا اچھا نہیں لگا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس خاتون کی قبر پر تشریف لائے آپ نے اس کی نماز جنازہ ادا کی اور اس میں چار تکبیریں کہیں۔

1981 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى أَنَّ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا خَمْسًا وَقَالَ كَبَّرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

☆☆☆ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے ایک جنازے کی نماز ادا کی تھی انہوں نے اس میں پانچ تکبیریں کہی تھیں اور یہ بات بیان کی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی (اتنی ہی مرتبہ) تکبیریں کہی تھیں۔

\* بدلہ ابجد، باب نمبر 5 نماز جنازہ کے احکام

1980- تقدم (الحديث 1906).

1981- أخرجه مسلم في الجنائز، باب الصلاة على القبر (الحديث 72). وأخرجه أبو داود في الجنائز، باب التكبير على الجنائز (الحديث 3197).

3197). وأخرجه الترمذي في الجنائز، باب ما جاء في التكبير على الجنائز (الحديث 1023). وأخرجه ابن ماجه في الجنائز، باب ما جاء

لصن كبر خمسًا (الحديث 1505). تحفة الاشراف (3671).

## 77 - باب الدعاء

باب: (نماز جنازہ کی) دعا

1982 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ عَنِ ابْنِ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي حَمْرَةَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَأَعْفُ عَنْهُ وَعَافِهِ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَأَغْسِلْهُ بِمَاءٍ وَتَلْجٍ وَبَرْدٍ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّى الثَّوْبَ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَفِيهِ عَذَابُ الْقَبْرِ وَعَذَابُ النَّارِ . قَالَ عَوْفٌ فَتَمَنَيْتُ أَنْ لَوْ كُنْتُ الْمَيِّتَ لِدَعَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِدَلِكِ الْمَيِّتِ .

☆☆ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز جنازہ کے دوران (یہ دعا مانگتے

ہوئے) سنا ہے:

”اے اللہ! اس کی مغفرت کر دے اس پر رحم کر اس سے درگزر کر اسے عافیت نصیب کر اس کی اچھی طرح میزبانی کر اس کی قبر کو کشادہ کر دے اسے پانی برف اور اولوں کے ذریعے دھو دے اسے خطاؤں سے اس طرح پاک کر دے جس طرح سفید کپڑے کو میل سے صاف کر دیا جاتا ہے اسے بدلے کے طور پر ایسی جگہ نصیب کر جو اس کے گھر سے زیادہ بہتر ہو اور ایسے اہل خانہ نصیب کر جو اس کے اہل خانہ سے بہتر ہوں ایسی بیوی نصیب کر جو اس کی بیوی سے زیادہ بہتر ہو اسے قبر کے عذاب سے اور جہنم کے عذاب سے محفوظ رکھنا۔“

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرحوم کے لیے جو دعا کی تھی اس کی وجہ سے میں نے یہ آرزو کی تھی: کاش! وہ مرحوم میں ہوتا۔

1983 - أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ الْكَلَاعِيِّ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى مَيِّتٍ فَسَمِعْتُ فِي دُعَائِهِ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَأَعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَأَغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالتَّلْجِ وَالبَرْدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَيْتِ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَنَجِّهِ مِنَ النَّارِ - أَوْ قَالَ - وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ .

☆☆ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک نماز جنازہ کے دوران دعا مانگتے

ہوئے سنا آپ یہ پڑھ رہے تھے:

”اے اللہ! اس کی مغفرت کر دے، اس پر رحم کر، اس کو عافیت نصیب کر، اس سے درگزر کر، اس کی اچھی طرح میزبانی کر، اس کی قبر کو کشادہ کر دے، اسے پانی، برف اور اولوں کے ذریعے دھو دے، اسے گناہوں سے اس طرح پاک کر دے، جس طرح سفید کپڑے کو میل سے صاف کر دیا جاتا ہے، اسے اس کے گھر سے زیادہ بہتر گھر نصیب کر، اس کے اہل خانہ سے زیادہ بہتر اہل خانہ نصیب کر، اس کی بیوی سے زیادہ بہتر بیوی نصیب کر، اسے جنت میں داخل کر دے اور اسے جہنم سے نجات دیدے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں): اسے قبر کے عذاب سے بچالینا۔“

1984 - أَخْبَرَنَا سُؤْيُدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ

عَمْرُو بْنَ مَيْمُونٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبِيعَةَ السَّلْمِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ خَالِدٍ السَّلْمِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ لِحَدِيثَيْنِ قَاتِلَ أَحَدَهُمَا وَمَاتَ الْآخَرُ بَعْدَهُ فَضَلَّيْنَا عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُلْتُمْ . قَالُوا دَعَوْنَا لَهُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ اللَّهُمَّ الْحَقُّهُ بِصَاحِبِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَيْنَ صَلَاتُهُ بَعْدَ صَلَاتِهِ وَأَيْنَ عَمَلُهُ بَعْدَ عَمَلِهِ فَلَمَّا بَيْنَهُمَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ . قَالَ عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ أَعْجَبَنِي لِأَنَّهُ أَسَدَ لِي .

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن ربیعہ سلمی جو نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی ہیں، حضرت عبید بن خالد سلمی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے

یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے دو آدمیوں کو بھائی بھائی بنا دیا، ان میں سے ایک شہید ہو گیا اور دوسرا بعد میں فوت ہوا، ہم نے اس کی نماز جنازہ ادا کی، نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم لوگوں نے کیا پڑھا ہے؟ تو ہم نے عرض کی: ہم نے اس کے لیے یہ دعا مانگی ہے:

”اے اللہ! اس کی مغفرت کر دے، اس پر رحم کر اور اسے اس کے ساتھی کے ساتھ ملا دے۔“

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اس کی نماز کا اس کی نماز سے کیا واسطہ اور اس کے عمل کا اس کے عمل سے کیا واسطہ؟ ان دونوں کے درمیان اتنا فرق ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان ہے۔“

عمر بن میمون نامی راوی یہ بات نقل کرتے ہیں: مجھے یہ بات بہت اچھی لگی، کیونکہ انہوں نے (یعنی عبداللہ بن ربیعہ

نے) اس کی سند میرے سامنے بیان کر دی تھی۔

1985 - أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ - وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ - قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَدْرِ

اللَّهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيَاتِنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَعَائِبِنَا وَذَكْرِنَا وَأُنثَانَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا .

1984- اخرجہ ابو داؤد فی الجہاد، باب فی التوریری عند قبر الشہید (الحديث 2524) . تحفة الاشراف (9742) .

1985- اخرجہ الترمذی فی الجنائز، باب ما جاء فی التكبير على الجنائز (الحديث 1024) . تحفة الاشراف (15687) .

☆ ☆ یحییٰ بن ابوکثیر ابوابراہیم النزاری کے حوالے سے ان کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو نماز جنازہ میں یہ دعائیں پڑھنے سے منع کیا ہے:

”اے اللہ! ہمارے زندوں، ہمارے مرحومین، ہمارے موجود لوگوں، ہمارے غیر موجود لوگوں، ہمارے مردوں، ہمارے خواتین، ہمارے چھوٹوں اور ہمارے بڑوں کی مغفرت کر دے۔“

1986 - أَخْبَرَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ - وَهُوَ ابْنُ سَعْدٍ - قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ صَلَّى خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلَى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةَ وَجَّهَرَ حَتَّى اسْمَعْنَا فَلَمَّا فَرَغَ أَخَذْتُ بِيَدِهِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ سُنَّةٌ وَحَقٌّ .

☆ ☆ طلحہ بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی اقتداء میں ایک نماز جنازہ میں شرکت کی انہوں نے سورۃ الفاتحہ اور ایک اور سورت کی تلاوت کی انہوں نے بلند آواز میں اس کی تلاوت کی یہاں تک کہ ہمیں بھی اس کی تلاوت سنائی دی جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو میں نے ان کا ہاتھ تھاما اور ان سے اس بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: ”یہ سنت ہے اور ٹھیک ہے۔“

1987 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَلَّى خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلَى جَنَازَةٍ فَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَخَذْتُ بِيَدِهِ فَسَأَلْتُهُ فَقُلْتُ تَقْرَأُ قَالَ نَعَمْ إِنَّهُ حَقٌّ وَسُنَّةٌ .

☆ ☆ طلحہ بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی اقتداء میں نماز جنازہ ادا کی تو میں نے انہیں سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کرتے ہوئے سنا جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو میں نے ان کا ہاتھ تھاما اور ان سے اس بارے میں دریافت کیا: کیا آپ نے تلاوت کی ہے؟ تو انہوں نے کہا: جی ہاں! یہ درست ہے اور سنت ہے۔

1988 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّهُ قَالَ السُّنَّةُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ أَنْ يَقْرَأَ فِي التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى بِأَمِّ الْقُرْآنِ مُخَافَةً ثُمَّ يُكَبِّرُ ثَلَاثًا وَالتَّسْلِيمِ عِنْدَ الْأَخِرَةِ .

☆ ☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نماز جنازہ کا سنت طریقہ یہ ہے پہلی تکبیر کے بعد سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کی جائے، لیکن پست آواز میں کی جائے پھر اس کے بعد تین تکبیریں کہی جائیں اور آخری تکبیر کے بعد سلام پھیر دیا جائے۔

1989 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوَيْدِ الدِّمَشْقِيِّ الْفَهْرِيِّ عَنِ

1986- أخرجه البخاري في الجنائز، باب قراءة فاتحة الكتاب على الجنائز (الحديث 1335) مختصراً . و أخرجه أبو داؤد في الجنائز، باب ما يقرأ على الجنائز (الحديث 3198) مختصراً . و أخرجه الترمذي في الجنائز، باب ما جاء في القراءة على الجنائز بفاتحة الكتاب (الحديث 1027) مختصراً . و سيأتي (الحديث 1987) تحفة الاشراف (5764) .

1987- تقديم (الحديث 1986) .

1988- انفراد به النسائي . تحفة الاشراف (138) .

1989- انفراد به النسائي . تحفة الاشراف (4974) .

الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ الدِّمَشْقِيُّ بِنَحْوِ ذَلِكَ .

☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

## 78 - باب فَضْلِ مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ مِائَةً

باب: اس شخص کی فضیلت جس کی نماز جنازہ 100 افراد ادا کریں

1990 - أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سَلَامِ بْنِ أَبِي مُطِيعٍ الدِّمَشْقِيِّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَيِّتٍ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَتْلُونَ أَنْ يَكُونُوا مِائَةً يَشْفَعُونَ إِلَّا شَفَعُوا فِيهِ .  
قَالَ سَلَامٌ فَحَدَّثْتُ بِهِ شُعَيْبَ بْنَ الْحَبَّابِ فَقَالَ حَدَّثَنِي بِهِ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆ ☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

جس مرحوم کی نماز جنازہ کثیر تعداد میں لوگ ادا کریں اتنے کہ ان کی تعداد ایک 100 ہو جائے اور وہ اس کے لیے سفارش کریں تو اس شخص کے بارے میں ان کی سفارش قبول کر لی جاتی ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی منقول ہے۔

1991 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَّارَةَ قَالَ أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا - عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمُوتُ أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيُصَلِّيَ عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ النَّاسِ فَيَتْلُونَ أَنْ يَكُونُوا مِائَةً يَشْفَعُونَ إِلَّا شَفَعُوا فِيهِ .  
☆ ☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

جو مسلمان فوت ہو جائے اور اس کی نماز جنازہ لوگ اتنی زیادہ تعداد میں ادا کریں کہ ان کی تعداد ایک سو ہو جائے اور وہ اس کی سفارش کریں تو اس شخص کے بارے میں ان کی سفارش قبول کی جائے گی۔

1992 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَّاءٍ أَبُو الْخَطَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْحَكَمُ بْنُ كَرْوَجٍ قَالَ صَلَّى بِنَا أَبُو الْمَلِيحِ عَلَيَّ جَنَازَةً فَظَنَّنَا أَنَّهُ قَدْ كَبَّرَ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ أَيْمُوا صُفُوفَكُمْ وَلْتَحْسُنْ شَفَاعَتَكُمْ قَالَ أَبُو الْمَلِيحِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ - وَهُوَ ابْنُ سَلَيْطٍ - عَنْ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَهِيَ مِمْمُولَةُ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَخْبَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ

1990- أخرجه مسلم في الجنائز، باب من صلى عليه مائة شفَعوا فيه (الحديث 58). وأخرجه الترمذی في الجنائز، باب ما جاء في الصلاة على

الجنائز و الشفاعة للميت (الحديث 1029). وسنن أبي داود (الحديث 1991). تحفة الاشراف (918 و 1629).

1991- تقدم في الجنائز، فضل من صلى عليه مائة (الحديث 1990).

1992- الفردية النسائي. تحفة الاشراف (18059).

مَيِّتٍ يُصَلِّي عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ النَّاسِ إِلَّا شَفَعُوا فِيهِ . فَسَأَلْتُ أَبَا التَّمَلِيحِ عَنِ الْأُمَّةِ فَقَالَ أَرْبَعُونَ .

☆☆ حکم بن فروخ بیان کرتے ہیں ابولیح نے ہمیں ایک نماز جنازہ پڑھائی، ہم نے یہ گمان کیا کہ شاید وہ تکبیر کہہ چکے ہیں، لیکن وہ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور بولے: تم اپنی صفیں درست کر لو اور تمہاری سفارش اچھے الفاظ میں ہونی چاہیے۔  
ابولیح بیان کرتے ہیں، عبد اللہ بن سلیط نے ایک ام المؤمنین یعنی نبی اکرم ﷺ کی زوجہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے، نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

جس مسلمان کی نماز جنازہ کثیر تعداد میں لوگ ادا کر لیں، تو اس میت کے بارے میں ان کی سفارش قبول کی جاتی ہے۔  
راوی کہتے ہیں: میں نے ابولیح سے دریافت کیا: کثیر تعداد میں لوگوں سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: چالیس

افراد۔

## 79 - باب ثَوَابِ مَنْ صَلَّى عَلَي جَنَازَةٍ

باب: جو شخص نماز جنازہ ادا کرتا ہے، اس کا اجر و ثواب

1993 - أَخْبَرَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَي جَنَازَةٍ فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنْ أَنْتَظَرَهَا حَتَّى تُوَضَعَ فِي اللَّحْدِ فَلَهُ قِيرَاطَانِ وَالْقِيرَاطَانِ مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

جو شخص نماز جنازہ ادا کرتا ہے، اسے ایک قیراط ثواب ملتا ہے اور جو شخص میت کا انتظار کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اسے قبر میں اتار دیا جاتا ہے، تو اس شخص کو دو قیراط ملتے ہیں اور یہ دو قیراط دو بڑے پہاڑوں کی مانند ہوتے ہیں۔

1994 - أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ جَنَازَةً حَتَّى يُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنْ شَهِدَ حَتَّى تُدْفَنَ فَلَهُ قِيرَاطَانِ . قِيلَ وَمَا الْقِيرَاطَانِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

جو شخص جنازے میں شریک ہو، یہاں تک کہ اس کی نماز جنازہ ادا کر لی جائے، تو اسے ایک قیراط ثواب ملتا ہے اور جو شخص میت کے دفن ہونے تک ساتھ رہتا ہے، اسے دو قیراط ثواب ملتا ہے، عرض کی گئی: یا رسول اللہ! دو قیراط سے مراد کیا ہے؟ نبی

1993- أخرجه البخاری فی الجنائز، باب من العطر حتی تدفن (1/110 من هامش نسخة الشعب) . وأخرجه مسلم فی الجنائز، باب فضل الصلاة علی الجنائز و اتباعها (الحديث 52) . وأخرجه ابن ماجه فی الجنائز، باب ما جاء فی ثواب من صلی علی جنازة و من انتظر دفنها (الحديث 1539) . تحفة الاشراف (13266) .

1994- أخرجه البخاری فی الجنائز، باب من العطر حتی تدفن (الحديث 1325) . وأخرجه مسلم فی الجنائز، باب فضل الصلاة علی الجنائز و اتباعها (الحديث 52) . تحفة الاشراف (13958) .

اکرم ﷺ نے فرمایا: دو بڑے پہاڑوں کی مانند۔

1995 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَوْفٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ احْتِسَابًا فَصَلَّى عَلَيْهَا وَدَفَنَهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ وَمَنْ صَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ أَنْ تُدْفَنَ فَإِنَّهُ يَرْجِعُ بِقِيرَاطٍ مِنَ الْأَجْرِ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

جو شخص ثواب کی امید رکھتے ہوئے مسلمان کے جنازے کے ساتھ جاتا ہے اس کی نمازِ جنازہ ادا کرتا ہے اس کے دن میں شریک ہوتا ہے اس شخص کو دو قیراط ثواب ملتا ہے اور جو شخص نمازِ جنازہ ادا کرنے کے بعد اور دن ہونے سے پہلے واپس آ جاتا ہے تو وہ اجر کے ایک قیراط کو لے کر واپس آتا ہے۔

1996 - أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَسْلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ قَالَ أَبَانَا دَاوُدُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةَ فَصَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَهُ قِيرَاطٌ مِنَ الْأَجْرِ وَمَنْ تَبِعَهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ قَعَدَ حَتَّى يُفْرَغَ مِنْ دَفْنِهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ مِنَ الْأَجْرِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَكْبَرُ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جو شخص کسی جنازے کے ساتھ جاتا ہے اور اس پر نمازِ جنازہ ادا کرتا ہے پھر وہ واپس آ جاتا ہے تو اسے اجر کا ایک قیراط ملتا ہے اور جو شخص جنازے کے ساتھ جاتا ہے اس کی نمازِ جنازہ ادا کرتا ہے پھر بیٹھا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے دن سے فارغ ہو جائے تو اس شخص کو اجر کے دو قیراط ملتے ہیں جن میں سے ہر ایک ”اُحَدٌ“ پہاڑ سے بڑا ہوتا ہے۔“

## 80 - بَابُ الْجُلُوسِ قَبْلَ أَنْ تُوضَعَ الْجَنَازَةُ

باب: جنازہ رکھے جانے سے پہلے بیٹھ جانا

1997 - أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامٍ وَالْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا وَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدَنَّ حَتَّى تُوضَعَ .

☆☆ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جب تم کوئی جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور جو اس کے ساتھ جا رہا ہو وہ اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک اسے

1995-احمرجه البخاری فی الایمان، باب اتباع الجنائز من الایمان (الحديث 47) بنحوه . و سياتی فی الایمان و شرائعه، شهود الجنائز (

الحديث 5047) . تحفة الاشراف (14481) .

1996-الفرده النسائي . تحفة الاشراف (13543) .

1997-تقديم (الحديث 1913) .

رکھ نہ دیا جائے۔

## 81 - باب الْوُقُوفِ لِلْجَنَائِزِ

باب: جنازے کے لیے ٹھہر جانا (یا بیٹھ جانا)

1998 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى عَنْ وَاقِدٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ : أَنَّهُ ذَكَرَ الْقِيَامَ عَلَى الْجَنَازَةِ حَتَّى تُوَضَعَ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ : قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَعَدَ .

☆☆ مسور بن حکم، حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ان کے سامنے یہ مسئلہ ذکر کیا گیا کہ جنازے کو دیکھ کر کھڑا رہا جائے، جب تک اسے رکھ نہیں دیا جاتا۔ تو حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لیے کھڑے ہو جایا کرتے تھے، لیکن پھر آپ بیٹھے رہا کرتے تھے۔ (اس کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور پھر آپ بیٹھ گئے)

1999 - أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَقُمْنَا وَرَأَيْنَاهُ قَعَدَ فَقَعَدْنَا .

☆☆ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم نے (جنازے کے لیے) کھڑے ہوتے دیکھا ہے، تو اس لیے (بعض اوقات ہم کھڑے بھی ہو جاتے ہیں) اور ہم نے آپ کو (جنازہ کے لیے) بیٹھے ہوئے بھی دیکھا ہے اس لیے (بعض اوقات) ہم بیٹھے رہتے ہیں۔

2000 - أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زَادَانَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ وَلَمْ يُلْحَدْ فَجَلَسَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ كَأَنَّ عَلِيَّ رَأَى وَسْنَا الطَّيْرَ .

☆☆ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جنازے میں شرکت کے لیے گئے، جب ہم لوگ قبرستان پہنچے تو ابھی قبر تیار ہی نہیں کی گئی تھی اس لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے، ہم بھی آپ کے ارد گرد بیٹھ گئے (ہم اتنے

1998- أخرجه مسلم في الجنائز، باب نسخ القيام للجنائز (الحديث 82 و 83 و 84) . وأخرجه أبو داؤد في الجنائز، باب القيام للجنائز (الحديث 3175) . وأخرجه الترمذي في الجنائز، باب الرخصة في ترك القيام لها (الحديث 1044) . وسنن أبي يعقوب (الحديث 1999) . وأخرجه ابن ماجه في الجنائز، باب ما جاء في القيام للجنائز (الحديث 1544) بنحوه تحفة الاشراف (10276) . 1999- تقدم (الحديث 1998) .

2000- أخرجه ابن داؤد في الجنائز، باب الجلوس عند القبر (الحديث 3212)، وفي السنة، باب في المسألة في القبر و عذاب القبر (الحديث 4753 و 4754) مطولاً . وأخرجه ابن ماجه في الجنائز، باب ما جاء في الجلوس في المقابر (الحديث 1548) بنحوه . تحفة الاشراف (1758) .



احترام سے بیٹھے تھے) یوں محسوس ہوتا تھا جیسے ہمارے سروں پر پرندے ہیں (جو ہمارے حرکت کرنے کی وجہ سے اڑ جائیں گے)۔

## 82 - باب مَوَارَاةِ الشَّهِيدِ فِي دَمِهِ

باب: شہید کو اس کے خون سمیت دفن کر دینا

2001 - أَخْبَرَنَا هَنَّادٌ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَتْلَى أُحُدٍ: زَمَلَوْهُمْ بِدِمَائِهِمْ فَإِنَّهُ لَيْسَ كَلِمٌ يَكْتُمُ فِي اللَّهِ إِلَّا يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَدْعُو لَوْنَهُ لَوْنِ الدَّمِ وَرِيحُهُ رِيحُ الْمِسْكِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہدائے اُحد کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی تھی:

انہیں ان کے خون کی چادر اوڑھادو (یعنی انہیں غسل دیئے بغیر دفن کرنا ہے) کیونکہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں لگنے والا زخم جب ساتھ لے کر آدمی قیامت کے دن آئے گا تو اس کا خون بہہ رہا ہوگا اس کی رنگت خون کی رنگت جیسی ہوگی اور اس کی خوشبو مشک کی خوشبو جیسی ہوگی۔

## 83 - باب آيِنَ يُدْفَنُ الشَّهِيدُ

باب: شہید کو کہاں دفن کیا جائے؟

2002 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ عَيْدُ اللَّهِ بْنِ مُعِيَةَ قَالَ: أَصِيبَ رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ الطَّائِفِ فَحَمِلَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ أَنْ يُدْفَنَا حَيْثُ أَصِيبَا . وَكَانَ ابْنُ مُعِيَةَ وَوَلَدَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ حضرت عبید اللہ بن معیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ طائف کے موقع پر دو مسلمان شہید ہو گئے ان دونوں کو اٹھا کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت کے تحت انہیں اسی جگہ دفن کیا گیا جہاں وہ شہید ہوئے تھے۔ (راوی کہتے ہیں:) حضرت عبید اللہ بن معیہ کی پیدائش نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہوئی تھی۔

2003 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ نُبَيْحِ الْعَنْزِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلَى أُحُدٍ أَنْ يُرَدُّوا إِلَى مَصَارِعِهِمْ وَكَانُوا قَدْ نَقَلُوا

2001- الفردية النسائي، وسياقي في الجهاد، باب من كتم في سبيل الله عز وجل (الحديث 3148). تحفة الاشراف (5210).

2002- الفردية النسائي. تحفة الاشراف (9741).

2003- أخرجه ابو داؤد في الجنائز، باب في الميت يحمل من ارض الى ارض و كراهة ذلك (الحديث 3165) بنحوه. وأخرجه الترمذي في

الجهاد، باب ما جاء في دفن القتل في اقلته (الحديث 1717) بنحوه. وسياقي (الحديث 2004) بنحوه وأخرجه ابن ماجه في الجنائز، باب

ما جاء في الصلاة على الشهداء و دنهم (الحديث 1516). تحفة الاشراف (3117).

إِلَى الْمَدِينَةِ .

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہدائے اُحد کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی تھی: انہیں ان کی شہادت کی جگہ پر لوٹا دیا جائے حالانکہ پہلے انہیں مدینہ منورہ منتقل کر دیا گیا تھا۔

2004 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ نَيْبِ الْعَنْزِيِّ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اذْفَنُوا الْقَتْلَى فِي مَصَارِعِهِمْ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”شہداء کو ان کے شہید ہونے کی جگہ پر ہی دفن کرو۔“

## 84 - باب مَوَارَاةِ الْمُشْرِكِ

باب: مشرک کو دفن کرنا

2005 - أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو اسْحَاقَ عَنْ نَاجِيَةَ بْنِ كَعْبٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عَمَّكَ الشَّيْخَ الضَّالَّ مَاتَ فَمَنْ يُوَارِيهِ قَالَ : اذْهَبْ فَوَارِ أَبَاكَ وَلَا تُحَدِثَنَّ حَدَثًا حَتَّى تَأْتِنِي . فَوَارَيْتُهُ ثُمَّ جِئْتُ فَأَمَرَنِي فَأَغْتَسَلْتُ وَدَعَا لِي وَذَكَرَ دُعَاءَ لَمْ أَحْفَظْهُ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: آپ کا بوڑھا گمراہ چچا فوت ہو گیا ہے اسے دفن کون کرے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جاؤ اور جا کر اپنے والد کو دفن کر دو اس کے بعد کوئی کام نہ کرنا بلکہ سیدھے میرے پاس آ جانا۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) میں نے انہیں دفن کر دیا، پھر میں (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں) حاضر ہوا تو آپ نے مجھے یہ ہدایت کی کہ میں غسل کر لوں، پھر آپ نے میرے لیے دعا کی۔ (راوی کہتے ہیں:) انہوں نے دعا کا تذکرہ کیا تھا، لیکن مجھے وہ یاد نہیں رہی۔

شرح

اس روایت میں جناب ابوطالب کے انتقال کا تذکرہ ہے۔ عام روایات کے مطابق جناب ابوطالب کا انتقال شوال کے مہینے کے درمیان میں اعلان نبوت کے دسویں سال ہوا تھا۔ اسی سال سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا بھی انتقال ہوا تھا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سال کو عام الحزن ”غم کا سال“ قرار دیا تھا۔ اس کے تین سال بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی تھی۔ بعض روایات کے مطابق جناب ابوطالب کا انتقال ہجرت سے چار سال پہلے اور بعض روایات کے مطابق ہجرت سے پانچ سال پہلے ہوا تھا۔

2004-تقدم (الحديث 2003) .

2005-تقدم فى الطهارة، الغسل من مواراة المشرك (الحديث 190) .

مشہور روایات کے مطابق جناب ابوطالب کا اصل نام عبدمناف تھا ان کے انتقال سے کچھ پہلے کی صورت حال کے بارے میں ایک روایت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے۔

سعید بن مسیب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب جناب ابوطالب کے انتقال کے وقت قریب آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے وہاں ابو جہل بن ہشام اور عبد اللہ بن ابوامیہ بھی موجود تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب ابوطالب سے فرمایا: اے چچا جان! آپ صلی اللہ علیہ وسلم لا الہ الا اللہ پڑھ لیجئے۔ یہ ایسا کلمہ ہے میں اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ کے حق میں گواہی دوں گا تو ابو جہل اور عبد اللہ بن ابوامیہ بولے۔ اے ابوطالب! کیا تم عبدالمطلب کے دین سے منہ موڑ رہے ہو؟ اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل انہیں کلمہ پڑھنے کی تلقین کرتے رہے اور وہ دونوں اپنی بات دہراتے رہے۔ یہاں تک کہ جناب ابوطالب کے آخری الفاظ یہ تھے: وہ جناب عبدالمطلب کے دین پر ہیں۔ انہوں نے لا الہ الا اللہ پڑھنے سے انکار کر دیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”اللہ کی قسم! میں اس وقت تک آپ کے لئے دعائے مغفرت ضرور کرتا رہوں گا جب تک مجھے اس سے منع نہیں کر دیا جاتا۔“

(راوی کہتے ہیں:) تو اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی۔

”نبی اور اہل ایمان کے لئے یہ بات مناسب نہیں ہے وہ مشرکین کے لئے دعائے مغفرت کریں۔“

جمہور اہل سنت اس بات کے قائل ہیں ”صحیح بخاری“ کی اس روایت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے جناب ابوطالب نے اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان نے اس موضوع پر ایک مستقل رسالہ بھی تصنیف کیا ہے۔ جس میں قرآن کی آیات کے شان نزول صحابہ کرام رضی اللہ عنہم منقول احادیث اور جلیل القدر آئمہ کے اقوال کے ذریعے یہ بات ثابت کی ہے اکثر اہل سنت کے نزدیک جناب ابوطالب کا ایمان لانا ثابت نہیں ہے۔ البتہ اہل سنت میں سے ہی بعض حضرات ایمان ابوطالب کے ثبوت کے قائل ہیں۔ یہ رائے جمہور کے موقف کے خلاف ہے۔

.....

## 85 - باب اللّٰحِدِ وَالشَّقِيقِ

باب: (قبر میں) لحد بنانا یا شق کرنا

2006 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ

مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدِ قَالَ: الْحَدُّ وَالْإِنصِبُ عَلَيَّ نَصْبًا كَمَا فَعَلَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

☆ ☆ اسماعیل بن محمد اپنے والد کے حوالے سے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں: تم لوگ



2009 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا اسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ

بْنِ هِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ : شَكُونَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ فَقُلْنَا : يَا رَسُولَ اللَّهِ الْحَفَرُ عَلَيْنَا لِكُلِّ إِنْسَانٍ شَدِيدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَحْفَرُوا وَأَعْمِقُوا وَأَحْسِنُوا وَادْفِنُوا الْإِنْسَانَ وَالثَّلَاثَةَ فِي قَبْرِ وَاحِدٍ . قَالُوا : فَمَنْ نَقْدِمُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ : قَدِّمُوا أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا . قَالَ : فَكَانَ أَبِي ثَلَاثَ ثَلَاثَةٍ فِي قَبْرِ وَاحِدٍ .

☆☆ ہشام بن عامر بیان کرتے ہیں ہم نے غزوہ اُحد کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں شکایت کی ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہر شہید کے لیے الگ سے قبر کھودنا ہمارے لیے مشکل ہوگا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اسے کھودو اور گہرا کھودو اور اچھی طرح بناؤ پھر دو یا تین آدمی ایک ہی قبر میں دفن کر دو ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم آگے کس کو رکھیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم آگے اس کو رکھو جس کو قرآن زیادہ یاد ہو۔

راوی کہتے ہیں: میرے والد بھی دو آدمیوں سمیت ایک ہی قبر میں دفن ہوئے تھے۔

## 87 - باب مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ تَوْسِيعِ الْقَبْرِ

باب: قبر کو کشادہ رکھنا مستحب ہے

2010 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ

هِلَالٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : لَمَّا كَانَ يَوْمَ أُحُدٍ أُصِيبَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَصَابَ النَّاسَ جِرَاحَاتٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَحْفَرُوا وَأَوْسِعُوا وَادْفِنُوا الْإِنْسَانَ وَالثَّلَاثَةَ فِي الْقَبْرِ وَقَدِّمُوا أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا .

☆☆ سعد بن ہشام اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب غزوہ اُحد کے موقع پر کچھ مسلمان شہید ہو گئے اور کچھ لوگ زخمی ہو گئے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”تم لوگ قبر کھودو اسے کشادہ رکھو اور دو یا تین آدمیوں کو ایک قبر میں دفن کرو اور آگے اسے رکھنا جسے قرآن زیادہ آتا ہو۔“

شرح

امام موفق الدین ابن قدامہ حنبلی تحریر کرتے ہیں: امام احمد بن حنبل نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے قبر کو سینے تک گہرا کیا

2009- اخرجه ابو داؤد في الجنائز، باب في تعميق القبر (الحديث 3215 و 3216 و 3217) . واخرجه الترمذی في الجهاد، باب ما جاء في دفن الشهداء (الحديث 1713) و سياسی في باب ما يستحب من توسيع القبر (الحديث 2010) و دفن الجماعة في القبر الواحد (الحديث 2014 و 2015 و 2016 و 2017) . واخرجه ابن ماجه في الجنائز، باب ما جاء في حفر القبر (الحديث 1560) مختصراً . تحفة الاشراف (11731) .

2010- تقدم في الباب قبله (الحديث 2009) .

جائے گا۔ خواہ میت مرد کی ہو یا عورت کی ہو حسن بصری اور ابن سیرین نے بھی اس بات کو مستحب قرار دیا ہے: سینے تک قبر کو گہرا رکھا جائے۔ عمر بن عبدالعزیز کے بارے میں یہ بات منقول ہے جب ان کے صاحبزادے کا انتقال ہوا۔ انہوں نے لوگوں کو یہ ہدایت کی کہ وہ اس کی ناف تک قبر کو گہرا رکھیں اور اس سے زیادہ گہرا نہ بنائیں کیونکہ زمین کا اوپر کا حصہ نیچے کے حصے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

شیخ ابو خطاب نے یہ بات بیان کی ہے: یہ بات مستحب ہے قبر کو میت کے قد جتنا گہرا رکھا جائے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔ اس کی دلیل یہ ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔  
 ”اسے کھودو، اسے کشادہ رکھو اور گہرا رکھو۔“  
 اس روایت کو امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے۔

.....

## 88 - باب وَضْعِ الثُّوبِ فِي اللَّحْدِ

باب: لحد میں کپڑا رکھنا

2011 - أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ يَزِيدَ - وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ - قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جُعِلَ تَحْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ دُفِنَ قَطِيفَةٌ حَمْرَاءُ. ☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دفن کیا گیا اس وقت آپ کے جسم مبارک کے نیچے سرخ چادر رکھی گئی تھی۔

شرح

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں: ابن سعد نے اپنی کتاب طبقات میں وکیع کا یہ بیان نقل کیا ہے۔ یہ حکم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مخصوص ہے۔ اسی طرح ابن سعد نے یہ بات بھی نقل کی ہے۔ ابن اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا۔  
 ”میری لحد میں میری چادر کو بچھا دینا کیونکہ زمین انبیاء کے جسموں پر مسلط نہیں ہوتی (یعنی انہیں خراب نہیں کرتی)“  
 اسی حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابوالحسن سندھی نے یہ بات بیان کی ہے: یہ بات مشہور ہے اس چادر کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی غلام نے بچھا دیا تھا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس کا علم نہیں ہوا۔

.....

\* سیوطی، سندھی، بر روایت مذکورہ

2011- أخرجه مسلم في الجنائز، باب جعل القطيفة في القبر (الحديث 91). وأخرجه الترمذی في الجنائز، باب ما جاء في الثوب الواحد يلقي تحت الميت في القبر (الحديث 1048). صحفة الاشراف (6526).

## 89 - باب الساعات التي نهى عن إقبار الموتى فيهن

باب: ان اوقات کا تذکرہ جن میں مردوں کو دفن کرنے سے منع کیا گیا ہے

2012 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ بْنِ رِيَّاحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ قَالَ : ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِنَّ أَوْ نَقْبِرَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا : حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَارِغَةً حَتَّى تَرْتَفِعَ وَحِينَ يَقُومُ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ وَحِينَ تَضِيْفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوبِ .

☆☆☆ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں تین اوقات ایسے ہیں جن کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منع کیا ہے ہم ان میں نماز ادا کریں یا ہم ان میں مردوں کو دفن کریں ایک وہ وقت جب سورج نکل رہا ہوتا ہے یہاں تک کہ بلند ہو جائے ایک وہ جب سورج ڈھلنے لگتا ہے یہاں تک کہ وہ ڈھل جائے ایک وہ وقت جب وہ غروب ہونے کے قریب ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ غروب ہو جائے۔

شرح

علامہ ابن عبدالبراندسی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے اصحاب اس بات کے قائل ہیں۔ سورج طلوع ہونے کے وقت اس کے غروب ہونے کے وقت اور نصف النہار کے وقت نماز جنازہ ادا نہیں کی جائے گی۔ ان اوقات کے علاوہ دیگر کسی بھی وقت بھی نماز جنازہ ادا کی جائے گی۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔ عصر کے بعد نماز جنازہ ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ جب تک سورج زرد نہیں ہو جاتا۔ جب وہ زرد ہو جاتا ہے تو پھر نماز جنازہ ادا نہیں کی جائے گی۔ البتہ اگر میت کو نقصان پہنچنے کا کوئی اندیشہ ہو تو پھر نماز جنازہ ادا کی جاسکتی ہے۔

جبکہ ایک روایت کے مطابق امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں۔ نماز جنازہ کو رات یا دن کے کسی بھی وقت میں ادا کیا جاسکتا ہے۔ خواہ سورج طلوع ہونے کے قریب ہو یا غروب ہونے کے قریب ہو۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی اس بات کے قائل ہیں۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ نماز جنازہ کسی بھی وقت میں ادا کی جاسکتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے ان کے نزدیک جن روایات میں ان اوقات میں نماز ادا کرنے کی ممانعت ہے وہ نفل نماز کے بارے میں ہے۔ واجب یا سنت نماز کے بارے میں نہیں ہے۔

.....

2013 - أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدِ الْقَطَّانِ الرَّقِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو

الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ :

حَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَدَّ كَرَّ جُلًّا مِنْ أَصْحَابِهِ مَاتَ فَقَبِرَ لَيْلًا وَكُفِّنَ فِي كَفْنٍ غَيْرِ

2012- تقدم في المواقيت ، الساعات التي نهى عن الصلاة فيها (الحديث 559) .

2013- تقدم في الجنائز، الامر بتحسين الكفن (الحديث 1894) .

طَائِلٍ فَوَجَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقْبَرَ النَّسَاءُ لَيْلًا إِلَّا أَنْ يُضْطَرَّ إِلَى ذَلِكَ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے اپنے ایک صحابی کا ذکر کیا جس کا انتقال ہو گیا تھا اور اسے رات کے وقت ہی دفن کر دیا گیا تھا اسے عمدہ قسم کا کفن نہیں دیا گیا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات پر ناراضگی کا اظہار کیا کہ کسی انسان کو رات کے وقت دفن کیا جائے البتہ اگر مجبوری ہو (تو حکم مختلف ہے)۔

## 90 - باب دَفْنِ الْجَمَاعَةِ فِي الْقَبْرِ الْوَاحِدِ

باب: ایک ہی قبر میں کئی افراد کو دفن کرنا

2014 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغْبِرَةِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هَلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ : لَمَّا كَانَ يَوْمَ أُحُدٍ أَصَابَ النَّاسَ جَهْدٌ شَدِيدٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : احْفَرُوا وَأَوْسِعُوا وَاذْفِنُوا الْإِثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِي قَبْرِ . فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَنْ نَقْدِمُ قَالَ : قَدِّمُوا أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا .

☆☆ حضرت ہشام بن عامر بیان کرتے ہیں غزوہ احد کے موقع پر لوگوں کو سخت مصیبت کا سامنا کرنا پڑا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ قبر کھودو اسے کشادہ رکھو اور دو یا تین آدمیوں کو ایک قبر میں دفن کر دو لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم آگے کسے رکھیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "وہ جسے قرآن زیادہ آتا ہو"۔

2015 - أَخْبَرَنَا إِسْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هَلَالٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : اشْتَدَّ الْجِرَاحُ يَوْمَ أُحُدٍ فَشُكِيَ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : احْفَرُوا وَأَوْسِعُوا وَأَحْسِنُوا وَاذْفِنُوا فِي الْقَبْرِ الْإِثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ وَقَدِّمُوا أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا .

☆☆ سعد بن ہشام اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: غزوہ احد کے دن زخمیوں کی تعداد زیادہ تھی اس بات کی شکایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی گئی تو آپ نے ارشاد فرمایا:

تم لوگ قبر کھودو اسے کشادہ رکھو اسے اچھی طرح سے بناؤ اور ایک قبر میں دو یا تین آدمیوں کو دفن کرو اور آگے اسے رکھنا جسے قرآن زیادہ یاد ہو۔

2016 - أَخْبَرَنَا إِسْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ

2014-تقدم (الحديث 2009) .

2015-تقدم (الحديث 2009) .

2016-تقدم (الحديث 2009) .



هَلَالٌ عَنْ أَبِي النَّهْمَاءِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اخْفَرُوا وَأَحْسِنُوا وَادْفِنُوا الْإِثْمِينَ وَالثَّلَاثَةَ وَقَدِّمُوا أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا.

★★ حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

تم لوگ قبر کھودو اسے اچھی طرح سے بناؤ اور دو یا تین آدمیوں کو ایک قبر میں دفن کرو اور جسے قرآن زیادہ آتا ہو اسے آگے رکھنا۔

## 91 - باب مَنْ يُقَدِّمُ

باب: (قبر میں قبلہ کی سمت میں) کے آگے کیا جائے گا؟

2017 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قُبِلَ أَبِي يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اخْفَرُوا وَأَوْسَعُوا وَأَحْسِنُوا وَادْفِنُوا الْإِثْمِينَ وَالثَّلَاثَةَ فِي الْقَبْرِ وَقَدِّمُوا أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا. فَكَانَ أَبِي ثَالِثَ ثَلَاثَةٍ وَكَانَ أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا فَقَدِّمَ.

★★ حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میرے والد غزوہ احد کے موقع پر شہید ہو گئے تو نبی اکرم ﷺ نے

ارشاد فرمایا:

تم لوگ قبر کھودو اسے کشادہ رکھو اسے اچھی طرح بناؤ اور دو یا تین آدمیوں کو ایک ہی قبر میں دفن کرو اور آگے اسے رکھنا جسے قرآن زیادہ یاد ہو۔

(حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) میرے والد دو آدمیوں سمیت دفن ہوئے تھے لیکن کیونکہ انہیں قرآن زیادہ آتا تھا اس لیے انہیں (قبلہ کی سمت میں) آگے رکھا گیا تھا۔

## 92 - باب إِخْرَاجِ الْمَيِّتِ مِنَ اللَّحْدِ بَعْدَ أَنْ يُوَضَّعَ فِيهِ

باب: میت کو لحد میں رکھ دینے کے بعد اسے لحد سے باہر نکالنا

2018 - قَالَ الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ سَمِعَ عَمْرًا وَجَاهِرًا يَقُولُ: أَسَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي بَعْدَ مَا أُدْخِلَ فِي قَبْرِهِ فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ فَوَضَّعَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيقِهِ وَالْبَسَهُ لَمِيصَةً وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

★★ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے عبد اللہ بن ابی (کی میت) کے پاس تشریف لائے اس

وقت اسے قبر میں رکھا جا چکا تھا، نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت اسے باہر نکالا گیا، نبی اکرم ﷺ نے اسے اپنے گھٹنوں پر رکھا اور

اپنا لعاب دہن اس پر ڈالا آپ نے اپنی قمیص اسے پہنائی باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

2019 - أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَائِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ : إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَاحِرٍ جَدِّهِ مِنْ قَبْرِهِ فَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَتَقَلَّ فِيهِ مِنْ رِيْقِهِ وَالْبَسَهُ لِمَيْصِهِ . قَالَ جَابِرٌ : وَصَلَّى عَلَيْهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے عبد اللہ بن ابی کے بارے میں حکم دیا تو اسے اس کی قبر سے نکالا گیا، نبی اکرم ﷺ نے اس کا سر اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھا، آپ نے اپنا لعاب دہن اس پر ڈالا اور اپنی قمیص اسے پہنائی۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس کی نماز جنازہ ادا کی تھی۔

(امام نسائی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں) باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

### 93 - باب إِخْرَاجِ الْمَيِّتِ مِنَ الْقَبْرِ بَعْدَ أَنْ يُدْفَنَ فِيهِ

باب: میت کو قبر میں دفن کر دینے کے بعد اسے قبر سے نکالنا

2020 - أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ جَابِرٍ قَالَ : دُفِنَ مَعَ أَبِي رَجُلٌ فِي الْقَبْرِ فَلَمْ يَطْبُقْ قَلْبِي حَتَّى أَخْرَجْتُهُ وَدَفَنْتُهُ عَلَى حِدَةٍ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میرے والد کے ہمراہ ایک اور شخص کو بھی قبر میں دفن کر دیا گیا تو میرا دل اس سے مطمئن نہیں ہوا یہاں تک کہ میں نے انہیں قبر سے نکالا اور انہیں الگ (قبر میں) دفن کیا۔

### 94 - باب الصَّلَاةِ عَلَى الْقَبْرِ

باب: قبر پر نماز جنازہ ادا کرنا

2021 - أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو قُدَّامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ خَارِجَةَ بِنْتِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَمِّهِ يَزِيدَ بْنِ ثَابِتٍ : أَنَّهُمْ خَرَجُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَرَأَى قَبْرًا جَدِيدًا فَقَالَ : مَا هَذَا . قَالُوا : هَذِهِ فَلَانَةٌ مَوْلَاةٌ لِنَبِيِّ فَلَانَ فَعَرَفَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَتْ ظَهْرًا وَأَنْتِ نَائِمٌ قَائِلٌ فَلَمْ نُحِبَّ أَنْ نُوقِظَكَ بِهَا . فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَّ النَّاسَ خَلْفَهُ وَكَبَّرَ عَلَيْهَا أَرْبَعًا ثُمَّ قَالَ : لَا يَمُوتُ فِيكُمْ مَيِّتٌ مَا دُمْتُ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ إِلَّا أَذْنَعْتُمُونِي بِهِ فَإِنَّ صَلَاتِي لَهُ رَحْمَةٌ .

2019- انفرادہ النسائی . تحفة الاشراف (2509) .

2020- اخرجه البخاری فی الجنائز ، باب هل يخرج الميت من القبر و اللحد لعله (الحديث 1352) . تحفة الاشراف (2422) .

2021- اخرجه ابن ماجه فی الجنائز ، باب ما جاء فی الصلاة عليه القبر (الحديث 1528) تحفة الاشراف (11824) .

☆ ☆ خارجہ بن زید اپنے چچا حضرت یزید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک دن وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نبی بنی ہوئی قبر ملاحظہ فرمائی تو دریافت کیا: یہ کس کی ہے؟ لوگوں نے عرض کی: یہ فلاں خاتون کی ہے جو فلاں خاندان کی کنیز تھی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کو پہچان گئے (لوگوں نے عرض کی: اس خاتون کا انتقال دوپہر کے وقت ہوا تھا، آپ اس وقت دوپہر کے وقت آرام فرما رہے تھے اور سوئے ہوئے تھے اور ہمیں اچھا نہیں لگا کہ ہم اس خاتون کی وجہ سے آپ کو بیدار کریں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے، آپ نے لوگوں کی اپنے پیچھے صف بنوائی اور اس کی (نماز جنازہ ادا کرتے ہوئے) چار مرتبہ تکبیر کہی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جب تک میں تمہارے درمیان موجود ہوں، اس وقت تک جس شخص کا بھی انتقال ہوتا ہے، اس کے بارے میں تم مجھے اطلاع دو گے، کیونکہ میرا اس کی نماز جنازہ ادا کرنا اس شخص کے لیے رحمت ہوگا۔“

### شرح

اس بات پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے، اگر میت کو نماز جنازہ ادا کئے بغیر دفن کر دیا گیا ہو تو دفن کے بعد اس کی نماز جنازہ ادا کرنا جائز ہے۔

احناف اس بات کے قائل ہیں: اگر میت کو نماز جنازہ ادا کئے بغیر دفن کیا گیا ہو اور غالب گمان یہ ہو کہ ابھی میت خراب نہیں ہوئی ہوگی، تو پھر اس کی قبر پر نماز جنازہ ادا کی جاسکتی ہے۔

علامہ ابن عبدالبر اس بارے میں فقہاء کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے یہ بات بیان کرتے ہیں: تمام علماء کا اس بات پر اتفاق ہے ”جو علماء قبر پر نماز ادا کرنے کو جائز سمجھتے ہیں۔ ان کا اس بات پر اتفاق ہے، قبر پر نماز صرف اسی وقت ادا کی جاتی ہے، جب دفن ہونے کا زمانہ قریب ہو اور اکثر علماء کے نزدیک یہ مدت ایک ماہ ہے۔“

علامہ ابن عبدالبر نے یہ بات بھی بیان کی ہے: فقہاء کا ایسے شخص کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے، جو کسی کی نماز جنازہ میں شریک نہ ہو سکا ہو وہ اس وقت آیا ہو جب نماز جنازہ ہو چکی ہو یا اس وقت آیا ہو جب میت کو دفن کیا جا چکا ہو۔

امام مالک رضی اللہ عنہ، امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ اور ان کے دونوں اصحاب اس بات کے قائل ہیں، اس میت کی دوسری مرتبہ نماز جنازہ ادا نہیں کی جائے گی۔ جو شخص لوگوں کے ساتھ نماز جنازہ میں شریک نہیں ہو سکا تو وہ نہ تو میت کی نماز جنازہ ادا کرے گا اور نہ ہی اس کی قبر پر نماز ادا کرے گا۔

سفیان ثوری، امام اوزاعی، حسن بن صالح اور لیث بن سعد اس بات کے قائل ہیں۔

شیخ ابن القاسم بیان کرتے ہیں۔ میں نے امام مالک رضی اللہ عنہ سے کہا آپ اس حدیث کے بارے میں کیا کہیں گے جس میں یہ بات منقول ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاتون کی قبر نماز جنازہ ادا کی تھی، تو امام مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حدیث میں یہ بات منقول ہے، تاہم اس حدیث پر عمل نہیں ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے جب وہ کسی ایسے جنازے میں شریک ہوتے جس کی نماز جنازہ پہلے ادا کی جا چکی ہو تو وہ صرف دعا مانگ کر ہی واپس آ جایا کرتے تھے۔  
جبکہ امام شافعی رضی اللہ عنہ اور ان کے اصحاب اس بات کے قائل ہیں اگر کوئی شخص نماز جنازہ ادا نہ کر سکا ہو تو اگر وہ چاہے تو قبر پر نماز جنازہ ادا کر سکتا ہے۔  
امام مالک رضی اللہ عنہ کے بعض شاگردوں اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہما کی بھی یہی رائے ہے\*۔

\*\*\*-----\*\*\*

2022 - أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ :  
أَخْبَرَنِي مَنْ مَرَّ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرِ مُنْتَبِذٍ فَأَمَّهُمْ وَصَفَّ حَلْفَهُ قُلْتُ : مَنْ هُوَ يَا أَبَا  
عَمْرٍو قَالَ : ابْنُ عَبَّاسٍ .

☆☆ امام شعبی بیان کرتے ہیں مجھے ان صحابی نے یہ بات بتائی ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک الگ تھلگ قبر کے پاس سے گزرے تھے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو نماز پڑھائی تھی اور اپنے پیچھے لوگوں کی صف بنوائی تھی۔  
راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: اے ابو عمرو! (یہ حدیث روایت کرنے والے وہ صحابی) کون تھے؟ انہوں نے جواب دیا: وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تھے۔

2023 - أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ الشَّيْبَانِيُّ ابْنَانَا عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ  
رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَبْرِ مُنْتَبِذٍ فَصَلَّى عَلَيْهِ وَصَفَّ أَصْحَابَهُ حَلْفَهُ . قِيلَ : مَنْ حَدَّثَكَ قَالَ :  
ابْنُ عَبَّاسٍ .

☆☆ امام شعبی بیان کرتے ہیں جن صاحب نے یہ واقعہ دیکھا انہوں نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک الگ تھلگ قبر کے پاس سے گزرے تو آپ نے اس پر نماز جنازہ ادا کی آپ کے اصحاب نے آپ کے پیچھے صف قائم کر لی تھی ان سے دریافت کیا گیا: آپ کو یہ حدیث کس نے سنائی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: حضرت عبداللہ بن عباس نے۔

\* ضمن الاستذکار کتاب جنازہ کا بیان باب جنازے پر کبیریں کہنا۔

2022- أخرجه البخاری فی الاذان، باب وضوء الصبيان و متى يجب عليهم الفسل و الطهور و حضورهم الجماعة و العیدین و الجنائز و صفوفهم (الحديث 857) و فی الجنائز، باب الاذان بالجنائز (الحديث 1247) بنحوه، و باب الصفوف علی الجنائز (الحديث 1319)، و باب صفوف الصبيان مع الرجال فی الجنائز (الحديث 1321) بنحوه، و باب سنة الصلاة علی الجنائز (الحديث 1322)، و باب صلاة الصبيان مع الناس علی الجنائز (الحديث 1326) بنحوه، و باب الصلاة علی القبر بعد ما يدفن (الحديث 1336) و أخرجه مسم فی الجنائز، باب الصلاة علی القبر (الحديث 68 و 69) و أخرجه ابو داؤد فی الجنائز، باب التكبير علی الجنائز (الحديث 3196) بنحوه و أخرجه الترمذی فی الجنائز، باب ما جاء فی الصلاة علی القبر (الحديث 1037) و سياتی (الحديث 2023) و أخرجه ابن ماجه فی الجنائز، باب ما جاء فی الصلاة علی القبر (الحديث 1530) بنحوه و الحديث عند: البخاری فی الجنائز، باب الدفن بالليل (الحديث 1340). تحفة الاشراف (5766).  
2023- تلہدم (الحديث 2022).

2024 - أَخْبَرَنَا الْمُضَيَّرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ - وَهُوَ أَبُو أُسَامَةَ - قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي مَرْزُوقٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى قَبْرِ امْرَأَةٍ بَعْدَ مَا دُفِنَتْ .

★★ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاتون کے دفن ہو جانے کے بعد اس کی قبر پر نماز جنازہ ادا کی تھی۔

## 95 - باب الرُّكُوبِ بَعْدَ الْفَرَاحِ مِنَ الْجَنَازَةِ

باب: جنازہ سے فارغ ہونے کے بعد سوار ہونا

2025 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ وَيَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ سِمَاكِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ : خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَنَازَةِ أَبِي الْأَحْدَاحِ فَلَمَّا رَجَعَ أَتَى بِقَرْمِ مَعْرُوزِي فَرَكِبَ وَمَشِينَا مَعَهُ .

★★ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ابودحداح کے جنازے میں شریک ہونے کے لیے نکلے جب آپ واپس تشریف لائے تو آپ کی خدمت میں زین کے بغیر گھوڑا پیش کیا گیا، آپ اس پر سوار ہو گئے اور ہم آپ کے ساتھ چلتے ہوئے آئے۔

## 96 - باب الزِّيَادَةِ عَلَى الْقَبْرِ

باب: قبر پر اضافہ کرنا

2026 - أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى وَابِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبْنَى عَلَى الْقَبْرِ أَوْ يُزَادَ عَلَيْهِ أَوْ يُجَصَّصَ . زَادَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى : أَوْ يُكْتَبَ عَلَيْهِ .

★★ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے قبر پر کوئی عمارت بنائی جائے یا اس پر اضافہ کیا جائے یا اسے پکا کیا جائے۔

سليمان بن موسى نامی راوی نے یہ الفاظ اضافی نقل کیے ہیں: یا اس پر کوئی چیز تحریر کی جائے۔

2024- الفردية النسائي . تحفة الاشراف (2407) .

2025- أخرجه مسلم في الجنائز، باب ركوب المصلى على الجنائز إذا صرف (الحديث 89) . تحفة الاشراف (2194) .

2026- أخرجه ابو داود في الجنائز، باب في البناء على القبر (الحديث 3226) والحديث عند: مسلم في الجنائز، النهي عن تجميع القبر و البناء عليه (الحديث 94) و ابو داود في الجنائز، باب في البناء على القبر (الحديث 3225) و الفردلي في الجنائز، باب ما جاء في كراهية تجميع القبر و الكتابة عليها (الحديث 1052) . وسنن أبي البقاء على القبر (الحديث 2027) . وابن ماجه في الجنائز، باب ما جاء في النهي عن البناء على القبر و تجميعها و الكتابة عليها (الحديث 1563) . تحفة الاشراف (2274 و 2796) .

## 97 - باب البناء علی القبر

باب: قبر پر عمارت بنانا

2027 - أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَقْصِصِ الْقُبُورِ أَوْ يُبْنَى عَلَيْهَا أَوْ يَجْلِسَ عَلَيْهَا أَحَدٌ .  
 ☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے قبروں کو پکا کرنے، ان پر عمارت بنانے یا ان پر بیٹھنے سے منع کیا ہے۔

## 98 - باب تَجْصِصِ الْقُبُورِ

باب: قبر کو پکا کرنا

2028 - أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَجْصِصِ الْقُبُورِ .  
 ☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے قبروں کو پکا کرنے سے منع کیا ہے۔

## 99 - باب تَسْوِيَةِ الْقُبُورِ إِذَا رُفِعَتْ

باب: جب قبر بلند کر دی جائے تو اسے برابر کرنا

2029 - أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ ثُمَامَةَ بْنَ شَفِيٍّ حَدَّثَهُ قَالَ : كُنَّا مَعَ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ بَارِضِ الرُّومِ فَتَوَفَّي صَاحِبًا لَنَا فَأَمَرَ فَضَالَةُ بِقَبْرِهِ فَسَوَّى ثُمَّ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِتَسْوِيَتِهَا .

☆☆ ثمامہ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت فضالہ بن عبید کے ساتھ اہل روم کے کسی علاقے میں تھے وہاں ہمارے ایک ساتھی کا انتقال ہو گیا تو حضرت فضالہ کے حکم کے تحت اس کی قبر برابر بنائی گئی انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو قبروں کو برابر بنانے کا حکم دیتے ہوئے سنا ہے۔

2030 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي الْهَيَّاجِ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَلَا أْبْعَثُكَ عَلِيٌّ مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْعَنَّ

2027-تقدم (الحديث 2026) .

2028-أخرجه مسلم في الجنائز، النهي عن تجميع القبر و البناء عليه (الحديث 95) وأخرجه ابن ماجه في الجنائز، باب ما جاء في النهي عن البناء على القبور و تجميعها و الكتابة عليها (الحديث 1562) . تحفة الاشراف (2668) .

2029-أخرجه مسلم في الجنائز، باب الامر بتسوية القبر (الحديث 92) وأخرجه ابو داود في الجنائز، باب في تسوية القبر (الحديث 3219) . تحفة الاشراف (11026) .

قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوِيَّتَهُ وَلَا صُورَةً فِي بَيْتٍ إِلَّا طَمَسْتَهَا .

☆ ☆ ابوہیان بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

کیا میں تمہاری طرف وہی چیز نہ بھیجوں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ذریعے بھجوائی تھی (وہ حکم یہ تھا) جو بھی بلند قبر ہو اسے برابر کر دینا اور گھر میں جو بھی تصویر موجود ہو اسے مٹا دینا۔

## 100 - باب زِيَارَةِ الْقُبُورِ

باب: قبرستان کی زیارت (کے لیے جانا)

2031 - أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَدَمَ عَنْ ابْنِ فَضِيلٍ عَنْ أَبِي سِنَانٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَأَمْسِكُوا مَا بَدَأَ لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيدِ إِلَّا فِي سِقَاءٍ فَأَشْرَبُوا فِي الْأَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا .

☆ ☆ عبد اللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

پہلے میں نے تمہیں قبرستان جانے سے منع کیا تھا اب تم جایا کرو پہلے میں نے تمہیں قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ استعمال کرنے سے منع کیا تھا اب جس شخص کو مناسب لگے وہ اسے بعد میں بھی سنبھال کر رکھ سکتا ہے پہلے میں نے تمہیں مشکیزہ کے علاوہ اور کسی بھی برتن میں نبید پینے سے منع کیا تھا اب تم کسی بھی برتن میں پی سکتے ہو البتہ نشہ آور چیز نہ پینا۔

2032 - أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قَدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ أَبِي فَرَوَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ سُوَيْبٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ كَانَ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ أَنْ تَأْكُلُوا لُحُومَ الْأَضَاحِيِّ إِلَّا ثَلَاثًا فَكُلُوا وَأَطْعُمُوا وَأَذْخَرُوا مَا بَدَأَ لَكُمْ وَذَكَرْتُ لَكُمْ أَنْ لَا تَنْتَبِذُوا فِي الظُّرُوفِ الدُّبَاءِ وَالْمَزْفَتِ وَالنَّقِيرِ وَالْحَتَمِ انْتَبِذُوا فِيمَا رَأَيْتُمْ وَاجْتَبُوا كُلَّ مُسْكِرٍ وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَزُورَ فَلْيُزِرْ وَلَا تَقُولُوا هَجْرًا .

2030- اخرجہ مسلم فی الجنائز، باب الامر بتسوية القبور (الحديث 93) . و اخرجہ ابو داؤد فی الجنائز، باب فی تسوية القبور (الحديث 3218) . و اخرجہ الترمذی فی الجنائز، باب ما جاء فی تسوية القبور (الحديث 1049) . تحفة الاشراف (10083) .

2031- اخرجہ مسلم فی الجنائز، باب استئذان النبي صلى الله عليه وسلم ربه عز وجل فی زيارة قبر امه (الحديث 106) ، و فی الاضاحي، باب بيان ما كان من النهي عن اكل لحوم الاضاحي بعد ثلاث في اول الاسلام و بيان نسخه و اباحته الى متى شاء (الحديث 37) . و اخرجہ ابو داؤد

فی الاشرية، باب فی الاوعية (الحديث 3698) بنسخه . و سياتي فی الضحايا، الاذان، فی ذلك (الحديث 4441) ، و فی الاشرية، الاذان فی الشيء منها (الحديث 5668 و 5669) . و الحديث عند: مسلم فی الاشرية، باب النهي عن الانتباذ فی المزفت و الدباء و الحتم و النقير و

بيان ان منسوخ و انه اليوم حلال ما لم يصر مسكراً (الحديث 63 و 65) . تحفة الاشراف (2001) .

2032- الفردبه النسائي . تحفة الاشراف (2002) .

★★ عبد اللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ ایک محفل میں بیٹھے ہوئے تھے جس میں نبی اکرم ﷺ بھی موجود تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

پہلے میں نے تمہیں تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا تو اب تم اسے کھا بھی سکتے ہو دوسروں کو بھی کھلا سکتے ہو اور اسے ذخیرہ بھی کر سکتے ہو جو تمہیں مناسب لگے وہ تم کرو پہلے میں نے تمہارے سامنے یہ بات ذکر کی تھی کہ تم نے ذبائے مزفتہ، حقیر، حتم میں نیذ تیار نہ کرنا، اب تم جس میں مناسب سمجھو اس میں نیذ تیار کر سکتے ہو البتہ نشہ آور چیز استعمال کرنے سے بچنا، پہلے میں نے تمہیں قبرستان جانے سے منع کیا تھا اب جو شخص وہاں جانا چاہے وہ چلا جائے البتہ وہاں فضول بات نہ کرنا۔

## 101 - باب زیارة قبر المشرک

باب: مشرک کی قبر پر جانا

2033 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: زَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَ أَبِيهِ فَبَكَى وَأَبَكَى مِنْ حَوْلِهِ وَقَالَ: اسْتَأذَنْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي أَنْ أَسْتَغْفَرَ لَهَا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي وَاسْتَأذَنْتُ فِي أَنْ أُرْوَرَ قَبْرَهَا فَأَذِنَ لِي فَزُورُوا الْقُبُورَ فَإِنَّهَا تُذَكِّرُكُمْ الْمَوْتَ.

★★ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی تو آپ رو پڑے آپ ﷺ نے اپنے آس پاس موجود لوگوں کو بھی رُلا دیا پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”میں نے اپنے پروردگار سے اجازت طلب کی کہ میں ان کی مغفرت کے لیے دعا کروں، تو مجھے اس کی اجازت نہیں دی گئی پھر میں نے اس بات کی اجازت طلب کی کہ میں ان کی قبر کی زیارت کے لیے چلا جاؤں، تو اس نے مجھے اس کی اجازت دے دی تو تم لوگ قبرستان جایا کرو یہ چیز تمہیں موت کی یاد دلائے گی۔“

## 102 - باب النهي عن الاستغفار للمشرکین

باب: مشرکین کے لیے دعائے مغفرت کی ممانعت

2034 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ - وَهُوَ ابْنُ ثَوْرٍ - عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةَ دَخَلَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ فَقَالَ: أَيُّ عَمِّ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَلِمَةً أَحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ. فَقَالَ لَهُ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ: يَا أَبَا طَالِبٍ اتْرَعْبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ. فَلَمْ يَزَالَا يَكَلِّمَانِي حَتَّى كَانَ

2033 - اخرجہ مسلم فی الجنائز، باب استئذان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ربہ عزوجل فی زیارة قبر امہ (الحديث 105 و 108). واخرجہ ابو داؤد فی الجنائز، باب فی زیارة القبور (الحديث 3234). واخرجہ ابن ماجہ فی الجنائز، باب ما جاء فی زیارة قبور المشرکین (الحديث 1572) و الحديث عند: ابن ماجہ فی الجنائز، باب ما جاء فی زیارة القبور (الحديث 1569). تحفة الاشراف (13439).



أَحْرُسِيءَ كَلَّمَهُمْ بِهِ عَلِيُّ مَلَّةَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ . فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَسْتَغْفِرُكَ لَكَ مَا لَمْ آتِهِ عَنْكَ . فَتَزَلَّتْ (مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ) وَتَزَلَّتْ (أَنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ .

☆☆ سعید بن مسیب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب جناب ابوطالب کا آخری وقت قریب آیا تو نبی اکرم ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے اس وقت ان کے پاس ابو جہل عبداللہ بن ابوامیہ موجود تھے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: چچا جان آپ لا الہ الا اللہ پڑھ لیں تو اس کلمہ کے ذریعے میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ کے حق میں دلیل چسپاں کر دوں گا تو ابو جہل اور عبداللہ بن ابوامیہ نے ابوطالب سے کہا: اے ابوطالب! کیا تم عبدالمطلب کے دین سے منہ موڑ رہے ہو؟ پھر وہ دونوں ابوطالب کے ساتھ یہی بات کرتے رہے یہاں تک کہ جناب ابوطالب نے آخر میں یہ کلمات کہے: میں عبدالمطلب کے دین پر مرتا ہوں تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: میں آپ کے لیے دعائے مغفرت کرتا رہوں گا جب تک مجھے اس سے منع نہیں کر دیا جاتا (راوی کہتے ہیں) پھر یہ آیت نازل ہوئی:

”نبی اور اہل ایمان کے لیے یہ بات مناسب نہیں ہے وہ مشرکین کے لیے دعائے مغفرت کریں۔“

(اسی واقعہ کے بارے میں) یہ آیت بھی نازل ہوئی:

”جسے تم پسند کرتے ہو اسے تم ہدایت نہیں دے سکتے۔“

2035 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي

الْخَلِيلِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : سَمِعْتُ رَجُلًا يَسْتَغْفِرُ لِأَبِيهِ وَهُمَا مُشْرِكَانِ فَقُلْتُ : أَسْتَغْفِرُ لَهُمَا وَهُمَا مُشْرِكَانِ فَقَالَ أَوْلَمْ يَسْتَغْفِرْ إِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ . فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَتَزَلَّتْ (وَمَا كَانَ اسْتَغْفَارُ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ إِلَّا عَنْ مَوْعِدَةٍ وَعَلَهَا آيَةٌ .

☆☆ ابوخلیل بیان کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”میں نے ایک مرتبہ ایک شخص کو اپنے ماں باپ کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہوئے سنا حالانکہ وہ دونوں مشرک تھے میں نے دریافت کیا: کیا تم ان دونوں کے لیے دعائے مغفرت کر رہے ہو حالانکہ وہ دونوں مشرک تھے تو انہوں نے کہا: کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے والد کے لیے دعائے مغفرت نہیں کی تھی۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے اس بات کا تذکرہ آپ کے سامنے کیا تو یہ آیت نازل ہوئی:

2034- أخرجه البخاری فی الجواز، باب إذا قال المشرك عند الموت لا اله الا الله (الحدیث 1360)، و فی مناقب الاتصال، باب قصة نبی طالب (الحدیث 3884)، و فی التفسیر، باب (ما كان للنبي والذين آمنوا ان يستغفروا للمشركين) (الحدیث 4675)، و باب أنك لا تهدي من احببت و لكن الله يهدي من يشاء (الحدیث 4772) و أخرجه مسلم فی الايمان، باب الدليل على صحة اسلام من حضره الموت ما لم يشرك في النزاع و هو الغرغرة و نسخ جواز الاستغفار للمشركين و الدليل على ان من مات على الشرك فهو في اصحاب التحميم و الا يتلقاه من تلك شيء من الوسائل (الحدیث 39 و 40) . و أخرجه النسائي فی التفسير: سورة التوبة، قوله تعالى (ما كان للنبي والذين آمنوا ان يستغفروا للمشركين) (الحدیث 250) و الحدیث عند: البخاری فی الايمان و التور، باب إذا قال والله لا اتكلم اليوم فاصلي او قرا او سبح او كبر او حمد او هلل فهو على نية (الحدیث 6681) . تحفة الاشراف (11281) .

2035- أخرجه الترمذی فی تفسير القرآن، باب (ومن سورة التوبة) (الحدیث 3101) . تحفة الاشراف (10181) .

”ابراہیم کی اپنے باپ کے لیے دعائے مغفرت صرف ایک وعدے کی وجہ سے تھی جو اس نے اس کے ساتھ کیا تھا۔“

### 103 - باب الأمر بالاستغفار للمؤمنین

باب: مؤمنین کے لیے دعائے مغفرت کا حکم

2036 - أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حجاجُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ قَيْسٍ بْنِ مَخْرَمَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تُحَدِّثُ قَالَتْ : أَلَا أُحَدِّثُكُمْ عَنِّي وَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا : بَلَى . قَالَتْ : لَمَّا كَانَتْ لَيْلَتِي الَّتِي هُوَ عِنْدِي تَعْنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْقَلَبَ فَوَضَعَ نَعْلَيْهِ عِنْدَ رِجْلَيْهِ وَبَسَطَ طَرَفَ إِزَارِهِ عَلَى فِرَاشِهِ فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا رَيْثَمًا ظَنَّ ابْنِي قَدْ رَقَدْتُ ثُمَّ انْتَعَلَ رُوَيْدًا وَأَخَذَ رِدَائَهُ رُوَيْدًا ثُمَّ فَتَحَ الْبَابَ رُوَيْدًا وَخَرَجَ رُوَيْدًا وَجَعَلْتُ دِرْعِي فِي رَأْسِي وَاخْتَمَرْتُ وَتَقَنَعْتُ إِزَارِي وَأَنْطَلَقْتُ فِي إِثْرِهِ حَتَّى جَاءَ الْبَيْعَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَأَطَالَ ثُمَّ انْحَرَفَ فَأَنْحَرَفْتُ فَاسْرَعْتُ فَاسْرَعْتُ فَهَرَوْتُ فَهَرَوْتُ فَاحْضَرْتُ فَاحْضَرْتُ وَسَبَقْتُهُ فَدَخَلْتُ فَلَيْسَ إِلَّا أَنْ اضْطَجَعْتُ فَدَخَلَ فَقَالَ : مَا لِكَ يَا عَائِشَةُ حَشِيًّا رَابِيَةً . قَالَتْ : لَا . قَالَ : لَتُخْبِرَنِي أَوْ لِيُخْبِرَنِي اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ .

قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا بَابِي أَنْتَ وَأُمِّي فَأَخْبِرْتَهُ الْخَبَرَ . قَالَ : فَأَنْتِ السَّوَادُ الَّذِي رَأَيْتِ أَمَامِي . قَالَتْ : نَعَمْ فَلَهَزَنِي فِي صَدْرِي لَهْزَةً أَوْجَعْتَنِي ثُمَّ قَالَ : أَظَنَنْتِ أَنْ يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَرَسُولُهُ . قُلْتُ : مَهْمَا يَكْتُمُ النَّاسُ فَقَدْ عَلِمَهُ اللَّهُ . قَالَ : فَإِنَّ جِبْرِيلَ آتَانِي حِينَ رَأَيْتِ وَلَمْ يَدْخُلْ عَلَيَّ وَقَدْ وَضَعْتَ ثِيَابَكَ فَتَادَانِي فَأَخْفِي مِنْكَ فَأَجِبْتُهُ فَأَخْفَيْتُهُ مِنْكَ فَظَنَنْتِ أَنْ قَدْ رَقَدْتُ وَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَكَ وَحَشِيتُ أَنْ تَسْتَوْحِشِي فَأَمَرَنِي أَنْ ابْتِئِجَ الْبَيْعَ فَاسْتَغْفِرَ لَهُمْ . قُلْتُ : كَيْفَ أَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ : قُولِي السَّلَامَ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ يَرْحَمُ اللَّهُ الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِينَ وَأَنَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لِأَحْقُونَ .

☆☆ محمد بن قیس بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا میں تم لوگوں کو اپنے اور نبی اکرم ﷺ کے بارے میں ایک بات بتاؤں! ہم نے جواب دیا: جی ہاں! سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: ایک مرتبہ جس رات نبی اکرم ﷺ نے میرے ہاں رہنا تھا آپ نماز پڑھنے کے بعد تشریف لے آئے آپ نے اپنے دونوں جوتے اپنے پاؤں کے قریب رکھ لیے اپنی چادر کا کچھ حصہ بستر پر بچھا دیا، کچھ ڈیر بعد جب آپ نے یہ گمان کیا کہ میں سو چکی ہوں تو آپ اٹھے آپ نے آرام سے جوتے پہنے (یعنی جس سے آواز پیدا نہ ہو) پھر آرام سے اپنی چادر لی پھر آپ نے آرام سے دروازہ کھولا اور آرام سے باہر تشریف لے گئے میں نے بھی سر پر چادر لی اور آپ کے پیچھے چل دی، نبی اکرم ﷺ جنت البقیع تشریف لے آئے آپ نے اپنے

2036- أخرجه مسلم في الجنائز، باب ما يقال عند دخول القبور والدعاء لاهلها (الحديث 103) و سياتي في عشرة النساء، باب الغيرة

(الحديث 3973 و 3974)، وهو في عشرة النساء من الكبرى، الغيرة (الحديث 25 و 26) . تحفة الاشراف (17593) .

دونوں ہاتھ تین مرتبہ بلند کیے اور طویل دعا کی پھر آپ وہاں سے واپس مڑے تو میں بھی واپس مڑ گئی آپ تیزی سے چلے تو میں بھی تیزی سے چلی آپ نے رفتار اور تیز کردی اور میں آپ سے پہلے گھر واپس پہنچ گئی گھر کے اندر آنے کے بعد میں ابھی لیٹی ہی تھی کہ آپ بھی گھر کے اندر تشریف لے آئے آپ نے دریافت کیا: عائشہ! تمہیں کیا ہوا ہے؟ تمہاری سانس کیوں پھولی ہوئی ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: کچھ نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یا تو تم خود مجھے بتا دو ورنہ لطف کرنے والی ذات (یعنی اللہ تعالیٰ) مجھے بتا دے گا میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! پھر میں نے آپ کو ساری بات بتادی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ہی وہ سایہ تھیں جس نے اپنے آگے دیکھا تھا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا جس سے مجھے تکلیف محسوس ہوئی پھر آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم یہ سمجھ رہی تھیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول تمہارے ساتھ زیادتی کریں گے؟ میں نے عرض کی: کئی باتیں ایسی ہوتی ہیں جنہیں لوگ چھپاتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ اس سے باخبر ہوتا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابھی جب تم نے مجھے (باہر جاتے ہوئے) دیکھا تو اس وقت جبریل میرے پاس آنا چاہ رہے تھے لیکن وہ گھر کے اندر نہیں آئے کیونکہ تم نے اپنی چادر اتار دی ہوئی تھی انہوں نے مجھے باہر سے آواز دی جو آواز تمہیں سنائی نہیں دے سکی میں نے انہیں جواب دیا اور میری آواز بھی تمہیں پتہ نہیں چل سکی مجھے یہ محسوس ہوا کہ شاید تم سوچکی ہو تو تمہیں بیدار کرنا مجھے اچھا نہیں لگا مجھے یہ بھی اندیشہ تھا کہ کہیں تم (تہائی کی وجہ سے) وحشت محسوس نہ کرو جبریل نے مجھے کہا: میں جنت البقیع جاؤں اور ان لوگوں کے لیے دعائے مغفرت کروں۔

(سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! (جب میں قبرستان کے پاس سے گزروں) تو میں کیا پڑھوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ پڑھو:

”اہل ایمان اور مسلمانوں کی ہستی کے رہنے والو! تم پر سلام ہو! اللہ ہم میں سے آگے چلے جانے والوں اور پیچھے رہنے والوں پر رحم کرے اگر اللہ نے چاہا تو ہم بھی تم سے آئیں گے۔“

2037 - أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلْمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مَسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عُلْقَمَةَ بْنِ أَبِي عُلْقَمَةَ عَنْ أُمِّهِ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُولُ : قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَلَبَسَ رِيَابَهُ ثُمَّ خَرَجَ - قَالَتْ - فَأَمَرْتُ جَارِيَتِي بَرِيرَةَ تَتَّبِعُهُ فَتَبِعَتْهُ حَتَّى جَاءَ الْبُقَيْعَ فَوَقَفَ لِي أَدْنَاهُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقِفَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَسَبَقْتُهُ بَرِيرَةَ فَأَخْبَرْتَنِي فَلَمْ أَذْكَرْ لَهُ شَيْئًا حَتَّى أَصْبَحْتُ ثُمَّ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ : إِنِّي بُعِثْتُ إِلَى أَهْلِ الْبُقَيْعِ لِأَصَلِّيَ عَلَيْهِمْ .

☆ ☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ایک رات نبی کریم ﷺ اٹھے آپ نے چادر اوڑھی اور باہر تشریف لے گئے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے اپنی کنیز بریرہ کو ہدایت کی کہ وہ آپ ﷺ کے پیچھے جائے وہ آپ کے پیچھے گئی تو

نبی اکرم ﷺ جنت البقیع تشریف لے گئے تھے جنت البقیع کے قریب جتنا اللہ کو منظور تھا آپ کھڑے رہے پھر آپ واپس تشریف لے آئے تو بریرہ نبی اکرم ﷺ سے پہلے ہی آگئی اور اس نے آ کر مجھے یہ بات بتادی میں نے اس بارے میں نبی اکرم ﷺ کے سامنے کوئی ذکر نہیں کیا یہاں تک کہ صبح ہوئی تو میں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”مجھے اہل البقیع کی طرف اس لیے بھیجا گیا تھا تاکہ میں ان کے لیے دعا کروں۔“

2038 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ - وَهُوَ ابْنُ أَبِي نَعِيمٍ - عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا كَانَتْ لَيْلَتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ فِي أَحْرِ اللَّيْلِ إِلَى الْبَقِيعِ فَيَقُولُ : السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَأَنَا وَإِيَّاكُمْ مُتَوَاعِدُونَ غَدًا أَوْ مَوَاكِلُونَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَأَحِقُونَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَاهْلِ بَقِيعِ الْغَرْقِدِ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب بھی نبی اکرم ﷺ کی ان کے ہاں رات رہنے کی باری ہوتی تھی تو نبی اکرم ﷺ رات کے آخری حصے میں جنت البقیع تشریف لے جاتے تھے اور وہاں جا کر یہ دعا پڑھتے تھے:

”اے اہل ایمان کی بستی والو! تم پر سلام ہو! ہمارا اور تمہارا کل (قیامت کے دن) ملنے کا وعدہ ہے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) اگر اللہ نے چاہا تو ہم تم سے آ ملیں گے اے اللہ! جنت البقیع (میں دفن ہونے والے) تمام افراد کی مغفرت کر دے۔“

2039 - أَخْبَرَنَا عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَتَى عَلَى الْمَقَابِرِ فَقَالَ : السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَأَحِقُونَ أَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَنَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَاقِبَةَ لَنَا وَلَكُمْ .

☆☆ سلیمان بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب قبرستان تشریف لے جاتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

”اے مؤمنین اور مسلمانوں کی بستی والو! تم پر سلام ہو! اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہم تم سے آ ملیں گے تم ہمارے پیش رو ہو اور ہم تمہارے بعد آ رہے ہیں میں اپنے لیے اور تمہارے لیے اللہ تعالیٰ سے عاقبت مانگتا ہوں۔“

2040 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : لَمَّا مَاتَ

2038- أخرجه مسلم في الجنائز، باب ما يقال عند دخول القبور و الدعاء لاهلها (الحديث 102). تحفة الاشراف (17396).

2039- أخرجه مسلم في الجنائز، باب ما يقال عند دخول القبور و الدعاء لاهلها (الحديث 104). وأخرجه النسائي في عمل اليوم و الليلة، ما يقول إذا أتى على المقابر و ذكر اختلاف الفاظ الناقلين للخبر في ذلك (الحديث 1091). وأخرجه ابن ماجه في الجنائز، باب ما جاء فيما يقال إذا دخل المقابر (الحديث 1547). تحفة الاشراف (1930).

2040- أخرجه النسائي. تحفة الاشراف (15152).

النَّجَاشِيُّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْتَغْفِرُوا لَهُ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نجاشی کا انتقال ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کے لیے دعائے مغفرت کرو۔

2041 - أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي شَهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ وَابْنُ الْمُسَيْبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى لَهُمُ النَّجَاشِيَّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ: اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حبشہ کے حکمران نجاشی کے انتقال کی خبر اسی دن دے دی تھی جس دن وہ فوت ہوا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے بھائی کے لیے دعائے مغفرت کرو۔

## 104 - باب التَّغْلِيظِ فِي اتِّخَاذِ السُّرُجِ عَلَى الْقُبُورِ

باب: قبروں پر چراغ رکھنے کی شدید مذمت

2042 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَعَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَاوِرَاتِ الْقُبُورِ وَالْمُتَخَذِينَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبرستان جانے والی خواتین اور قبروں پر مسجد بنانے اور چراغ روشن کرنے والوں پر لعنت کی ہے۔

## 105 - باب التَّشْدِيدِ فِي الْجُلُوسِ عَلَى الْقُبُورِ

باب: قبر پر بیٹھنے کی شدید مذمت

2043 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ وَكَيْعٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَجْلِسَ أَحَدُكُمْ عَلَى جَمْرَةٍ حَتَّى تَحْرِقَ ثِيَابَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَجْلِسَ عَلَى قَبْرِ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”کوئی آدمی انکارے پہ بیٹھ جائے یوں کہ وہ انکارہ اس کے کپڑوں کو جلا دے یہ اس کے لیے اس سے زیادہ بہتر ہے وہ قبر پر بیٹھے۔“

2041- تقدم في الجنائز، باب النعي (الحديث 1878) .

2042- أخرجه أبو داود في الجنائز، باب في زيارة النساء القبور (الحديث 3236) . وأخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في كراهية أن يتخذ على القبر مسجدًا (الحديث 320) والحديث عند: ابن ماجه في الجنائز، باب ما جاء في النهي عن زيارة النساء القبور (الحديث 1575) . تحفة الاشراف (5370) .

2043- أخرجه مسلم في الجنائز، النهي عن الجلوس على القبر والصلاة عليه (الحديث 96) . تحفة الاشراف (12662) .

## شرح

قبر پر بیٹھنا اس پر چلنا اور اس پر سو جانا مکروہ ہے۔ یہ کراہت احناف کے نزدیک تحریمی ہے، البتہ احناف کے نزدیک مختار قول کے مطابق تلاوت کرنے کے لئے قبر پر بیٹھنا مکروہ نہیں ہے۔ البتہ شوافع اور حنابلہ کے نزدیک انتہائی ضرورت کی وجہ سے ہی قبر پر بیٹھا جاسکتا ہے۔ ان کے نزدیک بیٹھنے کی طرح قبر کے ساتھ ٹیک لگانا یا اس سے سہارا لینا بھی مکروہ ہے۔

.....

2044 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبِ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ حَزْمٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ السَّلَمِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْعُدُوا عَلَى الْقُبُورِ .

☆☆ حضرت عمرو بن حزمؓ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: قبروں پر نہ بیٹھو۔

## 106 - باب اتِّخَاذِ الْقُبُورِ مَسَاجِدَ

باب: قبروں کو مساجد بنانا منع ہے

2045 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ قَوْمًا اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں پر لعنت کی ہے جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنا لیا تھا۔

## شرح

اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابوالحسن سندھی نے یہ بات بیان کی ہے: قبر کو مسجد بنانے سے مراد یہ ہے اسے قبلہ بنا دیا جائے اور اس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کی جائے۔ یا یہ مراد ہو سکتا ہے اس پر مسجد قائم کر دی جائے جس میں یہ لوگ نماز ادا کریں۔ تو شاید اس ممانعت کی وجہ یہ ہے کہیں آگے چل کر لوگ قبر کی عبادت کرنا نہ شروع کر دیں اور وہ بھی بطور خاص، انبیاء کرام یا اکابرین دین کی قبروں کی عبادت نہ شروع کر دیں۔

.....

2046 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَبُو يَحْيَى صَاعِقَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ الْخُوَاعِمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

2044-انفردہ النسائی . تحفة الاشراف (10727)

2045-انفردہ النسائی . تحفة الاشراف (16123)

2046-انفردہ النسائی . تحفة الاشراف (13318)

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ .

☆ ☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”اللہ تعالیٰ یہودیوں اور عیسائیوں پر لعنت کرے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا تھا۔“

## 107 - باب كَرَاهِيَةِ الْمَشْيِ بَيْنَ الْقُبُورِ فِي النِّعَالِ السِّيْتِيَةِ

باب: سیتی جوتے پہن کر قبروں کے درمیان چلنا مکروہ ہے

2047 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ شَيْبَانَ - وَكَانَ ثَقَفًا -

عَنْ خَالِدِ بْنِ سَمِيرٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْيِكٍ أَنَّ بَشِيرَ ابْنَ الْخَصَاصِيَّةِ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ عَلَيَّ قُبُورَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ لَقَدْ سَبَقَ هَؤُلَاءِ شَرًّا كَثِيرًا . ثُمَّ مَرَّ عَلَيَّ قُبُورَ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ لَقَدْ سَبَقَ هَؤُلَاءِ خَيْرًا كَثِيرًا . فَحَانَتْ مِنْهُ الْبِفَاتَةُ فَرَأَى رَجُلًا يَمْشِي بَيْنَ الْقُبُورِ فِي نَعْلَيْهِ فَقَالَ يَا صَاحِبَ السِّيْتِيَتَيْنِ الْيَقِيمَا .

☆ ☆ حضرت بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا آپ کا گزر مسلمانوں کے قبرستان سے ہوا آپ نے ارشاد فرمایا: یہ سب لوگ زیادہ بُرائی سے آگے چلے گئے ہیں پھر آپ کا گزر کچھ مشرکین کی قبروں کے پاس سے ہوا تو آپ نے فرمایا: یہ لوگ زیادہ بھلائی سے آگے چلے گئے ہیں اسی دوران آپ نے توجہ کی تو آپ نے ایک شخص کو دیکھا جو جوتے پہن کر قبروں کے درمیان چل رہا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”اے سیتی جوتے پہننے والے شخص! تم انہیں اتار دو (یعنی قبرستان میں سے گزرتے ہوئے انہیں اتار دو)۔“

## شرح

حافظ بدرالدین محمود عینی نے اس موضوع پر بحث کرتے ہوئے یہ بات تحریر کی ہے:

جمہور علماء اس بات کے قائل ہیں۔ قبرستان میں جوتے پہن کر جانا جائز ہے۔ تابعین سے تعلق رکھنے والے فقہاء میں سے حضرت حسن بصری، ابن سیرین، ابراہیم نخعی، سفیان ثوری بھی اس بات کے قائل ہیں۔

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے بعد آنے والے جمہور فقہاء کا یہی مختار قول ہے۔

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کی وضاحت کرتے ہوئے یہ بات بیان کی ہے: (جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو جوتے اتارنے کا حکم دیا تھا) امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو جوتے اتارنے کی ہدایت اس لئے نہیں کی تھی کہ قبرستان میں جوتے پہن کر چلنا منع ہے بلکہ آپ نے شاید اس وجہ سے اسے منع کیا ہوگا کہ اس کے جوتوں پر کوئی گندگی لگی ہوئی ہوگی۔

خطابی نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے اسے جوتے پہن کر چلنے سے شاید اس لئے منع کیا ہو کہ جوتا پہن کر چلنا امیر لوگوں کا طریقہ ہے جبکہ قبرستان میں چلتے ہوئے عاجزی اور اکساری کے ساتھ چلنا چاہئے۔  
علامہ ابن جوزی کہتے ہیں اس روایت میں صرف ایک واقعہ کا تذکرہ ہے اور اس سے اباحت ثابت ہوتی ہے۔ حرمت ثابت نہیں ہوتی۔ نبی اکرم ﷺ نے قبروں کے احترام کی وجہ سے اسے جوتے اتارنے کی ہدایت کی تھی جس طرح نبی اکرم ﷺ نے قبر سے ٹیک لگانے یا اس پر بیٹھنے سے بھی منع کیا ہے۔\*

\*\*\*

## 108 - باب التسهیل فی غیر السیتیة

باب: سستی جوتوں کے علاوہ (دوسری قسم کے جوتے پہننے) کی سہولت

2047 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ اللَّهِ الْوَرَّاقُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قُرْعَ نِعَالِهِمْ. ☆ ☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:  
”جب کسی بندے کو قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھی اسے قبر میں چھوڑ کر چلے جاتے ہیں تو وہ اپنے ساتھیوں کے جوتوں کی آواز بھی سنتا ہے۔“

## 109 - باب الْمَسْأَلَةِ فِي الْقَبْرِ

باب: قبر میں سوال جواب ہونا

2049 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَابْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قُرْعَ نِعَالِهِمْ. قَالَ فَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيَقْعِدَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ فَيَقَالُ لَهُ أَنْظِرْ إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ أَبَدَكَ اللَّهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ. قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا.

\* فقص عمدة القاری

2048- اخرجہ البخاری فی الجنائز، باب الميت یسمع خلق النعال (الحديث 1338) مطولاً، وباب ما جاء فی عذاب القبر (الحديث 1374) مطولاً، و اخرجہ مسلم فی الجنة و صفة نعمتها و آلهها، باب عرض مقعد الميت من الجنة او النار علیه و الثبات عذاب القبر و التصوذ منه (الحديث 71 و 72). و اخرجہ ابو داؤد فی الجنائز، باب المشی فی النعل بین القبور (الحديث 3231)، و فی السنة، باب فی المسألة فی القبر و عذاب القبر (الحديث 4752). و سیاتی باب مسألة الکافر (الحديث 2050). تحفة الاشراف (1170).  
2049- اخرجہ مسلم فی الجنة و صفة نعمتها و آلهها، باب عرض مقعد الميت من الجنة او النار علیه و الثبات عذاب القبر و التصوذ منه (الحديث 70). تحفة الاشراف (1300).



☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کسی شخص کو قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اس کی ساتھی اسے چھوڑ کر چلے جاتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آہٹ بھی سنتا ہے، نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پھر اس کے بعد دو فرشتے آتے ہیں وہ اسے بٹھا دیتے ہیں اور وہ دونوں اس سے کہتے ہیں: تم ان صاحب کے بارے میں کیا کہتے تھے؟ اگر وہ مؤمن ہو تو وہ یہ کہتا ہے میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں تو اسے کہا جاتا ہے: تم جہنم میں اپنے ممکنہ ٹھکانے کی طرف دیکھو اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے میں تمہیں جنت میں ٹھکانہ دے دیا ہے۔

نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: وہ ان دونوں کو دیکھ لیتا ہے۔

### شرح

اس حدیث میں یہ بات مذکور ہے مردہ لوگوں کے جوتوں کی آہٹ بھی سنتا ہے اس سے بالواسطہ طور پر یہ بات ثابت ہو جاتی ہے قبرستان میں جو تاجپہن کر جانا جائز ہے۔ تاہم اس روایت کا بنیادی موضوع قبر میں ہونے والے سوالات ہیں۔ علامہ یعنی نے اس کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے یہ بات تحریر کی ہے: قبر میں میت کے پاس دو فرشتے آتے ہیں۔ جن کا نام منکر، نکیر ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے ان کی تخلیق اور بناوٹ نہ انسانوں کی طرح ہوتی ہے نہ فرشتوں کی طرح ہوتی ہے۔ نہ جانوروں نہ دیگر حشرات الارض کی طرح ہوتی ہے۔ ان کی بناوٹ عجیب و غریب ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے دیکھنے والے کو ان سے انسیت محسوس نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ نے یہ فرشتے مسلمانوں کی عزت افزائی کے لئے مقرر کئے ہیں تاکہ وہ ان کو ثابت قدم رکھیں۔ اور کافر شخص کی اہانت کے لئے مقرر کئے ہیں تاکہ اسے قیامت سے پہلے بھی عذاب دیا جائے۔\*

روایت میں یہ بات مذکور ہے فرشتے میت سے یہ سوال کرتے ہیں۔ تم ان صاحب کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ اس کے بارے میں شاہ عبدالحق محدث دہلوی نے یہ بات تحریر کی ہے: فرشتے نبی اکرم ﷺ کی طرف اشارہ کر کے لفظ ”ان“ استعمال کریں گے یعنی ان صاحب کے بارے میں تم کیا کہتے ہو۔ اس کی وجہ یہ ہے نبی اکرم ﷺ کی شخصیت معروف ہے اگرچہ آپ ﷺ بظاہر ہمارے سامنے نہیں ہیں، لیکن ہمارے ذہنوں میں آپ ﷺ کا تصور ہے۔ اس بات کا احتمال موجود ہے اس وقت نبی اکرم ﷺ کی ذات شریف قبر میں موجود بھی ہو اس طرح کہ قبر میں نبی اکرم ﷺ کے جسم مثالی کو لایا جائے تاکہ آپ ﷺ کی زیارت کرنے کے نتیجے میں فرشتوں کے سوال کا جواب دینا آسان ہو جائے اور آپ ﷺ کی تشریف آوری کی برکت کی وجہ سے قبر کی تاریکی ختم ہو جائے جو لوگ نبی اکرم ﷺ کی زیارت کا اشتیاق رکھتے ہیں۔ ان کے لئے یہ بات بشارت کی حیثیت رکھتی ہے، اگر وہ آپ ﷺ کی زیارت کے شوق میں موت کا سامنا کرنے کے لئے تیار رہیں تو اس بات کا بھی امکان موجود ہے۔

## 110 - باب مَسْأَلَةِ الْكَافِرِ

باب: کافر سے سوال جواب ہونا

2050 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرَعَ نِعَالِهِمْ أَنَّهُ مَلَكَانِ فَيَقْعِدَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ مُحَمَّدٍ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ فَيَقَالُ لَهُ أَنْظِرْ إِلَى مَقْعِدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ أَبَدَلَكِ اللَّهُ بِهِ مَقْعِدًا خَيْرًا مِنْهُ . قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا وَأَمَّا الْكَافِرُ أَوْ الْمُنَافِقُ فَيَقَالُ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي كُنْتُ أَقُولُ كَمَا يَقُولُ النَّاسُ . فَيَقَالُ لَهُ لَا دَرِيَّتَ وَلَا تَلَيْتَ . ثُمَّ يُضْرَبُ ضَرْبَةً بَيْنَ أُذُنَيْهِ فَيَصِيحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيهِ غَيْرُ الثَّقَلَيْنِ .

☆☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

جب کسی بندے کو اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھی اسے چھوڑ کر چلے جاتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آہٹ سنتا ہے تو دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں وہ اسے بٹھا دیتے ہیں اور اس سے کہتے ہیں: تم ان صاحب حضرت محمد ﷺ کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ تو اگر وہ مؤمن ہو تو وہ یہ کہتا ہے: میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں تو اس سے کہا جاتا ہے: تم جہنم میں اپنے (مکنہ) ٹھکانے کو دیکھ لو اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس کے بدلے میں اس سے بہتر ٹھکانہ دے دیا ہے نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: وہ ان دونوں کو دیکھ لیتا ہے جہاں تک کافر یا منافق کا تعلق ہے تو اس سے کہا جاتا ہے: تم ان صاحب کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ تو وہ یہ جواب دیتا ہے: مجھے نہیں معلوم! میں اسی طرح یہ کلمات کہہ دیا کرتا تھا جس طرح سے لوگ کہا کرتے تھے تو اس سے کہا جاتا ہے: نہ تمہیں یہ بات سمجھ آئی اور نہ ہی تم نے اس کا علم حاصل کیا پھر اس کے دونوں کانوں کے درمیان ایک ضرب لگائی جاتی ہے جس کی وجہ سے وہ چیختا ہے اور اس چیخ کو انسانوں اور جنات کے علاوہ ہر چیز سنتی ہے۔

## 111 - باب مَن قَتَلَهُ بَطْنُهُ

باب: جو شخص پیٹ کی بیماری کی وجہ سے مر جائے

2051 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي جَامِعُ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَسَّارٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا وَسُلَيْمَانُ بْنُ صُرَيْدٍ وَخَالِدُ بْنُ عَرْفُطَةَ فَذَكَرُوا أَنَّ رَجُلًا تَوَفَّى مَاتَ

2050-تقدم (الحدیث 2048)

2051-اخرجه الترمذی فی الجنائز، باب ما جاء فی الشهداء من هم (الحدیث 1064) . تحفة الاشراف (3503)

بِطْنِيهِ فَإِذَا هُمَا يَسْتَهَيَّانِ أَنْ يَكُونَا شُهَدَاءَ جَنَازَتِهِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ أَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَقْتُلُهُ بَطْنُهُ فَلَنْ يُعَذَّبَ فِي قَبْرِهِ . فَقَالَ الْآخَرُ بَلَى .

☆☆ عبد اللہ بن یسار بیان کرتے ہیں: میں، سلیمان بن مرد اور خالد بن عرفطہ بیٹھے ہوئے تھے لوگوں نے بتایا: ایک شخص کا پیٹ کی بیماری کی وجہ سے انتقال ہو گیا ہے تو ان دونوں حضرات کی یہ خواہش تھی کہ وہ اس کے جنازے میں شریک ہوں ان دونوں میں سے ایک نے دوسرے نے کہا: کیا نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد نہیں فرمائی کہ جو شخص پیٹ کی بیماری کی وجہ سے مرے اسے قبر میں عذاب نہیں دیا جاتا تو دوسرے صاحب نے جواب دیا: جی ہاں!

## 112 - باب الشهيد

باب: شہید کے بارے میں روایات

2052 - أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ كَيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ عَمْرٍو حَدَّثَهُ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا بَالُ الْمُؤْمِنِينَ يُفْتَنُونَ فِي قُبُورِهِمْ إِلَّا الشَّهِيدَ قَالَ كَفَى بِبَارِقَةِ السُّيُوفِ عَلَى رَأْسِهِ فِتْنَةً .

☆☆ راشد بن سعد ایک صحابی کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا وجہ ہے اہل ایمان کو قبر میں آزمائش میں مبتلا کیا جائے گا البتہ شہید کو نہیں کیا جائے گا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "آزمائش کے لیے اس کے سر پر تلواروں کی چمک ہی کافی ہے۔"

## شرح

یاد رہے شہید کی تین قسمیں ہیں۔ ایک وہ شخص جو دنیا و آخرت دونوں کے حوالے سے شہید ہوتا ہے یہ وہ شخص ہے جو کفار کے ساتھ جنگ کرتے ہوئے شہید ہوتا ہے۔ دنیاوی احکام اس سے یہ متعلق ہوتے ہیں اسے غسل نہیں دیا جاتا اور جمہور کے نزدیک اس کی نماز جنازہ بھی ادا نہیں کی جاتی۔ تاہم احناف کے نزدیک اس کی نماز جنازہ ادا کی جاتی ہے۔ جہاں تک آخرت کے حکم کا تعلق ہے تو اس شہید کو وہ خاص اجر و ثواب حاصل ہوتا ہے جس کا ذکر قرآن کریم اور احادیث میں مذکور ہے۔ شہید کی دوسری قسم وہ ہے جو دنیاوی احکام کے اعتبار سے شہید شمار ہوتا ہے۔ شوافع کے نزدیک اس سے مراد وہ شخص ہے جو کفار کے ساتھ جنگ کرتے ہوئے کسی اور وجہ سے مارا جائے حالانکہ اس نے مال غنیمت میں سے کوئی خیانت کی ہو یا جو پیٹھ پھیر کر بھاگتے ہوئے قتل ہو جائے۔ یا جو شخص ریا کاری کے طور پر جنگ میں حصہ لے رہا ہو تو ایسے شخص کے بارے میں حکم یہ ہے نہ اسے غسل دیا جائے گا نہ اس کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی۔ لیکن ایسے شخص کو آخرت میں کوئی اجر و ثواب حاصل نہیں ہوگا۔ شہید کی تیسری قسم وہ ہے جس کا تعلق آخرت سے ہے۔

اس موضوع پر علامہ عبدالحی لکھنوی نے موطا امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے حاشیے التعلیق المسجد میں وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ قابل لکھنوی نے یہ بات تحریر کی ہے:

احادیث میں کثیر تعداد میں ان لوگوں کا تذکرہ ہے جنہیں شہادت کا ثواب حاصل ہوتا ہے ان میں سے ایک قتال کرنے والا مجاہد ہے جو شہیدوں میں سب سے بلند مرتبے کا حامل ہوتا ہے۔

دوسرا وہ شخص ہے جو طاعون کی بیماری کی وجہ سے انتقال کر جاتا ہے۔

تیسرا وہ شخص ہے جو پیٹ کی بیماری کی وجہ سے انتقال کر جاتا ہے۔

چوتھا وہ شخص ہے جو ڈوب کر مر جاتا ہے۔

پانچواں وہ شخص ہے جو ذات لہب کی بیماری کی وجہ سے انتقال کر جاتا ہے۔

چھٹا وہ شخص ہے جو جل کر مر جاتا ہے۔

ساتویں وہ عورت جو بچے کی پیدائش کے وقت مر جائے۔

آٹھواں وہ شخص ہے جو بلے کے نیچے آ کر مر جاتا ہے۔

نواں وہ شخص ہے جو شہید ہونے کا خواہش مند ہوتا ہے اور اس کا پختہ ارادہ ہوتا ہے لیکن اتفاقاً طور پر وہ شہید نہیں ہو

پاتا۔

یہ تمام احکام اس باب کے بعد ذکر کی جانے والی احادیث میں موجود ہیں (ان کے علاوہ شہداء کی اقسام درج ذیل ہیں)۔  
دواں۔ ”سل“ کی بیماری سے مرنے والا شخص

اس کی حدیث امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے راشد بن حنیس کے حوالے سے جبکہ امام طبرانی نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

گیارہواں شخص وہ اجنبی ہے جو مسافر ہونے کی حالت میں انتقال کرتا ہے خواہ اس کا انتقال کسی بھی وجہ سے ہو اس روایت کو امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اور امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب شعب الایمان میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے جبکہ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا ہے اور امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عمرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

بارہواں شخص بخاری کی وجہ سے انتقال کرنے والا ہے جس کے بارے میں امام دیلمی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حدیث نقل کی ہے۔

تیرہواں وہ شخص ہے جو کسی زہریلے جانور کے کاٹنے کی وجہ سے فوت ہو جاتا ہے۔

چودھواں وہ شخص ہے جو شریق ہوتا ہے۔

پندرہواں وہ شخص ہے جسے کوئی درندہ چیر پھاڑ کر مار دیتا ہے۔

سوال وہ شخص ہے جو اپنی سواری سے گر جاتا ہے۔

اس روایت کو امام طبرانی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا ہے۔  
سترہواں وہ شخص ہے جو چوٹ کھا کر مر جاتا ہے۔

اس کی حدیث امام طبرانی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔  
اٹھارہواں وہ شخص ہے جو اللہ کی راہ میں اپنے بستر پر مر جاتا ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔  
انیسواں وہ شخص ہے جو اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جاتا ہے۔

بیسواں وہ شخص ہے جو اپنے دین کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جاتا ہے۔  
ایسواں وہ شخص ہے جو اپنی جان کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جاتا ہے۔

بائیسواں وہ شخص ہے جو اپنے اہل خانہ کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جاتا ہے۔  
آن کے بارے میں اصحاب سنن نے حضرت سعید بن زید کے حوالے سے احادیث روایت کی ہے۔

تیسواں وہ شخص ہے جسے ظلم کے طور پر مار دیا جاتا ہے اس حدیث کو امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

چوبیسواں وہ شخص ہے جو قید خانے میں مر جاتا ہے حالانکہ اُسے ظلم کے طور پر قید کیا گیا ہو۔ اس روایت کو ابن مندہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

پچیسواں وہ شخص ہے جو عشق کی وجہ سے مرتا ہے حالانکہ وہ پاک دامن بھی تھا اور اس نے اُسے چھپایا بھی ہوا تھا۔ اس روایت کو دیلمی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

چھبیسواں وہ شخص ہے جو علم کی طلب کے دوران مر جاتا ہے اس روایت کو امام بزار رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو زرعقاری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

ستائیسویں وہ عورت ہے جو حمل کے دوران یا بچے کی پیدائش کے دوران یا بچے کے دودھ چھڑانے سے پہلے کے عرصے میں کسی وقت فوت ہو جاتی ہے۔ اس روایت کو ابی نعیم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

اٹھائیسواں وہ شخص ہے جو اپنے علاقے میں طاعون پھیل جانے کے باوجود صبر کرتے ہوئے رہتا ہے اس روایت کو امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

انیسواں وہ شخص ہے جو اللہ کی راہ میں پہرہ دیتا ہے۔  
تیسواں وہ شخص ہے جسے امر بالمعروف یا نہی عن المنکر کرنے کی وجہ سے ظالم حکمران کی طرف سے قتل کروا دیا جاتا ہے۔

اکتیسواں وہ شخص ہے جو بیویوں کی تیز مزاجی پر صبر سے کام لیتا ہے اس روایت کو امام بزار رحمہ اللہ اور امام طبرانی رحمہ اللہ نے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

بیتسواں وہ شخص ہے جو روزانہ پچیس مرتبہ یہ دعا پڑھتا ہے:

اللهم بارک لی فی الموت و فی ما بعد الموت

”اے اللہ! میری موت میں اور میری موت کے بعد والے وقت میں میرے لیے برکت رکھ دے۔“

اس روایت کو امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

تینتیسواں وہ شخص ہے جو چاشت کی نماز ادا کرتا ہے ہر مہینے میں تین روزے رکھتا ہے سفر اور حضر کے دوران وتر کی نماز

ترک نہیں کرتا۔

اس روایت کو امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

چوہتیسواں وہ شخص ہے جو اُمت میں فساد پیدا ہونے کے وقت سنت کو مضبوطی سے تھامے رکھتا ہے اس روایت کو امام

طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

پینتیسواں وہ تاجر ہے جو امین اور سچا ہو اس روایت کو امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے

نقل کیا ہے۔

چھتیسواں وہ شخص ہے جو اپنی بیماری کے دوران چالیس مرتبہ یہ کلمات پڑھتا ہے:

لا اله الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین

”تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے تو ہر عیب سے پاک ہے بے شک میں ہی ظالم ہوں۔“

پھر اس شخص کا انتقال ہو جاتا ہے اس روایت کو امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

سینتیسواں وہ شخص ہے جو اپنے شہر میں اناج لے کے آتا ہے۔

اس روایت کو دیلمی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

اڑتیسواں وہ شخص ہے جو مؤذن ہو اور ثواب کی امید رکھتے ہوئے اذان دیتا ہو۔

اس روایت کو امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

انتالیسواں وہ شخص ہے جو اپنی بیوی اپنی کنیز کے لیے اللہ تعالیٰ کے احکام کی پیروی کرتے ہوئے انہیں حلال رزق کھلاتا

ہے۔

چالیسواں وہ شخص ہے جو ٹھنڈے پانی سے غسل کرتا ہے اور اسے سردی لگ جاتی ہے (اور اس وجہ سے وہ فوت ہو جاتا

ہے)۔

اکتالیسواں وہ شخص ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک سو مرتبہ درود بھیجتا ہے۔

پہلی حدیث امام ابن ابی شیبہ نے اپنی کتاب ”مصنف“ میں حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے نقل کی ہے جبکہ دوسری

روایت امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ”المعجم الاوسط“ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔  
 چالیسواں وہ شخص ہے جو صبح و شام یہ دعا پڑھتا ہے:

اللہم انسی اشہدک انک وانت اللہ الذی لا الہ الا انت وحدک لا شریک لک وان محمدًا عبدک  
 ورسولک ابوء بنعمتک علی و ابوء بذنوبی فاغفر لی انه لا یغفر الذنوب غیرک .  
 ”اے اللہ! میں تجھے گواہ بناتا ہوں کہ بے شک تو ہی اللہ ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے صرف تو ہی معبود  
 ہے تیرا کوئی شریک نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور رسول ہیں تو نے مجھ پر جو نعمت کی ہے میں اس کا  
 اعتراف کرتا ہوں اور میں اپنے گناہ کا بھی اعتراف کرتا ہوں تو میری مغفرت کر دے تیرے علاوہ اور کوئی گناہوں  
 کی بخشش نہیں کر سکتا۔“

اس روایت کو اسمہانی نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

تینتالیسواں وہ شخص ہے جو صبح تین مرتبہ یہ کلمات پڑھتا ہے:

اعوذ باللہ السميع العليم من الشيطان الرجيم

”میں سننے والے اور علم رکھنے والے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں مردود شیطان (کے شر سے)۔“

اور پھر سورہ ہشر کی آخری تین آیات کی تلاوت کرتا ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت معقل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کیا ہے۔

چوالیسواں وہ شخص ہے جو جمعہ کے دن انتقال کر جاتا ہے اس روایت کو حمید بن منجوب نے ایک صحابی کے حوالے سے روایت

کیا ہے۔

تینتالیسواں وہ شخص ہے جو سچے دل سے شہادت کا طلبگار ہوتا ہے اس روایت کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے۔

یہ تینتالیس قسم کے افراد ہیں جن کے بارے میں یہ روایات موجود ہیں کہ ان کو شہید کا سا اجر و ثواب ملے گا اس بارے

میں منقول روایات کو امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رسالے ”ابواب السعادة فی اسباب الشہادة“ میں جمع کیا ہے۔

.....

2053 - أَخْبَرَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنِ التَّيْمِيِّ عَنِ أَبِي عُمَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ

صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ الطَّاعُونَ وَالْمَبْطُونُ وَالْفَرِيقُ وَالنَّفْسَاءُ شَهَادَةٌ . قَالَ وَحَدَّثَنَا أَبُو عُمَانَ مَرَارًا وَرَفَعَهُ مَرَّةً

إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ حضرت صفوان بن أمیہ فرماتے ہیں: طاعون کی وجہ سے مرنے والا پیٹ کی بیماری کی وجہ سے مرنے والا ڈوب

کر مرنے والا بچے کی پیدائش کے وقت مرنے والی عورت شہید ہیں۔

ابو عثمان نامی راوی نے اس روایت کو کئی مرتبہ یونہی نقل کیا ہے، البتہ ایک مرتبہ انہوں نے اسے ”مرفوع“ حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

### 113 - باب ضَمَّةِ الْقَبْرِ وَضَغْطِهِ

باب: قبر کا ضم کرنا اور بھینچ لینا

2054 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْقَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَذَا الَّذِي تَحْرَكُ لَهُ الْعَرْشُ وَفُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَشَهِدَهُ سَبْعُونَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ لَقَدْ ضُمَّ ضَمَّةً ثُمَّ فُرِجَ عَنْهُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”یہ وہ شخص ہے جس کے لیے عرش جھوم اٹھا اور اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے اور ستر ہزار فرشتوں نے (اس کی نماز جنازہ میں) شرکت کی، لیکن اسے بھی قبر میں بھینچا گیا اور پھر اسے کشادہ کر دیا گیا۔“

### 114 - باب عَذَابِ الْقَبْرِ

باب: قبر کا عذاب

2055 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ يُبَيِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْأُخْرَةِ قَالَ نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ .

☆☆ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے):

”اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو دنیاوی زندگی میں اور آخرت میں ثابت قول پر ثابت قدم رکھتا ہے۔“

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یہ آیت قبر کے عذاب کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

2056 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (يُبَيِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي

2054- الفردية النسائي . تحفة الاشراف (7926) .

2055- اخرجہ مسلم فی الجنة و صفة نعمها و اهلها، باب عرض مقعد الميت من الجنة او النار عليه و اثبات عذاب القبر و التورذ منه ( الحدیث 74) . و اخرجہ النسائی فی التفسیر: سورة ابراهيم، قوله تعالى (يُبَيِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ) (الحدیث 286) . تحفة الاشراف (1754) .

2056- اخرجہ البخاری فی الجنائز، باب ما جاء فی عذاب القبر (الحدیث 1369) بضمناه، و فی التفسیر، باب (يُبَيِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ) (الحدیث 4699) بضمناه . و اخرجہ مسلم فی الجنة و صفة نعمها و اهلها، باب عرض مقعد الميت من الجنة او النار عليه، و اثبات عذاب القبر و التورذ منه (الحدیث 73) . و اخرجہ ابو داؤد فی السنة، عذاب القبر (الحدیث 4750) و اخرجہ الترمذی فی تفسیر القرآن، باب و من سورة ابراهيم عليه السلام (الحدیث 3120) . و اخرجہ النسائی فی التفسیر: سورة ابراهيم، قوله تعالى (يُبَيِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ) (الحدیث 284) و اخرجہ ابن ماجه فی الزهد، باب ذكر القبر و الهلي (الحدیث 4269) . تحفة الاشراف (1762) .



الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْأُخْرَةِ) قَالَ نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ يُقَالُ لَهُ مَنْ رَبَّكَ فَيَقُولُ رَبِّي اللَّهُ وَدِينِي دِينُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَلِكَ قَوْلُهُ (يُنَبِّئُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْأُخْرَةِ) .

☆☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے):  
”اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو دنیاوی زندگی میں اور آخرت میں ثابت قول پر ثابت قدم رکھتا ہے۔“

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یہ آیت قبر کے عذاب کے بارے میں نازل ہوئی تھی مردے سے پوچھا جاتا ہے: تمہارا پروردگار کون؟ تو وہ یہ جواب دیتا ہے: میرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے اور میرا دین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا دین ہے تو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:  
”اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو دنیاوی زندگی میں اور آخرت میں ثابت قول پر ثابت قدم رکھتا ہے۔“

2057 - أَخْبَرَنَا مُؤَيَّدُ بْنُ نَصْرِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ صَوْتًا مِنْ قَبْرِ فَقَالَ مَتَى مَاتَ هَذَا . قَالُوا مَاتَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ . فَسُرَّ بِذَلِكَ وَقَالَ لَوْلَا أَن لَّا تَدَأَفُنَا لَدَعَوْتُ اللَّهُ أَنْ يُسَمِعَكُمْ عَذَابَ الْقَبْرِ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قبر سے آواز سنی تو دریافت کیا: یہ شخص کب فوت ہوا تھا؟ لوگوں نے بتایا: یہ شخص زمانہ جاہلیت میں فوت ہو گیا تھا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس بات پر مسرور ہو گئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہو کہ تم لوگ مردوں کو دفن کرنا ہی چھوڑ دو گے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ وہ تمہیں قبر کا عذاب سنوادیا کرے۔“

## شرح

روایت کے یہ الفاظ کہ ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس بات سے خوش ہو گئے اس کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابوالحسن سندھی نے یہ بات بیان کی ہے: اس سے مراد یہ ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو غم اور پریشانی لاحق ہوئی تھی وہ زائل ہوگی کیونکہ اس بات کا احتمال موجود تھا کہ شاید وہ میت کسی مسلمان کی ہو جس کی قبر میں عذاب دیا جا رہا ہو اور اس بات کا احتمال بھی موجود ہے یہ کہا جائے کہ اللہ کے دشمن کو اللہ سے دشمنی رکھنے کی وجہ سے عذاب دیا جا رہا تھا اس لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشی ہوئی۔

...—...—...—...

2058 - أَخْبَرَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ

2057-انفردہ النسائی . تحفة الاشراف (711) .  
2058-اخرجه البخاری فی الجنائز ، باب التعمود من عذاب القبر (الحدیث 1375) . واخرجه مسلم فی الجنة وصفة نعمها واهلها ، باب عرض مقعد الميت من الجنة او النار عليه و البات عذاب القبر و التعمود منه (الحدیث 69) . تحفة الاشراف (3454) .

فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ يَهُودُ تُعَذَّبُ لِي قُبُورِهَا .

☆☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سورج غروب ہو جانے کے بعد تشریف لے جا رہے تھے آپ نے ایک آواز سنی تو ارشاد فرمایا: یہودیوں کو ان کی قبر میں عذاب ہو رہا ہے۔

شرح

امام نسائی رضی اللہ عنہ نے یہاں جو روایت نقل کی ہے یہی روایت امام بخاری رضی اللہ عنہ نے بھی اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے۔ اس روایت کو طبرانی نے اپنی معجم میں زیادہ وضاحت کے ساتھ تحریر کیا ہے۔

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ جب سورج غروب ہو چکا تھا یا غروب ہونے کے قریب تھا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیا میں نے اپنے ساتھ لوٹے میں پانی بھی رکھا ہوا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتظار میں بیٹھا رہا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کروایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے ابو ایوب! کیا تم اس آواز کو سن رہے ہو جسے میں سن رہا ہوں؟ میں نے عرض کی: اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”یہ یہودیوں کی آوازیں ہیں جو میں سن رہا ہوں جنہیں ان کی قبروں میں عذاب دیا جا رہا ہے۔“

## 115 - باب التَّعَوُّذِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

باب: قبر کے عذاب سے پناہ مانگنا

2059 - أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے: ”اے اللہ! میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور جہنم کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں، زندگی اور موت کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور دجال کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

شرح

احادیث میں یہ بات بھی مذکور ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قبر کے عذاب سے پناہ مانگا کرتے تھے سوال یہ سامنے آتا ہے جب نبی

اکرم ﷺ گناہوں سے پاک ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی مغفرت بھی کر دی ہے، تو پھر آپ ﷺ کو قبر کے عذاب سے کیوں پناہ مانگتے تھے؟

علماء نے اس کا یہ جواب دیا ہے: نبی اکرم ﷺ کے عذاب اور دیگر مختلف چیزوں سے پناہ اس لئے مانگا کرتے تھے تاکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عاجزی اور انکساری کا اظہار کر سکیں اور اس بات کا اعتراف کریں کہ آپ ﷺ کو ہر معاملے میں اللہ تعالیٰ کی احتیاج ہے۔

اسی طرح آپ ﷺ شکر گزاری کے جذبے کے تحت اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگا کرتے تھے جیسا کہ ایک روایت میں یہ بات منقول ہے آپ ﷺ طویل قیام کیا کرتے تھے۔

ایک مرتبہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس بارے میں آپ ﷺ سے دریافت کیا، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ ہوں۔“

.....

2060 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَادٍ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ يَسْتَعِيدُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے اس کے بعد نبی اکرم ﷺ کو قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے سنا ہے۔

2061 - أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ تَقُولُ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْفِتْنَةَ الَّتِي بَقِيَ بِهَا الْمَرْءُ فِي قَبْرِهِ فَلَمَّا ذَكَرَ ذَلِكَ ضَجَّ الْمُسْلِمُونَ ضَجَّةً حَالَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ أَنْ أَقْتَمَ كَلَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَكَتَ ضَجَّتْهُمْ قُلْتُ لِرَجُلٍ قَرِيبٍ مِنِّي أَيُّ بَارِكَ اللَّهُ لَكَ مَاذَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِ قَوْلِهِ قَالَ قَدْ أَوْحَى إِلَيَّ أَنْكُمْ تَفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ قَرِيبًا مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ .

☆☆ سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے آپ نے اس آزمائش کا ذکر کیا، جس آزمائش میں انسان کو اس کی قبر میں مبتلا کیا جاتا ہے جب آپ نے اس بات کا تذکرہ کیا، تو مسلمانوں کی چھٹیں نکل گئیں اور یہ چیز میرے لیے رکاوٹ بن گئی میں نبی اکرم ﷺ کا کلام نہیں سن سکی جب ان لوگوں کی چیخ و پکار کم ہوئی تو میں نے اپنے قریب بیٹھے ہوئے ایک شخص سے دریافت کیا: اے شخص! اللہ تعالیٰ تمہیں برکت نصیب کرے! نبی اکرم ﷺ نے آخر میں کیا بات ارشاد فرمائی تھی؟ (تو اس نے بتایا:) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

2060-اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب استحباب العمود من عذاب القبر (الحديث 124) . نسخة الاشراف (12284) .

2061-اخرجه البخاري في الجنائز، باب ما جاء في عذاب القبر (الحديث 1373) مختصراً . نسخة الاشراف (15728) .

”میری طرف یہ بات وحی کی گئی ہے، تمہیں قبر میں ایسی آزمائش میں مبتلا کیا جائے گا جو دجال کی آزمائش کے قریب ہوگی۔“

2062 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هَذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ قُولُوا اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں اس دعا کی تعلیم اسی طرح دیا کرتے تھے جس طرح ان حضرات کو قرآن کی کسی سورت کی تعلیم دیا کرتے تھے۔ آپ یہ فرماتے تھے: تم یہ پڑھا کرو:

”اے اللہ! ہم جہنم کے عذاب سے تیری پناہ مانگتے ہیں، قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتے ہیں اور دجال کے فتنے سے تیری پناہ مانگتے ہیں اور زندگی اور موت کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔“

2063 - أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي امْرَأَةٌ مِنَ الْيَهُودِ وَهِيَ تَقُولُ إِنَّكُمْ تَفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ . فَارْتَاعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِنَّمَا تَفْتَنُ يَهُودُ . وَقَالَتْ عَائِشَةُ فَلَبِثْنَا لِيَالِي ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تَفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ . قَالَتْ عَائِشَةُ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ يَسْتَعِيدُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، اس وقت میرے پاس ایک یہودی عورت بیٹھی ہوئی تھی وہ مجھے بتا رہی تھی کہ تم لوگوں کو آزمائش میں مبتلا کیا جائے گا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ناگوار گزری، آپ نے فرمایا: یہودیوں کو آزمائش میں مبتلا کیا جائے گا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: اس کے بعد کچھ دن گزر گئے، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ”میری طرف یہ وحی کی گئی ہے، تم لوگوں کو قبر میں آزمائش میں مبتلا کیا جائے گا۔“

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اس کے بعد میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے ہوئے سنا۔

2064 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

2062- أخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب ما يستعاذ منه في الصلاة (الحديث 134). وأخرجه أبو داود في الصلاة، باب في الاستعاذة (الحديث 1542). وأخرجه الترمذي في الدعوات، باب (الحديث 3494). ومباني في الاستعاذة، الاستعاذة من فتنه الممات (الحديث 5527). تحفة الاشراف (5752).

2063- أخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب استحباب التعوذ من عذاب القبر (الحديث 123). تحفة الاشراف (16712).

كَانَ يَسْتَعِيدُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ وَقَالَ إِنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي قُبُورِكُمْ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ قبر کے عذاب سے اور دجال کی آزمائش سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ آپ ﷺ فرماتے تھے: تمہیں تمہاری قبروں میں آزمائش میں مبتلا کیا جائے گا۔

2065 - أَخْبَرَنَا هَنَادٌ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيبِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ دَخَلَتْ يَهُودِيَّةً عَلَيْهَا فَاسْتَوْهَبَتْهَا شَيْئًا فَوَهَبَتْ لَهَا عَائِشَةُ فَقَالَتْ أَجَارِكِ اللَّهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ . قَالَتْ عَائِشَةُ فَوَقَعَ فِي نَفْسِي مِنْ ذَلِكَ حَتَّى جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّهُمْ لَيُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ایک مرتبہ ایک یہودی عورت ان کے ہاں آئی اور ان سے کوئی چیز مانگی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ چیز اسے دے دی تو اس یہودی عورت نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو قبر کے عذاب سے بچائے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: مجھے اس بات سے بڑی الجھن ہوئی، جب نبی اکرم ﷺ تشریف لائے تو میں نے آپ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا، آپ نے ارشاد فرمایا:

”ان لوگوں کو ان کی قبروں میں اس طرح عذاب دیا جاتا ہے اس عذاب کو جانور بھی سنتے ہیں“۔

2066 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى عَجُوزَتَانِ مِنْ عُجْرٍ يَهُودِ الْمَدِينَةِ فَقَالَتَا إِنَّ أَهْلَ الْقُبُورِ يُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ . فَكَذَّبْتُهُمَا وَلَمْ أَنْعَمْ أَنْ أُصَدِّقَهُمَا فَخَرَجَتَا وَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عَجُوزَتَيْنِ مِنْ عُجْرٍ يَهُودِ الْمَدِينَةِ قَالَتَا إِنَّ أَهْلَ الْقُبُورِ يُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ . قَالَ صَدَقَتَا إِنَّهُمْ يُعَذَّبُونَ عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ كُلُّهَا . فَمَا رَأَيْتُهُ صَلَّى صَلَاةً إِلَّا تَعَوَّذَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ایک مرتبہ مدینہ منورہ کی رہنے والی دو یہودی بوڑھی عورتیں میرے پاس آئیں اور انہوں نے یہ کہا کہ مردوں کو ان کی قبر میں عذاب دیا جاتا ہے تو میں نے ان دونوں کی بات کو غلط قرار دیا، میں نے ان کی بات کی تصدیق نہیں کی، جب وہ دونوں چلی گئیں، پھر نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! مدینہ کی رہنے والی دو بوڑھی عورتیں یہ کہہ رہی تھیں کہ مردوں کو قبر میں عذاب دیا جاتا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان دونوں نے ٹھیک کہا تھا، انہیں ایسا عذاب دیا جاتا ہے جسے تمام جانور سنتے ہیں۔

(سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) اس کے بعد میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ہر نماز کے بعد قبر کے عذاب سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

2064- الفردية النسائي، و سياتي في الاستعاذة، الاستعاذة من فتنة الدجال ( الحديث 5519 ) . تحفة الاشراف ( 17944 ) .

2065- اخرجہ البخاری فی الدعوات، باب التعوذ من عذاب القبر ( الحديث 6366 ) و اخرجہ مسلم فی المساجد و مواضع الصلاة، باب

استحباب التعوذ من عذاب القبر ( الحديث 125 ) . و سياتي باب التعوذ من عذاب القبر ( الحديث 2066 ) . تحفة الاشراف ( 17611 ) .

2066- تقدم ( الحديث 2065 ) .

## 116 - باب وَضْعِ الْجَرِيدَةِ عَلَى الْقَبْرِ

باب: قبر پر کھجور کی شاخ رکھنا

2067 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ لَدَاةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَالِطٍ مِنْ حِيطَانِ مَكَّةَ أَوْ الْمَدِينَةِ سَمِعَ صَوْتَ إِنْسَانٍ يُعَذِّبَانِ فِي قُبُورِهِمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَذِّبَانِ وَمَا يُعَذِّبَانِ فِي كَبِيرٍ . ثُمَّ قَالَ بَلَى كَانَ أَحَدُهُمَا لَا يَسْتَبِرُّ مِنْ بَوْلِهِ وَكَانَ الْآخَرُ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ . ثُمَّ دَعَا بِجَرِيدَةٍ فَكَسَرَهَا كَسْرَتَيْنِ فَوَضَعَ عَلَى كُلِّ قَبْرٍ مِنْهُمَا كِسْرَةً فَقِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ فَعَلْتَ هَذَا قَالَ لَعَلَّهُ أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَبْسُ أَوْ أَنْ يَبْسَا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں (راوی کوشک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) مدینہ منورہ میں ایک باغ کے پاس سے گزرے آپ نے دو انسانوں کی آواز سنی جنہیں ان کی قبروں میں عذاب ہو رہا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور انہیں کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا پھر آپ نے ارشاد فرمایا: ہاں! ان میں سے ایک پیشاب سے بچتا نہیں تھا اور دوسرا چغلی کیا کرتا تھا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شاخ منوائی آپ نے اس کو توڑ کر دو حصوں میں تقسیم کیا اور ان میں سے ہر ایک کی قبر پر ایک حصہ رکھ دیا آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: یا رسول اللہ! آپ نے ایسا کیوں کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہو سکتا ہے جب تک یہ دونوں خشک نہ ہوں اس وقت تک ان کے عذاب میں تخفیف ہو جائے۔ (راوی کوشک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ان کے عذاب میں اس وقت تک تخفیف ہو جائے جب تک وہ خشک نہیں ہو جاتی ہیں۔

شرح

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے عذاب کا شکار لوگوں کی قبر پر درخت کی شاخ لگائی اور یہ امید ظاہر کی کہ شاید اس کے خشک ہونے تک ان دونوں کے عذاب میں کمی آجائے۔ اہل علم نے یہاں یہ سوال اٹھایا ہے کہ صاحبانِ قبر کے عذاب میں تخفیف کی وجہ کیا ہے؟

علامہ یعنی تحریر کرتے ہیں خطابی نے بیان کیا ہے کہ شاید نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دستِ اقدس کی برکت کی وجہ سے ان کے عذاب میں تخفیف ہوئی ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے عذاب میں تخفیف کی دعا کی ہو اس حدیث کا یہ مفہوم ہرگز نہیں ہے کہ تر شاخ میں کوئی ایسی خصوصیت ہوتی ہے جو خشک شاخ میں نہیں ہوتی۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں علماء نے یہ بات بیان کی ہے اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان دونوں مردوں کی شفاعت کے لیے دعا کی اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کے جواب میں ان کے عذاب میں اس حد تک تخفیف کر دی گئی جب تک وہ شاخ خشک نہ ہو جائے۔

شیخ انور شاہ کشمیری تحریر کرتے ہیں: ان مردوں کے عذاب میں تخفیف شاخوں کی تسبیح کی وجہ سے نہیں ہوئی بلکہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دستِ اقدس کی برکت کی وجہ سے ہوئی تھی۔

اس کے حاشیے میں مولانا بدر عالم میرٹھی لکھتے ہیں: قبر پر پھول ڈالنے کے معاملے میں لوگ انہما پسندی کا شکار ہو چکے ہیں انہوں نے اس عمل کو حلیف کا علامتی نشان قرار دے دیا ہے اور جو ایسا نہیں کرتا اسے وہابی کہہ دیا جاتا ہے۔ آپ خود غور کریں کہ ان مردوں کے عذاب میں تخفیف کی وجہ کیا ہو سکتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت یا ایک عام سے درخت کی تسبیح؟ اگر یہ لوگ حدیث پر عمل کرنے کے سچے دعوے دار ہیں تو انہیں چاہیے کہ وہ قبر پر پھول ڈالنے کی بجائے درخت کی شاخیں لگائیں یا پھر یہ پھول ان لوگوں کی قبر پر ڈالے جائیں جنہیں عذاب ہو رہا ہو، نیک لوگوں کی قبروں پر ایسا کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سچے اور حقیقی پیروکار تھے ان سے تو ایسا کوئی عمل منقول نہیں ہے۔

سابقہ سطور میں آپ نے چار اہل علم کی آراء ملاحظہ کی ہیں جن میں سے دو پرانے زمانے کے مشائخ میں سے ہیں جبکہ مؤخر الذکر دو حضرات کا تعلق گزشتہ صدی سے ہے۔ یہ دونوں صاحبان دیوبند مکتبہ فکر سے تعلق رکھتے ہیں اس ساری گفتگو سے ہمارے سامنے یہ سوال آتا ہے۔

حدیث میں جن مردوں کے عذاب میں تخفیف کا ذکر کیا گیا ہے اس تخفیف کا بنیادی سبب کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی برکت؟ شاخوں کی تسبیح؟

اس سوال کا جواب حاصل کرنے کے دو طریقے ہیں:

(1) پہلا طریقہ یہ ہے کہ ہم اس بارے میں متقدمین اور (غیر متنازع) متاخرین کی آراء سامنے رکھیں۔

(2) ہم حدیث کے الفاظ پر غور کر کے کسی نتیجے پر پہنچنے کی کوشش کریں۔

جہاں تک متقدمین و متاخرین کی آراء کا تعلق ہے تو علامہ عینی کے حوالے سے خطاب کا یہ بیان پہلے نقل کیا جا چکا ہے کہ ان کے نزدیک اس تخفیف کا بنیادی سبب نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی برکت ہے۔ خطاب کے اس بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے علامہ ابن حجر لکھتے ہیں: حدیث کے سیاق و سباق سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دستِ اقدس کے ذریعے ان شاخوں کو ان قبروں پر لگایا تھا بلکہ یہ بھی ممکن ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان شاخوں کو لگانے کا حکم دیا ہو پھر صحابی رسول حضرت بریدہ بن حبیب نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اس عمل کی پیروی کی اور یہ وصیت کی کہ ان کی قبر پر شاخیں لگائی جائیں جیسا کہ (صحیح بخاری) کے ”کتاب الجنائز“ میں یہ حدیث ذکر کی جائے گی اس لیے کسی بھی اور شخص کے مقابلے میں حضرت بریدہ کے طرز عمل کی پیروی کرنا زیادہ مناسب ہے۔

علامہ سید احمد طحاوی تحریر کرتے ہیں: درخت کی شاخ کے حکم میں ہر وہ چیز داخل ہوگی جو کسی بھی درخت کی رطوبت ہو..... شرح مشکوٰۃ میں تحریر ہے: متاخرین اہل علم میں سے بعض حضرات نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ قبر پر پھول اور درخت کی شاخیں رکھنے کا

عمل سنت ہے اور وہ اس حدیث سے ثابت ہے تاہم اگر درخت کی تسبیح کی وجہ سے عذاب میں تخفیف کی امید کی جاسکتی ہے تو قرآن کی تلاوت کی برکت اس سے کہیں زیادہ ہوگی۔

علامہ شامی لکھتے ہیں اس کی دلیل وہ حدیث ہے جس کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے تر شاخ کو توڑ کر اس کے دو ٹکڑے کر کے قبر پر رکھے تھے اور ان قبر والوں کے عذاب میں تخفیف کا سبب ان شاخوں کے خشک نہ ہونے کو قرار دیا تھا۔

ان علماء کی تصریحات سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ قبر پر پھول ڈالنا اسلامی تعلیمات کے منافی نہیں ہے۔ علامہ میرٹھی کا یہ شکوہ کرنا کہ قبروں پر پھول نہ ڈالنے کو ”وہابی“ کہا جاتا ہے مناسب نہیں ہے کیونکہ انہیں وہابی اس لیے نہیں کہا جاتا کہ وہ ایسا نہیں کرتے بلکہ اس لیے کہا جاتا ہے کیونکہ وہ اس عمل کو جس کی اصل سنت سے ثابت ہے بدعت قرار دیتے ہیں اس کی مثال میں وہ روایت پیش کی جاسکتی ہے جس میں یہ بات مذکور ہے کہ ایک عورت نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سوال کیا کیا پاک ہو جانے کے بعد ہمیں نمازوں کی قضا ادا کرنا ہوگی؟ تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا، کیا تم ”حروریہ“ ہو؟

یعنی تمہارے اس سوال سے حروریوں (خوارج) کی شدت پسندی کی بو آتی ہے۔ اگرچہ وہ عورت خوارج کے سے عقائد نہیں رکھتی تھی اسی طرح اگر کوئی شخص بنیادی طور پر وہابیوں کے سے عقائد نہیں رکھتا لیکن کسی ایک ذیلی مسئلے میں ان کے غلط موقف کی صحت پر اصرار کرتا ہے اور وہ موقف بھی ایسا ہو جو حدیث کے ظاہر کے خلاف ہو تو اسے ”وہابی“ ہی کہا جائے گا۔ علامہ میرٹھی کا یہ کہنا بھی محل نظر ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت اور قبر کی تسبیح میں سے کون امر مراد لینا افضل ہے؟ کیونکہ یہاں کسی چیز کا افضل یا غیر افضل ہونا موضوع بحث نہیں ہے۔

علامہ میرٹھی کا یہ مشورہ بھی محتاج تنقید ہے کہ حدیث کی پیروی کرنے والوں کو قبروں پر پھول ڈالنے کی بجائے شاخیں لگانا چاہئیں اس کے جواب میں ہم علامہ طحاوی کا وہ قول پیش کر دیتے ہیں جسے سابقہ سطور میں نقل کیا جا چکا ہے کہ درخت کی رطوبت بھی درخت کی شاخ کے حکم میں شامل ہوگی۔

علامہ میرٹھی کا یہ قول بھی درست نہیں ہے کہ نیک لوگوں کی قبر پر پھول ڈالنے کی بجائے صرف گناہ گاروں کی قبروں پر پھول ڈالے جائیں اس کا مطلب تو یہ ہوگا جیسے آپ کسی کو یہ تلقین کریں کہ نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے کی بجائے گناہ گاروں کی مغفرت کے لیے دعا کی جائے۔ (نعوذ باللہ من ذالک)

علامہ میرٹھی کا یہ کہنا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ایسا نہیں کیا اس لیے ہمیں بھی ایسا نہیں کرنا چاہیے یہ بھی درست نہیں ہے اس حدیث کی شرح میں علامہ ابن حجر کا بیان ہم نقل کر چکے ہیں کہ حضرت بریدہ بن حصیب جو صحابی رسول ہیں انہوں نے اپنی قبر پر شاخیں لگانے کی وصیت کی تھی اور ابن حجر نے یہ بھی لکھا ہے کہ کسی اور کے قول کے مقابلے میں صحابی کے طرز عمل کو اپنانا زیادہ مناسب ہے۔

ہمارے سامنے فتح الباری کا جو نسخہ موجود ہے اس کی تصحیح و تصحیح کا کام شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز نے سرانجام دیا ہے جو



غالباً سعودی عرب کے مفتی اعظم ہیں شاید انہوں نے ہی ابن حجر کے اس بیان پر یہ اختلافی نوٹ تحریر کیا ہے:

”اس مسئلے میں علامہ خطابی کا موقف درست ہے کہ انہوں نے قبروں پر شاخیں وغیرہ لگانے کا انکار کیا ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے صرف مخصوص قبروں پر ایسا کیا ہے جن کے بارے میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اطلاع ملی کہ ان قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے اگر یہ کوئی شرعی حکم ہوتا تو تمام قبور پر ایسا کیا جاتا۔ اکابر صحابہ جن میں خلفائے راشدین بھی شامل ہیں، میں ایسا نہیں کیا اور یہ حضرات، حضرت بریدہ سے زیادہ سنت کا علم رکھتے تھے۔“

اس نوٹ اور علامہ میرٹھی کے بیان پر خاصہ طویل کلام کیا جاسکتا ہے تاہم ہم یہاں صرف چند نکات بیان کرنے پر اکتفاء کریں گے۔

- (1) نبی اکرم سے ایک مرتبہ ہی سہی، بہر حال یہ عمل ثابت ہے۔
- (2) ایک ہی صحابی سے سہی، بہر حال یہ عمل صحابہ سے بھی ثابت ہے۔
- (3) نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا کسی عمل کو نہ کرنا اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ وہ عمل کرنا غلط ہے جیسے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے تراویح کی باجماعت نماز باقاعدگی سے ادا نہیں کی لیکن ہمارے زمانے میں ہر جگہ ایسا ہوتا ہے جس میں مملکت العربیہ السعودیہ اور اتر پردیش کا گاؤں ”دیوبند“ بھی شامل ہے۔
- (4) اُمت کے مسلمہ اہل علم نے اس عمل کو جائز قرار دیا ہے۔
- (5) جن حضرات نے اس کے جواز سے اختلاف کیا ہے ان کا اختلاف عمل رسول اور عمل صحابی کے مقابلے میں قابل اعتناء شمار نہیں ہوگا۔

علامہ میرٹھی نے اپنے نظریاتی مخالفین کے لیے جو آیت پیش کی ہے اس بات کا امکان موجود ہے کہ وہ خود اور ان کے اکابرین اس کے حقیقی مصداق ہوں۔ ذرا آیت پر غور کیجیے:

الذین ضل سعيهم في الحياة الدنيا وهم يحسبون انهم يحسنون صنعا . (کہف: 104)

”یہ وہ لوگ ہیں جن کی دنیوی زندگی میں ان کی تمام کوششیں گمراہی کا شکار تھیں اور وہ یہی سمجھتے رہے کہ وہ کوئی اچھا کام کر رہے ہیں۔“\*

.....

2068 - أَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ فِي حَدِيثِهِ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْرَيْنِ فَقَالَ إِنَّهُمَا لَيَعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ أَمَّا

\* جمال السنہ مطبوعہ شبیر برادرزادہ لاہور

أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَبِرُّ مِنْ بَوْلِهِ وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ . ثُمَّ أَخَذَ جَرِيدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا نِصْفَيْنِ ثُمَّ عَرَّزَ فِي كُلِّ قَبْرِ وَاحِدَةً فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ صَنَعْتَ هَذَا فَقَالَ لَعَلَّهُمَا أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَبْسَا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرنے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور ان دونوں کو کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا ہے ان میں سے ایک پیشاب سے بچتا نہیں تھا اور دوسرا شخص چغلی کیا کرتا تھا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تر شاخ لی آپ نے اسے دو حصوں میں تقسیم کیا اور ان میں سے ہر ایک کی قبر پر ایک شاخ گاڑ دی لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ نے ایسا کیوں کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تاکہ جب تک یہ دونوں خشک نہیں ہوتی ہیں اس وقت تک ان دونوں کے عذاب میں تخفیف ہو جائے۔

2069 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِلَّا إِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْعَدَاةِ وَالْعَشِيِّ إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى يَبْعَثَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”یاد رکھنا! جب کوئی شخص فوت ہو جاتا ہے تو اس کا مخصوص ٹھکانہ اس کے سامنے صبح و شام پیش کیا جاتا ہے اگر وہ جنتی ہو تو جنتیوں کا ٹھکانہ پیش کیا جاتا ہے اگر جہنمی ہو تو جہنمیوں کا ٹھکانہ پیش کیا جاتا ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے دوبارہ زندہ کر دے گا۔“

## شرح

اس حدیث کے موضوع پر بحث کرتے ہوئے علامہ ابن بطلال نے یہ بات تحریر کی ہے: ہمارے یہاں کے علماء نے اس حدیث کا یہ مفہوم بیان کیا ہے اللہ تعالیٰ قبر میں موجود شخص کو یہ خبر دے گا کہ اس کے اعمال کا بدلہ اور جزا اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور صبح و شام خبر دینے سے مراد یہ ہے اللہ تعالیٰ اس مردے کو اس بات کی یاد دہانی کرواتا رہے گا کیونکہ ہمیں اس بارے میں کوئی شک نہیں ہے مرنے کے بعد اور فرشتوں کے سوال و جواب کے بعد جسم کو بتدریج مٹی کھا جاتی ہے اور جسم فنا ہو جاتا ہے اب اس پر کوئی چیز پیش نہیں کی جاسکتی۔

اس لئے قیامت تک صبح و شام قبر والے پر جو ٹھکانہ پیش کیا جائے گا وہ صرف اس کی روح پر پیش کیا جاسکتا ہے اس کی وجہ یہی ہے روح فنا نہیں ہوتی وہ باقی رہتی ہے یہاں تک کہ بندہ جنت یا جہنم میں پہنچ جاتا ہے۔\*

\*\*\*

2069- أخبره البخاری فی بدء الخلق ، باب ما جاء فی صفة الجنة و انها مخلوقة ( الحدیث 3240 ) . نسخة الاشراف ( 8292 ) .

\* شرح ابن بطلال ، کتاب ، جنازہ کا بیان ، باب : میت پر صبح و شام اس کا ٹھکانہ پیش کیا جاتا ہے

2070 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَلْبَانَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللَّهِ يُحَدِّثُ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُعْرَضُ عَلَيَّ أَحَدُكُمْ إِذَا مَاتَ مَقْعَدُهُ مِنَ الْغَدَاةِ وَالْعِشِيِّ فَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ قَبْلَ هَذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى يَبْعَثَكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”ہر شخص جب فوت ہو جاتا ہے تو صبح و شام اس کا مخصوص ٹھکانہ اس کے سامنے پیش کیا جاتا ہے اگر وہ جہنمی ہو تو جہنمیوں کا ٹھکانہ پیش کیا جاتا ہے اور یہ کہا جاتا ہے: یہ تمہارا مخصوص ٹھکانہ ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تمہیں زندہ کرے گا۔“

2071 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ عُرِضَ عَلَيَّ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعِشِيِّ إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ فَيَقَالُ هَذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى يَبْعَثَكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جب کوئی شخص فوت ہو جاتا ہے تو اس کا مخصوص ٹھکانہ صبح و شام اسے پیش کیا جاتا ہے اگر وہ جنتی ہو تو جنتیوں کا ٹھکانہ پیش کیا جاتا ہے اگر جہنمی ہو تو جہنمیوں کا پیش کیا جاتا ہے اور اس سے یہ کہا جاتا ہے یہ تمہارا مخصوص ٹھکانہ ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تمہیں دوبارہ زندہ کرے گا۔“

## 117 - يَابِ أَرْوَاحِ الْمُؤْمِنِينَ

باب: مؤمنین کی ارواح (کے بارے میں روایات)

2072 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ شَهَابِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا نَسَمَةُ الْمُؤْمِنِ طَائِرٌ فِي شَجَرِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَبْعَثَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى جَسَدِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

☆☆ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”مؤمن کی روح ایک ایسا پرندہ ہے جو جنت کے درخت میں ہوتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس

2070- الفردية النسائي . تحفة الاشراف (8125) .

2071- اخرجه البخاري في الجنائز ، باب الميت يعرض عليه مقعده بالغداة والعشي (الحديث 1379) . واخرجه مسلم في الجنة وصفة نعيمها واهلها ، باب عرض مقعد الميت من الجنة او النار عليه و البات عذاب القبر و الصعود منه (الحديث 65) . تحفة الاشراف (8361) .

2072- اخرجه الترمذي في فضل الجهاد ، باب ما جاء في ثواب الشهداء (الحديث 1641) و اخرجه ابن ماجه في الجنائز ، باب ما جاء فيما يقال عند المريض اذا حضر (الحديث 1449) ، و في الزهد ، باب ذكر القبر و البلى (الحديث 4271) . تحفة الاشراف (11148) .

روح کو اس کے جسم کی طرف بھیج دے گا۔

### شرح

اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں: قرطبی نے یہ بات بیان کی ہے۔ یہاں مومن کی روح سے مراد شہید مومن کی روح ہے۔ شیخ عز الدین بن عبدالسلام فرماتے ہیں: روایت کے عمومی لفظ مجاہدین پر محمول ہوں گے۔ علامہ قرطبی نے بھی یہ بات بیان کی ہے: یہ روایت اور اس جیسی دیگر روایات کو شہداء پر محمول کیا جائے گا کیونکہ شہداء کے علاوہ دیگر لوگوں کی ارواح بعض اوقات آسمان میں ہوتی ہیں۔ وہ جنت میں نہیں ہوتیں اور بعض اوقات وہ قبر کی عمارت میں ہوتی ہیں۔

انہوں نے یہ بات بھی بیان کی ہے: (قیامت سے پہلے ہی) کھانے اور جنت کی نعمتوں کا حصول صرف شہداء کے لئے ہے جو اللہ کی راہ میں شہید ہوتے ہیں۔ اس بات پر اُمت کا اتفاق ہے یہ بات قاضی ابوبکر بن عربی نے شرح ترمذی میں بیان کی ہے جب کہ جو لوگ شہید نہیں ہوتے ان کی صفت اس کے برخلاف ہے۔ ان کی قبر کو ان کے لئے کشادہ کر دیا جاتا ہے۔

(سیوطی کہتے ہیں) میں کہتا ہوں بعض روایات میں یہ بات صراحت کے ساتھ موجود ہے یہ حکم شہداء کے بارے میں ہے جیسا کہ امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ یہ بات نقل کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”شہداء کی ارواح سبز پرندوں کی شکل میں ہوتی ہیں وہ جہاں چاہیں چلی جاتی ہیں۔“

اسی حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابوالحسن سندھی نے یہ بات بیان کی ہے: حدیث کے الفاظ سے تو یہ بات ثابت ہوتی ہے وہ روح پرندے کی شکل اختیار کر لیتی ہے اور اللہ کے حکم کے تحت پرندے کی طرح ہو جاتی ہے جس طرح فرشتہ انسان کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔

اس بات کا بھی احتمال موجود ہے وہ روح جنت کے کسی پرندے کی روح میں داخل ہو جاتی ہو جیسا کہ روایات میں یہ بات مذکور ہے۔

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے سنن ابی داؤد کے حاشیے میں یہ بات تحریر کی ہے جب ہم اس روایت کی وضاحت کریں گے کہ روح پرندے کی شکل اختیار کر لیتی ہے تو زیادہ مناسب یہ ہے ہم یہ کہیں وہ پرندے کی طرح اڑ سکتا ہے یہ مراد نہ ہو کہ اس کی شکل و صورت پرندے کی طرح ہو جاتی ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے انسان کی شکل سب سے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔\*

\*\*\*

2073 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ - وَهُوَ ابْنُ الْمُغِيرَةِ - قَالَ حَدَّثَنَا

ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ عُمَرَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ أَخَذَ يُحَدِّثُنَا عَنْ أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَرِينَا مَصَارِعَهُمْ بِالْأَمْسِ قَالَ هَذَا مَصْرَعُ فَلَانٍ إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَدَا . قَالَ عُمَرُ وَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا أَخْطَأُوا يَبِكُ فَجَعَلُوا فِي بَشْرِ قَاتَاهُمْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَى يَا فَلَانُ بِنِ فَلَانُ يَا فَلَانُ بِنِ فَلَانُ هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا فَأِنِّي وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِي اللَّهُ حَقًّا . فَقَالَ عُمَرُ تَكَلِّمَ أَجْسَادًا لَا أَرْوَاحَ فِيهَا فَقَالَ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ (سفر کرتے ہوئے) مکہ اور مدینہ کے درمیان تھے انہوں نے ہمیں اہل بدر کے بارے میں بتانا شروع کیا انہوں نے یہ بات بتائی کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک دن پہلے ہی ہمیں ہر شخص کے مرنے کی مخصوص جگہ کے بارے میں بتا دیا تھا آپ نے فرمایا: یہ فلاں شخص کے مرنے کی جگہ ہے اگر اللہ نے چاہا تو کل وہ (یہاں مرے گا)۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے ہر شخص ٹھیک اسی جگہ پر مرا تھا پھر ان سب (کفار) کو ایک کنویں میں ڈال دیا گیا نبی اکرم ﷺ ان کے پاس تشریف لائے آپ نے فرمایا: اے فلاں بن فلاں! کیا تم نے اس چیز کو حق پایا ہے جو تمہارے پروردگار نے وعدہ کیا تھا؟ میں نے تو اس چیز کو حق پایا ہے جو میرے پروردگار نے میرے ساتھ وعدہ کیا تھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: آپ ایسے اجسام کے ساتھ کلام کر رہے ہیں جن میں روح موجود نہیں ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”میں جو کہہ رہا ہوں اسے تم ان لوگوں سے زیادہ نہیں سنتے (یعنی وہ بھی تمہاری طرح ہی سنتے ہیں)۔“

2074 - أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعَ الْمُسْلِمُونَ مِنَ اللَّيْلِ يَبْشُرُ بَدْرٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يُنَادِي يَا أَبَا جَهْلٍ بِنِ هِشَامٍ وَيَا شَيْبَةَ بِنِ رَبِيعَةَ وَيَا عُتْبَةَ بِنِ رَبِيعَةَ وَيَا أُمِيَّةَ بِنِ خَلْفٍ هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا فَأِنِّي وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِي رَبِّي حَقًّا . قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْتَنَادِي قَوْمًا قَدْ جَعَلُوا فَقَالَ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ وَلَكِنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يُجِيبُوا .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ بدر کے کنویں کے پاس سے مسلمانوں نے رات کے وقت آواز سنی نبی اکرم ﷺ اس وقت وہاں کھڑے ہوئے بلند آواز میں فرما رہے تھے: اے ابو جہل بن ہشام! اے شیبہ بن ربیعہ! اے عتبہ بن ربیعہ! اے امیہ بن خلف! کیا تم نے اس چیز کو حق پایا ہے جو تمہارے پروردگار نے وعدہ کیا تھا؟ میں نے تو اس چیز کو حق پایا ہے جو میرے پروردگار نے مجھ سے وعدہ کیا تھا لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا آپ ایسے لوگوں کو مخاطب کر رہے ہیں

2073- أخرجه مسلم في الجنة وصفة نعيمها واهلها، باب عرض مقعد الميت من الجنة أو النار عليه و البات عذاب القبر و الصدقات

(الحدیث 76) مطولاً . تحفة الاشراف (10410) .

2074- انفرده النسائي . تحفة الاشراف (713) .

جو بودار لاٹوں میں تبدیل ہو چکے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”میں جو بات کہہ رہا ہوں تم اسے ان سے زیادہ نہیں سن رہے ہو (یعنی وہ بھی تمہاری طرح سن رہے ہیں) لیکن وہ جواب دینے کی استطاعت نہیں رکھتے ہیں۔“

2075 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلَى قَلْبِ بَدْرِ فَقَالَ هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا - قَالَ - إِنَّهُمْ لَيَسْمَعُونَ الْآنَ مَا أَقُولُ لَهُمْ - فَذَكَرَ ذَلِكَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ وَهَلْ ابْنُ عُمَرَ إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُمْ الْآنَ يَعْلَمُونَ أَنَّ الَّذِي كُنْتُ أَقُولُ لَهُمْ هُوَ الْحَقُّ - ثُمَّ قَرَأَتْ قَوْلَهُ (إِنَّكَ لَا تَسْمِعُ الْمَوْتَى) حَتَّى قَرَأَتْ الْآيَةَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ بدر کے کنوئیں کے پاس ٹھہر گئے آپ نے فرمایا: تمہارے پروردگار نے جو وعدہ کیا تھا کیا تم نے اسے حق پایا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: میں جو بات ان سے کہہ رہا ہوں یہ اسے اس وقت سن رہے ہیں۔ (راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے وصال ظاہری کے بعد) ایک مرتبہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: حضرت عبداللہ بن عمر کو اس بارے میں غلط فہمی ہوئی ہے، نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی: ان لوگوں کو اب اس بات کا پتہ چل گیا ہے میں جو انہیں کہا کرتا تھا وہ سچ تھا۔

پھر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ آیت تلاوت کی:

”بے شک تم مردوں کو سنا نہیں سکتے ہو۔“

انہوں نے یہ پوری آیت تلاوت کی۔

2076 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ وَمُغِيرَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَنِي آدَمَ - وَفِي حَدِيثٍ مُغِيرَةَ كُلُّ ابْنِ آدَمَ - يَأْكُلُهُ التُّرَابُ إِلَّا عَجَبَ الذَّنْبِ مِنْهُ خُلِقَ وَفِيهِ يُرْتَكَبُ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”ابن آدم کے پورے جسم کو مٹی کھالے گی (یہاں ایک لفظ میں راوی کو شک ہے) سوائے جسم کے ایک مخصوص حصے

کے چونکہ اسی کے ذریعے اسے پیدا کیا گیا ہے اور اسی کے ذریعے اس کو دوبارہ بنایا جائے گا۔“

2077 - أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ كَذَّبَنِي

2075- أخرجه البخاري في المغازي، باب قل أبي جهل (الحديث 3979 و 3980 و 3981) - وأخرجه مسلم في الجنائز، باب الميت

يُعَذَّبُ بِهَكَاهِ أَهْلُهُ عَلَيْهِ (الحديث 26) بنحوه . تحفة الاشراف (7323) .

2076- أخرجه مسلم في الفتن و اشراف الساعة، باب ما بين الفطنتين (الحديث 142) و أخرجه ابو داؤد في السنة، باب في ذكر البحث و

الصور (الحديث 4743) . تحفة الاشراف (13835 و 13884) .

2077- الفردية النسائي . تحفة الاشراف (13869) .

ابن ادم و لم يكن ينبغي له ان يكذبني و شتمني ابن ادم و لم يكن ينبغي له ان يشتمني اما تكذيبه اياي فقوله ايني لا اعنده كما بداته و ليس البحر العلق باعز علي من اوله و اما شتمه اياي فقوله اتخذ الله و لدا و انا الله الاحد الصمد لم اكد و لم اولد و لم يكن لي كفوا احد .

☆☆ حضرت ابو هريره رضي الله عنه نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ابن آدم مجھے جھٹلا دیتا ہے حالانکہ اسے مجھے جھٹلانا نہیں چاہیے ابن آدم مجھے برا کہتا ہے حالانکہ اسے مجھے برا نہیں نا چاہیے جہاں تک اس کے میری تکذیب کرنے کا تعلق ہے تو وہ اس کا یہ کہنا ہے میں سے دوبارہ زندہ نہیں کروں گا جس طرح میں نے اسے پہلے زندہ کیا ہے حالانکہ دوسری مرتبہ پیدا کرنا میرے لیے پہلی مرتبہ پیدا کرنے سے زیادہ مشکل نہیں ہونا چاہیے جہاں تک اس کے مجھے برا کہنے کا تعلق ہے تو وہ اس کا یہ کہنا ہے اللہ تعالیٰ کی اولاد ہے حالانکہ میں ایک ہوں میں بے نیاز ہوں نہ میں نے کسی کو جنم دیا ہے نہ مجھے جنم دیا گیا ہے اور نہ میرا کوئی ہمسر ہے۔

2078 - أَخْبَرَنَا كَثِيرُ بْنُ عَبِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَسْرَفَ عَبْدٌ عَلَى نَفْسِهِ حَتَّى حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ لِأَهْلِهِ إِذَا أَنَا مِتُّ فَأَخْرِقُونِي ثُمَّ اسْحَقُونِي ثُمَّ اذْرُونِي فِي الرِّيحِ فِي الْبَحْرِ فَوَاللَّهِ لَئِنْ قَدَّرَ اللَّهُ عَلَيَّ لَيُعَذِّبَنِي عَذَابًا لَا يُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِهِ قَالَ فَفَعَلَ أَهْلُهُ ذَلِكَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِكُلِّ شَيْءٍ أَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا إِذْ مَا أَخَذْتَ فَإِذَا هُوَ قَائِمٌ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ خَشِيتُكَ . فَفَقَّرَ اللَّهُ لَهُ .

☆☆ حضرت ابو هريره رضي الله عنه بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

ایک مرتبہ ایک شخص نے بہت سے گناہ کیے تھے یہاں تک کہ جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے اہل خانہ سے یہ کہا: جب میں مر جاؤں گا تو مجھے جلا دینا اور پھر مجھے ریزہ ریزہ کر دینا اور پھر مجھے ہوا میں اور سمندر میں بکھیر دینا۔ اللہ کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ نے مجھ پر قابو پالیا تو وہ مجھے ایسا عذاب دے گا جو عذاب اس نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو بھی نہیں دیا ہوگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اس کے گھر والوں نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے ہر چیز سے جس نے اس کا جو بھی حصہ وصول کیا تھا فرمایا: تم نے جس کو لیا ہے اسے ادا کر دو۔ تو وہ شخص دوبارہ کھڑا ہو گیا (یعنی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش ہو گیا) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے عرض کی: تیرے خوف کی وجہ سے تو اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت کر دی۔

2079 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ حُدَيْفَةَ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ

2078- اخرجہ البخاری فی احادیث الانبياء، باب . 54 . (الحدیث 3481) و اخرجہ مسلم فی التوبة، باب فی سعة رحمة الله تعالى و انها

سبقت غضبه (الحدیث 25 و 26) و اخرجہ ابن ماجه فی الزهد، باب ذکر العوبة (الحدیث 4255) . تحفة الاشراف (12280) .

2079- اخرجہ البخاری فی احادیث الانبياء، باب . 54 . (الحدیث 3479) ، و فی الرقاق، باب الخوف من الله (الحدیث 6480) . تحفة

الاشراف (3312) .

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يُسِيءُ الظَّنَّ بِعَمَلِهِ فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الوَفَاةُ قَالَ لَا مَلِيهَ إِذَا  
 آتَا مَتًّا فَأَخْرَجُونِي ثُمَّ اطْحَنُونِي ثُمَّ اذْرُونِي فِي الْبَحْرِ فَإِنَّ اللَّهَ إِنْ يَقْدِرَ عَلَيَّ لَمْ يَغْفِرْ لِي . قَالَ فَأَمَرَ اللَّهُ عَزَّ  
 وَجَلَّ الْمَلَائِكَةَ فَتَلَقَّتْ رُوحَهُ قَالَ لَهُ مَا حَمَلَكَ عَلَيَّ مَا فَعَلْتُ قَالَ يَا رَبِّ مَا فَعَلْتُ إِلَّا مِنْ مَعَافِيَتِكَ .  
 فَغَفَرَ اللَّهُ لَهُ .

★★ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

تم سے پہلے کے زمانے میں ایک شخص کو اپنے اعمال کے بارے میں بہت غلط فہمی تھی جب اس کی وفات کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے اہل خانہ سے یہ کہا کہ جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا، پھر مجھے پیس دینا، پھر مجھے سمندر میں بکھیر دینا، کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھ پر قابو پا لیا تو وہ میری مغفرت نہیں کرے گا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت فرشتوں نے اس کی روح کو پکڑ لیا، اللہ تعالیٰ نے اس سے دریافت کیا: تم نے جو کیا ہے تمہیں اس بات پر کس چیز نے مجبور کیا تھا؟ تو اس نے عرض کی: اے میرے پروردگار! میں نے صرف تیرے خوف کی وجہ سے ایسا کیا ہے۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) تو اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی مغفرت کر دی۔

## 118 - باب البعث

باب: (قیامت کے دن) دوبارہ اٹھایا جانا

2080 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ  
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ إِنَّكُمْ مُلَاقُوا اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حُفَاةَ عُرَاةٍ غُرُلَاءَ .  
 ★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر خطبہ دیتے ہوئے یہ ارشاد  
 فرماتے ہوئے سنا ہے:

”تم لوگ برہنہ پاؤں برہنہ جسم، ختنے کے بغیر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو گے“ (یعنی قیامت کے دن اس حالت  
 میں اٹھائے جاؤ گے)۔

2081 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي الْمُغْبِرَةُ بِنُ النَّعْمَانِ عَنْ

2080- أخرجه البخاری فی الرقاق، باب الحشر (الحديث 6524 و 6525). وأخرجه مسلم فی الجنة وصفة نعمها وأهلها باب فناء الدنيا و  
 بيان الحشر يوم القيامة (الحديث 57). تحفة الاشراف (5583).

2081- أخرجه البخاری فی احادیث الانبياء، باب قول الله تعالى (واتخذ الله ابراهيم خليلاً) وقوله (ان ابراهيم كان امة لانا) (الحديث 3349)،  
 وباب قول الله (واذكر في الكتاب مريم اذا التبت من اهلها) (الحديث 3447)، وفي التفسير، باب (وكتبت عليهم شهيداً ما دمت فيهم، فلما  
 توفيتني كنت الت الرقيب عليهم و الت على كل شيء شهيد) (الحديث 4625)، وباب (ان تعذبهم فانهم عبادك و ان تغفر لهم فانك الت  
 العزيز الحكيم) (الحديث 4626) وباب: (كما بدانا اول خلق نبيده و عدا علينا) (الحديث 4740)، وفي الرقاق، باب الحشر (الحديث  
 6526). وأخرجه مسلم فی الجنة وصفة نعمها وأهلها، باب فناء الدنيا، و بيان الحشر يوم القيامة (الحديث 58). وأخرجه الترمذی فی صفة  
 القيامة، باب ما جاء فی شان الحشر (الحديث 2423)، وفي تفسير القرآن، باب (ومن سورة الانبياء عليهم السلام) (الحديث 3167) و  
 سيأتي باب ذكر اول من يكسى (الحديث 2086)، وفي التفسير: سورة المائدة، قوله تعالى (ان تعلمهم فانهم عبادك) (الحديث 180).



سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عُرَاةً غُرُلًا وَأَوَّلَ الْخَلْقِ يُكْسَى إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ قَرَأَ (كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ).

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

قیامت کے دن لوگوں کو برہنہ جسم اور تختے کے بغیر اٹھایا جائے گا، مخلوق میں سے سب سے پہلے حضرت ابراہیم کو لباس پہنایا جائے گا پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

”جس طرح ہم نے پہلے پیدا کیا تھا اسی طرح دوبارہ پیدا کریں گے۔“

2082 - أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عَشْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ قَالَ أَخْبَرَنِي الزُّبَيْدِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنِ

عُرْوَةَ عَنِ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَبْعَثُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُفَاةَ عُرَاةً غُرُلًا.

فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَكَيْفَ بِالْعَوْرَاتِ قَالَ لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ.

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

قیامت کے دن لوگوں کو برہنہ پاؤں برہنہ جسم تختے کے بغیر زندہ کیا جائے گا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: پھر شر مگا ہوں

کا کیا ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اس دن ہر شخص ہر چیز سے لاطلق ہوگا۔

2083 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ الْقَشِيرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي

مَلِيكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ تُحْشَرُونَ حُفَاةَ عُرَاةً.

قُلْتُ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ قَالَ إِنَّ الْأَمْرَ أَشَدُّ مِنْ أَنْ يَهْمَهُمْ ذَلِكَ.

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

تم لوگوں کو برہنہ پاؤں برہنہ جسم اٹھایا جائے گا۔

(سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) میں نے عرض کی: مرد و خواتین ایک دوسرے کو دیکھیں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد

فرمایا:

اس دن معاملہ اتنا شدید ہوگا کہ انہیں اس چیز کا خیال بھی نہیں آئے گا۔

2084 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهَيْبُ بْنُ خَالِدِ بْنِ أَبِي

بَكْرِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ

2082- انفرادہ النسائی . تحفة الاشراف (16628) .

2083- اخرجه البيهقارى فى الرقاق، باب الحشر (الحدیث 6527) . واخرجه مسلم فى النجاة وصفة نعمها واهلها، باب فناء الدنيا وبيان

الحشر يوم القيام (الحدیث 56) . واخرجه النسائی فى التفسیر: سورة الكهف، قوله تعالى (وحشرناهم فلم نغادر منهم احداً) (الحدیث 324)

واخرجه ابن ماجه فى الزهد، باب ذكر البعث (الحدیث 4276) . تحفة الاشراف (17461) .

يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى ثَلَاثِ طَرَائِقَ رَاحِبِينَ رَاحِبِينَ اثْنَانِ عَلَى بَعِيرٍ وَثَلَاثَةٌ عَلَى بَعِيرٍ وَأَرْبَعَةٌ عَلَى بَعِيرٍ وَعَشْرَةٌ عَلَى بَعِيرٍ وَتَحْشُرُ بِقِيَّتِهِمُ النَّارُ تَقْبِلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا وَتَبِيتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوا وَتُضِيحُ مَعَهُمْ حَيْثُ أَصْبَحُوا وَتُمْسِي مَعَهُمْ حَيْثُ أَمْسَوْا .

★★ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

قیامت کے دن لوگوں کو تین طریقے سے اکٹھا کیا جائے گا، کچھ لوگ اس حال میں ہوں گے کہ انہیں رغبت بھی ہوگی اور وہ خوفزدہ بھی ہوں گے، دو آدمی ایک اونٹ پر سوار ہوں گے، تین ایک پر سوار ہوں گے، چار ایک اونٹ پر سوار ہوں گے، دس ایک اونٹ پر سوار ہوں گے جبکہ باقی لوگوں کو آگ اکٹھا کر کے لائے گی، جہاں وہ رکیں گے آگ بھی ان کے ساتھ رے گی، جہاں انہیں رات آئے گی آگ ان کے ساتھ رات بسر کرے گی، جہاں انہیں صبح ہوگی آگ بھی ان کے ساتھ صبح کرے گی، جہاں انہیں شام ہوگی آگ بھی ان کے ساتھ شام کرے گی (یعنی ہر وقت آگ ان کے ساتھ رہے گی)۔

2085 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الطَّفَيْلِ عَنْ حُدَيْفَةَ بْنِ أَبِي سَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ إِنَّ الصَّادِقَ الْمَصْدُوقَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِي أَنَّ النَّاسَ يُحْشَرُونَ ثَلَاثَةَ أَفْوَاجٍ فَوَجٌّ رَاكِبِينَ طَاعِمِينَ كَأَسْبِنَ وَفَوَجٌّ تَسْحَبُهُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلَى وُجُوهِهِمْ وَتَحْشُرُهُمُ النَّارُ وَفَوَجٌّ يَمْشُونَ وَيَسْعَوْنَ يُلْقَى اللَّهُ الْأَفَاةَ عَلَى الظَّهْرِ فَلَا يَنْقِي حَتَّىٰ إِنَّ الرَّجُلَ لَتَكُونُ لَهُ الْحَدِيقَةُ يُعْطِيهَا بِذَاتِ الْقَتَبِ لَا يَقْدِرُ عَلَيْهَا .

★★ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت صادق و مصدوق (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھے یہ بات بتائی ہے:

(قیامت کے دن) لوگوں کو تین گروہوں میں اٹھایا جائے گا، کچھ لوگ سوار ہوں گے جنہیں امید بھی ہوگی اور انہوں نے لباس بھی پہنا ہوا ہوگا، کچھ وہ لوگ ہوں گے جن کو فرشتے ان کے چہروں کے بل تھسیٹ رہے ہوں گے اور آگ انہیں ہانک رہی ہوگی اور کچھ وہ لوگ ہوں گے جن میں سے کچھ چل رہے ہوں گے اور کچھ دوڑ رہے ہوں گے، اس وقت اللہ تعالیٰ آفت (یعنی موت) کو سوار یوں پہ ڈال دے گا، تو کوئی سواری باقی نہیں رہے گی، یہاں تک کہ یہ صورت حال ہو جائے گی کہ جس شخص کے پاس باغ موجود ہوگا وہ ایک اونٹنی کے عوض میں وہ باغ دینا چاہے گا، لیکن وہ باغ دے کر بھی اس سواری کو حاصل نہیں کر سکے گی۔

## 119 - باب ذِكْرِ أَوَّلِ مَنْ يُكْتَسَى

باب: اس شخصیت کا تذکرہ جسے سب سے پہلے لباس پہنایا جائے گا

2084- أخرجه البخاري في الرقاق، باب العشر (الحديث 6522). وأخرجه مسلم في الجنة و صلة نصيحتها و أهلها، باب فناء الدنيا و بيان

العشر يوم القيامة (الحديث 59). تحفة الاشراف (13521).

2085- انفرادہ النسائي. تحفة الاشراف (11906).

2086 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ وَوَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ وَأَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيرَةَ بْنِ النُّعْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَوْعِظَةِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ مَعْشُورُونَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عُرَاةٌ . قَالَ أَبُو دَاوُدَ حُفَاةٌ غُرَلًا . وَقَالَ وَكِيعٌ وَوَهْبٌ عُرَاةٌ غُرَلًا (كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ) قَالَ أَوَّلُ مَنْ يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَإِنَّ سَيُّوْتِي . قَالَ أَبُو دَاوُدَ يُجَاءُ . وَقَالَ وَهْبٌ وَوَكَيْعٌ سَيُّوْتِي بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتُ الشِّمَالِ فَأَقُولُ رَبِّ أَصْحَابِي . فَيَقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَخَذُوا بِغَدِّكَ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ (وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَلَّيْتَنِي) إِلَى قَوْلِهِ (وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ) الْآيَةَ فَيَقَالُ إِنَّ هَؤُلَاءِ لَمْ يَزَالُوا مُذْبِرِينَ . قَالَ أَبُو دَاوُدَ مُرْتَلِينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وعظ و نصیحت کرنے کے لیے کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے لوگو! تمہیں برہنہ حالت میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کیا جائے گا۔

یہاں ابوداؤد نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: برہنہ پاؤں اور ختنے کے بغیر حالت میں (پیش کیا جائے گا)۔ جبکہ وکیع نامی راوی نے اور وہب نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: برہنہ جسم اور ختنے کے بغیر (پیش کیا جائے گا)۔

”یہ بالکل اسی طرح ہوگا جس طرح ہم نے پہلے پیدا کیا تھا اور ہم ہی دوبارہ اسے پیدا کریں گے۔“  
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا۔“

یہاں روایت کے الفاظ میں راویوں میں اختلاف پایا جاتا ہے (تاہم اس کا مفہوم یہ ہے: قیامت کے دن میری امت کے کچھ افراد کو لایا جائے گا اور انہیں بائیں طرف لے جایا جائے گا یعنی جہنم کی طرف لے جایا جائے گا تو میں یہ کہوں گا: پروردگار! یہ تو میرے ساتھی ہیں تو یہ کہا جائے گا: کیا آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا تھا تو میں وہی بات کہوں گا جو ایک نیک بندے نے کی تھی (جس کا ذکر قرآن میں بھی ہے)

”میں ان پر گواہ تھا اس وقت تک جب میں ان کے درمیان موجود تھا جب تو نے مجھے موت دے دی۔“

یہ آیت یہاں تک ہے: ”اگر تو ان کی مغفرت کر دیتا ہے۔“ (یہ کھل آیت ہے)

تو یہ کہا جائے گا: یہ لوگ پیٹھ پھیر کر مرتد ہو گئے تھے اس وقت جب تم ان سے جدا ہوئے تھے (یہاں بھی کچھ الفاظ کے

بارے میں راویوں میں اختلاف پایا جاتا ہے)۔

## 120 - باب فی التعزیرة

باب: تعزیت کرنے کے بارے میں روایات

2087 - أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدٍ - وَهُوَ ابْنُ أَبِي الزُّرْقَانِ - قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ يَجْلِسُ إِلَيْهِ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ وَفِيهِمْ رَجُلٌ لَهُ ابْنٌ صَغِيرٌ يَأْتِيهِ مِنْ خَلْفٍ ظَهْرُهُ فَيَقْعِدُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَهَلْكَ فَاذْنَعُ الرَّجُلُ أَنْ يَحْضُرَ الْحَلْفَةَ لِذِكْرِ أَبِيهِ فَحَزَنَ عَلَيْهِ فَفَقَدَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِي لَا أَرَى فُلَانًا . قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ بَنِيهِ الَّذِي رَأَيْتَهُ هَلْكَ . فَلَقِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ بَنِيهِ فَأَجَبَهُ أَنَّهُ هَلْكَ فَعَزَاهُ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا فُلَانُ أَيَّمَا كَانَ أَحَبُّ إِلَيْكَ أَنْ تَمْتَعَ بِهِ عُمُرُكَ أَوْ لَا تَأْتِيَ عَدَا إِلِيَّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ إِلَّا وَجَدْتَهُ قَدْ سَبَقَكَ إِلَيْهِ يَفْتَحُهُ لَكَ . قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ بَلْ يَسْبِقُنِي إِلِيَّ بَابِ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُهَا لِي لَهْوًا أَحَبُّ إِلَيَّ . قَالَ فَذَاكَ لَكَ .

☆☆ معاویہ بن قرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب بھی تشریف فرما ہوتے تھے تو کچھ صحابہ کرام آپ کے پاس بیٹھ جایا کرتے تھے ان میں سے ایک صاحب تھے جن کا ایک کم عمر بیٹا تھا وہ ان کی پشت کے پیچھے سے ان کے پاس آتا تو وہ صاحب اسے اپنے آگے بٹھالیتے تھے اس بچے کا انتقال ہو گیا اور اپنے بیٹے کو یاد کرنے اور اس کی وجہ سے غمگین ہونے کی وجہ سے وہ صاحب کچھ دن نبی اکرم ﷺ کے حلقہ میں شریک نہیں ہوئے۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں غیر موجود محسوس کرتے ہوئے دریافت کیا: کیا وجہ ہے میں فلاں شخص کو نہیں دیکھ پا رہا لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اس کا بچہ جسے آپ نے بھی ملاحظہ کیا ہوا ہے وہ فوت ہو گیا ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ اس شخص سے ملے اس سے اس بچے کے بارے میں دریافت کیا اس شخص نے آپ کو بتایا: اس کا انتقال ہو گیا ہے نبی اکرم ﷺ نے اس شخص سے اس بچے کی تعزیت کی پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے فلاں شخص! تمہارے نزدیک کیا چیز زیادہ پسندیدہ ہے ایک یہ کہ تم ساری زندگی اپنے بچے سے لطف حاصل کرتے رہتے یا پھر یہ کہ تم کل (قیامت کے دن) جنت کے جس دروازے پہ پہنچو گے تو تم اس بچے کو ایسی حالت میں پاؤ گے کہ وہ تم سے پہلے اس دروازے تک پہنچ چکا ہوگا اور وہ اس دروازے کو تمہارے لیے کھولے گا تو اس شخص نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! مجھے یہ بات پسند ہے وہ مجھ سے پہلے جنت کے دروازے تک پہنچ جائے اور اسے میرے لیے کھولے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر تمہیں یہ بات نصیب ہوگی۔

شرح

اس حدیث سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ جب کسی شخص کا کوئی قریبی عزیز فوت ہو جائے تو اس کے ساتھ تعزیت کرنا مشروع ہے۔ اس بات پر علماء کے درمیان اتفاق پایا جاتا ہے کہ جن لوگوں کے قریبی عزیز کا انتقال ہوا ہو۔ ان سب کے ساتھ

تعزیت کرنا مستحب ہے خواہ وہ بڑی عمر کے ہوں یا کم عمر ہوں، تاہم ان میں سے جو لوگ بہتر اور بلند حیثیت رکھتے ہوں ان کے ساتھ تعزیت کرنا زیادہ بہتر ہوگا۔ اس حدیث سے یہ بات بھی ثابت ہو جاتی ہے کہ اگر کسی شخص کا کم سن بچہ فوت ہو جائے تو اس بچے کی فوتگی اس کے ماں باپ کے جنت میں داخلے کا سبب بن جاتی ہے۔ اس سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنے ساتھیوں کا انتہائی خیال رکھتے تھے۔ یہاں تک کہ اگر آپ ﷺ کے ساتھیوں میں سے کوئی شخص کسی دن موجود نہیں ہوتا تھا آپ کی محفل میں شریک نہیں ہو پایا تھا تو آپ ﷺ اس کی خبر گیری کیا کرتے تھے۔ اس سے یہ بات بھی ثابت ہو جاتی ہے کہ ہر عظیم شخص کو دنیاوی نعمت کے مقابلے میں آخرت کی نعمت کو اختیار کرنا چاہیے اور جب اللہ تعالیٰ آدمی کی پسندیدہ چیز کو واپس لے۔ تو آدمی کو اس پر صبر سے کام لینا چاہیے اور ثواب کی امید رکھنی چاہیے۔

## 121 - باب نَوْعُ الْاٰخِرِ

باب: ایک اور قسم کی روایات

2088 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ارْسِلْ مَلَكَ الْمَوْتِ اِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَمَّا جَاءَهُ صَكَّهُ فَفَقَّأَ عَيْنَهُ فَرَجَعَ اِلَى رَبِّهِ فَقَالَ ارْمَلْتَنِي اِلَى عَبْدٍ لَا يُرِيدُ الْمَوْتَ . فَرَدَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلَيْهِ عَيْنَهُ وَقَالَ ارْجِعْ اِلَيْهِ فَقُلْ لَهٗ يَضَعُ يَدَهُ عَلٰى مَنْ مَنِّ نُوْرٍ فَلَهٗ بِكُلِّ مَا عَطَّتْ يَدُهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ . قَالَ اَيُّ رَبِّ نَمَّ مَدَّ قَالَ الْمَوْتُ . قَالَ فَاِلَانَ . فَسَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يُدْنِيَهٗ مِنْ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمِيَةً بِحَجْرٍ . قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَوْ كُنْتُ نَمَّ لَا رَيْتُكُمْ قَبْرَهُ اِلَى جَانِبِ الطَّرِيْقِ تَحْتَ الْكَيْسِبِ الْاَحْمَرِ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں موت پر متعین فرشتے کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیجا گیا جب وہ ان کے پاس آیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسے مکا رسید کر دیا اور اس کی آنکھ کو پھوڑ دیا تو وہ فرشتہ واپس اپنے پروردگار کی بارگاہ میں گیا اور دریافت کیا: کیا تو نے مجھے ایسے بندے کے پاس بھیجا ہے جو مرنا ہی نہیں چاہتا؟ تو اللہ تعالیٰ نے اس فرشتے کی آنکھ ٹھیک کر دی اور فرمایا: تم واپس اس کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ وہ اپنا ہاتھ کسی تیل کی پشت پر رکھے اس کے ہاتھ کے نیچے جتنے بال آئیں گے ان میں سے ہر ایک بال کے عوض میں اسے ایک سال کی زندگی مل جائے گی۔ (جب یہ بات حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہی گئی تو انہوں نے) دریافت کیا: اے میرے پروردگار! پھر کیا ہوگا؟ تو فرمایا: پھر موت آ جائے گی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: پھر ابھی ٹھیک ہے پھر انہوں نے اللہ تعالیٰ سے یہ درخواست کی کہ وہ انہیں ارض مقدس کے اتنا قریب کر دے کہ جتنے فاصلے پر کوئی پتھر جا کر گرتا ہے۔

نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

2088- أخرجه البخاري في الجواز، باب من أحب اللان في الارض المقلمة او نحوها (الحديث 1339)، وفي احاديث الانبياء، باب وفاة موسى وذكره بعد (الحديث 3407). واخرجه مسلم في الفضائل، باب من فضائل موسى صلى الله عليه وسلم (الحديث 157). تحفة الاشراف (13519).

”اگر میں وہاں موجود ہوتا تو میں تمہیں ان کی قبر دکھاتا جو ایک سرخ ٹیلے کے نیچے راستے کے ایک طرف ہے۔“

شرح

اس روایت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ اس میں یہ بات مذکور ہے کہ جب موت کا فرشتہ ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے اسے مکارسید کیا۔ جس کے نتیجے میں اس کی آنکھ پھوٹ گئی۔ اس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ فرشتے بعض اوقات انسانی شکل بھی اختیار کر سکتے ہیں۔ اور جب وہ انسانی شکل اختیار کریں گے تو ان پر ظاہری انسانی جسم کے حالات بھی طاری ہو سکتے ہیں اس سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ انبیائے کرام کو ان کے وصال سے پہلے اس بات کا اختیار دیا جاتا ہے کہ اگر وہ چاہیں تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو قبول کر لیں اور اگر چاہیں تو وہ دنیا میں رہ جائیں جیسا کہ ہمارے نبی ﷺ کے بارے میں بھی یہی بات منقول ہے کہ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے ایک بندے کا ذکر کیا تھا جس کو اللہ تعالیٰ نے اس بات کا اختیار دیا کہ اگر وہ چاہے تو دنیاوی زیب و زینت کو اختیار کرے اور اگر وہ چاہے تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو اختیار کرے۔ تو یہ بات سن کر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے لگے تھے۔

اس روایت میں یہ بات مذکور ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ دعا کی تھی کہ انہیں ارض مقدس کے قریب کر دیا جائے۔ علماء نے یہ بات بیان کی ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایسا اس لئے کیا تھا کیونکہ ارض مقدس میں انبیائے کرام دفن ہیں، تو حضرت موسیٰ علیہ السلام ان کے قریب دفن ہونا چاہتے تھے، لیکن چونکہ اس وقت بنی اسرائیل سزا کے طور پر صحرا میں گھوم رہے تھے۔ اور وہ ارض مقدس میں داخل نہیں ہو سکتے تھے۔ اس لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ارض مقدس میں دفن نہیں کیا جاسکتا تھا۔ تو انہوں نے ارض مقدس کے قریب ترین ہونے کی آرزو کی تھی۔ بنی اسرائیل ایک طویل عرصے تک سزا بھگتتے کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کے انتقال کے بعد حضرت یوشع علیہ السلام کے عہد میں ارض مقدس میں داخل ہوئے تھے۔ اور ارض مقدس میں داخل ہونے کا اعزاز ان لوگوں کو نصیب ہوا تھا جو ان لوگوں کی اولاد تھی، جنہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا زمانہ نصیب ہوا تھا۔

اس روایت میں میں ہمارے نبی ﷺ کے معجزے کا بیان موجود ہے، نبی اکرم ﷺ نے کبھی اس علاقے کی طرف سفر نہیں کیا، جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر مبارک موجود ہے، لیکن آپ نے پھر بھی یہ بات بیان کر دی، ان کی قبر راستے کے ایک طرف سرخ ٹیلے کے پاس ہے۔

اس سے یہ بات بھی ثابت ہو جاتی ہے کہ انبیائے کرام کی قبر کی زیارت کی جاسکتی ہے جیسا کہ ایک اور روایت میں یہ بات منقول ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

”جو شخص میری قبر کی زیارت کرے گا اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔“

اسی طرح امام نسائی حدیث 2031 کے تحت یہ بات نقل کر چکے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

”پہلے میں نے تمہیں قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا اب تم ان کی زیارت کرو۔“